ناصبِ اعلامِ نامداری رافعِ رایاتِ شہریاری غرۂ ناصیۂ والا شکوہ قرۂ باصرۂ حق پژوہ فروغِ دیدۂ فرمانروا چراغِ افروز دودۂ کشورکشا مصباحِ محفلِ اقبال شمسِ فلکِ اجلال واسطۃ العقد والاسرۃ مقدمۃ الجیش علو منزلت صاعدِ مصاعدِ شہامت وایالت عارجِ معارجِ شجاعت وبسالت موجبِ امن وامان کافۂ انام باعثِ درستیٔ امورِ خاص وعام فیض گنجینۂ خاتم والاجاہ نفسِ مصحفِ خلائق پناہی فاتحۂ کتابِ کرم مورد الطافِ قدم قیصر قلم وقدردانی مفخرِ دودمانِ خانی آصفِ ثانی عادل باذل دریادل آسان کنندۂ کارہائے مشکل مشیدِ ارکانِ شرع واسلام مقنن قوانینِ سنتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جنابِ مستطاب معلی القاب حضرت امین الدولہ وزیر الملک حافظِ قرآن نواب محمد ابراھیم علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای۔ ادام اللہ اقبالہ واجلالہ خلف الصدق حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ ابن حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ آسودۂ جنت الفردوس والیٔ ریاست فیض بشارت دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک حرسہا اللہ عن اَوْدَارِ الدُّھُوْرِ وَفَسَادِ الْاَزْمِنَۃِ وَالشُّرُوْرِ ٥

داورا سال تو ہمایون باد — عالم از بخششِ تو ممنون باد

کمترین چاکرِ تو اسکندر — حاجبِ درگہت فلاطون باد

پایۂ فخرِ تو برِ سرِ کیوان — بخت شت از شمار افزون باد

ہر لباسیکہ در دکانِ عطاست — ہمہ بر قامتِ تو موزون باد

آستانت سوادِ مسکنِ جم — دلِ اعدا ز رشک پرخون باد

چاکرِ درگہت کئی وکسرے — تابعِ حکمِ ربعِ مسکون باد

روئے حسنِ عروسِ مقصدِ تو — از وفورِ نشاط گلگون باد

شاہدِ عدل بر تو مفتون است — لیلئ عقل نیز مجنون باد

سہمِ رشکِ نعیم حشمتِ تو — دشنۂ قالبِ فریدون باد

رشتۂ لبسِ فخرِ شوکتِ تو — درۃ التاج فرقِ گردون باد

ہر متاعیکہ در دیارِ غناست — جملہ با بخششِ تو مقرون باد

بهر اعدای تو به سقم حسد ‌‌‌ زهر والماس سوده معجون باد
بهر توت اگر خورد معجون ‌‌‌ در حق دشمن تو افیون باد
در تمنای حسن اقبالت ‌‌‌ لیلی انتقاع مجنون باد
هر کمالی که در جهان پیداست ‌‌‌ در عروق تو صورت خون باد
هر زوالی که هست در طالع ‌‌‌ با عدوی تو زود مقرون باد
عید در حق او شود شب غم ‌‌‌ روز نور وز هم شب خون باد
ای سخایت ز حد امکان دور ‌‌‌ بل ز وهم و خیال بیرون باد
صید جان حسود بد طینت ‌‌‌ طعمه شاهباز طاعون باد
داغ مهر تو هر که بر دارد ‌‌‌ سینه اش رشک داغ گردون باد
جان بدگو که هست مجرم تو ‌‌‌ از دیار حیات بیرون باد
زال دنیا کنیز کمتر تو ‌‌‌ دولت دین بسان خاتون باد
عیش واحباب تو چو معنی ولفظ ‌‌‌ رنج اعدا چو شعر و مضمون باد
بکلاه تو جای لعل و دُر ‌‌‌ مهر و مه زهره هر سه موزون باد
دست بردار آبرو به نیاز ‌‌‌ از دعایت قبول ممنون باد
کای براهیم خان والاشان ‌‌‌ حافظ تو خدای بیچون باد

نسب نامه

امین الدوله وزیر الملک نواب محمد ابراهیم علیخان صاحب بهادر صولت جنگ - جی سی آئی - ای - ابن[۲] یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان[۳] صاحب بهادر صولت جنگ - ابن[۳] وزیر الدوله امیر الملک نواب محمد وزیر خان بهادر نصرت جنگ - خلف[۴] الصدق امیر الدوله امیر الملک نواب محمد امیر خان بهادر شمشیر جنگ - ابن[۵] محمد حیات خان ابن[۶] طالع خان ابن کالیخان[۷] ابن[۸] بابو خان ابن[۹] سولتخان ابن[۱۰] سید علیخان ابن فتح[۱۱] خان ابن غانیخان[۱۲] ابن[۱۳] الله داد خان ابن یوسف[۱۴] خان ابن کدیسی[۱۵] خان ابن ملهی[۱۶] خان ابن سالار[۱۷] زئی که جد قبیله

سالارزئی ست ابن الیاس ابن یوسف زئی ست ابن شیخا ابن کند ابن خیرالدین عرف خرشبون ابن ابراهیم المعروف به سٹربن ابن قیس عبدالرشید الملقب به پٹھان ابن عیص ابن سلول ابن عتبه ابن نعیم ابن مره ابن جندر ابن سکندر ابن زمان ابن یمین ابن بہلول ابن سلیم ابن صلاح ابن قارو ذ ابن اشم ابن بہلول ابن کرم ابن عمال ابن حذیقه ابن میال ابن قیس ابن عیلم ابن شموئیل ابن ہارون ابن قسمر و ابن ابی جمیلب ابن طلل ابن نوی ابن عالی ابن تارخ ابن ارزنده ابن مندول ابن سلیم ابن افعتر ابن ارمیا ابن شاؤل الملقب بطالوت ابن قیس ابن اسال ابن صوار ابن لحوب ابن افح ابن باریش ابن بنیامین ابن یعقوب علیه السلام ابن اسحٰق علیه السلام ابن حضرت ابراہیم علیه السلام ابن تارخ المعروف به آذر ابن ناحور ابن سروغ ابن رعو ابن فالغ ابن ہود علیه السلام ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح علیه السلام ابن لمک ابن متوشلخ ابن ادریس علیه السلام ابن یرد ابن مہلائیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث علیه السلام ابن حضرت ابوالبشر آدم علیه السلام۔

اوّل خاکسار نے اس منتخب التواریخ کو بزبان فارسی بعبارت سلیس خاطرانیس لکھا تھا چونکہ فی زمانناز بان اُردو اکثر رائج ہے اور زبان فارسی کمتر شایع ہے بنابر علیہ حسب الایماے جناب والاخطاب نجیم ہا طل نصفت وعدالت سحاب مدار فتوت و مروت عنوان صحیفہ سروری فہرست جریدہ والاگہری منہل مکارم اکرام سرچشمہ مراحم خاص و عام مسند نشین سرفرازی زیب وسادہ ممتازی مروج آئین دین وملت محیط البسیط عزومرتبت فرازندہ چتر والاجاہی فروزندہ مصباح فیروز بختی حضرت افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وایس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل دام دولتہ وحشمتہ - خلف الصدق حضرت وزیرالدولہ امیرالملک نواب محمد وزیرخان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیرالدولہ امیرالملک نواب محمد امیرخان بہادر شمشیر جنگ مرحوم مغفور ؎

تا هست جهان بقاے تو باد | عالم همه در دعاے تو باد
دایم سر کشان آفاق | افتاده بزیر پاے تو باد
گیتی و بود هر آنچه در وے | مخصوص همه براے تو باد
جیسے که رسد بخاطر تو | هر لحظه بمدعاے تو باد
تا نغمه سرا است بلبل کلک | خوش در چمن ثناے تو باد

پیوستہ بچشم اہل بینش | چون مردم دیدہ جاے تو باد

اے باعث حفظ آبرویم
حافظ ہمہ جا خداے تو باد

بمصداق الامر فوق الادب - اِس تاریخ کو خاص زبان اردو مین لقید تحریر لایا - اور قبل اختتام کتاب ہذا بپیشگاہ حضور ذوالاحباب وزیر اعظم معلے سے خاکسار کو پروانجات خوشنودی مزاج وہاج خود بدولت براہ مزید قدردانی وقدرافزائی عطا ہوے چنانچہ نقل ہر دو پروانہ نوک ریز خامہ ضراعت ختامہ ہے -

نقل پروانہ باجلاس حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای - دام اقبالہ

سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علے بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - بپیشگاہ حضور سے جو طلبی تمہاری ہوکر ماموری بدفتر دارالانشا عمل مین آئی ہے بنا برین قلمی ہے کہ بحسب خواہش ما بدولت واقبال کارہاے متعلقہ خود کو بحزم وہوشیاری جس طرح کہ خیر اندیشان براہ دلسوزی انجام کو پہونچاتے ہین بمنصہ شہود لاؤ اور جس خیال سے کہ ما بدولت نے تمکو اِس دفتر خاص مین مامور کیا ہے براہ عقیدت اندیشی اس طرح سرانجام کو پہونچاؤ کہ مورد تحسین وآفرین ہو در باب ترقی تنخواہ تمہاری کے حضور کو کامل خیال ہے الحال جو مشاہرہ تمہارا کہ جائداد پدری سے ہے اوسکو بصیغہ امیدداری تصور کرکے ہرگونہ سرور افزاے خاطر عاطر رہین کہ عنقریب مشاہرہ انجام وہی خدمات مفوضہ تمکو حاصل ہوگا فقط مرقوم یکم ماہ جون ۱۸۸۵ء مطابق ہفتدہم ماہ شعبان ۱۳۰۲ ہجری - حسب الحکم حضور انور دام اقبالہ مشافہتہً بقلم محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص -

نقل پروانہ باجلاس حضرت وزیر اعظم نائب الریاست بہادر دام دولتہ از دفتر دارالانشاے حضور والی

سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد تمنے روز ماموری خود سے بدفتر دارالانشاے سرکار فیض مدار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کار مفوضہ خود کو باحسن وجوہ انجام دیا بپاداش حسن کارگذاری خوشنودی

اینجانب نسبت تمہارے متصور ہونی چاہیئے کہ آیندہ بھی ہمبرین منوال کار متعلقہ خود کو بجزم و ہوشیاری انجام دیکر موجب افزایش خاطر اینجانب رہین اور اس پروانہ کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھین فقط المرقوم بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق سوم ماہ فروری ۱۸۹۷ء بقلم حافظ محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص۔

اُمید تحلبندانِ گلزار معانی اور بہار افزایانِ گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہین کتاب ہذا مین سہو و خطا پائین بمقتضائے العفو عند کرام الناس ماموں ہا۔ براہ عیب پوشی تصحیح کو کام فرمائین

چو سنگ پسند آیدت از ہزار	بمردی کہ دست طعنت مدار
نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش	بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
بخشائے کانانکہ مرد حق اند	خریدار دکان بے رونق اند

والیہ المرجع والمآب

مقالۂ اوّل۔ پوشیرہ کنونہ ریاست دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع کوائف پرگنات وغیرہم

مقالۂ دوم مشتمل حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ دارانِ ریاست وغیرہ علی قدر مراتب۔

مقالۂ اوّل پوشیرہ کنونہ ریاست فیض بشارت دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع دیگر پرگنات وغیرہم

واضح ہو کہ قصبہ ٹونک زیر کوہچہ رسیالب رود بناس پر واقع ہے شہر جے پور سے بجانب جنوب تیس کوس اور علی گڈھ سے جانب مغرب بارہ کوس اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب ایکسو نو کوس اور دار الخیر اجمیر سے بجانب مشرق چالیس کوس اور میواڑ سے بطرف شمال ایکسو چوبیس کوس ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ۔ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ۔ ملک غربی و شمالی متعلق ڈہونڈہار ہے اور شرقی و جنوبی ناگر چال اور یہ اندر گدہ کی سرحد تک ہے اور وہان سے سرحد ملک کہتراڑ اور ہاڑوتی کی شروع ہوتی ہے

بیان ابتدائے حال آبادی ٹونک

سمت ۱۰۰۳ بکرمی مین بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳ مسمی ٹہن پال تو زبراد ر راجۂ دہلی کہ بوجہ کسی سخت رنجش کے اپنے بہائی سے جدا ہو کر اس جگہ وارد ہوا اور چند روز یہان قیام کیا پھر ٹہن پال کو راجۂ دہلی نے اپنے پاس بلوا لیا۔ بروقت روانگی اپنی طرف سے ٹہن پال

نے مسمی رام سنگہ ملازم خودکو بنابر آبادی قصبہ مامور کیا اوسنے دامن کوہچہ مین کہ فی زمانا اوسکو رسیا کی ٹیکری کہتے ہین حسب الامر
آقائے خود ایک قصبہ معمور کر کے ٹونگرا نام رکہا اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زبان ہندی مین کوہچہ نوکدار کو ٹونک کہتے ہین اس
سبب سے اوسکی آبادی زیرین کو ٹونگرے کے نام سے موسوم کیا اولاً ٹونگرا قوم تونزوان کے قبضے مین تہا بعدازان قوم چوہان کے
تصرف مین رہا پہر سمت ۱۱۳۵ بکرمی مین سولنکہی گجرات سے خراب خستہ ہوکر دارالخیر اجمیر مین آئے اور بوڑپال سولنکہی کی شادی کنور بال
دختر راجہ سومیشر والی اجمیر سے ہوئی سولنکہی مذکور کو پرگنہ رامسر جاگیر مین ملا اور وہ تازیست اپنی گذراوقات اوسی جاگیر مین کرتا رہا پہر
سمت ۱۱۵۹ بکرمی مین سولنکہی مرگیا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا بال پساؤ مسندنشین ہوا بعدازان راؤ سالگا پسر بال پساؤ حکمران ہوا اوسکے
بعد گوبندراج پسر راؤ سالگا مسند پر بیٹہا سمت ۱۲۱۲ بکرمی مین ساتوجی راجپوت چوگوت نے ٹونگرے کو توڑے کے متعلق کرلیا تہا
اسی ایام مین گوبندراج پسر راؤ سالگا کے ساتوجی پاتوجی سے سخت لڑائی ہوئی ساتوجی پاتوجی قتل ہوئے توڑہ اور ٹونگرا گوبندراج
کے قبضے مین آیا بعد انتقال گوبندراج کے اوسکا بیٹا راؤ کونہا صدرنشین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا کیلن دیو ہوا بعدازان اوسکا بیٹا
پاتاجی مسندنشین ہوا سمت ۱۲۵۶ بکرمی مین مہیس داس آہیر ساکن بلرام پور نے بحکم سلطان علاؤالدین خلجی موضع مہدواس کو آباد
کیا اور ٹونگرے کی آبادی کو بہی بڑہایا اسنے اسی حسن خدمت مین حضرت سلطان علاؤالدین سے سند چودہرات حاصل کی چنانچہ
آج تک اوسکی اولاد حق چودہرات پاتی ہے سمت ۱۲۹۸ بکرمی مین پاتاجی پسر کیلن دیو کو اوسکے چہوٹے بہائی حقیقی مسمی روپال نے
قتل کرڈالا اور اوسکی جگہ آپ حکمران ہوا بعدازان ساتل دیو پسر روپال صدرآرا ہوا سمت ۱۴۷۴ بکرمی مین ساتل دیو نے ساتو تالاب
کہ فی زمانا اوسکو تالاب چہتر بہوج کہتے ہین بنایا - بعد ساتل دیو کے اوسکا بیٹا راؤ سیڈہو مسندنشین ہوا اور اوسکے بیٹے بدین
تفصیل پیدا ہوئے - راؤ ڈونگرجی - کہیم راج - بہوجاجی - کہیون جی - دہیرراج جی - باگہنذجی - بیرسال جی - بعد انتقال سیڈہوجی کے
اوسکا بڑا بیٹا ڈونگرجی صدرنشین ہوا اور ناتہاجی پسر کہیم راج - راج محل اور آنوہ اور کنواڑہ اور دونی پر قابض ہوا - اور راؤ رتن پسر کلان
ڈونگرجی توڑہ کا حاکم ہوا اور اوسنے سمت ۱۵۱۵ بکرمی مین کوٹ اور محل بنا کیا - اور جوگادیت پسر خرد ڈونگرجی ٹونگرے پر قابض ہوا -
اور ناتہاجی سے مہیس داس اور مہیس داس سے مانسنگہ اور مانسنگہ سے گیتاجی اور گیتاجی سے سورجن جی مرۃ بعد اُخرے پیدا
ہوئے - سورجن جی نے سورج پورہ کہ جسکو اب سانکہنا کہتے ہین آباد کیا - اور موضع سانکمنا سمت ۱۶۲۷ بکرمی جین مندر سنتہا ناتہہ جی کا
تعمیر ہوا چنانچہ یہی سمت اوسکے کتبہ مین کندہ ہے اور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین جوگادیت لاولد فوت ہوا اور اوس کی چار عورتین اوسکے
ساتہہ ستی ہوگئین - راؤ رتن پسر کلان ڈونگرجی حاکم توڑہ ٹونگرے پر قابض ہوگیا اور اپنی جانب سے مانک جی کو عامل ٹونگرے کا کردیا

مانک جی نے مانک چوک اپنے نام سے ٹونکڑے مین جدید تعمیر کیا - راؤ رتن سے سورسین اور سورسین سے پرتھی راج دیو پیدا ہوا پرتھی راج دیو کے دو بیٹے ہوئے - گمان جی - رامچندر جی - گمان جی یکماہ حکمرانی کرکے دیوانہ ہوگیا اوسکی جگہ رامچندر جی قابض ہوگیا بعد اوسکے کنور کلیان اوسکا نبیرہ مسند نشین ہوا سمت ۱۶۲۰ بکرمی مین بعہد اکبر بادشاہ مہاراجہ مانسنگہ رئیس آمیر نے فوج کشی کرکے ٹوڈہ اور ٹونکڑے پر قبضہ کرلیا - سمت ۱۶۷۲ بکرمی مین مہاراجہ مانسنگہ فوت ہوگیا اور اسی سمت مین بادشاہ جہانگیر نے کہ دارالخیر اجمیر سے بجانب قلعہ رنتہمبور تشریف فرما ہوئی تہے موضع کاریرہ علاقہ ٹونک مین قیام فرمایا تہا بعد انتقال مہاراجہ مانسنگہ کے جگت سنگہ اوسکے بعد راجہ مہا سنگہ مرزا بعد اوخر سے آمیر مین حکمران ہوئے ازان بعد راجہ جے سنگہ مسند نشین ہوا - اوسکو اوسکے پسر مسمی کیرت سنگہ نے بایماے شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ زہر دیکر ہلاک کرڈالا بعد ازان رام سنگہ وبشن سنگہ وقتاً فوقتاً صدر نشین ہوئے ان ہر دو راجہ کے عہد مین آمیر پر تنزل آیا صرف تین پرگنے رہگئے - آمیر - دوسہ - بسوہ - سمت ۱۶۹۹ بکرمی مین بعد راے سنگہ سیسودیہ نے ٹوڈہ اور ٹونکڑے پر قبضہ کیا سمت ۱۷۰۰ بکرمی مین بعد راے سنگہ بہولا ناتہ برہمن گوت گوڑ نے بارہ گانون ویران کرکے ٹونکڑے کو آباد کیا اور ٹونکڑے سے ٹونک نام رکہا اور یہی نام آج تک مشہور ہے پہر سمت ۱۷۳۲ بکرمی مین مہاراجہ بدہ سنگہ ہاڈا حکمران ہوا سمت ۱۷۶۴ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک پر قبضہ کیا - بعد ازان ایسری سنگہ و مادہو سنگہ وقتاً فوقتاً قابض ہوئے سمت ۱۷۷۰ بکرمی مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ بنا بر شادی خود ٹونک مین قائز ہوا بعد انفراغ کار شادی اپنی خسر سے سند بہوم دو سو ساٹہہ مواضع کی کہ عہد شاہی سے اوسکے پاس تہی لیکر ٹونک کو اوسکی جاگیر مین دیدیا اسی اثنا مین گرد قصبہ ٹونک کے شہر پناہ تیار ہوئی پہر سمت ۱۷۸۶ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک اپنے خسر سے واپس لیکر بارہ گاؤن کی بہوم مقرر کردی آخر سمت ۱۸۰۰ بکرمی مین بوم بہی ضبط ہوگئی وجہ ضبطی کی یہ ہے کہ سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین ملہار راؤ بنا بر انتظام و اہتمام مسند نشینی مادہو سنگہ ٹونک کے راستے سے جے پور جاتا تہا جسوقت فوج ملہار راؤ کی متصل قلعہ بہوم گڈہ کہ جسکو فی زمانا قلعہ امیر گڈہ کہتے ہین پہنچی اہل فوج نے نقارہ بجایا کرم چند بوسیہ نے قلعہ بہوم گڈہ سے ملہار راؤ کے لشکر پر گولی برسائی جس قبل پر کہ نشان فوج کا تہا اوسکو گرادیا ملہار راؤ نے جے پور سے واپس آکر کرم چند بوسیہ کو قتل کرڈالا اور قلعہ بہوم گڈہ کو خاک برابر کیا سمت ۱۷۹۹ بکرمی مین سوائی جے سنگہ فوت ہوگیا ایسری سنگہ اور مادہو سنگہ کے درمیان بابت صدر نشینی تنازع واقع ہوا آخر ایسری سنگہ زہر کہاکر مرگیا اور مادہو سنگہ صدر نشین ہوا سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین مادہو سنگہ نے بجلدوے مدد دہی و کمک چوالیس لاکہہ روپیہ اور پرگنہ ٹونک و رامپورہ عرف علی گڈہ ملہار راؤ ہولکر کو دیا بعد ایکسال کے مادہو سنگہ نے ٹونک کو واپس لے لیا بعد انتقال مادہو سنگہ کے پرتہی سنگہ صدر نشین ہوا سمت ۱۸۲۱ بکرمی مین تکوجی ہولکر ٹونک پر قابض ہوا بعد تکوجی کے کاشی راؤ ہلکر حاکم ہوا ابتداے سمت ۱۸۵۶

بکرمی مین کاشی راؤ ہولکر نے حکمرانی کی پھر آخر سمت مذکور مین عرصہ دو نیم ماہ تک ٹونک پر والی سجے پور کا قبضہ رہا پھر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو مقید کر کے ٹونک پر اپنا قبضہ کر لیا سمت ۱۸۲۳ بکرمی سے سمت ۱۸۵۶ بکرمی تک شیو گوپال - گوبند کرپال کرپال سنگہ - جیواجی وغیرہم وقتاً فوقتاً عامل رہے سمت ۱۸۵۸ بکرمی مین پیرن صاحب نے ٹونک کو فتح کیا بعد چندے پھر کاشی راؤ ہولکر ٹونک پر قابض ہوگیا پھر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کر کے کھنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو صدر نشین کیا اور اوسکے نام سے سکہ جاری کیا اور بنا بر تالیف قلوب رعایا و برایا اپنی مُہر مین یہ عبارت کندہ کرائی - جسونت راؤ فدوی سوائی کھنڈے راؤ سمت ۱۸۵۹ بکرمی مین کرنیل بیرد صاحب نے ٹونک اور علیگڈہ کو فتح کر کے سری بالکشن راؤ کے تفویض کر دیا سمت ۱۸۶۰ بکرمی مین شہر ٹونک چندے بتصرف دولت راؤ رہا اور چندے بقبضہ کھنڈے راؤ ہولکر و جنرل لیک صاحب بہادر رہا سمت ۱۸۶۱ و سمت ۱۸۶۲ بکرمی مین شہر ٹونک پر کئی اشخاص قابض رہے سمت ۱۸۶۳ بکرمی مین ٹونک اور رامپورہ عرف علی گڈہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض تصرف مین آیا اوس وقت مین ہمرکاب نواب ممدوح الصدر کی اس قدر آدمی ورتو مین تہین (۳۵۰۰) مردم (۱۱۵) اتواپ اِس رئیس فرزانگی شعار کی حُسن توجہ اور اولوالعزمی سے یہ خارستان گلستان ہوگیا -

بیان بناہائے قدیمہ و جدیدہ

سمت ۱۴۹۸ بکرمی مین بائی جی دختر سورجن دیو زوجہ رانائی چیتوڑ نے ایک تالاب بائی لاؤ اپنے نام سے متصل کوہچہ پنوڑا کے بنوایا فی زمانہ اوس تالاب کو بائیلان کہتے ہین - اور اسی سمت مین بعہد راتل دیو سنگہ رام سرادگی اجمیری نے ایک باوڑی اور ایک باغیچہ بجانب شمال تعمیر کیا - اور مانک جی نے بعہد راؤ رتن ایک تالاب بنوایا اور اوس کا نام تالاب مانک لاؤ رکہا اب اوسکو تالاب استیل کہتے ہین اور مانک جی کے ایک مصاحب نے کہ اوسکو راؤ کہتے تہے ایک تالاب راؤ لاؤ بنوایا اب اوسکو تالاب علیگنج کہتے ہین اور راؤ مذکور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین فوت ہوا سمت ۱۶۵۲ بکرمی مین اکبر بادشاہ کی طرف سے مولنا منصور عامل ہوکر ٹونک مین آئے اور اونکا یہین انتقال ہوا چنانچہ اونکا مقبرہ بزیر دامن کوہچہ رسیا موجود ہے اور مقبرہ کے کنارے پر میر جمعیت علی ولد میر علی ابن میر احمد ساکن اٹاوہ تعلقہ دار محمد گڈہ نے بعہد نواب امیر الدولہ بہادر ایک مسجد تعمیر کی ہے چنانچہ دیوار مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے

ز فضلِ خداوند ارض و سما
جمعیت علی کرد خانۂ خدا

چو تاریخ مسجد بجستم ز دل
بگفتا - چہ مسجد خجستہ بنا
۱۲۳۶ھ

تصویر سرآمد شعرائے مستند نواب سلیمان خاں صاحب بہادر اسد لکھنوی



اپنجانب نسبت تمہارے متصور ہونی چاہیئے کہ آئندہ بھی ہر ایک سوال کا متعلقۂ خود کو بحسن انجام و بہ ہوشیاری انجام دیکر موجب افزائے خاطر اینجانب رہیں اور اس پروانہ کو سند خوشنودی مزاج تصور کرکے اپنے پاس رکھیں فقط المرقوم بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ ہجری مطابق سوم ماہ فروری ۱۸۹۶ء بقلم حافظ محمد ممتاز الدین نائب منشی خاص ۔

امید تحلیندان گلزار معانی و بہار افزایان گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہیں کتاب ہذا میں سہو و خطا پائیں بمقتضائے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان براہ عیب پوشی تصحیح کو کام فرمائیں ؎

چو حسنے پسند آیدت از ہزار — بمردی کہ دست از طعنت مدار
نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش — بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
بخشائے کانانکہ مرد حق اند — خریدار دکان بے رونق اند

وَاِلَیہِ المَرجِعُ وَالمَآب

مقالۂ اوّل۔ بوتیرہ کنونہ ریاست دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع کوائف پرگنات وغیرہم

مقالۂ دوم مشتمل حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ بہادر و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ داران ریاست وغیرہ علیٰ قدر مراتب۔

مقالۂ اوّل بوتیرہ کنونہ ریاست فیض بشارت دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک مع دیگر پرگنات وغیرہم

واضح ہو کہ قصبۂ ٹونک زیر کوہچۂ رسیا لب رود بناس پر واقع ہے شہر جے پور سے بجانب جنوب تیس کوس اور علی گڈہ سے جانب مغرب بارہ کوس اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب ایکسو نو کوس اور دارالخیر اجمیر سے بجانب مشرق چالیس کوس اور میواڑ سے بطرف شمال ایکسو چوبیس کوس ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ۔ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ۔ ملک غربی و شمالی متعلق ڈھونڈہار ہے اور شرقی و جنوبی ناگر چال اور یہ اندر گڈہ کی سرحد تک ہے اور وہاں سے سرحد ملک کہراڑ اور ہاڑوتی کی شروع ہوتی ہے

بیان ابتدائے حال آبادی ٹونک

سمت ۱۰۰۳ بکرمی میں بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳۔ مسمی ٹمن پال تونر برادر راجۂ دہلی کہ بوجہ کسی سخت رنجش کے اپنے بھائی سے جدا ہو کر اس جگہ وارد ہوا اور چند روز یہاں قیام کیا پھر ٹمن پال کو راجۂ دہلی نے اپنے پاس بلوا لیا۔ بروقت روانگی اپنی طرف سے ٹمن پال

نے مسمی رام سنگہ ملازم خود کو بنا بر آبادی قصبہ مامور کیا اوسنے دامن کوہچہ مین کہ فی زمانا اوسکو رسیا کی ٹیکری کہتے ہین حسب الامر
آقائے خود ایک قصبہ معمور کر کے ٹونکرا نام رکہا اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زبان ہندی مین کوہچہ نوکدار کو ٹونک کہتے ہین اِس
سبب سے اوسکی آبادی زیرین کو ٹونکرے کے نام سے موسوم کیا اولًا ٹونکرا قوم تونروان کے قبضے مین تہا بعدازان قوم چوہان کے
تصرف مین رہا پہر سمت ۱۱۳۵ بکرمی مین سولنکہی گجرات سے خراب خستہ ہو کر دارالخیر اجمیر مین آئے اور بوڑپال سولنکہی کی شادی کنورپال
دختر راجہ سومیشر والی اجمیر سے ہوئی سولنکہی مذکور کو پرگنہ رامسر جاگیر مین ملا اور وہ تازیست اپنی گذر اوقات اوسی جاگیر مین کرتا رہا پہر
سمت ۱۱۵۹ بکرمی مین سولنکہی مرگیا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا بال پساؤ مسند نشین ہوا بعدازان راؤ سالگا پسر بال پساؤ حکمران ہوا اوسکے
بعد گوبندراج پسر راؤ سالگا مسند پر بیٹہا سمت ۱۲۱۲ بکرمی مین ساتوجی راجپوت چوگوتے نے ٹونکرے کو توڑے کے متعلق کر لیا تہا
اسی ایام مین گوبندراج پسر راؤ سالگا کے ساتوجی پاتوجی سے سخت لڑائی ہوئی ساتوجی پاتوجی قتل ہوئے توڑہ اور ٹونکرا گوبندراج
کے قبضے مین آیا بعد انتقال گوبندراج کے اوسکا بیٹا راؤ کونہا صدر نشین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا کیلن دیو ہوا بعدازان اوسکا بیٹا
باناجی مسند نشین ہوا سمت ۱۳۵۶ بکرمی مین مہیس داس آہیر ساکن بلرام پور نے بحکم سلطان علاؤالدین خلجی موضع مہدواس کو آباد
کیا اور ٹونکرے کی آبادی کو بہی بڑہایا اسنے اسی حسن خدمت مین حضرت سلطان علاؤالدین سے سند چودہرات حاصل کی چنانچہ
آج تک اوسکی اولاد حق چودہرات پاتی ہے سمت ۱۳۹۸ بکرمی مین باناجی پسر کیلن دیو کو اوسکے چہوٹے بہائی حقیقی مسمی روپال نے
قتل کرڈالا اور اوسکی جگہ آپ حکمران ہوا بعدازان ساتل دیو پسر روپال صدر آرا ہوا سمت ۱۴۷۴ بکرمی مین ساتل دیو نے ساتو تالاب
کہ فی زمانا اوسکو تالاب جہتر بہوج کہتے ہین بنایا - بعد ساتل دیو کے اوسکا بیٹا راؤ سیڈہو مسند نشین ہوا اور اوسکے بیٹے بدین
تفصیل پیدا ہوئے - راؤ ڈونگرجی - کہیم راج - بہوجاجی - کہیون جی - دہیر راج جی - باگہجنڈجی - بیرسال جی - بعد انتقال سیڈہو جی کے
اوسکا بڑا بیٹا ڈونگرجی صدر نشین ہوا اور ناتہاجی پسر کہیم راج - راج محل اور آنوہ اور کنوارہ اور دونی پر قابض ہوا - اور راؤ رتن پسر کلان
ڈونگرجی توڑہ کا حاکم ہوا اور اوسنے سمت ۱۵۱۵ بکرمی مین کوٹ اور محل بنا لیا - اور جوگادیت پسر خورد ڈونگرجی ٹونکرے پر قابض ہوا -
اور ناتہاجی سے مہیس داس اور مہیس داس سے مانسنگہ اور مانسنگہ سے گیتاجی اور گیتاجی سے سورجن جی مرة بعد اُخرے پیدا
ہوئے - سورجن جی نے سورج پورہ کہ جسکو اب سانکہنا کہتے ہین آباد کیا - اور موضع سانکہنا سمت ۱۶۳۷ بکرمی جبین مندر سنتہا ناتہہ جی کا
تعمیر ہوا چنانچہ یہی سمت اوسکے کتبہ مین کندہ ہے اور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین جوگادیت لاولد فوت ہوا اور اوس کی چار عورتین اوسکے
ساتہہ ستی ہوگئین - راؤ رتن پسر کلان ڈونگرجی حاکم توڑہ ٹونکرے پر قابض ہوگیا اور اپنی جانب سے مانک جی کو عامل ٹونکرے کا کر دیا

مانک جی سنے ٹانک چوک اپنے نام سے ٹونکڑے مین جدید تعمیر کیا - راؤ رتن سے سورسین اور سورسین سے پرتھی راج دیو پیدا ہوا
پرتھی راج دیو کے دو بیٹے ہوئے - گمان جی - رامچندجی - گمان جی بکیاد حکمرانی کر کے دیوانہ ہو گیا اوسکی جگہ رامچندجی قابض ہو گیا
بعد اوسکے کونر کلیان اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا سمت ۱۶۰۱ بکرمی مین بعہد اکبر بادشاہ مہاراجہ مانسنگہ رئیس آمیر نے فوج کشی کر کے
ٹوڈہ اور ٹونکڑے پر قبضہ کر لیا - سمت ۱۶۷۲ بکرمی مین مہاراجہ مانسنگہ فوت ہو گیا اور اسی سمت مین بادشاہ جہانگیر نے کہ دارالخیر
اجمیر سے بجانب قلعہ رنتھمبور تشریف فرما ہوئی تھے موضع کاکرہ علاقہ ٹونک مین قیام فرمایا تھا بعد انتقال مہاراجہ مانسنگہ کے جگت سنگہ اوسکے بعد راجہ
مہا سنگہ مرزا بعد اوسکے آمیر مین حکمران ہوئے ازان بعد راجہ جے سنگہ مسند نشین ہوا - اسکے بعد اسکے پسر مسمی کیرت سنگہ نے بایماے
شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ زہر دیکر ہلاک کر ڈالا بعد ازان رام سنگہ و بشن سنگہ وقتاً فوقتاً صدر نشین ہوئے ان ہر دو راجہ کے عہد
مین آمیر تنزل آیا صرف یہ تین پرگنے رہ گئے - آمیر - دوسہ - بسو - سمت ۱۶۹۹ بکرمی مین بعد راے سنگہ سیسودیہ نے ٹوڈہ اور
ٹونکڑے پر قبضہ کیا - سمت ۱۷۰۱ بکرمی مین بعد راے سنگہ بھولاناتھہ برہمن گوت گوڑ نے بارہ گانون ویران کر کے ٹونکڑے کو آباد کیا اور
ٹونکڑے سے ٹونک نام رکہا اور یہی نام آج تک مشہور ہے پھر سمت ۱۷۵۵ بکرمی مین مہاراجہ بدہ سنگہ ہاڑا حکمران ہوا سمت ۱۷۶۲ بکرمی مین
راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک پر قبضہ کیا - بعد ازان ایسری سنگہ و مادہو سنگہ وقتاً فوقتاً قابض ہوئے سمت ۱۷۸۱ بکرمی مین مہاراجہ
سوائی جے سنگہ بنا بر شادی خود ٹونک مین قائم ہوا بعد انفراغ کارشادی اپنی خسر سے سندہ بوم دو سو ساٹھ مواضع کی کہ عہد شاہی سے
اوسکے پاس تہی لیکر ٹونک کو اوسکی جاگیر مین دیدیا اسی اثنا مین گرد قصبہ ٹونک کے شہر پناہ تیار ہوئی پھر سمت ۱۷۸۶ بکرمی مین راجہ سوائی جے سنگہ نے ٹونک
اپنے خسر سے واپس لیکر بارہ گاؤن کی بوم مقرر کردی آخر سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین بوم بہی ضبط ہو گئی وجہ ضبطی کی یہ ہے کہ سمت ۱۸۰۷ بکرمی مین
ملہار راؤ بنا بر انتظام و اہتمام مسند نشینی مادہو سنگہ ٹونک کے راستے سے جے پور جاتا تہا جسوقت فوج ملہار راؤ کی متصل
قلعہ بھوم گڈہ کہ جسکو فی زمانا قلعہ امیر گڈہ کہتے ہین پہنچی اہل فوج نے نقارہ بجایا کرم چند بوہرہ نے قلعہ بھوم گڈہ سے ملہار راؤ کے
لشکر پر گولی برسائی جس قبل پر کہ نشان فوج کا تہا اوسکو گرادیا ملہار راؤ نے جے پور سے واپس آکر کرم چند بوہرہ کو قتل کر ڈالا اور قلعہ بھوم گڈہ
کو خاک برابر کیا سمت ۱۷۹۹ بکرمی مین سوائی جے سنگہ فوت ہو گیا ایسری سنگہ اور مادہو سنگہ کے درمیان بابت صدر نشینی تنازع واقع ہوا
آخر ایسری سنگہ زہر کہا کر مر گیا اور مادہو سنگہ صدر نشین ہوا سمت ۱۸۰۱ بکرمی مین مادہو سنگہ نے بجلدوے بدد دہی کمک چوالیس لاکہ
روپیہ اور پرگنہ ٹونک ورامپورہ عرف علیگڈہ ملہار راؤ ہولکر کو دیا بعد ایکسال کے مادہو سنگہ نے ٹونک کو واپس لے لیا بعد انتقال مادہو سنگہ
کے پرتہی سنگہ صدر نشین ہوا سمت ۱۸۲۱ بکرمی مین تکوجی ہولکر ٹونک پر قابض ہوا بعد تکوجی کے کاشی راؤ ہلکر حاکم ہوا ابتداے سمت ۱۸۵۶

بکرمی مین کاشی راؤ ہولکر نے حکمرانی کی بہ آخر سمت مذکور مین عرصہ دو نیم ماہ ٹونک پر اِلی سجے پور کا قبضہ رہا پہر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو مقید کر کے ٹونک پر اپنا قبضہ کر لیا سمت ۱۸۲۳ بکرمی سے سمت ۱۸۵۶ بکرمی تک شیو گوپال - گوبند کرپال کرپال سنگہ - جیواجی وغیرہم وقتاً فوقتاً عامل رہے سمت ۱۸۵۵ بکرمی مین پیرن صاحب نے ٹونک کو فتح کیا بعد چندے پہر کاشی راؤ ہولکر ٹونک پر قابض ہو گیا پہر جسونت راؤ ہولکر نے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کر کے کھنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو صدر نشین کیا اور اوسکے نام سے سکہ جاری کیا اور بنا بر تالیف قلوب رعایا وبرایا اپنی مُہر مین یہ عبارت کندہ کرائی - جسونت راؤ فدوی سوائی کہنڈے راؤ سمت ۱۸۵۹ بکرمی مین کرنیل پیرو صاحب نے ٹونک اور علیگڈہ کو فتح کر کے مری بالکشن راؤ کے تفویض کر دیا - سمت ۱۸۶۰ بکرمی مین شہر ٹونک چندے بتصرف دولت راؤ رہے اور چندے بقبضہ کہنڈے راؤ ہولکر و جنرل لیک صاحب بہادر رہا سمت ۱۸۶۱ و سمت ۱۸۶۲ بکرمی مین شہر ٹونک پر کئی اشخاص قابض رہے سمت ۱۸۶۳ بکرمی مین ٹونک اور رامپورہ عرف علی گڈہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا اوس وقت مین ہمرکاب نواب ممدوح المدح کی اس قدر آدمی بہ تو مین تہین (۲۵۰۰۰) مردم (۱۱۵) اتواپ اس رئیس فرزانگی شعار کی حُسن توجہ اور اولوالعزمی سے یہ خارستان گلستان ہو گیا۔

بیان بناہائے قدیمہ وجدیدہ

سمت ۱۴۹۸ بکرمی مین بائی جی دختر سورجن دیو زوجہ رانائی چیتوڑ نے ایک تالاب بائی لاؤ اپنے نام سے متصل کوہچہ بنوا کے بنوایانی زمانا اس تالاب کو بائیلان کہتے ہین - اور اسی سمت مین بعہد ساتل دیو سکہ رام سر اوگی اجمیری نے ایک باؤڑی اور ایک باغیچہ بجانب شمال تعمیر کیا - اور مانک جی نے بعہد راؤ رتن ایک تالاب بنوایا اور اوس کا نام تالاب مانک لاؤ رکہا اب اوسکو تالاب استل کہتے ہین اور مانک جی کے ایک مصاحب نے کہ اوسکو راؤ کہتے تہے ایک تالاب راؤ لاؤ بنوایا اب اوسکو تالاب علیگنج کہتے ہین اور راؤ مذکور سمت ۱۵۷۵ بکرمی مین فوت ہوا - سمت ۱۶۵۲ بکرمی مین اکبر بادشاہ کی طرف سے مولنا منصور عامل ہو کر ٹونک مین آئے اور اونکا یہین انتقال ہوا چنانچہ اونکا مقبرہ بزیر دامن کوہچہ رسیا موجود ہے اور مقبرہ کے کنارے پر میر جمعیت علی ولد میر علی ابن میر احمد ساکن اٹاوہ متعلقہ دار محمد گڈہ نے بعہد نواب امیر الدولہ بہادر ایک مسجد تعمیر کی ہے چنانچہ دیوار مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے ؎

زفضل خداوند ارض و سما
جمعیت علی کرد خانہ خدا
چو تاریخ مسجد بجستم ز دل
بگفتا - چہ مسجد خجستہ بنا
سنہ ۱۲۳۶ھ

رسیا کی دیوری اگرچہ پیشتر سے تھی مگر بجلی کے صدمہ سے خاک برابر ہوگئی تھی سنہ ۱۸۰۵ بکرمی مین پنڈت ابنوابن سے نے بوہرگی جانب
پہر جو دیوری ہوائی او رابتک موجود ہے اس دیوری مین دیارام کایستہ مشہور باسم رسیا کہ وارفتہ مزاج تہا اکثر رہا کرتا تہا اور اشعار عاشقانہ
پڑہتا تہا اسواسطے رسیا کی ٹیکری مشہور ہوگئی ۔ اور کمر کوہچہ مذکورہ پر ایک پُرانا منہ ہے کہ اوسکو ہزجبتی کہتے ہین اور حوض اوسکا اوسپر تعمیر ہے
کہ ایام بارشس مین لبالب دیدۂ عاشق پُر آب رہتا ہے سنہ ۱۸۱۲ بکرمی مین اقوام کایستہ نے مکان اینوناد یبی کی بنا قایم کی لیکن ناتمام
رہی بعد ازان سنہ ۱۸۶۶ بکرمی مین بینی رام و نندلعل وغیرہ قانونگویان ٹونک نے مکان اینوزادیبی کو تیار کیا اس مین سنہ ۶۶۰۹ کالعہ
صرف ہوئے اور زمین حاصل اراضی معافی سنہ ۶۲ ہنگا گوشائین پوجاری کو معاف کیا مکان اینورنا مین ایک تصویر سنگ سفید سے
تراشی ہوئی قدیم سے تہی مگر فی زمانا بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۵ھ مطابق ہیجدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۷ء چورون نے باین خیال کہ شاید جوف
مین اس تصویر کے جواہرات ہے پاش پاش کرڈالا سنہ ۱۸۳۵ بکرمی مین لال سنگہ افسر کمپو نواب امیر الدولہ بہادر کہ ملقب بخطاب راجہ
بہادر تہا فوت ہوا اوسکی چہتری لب تالاب چہتر بوج موجود ہے ۔ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کی حویلی کے دروازہ
پر یہ تاریخ مرقوم ہے ؎

محمود حوض مسجد و الہ عجیب ہے	تاریخ اس بنا کی جائے غریب ہے ۱۲۱۳ھ

اب یہ مکان اعز از الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ کے قبض و تصرف مین ہے ۔ سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین مختار الدولہ
بہادر نے ایک باؤلی اور ایک مسجد متصل مزار میان گلاب شاہ پیر کے براہ بندبختہ تعمیر کی تہی چنانچہ اوسپر یہ کتبہ مرتسم ہے ۔ یا اللہ ۔ یا محمد
ابوبکر ۔ عمر ۔ عثمان ۔ علی ۔ امام حسن ۔ امام حسین ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎

باوری کردہ بنا محمود خان عالی ہمم	سن ز ہجری یکہزار و دو صد و بست و دوم ۱۲۲۲

سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین مختار الدولہ بہادر حسب الحکم نواب امیر الدولہ بہادر عامل پرگنہ ٹونک ہوئے اور کوہچہ رسیا کے دامن مین چہاونی کی بناڈالی
نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت مہد مین اوس چہاونی کا نام کمپو دوم رکھا اور یمین الدولہ نواب محمد علی خان بہادر نے اپنے
وقت مین اوسکا نام حیدری کمپو رکھا نواب امیر الدولہ نے سنہ ۱۲۲۳ھ مین رود بناس پر لشکر کو فرودکش کر کے مکان تعمیر کرائے اور اوسکو بہیر کے
نام سے موسوم کیا سنہ ۱۲۲۷ھ مین جامع مسجد بہیر کی تعمیر ہوئی سنہ ۱۲۳۸ھ مین اوس مسجد کا کوا تیار ہوا متصل مسجد مولانا حیدر علی صاحب مختار الدولہ بہادر
کا ایک باغیچہ ہے اوسکے کنوئین کے پتہر پر یہ شعر کندہ ہے ؎

چاہ کو چاہ کر بنایا ہے	باغ محمود نے لگایا ہے ۱۲۳۸ھ

بساون لال میر منشی نواب امیر الدولہ بہادر کی چہتری پر یہ عبارت منقش ہے میر منشی بساون لال ولد تن سکہ راے ابن دوندلال قوم کایستہ سکسینہ ساکن بدو بلگرام سمت ۱۹۴ بکرمی سنہ ۱۲۴۳ ھ میں نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے نام سے امیر گنج معمور فرمایا چنانچہ سنہ اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہے

گنجے بنا نمود چو نواب نامدار ‎ ‎ از خرمی پرست دوسد اسرتی زر نج

تاریخ آن بجست چو شادان ز ہاتفے ‎ ‎ گفتا ز دلکشاست بنام امیر گنج

۱۲۴۳ھ

بعد تیاری امیر گنج نواب امیر الدولہ بہادر نے یہ حکم فرمایا کہ میرے فرزند سعادتمند کے نام سے بھی ایک گنج تیار کیا جائے اور اوسکا نام وزیر گنج رکھا جائے چنانچہ حسب الحکم والا تھوڑی مدت میں بندگان والا حکم حضور پرنور بجا لائے سنہ ۱۲۴۴ ھ میں جامع مسجد و چاہ کلان وزیر گنج تیار ہوا چنانچہ سن اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہے

امیر الدولہ چون چاہ بنا ساخت ‎ ‎ کہ آب اوست با کوثر برابر

سن تاریخ آن شادان رقم زد ‎ ‎ کہ چاہ ہے چشمہ مانند کوثر

۱۲۴۹ھ

سنہ ۱۲۳۳ ھ مطابق سمت ۱۸۷۶ بکرمی میں قلعہ امیر گڈہ کی ترمیم ہوئی سنہ ۱۲۳۶ ھ سمت ۱۸۷۷ بکرمی میں نور محل و شیش محل و رنگ محل وغیرہ قلعہ امیر گڈہ میں تیار ہوئی اور دروازہ قلعہ اندرونی و بیرونی و حویلی پختہ عقب دیوانخانہ و حویلی دیگر متصل توشہ خانہ نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت میں بنوائی قبل اتیاص نواب امیر الدولہ بہادر قلعہ معلی میں چند کنوئیں و یک چاہ اندرون بالا قلعہ و یک تہخانہ بعمارت کہنہ اب تک موجود ہے سنہ ۱۲۳۹ ھ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دیوانخانہ بنوایا چنانچہ اوسکی یہ تاریخ ہے

چو نواب امیر الدولہ بجاہ ‎ ‎ کہ مثل حاتمش در خلق نام ست

بنا فرمود جائے باز سامی ‎ ‎ کہ در خوبی بعالم خوش مقام ست

بہ صحن خانہ اش از وسعت جائے ‎ ‎ تو گوئی وسعت عالم تمام ست

کند تا ہر شب اینجا فرش مہتاب ‎ ‎ قمر سرگرم این خدمت مدام ست

بشوق خاکبوسے بر در او ‎ ‎ زخیل سروران بس ازدحام ست

چو شادان داری فکر سال تاریخ ‎ ‎ بگو این قصر جائے بار عام ست

۱۲۳۹ھ

سنہ ۱۲۴۰ ھ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ایک سہ دری تہخانہ تعمیر فرمایا چنانچہ اوسکی یہ تاریخ ہے

بنا فرمود چون عالی مکانے ... امیر الدوله با طرز دل آرا

سر و سرخیل سرداران عالم ... رئیس فیض او شهرت بجا

به پیشش جود آن فیاض دوران ... نگیرد نام حاتم کس بدنیا

به میدان چونکه اسپش کرد جولان ... بیک دم شد قیامت آشکارا

زکین بگرفت چون آن تیغ در دست ... چو گو برداشت از زین فرق اعدا

بهم گرگ و غنم در دور عدلش ... همی نوشند باهم آب یکجا

بعهد او زبس دین را رواج است ... تمامی کفر زائل شد سراپا

بنا فرمان گردیده گرد بو ... شمیم خُلق چون زلفش بصحرا

پے تفریح خود در قلعه خاص ... بنا کرده مقام فرحت افزا

بخوبی در جهان ضرب المثل شد ... سر اعدا از و برسنگ خارا

بجائے آب و گل بس صرف کردند ... زیاقوت و گهر الماس و مینا

ز انوار زر و الماس و گوهر ... تو گوئی جلوه صد مهر پیدا

بتوصیفش سخن دیگر چه رانم ... که بیکارست فکر من درینجا

زذات آن مکین این فیض منزل ... الٰهی تا ابد آباد بادا

چو شادان جُست تاریخ بنایش ... خرد گفتا۔ مقام عشرت افزا

۱۲۴۰ھ

اور اسی سال مین روبروے قلعه معلی ایک باغ لگایا گیا اور اوسکا نام **نظر باغ** رکھا گیا چنانچه یه اوسکی تاریخ ہے سه

چه خوش باغ از قلعه پیش نظر ... **نظر باغ** نامش ازان شد مگر

زهر نوع اشجار خوش میوه دار ... چه انجیر و امرود و نارنج و نار

بسا سیب و لیمون و انبه بهی ... یکے از دگر برده گوئے بهی

بسا نخل خوشرنگ خوش سایه دار ... ز بالا فرودش شده شاخسار

کمر از پئے هر کهین و مهین ... بخدمت فرو کرده سر بر زمین

بفصل زمستان ورو لالہ زار — چو رخسار خوبان نمودہ بہار
زصد برگ ودادو دے رنگ زرد — بہار بہشتی درو جلوہ کرد
گل نرگسش خوش بہارے فزود — باہل نظر شوخ چشمے نمود
پئے مقدم آن امیر جہان — بود چشم او منتظر بے گمان
بیانش مکانی عجب دلکشا — کہ شد جلوہ گاہ باغ زو پر ضیا
بجستم چو تاریخ او از سروش — ندا دلربا باغ آمد بگوش
۱۲۴۰ھ

اور یہ باغ بگوشۂ مغرب وملصق بکرانۂ مشرق متصل محلہ امیر گنج ہے اور اس باغ مین پانچ کوٹھیان عظیم الشان طلاکار اور نہایت دلچسپ طرحدار تعمیر ہین اس باغ مین ایک عمارت نہایت عالیشان ہے جسکو **مچھی بہون** کہتے ہین اوراوس مین ایک نہایت عمدہ حمام بکرانۂ شمال واقع ہے اوراسی باغ کی وسط مین ایک مقام شیش محل نام ہے کہ سراپا مُطلّا ومذہّب قابل دید ہے اس محل کی دید ہے نہ شنید ہے اور اس پرگنہ مین تین قلعے ہین اول قلعہ بیوم گڈہ کہ فی زماننا جسکو قلعہ امیر گڈہ وقلعۂ معلی کہتے ہین یہ قلعۂ خاص ٹونک مین بجانب جنوب بارہ برج کا بسان بروج فلک واقع ہے اس قلعہ کا دورا اور بلندی بجا اوسط ہے اور اندر قلعہ کے ایک چھوٹا قلعہ ہے جسکو **بالاقلعہ** کہتے ہین اور قلعہ مین تین مسجدین اور چار کنوین اور دو بنگلے بالاقلعہ پر ہین اور علاوہ اس کے مکانات عمدہ ودلچسپ مثل توشکخانہ وخزینہ ومنشی خانہ وکتب خانہ ودوا خانہ وآب دارخانہ وپالکی خانہ وفراش خانہ وتوپ خانہ ومحکمۂ عالیہ کونسل ومحکمہ نیابت ومحکمہ حساب وجانچ وبخشیگری کل موقع بموقع تعمیر ہین بروج قلعہ معلی پر ۱۵۱ اتواپ تیار موجود ہین باقی مدفون ہین دوسرا قلعہ محمد گڈہ ہے کہ ٹونک سے آٹھہ کوس کے فاصلہ پر بجانب شرق واقع ہے تیسرا قلعہ نگری ہے کہ ٹونک سے پانچ کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال واقع ہے اگرچہ ٹونک مین بہت باغ ہین مگر نو باغ علاوہ نظر باغ کے مستثنا ہین اول گلزار ابراہیم کہ فی الواقع اسم بامسمی ہے بجانب گوشۂ جنوب متصل موتی باغ عقب قلعہ معلی واقع ہے اسکے وسط مین ایک بنگلہ مختصر ہے بزمانہ سابق اس جگہ ایک باغ تھا مگر بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بوجوہات چندے چند قطع کردیا گیا تھا بعہد رئیس حال پھر لگایا گیا اور اسکا نام گلزار ابراہیم رکھا گیا **موتی باغ** گوشۂ مشرق واقع ہے اسکو **موتی بیگم** منکوحہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم ہمشیرۂ منور خان عرف میان متھو نے بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا ہے یہ باغ جملہ روسا شہر واعزۂ خاندان کا دفن گاہ ہے اور اس باغ کی غربی اور جنوبی گوشہ پر ایک چاہ اور مسجد اور تالاب ہے تالاب مین ہمیشہ پانی نہین رہتا ہے اور اس تالاب کے مشرق ومغرب وشمال رخ پر مکانات پختہ جہت آسائش

مسافرین و متردوین بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوساطت مختار الدولہ بہادر تعمیر کئے گئے ہین چنانچہ تاریخ تعمیر تالاب یہ ہے ؎

بنا کرد محبوب پاکِ غدیر	ز فضل خدا شد محمد امیر

حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسی تالاب کے شمال رُخ پر ایک مدرسہ تعمیر فرما کر مدرسہ خلیلیہ نام کہا ہے - تعیگاہ باغ شہر سے باہر متصل بناس باغ بفاصلۂ یک میل واقع ہے اور اسکو نواب پسند بھی کہتے ہین ان زمانا حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسمین ایک نئے کوٹھی نہایت خوش قطع و خوش وضع بنوائی ہے بایام گرما اکثر حضور اسی باغ مین استراحت فرماتے ہین بناس باغ شہر سے باہر بفاصلۂ یک میل رود بناس پر واقع ہے اگرچہ یہ باغ بہت دیرینہ سال ہے مگر فی الحال رئیس حال نے از سر نو عریض و طویل احداث فرما کر بیگم باغ کے نام سے موسوم کیا ہے اور اسکے وسط مین ایک حوض نہایت آب و تاب کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے ایام گرما مین اعلیٰ درجہ کی تفریح گاہ ہے - باغ بند بیرون شہر بجانب شرق بفاصلۂ یک کروہ متصل رود بناس پائین کوہچہ عمیق مین واقع ہے اور اسکی کنارۂ اعلیٰ پر جانب شرق مکانات پختہ عمدہ تعمیر کئے گئے ہین اور اس باغ کے گوشۂ جنوبی پر بند آب نہایت وسیع و عمیق ہے اور بند آب مین جانوران آبی ہر قسم کے رہتے ہین اکثر حضور نواب صاحب بہادر یہان رونق افزا ہوتے ہین **فیروز باغ** بسمت شمال بیرون شہر لب شاہراہ عیدگاہ و عسکر فیروزی واقع ہے اسکو افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست نے برعایت فیروز جنگ فیروز باغ نام رکھا ہے حسن و خوبی اور دلفریبی مین یہ باغ رشک گلزار فرخار ہے چمن چمن طرفہ بہار ہے اسکے کنارۂ شرقی و شمالی پر ایک بنگلہ خوش وضع ہے اور اوس بنگلہ مین ایک چھوٹا سا حوض فوارہ دار ہے - باغ خالہ صاحبہ لب دریائے بناس واقع ہے اس باغ کو خالہ صاحبہ نواب وزیر الدولہ بہادر اہلیۂ سید علی شاہ صاحب نے بعد انتقال وارتحال شوہر خود اپنے نام سے موسوم کیا ہے بیگم باغ قدیمی متصل بناس باغ واقع ہے اس باغ کو والدۂ ماجدۂ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا تھا اسمین قبور جناب اخوند محمد ایاز خان صاحب والد ماجد بیگم صاحبہ موصوفہ و دیگر قبور مثل سید علی شاہ صاحب و حافظ میر عالم خان صاحب و شاہ عالم خان صاحب موجود ہین علاوہ ان باغات کے اطراف شہر مین اکا دکا باغ سرسبز ہین خاص شہر مین چھپن مساجد پختہ موجود ہین از انجملہ تین مسجدین کلان و خوش قطع مین ایک جامع مسجد واقع امیر گنج لب شاہراہ عام تعمیر کی ہوئی نواب امیر الدولہ بہادر کی ہے چنانچہ اوسکی تاریخ پہلے لکھی گئی سنہ ١٢٩٠ھ مین اس مسجد کی رئیس حال نے ترمیم فرمائی ہے یہ اسکی تاریخ ہے ؎

که دلچسپ آمد چو دار النعیم	زہے مسجد و حوض عالی بنا
چو گل بشگفد از ہبوب نسیم	ز سر کردہ باصر کہ آید دران

کنند سجدہ ہر کہ درو یا خدا | رہا نے ورا از عذاب الیم
چنان صرف شد زر بتعمیر او | کہ ہمسنگ شد سنگ با زر و سیم
چو نواب ہمنام حضرت خلیل | بنا کردہ از فضلِ حق و رحیم
پے سال تاریخ اتمام او | خرد گفت - بیت خداے کریم
۱۲۹۸ھ

دوم مسجد قافلہ واقع وزیر گنج لب شاہراہ عام ہے کہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین سادات قافلہ نے بنوائی ہے - سوم مسجد حکیم سردار شاہ واقع علی گنج لب شاہراہ عام ہے کہ سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین حکیم صاحب موصوف نے بعہد نواب محمد علیخان صاحب بہادر بنوائی تہی مگر پہر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ناظم فوجداری و کیرائی نے سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین اسکی ترمیم فرمائی چنانچہ یہ تاریخ لصنعت صوری و معنوی قاضی مولوی حافظ محمد عبد الحلیم خان معجز سے یادگار ہے ۵

چون بعہدِ خسروِ عالی تبار | یعنے ابراہیم خانِ باوقار
شد بنا این سجدہ گاہِ خاص و عام | نوبتِ دیگر بفضلِ کردگار
بسکہ عالی ہست و مرزش ہم خوش ست | ٹونک را افزود از وی اعتبار
ہر کسے کو سعی ترمیمش نمود | باد از و راضی خدا روزِ شمار
با سناظر جلوۂ حق جمع کرد | تا سن تعمیر او گشت آشکار
ہمچنین در صورت و معنے بخواند | دو صد و ہشت و نود را با ہزار
۱۲۹۰ھ

حویلی افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست واقع وزیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے عجب مقام راحت افزا ہے دیکہنے سے علاقہ ہے احاطے مین دو کوٹہیان پختہ دلچسپ و دلفریب واقع ہین - اس حویلی کی محاذی مین بجانب شرق لب شاہراہ عام صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ صاحب کی حویلی ہے کہ کچہری کے نام سے مشہور ہے - حویلی شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے اسکے روبرو ایک کوٹہی نہایت دلچسپ خوش وضع تعمیر ہے چنانچہ یہ تاریخ اسکی قاضی مولوی حافظ عبد الحلیم خان معجز سے یادگار ہے ۵

چونکہ محمود خانِ والا جاہ | آنکہ مقبولِ حضرتِ صمد ست
ساخت ایوانِ نو بطرزِ عجیب | پیشِ او طارم سپہر و ست

نیست مثلش بعالم تمثال — چرخ گردست لیک بیدست
غور کردم برائے تاریخش — کین طریق تعلق ابدست
سر زد آخر بصنعت توشیح — سن تاریخ کان مراد خودست
اشتراک غریب با اعداد (۱۲۹۶) — گر شود جمع مثل آن عددست
در توشیح پر سیم معجز — یکهزار و دو صد و شش و نودست (۱۲۹۶ھ)

۱۳۱۲ ہجری مین اس کوٹھی کی ترمیم ہوئی چنانچہ تاریخ ترمیم یہ ہے ؎

رئیس قدر قدر محمود خان — بناطرفه این قصر مسعود کرد
چو کرد آبرو فکر تاریخ آن — خرد در دمے حل مقصود کرد
نوشتم که ماند بنا یادگار — بنا منزل خیر محمود کرد (۱۳۱۲ھ)

ایضاً

بنا نمود مکان عجب نظام الملک — محل راحت هر دل مقام مسعود است
چو فکر سال نمود آبرو سروش خرد — بگفت - مجلس عشرت مکان محمود است (۱۳۱۲ھ)

ایضاً

چونکه صاحبزاده محمود خان — ساخته عالی محل عالی مقام
آبرو تاریخ او کرده رقم — جلوهٔ صبح نشاط خاص و عام (۱۳۱۲ھ)

اور اس کی محاذی مین بسمت شمال صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جرنیل لشکر ظفر پیکر کی حویلی ہے نہایت مرتفع اور خوش قطع ہے مؤلف نے تاریخ تعمیر صنعت براعۃ الاستہلال مین یون لکھی ہے ؎

چونکه اسفندیار خان زمان (ابن زمان خان ۱۲) — کرد تعمیر این عمارت را
کرم کردگار کرد امداد — به کنایت رسیده است بنا (برعایت کنیت اسد خان ۱۲)
هست این هم هدایت الله (رعایت هدایت اسد خان) — که حمیدست او بفضل خدا (برعایت حمید اسد خان ۱۲)
یونس از آبرو به آرزو گفت (یعنی محمد یونس خان آرزو ۱۲) — که بکن سال این مکان انشا
فکر کردم چو از پئے تاریخ — که شد از غیب این ندا پیدا
وه چه خوش برسر صفا بنیاد (۱۳۰۰ھ) — برگ گاه رشک جنت الماوا (۱۳۰۰ھ) (جواب سوال ۱۲)

حویلی اشرف الامراء عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے بجانب گوشہ مشرق متصل موتی باغ واقع ہے۔

حویلی خاص الامراء اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ واقع امیر گنج متصل نظر باغ ہے میان اعظم شاہ صاحب رامپوری خسر صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر خرد نائب الریاست نے بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر تعمیر کی تھی اب صاحبزادہ صاحب موصوف کے قبض و تصرف مین ہے عالی شان رفیع المکان عمارت ہے۔ خاص ٹونک مین دو تکیہ مشہور ہین۔ ایک تکیہ کلان دوم تکیہ خرد۔ یہان بزرگان دین کے اکثر مزار ہین مگر از انجملہ دو مزار مشہور ہین ایک مزار حضرت سید محمود شاہ سید الشہدا کا کہ جسکو نوغزا کہتے ہین واقع کوہچہ متصل موضع شوپری کہ ٹونک سے بفاصلہ دو کروہ جانب مشرق بکنارہ شمال واقع ہے اور اوسکے قریب چند مزار اور بھی ہین مع مکانہائے پختہ اور ایک مندر کہنہ مہادیو کا اسکی سیدھی طرف ہے پھاگن کے مہینے مین مہادیو کا میلہ ہوتا ہے اور نوغزے صاحب کا میلہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ دوسرا مزار حضرت گلاب شاہ پیر کا ٹونک سے بفاصلہ یک کروہ بشاہراہ بند پختہ واقع ہے۔ شہر کے اطراف مین ۱۴ تالاب ہین مگر از انجملہ نو تالاب کلان ہین چار گھاٹدار اور پانچ غیر گھاٹ ہین بدین تفصیل۔ تالاب موتی باغ گھاٹ دار۔ تالاب علی گنج گھاٹ دار۔ تالاب چھتر بھوج گھاٹ دار۔ تالاب اٹل گھاٹ دار۔ تالاب ڈریواس غیر گھاٹ تالاب کھودم غیر گھاٹ۔ تالاب عیدگاہ غیر گھاٹ۔ تالاب تالکٹورہ غیر گھاٹ۔ تالاب گادولائی غیر گھاٹ۔ اور تین تالاب بڑے بڑے دیہات مین ہین شہر کے اطراف چند چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین مگر ایک پہاڑی دریائے بناس سے بجانب شمال واقع ہے اور دیہات چرونج وہتونہ وپانہ وسہیلہ وبردنی وغیرہ اوسکے دونون طرف آباد ہین اوس پہاڑی مین جو متصل ہتونہ کے ہے بلور کی کان ہے چنانچہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے چند بار اوس پہاڑی سے بلور نکلوایا تھا۔ کہنہ اور جدید باولی شہر مین ۳۶ ہین۔ منادر مہادیو ۵۱ اور ہنومان کے ۱۸ نزولہ۔ بھیرون اور دیبی کے بیس۔ سیتلا کے پندرہ۔ خاص ٹونک مین سراوگی جین مذہب بہت ہین اور اوسوال کم اور اگروال خال خال۔

چار مندر شہر مین بڑے ہین دو سراوگیون کے اور دو بیشنون کے۔ چتر بھوج جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے پرانا مندر ہے اور قدیم سے ماہ بیساکھ مین اسکا میلہ ہوتا تھا اور پندرہ روز تک رہتا تھا جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ نے اوس میلہ کو بہ تعصب مذہبی یکقلم موقوف فرمایا۔ مگر ہنودون کے یہ تین چار میلے اسی ایام مقررہ پر ہوتے ہین میلہ نیوزنا میلہ شیوراتری میلہ گنگور۔ اور زمینداری خاص قصبہ

کی بیرون اور برہمنون کے نام مقرر ہے اور جو وہرات سرداگیون کے نام ہے - واضح ہو کہ ریاست ٹونک واقع ملک راجپوتانہ داخل رزیڈنسی راجستان ہے اور یہ پرگنات متفرق اضلاع پر منقسم ہین دو پرگنہ داخل ملک راجپوتانہ ہین اور تین پرگنہ داخل مالوہ سنٹرل انڈیا ہین پرگنہ ٹونک و علیگڈہ کے متعدد ات محکمہ رزیڈنسی مشرقی راجپوتانہ واقع ہے پور و ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک واقع چھاونی دیولی سے متعلق ہین اور پرگنہ پڑاوہ کے متعدد ات محکمہ ایجنسی مغرب مالوہ واقع چھاونی آگر سے متعلق ہین اور پرگنہ نیماہیڑہ کے متعدد ات محکمہ رزیڈنسی میواڑ واقع اودیپور سے متعلق ہین - اور پرگنہ سرونج کے متعدد ات ایجنسی سیہور علاقہ بہوپال سے متعلق ہین -

اس پرگنہ مین چاہ پختہ اس قدر ہین لعہ چاہ خام لٹہ ہین - یہان سیر دو قسم کا مروج ہے ایک لٹہ روپیہ بہر کلدار کا جسکو سیر پختہ کہتے ہین دوسرا سیر روپیہ کلدار کا جسکو کچا سیر کہتے ہین - ۱۲۸۰ھ مین یہان دار الضرب یعنی ٹکسال مقرر ہوئی عبارت سکہ روپیہ - ضرب ٹونک بعہد ملکہ معظمہ سلطنت انگلستان قیصر ہند ۵

مبارک سکہ زد از فضل یزدان رئیس ٹونک ابراہیم علیخان

عبارت سکہ فلوس ضرب ٹونک عہد ملکہ معظمہ انگلستان قیصر ہند محمد ابراہیم علی خان والی ٹونک - چونکہ سکہ مین جہنور کی علامت ہے اس سبب سے روپیہ سکہ جہنور شاہی کہا جاتا ہے - ۱۸۶۴ء مین بعہد نواب محمد علیخان بہادر ریاست ہذا مین شفاخانہ مقرر ہوا اول اوس شفاخانہ کا منصرم بہیکو سنگہہ نیٹو ڈاکٹر بمشاہرہ معـ۵ کلدار مامور تہا - بعد ازان لالہ پربولال بمشاہرہ یکصد روپیہ سکہ کلدار مامور رہا فی الحال شفاخانہ کا منصرم سید اصغر علی ہے - ریاست ہذا مین بہت سے طبیب ہین مگر فی الحال سات طبیب مثل سبعہ سیارہ سپہر حکمت پر تابندہ ہین از انجملہ دو حکیم یعنی مولوی سید محمد دائم علی خان صاحب مع پسر حکیم مولوی سید برکات احمد صاحب معالج خاص حضور انور ہین و حکیم سید علی حسن صاحب خلف اصغر حکیم سید نثار علی صاحب ساکن امروہہ و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب المتخلص بہ سیماب و حکیم احمد علیخان صاحب داماد حکیم سید سردار شاہ صاحب مرحوم و حکیم عابد علی خانصاحب المتخلص بہ کوثر خیر آبادی و حکیم محمد عبد الرحمن معالج اہل خاندان و نیز معالج رعایا سے شہر ہین اور فی زمانناحکیم محمد یوسف خان خلف جناب حکیم مولوی سلطان محمود خان صاحب بہی اچہے معالج ہین - یہان کئی مدرسے منجانب ریاست مقرر ہین اون سب کے نگران پرنسپل حسن مرزا صاحب دہلوی بمشاہرہ مبلغ ماـ۵ مامور ہین اکثر اطفال پاس یافتہ موجود ہین اس پرگنہ مین دو ندیان ہین ایک کا نام بناس ہے اور یہ ندی کوہ آبو سے نکلی ہے علاقہ میواڑ و علاقہ جے پور بہتی ہوئی رود چنبل مین شامل ہوئی ہے فصل ربیع مین خیار و خربزہ و تربوز و آلو و جو و بادنجان وغیرہ اس مین بکثرت پیدا ہوتے ہین اور سرکار مین محصول الشرح ضبطی فی بیگہ چار روپیہ لیا جاتا ہے - دوسری ندی ڈوسی ہے کہ موضع گلو و علاقہ ٹونک سے برآمد ہو کر بناس مین شامل ہو گئی ہے - اور ایام بارش

مین گگو وکھاٹ ولوعزنے گھاٹ سے ذریعہ کشتی بباعث طغیانی دریائے بناس باشندگان اندرونی وبیرونی کو باخذ محصول کشتی عبور کرایا جاتا ہے - باصرار واستبداد بعض محبان صادق الوداد ومخلصان اخلاص نہاد اس ندی کی صفت مین چند فقرات فارسی کے لکھے جاتے ہین - وہ چہ خوش دریائیست عجیب وغریب کہ آبشن بسان چشمۂ نوالِ اصحاب کرم وارباب ہمم جاریست ونہل صدآبیاری سبزہ بنان خضر آب حیوان است وغنچہ طبعانِ بداصل را آب پیکان - اطفال نبات رادایہ - ومفلسانِ اشجار را مایہ - درحق سدہ کشت زار سہل وعاشعار صاف ونشان بے لاف وگزاف جوع را چارہ ولازمۂ ہاضمہ ؎

بحرِ بناس آنکہ بخوبی ذات — نیست کم از نیل در ونِ صفات
از گہر آبش بصفا بیشتر — ہم بحلاوت عرقِ نیشکر
ہاضم وشیرین وسبک خوش گوار — شربتِ شیر وشکر ست آشکار

وبموسم برشکال طغیانی آبش بیش از بیش کہ ہفت بحرِ اخضر بدریا بدریا امواج تسلسل روانی بسان سواران آب بگرداب انفعال غوطہ زن - وشادابی وسیرابیش طراوت بہار ولطافت گلزار برنگ مہرگان زرد روئے رنگ بر دشکن - زہے لطافت وصفا کہ از روے سلسبیل ارم ست وخہی آب ہوا کہ دافع داغ سودا ورافع خفقان رنج والم ؎

لطیف ودلکشا آب وہوائے — مبارک منزلے فرخندہ جائے

صفائی آبش آب گوہر را آب دادہ وروانیش روان درقالب طبع روان فشردہ ؎

شود تیغ آہن چو زین آب تر — زخجلت شود آب آب گہر

وپہنش بعض جا یک میل وبعض جا نصف میل طولش بس طویل ماہیان وران نہ چندان کہ بمیزانِ اہل قیاس آید بل از شستِ اندیشۂ دور بین سمے جہد ؎

روان اندروماہیے سیم سیما — برنگِ ہلال اندرون چرخ اخضر

وعلاوہ این سبزۂ نوخیز رشک خط غالیہ بیز نوخطانِ فتنہ انگیز وزیادہ از اندازہ کہ اندازہ نتوان ساخت باین یک بیت پرداخت ؎

اندرو سبزۂ نوخاستہ آبِ روان — چشم بد دور نوگوے کہ بہشت دگرست

ودلبا جانوران وپرندگانِ خوش الحان وخوش رنگ وران رنگارنگ ونیک آہنگ ؎

دران بسیار مرغانِ خوش آہنگ — بالحان ارغنونہا کردہ برچنگ

دبایام گرما خربزہ دہشندہ انہ دران جنان شیرین ولذیذ می شود کہ لب بلب می چسپد و انگبین زبان بمی از ذکرش باہم نمی پیوند حلاوتش کہ خرہ خرما شکر دبار اوست و شکر شکر حلوا ورکار۔ نوشین لبان شیرین دہان لب بعد جان خریدار و بہزارمنت خواستگار۔ مذاقش راکہ کام جان شکر لبان شیرین می سازد وذائقہ حلاوت سے بخشد فر بد خشان از کوہ بہالیش در خریداری بسبز بختان و فیروز طالعان در جان نثاری و جان سپاری۔ گمر آبش خاصہ آب گوہر و یاقوت و زمرد دارد کہ بارش سفید و سرخ و برگش مینا رنگ ہے بر آید زہی حلاوت کہ بتمثیلش لبہائی زمرد خطان شیرین بیان، دلکش رنگ مرجان و لعل رخشان رخوبرگ بتمثلش خط نوخطان سبز رنگ ان محبوبان ختن رشک غیرت عنبر خطان ہر گفت نیکو گفت ؎

چکد از شیرہ او آب حیوان	جزین میوہ نباشد میوہ جان
ندارد جز شکر گفتار آئین	ولی در پوست گوید حرف شیرین
بود شیرین و شہد ہاوسے نماید	کسے را این سخن باور نیاید

آن آب شکر لبان جان پرور بردہ و این صدرہ الماس در جگر زمرد خطان پری پیکر نمادہ ؎

ز سبزی بر زمرد لب کشادہ	بہار تازہ در سبزی نہادہ

اگر طوطی خامہ باو صافش ساز و برگ خاموشی و زرد بجاست واز فرط انفعال و وفور خجالت با ہجوم کوتاہی برنگ سوسن کبود گردد سزا۔ پرگنہ کے دیہات مین اکثر قوم جاٹ اور کمتر قوم پیشہ کشت کار رہین اور قدیم سے یہ پرگنہ دوازدہ پٹہ پر منقسم ہے اس تفصیل سے قصبہ ٹونک[1] بگڑی[2] پیپلو[3] محمد گڈہ[4] بمبھور[5] سانکھنا[6] رانولی[7] بورکھنڈی کلان[8] جہرانہ[9] مہندواس[10] پرانہ[11] نانیر[12] حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی عملداری سے پہلے زمانے مین قصبہ کی آبادی اور آمدنی کم تہی چنانچہ سمت ۱۸۳۰ بکرمی مطابق ۱۷۷۳ء مین آمدنی پرگنہ یہ تہی للعہ/ [illegible] اور سمت ۱۸۶۳ بکرمی مطابق ۱۸۰۶ء مین یہ آمدنی تہی للعہ/ [illegible]

اب مع معافی و جاگیر و خالصہ یہ آمدنی ہے للعہ/ [illegible]

تعداد اسمائے کل مواضع تحصیل بگڑی مع کل رقبہ بدین تفصیل ہے

از روئے پیمایش سنہ ۱۹۴۷ مطابق سنہ ۱۲۹۸ فصلی

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۱	ٹونک	بگڑی	امین پورہ	[illegible] ۱۳ بسوہ	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	
۲	"	"	انور پورہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	
۳	"	"	ابراہیم آباد	[illegible]	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	
۴	"	"	اکبر نگر	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ	
۵	"	"	اعظم پورہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ	
۶	"	"	خلیل آباد عرف اتالیق پورہ	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۲ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ	
۷	"	"	اسلام پورہ	[illegible] ۲ بسوہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	
۸	"	"	ابراہیم پورہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۱۳ بسوہ	
۹	"	"	برونی	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ	
۱۰	"	"	بگڑی	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	

نمبر شمار	نام ضلع	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۱۱	ٹونک	بکھری	بگڈوہ	مالزصگہ ۲ بسوہ	السماعسگہ ۳ بسوہ	الکامعسگہ ۵ بسوہ	
۱۲	〃	〃	بشیرپورہ	لعسگہ ۱۲ بسوہ	کامعہ بگہ ۵ بسوہ	کامعسگہ ۱۷ بسوہ	
۱۳	〃	〃	بیجوالڑ	الماعسگہ ۱۸ بسوہ	کامسگہ ۱۳ بسوہ	اعصللعسگہ ۱۱ بسوہ	
۱۴	〃	〃	بورکھنڈی خرد	مالعسگہ ۸ بسوہ	اعمالسگہ ۱۴ بسوہ	اعلمعسگہ ۲ بسوہ	
۱۵	〃	〃	پرانہ	صسماسگہ ۱۵ بسوہ	للعماللعسگہ ۱۹ بسوہ	لعسما مسگہ ۱۴ بسوہ	
۱۶	〃	〃	پالسرویٹہ	اعمالہ للعسگہ ۱۳ بسوہ	السماللعسگہ ۱۸ بسوہ	سماصسگہ ۱۱ بسوہ	
۱۷	〃	〃	جولا	سملماعسگہ ۱۴ بسوہ	اعسماللعصسگہ	سماسامعسگہ ۱۴ بسوہ	
۱۸	〃	〃	جوالی	الکالعسگہ ۳ بسوہ	الالمامعسگہ ۱۸ بسوہ	سماللعسگہ ایک بسوہ	
۱۹	〃	〃	پچوکائین	کمالعمعسگہ ۱۵ بسوہ	الکالہ لسگہ ۳ بسوہ	اعاکاسگہ ۱۸ بسوہ	
۲۰	〃	〃	دوایہ	صمالہ للعسگہ ۲ بسوہ	الماسسگہ ۱۸ بسوہ	اللاصمعسگہ	
۲۱	〃	〃	ڈانڈہ ترکی	السماعسگہ ۱۸ بسوہ	اعصامعسگہ ۱۴ بسوہ	سماللعسگہ ۱۲ بسوہ	

کیفیت	کل رقبہ	غیر مزروعہ	مزروعہ	نام موضع	نام پرگنہ	نام تحصیل	نمبر شمار
	لاعللعسگہ ۹ بسوہ	اماللعسگہ ۸ بسوہ	اماعسگہ ایک بسوہ	دولت پورہ	بگڑی	ٹونک	۲۲
	للعماللعسگہ ۶ بسوہ	اماللعسگہ ۵ بسوہ	اعلاللعسگہ ایک بسوہ	ڈوڈواڑی	″	″	۲۳
	سماللعسگہ ایک بسوہ	سمالامعہ بیگہ ایک بسوہ	اصمامعسگہ	رانولی	″	″	۲۴
	الماسگہ	اماصگہ ۱۹ بسوہ	سماللعسگہ ایک بسوہ	رحیم پورہ عرف دھولا بھاٹہ	″	″	۲۵
	اماعسگہ ۷ بسوہ	الماسگہ ۸ بسوہ	مامعسگہ ۱۹ بسوہ	چاک حسن پورہ	″	″	۲۶
	للعسماللعسگہ	اعاللعسگہ ۶ بسوہ	اعماصگہ ۴ بسوہ	رحیم پورہ عرف نیا کالونی	″	″	۲۷
	المالعہ بیگہ ۴ بسوہ	اماللعسگہ ۱۱ بسوہ	سامسگہ ۱۳ بسوہ	سری نگر	″	″	۲۸
	سماللعسگہ ۱۸ بسوہ	للعسماللعسگہ ۲ بسوہ	الساللعسگہ ۱۶ بسوہ	سینٹرہ	″	″	۲۹
	کماللعسگہ ۱۹ بسوہ	اماللعسگہ ۱۶ بسوہ	چار بیگہ ۳ بسوہ	صدیق پورہ	″	″	۳۰
	صماعسگہ ۱۵ بسوہ	سامعسگہ ۱۱ بسوہ	ماصگہ ۴ بسوہ	عنایت گنج	″	″	۳۱
	لماللعسگہ ۸ بسوہ	سماللعسگہ ۱۰ بسوہ	لعسگہ ۱۸ بسوہ	عزیز پورہ	″	″	۳۲

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۳۳	ٹونک	نگرہی	علی نگر زمرہ راتولی	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	
۳۴	〃	〃	فضل پورہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۶ بسوہ	
۳۵	〃	〃	کھنڈولیا	[illegible] ۱۵ بسوہ	[illegible] ۴ بسوہ	[illegible] ۱۹ بسوہ	
۳۶	〃	〃	کاشی پورہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۱۸ بسوہ	
۳۷	〃	〃	کریم پورہ	[illegible]	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible] ۱۹ بسوہ	
۳۸	〃	〃	کوریڑی	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۱۹ بسوہ	
۳۹	〃	〃	کوٹریڑہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible]	
۴۰	〃	〃	کشن پورہ	[illegible] ایک بسوہ	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible]	
۴۱	〃	〃	گانگا پورہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	
۴۲	〃	〃	گڈہ رام داس	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۳ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ	
۴۳	〃	〃	گوبردھن پورہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ	

نمبر شمار	نام ریاست	نام تحصیل	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۴۴	ٹونک	بگڑی	گلود	ا بگہ ۹ بسوہ	اع بگہ ۸ بسوہ	بگہ ۷ بسوہ	
۴۵	"	"	لانک	ا بگہ ۱۰ بسوہ	بگہ ۸ بسوہ	بگہ ۱۸ بسوہ	
۴۶	"	"	محمدنگرعرف ڈانی	مالہ بگہ	ا بگہ ۱۲ بسوہ	ا بگہ ۱۲ بسوہ	
۴۷	"	"	مداری پورہ	بگہ ۱۱ بسوہ	بگہ ۹ بسو	ا بگہ	
۴۸	"	"	ممانہ	ا بگہ	ا بگہ ۴ بسوہ	اع ۴ بسوہ	
۴۹	"	"	مارکیٹرا	بگہ ۱۱ بسوہ	بگہ ۱۹ بسوہ	ا بگہ ۱۰ بسوہ	
۵۰	"	"	نورنگ پورہ	بگہ ۱۴ بسوہ	ا بیگہ ا بسوہ	ا بگہ	
۵۱	"	"	ناتھڑی	بیگہ ۹ بسوہ	بگہ ۱۲ بسوہ	ا بگہ ایک بسوہ	
۵۲	"	"	نیماہیڑہ	ا بگہ	ا بگہ ۱۹ بسوہ	بگہ ۱۸ بسوہ	
۵۳	"	"	وزیرنگر	بیگہ ۴ بسوہ	بگہ ۱۷ بسوہ	بگہ ایک بسوہ	
۵۴	"	"	وزیرآباد	ا بگہ ۱۰ بسوہ	بگہ ۲ بسوہ	اع بیگہ ۱۴ بسوہ	

نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	کیفیت
۵۵	ٹونک	بگڑی	باڑی خرد	الف عہ بگہ ۳ بسوہ	الف صماہ لہ بگہ ۱۵ بسوہ	الف عہ سا معہ بگہ ۱۸ بسوہ	
۵۶	〃	〃	بری پورہ	صما لہ بگہ ۱۲ بسوہ	سما عہ بگہ ۳ بسوہ	للعہ صما معہ بگہ ۱۹ بسوہ	
۵۷	〃	〃	حمزہ پورہ	کما عہ بگہ ۱۷ بسوہ	ما سہ بگہ ۱۴ بسوہ	الف ما للعہ بگہ ۱۱ بسوہ	

تعداد مواضع تحصیل سونوا مع رقبہ

ازروئے پیمایش سمت ۱۹۴۷ مطابق سنہ ۱۲۹۸ فصلی

نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۱	ٹونک	سولوا	احمد نگر عرف حسن پورہ	الف ماہ للعہ بگہ ۱۶ بسوہ	ما للعہ بگہ ۱۷ بسوہ	الف سا ماہ بگہ ۱۳ بسوہ	۶	ٹونک	سولوا	ارنیان تواڑی	اکا للعہ صہ بگہ ایک بسوہ	الف اکما صہ بگہ ۱۰ بسوہ	الف کما لعہ بگہ ۱۹ بسوہ
۲	〃	〃	اسد پورہ	الف اکمالہ معہ بگہ ۴ بسوہ	لا عہ بگہ ۷ بسوہ	اعہ الہ للعہ بگہ ۱۱ بسوہ	۷	〃	〃	الٰہی پورہ	لما عہ بگہ ۱۰ بسوہ	رمعہ لا بگہ ۷ بسوہ	الف اکما معہ لعہ بگہ ۷ بسوہ
۳	〃	〃	اوڈٹی تانہ	الف ما سہ بگہ ۱۱ بسوہ	الف سہ بگہ ۲ بسوہ	اعہ ما للعہ بگہ ۱۴ بسوہ	۸	〃	〃	الیسروہ	ما لعہ بگہ ۸ بسوہ	الف اعہ صہ بگہ ۱۲ بسوہ	الف سا عہ بگہ
۴	〃	〃	احمد پورہ جاگیر منیر خان	ما عہ صہ بگہ ۱۹ بسوہ	صما عہ بگہ ۱۴ بسوہ	لما سہ بگہ ۱۳ بسوہ	۹	〃	〃	اُوم	سما للعہ بگہ ۷ بسوہ	الف لما صہ بگہ ۱۶ بسوہ	للعہ کما لعہ بگہ ۳ بسوہ
۵	〃	〃	ارنیان گرگری	الف سما عہ بگہ ۱۰ بسوہ	الف اکما لہ بگہ ۴ بسوہ	سما عہ بگہ ۱۴ بسوہ	۱۰	〃	〃	بارہ عبداللہ پورہ	لا لعہ صہ بگہ ۳ بسوہ	ا صہ بگہ ۱۳ بسوہ	الف للعہ بگہ ۱۶ بسوہ

نمبر شمار	نام ریاست	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	نام ریاست	نام پرگنہ	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۱۱	ٹونک	سولوا	باڑہ زرقلعہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	۲۱	ٹونک	سولوا	چھوریہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۴ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ
۱۲	"	"	ہنورکہو	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible]	[illegible] ۱۶ بسوہ	۲۲	"	"	واکیا	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۴ بسوہ
۱۳	"	"	بچھارس	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ	۲۳	"	"	ڈاڑہ ہندی	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ
۱۴	"	"	بشن پورہ	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	۲۴	"	"	ڈہوان	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] ۲ بسوہ
۱۵	"	"	بوردہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ	[illegible] ۱ بسوہ	۲۵	"	"	رگھناتھ پورہ کلاں	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۴ بسوہ
۱۶	"	"	بوڑرٹری	[illegible] ۲ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ	۲۶	"	"	رگھناتھ پورہ عرف دیوم ودیاڑہ	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible] ایک بسوہ	[illegible]
۱۷	"	"	پالڑی	[illegible] ۱۲ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible]	۲۷	"	"	رکوٹ پورہ	[illegible] ۱۴ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ
۱۸	"	"	قصبہ ٹونک	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۱۷ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	۲۸	"	"	سانڑہ کاوان	[illegible] ۱۹ بسوہ	[illegible] ۸ بسوہ	[illegible] ۷ بسوہ
۱۹	"	"	جہارہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۱۶ بسوہ	[illegible] ۳ بسوہ	۲۹	"	"	قصبہ سولوا	[illegible] ایک بسوہ	[illegible] ۱۰ بسوہ	[illegible] ۱۱ بسوہ
۲۰	"	"	چنڈلائی	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۱۳ بسوہ	[illegible]	۳۰	"	"	سنڈلیہ	[illegible] ۷ بسوہ	[illegible] ۶ بسوہ	[illegible] ۱۵ بسوہ

نمبر شمار	[illegible]	[illegible]	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ	نمبر شمار	[illegible]	[illegible]	نام موضع	مزروعہ	غیر مزروعہ	کل رقبہ
۳۰	ٹونک	سرونج	شکرپورہ	[illegible] بیگہ ۸ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۹ بسوہ	[illegible] بیگہ ۷ بسوہ	۴۱	ٹونک	سرونج	محمد گنج عرف توپچی پورہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۴ بسوہ
۳۲	〃	〃	حلیم پورہ	[illegible] بیگہ ۵ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۹ بسوہ	۴۲	〃	〃	محمد گڑھ	[illegible] بیگہ ۱۴ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۸ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۲ بسوہ
۳۳	〃	〃	عثمان پورہ [illegible]	[illegible] بیگہ ۵ بسوہ	[illegible] بیگہ ۰ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	۴۳	〃	〃	محمد گڑھ عرف [illegible]	[illegible] بیگہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بیگہ ۳ بسوہ
۳۴	〃	〃	عثمان پور آباد	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۱ بسوہ	[illegible] بیگہ ۷ بسوہ	۴۴	〃	〃	محمد نگر عرف [illegible]	[illegible] بیگہ ۷ بسوہ	[illegible] بیگہ ۳ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ
۳۵	〃	〃	عشور پورہ	[illegible] بیگہ ۹ بسوہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ ۹ بسوہ	۴۵	〃	〃	مینہ گانوں	[illegible] بیگہ ۳ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۸ بسوہ
۳۶	〃	〃	کایرہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بیگہ ۷ بسوہ	۴۶	〃	〃	مہندواس	[illegible] بیگہ ۴ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۹ بسوہ
۳۷	〃	〃	کریم پورہ	[illegible] بیگہ ۹ بسوہ	[illegible] بیگہ ۲ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۱ بسوہ	۴۷	〃	〃	مولائی پورہ	[illegible] بیگہ ۹ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۰ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ
۳۸	〃	〃	گوہر پورہ	[illegible] بیگہ ۶ بسوہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ ۶ بسوہ	۴۸	〃	〃	ناصر پورہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱ بسوہ	[illegible] بیگہ ۶ بسوہ
۳۹	〃	〃	کھانسری	[illegible] بیگہ ۹ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۱ بسوہ	۴۹	〃	〃	وزیر پورہ	[illegible] بیگہ ۷ بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۵	[illegible] بیگہ ۲ بسوہ
۴۰	〃	〃	لوادر	[illegible] بیگہ ۱ بسوہ	[illegible] بیگہ ایک بسوہ	[illegible] بیگہ ۱۲ بسوہ	۵۰	〃	〃	[illegible]	[illegible] بیگہ ۱۶ بسوہ	[illegible] بیگہ ۳ بسوہ	[illegible] بیگہ ۹ بسوہ

دیہات استمرار پرگنہ ٹونک

نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	موضع
۱	ارنیاگھاٹہ	۴	پچھان	۷	کریم پورہ عرف	۹	کیمرہ متصل ارنیا				
۲	ڈھولہ	۵	سندیلہ		نصیر پورہ		گھاٹہ				
۳	بسیاوڑی	۶	علی پورہ	۸	کاردلہ	۱۰	منڈآور				

نوٹ چھپڑی بسیتا رام پورہ - دیو گنج ہر سہ موضع شامل منڈاور ہیں-

دیہات جاگیر پرگنہ ٹونک

نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع
۱	احمد گنج	۱۱	احمد گنج ثانی	۲۱	بجھل پورہ	۳۲	جبسرانہ	۴۳	دوتانہ	۵۴	رام کشن پورہ
۲	ایندووہ	۱۲	احمد پورہ متصل	۲۲	بیگم پورہ	۳۳	بیباٹریہ	۴۴	ڈہوسری	۵۵	رگھوناتھ پورہ
۳	اسلام پورہ عرف		لین	۲۳	بنواڑہ	۳۴	جیکشن پورہ	۴۵	دیو پورہ	۵۶	رائے رام پورہ
	کاٹا	۱۳	اسلام پورہ ثانی	۲۴	بلکھنڈیا	۳۵	جانکی بلب پورہ	۴۶	دیوریا	۵۷	رحیم نگر
۴	اللہ پورہ	۱۴	ارنیا کانکڑ	۲۵	بجپوڑی	۳۶	حسن پورہ	۴۷	دیو پورہ ثانی	۵۸	رادہاکشن پورہ
۵	امین پورہ	۱۵	اسحاق پورہ	۲۶	باوڑی سوڑا	۳۷	چرونج	۴۸	دیولے	۵۹	زمان پورہ
۶	ارنیاکیدار	۱۶	ارنیامال	۲۷	بورکھنڈی	۳۸	خلیل پورہ	۴۹	ڈہوڈیریا	۶۰	سانکھنا
۷	انور پورہ	۱۷	امام نگر	۲۸	بیتیاداس	۳۹	حکیم پورہ	۵۰	ڈہونڈیا	۶۱	شوکل پورہ
۸	انور نگر	۱۸	بہور	۲۹	پیپلو	۴۰	حنیف گنج	۵۱	رسول پورہ	۶۲	سیو رام پورہ
۹	ایسر پورہ	۱۹	بہاپگی	۳۰	باڈولہ	۴۱	حیات پورہ	۵۲	رحیم پورہ عرف دہولی	۶۳	سوندی ہیل
۱۰	احمد پورہ عرف چوکی	۲۰	بیگم گنج	۳۱	ٹھکریہ	۴۲	خان پورہ	۵۳	رسول پورہ عرف کھاس	۶۴	سیسولہ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۶۵	سورن	۷۵	تسلیم پورہ	۸۵	کلیان پورہ	۹۵	کمہ نگر	۱۰۴	موبنی	۱۱۴	وزیرپورہ کلان
۶۶	سوائی	۷۶	تلت پورہ	۸۶	کٹھمانہ	۹۶	سوتگر	۱۰۵	محمد گنج عرف تاج پور	۱۱۵	وزیرپورہ خرد
۶۷	سعید آباد	۷۷	کشن پورہ	۸۷	کماننس	۹۷	محمد پورہ عرف	۱۰۶	محمد گنج	۱۱۶	نہری کلان
۶۸	سہیل	۷۸	کیجوریہ	۸۸	گلاب پورہ		نیا گاؤں	۱۰۷	نواب پورہ	۱۱۷	اڑوتی
۶۹	صفی پورہ	۷۹	کماتولہ	۸۹	لین	۹۸	سیارام پورہ	۱۰۸	نانیسر	۱۱۸	بنوتیا
۷۰	صمد پورہ	۸۰	گگراج کلان	۹۰	لوہرواڑہ	۹۹	مرتضی نگر	۱۰۹	نور پورہ	۱۱۹	بتونہ
۷۱	صولت پورہ	۸۱	گگراج خرد	۹۱	لطیف گنج	۱۰۰	محمود گنج	۱۱۰	پنیولہ	۱۲۰	رحیم پورہ عرف
۷۲	صدیق نگر	۸۲	کنور پورہ	۹۲	لچھمن پورہ	۱۰۱	مسعود پورہ	۱۱۱	نرباڑ		دہولا کھیڑہ
۷۳	طالب پورہ	۸۳	گرڈیہ	۹۳	میوالی پورہ	۱۰۲	مونڈریہ	۱۱۲	نواٹیلہ	۱۲۱	یعقوب پورہ
۷۴	ظہور پورہ	۸۴	کھیڑہ دیومنڈہ	۹۴	موتوہ	۱۰۳	مولاشی پورہ	۱۱۳	ولایتی پورہ	۱۲۲	یوسف پورہ

دیہات معافی پرگنہ ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	احمد اللہ پورہ	۳	رحیم پورہ عرف	۴	سیتارام پورہ	۶	شوپوری	۸	محمت پورہ		
۲	دیوری		موتی پورہ	۵	سرور آباد	۷	عباس نگر		عنایت اللہ کا پورہ		

حال آبادی علی گدہ علاقہ ریاست ٹونک

علیگڈہ ٹونک سے بارہ کوس بجانب شرق ہے اور جے پور سے پینتیس ۳۵ کوس بسمت جنوب و شرق ہے اور اکبر آباد سے بہتر ۷۲ کوس بجانب مغرب اور مادھوپور سے سات کوس بجانب گوشہ جنوب و مغرب - اور اودینارہ علاقہ جے پور سے دو کوس سمت شمال و شرق ہے - عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۸ - دقیقہ - طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ - ۱۴ - دقیقہ اس پرگنہ کا طول جنوبا و شمالا بارہ کوس ہے - اور عرض شرقا و غربا ساڑھے دس کوس - سرحد مشرقی نو کوس اور شمالی پانچ کوس اور مغربی ڈیڑھ کوس اور جنوبی سات کوس ہے علی گڈہ سے بڑوادہ علاقہ جے پور بجانب شمال تین ۳

کو سے بادشاہ نور الدین محمد جہانگیر کے عہد دولت مہد میں پرواڑہ راجہ رگھوناتھ سنگھ بیلوپی والے کے تحت تصرف میں تھا سمت ۱۶۹۲ بکرمی یعنی سمت ۱۶۹۱ بکرمی تک راجہ موصوف کے زیر حکومت رہا
اوسکی معزولی کے بعد سمت ۱۶۹۲ بکرمی میں شاہجہان بادشاہ نے رام سنگھ راٹھور رئیس جودھپور کو یہ پرگنہ جاگیر میں عطا فرمایا اور مواضع اوکھلانہ وغیرہ دیہات کلان کہ اب علی گڈھ کے متعلق
مین پرواڑہ سے تعلق رکھتے تھے سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق ۱۰۵۶ فصلی ماہ اسدی ۵ میں منجانب شاہجہان بادشاہ حکم عالی بنام رام سنگھ راٹھور
والی جودھپور دربارہ عطائے اراضی ۱۰۰۰ بیگھہ پرگنہ پرواڑہ سے نسبت بسنت رائے بوہرہ ساکن ٹوڈہ علاقہ سوائی جے پور کے صادر ہوا
راٹھور مذکور نے اراضی بموجب حکم شاہجہانی موضع اوکھلانہ پرگنہ پرواڑہ سے پیمائش کرکے مع سند معافی بوہرہ مسبوق الذکر کو دیدی اوسی سال میں
بوہرہ مذکور نے اراضی ۱۰۰۰ بیگھہ میں بنا علی گڈھ کی ڈالکر شہر پناہ اور بالا قلعہ و باغ وغیرہ مرتب کیا اور نام علیگڈھ کا رام پورہ رکھا اور باقی اراضی میں بوہرہ
مسطور نے کنوین بہت سے کھدوا کر قابل زراعت کرلیا۔ الحاصل سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق ۱۰۵۶ فصلی سے سمت ۱۷۴۵ بکرمی مطابق ۱۰۹۵ فصلی
تک پرگنہ علی گڈھ بوہرہ مذکور کے قبض و تصرف میں رہا بعد انتقال بوہرہ مرقوم الصدر کے اوسکا بیٹا مسمی تلوک رائے قابض ہوا کلیان سنگھ وغیرہ
راو راجہ اندر سنگھ رئیس بوندی نے بوقت نصف اللیل قلعہ علی گڈھ میں شب خون مارا اور ایک پہر تک طرفین میں خوب تیغ زنی رہی اور دو سو
پچیس آدمی کشتہ و خستہ ہوئے آخر برادران راجہ موصوف نے علی گڈھ پر اپنا قبضہ کرکے چند مواضع پرگنہ پرواڑہ کے بھی شامل کرلئے تلوک رائے پسر
بسنت رائے بوہرہ واسطے دادرسی کے رئیس بوندی کی خدمت میں تین برس تک رہا آخر رئیس بوندی نے اپنے بھائیوں کے نام ایک نامہ
دربارہ معافی اراضی تلوک رائے کے تحریر کیا برادران راجہ موصوف نے تلوک رائے کو اراضی بحالہ سابق پر قابض و دخیل کردیا۔ بادشاہ
اورنگ زیب عالمگیر کے عہد دولت مہد میں بوجہ انواع مفسدہ پردازی و منازعت و مخاصمت قوم راٹھور راڈہ کے سمت ۱۷۹۵ بکرمی میں راجہ
سوائی جے سنگھ رئیس سوائی جے پور و مہاراو نے بحکم شاہی قلعہ علی گڈھ کو محاصرہ کیا محصوران قلعہ نے بوقت نصف اللیل فرار کو قرار پر ترجیح
دی راجہ سوائی جے سنگھ نے نصف دیہات علاقہ علی گڈھ میں اور نصف علاقہ پرواڑہ میں شامل کرکے بالاستقلال قبضہ کرلیا بعد پانچ برس
کے سمت ۱۸۰۰ بکرمی میں راجہ سوائی جے سنگھ فوت ہوا اور راجہ ایسری سنگھ اوس کی جگہ مسند نشین ہوا پانچ برس یہ قصبہ اوسکے قبضے میں رہا
سمت ۱۸۰۵ بکرمی م ۱۱۶۲ ہجری میں راجہ مادھو سنگھ برادر علاتی راجہ ایسری سنگھ نے بامداد فوج مہارانا والی اودے پور و لشکر ہولکر شہر جے پور
پر یورش کی راجہ ایسری سنگھ نے تنگ آکر زہر کھالیا آخر تھوڑی دیر میں مرگیا سب جے پور راجہ مادھو سنگھ کے قبض و تصرف میں آیا راجہ موصوف
نے پرگنہ ٹونک و پرگنہ علی گڈھ کو بعوض امداد و اعانت تفویض کار پردازان ہولکر کیا چنانچہ سمت ۱۸۱۴ بکرمی م ۱۱۶۴ فصلی تک ہر دو پرگنات ہولکر کے
قبض و تصرف میں رہے پھر بسبب منازعہ برادران ہولکر کے ہر دو پرگنات پر راجہ جے پور کا قبضہ ہوگیا سمت ۱۸۱۵ بکرمی مطابق ۱۱۶۵ فصلی سے
سمت ۱۸۲۲ بکرمی م ۱۱۷۳ فصلی تک راجہ موصوف کی عملداری رہی پھر فوج ہولکر نے علی گڈھ پر بزور شمشیر قبضہ کیا سمت ۱۸۲۲ بکرمی م ۱۱۷۴ فصلی سے

سمت ۱۸۰۲ بکرمی م سنہ ۱۲۰۸ فصلی تک علیگڈہ ہولکر کے قبضہ میں رہا پھر سمت بکرمی م سنہ ۱۲۰۸ فصلی میں راجہ پرتاپ سنگھ ضمنت راجہ مادہو سنگھ نے جیکڈہ پر بے جنگ بعد التشبہ
کرکے اپنے گرو جگراج منتہ کو عطا فرمایا جگراج منتہ نے بالا قلعہ کو تعمیر کیا سمت ۱۸۲۱ بکرمی م سنہ ۱۱۹۰ ف تک جگراج منتہ کی حکمرانی رہی پھر مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر
نے علیگڈہ پر قبضہ کیا سمت ۱۸۴۲ بکرمی م سنہ ۱۱۹۹ فصلی میں کرپال سنگہ کو ہولکر نے یہ پرگنہ عطا کیا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م سنہ ۱۲۰۶ فصلی تک کرپال سنگہ نے حکمرانی کی بعدہٗ بوجہ
بغاوت و عدم اطاعت ہولکر جریک صاحب بہادر ملازم ہولکر نے قلعہ علیگڈہ کا محاصرہ کیا اور چار مہینے تک یہ محاصرہ رہا آخر حکمت عملی سے کرپال سنگہ کو گرفتار کیا اور دو سال تک
بالاستقلال حکومت کی سمت ۱۸۵۸ بکرمی م سنہ ۱۲۱۰ فصلی میں جریک صاحب بہادر بشامت اعمال عملداران مہاراجہ ہولکر گرفتار ودقع ہوا مہاراج ہولکر نے رئیس کوٹہ کی مدد سے جریک صاحب کو مقید کیا بعد ازاں جریک
صاحب نے بامداد پیرو صاحب ملازم سیندہیہ ٹونک اور علی گڈہ پر قبضہ کیا اور ایک سال تک بالاستقلال حکمرانی کی سمت ۱۸۶۰ بکرمی م سنہ ۱۲۱۲ فصلی میں
ہولکر کی طرف سے پنڈت بابوجی والی وہاں حکمران ہوا بعدہٗ ونڈ صاحب بہادر منجانب سرکار کمپنی موضع بامنیان میں کہ علی گڈہ سے ایک کوس
کے فاصلہ پر ہے چار مہینے تک فروکش رہا مگر علی گڈہ پر قابض اور دخیل نہو سکا پھر پنڈت مذکور واسطے شادی اپنے فرزند کے ریاست کوٹہ کو گیا
اور اپنی جگہ پنڈت بھاؤجی اور ونڈ جونڈجی کو مامور کر گیا اس اثنا میں دیارام پٹیل موضع اوکھلانہ نے صاحب موصوف سے سازش کر کے قلعہ علی گڈہ
میں آیا اور مردمان قلعہ کی غفلت دریافت کر کے صاحب مسبوق الذکر کو خبردار کیا صاحب مزبور نے موضع بامنیان سے بجانب قلعہ علی گڈہ
یورش کی قلعہ والوں میں سے جسنے مقابلہ کیا قتل ہوا اکثر لوگ چہوٹے دروازہ سے بھاگ گئے چونکہ دروازہ پر فوج مسلح کمین گاہ میں بیٹھی تھی ہزاروں
کو ایک کھیت نہ جانے دیا دمیں کھیت رکھا - پہر ونڈ صاحب ملکل صاحب کو اپنا قائم مقام کر کے اپنی سکونت گاہ کو چلے گئے ملکل صاحب وہاں
تک بالاستقلال حکمران رہے سمت ۱۸۶۲ بکرمی م سنہ ۱۲۱۵ فصلی میں مہاراج جسونت راؤ ہولکر راہ درہ مکندرہ علاقہ کوٹہ سے عازم علیگڈہ ہوئے صاحب
موصوف نے خبر آمد لشکر ہولکر سنکے بے اختیار افتان وخیزان بوقت نصف النہار فرار ہو گئے مہاراج ہولکر نے اپنی طرف سے محبوب راؤ
پنڈت کو ناظم کیا اسکی نظامت ڈیڑہ سال تک رہی پہر رگہوجی ہولکر عامل ہوا سمت ۱۸۶۵ بکرمی م سنہ ۱۲۱۷ فصلی میں باؤن راؤ پنڈت عامل ہوا پہر لالہ بختے
پنڈت ساکن کوٹہ نے سمت ۱۸۶۹ بکرمی م سنہ ۱۲۲۱ فصلی تک بطور مستاجری کار نظامت کو انجام دیا بعد ازاں بالاجی راؤ پنڈت سمت ۱۸۷۳ بکرمی م سنہ ۱۲۲۵
فصلی تک قابض و دخیل رہے پہر مانک راؤ پنڈت نے ایک سال تک عاملی کی سمت ۱۸۷۴ بکرمی م سنہ ۱۲۲۶ فصلی میں درمیان صاحبان انگریز بہادر اور
مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کے صلح بعوض ظہور آئی حسب الحکم مہاراجہ موصوف گاڈرن صاحب بجائے مانک راؤ پنڈت قابض ہوا چند روز گاڈرن صاحب نے تدارک کے میجر
ہربٹ صاحب کے تفویض کیا ہربٹ صاحب نے تحصیل فصل ربیع کرکے ماہ بہادوں سمت ۱۸۷۵ بکرمی م سنہ ۱۲۲۷ فصلی میں حسب الحکم سرکار کمپنی بعد عہد دیوان یہ پرگنہ حضرت نواب
امیر الدولہ بہادر کو تفویض کیا بحمدہ تعالیٰ و تقدس آج تک سنہ ۱۳۱۰ ھ م سنہ ۱۸۹۰ ع ہے حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب جناب محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہٗ قابض
متصرف ہیں اللہ تعالیٰ اس رئیس دریا دل کو جب تک ابر رحمت زمین پر سایہ فگن رہے سلامت باکرامت رکھے آمین ثم آمین یارب العالمین

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

کیفیت قلعہ علی گڑھ

یہ قلعہ زمین نشیب مین واقع ہے اور دور قلعہ کا دوہزار پانچ سو چہتر گز (اعداد ۲۵۷۴ گز) اور بلندی مین اوسکی دیوار چھ گز تین گرہ اور عرض مین ایک گز قلعہ کے برج ۱۳ ہین ۴ بڑے چار چھوٹے معہ ۸ برجون مین معہ ۱۶ توپین پڑی ہین افسران توپخانہ قلعدار ایک کپتان ایک اجیٹن ایک صوبہ دار ایک جمعدار ایک گولہ انداز ۱ مع قلعہ سوار ان سربندی ایک کپتان ایک اجیٹن ایک صوبہ دار ایک جمعدار سپاہی ۱۴۰ اور ۲۶ سوار واسطے تحصیل مال واجب کے متفرق مین اس پرگنہ مین ذرائع مسافران وبیوپاریان وانتظام واردات وغیرہ کے لئے موضع باڑلیا موضع کھواڑیا مین مامور ہین جیل خانہ نہین ہے ایک مکان بالا قلعہ مین مجرت سنگین کے لئے تیار کیا گیا ہے اور بعض مکانات بالا قلعہ کے سمت ۱۹۱۸ بکرمی مین بارود کے صدمہ سے منہدم ہو گئے خاص قصبہ علی گڑھ مین مساجد پختہ چھ ہین از انجملہ ایک مسجد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے تعمیر فرمائی ہے دیہات مین چودہ مسجدین ہین گیارہ مندر خاص قصبہ مین ہین از انجملہ تین مندر بہت پرانے اور ایک مندر جسکو سراوگیون کا مندر کہتے ہین عمارت قدیمہ سے ہے اور دیہات مین ۹۲ مندر ہین از انجملہ ۴۸ مندر پختہ ۴۴ مندر خام ہین اور اس پرگنہ مین چار قلعہ ہین ایک قلعہ واقع خاص قصبہ جسکا ذکر پہلے ہو چکا اور تین چھوٹے قلعہ ہین شکستہ ایک بموضع کرداڑیا دوسرا بموضع کماتولی تیسرا بموضع بالسلا اور ایک باوڑی موسومہ بہ سنگا شاہ موضع شوپ مین قابل دید ہے اس پرگنہ مین سات قصبہ اور تین مواضع بہت بڑے ہین کہ اون مین آبادی ایکہزار آدمی سے زائد ہے چنانچہ اس نقشہ سے تعداد مرد و زن معلوم ہو سکتی ہے -

نمبر	نام موضع	تعداد خانہ	تعداد مرد	تعداد عورت	تعداد کل مرد و زن	فاصلہ	سمت	کیفیت
۱	علی گڑھ	۵۴۳	۱۵۵۶	۱۶۳۴	۳۲۳۶			
۲	چورو	۳۲۵	۱۰۸۱	۹۲۸	۲۰۰۹	دو کوس	شرقاً	
۳	شوب	۳۱۶	۶۰۵	۶۰۹	۱۲۲۰	تین کوس	شرقاً	

آب و ہوا سے قصبہ ایام گرما و سرما مین عمدہ اور ایام بارش مین بسبب عفونت آبہائے غلیظ کہ اکثر نشیب مین ٹھہر جاتا ہے موجب مضرت ہے باشندگان قصبہ کا رنگ گندم گون اوسط قد اوسط اندام ہوتا ہے اس پرگنہ مین دار الضرب نہین ہے روپیہ اور فلوس ضرب ٹونک کا رائج ہے مدرسے چھ ہین ایک مدرسہ فارسی کا اور پانچ مدرسے ہندی کے ہین - بعہد سلطنت یہان پانچ مرتبہ قحط سالی ہوئی ہے اوّل بار سمت ۱۸۶۹ اور سمت ۱۸۷۰ بکرمی مین

اِس قحط سالی مین آٹھ سو سات آدمی ضایع ہوکے دوسری بار سمت ۱۸۹۰ بکرمی مین اِس قحط سال مین تین سو بیالیس ۳۴۲ آدمی فوت ہوئے تیسری بار سمت ۱۸۹۴ بکرمی مین اِس قحط سال مین ایکسو چھبیس ۱۲۶ آدمی ضایع ہوئی چوتھی بار سمت ۱۹۲۵ بکرمی مین اِس قحط سال مین سات سو آدمی فوت ہوئے پانچوین بار سمت ۱۹۳۵ بکرمی مین اِس قحط سال مین ساٹھ ۶۰ آدمی ضایع ہوئے - اِس پرگنہ مین تین پہاڑیان بسمت مشرق ہین ایک موضع آلی دوم موضع ٹلاپورہ سوم موضع کرواڑیا - اور بجانب مشرق دو ۲ ندی روان ہین ایک بجانب مشرق کہ سرحد بلون اور اندرگڈہ کی طرف چلی گئی ہے اِسمین پانی ہمیشہ جاری رہتا ہے اور خیار و خربزہ و ہندوانہ وغیرہ خوب پیدا ہوتے ہین دوسری ندی سمت جنوب بستہ ہراہ ٹونک واقع ہے اسکو کُھوا کہتے ہین اسکا پُل سرکار دولت مدار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ تیار ہوا ہے اسمین پانی ہمیشہ جاری نہین رہتا ہے خربزہ وغیرہ خوب ہوتے ہین - اِس پرگنہ مین پچیس تالاب ہین اُن مین بارہ تالاب بڑے ہین کہ اون سے زراعت کو پانی دیتے ہین اور اونکے نیچے اراضی ۱۰ بیگہ شامل اراضی چاہی ہے باقی رہے تیرہ تالاب پانچ اونمین سے خشک ہو جاتے ہین اونمین گندم کی کاشت کاری ہوتی ہے اور آٹھ تالابون سے آٹھ ماہ تک مویشی پانی پیتے ہین - بہتی بہادون ۱۰ موضع ادکملانہ مین ایک میلہ ہوتا ہے اوسکو دیلوار کا میلہ کہتے ہین اور اس میلہ مین سانپ کی پرستش ہنود کرتے ہین آدمی قریب ۱۰ ہزار کے جمع ہو جاتے ہین

مزروعہ	افتادہ	کل رقبہ
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

چاہی	بارانی	قابل زراعت	نا قابل زراعت
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

کل آراضی معافی

[illegible] بیگہ

معافی	خیرات	حق الخدمت
[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ	[illegible] بیگہ

محاصل پرگنہ

[illegible]

تعداد دیہات پرگنہ علی گڈھ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	دکھلانہ	۱۷	پچھان	۳۳	عمر پورہ		دیہات استمرار	۶۱	جینڈوا	۷۷	کماریہ
۲	چک دکھلانہ	۱۸	دولت پورہ	۳۴	کھاتولی	۴۹	آکلی	۶۲	چورد	۷۸	گاڑولی
۳	ابراہیم گنج	۱۹	دیولی	۳۵	کنڑسے	۵۰	باڑلیو	۶۳	حیدری پورہ	۷۹	لگانگلی
۴	ابراہیم نگر	۲۰	رحمن پورہ	۳۶	کرداریہ		دیہات جاگیر	۶۴	رویت	۸۰	کلوائیان
۵	انور نگر	۲۱	رگھناتھ پورہ	۳۷	کوٹھری			۶۵	رتن نگر	۸۱	لساریہ
۶	اسلام نگر	۲۲	رسول پورہ	۳۸	گوبند پورہ	۵۱	اسد گنج	۶۶	سندیلی	۸۲	مولوی نگر
۷	آلی	۲۳	رحیم نگر	۳۹	گوپالے	۵۲	احمد نگر عرف	۶۷	شوب	۸۳	منوہر پورہ
۸	اسد پورہ	۲۴	رنجھودہ	۴۰	گوپال پورہ		میان خاں کی جھونپڑی	۶۸	صدیق پورہ	۸۴	محبوب نگر
۹	اصل گاؤں	۲۵	روشن پورہ	۴۱	منستدار	۵۳	اسد پورہ	۶۹	صولت پورہ	۸۵	مھوا
۱۰	اسد گنج	۲۶	سبحان پورہ	۴۲	محمد پور عرف نگلہ	۵۴	بشن پورہ	۷۰	عثمان پورہ	۸۶	وزیر پورہ
۱۱	بیلوتہ	۲۷	سالم پورہ	۴۳	موتی پورہ	۵۵	باندریہ	۷۱	عتیق پورہ	۸۷	بنوتیا
۱۲	بانسلا	۲۸	سیدری بانیان	۴۴	مبارک نگر	۵۶	بجالہ	۷۲	علی نگر	۸۸	یمین پورہ
۱۳	بشن پورہ	۲۹	سیدری گوجران	۴۵	محمد پورہ عرف باری کی جھونپڑی	۵۷	بجال	۷۳	علی پورہ		دیہات معافی
۱۴	پائنیان	۳۰	شاہ پور خرد	۴۶	گلاپورہ	۵۸	پائگاہ کلان	۷۴	عالم پورہ		
۱۵	برالہ	۳۱	شاہ پور کلان	۴۷	نواب گنج	۵۹	پاٹولی	۷۵	غفور پورہ	۸۹	مان پورہ
۱۶	تھکریہ	۳۲	قصبہ علی گڈھ	۴۸	نواب پورہ	۶۰	باڈلی	۷۶	فیروز پورہ	۹۰	نظیر پورہ

بیان آبادی پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک

شہر پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک لب شاہراہ اوجین وکوٹہ واقع ہے اوجین سے بجانب شمال اکتیس کوس اور کوٹہ سے چھتیس کوس
بجانب جنوب - ٹونک سے ایکسو چوالیس کوس سمت جنوب عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۹ دقیقہ - طول بلد شرقی ۷۶ درجہ چار دقیقہ -
اطراف پرگنہ میں بجانب جنوب ومغرب اقوام سوندھیہ اور راجپوت سکونت پذیر ہے اور اسی وجہ سے دیہات جنوبی ومغربی پرگنہ ہذا
کو سوندواڑہ اور دیہات شمال ومشرقی کو رجواڑہ کہتے ہین اور یہ پرگنہ علاقہ اندور گوالیار وجہالاواڑ سے ملحق ہے حد شرقی سرحد
موضع دہر ونیان تک کہ قصبہ سے ڈہائی کوس ہے سرحد قصبہ سوہت علاقہ گوالیار سے ملصق ہے اور حد غربی سرحد موضع
آنیا کہیڑی تک کہ چھ کوس ہے موضع سیل گڈہ علاقہ جہالاواڑ اور سورہ وگیلانی علاقہ اندور سے ملزق ہے اور حد شمالی سرحد
موضع ودلیا تک کہ ساڑہے آٹھ کوس ہے موضع گادہیہ علاقہ اندور سے متصل ہے -

کہتے ہین کہ سنہ ۹۴۱ھ ہجری م سنہ ۹۳۱ فصلی مین لشکر بادشاہ ابواسحق سبکتگین غزنوی کا یہان آکر پڑاو پڑا تہا اور جہان اب قلعہ پڑاوہ
ہے خاص خیمۂ شاہی نصب تہا اوس زمانہ مین یہان چند گہر بینون اور بہیلون کے تہے اوسی عہد مین ہر دو قوم مشرف باسلام
ہوکر عہدہ پاسبانی وچوکیداری پر مامور ہوئین چنانچہ شیخ وزیر وغیرہ اوسی قوم سے ابتک اپنے عہدہ پر مامور ہین - بہ حکم شاہی نسبت
فتح محمد خان صوبہ دار بنا بر آبادی شہر صادر ہوا صوبہ دار مسبوق الذکر نے چندروز مین مکانات دلچسپ ومحلات دلکش خوش قطع
بنا کئے اور بائیس پرگنہ متعلق کرکے باعتبار پڑاو شاہی کے پڑاوہ کے نام سے موسوم کیا رفتہ رفتہ پڑاوہ مشہور ہوگیا -
اور بعض کا یہ قول ہے کہ سمت ۹۲۵ بکرمی مین بعہد راجہ بہرتری والی چتوڑ پیارہ جی مینہ منڈلوی ورپتا پٹیل نے اس شہر کو آباد کرکے پیاڑوہ
نام رکہا کثرت استعمال سے پڑاوہ مشہور ہوگیا قول اول سے قول ثانی اصح معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ بادشاہ ابواسحق سبکتگین
کا یہان آنا کتب تواریخ سے مفہوم نہین ہوتا ہے اور بادشاہ موصوف ۹۷۴ھ مین سریر آرائے سلطنت ہوا اور ۹۷۷ھ
مین انتقال فرمایا اس بادشاہ نے کل تین برس حکمرانی کی - عہد بادشاہ بابر سے بادشاہ محمد شاہ تک یہ پرگنہ سلاطین مغلیہ
کے تحت تصرف مین رہا سمت ۱۶۹۲ بکرمی مین شاہجہان - بادشاہ نے یہ پرگنہ تن سنگہ رئیس رتلام کو عطا فرمایا سمت ۱۸۰۱
بکرمی تک روسا رتلام قابض ودخیل رہے پہر ۱۷۳۵ء مین صوبہ مالوہ باجی راو پیشوا کے نام ہوگیا پہر سمت ۱۷۸۵ اور سمت ۱۷۸۶ مین رانا سنگرام سنگہ
رئیس میواڑ وسوائی جے سنگہ والی جے پور کی حکومت مشترک رہی سمت ۱۷۹۳ بکرمی مین یہ پرگنہ ملہار راو ہولکر کے تحت تصرف مین

آیا جب ملہار راؤ ہولکر فوت ہوا اوسکی زوجہ مسماۃ اہلیہ بائی بوجہ لاولدی کے مسند نشین ہوئی - پیشوا دائی پونا ستارا نے بنام رانی مذکورہ یہ لکھا کہ تین لاکھ روپیہ کی جائداد جہت مصارف ضروری کافی ہے باقی جائداد زائدہ سے رانی دست بردار ہو جائے رانی مذکورہ نے بمجرد دریافت تحریر ہذا کے یہ جواب لکھا کہ ہمارے بزرگون نے اس ملک کو بزور شمشیر لیا ہے اگر تم اس ملک کو لینا چاہتے ہو تو ہمین کوئی دہمین میدان - پیشوا نے رانی مذکورہ کا جواب سنکر بیس ہزار سپاہی برار بنا بر مقابلہ و محاصرہ بہیجے اہلیہ بائی کہ ایک عورت مردانہ تھی چالیس ہزار موجرا لیکر اوسکے مقابل ہوئی اور یورش کر کے برہان پور تک پہونچی ۵

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد | خدا پنج انگشت یکسان نکرد

افسران لشکر پیشوا نے بر او دید لیسری و مردانگی عورت کے مقابلہ سے اعراض کیا اور پیشوا سے جا کر عرض کی کہ اگر آپ ایک عورت پر فتحیاب ہوگئے تو کچھ بہادری نہوئی اور اگر خدانخواستہ آپ پر عورت کامیاب ہوگئی تو موجب سبکی اور باعث بدنامی ہے آخر کار پیشوا کے سرداران فوج نے اوس عورت مردانہ سے صلح کی استدعا کی اہلیہ بائی نے اپنے ملک کی طرف مراجعت کی پہر بطور خود پیشوا کی ملاقات کے لیے ملک پونا کو گئی ۱ در نذر گذرانی پیشوا نے خلعت فاخرہ اور داد و دہش سے مالامال کیا چند روز اہلیہ بائی ملک پونا مین رہی بعد ازان اپنے ملک کو واپس آگئی پہر سمت ۱۸۵۲ بکرمی م ۱۷۹۵ء مین اہلیہ بائی نے انتقال کیا اوسکی جگہ تکوجی ہولکر صدر نشین ہوا اسنے دو برس تک حکومت کی سمت ۱۸۵۴ بکرمی م ۱۷۹۷ء مین فوت ہو گیا اوس کا بیٹا کاشی راؤ حکمران ہوا اسنے چند ماہ حکومت کی پہر جسونت راؤ ہولکر قابض و دخیل ہو گیا -

الحاصل سمت ۱۸۶۵ بکرمی مین یہ پرگنہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبض و تصرف مین آیا بحمدہ تعالی و تقدس اب تک کہ ۱۳۱۱ھ ہے حضرت نواب امین الدولہ بہادر کے قبضۂ اقتدار مین ہے - ۱۸۵۷ء مین بایام غدر حاجی محمد عثمان پیشکار پرگنہ ہذا نے باعانت چند اوباشان نکبت توامان براہ بغاوت مسمیان شیخ بخش و بجلے رج مل ساہوان پرگنہ کو میان ہمت خان مرحوم کی حویلی مین مقید کیا اور اون سے دس ہزار روپیہ طلب کیا ریاست کیطرف سے جہت انتظام مالاکلام کپتان محمد سعادت علیخان خلف محمد علیخان ابن مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کو مامور کیا گیا کپتان موصوف نے بحسن انتظام و ضابطہ تمام اوس باغی بدمعاش کو مع رفقائے نابکار مقید کر کے حاضر در دولت کیا -

بعد ایام غدر وہ باغی بدکردار ریاست سے اخراج کیا گیا - اسی ایام مین باغیان ہمراہی تانتیا ٹوپی نے جہالراپاٹن پر یورش کی مہاراجہ پرتہی سنگہ رئیس جہالاواڑ مع دو چار کس بحالت سراسیمگی قصبۂ سوہت علاقہ گوالیار مین آئے چونکہ قصبہ سوہت پرگنہ ہذا سے بہت قریب ہے

عامل پرگنہ بڑاودہ نے بمجبوری استدراک حال سراسیمگی مہاراجہ صاحب موصوف یک قبضہ شمشیر ہندی و یک راس اسپ تازی پیشکش کیا اور بنابر حفاظت مہاراجہ صاحب موصوف سوار اور پیادے ہمرکاب کرکے ڈگ علاقہ جہالاواڑ تک پہنچا دیا بعدہ انکی مہاراجہ صاحب تانیا توپی کے فوج قصبہ سوہت مین آئی از انجملہ تھوڑے سوار قصبہ بڑاودہ مین ہو پہنچے اور مقیدان سلسلہ زندان کو رہا کرکے بجانب قصبہ سوہت سے چلے گئے اس واقعہ کے آمدہ روز بعد کپتان شور صاحب بہادر مع فوج پرگنہ ہذا مین تشریف لائے عامل پرگنہ نے بدستور قدیم استقبال کیا اور حسب معمول کار رسد رسانی کو انجام دیا صاحب بہادر موصوف ایک مقام کرکے باغیان بدمعاش کے تعاقب مین گئے اس پرگنہ کے دو حصے ہین حصہ اعلی کو سوندہ واڑہ کہتے ہین اور حصہ اسفل جہالاواڑ کے نام سے مشہور ہے سوندہ واڑہ کی زمین مین پیداوار اعلی درجہ کی ہوتی ہے اور جہالاواڑ کی زمین ناقص اور کم رقبہ ہے یہان کی آب و ہوا ملک مالوہ کی طرح ثقالت رکھتی ہے اکثر اشخاص کے شکم اور سینہ اور پشت پر داغ لگائے جاتے ہین۔ اس پرگنہ مین اکثر عمارت گلی و خشتی سفالپوش ہے قوم سوندھیہ اکثر اور دیگر اقوام کمتر سکونت پذیر ہین یہان ہمت خان کہ بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مشرف باسلام ہوئے قوم سوندھیان سے تھے حضور اعلی انکو اپنے فرزند کے برابر سمجھتے تھے چنانچہ انکو جاگیر ع ہزار کی مرحمت فرمائی تھی اونہون نے قلعہ ہمت گڈہ و دیگر مکانات وغیرہ تعمیر کئے ہین۔

اس پرگنہ مین چار تھانہ ہین ایک جانب مشرق موضع دہردنیان مین کہ قصبہ سے دو کوس ہے۔ دوسرا تھانہ سمت مغرب موضع کمار یہ کلان مین کہ قصبہ سے تین کوس ہے۔ تیسرا تھانہ بطرف شمال موضع منبش پور مین کہ قصبہ سے ساڑہے تین کوس ہے چوتھا تھانہ بسوئے جنوب موضع دہرنادہ گجا مین کہ قصبہ سے چار کوس ہے۔ اس پرگنہ مین تین ندیان ہین۔ ایک کا نام آہو ہے کہ بجانب مغرب ملک مالوہ سے نکلکر رود کالی سند مین شامل ہوئی ہے۔ اور اس ندی سے زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے۔ دوسری ندی چوسنلے ہے کہ بجاوہ کی پہاڑی سے نکلکر قصبہ بڑاودہ مین ہوتی ہوئی رود کالی سند مین شامل ہوگئی ہے اس سے بھی زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے تیسری ندی رنجہڑ کہ سرحد موضع ہٹ مرد پرگنہ کوٹری علاقہ اندور سے نکلکر رود آہو مین شامل ہوئی ہے۔ یہان پہاڑ سلسلہ وار نہین ہین جدا جدا معہ پہاڑیان ہین اور تین قلعے ایک خاص قصبہ مین کہ بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی سنہ ۱۷۲۳ بکرمی مین دیا بہادر صوبہ مالوہ کا بنایا ہوا ہے - اسکا دور پانچ بیگہ تین بسوہ مین ہے اسکی دیوار عرض مین بعض جا ایک گز اور بعض جا اس سے کچھ کم ہے اور بلندی مین بجانب جنوب تیرہ گز اور بسمت شمال و مشرق و مغرب آٹھہ آٹھہ گز ہے اور اس قلعہ کے چار برج ہین اور اونپر توپین قایم ہین۔ دوسرا قلعہ صاحب گڈہ کہ جسکو فی زمانا

ہمت گڈھ کہتے ہین میان ہمت خان جاگیردار نے سمت ۱۸۵۸ بکرمی مین بعہد دولت مہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر یہ تعمیر پختہ طیار
کیا ہے اِسکے چار برج ہین اور اوسکی دیوارون کی بلندی پندرہ پندرہ گز ہے ایام سابق مین اس قلعہ کو صاحب خان
ٹھاکر نے بتعمیر خام طیار کیا تھا چنانچہ اوسکی قبر اوس قلعہ مین اب تک موجود ہے بعد ازان میان ہمت خان نے اِس قلعہ کو
پختہ بنوایا - تیسرا قلعہ پختہ بموضع ماتھنیا سمت ۱۷۹۰ بکرمی مین لال سنگہ ٹھاکر نے بنوایا تھا چنانچہ اب تک اوسکے نشانات باقی ہین
علاوہ ان قلعجات کے اور بھی قلعہ ہین مگر سراسر منہدم ہین ازانجملہ ایک گڑہی کہ جسکو کرن گڈہ کہتے ہین موضع نیچ پور کی پہاڑی پر
واقع ہے اسکو کرن سنگہ ٹھاکر نے بزمانہ سابق تعمیر کیا تھا - دوسری گڑہی بوچین گڈہ کے نام سے مشہور ہے - اور یہ متصل موضع
سیلے چوہان ہے اسکو بوچین بیگ نے بنایا ہے - تیسری گڑہی دارا خان روہیلہ نے سمت ۱۷۶۹ بکرمی مین بموضع نولائی تعمیر کی ہے
یہ چوتھی گڑہی بعمارت خام جیت مال ٹھاکر نے موضع کوڑہ مین بنائی ہے فی الحال یہ چارون گڑہیان ویران ہین -

تعمیر جدید مین دو حویلی پختہ یادگار ہین اول حویلی گردہاری لعل سیٹھ - دوئم حویلی رام رتن ساہوکار -

اور دو باوڑیان قابل یادگار ہین ایک بموضع مغیث پور کہ سمت ۱۸۰۱ بکرمی مین اوسکی بناڈالی گئی اور سمت ۱۸۲۰ مین بعہد احمد شاہ بادشاہ
تیار ہوئی چنانچہ یہی سمت اوسپر کندہ ہے - دوسری باوڑی موضع کوڑ دیا مین واقع ہے اوسپر یہ عبارت بخط ہندی کندہ ہے
سمت ۱۸۱۷ بکرمی دساکھہ (۱۶۸۲) ماگھہ ۵ - بروز شنبہ - باوڑی تیار ہوئی - پرگنہ ہذا مین منجانب سرکار کوئی میلہ مقرر نہین ہے
اس سے پہلے ایک میلہ زیارتگاہ سالار غازی پر ماہ بیساکھہ سدو پونون مین ہوتا تھا اور ایک روز رہتا تھا سمت ۱۹۲۲ بکرمی سے
بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مغفور موقوف ہوگیا - البتہ ایک میلہ بیرون قصبہ ماہ بیساکھہ مین ہوتا ہے اور پندرہ روز تک
رہتا ہے - اِس شہر مین مارواڑ قوم بیسری و اگروال و اوسوال سکونت پذیر ہین اور افیون کی خرید فروخت اور بوگت کرتے ہین اور
سرکار مین منوتی اور ضمانت دیگر آسامی کی جانب سے زرقسط ادا کرتے ہین اور آسامی سے افیون خریدتے ہین کنکوت اور
بٹائی نہین ہے - اس پرگنہ مین تین دفاتر ہین ایک دفتر قانونگوئی دوسرا دفتر چودہرات تیسرا دفتر پٹوارنویس - قانون گو
قوم کایستہ اور چودہری قوم سراؤگی اور پٹوارنویس قوم برہمن دکھنی ہین نذرانہ اور بھیٹ وغیرہ ہمیشہ پرگنہ سے لیتے ہین اور منجانب
سرکار ابد قرار بنام قانونگو و چودہری و پٹوارنویس جاگیر بدین تفصیل مقرر ہے موضع آمدنی سالانہ [illegible] بنام چودہری - موضع
آمدنی سالانہ [illegible] بنام قانونگو - اور موضع آمدنی سالانہ [illegible] بنام پٹوارنویس یہان زمین دو قسم کی ہے ایک تری کہ قسم اوسط
ہے - دوسری کھابڑ یہ قسم اول سے ہے یہان تین اقساط سے زر مال گذاری لبکہ اندروا جین ادا کیا جاتا ہے - رقبہ پرگنہ ہذا

حساب لعسکری سمت ۱۹۲۹ بکرمی مین سے پرگنہ ہذا یا آمدنی ہوئی [illegible] کل آمدنی پرگنہ مع دیہات جاگیر و خالصہ [illegible] سلاطین مغلیہ کا سکہ سمت ۱۷۱۴ تک مروج رہا اور سکہ بوندی سمت ۱۷۹۵ سے سمت ۱۹۱۵ تک جاری رہا اور سکہ اندور اوجین سمت ۱۹۱۶ سے رائج ہوا اور اب تک مروج ہے ایک جانب روپیہ سکہ اوجین پر یہ عبارت کندہ ہے علی جاہی دین محمد شاہ غازی دوسری جانب سن جلوس میمنت مانوس - روپیہ سکہ اندور پر ایک طرف صورت خورشید مرتسم ہے اور دوسری جانب لفظ بادشاہ مضروب ہے ان دونوں سکوں کا وزن گیارہ گیارہ ماشہ ہے پرگنہ مین ٹکسال نہین ہے سمت ۱۷۸۵ بکرمی مین سیر کا وزن ۵۲ کلدار کا تھا سمت ۱۹۴۷ بکرمی سے ۸۰ روپیہ کلدار کا رائج ہوگیا قصبہ و دیہات مین ۱۷ باغ ہین از انجملہ تین باغ بڑے اور ۱۴ چھوٹے ان مین ایک باغ سرکاری ہے اور ۱۶ باغ ملازمین اور رعایا وغیرہ کے ہین یہان کے باشندے اکثر گندم گون اوسط قد اوسط اندام ہین مگر یہ لوگ جفاکش اور محنت پسند ہین تعداد مرد و زن از روے مردم شماری (۹۱۶۷۳) کل دیہات (۱۳۲) از انجملہ دس موضع کلان ہین باقی خرد -

تفصیل دیہات پرگنہ پڑاوہ

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	آڈاکھیڑی	۹	برکھیڑی	۱۷	ٹکٹکیا	۲۵	دلاورا	۳۳ ۳۴	دہابلہ بھوج دہابلہ کھینچی	۴۲	رائی ماہو
۲	الہی پورہ	۱۰	بنجارے	۱۸	جیلین	۲۶	دوبلیہ	۳۵	دہابلی	۴۳	روباریل
۳	امیر پورہ	۱۱	بٹ کھیڑہ	۱۹	جھنکری	۲۷	دولت پورہ	۳۶	ڈہنڈیرہ	۴۴	روشن باڑی
۴	آنیان کھیڑی	۱۲	بھورگھیڑی	۲۰	جیتاکھیڑی	۲۸	دہاروکھیڑی	۳۷	راج پورہ	۴۵	رام پوریا
۵	اودلیاکھیڑی	۱۳	پیڑسرکاری	۲۱	چونڈیا	۲۹	دہتوریہ کلان	۳۸	راجاکھیڑی	۴۶	سارنگاکھیڑہ
۶	اسندیا	۱۴	پیپلیا	۲۲	چتولی	۳۰	دہرمحیہ کھیڑی	۳۹	راسٹی	۴۷	ساونت کھیڑی
۷	اونیل	۱۵	قصبہ پڑاوہ	۲۳	خضر پورہ	۳۱	دہرونیہ	۴۰	رسول پورہ	۴۸	سرکھیڑی
۸	بانس کھیڑی	۱۶	پگاریہ	۲۴	داتا	۳۲	دیلوچی	۴۱	رمائی وسیت	۴۹	سرور پورہ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۵۰	سرپوئی خرد	۶۴	فتح گڈھ	۷۹	کھجریا	۹۴	محمد پورہ	۱۰۹	ہنوتیا ہندو سنگھ	۱۲۱	داتیا
۵۱	سردنیان	۶۵	فتح پورہ	۸۰	کھجوری	۹۵	منیش پورہ	۱۱۰	یمین پورہ	۱۲۲	دہتوریہ خرد
۵۲	سلوری	۶۶	فرشس پورہ	۸۱	کونڈلا کیمرج	۹۶	ممانا	دیہات جاگیر پرگنہ پڑاوہ		۱۲۳	نادر پورہ
۵۳	سنوریا	۶۷	کالی تلائی	۸۲	کوٹھرا پرتاب	۹۷	نزانیا			۱۲۴	کرودیا
۵۴	سنوانسرہ	۶۸	کھرا کھیڑی	۸۳	کھیڑہ بنانیان	۹۸	نگر			۱۲۵	کہاریہ کلان
۵۵	سیلا	۶۹	کرالیا اوسلاؤ	۸۴	کھیرانہ	۹۹	نور پورہ	۱۱۱	اوریا کھیڑی	۱۲۶	کماتا کھیڑی
۵۶	سیملی چوہان	۷۰	کرالیا شیر پور	۸۵	کھیڑی	۱۰۰	نولائی	۱۱۲	اعظم پورہ	۱۲۷	میر پورہ
۵۷	سیملی زنار	۷۱	کلیان پورہ	۸۶	کیتہ کھیڑی	۱۰۱	نیما ہیڑہ	۱۱۳	اوساؤ	۱۲۸	سوڈی
۵۸	سیملی کہام	۷۲	کونڈلا پرتاب	۸۷	کھرک پورہ	۱۰۲	وزیر پورہ	۱۱۴	بالنور	۱۲۹	نیانیان
۵۹	سیدکھیڑی	۷۳	تمریا کھیڑی	۸۸	گوبند پورہ	۱۰۳	ہرنودہ بیتھا	۱۱۵	بوربند	۱۳۰	ہمت گڈھ
۶۰	شیام پورہ	۷۴	کولوی	۸۹	گوزاڑیہ	۱۰۴	ہرنودہ گجا	۱۱۶	تیلیا کھیڑی	دیہات معافی پرگنہ پڑاوہ	
۶۱	شیر پورہ	۷۵	کوکو کھیڑہ	۹۰	گیلانی	۱۰۵	ہنوتیا دوبلیا	۱۱۷	جھکریا		
۶۲	عزیز پورہ عرف	۷۶	کوٹھری خرد	۹۱	لوئی	۱۰۶	ہنوتیا دھروینا	۱۱۸	رام پورہ		
	بورکھیڑی	۷۷	کہاریہ خرد	۹۲	ماتھنیان	۱۰۷	ہنوتیا رائمل	۱۱۹	روپاکھیڑی	۱۳۱	کوٹڑہ جمال
۶۳	علی پورہ	۷۸	کھنگر	۹۳	مایکھیڑی	۱۰۸	ہنوتیا کوٹھری	۱۲۰	روپ پورہ	۱۳۲	نہکلنک

حال آبادی چھپڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک

قصبہ چھپڑہ بجانب جنوب قصبہ گوگور سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے مگر ہر دو قصبہ کی آبادی شامل ہوکر ایک پرگنہ قرار دیا گیا ہے گوگور کی آبادی چھپڑہ کی آبادی سے پہلے ہوئی ہے چنانچہ اسناد شاہی میں قصبہ گوگور چھپڑہ مندرج ہے ۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سمت ۱۳۵۲ بکرمی میں گوگل جی پسر دہاروجی کھیچی اولاد مل راؤ چوہان نے قصبہ گوگل اپنے نام سے آباد کرکے پہاڑ پر قلعہ تعمیر کیا اور یہیں اپنی بود و باش اختیار کی ۔ کہتے ہیں کہ مانک راؤ کے عہد تک خاندان کھیچی و خاندان راجگان بوندی مسلسل رہا ۔

جب اجی راؤ پسر ونک رائے نے کھینچی پور پاٹن کو آباد کیا لقب کھینچی مشہور ہوا۔ بعدازان بیتو راے کے والی دہلی نے راجہ دیونسے
کو کہ مانک کی اولاد سے تہا باون پرگنات عطا کرکے مالوہ کا حاکم کیا راجہ دیونسے کی ہمشیرہ مسماۃ گنگا بائی بہیل دیو رئیس دہولگدہ
کو منسوب تہی گنگ داس راجہ بہیل دیو کا کا مدار راجہ دیونسے سے پنہان عداوت رکہتا تہا آخر باغواے گنگ داس درمیان ہر دو راجگان
مذکورہ بالا کے لڑائی ہوئی راجہ بہیل دیو مع گنگ داس کا مدار سر میدان قتل ہوا پہر راجہ دیونسے نے دہولگدہ پر قبضہ مالکانہ
کرکے گاگردن نام رکہا اور قلعہ تعمیر کیا بعدازان اولاد راجہ دیونسی سے ساتوین پشت مین عادل جی عرف ایدل جی گاگردن کا راجہ
ہوا اور اوسنے املادہ آباد کیا بعد انتقال عادل جی کے اوسکا پسر دہاروجی صدر نشین ہوا پہر راجہ دہاروجی اور سارنگ دیو راجہ شیرگڈہ
سے باہم لڑائی ہوئی راجہ سارنگ دیو قتل ہوا شیرگڈہ پر راجہ دہاروجی نے قبضہ کیا پہر دہاروجی افواج سلطان علاؤالدین خلجی سے
قلعہ بلاس مین مارا گیا گوگل جی پسر دہاروجی مسند نشین ہوا اور قصبہ گوگل کو اپنے نام سے آباد کیا مگر کثرت استعمال سے بجاے
گوگل ۔ گوگور مشہور ہو گیا ۔ گوگل جی کے انتقال کے بعد سیٹہو پسر خرد دہاروجی مسند نشین ہوا بعدازان ساتل جی بعدازان
ہیمان جی بعدہ اسال جی من بعد نال جی و بناس جی و درگا داس جی و دہیر سنگہ و نراین داس جی مرۃً بعد اُخری مسند نشین ہوئے ۔
راجہ نراین داس ہمایون بادشاہ کے عہد دولت مہد مین ہوا ہے بعدازان سالباہن صدر آراے ریاست ہوا یہ راجہ جنگ آسیر
مین ہمرکاب بادشاہ اکبر شاہ کے تہا بعد فتح آسیر اس راجہ کو منجانب بادشاہ اکبر شاہ پرگنہ کوتا و شیوپور عطا ہوا بعدازان درمیان
راؤ سرجن والی بوندی اور سالباہن کے لڑائی ہوئی سالباہن قتل ہوا ۔ سالباہن کے تین بیٹے تہے ۔ بہوپت ساہ ۔ دیپ ساہ
کلیان ساہ ۔ بعد قتل سالباہن کے بہوپت ساہ پسر کلان سالباہن مسند نشین ہوا ۔ بعدازان چتر سال حکمران ہوا ۔ اس راجہ نے
سمت ۱۶۹۰ بکرمی مین گوگور سے بجانب گوشۂ مشرق و شمال جزیرۂ رود پاربتی مین ایک محل تعمیر کراکے چترگنج نام رکہا سمت ۱۷۱۲ بکرمی مین
راجہ چتر سال فوت ہوا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا سہل ساہ صدر نشین ہوا ۔ یہ راجہ شاہ جہان کے عہد دولت مہد مین تہا اس راجہ کو اسکے چچا
مسمی غریب داس خلف دیپ داس نے بوجہ غفلت و ذہولت حکومت سے خارج کیا اور بالاستقلال خود حکمران ہوا اور سہل ساہ
کو بطور جاگیر چہپرہ دیا چہپڑہ کی آبادی کو ترقی سہل ساہ کے زمانے مین ہوئی اور شہر پناہ اور قلعہ کو بیسر تن سنگہ کہینچی نے سمت ۱۷۱۱ بکرمی
مین بنایا ۔ غریب داس کے تین بیٹے تہے لال سنگہ ۔ نجی سنگہ ۔ عجب سنگہ ۔ بعد انتقال غریب داس کے لال سنگہ اوسکا بڑا بیٹا حکمران ہوا
اس راجہ نے بعہد اورنگ زیب عالمگیر غازی راگہوگڈہ کو آباد کرکے قلعہ تیار کیا اور گوگور کے صدر کو موصوف کرکے راگہوگڈہ کو صدر قرار دیا
اور پرگنہ گوگور کی تحصیل کو چہپرہ مین قایم کیا ۔ لال سنگہ کے تین بیٹے تہے ۔ دہیرت سنگہ ۔ سوجان سنگہ ۔ کیسری سنگہ ۔ لال سنگہ کے

انتقال سے کے بعد دہیرت سنگہ پسر کلان لال سنگہ مسند نشین ریاست راکہوگدہ ہوا - یہ راجہ بادشاہ بہادر شاہ کے عہد دولت مہد مین تہا بادشاہ موصوف نے اسکی فرمان برداری سے خوشنود ہوکر خلعت فاخرہ عطا فرمایا تہا - اور سوجان سنگہ پسر دومی لال سنگہ نے قصبہ رام نگر کو آباد کیا اسکو منجانب سلطان پرگنہ جہر کون عرف بجرنگ گدہ جاگیر مین عطا ہوا اور کیسری سنگہ پسر سومی لال سنگہ نے گدہ دلسایا منجانب سلطان جاگیر مین دمدواسہ پایا - پہر راجہ دہیرت سنگہ راجہ راکہوگدہ قلعہ بجرنگ گدہ مین اہیرون کے ہاتہ سے قتل ہوا - راجہ دہیرت سنگہ کے پانچ بیٹے تہے - گنج سنگہ - بکرماجیت - ارجن سنگہ - ہمیر سنگہ - رائے سنگہ - گنج سنگہ پسر کلان دہیرت سنگہ راکہوگدہ کا راجہ ہوا اور محمد شاہ بادشاہ سے خلعت فاخرہ پایا اور منجانب سلطان بکرماجیت کو پرگنہ مقصودگدہ عطا ہوا چونکہ بکرماجیت کو مقصودنگدہ کی حکومت سے مقصد نہ تہا راکہوگدہ کی ریاست چاہتا تہا اور شب و روز اسی فکر مین رہتا تہا جب سوائے جے سنگہ حاکم مالوہ کا ہوا اسکی اعانت اور امداد سے بکرماجیت کو راکہوگدہ مل گیا گنج سنگہ نے مہارانا اودیپور اور بہیم سنگہ مہاراو کوٹہ سے استغاثہ کیا الحاصل ہر دو رئیس کی امداد سے عوض راکہوگدہ کے پرگنہ بہار پایا بعد چندے گنج سنگہ وہین فوت ہوا - اندر سنگہ پسر گنج سنگہ نے رئیس اودیپور رئیس کوٹہ و رئیس بوندی کی کمک سے قلعہ گوگور کو محاصرہ کیا جب اس قلعہ پر کامیاب ہوا ارادہ راکہوگدہ کا کیا بلبہدر سنگہ پسر کلان بکرماجیت اور بخشی برتہی راج کہ دونون لشکر کے سردار تہے اندر سنگہ کے آنے کی خبر سنکر آگے بڑہ کے جنگ جو ہوئے اس لڑائی مین بہت آدمی اندر سنگہ کے قتل ہوئے اور خود بہی مارا گیا چونکہ فوج بے سردار رہگئی تہی متفرق ہوکر واپس چلی گئی بکرماجیت نے قصبہ چہپڑہ کو سہل ساد کی اولاد سے لیکر خالصہ کر لیا بعد چندے دوست محمد خان بانی ریاست بہوپال نے کہیچی واڑہ کو تاراج کیا اس ایام مین بکرماجیت نے پیشوا کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کی - بکرماجیت کے تین بیٹے تہے بلبہدر سنگہ - بلوند سنگہ - مدہ سنگہ - بکرماجیت کے انتقال کے بعد بلبہدر سنگہ راکہوگدہ کا راجہ ہوا اور مقصودنگدہ مین قلعہ تعمیر کیا - بلبہدر سنگہ کے بعد بلونت سنگہ مسند نشین ہوا - اس راجہ نے مہاراجہ ہولکر کو خراج دیا اور پرگنہ گوگور کو رہن رکہا اوسوقت پرگنہ گوگور کہیچیون کے تصرف سے نکل گیا - وجہ تسمیہ چہپڑہ - جہان اب چہپڑہ آباد ہے یہان بزمانہ سابق چہیپے رہتے تہے اور اب تک قصبہ کے اطراف مین چہیپی رہتے ہین بوجہ سکونت چہیپیون کے اسکا نام چہیپرہ رکہا تہا بسبب کثرت استعمال چہپڑہ ہوگیا - اور بعض کا یہ قول ہے کہ جب راوت بہوج بکراوت نے راجہ درجن سال پر فوج کشی کی اور تمام قوم بکراوت کو قتل کر ڈالا تو ایک عورت اوسی قوم کی کہ قتل سے بچ گئی تہی اپنے شیر خوار بچے کو چہپڑے مین رکہکر جہان اب قلعہ چہپڑہ ہے وارد ہوئی چہبڑہ ہندی زبان مین ٹوکرے کو کہتے ہین پہر یہان آبادی کی صورت ہوئی اسواسطے اس کا نام چہپڑہ رکہا گیا زمانہ سابق مین یہ قاعدہ مستمرہ تہا کہ جو راجہ راکہوگدہ یا گاگرون یا گوگور کا فوت ہوتا تہا تو اوسکی رانی ستی ہونے کے بناسے ہوئے مرگہسٹ واقع گوگور

مین اکثر راجہ کے ساتھ ستی ہو جاتی تہی چنانچہ اس نقشہ سے ستی ہونے کا ظاہر ہوتا ہے۔

نقشہ ستی ہاے کہنہ کہ برسنگ ستی یافتہ شدہ است

نمبر	نام راجہ	سمت ہندی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	[illegible]	تعداد زنان ستی شدہ		عہد سلاطین ماضیہ
						رانی	خواص	
۱	.	سمت ۱۵۵۵	سنہ ۹۱۵ھ	سنہ ۱۴۹۰ع	۳۰۹	.	.	سکندر شاہ لودی عرف نظام خان
۲	.	سمت ۱۶۷۵	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۱۸ع	۲۶۹	۲	۵	جہانگیر بادشاہ
۳	راجہ چھتر سال	سمت ۱۷۱۲	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۵۵ع	۲۳۲	.	.	اورنگ زیب عالمگیر غازی
۴	سہل ساہ	سمت ۱۷۱۴	سنہ ۱۰۸۴ھ	سنہ ۱۶۶۷ع	۲۲۰	یک	.	ایضاً
۵	غریب داس	سمت ۱۷۵۰	سنہ ۱۱۱۰ھ	سنہ ۱۶۹۳ع	۱۹۴	یک	یک	ایضاً
۶	مہاراجہ لال سنگھ	سمت ۱۷۹۹	سنہ ۱۱۵۹ھ	سنہ ۱۷۴۲ع	۱۴۵	یک	۱۰	ایضاً
۷	کوک سنگھ ولد بجے سنگھ	سمت ۱۷۷۱	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۴ع	۱۷۳	۳	۲	معین الدین رفیع الدولہ محمد شاہ
۸	راجہ کلیان سہاے ولد کرن سہاے	سمت ۱۷۸۱	سنہ ۱۱۴۱ھ	سنہ ۱۷۲۴ع	۱۶۳	یک	.	نصیر الدین بادشاہ

سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین والی اندور نے بالاراو انگلیہ قابض چھپرہ سے خراج طلب کیا بالاراو اپنا جملہ کاروبار میر باز خان قلعہ دار کو تفویض کر کے بحیلہ فراہمی سپاہ فرار ہو گیا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے کہ شیرگدہ مین رونق افروز تہے داود خان و محمد [illegible] میان متو کو بنا بر افتتاح قصبہ چھپرہ روانہ کیا بافضال فتاح حقیقی قلعہ کو مفتوح ہو کر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے قبضہ [illegible] مین آیا۔ تعداد باشندگان از روے مردم شماری بابتہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۷ع [illegible] کس اور مساجد پختہ [illegible] مسجد پختہ اٹہائیس از انجملہ خاص قصبہ مین [illegible] دیہات مین [illegible] - اس قصبہ مین ندیان چار ہین - پاربتی - [illegible] - [illegible] - اس قصبہ مین دو باغ عمدہ ہین - باغ کلان - باغ قادری - باغ کلان ہدو تیتری پر واقع ہے - پہاڑیان [illegible]

نصیبہ مین اور تئیس۲۳ دیہات ہین - اس پرگنہ مین تین میلے ہوتے ہین - ایک میلہ خاص قصبہ مین ماہ پوس ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے اور آدمی قریب چھہ ہزار کے جمع ہو جاتے ہین دوسرا میلہ ماہ پھاگن بدی ۱۴ - کو قصبہ گوگور مین ہوتا ہے اور ایکدن رہتا ہے اور اسکو سیتی کا میلہ کہتے ہین تیسرا میلہ ماہ چیت بدی ۱ - کو ہوتا ہے اسکو پھول ڈول کا میلہ کہتے ہین یہی ایک روز رہتا ہے اس پرگنہ مین دو سکہ کا روپیہ رائج ہے سکہ کلدار سکہ رگمان شاہی - وزن سیر ۵۶ کلدار - تعداد رقبہ مزروعہ [illegible] آمدنی سالانہ [illegible] سکہ کلدار مواضع (۱۹۴) بدین تفصیل ہین -

نقشہ تعداد و اسمائے دیہات پرگنہ چہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
۱	امین پورہ حرت	۱۲	افضل پورہ	۲۴	بدلواس	۳۶	بہولین	۴۷	پیپلو	۵۹	حفیظ پورہ
	جاٹ پورہ	۱۳	آنچوسے	۲۵	پربت کیٹری	۳۷	بہنور	۴۸	ترکی پاڑہ	۶۰	خالق پورہ
۲	ابراہیم پور جدید	۱۴	اسد پورہ	۲۶	بردیا	۳۸	بہیلواڑی	۴۹	ٹیسلنی	۶۱	ڈانگ پورہ
۳	امین پورہ سرحد پٹنہ	۱۵	امان پورہ	۲۷	بڑ پارہ	۳۹	بیل کہیڑہ	۵۰	ٹوری	۶۲	دیلود
۴	اسلام پورہ	۱۶	بہلواڑہ بنجیہ	۲۸	بشن کہیڑہ پار	۴۰	پاسے	۵۱	جالا	۶۳	دوہنی
۵	آسا پورہ	۱۷	برونی	۲۹	بندارا ڑا	۴۱	پٹنہ	۵۲	جہر کہیڑی	۶۴	دہری
۶	اسلام نگر	۱۸	بہوزا	۳۰	بندارارڑی	۴۲	پیچپاڑہ	۵۳	چہپلا	۶۵	دہنگا راڑی
۷	احمد پورہ	۱۹	باری	۳۱	بشن کہیڑہ جینیہ	۴۳	پرولیا	۵۴	چاند پورہ	۶۶	رام پورہ
۸	ارنیان پار	۲۰	بامورہ	۳۲	بلاہر پورہ	۴۴	پیلیا	۵۵	چانچوڑہ	۶۷	راج پورہ
۹	انسد پورہ	۲۱	باوڑی کہیڑہ	۳۳	بور کہیڑی	۴۵	بیل کہیڑی متصل	۵۶	چانچرونده	۶۸	رسول پورہ
۱۰	اود پورہ	۲۲	بالا پورہ	۳۴	بہوا کہیڑی		باجہ	۵۷	قصبہ چہیڑہ	۶۹	روپاریل
۱۱	ابراہیم پور قدیم	۲۳	مبادہ داونجیہ	۳۵	بہوج پور	۴۶	بیل کہیڑی متصل کنیخیرہ	۵۸	جہتر پورہ	۷۱	ریجہا

۷۱ رینجھڑی
۷۲ رنجھیڑا
۷۳ ساگور
۷۴ سبحان پورہ جدید
۷۵ سبحان پورہ قدیم
۷۶ سعادت پورہ
۷۷ سونے
۷۸ سیمل کھیڑی
۷۹ سیون کھیڑی
۸۰ شینا پورہ
۸۱ عالم پورہ
۸۲ عمر تھنہ
۸۳ فیض پورہ
۸۴ قادر پورہ
۸۵ کالا کھیڑی
۸۶ کانس
۸۷ کراریہ
۸۸ کیٹریا ہن
۸۹ کھیٹریا جھتری
۹۰ کھیٹریا راؤ
۹۱ کرسی کھیڑی
۹۲ کیشورے
۹۳ کشور پورہ
۹۴ کلینجڑا
۹۵ کمال پورہ
۹۶ کنداللہ پورہ
۹۷ کوٹھرا میگناتھہ
۹۸ کوٹری
۹۹ کولموکھیڑہ
۱۰۰ کونڈی
۱۰۱ کھولوکھیڑی
۱۰۲ کھوکنی
۱۰۳ کھوپر
۱۰۴ کھترے
۱۰۵ کھترلے
۱۰۶ کھیٹرا
۱۰۷ کھاتولی عرف
لچھمن پورہ
۱۰۸ کمانکرہ
۱۰۹ کھجورے
۱۱۰ کھیرکھیڑہ بھنورا
۱۱۱ کھیرکھیڑہ گوشائیں
۱۱۲ کھیرکھیڑہ دمینہ
۱۱۳ کھیرکھیڑہ لچھمن
۱۱۴ کھیرکھیڑہ ناتھورام
۱۱۵ کیل کھیڑی
۱۱۶ کیسچرہ
۱۱۷ گانگا کھیڑی
۱۱۸ گورکھ پورہ
۱۱۹ قصبہ گوگور
۱۲۰ گوگا نوری ویران
۱۲۱ گوپال باڑہ
۱۲۲ گوبند پورہ
۱۲۳ گوریا چارن
۱۲۴ گھما
۱۲۵ گھٹی
۱۲۶ گیونکھیڑے
۱۲۷ لیکنہ
۱۲۸ مان پورہ
۱۲۹ مانک چوک
۱۳۰ مانڈو کھیڑی
۱۳۱ محمد پورہ
۱۳۲ مدنا کھیڑی
۱۳۳ مکند کھیڑی
۱۳۴ موریلا
۱۳۵ مونڈلا
۱۳۶ مہوا کھیڑہ
۱۳۷ مونڈیا کھیڑی
۱۳۸ مونڈکیا
۱۳۹ مورکھیڑی
۱۴۰ مہیش پورہ
۱۴۱ نانوکھیڑی
۱۴۲ نرسنگپورہ
۱۴۳ نظام کھیڑی
۱۴۴ نعمت پورہ
۱۴۵ نگڈا
۱۴۶ نواب پورہ
۱۴۷ نواب گنج
۱۴۸ نور پورہ
۱۴۹ نیم تھور
۱۵۰ نیم کھیڑہ
۱۵۱ وزیر پورہ
۱۵۲ ہاتاہیڑی
۱۵۳ ہنگلوٹ
۱۵۴ ہلکنا
۱۵۵ ہنسا کھیڑی
۱۵۶ ہنونت کھیڑہ پار
۱۵۷ ہنونت کھیڑہ
متصل چاچورہ
۱۵۸ یمین پورہ عرف
نیا گاؤں

دیہات استمراری پرگنہ چھپیڑہ

۱۵۹ چوکی
۱۶۰ شکور پورہ
۱۶۱ فرید پورہ
۱۶۲ کھوری
۱۶۳ گکروا

دیہات جاگیر پرگنہ چھپیڑہ

۱۶۴ اوجادو
۱۶۵ اکودیا
۱۶۶ بابچہ
۱۶۷ بالمہ
۱۶۸ بیٹادرہ پار
۱۶۹ بھیلواڑہ دجیہ
۱۷۰ پیپلیا
۱۷۱ تیتر کھیڑی
۱۷۲ جیانول کھیڑی
۱۷۳ دھولارا
۱۷۴ رینجڑی عرف نوہرہ
۱۷۵ راہرون
۱۷۶ سیملہ
۱۷۷ سیملے
۱۷۸ صولت پورہ
عرف [illegible]
۱۷۹ غفور پورہ
۱۸۰ کابرکوہ
۱۸۱ کوٹھرا پار
۱۸۲ کرہیا چور
۱۸۳ کھجادن
۱۸۴ کریا نوہ
۱۸۵ کماناکھیڑی
۱۸۶ گرہانا کھیڑی
۱۸۷ گوریاہہ
۱۸۸ موہسہ دولما

۱۸۹	سوا سہ بیاس	۱۹۱	نپانی	۱۹۳	یوسف پورہ	۱۹۴	پنجابی	۰	۰	۰	۰
۱۹۰	موریلی	۱۹۲	نپانیان	دیہات معافی پرگنہ چھبڑہ							

بیان آبادی قصبہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک

قصبہ نیماہیڑہ واقع علاقہ میواڑ و مالوہ ہے اور ریاست ٹونک سے اڑسٹھہ کوس کے فاصلہ پر میدان وسیع گوشہ جنوب و مغرب مین آباد ہے اور شہر پناہ پختہ ہے کہ ۱۸۲۳ء مین لبعد عملداری رئیس اندور اسی ہزار روپیہ کے صرفہ سے تیار ہوئی ہے اور اس شہر پناہ کے برج ۱۹ ہین اور اسکی خندق عمیق ہے - اس قصبہ سے قلعہ چیتوڑگڈہ بجانب شمال نو کوس ہے اور قصبہ نیمچہ علاقہ گوالیار گوشہ شرق و جنوب مین آٹھہ کوس - اس پرگنہ کے دیہات شرقی و جنوبی مالوہ مین شمار کیے جاتے ہین اور دیہات غربی و شمالی میواڑ مین گنے جاتے ہین اسکی حد شرقی سرحد موضع کیلی تک ساڑہے تین کوس ہے اور حد جنوبی موضع سرحد باڑی تک پانچ کوس ہے - اور حد شمالی سرحد موضع تمکنڈہ تک پانچ کوس ہے اور حد غربی سرحد موضع ہرپا کھیڑی تک پندرہ کوس ہے - جانب شرق علاقہ گوالیار سے ملحق اور سمت غرب و جنوب و شمال علاقہ میواڑ سے ملحق ہے - موضع کالو دہ علاقہ اندور اور موضع کھیڑہ علاقہ گوالیار جنوب ہی کیطرف اس پرگنہ کے درمیان مین واقع ہین - اس قصبے کو نیمجی راجپوت پنوار نے سمت ۱۱۱۵ بکرمی مطابق ۱۰۵۸ء مین لبعد عملداری سمرسی اول چیتوڑ رئیس میواڑ آباد کرکے نیماولی نگری نام رکھا تھا رفتہ رفتہ نیماہیڑہ مشہور ہوگیا - اور پرانی پوتھیون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قصبہ کو نیما مینہ نے آباد کرکے برعایت نام خود نیماہیڑہ نام رکھا تھا چنانچہ مینون کی پٹیلائی اس پرگنہ مین ابتک چلی آتی ہے - عہد پیشین کا حال لوجہ قبض مختلف دریافت نہوسکا جس قدر ہنود کی پوتھیون سے معلوم ہوا لکھا جاتا ہے - واضح ہو کہ رانا رئیس میواڑ بجاے راج سنگہ بتاریخ جیٹ بدی ۱۲ سمت ۱۸۱۷ بکرمی م ۱۷۶۹ء مسندنشین ہوا مگر لوجہ زور سندھیہ میواڑ مین سکونت پذیر رہا بعد ازان اہلیہ بائی زوجہ ملہار راؤ ہولکر قابضہ اندور انی کراوسکا مفصل حال پہلے بیان ہوچکا ہے سمت ۱۸۳۲ بکرمی م ۱۷۷۵ء مین نیماہیڑہ پر معہ مواضع تعدادی ایکسو اکسٹھہ [۱۶۱] کے قبضہ کرلیا پہر سمت ۱۸۵۲ بکرمی م ۱۷۹۵ء مین اہلیہ بائی کا انتقال ہوگیا اُسکی جگہ تکوجی ہولکر صدرنشین ہوا وہ بھی سمت ۱۸۵۴ بکرمی م ۱۷۹۷ء مین فوت ہوا اسکی جگہ اسکا بیٹا کاشی راؤ مسندنشین ہوا لبعد چند ماہ کے جسونت راؤ ہولکر پسر تکوجی ہولکر نے کہ بطن حرم سے تہا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م ۱۷۹۸ء مین حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کی رفاقت اور امداد سے کاشی راؤ ہولکر کو حکومت سے خارج کیا پہر جسونت راؤ ہولکر نے لبسبب رفاقت و کمک سمت ۱۸۶۶ بکرمی م ۱۸۰۹ء مین یہ پرگنہ حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کو دیدیا سمت ۱۸۷۴ بکرمی م ۱۸۱۷ء مین درمیان نواب صاحب و سرکار انگریزی کے عہد و پیمان ہوگیا یہ پرگنہ

بھی ٹونک کیطرح حضرت نواب صاحب بہادر کے قبض و تصرف مین رہا اور اب بھی بعنایتہ تعالیٰ و تقدس شامل دار الریاست ٹونک ہے۔ سنت ۱۹۱۴ بکرمی م ۱۸۵۷ء مین بہنگام غدر بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ و شور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے باعدلو افواج سرکار انگریزی پرگنہ ہذا دار الریاست ٹونک سے خارج کرکے رانا سروپ سنگہ رئیس اودے پور کے سپرد کردیا تھا فوج پرگنہ نیماہیڑہ بوجہ عدم استجازت آقا سے خود لشکر سرکار انگریزی کے مقابل ہوئے بخشی غلام محی الدین خان خلف بخشی امام الدین خان جاگیر دار بلا اجازت ریاست اپنی حفظ جان کے واسطے صبح سے شام تک لڑا آخر وقت شب اپنے اہل وعیال کو لیکر موضع بہروتر علاقہ ریاست پرتاب گڈہ مین پناہ پذیر ہوا جب رئیس میواڑ پرگنہ ہذا پر قابض ہوا کل دفتر فارسی کو کیقلم جلادیا اور چہار ضرب توپ اور سامان وغیرہ پر قبضہ کیا اور منجانب رئیس میواڑ مسمیان مہتا شیر سنگہ و کمداس بیدو مہتا اجیت سنگہ و جہتا بختاور سنگہ مرۃ بعد اخری حکمران رہے۔ ماہ جیسا کہ سنت ۱۹۱۹ بکرمی م ۱۸۶۲ء مین بحکم گورنمنٹ پرگنہ ہذا مع ۔۔۔ سکہ شاہ عالم شاہی بابتہ آمدنی سالہا سے گزشتہ بعد مجرا ے مصارف معمولی نواب صاحب بہادر کو واپس ملا اور عوض چار ضرب توپ کے سرکار انگریزی سے چہار ضرب توپ مرحمت ہوئین

قطعہ تاریخ واپسی نیماہیڑہ

چون بحسن نیت نواب عالی مرتبت	قبض نیماھیڑہ باز آمد بحکم ذو الجلال
در تلاش سال تاریخش تفکر بیدرنگ	رفت تا چیند گل رنگین ز بستان خیال
ناگہان از ہاتف غیب این ندا آمد بگوش	دوستش آباد باد و دشمن او پائمال

۱۲۷۹ھ

اور اس مصرع سے بھی تاریخ برآمد ہوتی ہے (م)

شد روان آب رفتہ باز از جو
۱۲۷۹ھ

نیماہیڑہ اور قصبہ ڈونگر کی آب و ہوا بہت اچھی ہے کل چاہات پرگنہ کا پانی شیرین ہے اور گیارہ گز کے عمق پر پانی زمین سے نکل آتا ہے حد غربی اور جنوبی کی زمین بالائی رکھتی ہے اور حد شرقی و شمالی کی زمین نشیب مین واقع ہے اس سبب سے ندیان بجانب شمال روان ہین اس پرگنہ مین آٹھ ندیان اس تفصیل سے ہین کٹھری۔ سرس۔ ناگن۔ کدنالی۔ سوکر۔ شیونالی۔ گانگلی۔ ناگلی۔ اس پرگنہ مین پہاڑیان کہین زمین دوز کہین بلند تو کدار ہین از انجملہ تین کان گیرو کی قصبہ تنوج کی پہاڑیون مین ہین اور ایک کان لوہے کی ڈونگہ کے پہاڑ مین ہے اور ایک کان گل سفید کی موضع بیتونہ مین ایک کان گل زرد کی موضع مانگڑول مین واقع ہے اس پرگنہ مین دو باوڑی پختہ

بدرجہ اوسط قابل یادگار ہین ایک موضع بیتوتہ کے باہر موڑہ سنگہ راوت بیتوتہ نے سمت ۱۶۱۹ بکرمی م ۱۵۶۲ء مین بنائی ہے دوسری
باوڑی کچہری خاص کے متصل ہے جے رام برہمن نے سمت ۱۸۰۲ بکرمی م ۱۷۴۵ء مین بنائی ہے اس پرگنہ مین تین گڑہیان ہین - ایک
قنوج مین واقع ہے اسکو ملہار راؤ ہولکر نے بعد اہلیہ بائی قابضہ اندور سمت ۱۸۳۵ بکرمی م ۱۷۸۲ء مین بنائی ہے فی زماننا اس مین تھانہ دار
سرکاری رہتا ہے - دوسری گڑہی قصبہ بھڑیڑیا مین بنائی ہوئی لکھاجی مرہٹہ کے ہے کہ بعہد جسونت راؤ ہولکر تیار ہوئی تیسری گڑہی پختہ
میواسہ کے پہاڑ پر ہے کہ سمت ۱۸۶۷ بکرمی م ۱۸۱۰ء بعہد عاملی نواب جمشید خان ملازم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر امان سنگہ ٹہاکر
میواسہ نے بنائی تہی - قصبہ ہذا مین پانچ کنڈہ ہین ایک سمت ۱۱۱۶ بکرمی م ۱۰۵۵ء مین تیار ہوا دوسرا سمت ۱۱۸۰ بکرمی م ۱۱۲۳ء مین بنا ہے
تیسرا سمت ۱۲۴۳ بکرمی م ۱۱۸۶ء مین باہر قصبہ کے تیار ہوا ہے اسکو مہادیوجی کا کنڈہ کہتے ہین اور اسپر عبارت ہندی کندہ ہے -
چوتہا واقع موضع منڈلان کہ سمت ۱۲۵۶ بکرمی م ۱۱۹۹ء مین تیار ہوا اسپر بہی عبارت ہندی منقش ہے پانچوان واقع موضع بہگوان پورہ کہ سمت ۱۰۲۵
بکرمی م ۹۶۸ء مین بنا ہے اسپر بہی ہندی عبارت کندہ ہے اس قصبہ کے دیہات مین بڑے دو تالاب ہین ایک موضع منڈلان
چاریان کے قریب ہے دوسرا موضع کیسر پورہ کے متصل اور اس مین بارہ مہینون پانی رہتا ہے - یہان کے باشندون کا رنگ گندم گون
اوسط اندام مائل بہ لاغری ہوتا ہے یہ لوگ نہایت محنت کش ہین - اور یہان کے قدیمی باشندے قوم مینہ و بہیل ہین بجائے حرف سین مہملہ
کے ہائے ہنوز بولتے ہین چنانچہ سیتارام کو ہیتارام کہین گے - اس پرگنہ مین چاہ اسقدر ہین (۴۲۲) اوسے یعنی ڈہیکلے (۲۶۵)
منجملہ چاہات (۷۲) جہت آب نوشی باقی بنابر آب پاشی - تفصیل اقسام اراضی کالی [۱] پیلی [۲] دہامنی [۳] بہوری [۴] راتری [۵] کانکری [۶]
اس اراضی مین کالی زمین قسم اول ہے باقی اوسط - مردم شماری کل مرد و زن (۵۹۰۵۴) مرد (۳۰۸۰۶) عورت (۲۸۲۴۸) اس پرگنہ
مین میلہ نہین ہوتا ہے - خاص قصبہ مین ایک حویلی ست کہنی ساخت سنگ نیلگون تارانا ہرکی ہے مابین کود باڑی کے جسکو سانڈگرہ
کہتے ہین ایک محل پختہ تعمیر کہنہ روٹھی رانی کے نام سے مشہور ہے اور اسکی وجہ تسمیہ مین یہ روایت بیان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین کسی
راجہ کی رانی روٹہکر یہان چلی آئی تہی اوسنے یہ محل بنوایا تہا اسلیئے روٹھی رانی کے نام سے مشہور ہو گیا کل پرگنہ مین دس باغ ہین ایک
باغ خاص قصبہ مین اور نو باغ دیہات مین - کل مساجد اٹھارہ ہین گیارہ خاص قصبہ مین اور سات دیہات مین - کل مندر (۳۲۵) ہین - اس
پرگنہ مین دو لنڈل دو طرف ہے ایک بسرحد موضع بھڑیڑیا جانب مشرق متصل شاہراہ نیمچہ و جاورہ واقع ہے دوسری نیاہیڑہ کے قریب بسمت غرب ہے
پرگنہ ہذا جب تک رئیس اندور کے قبضہ مین رہا سکہ اودے پوری رائج تہا اور بعہد جسونت راؤ ہولکر سکہ عالم شاہی مروج ہوا سمت ۱۹۲۳ بکرمی
م ۱۸۶۶ء مین بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر سکہ کلدار جاری ہوا اور آج تک یہی مروج ہے داد و ستد رعایا علاوہ ملازمین ریاست سکہ نام شاہی

سے ہوتی ہے -

نام سکہ	وزن سکہ	آنہ کلدار
اودے پور	۱۱ ماشہ	۱۲ر
شاہ عالم شاہی	۱۱ ماشہ	۱۲ر
کلدار	۱۱ ماشہ ۱ سرخ	۱۶ر

بعد جسونت راؤ ہولکر سیر پختہ بوزن ۸۰ سکۂ عالم شاہی - اور سیر خام بوزن ۴۰ سکۂ عالم شاہی مروج تھا ۱۸۸۲ء میں بعہد حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم سیر انگریزی رائج ہوا اب تک یہی مروج ہے - کل زمین مزروعہ [illegible] بیگہ ۱۹ بسوہ آمدنی [illegible] کلدار تعداد موضع [illegible] بدین تفصیل ہے -

نقشہ دیہات پرگنہ نیماہیڑہ

نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع	نمبر شمار	نام موضع
۱	ارتودہ	۱۱	انبروا	۲۳	بیڑ سرکاری	۳۴	تبستی	۴۵	پیر کھیڑہ	۵۶	چاند پورہ
۲	احمد پور سرجابڑدلی	۱۲	اللہ کھیڑی	۲۴	بورکھیڑی	۳۵	بیاری پورہ	۴۶	پرمیشر پورہ	۵۷	چکارہ
۳	السی پورہ عرف	۱۳	ابراہیم گنج	۲۵	بٹ کوٹڑی	۳۶	بارڑے	۴۷	پاٹیرے	۵۸	چوناکھیڑہ
	افضل گڈہ	۱۴	اونچا	۲۶	بھیملی	۳۷	بھڑبیڑیا	۴۸	تتیڑا	۵۹	چارن کھیڑی
۴	اسحٰق پورہ	۱۵	ارنیہ برہمنان (استمرار ہوگیا)	۲۷	بہادر پورہ	۳۸	بیلواس	۴۹	ٹاسئے	۶۰	چکیتیا
۵	اریان مالی	۱۶	اعظم پورہ	۲۸	بیریا کھیڑی (استمرار ہوگیا)	۳۹	بیپلیا کلان	۵۰	جنگ پورہ	۶۱	چاکورہ
۶	ایسر پورہ اتھر پورہ	۱۷	آچاری	۲۹	بلوٹ (جاگیر ہوگیا)	۴۰	بیپلیا گاویہ	۵۱	جلیا	۶۲	چاپناکھیڑی
۷	احمد نگر متعلقہ پنڈ	۱۸	برولی گماٹ	۳۰	برکھیڑہ	۴۱	پنڈ	۵۲	جوگن کھیڑی	۶۳	حسن پورہ
		۱۹	بوجاکھیڑی								
۸	اوکھلیا	۲۰	بوراکھیڑی	۳۱	بھورکیا کلان (استمرار ہوگیا)	۴۲	پگاران	۵۳	جھانجلواس (استمرار ہوگیا)	۶۴	حضور پورہ
۹	اسیر پورہ	۲۱	بانگرڑیڑہ	۳۲	بھورکیا خرد	۴۳	پنڈری	۵۴	جمال کوبیڑہ	۶۵	حشمت گنج (جاگیر ہوگیا)
۱۰	آرتھلہ	۲۲	باہمنان عرف محمود گنج	۳۳	باگ پورہ	۴۴	بیابجھرا اسیر	۵۵	چھینگرے	۶۶	خیرآباد

۶۷	خان پورہ	۸۸	سانگریہ	۱۰۹	کیڑہ ماتاجی	۱۳۰	بہواناکیڑی (استمرار ہوگیا)	۱۵۰	ہریاکیڑی	۱۶۸	پہونریاکیڑہ
۶۸	دیول	۸۹	سینگسرہ	۱۱۰	کیڑہ شاہ خان	۱۳۱	قصبہ موردن	۱۵۱	یمین پورہ	۱۶۹	پہوٹوال
									دیہات منفصلہ از جاگیر		
۶۹	دیبی پورہ	۹۰	سانپلیاداس	۱۱۱	کہڑہ (استمرار ہوگیا)	۱۳۲	مان گمان پورہ	۱۵۲	پدم پورہ	۱۷۰	پاڑی
۷۰	دولت پورہ	۹۱	سانپلیا	۱۱۲	کیڑہ جہانجہلواس	۱۳۳	مکن پورہ عرف	۱۵۳	پالود	۱۷۱	پہاپجرسولنکی
۷۱	دیوکہیڑہ	۹۲	سیملیا	۱۱۳	کمارونکاکیڑہ		مکند پورہ	۱۵۴	تیج پورہ	۱۷۲	تونیا
۷۲	ڈونگلہ	۹۳	سگواڑہ	۱۱۴	کیرونکاکیڑہ (استمرار ہوگیا)	۱۳۴	ملوک اس کیڑی	۱۵۵	شیو پورہ	۱۷۳	ٹہیلاکہیڑہ
۷۳	رانوسلے	۹۴	سانڈ	۱۱۵	کریم پورہ	۱۳۵	ملک پورہ	۱۵۶	گرداننہ	۱۷۴	ٹاٹرمالا
۷۴	رام پورہ	۹۵	سونی	۱۱۶	کیڑہ نبستی	۱۳۶	نرسنگ گڈہ		دیہات استمراری گینہ	۱۷۵	جلیا
۷۵	رسولپورہ	۹۶	سہج کہیڑی	۱۱۷	کیسر پورہ	۱۳۷	نورنگ آباد کلان		نیماہیڑہ	۱۷۶	چرلیا
۷۶	رانی کہیڑہ	۹۷	شاہ آباد	۱۱۸	کیڑہ عرف محمد پورہ	۱۳۸	نورنگ آباد خرد	۱۵۷	اجل پورہ	۱۷۷	دلال عرف
۷۷	روپاکیڑی	۹۸	صولت پورہ	۱۱۹	کشن پورہ	۱۳۹	نوگاوان	۱۵۸	امیر پورہ		کشن پورہ
۷۸	رااکہیڑہ	۹۹	فتح چکارہ	۱۲۰	گاڈولہ	۱۴۰	نمودڑہ	۱۵۹	آکیا	۱۷۸	دہرول
۷۹	سانگریہ	۱۰۰	قصبہ قنوج	۱۲۱	گنیشن پورہ	۱۴۱	نظیر پورہ	۱۶۰	الوارہ عرف	۱۷۹	دہنوان
۸۰	ست کنڈہ	۱۰۱	قنوجیا	۱۲۲	گنپت کیڑہ	۱۴۲	نرساکیڑی		ناہرگڈہ	۱۸۰	دوڑیہ
۸۱	سانکلہ کہیڑہ	۱۰۲	کوٹہری کلان	۱۲۳	گراؤلیہ (استمرار ہوگیا)	۱۴۳	قصبہ نیماہیڑہ	۱۶۱	بردلی بادزدشان	۱۸۱	رکہبورپورہ
۸۲	سوجاکہیڑہ	۱۰۳	کوٹہری خرد	۱۲۴	لکہمی پورہ	۱۴۴	نواب پورہ	۱۶۲	بیسن پورہ	۱۸۲	رتہاجنان
۸۳	سرتیل	۱۰۴	کارونڈہ	۱۲۵	لچھمن پورہ	۱۴۵	ناروپیہ	۱۶۳	باہمنیان	۱۸۳	سبہاؤلی
۸۴	سگری	۱۰۵	قصبہ کیلی	۱۲۶	مانگرول	۱۴۶	ننگ پورہ	۱۶۴	بینوتہ	۱۸۴	سیملیا
۸۵	سگوا	۱۰۶	کملاہیڑہ	۱۲۷	مرجونی (جاگیر ہوگیا)	۱۴۷	نواکیڑہ	۱۶۵	بھگوان پورہ	۱۸۵	سیملیا ٹیلا کہیڑہ
۸۶	سانپلیاکیڑی	۱۰۷	کلیان پورہ	۱۲۸	مونڈلہ	۱۴۸	وزیر گنج	۱۶۶	بانسا	۱۸۶	کان پورہ خرد
۸۷	سگواریہ	۱۰۸	کشن کریری	۱۲۹	محمد نگر عرف پناولی	۱۴۹	وزیر پورہ عرف چترو کیڑہ	۱۶۷	پہولوا	۱۸۷	کشاریہ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۸۸	کربارامہ کیڑی	۱۹۴	کلان پورہ کلان	۱۹۹	مواسہ	۲۰۳	اریٹان جوشی	۲۰۹	چاندکیڑا	۲۱۴	کرتھانہ
۱۸۹	کوٹھرا	۱۹۵	کرسانہ	۲۰۰	منڈانہ	۲۰۴	اعظم پورہ	۲۱۰	سمرالی (عنہ سمر ہوئیا)	۲۱۵	کھیرہ واریران
۱۹۰	کماران	۱۹۶	کوری کیڑہ	۲۰۱	منڈواسے	۲۰۵	انند پورہ	۲۱۱	سارنگ پورہ	۲۱۶	منڈان گل زرونشان
۱۹۱	کشن کریرمہ	۱۹۷	محمد پورہ عرف	۲۰۲	موتیان	۲۰۶	بیسلورو	۲۱۲	قلندر گڈہ عرف	۲۱۷	نادیہ کیڑی
۱۹۲	کھیجڑا کیڑی		نیا کیڑہ		دیہات جاگیر پرگنہ	۲۰۷	سپلوورہ		رام گڈہ	۲۱۸	ہٹی پورہ
۱۹۳	کدماسے	۱۹۰	منڈلاچاران		نیماہٹرہ	۲۰۸	پیرانہ	۲۱۳	قلندر کیڑہ		

حال آبادی پرگنہ سرونج

قصبہ سرونج ایک پہاڑی کے دامن مین واقع ہے جسکو مولی علی کے ٹیکری کہتے ہین اس قصبہ سے نصیر آباد گوشہ جنوب و مغرب مین ایکسو چھتیس ۱۳۶ کوس ہے اور ساگر گوشہ مشرق و شمال مین اونتالیس ۳۹ کوس ہے اور بہیلسہ علاقہ گوالیار جانب مشرق اٹھارہ ۱۸ کوس بھوپال گوشہ مشرق و شمال مین تیس ۳۰ کوس - چندیری علاقہ گوالیار سمت جنوب مین پچیس ۲۵ کوس - ٹونک بجانب غرب ایکسو ۱۰۰ کوس علاقہ کوروائی و علاقہ گوالیار بجانب مشرق چھہ ۶ کوس - علاقہ مقصودنگڈہ و راگھوگڈہ وگدہا بطرف مغرب چوداہ ۱۴ کوس - علاقہ گوالیار جانب شمال نو ۹ کوس سمت ۱۱۰۰ بکرمی م ۱۰۴۳ء مین راجہ سدہ راج راجپوت سولنکی والی ریاست اہلواڑہ ملک گجرات سنے راجہ جے چند نبیرہ راجہ بھوج راجپوت والی ریاست اجین کو گرفتار کیا اور آپ قابض و دخیل ہو گیا شنکر سنگہ - گردہر سنگہ - راناجی راجپوت سینگار قوم سولنکی سے ہے اب سینگار کو سینگر کہتے ہین ہمراہیان راجہ جے چند نے سنہ ۱۱۲۰ بکرمی م ۱۰۶۳ء مین اپنے نام سے مواضع ذیل کو بہ تفصیل شرح ذیل معمور کئے اور غارتگری کا پیشہ اختیار کیا - شنکر سنگہ سرونج = گردہر سنگہ - گردہر پورہ = راناجی - رانا پورہ = جب انکی غارتگری کا شہرہ زبان زد خاص و عام ہوا مصلحتاً انہون نے یہان رہنا مناسب نہ جانا آخر تینون شخصون نے ایک جائے محفوظ تلاش کر کے یہ تینون قلعے تعمیر کئے - شنکر سنگہ - لیمی گڈہ - گردہر سنگہ - کوکن گدہ - راناجی کالا دیو - سمت ۱۲۰۰ مین جگدیو راجپوت چوہان نے ریاست اوجین کو بزور شمشیر سولنکیون سے لیکر اپنے تحت و تصرف مین لاکے ان دیہات کو صوبہ مالوہ کے شامل کر دیا چنانچہ اکثر اسناد قدیمہ مین پرگنہ سرونج متعلقہ چندیری مضاف صوبہ مالوہ مرقوم ہے اور راجہ چندیری اور ساگو کا باغ بھی سرونج مین اب تک موجود ہے - راجہ مالدیو گیارہوین پشت مین اولاد جگدیو سے اوجین کا حکمران ہوا سمت ۱۲۸۸ بکرمی م ۱۲۳۱ء مین شمس الدین بادشاہ دہلی نے

اوجین کو فتح کرکے اپنی جانب سے ایک حاکم مامور کیا۔ ناصر الدین محمود تغلق کے عہد میں سلطنت دہلی پر زوال آیا سمت ۱۴۵۸ بکرمی م سنہ ۱۴۰۱ء
میں دلاور خان غوری حاکم مالوہ بجائے خود شاہ مالوہ ہو گیا دلاور خان کی ساتویں پشت میں محمود شاہ ثانی ملک مالوہ کا حکمران ہوا سمت ۱۵۸۸
بکرمی م سنہ ۱۵۳۱ء میں بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے اسکو گرفتار کرکے صوبہ مالوہ کو ملک گجرات میں شامل کر لیا سمت ۱۵۹۹ بکرمی م سنہ ۱۵۴۲ء
میں شیر شاہ عرف سور شاہ بادشاہ دہلی نے مالوہ کو فتح کرکے ملّو غلام حاکم مالوہ گرفتار کیا اور پورن مل راجہ چندیری کو قتل کیا اسی بادشاہ
نے شیر گڈہ اور شیر کوٹ اور قلعہ رہتاس کو بنایا ہے اور شاہراہ پر میل نصب کئے ہیں اور مسافرین و مترددین کے واسطے سرائیں جابجا
بنائیں ہیں اوس زمانہ میں بھی راجپوتان گوت سینگر سکنائی لبیل گڈہ و گوکن گڈہ وغیرہ غارتگری کرتے تھے جب شیر شاہ بادشاہ سرونج میں
آیا راجپوتان مذکورین نے اسد شاہی کو لوٹ لیا بحکم شاہی جملہ راجپوت اپنے کیفر کردار کو پہونچے پھر بادشاہ موصوف نے سرونج کو آباد
کرکے شیر گنج کے نام سے موسوم کیا اور تین سو انسٹھ کا دن (۹۵۹) اس کے متعلق کرکے علاقہ اوجین کو مضاف دہلی قرار دیا۔ سنہ ۹۵۲ ہجری
میں شیر شاہ بادشاہ نے وفات پائی چنانچہ مادہ تاریخ وفات یہ ہے (ز آتش مرد) ۹۵۲ھ سمت ۱۶۷۲ بکرمی م سنہ ۱۶۱۶ء میں شاہ جہانگیر مع شاہزادہ
شاہجہان کہ بنا بر تسخیر ملک دکن تشریف فرما ہوئے تھے وارد سرونج ہوئے بموجب حکم شاہی دکاکین بازار سرونج و شہر پناہ و قلعہ و چہار برج
تعمیر ہونے بلندی دیوار ہائے ۲۰ درعہ - دور قلعہ ۳ بسوہ بیگہ مربع بجریب شاہجہانی - سمت ۱۷۷۶ بکرمی م سنہ ۱۷۱۹ء میں محمد شاہ بادشاہ
تخت نشین دہلی ہوا راجہ جے سنگہ رئیس سوائی جے پور کو صوبہ مالوہ عطا کیا سمت ۱۷۹۲ بکرمی م سنہ ۱۷۳۵ء میں بجانب سلطان بامداد راجہ موصوف
باجی راؤ پیشوا صوبہ دار مالوہ ہوا اس سال سے صوبہ مالوہ بخلاف سابق سلطنت دہلی سے خارج ہوا پھر سمت ۱۸۱۱ بکرمی م سنہ ۱۷۵۴ء میں ملہار راؤ
نے پرگنہ سرونج پر قبضہ کیا سمت ۱۸۵۵ بکرمی م سنہ ۱۷۹۸ء میں جسونت راؤ ہولکر نے پرگنہ مذکور بامداد و رفاقت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر
کو دیدیا سمت ۱۸۷۴ بکرمی م سنہ ۱۸۱۷ء میں درمیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و سرکار انگریزی کے عہد و پیمان عمل میں آیا پرگنہ مسطور
مثل ٹونک کے نواب صاحب بہادر کا قبض و تصرف رہا بہادون سمت ۱۹۱۴ بکرمی م ماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء میں عادل محمد خان جاگیردار موضع
اُنّاٹانی علاقہ بھوپال نے بمعیت نانا راؤ پیشوا و جمعیت چار ہزار سوار و پیادہ کے مقام پاٹن سے سرونج پر یورش کرکے مولوی
خیر الدین عامل پرگنہ مذکور کو محصور کیا اس دار و گیر میں تیس آدمی ضایع ہوئے تین روز تک یہ حادثہ درپیش رہا چوتھے روز جاگیردار مسطور
پاٹن کو واپس گیا پھر جاگیردار مزبور بمعیت نانا راؤ تانتیا فوج باغیان کہ جمعیت قریب اسّی ہزار آدمی کے تھے سرونج پر حملہ آور ہوا اور عامل
کو گرفتار کرکے ساٹھ ہزار روپیہ کے طلبگار ہوئے عامل نے اپنی گرفتاری کی خبر بطور خفیہ چھاؤنی سیہور گونا میں پہونچائی میجر کاٹ صاحب
بہادر ایجنٹ بھوپال چھاؤنی سیہور سے اور کپتان میڈ صاحب بہادر چھاؤنی گونا سے مع فوج و توپخانہ داخل سرونج ہوئے باغیان بہزیمت

تواہان خبر آمد لشکر انگریزی مُسنکر سرونج سے بضرب توپ لیکر بجانب مونگاؤلی علاقہ ٹمکو الیار فرار ہو گئے اور یہ فتنہ و فساد سرونج مین پندرہ روز تک برابر رہا - بیان کتبہ ہاے کہنہ کتبہ مسجد واقع کوہپرہ کہنہ بیرون شہر تعمیر در عہد سلطان تیمور گورکان یہ مسجد ایک شخص حمید نے بنائی ہے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ہے ؎

مسجدِ خوش بنا نمود حمید	سجدۂ شکر کرد ہر کہ بدید
سال تاریخش از خرد جستم	خرد گفتش یافتم بفضل مجید

۸۰۷ھ

کتبۂ لوح قبر واقع سرونج کہنہ - اللہ باقی ۱۰۶۹ھ سنہ ۱۰۷۶ھ مین بعہد حضرت اورنگ زیب عالمگیر غازی معرفت خواجہ ادریس حمام اندرون کوٹ تعمیر ہوا چنانچہ یہ اوسکا کتبہ ہے ؎

شایستہ بنائیست کہ خانِ عادل	بنیاد نہاد اندرین عالمِ گل
در چشمِ زمانہ خوشتر از مردمِ چشم	در جسم جہان گرم تر از خانۂ دل

کتبہ جامع مسجد بیرون کوٹ واقع صدر بازار کہ سنہ ۱۰۷۱ ہجری مین بعہد شاہ اورنگ زیب تیار ہوئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ہے ؎

عہد اورنگ زیب عالمگیر	شد مرتب چو روضۂ رضوان
یافت توفیق خضر از سبحان	عالمے در نظارہ اش گویان
الف ہفتاد و یک ز ہجر رسول	شہر خالی بساد ازینکان

۱۰۷۱

مادۂ تاریخ مسجد اندرون کوٹ کہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کے عہد مین معرفت شیخ عبدالقادر نورالدین کے تیار ہوئی مصرع

سجدگاہِ رسیدگانِ خدائے

۱۰۷۳ھ

مادہ تاریخ وفات شیخ محمد صالح کہ اوسکی لوحِ مزار پر کندہ ہے (منزلش خلد باد) اور اسی مزار کے متصل ایک مسجد ساختہ شیخ مرحوم ہے ۱۰۶۰ھ اوسکا مادہ تاریخ یہ ہے (معبدِ مشایخ) مادۂ تاریخ وفات مرزا جانی کہ اوسکے سنگِ مزار پر یہ مصرع کندہ ہے مصرع ۱۰۶۷ھ

مرزا جانی ز دنیا دولتِ اللہ برد

۱۰۶۱ھ

شہر پناہ کے باہر بارہ پورے ہین اوس مین دس آباد ہین اور دو غیر آباد - شہر پناہ کے دروازے بارہ تھے اور دو دریچے مگر اب سراسر منہدم ہین ۱۱۵۲ھ مین بعہد محمد شاہ بادشاہ بالاجی راؤ ناظم صوبہ مالوہ نے سندی دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ تہریر سنہ منقش ہے سنہ ۱۱۸۴ فصلی مین بحکم نکوجی ہولکر بالاجی پنڈت نے بھیلہ دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ تہریر سنہ مرقوم ہے

پیش ازین اندرون شہر بارہ بازار اور دو محال تھانے کے تھے اب ایک محال متعلق کوتوالی ہے اور دوسری محال مین ڈاکخانہ انگریزی ہے

مکانات قدیمہ

۵

حویلی چودھری بھوج راج معروف رائے جی - حویلی قانون گویان - حویلی تعمیر کنندہ سکونت نواب محمد سعید خان مرحوم - حویلی میری مقبوضہ صاحبزادہ غلام غوث خان - حویلی بندرائے

مکانات جدید بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر

حویلی ست کھنی - حویلی مرزا داور بیگ - حویلی منشی موہن لعل - حویلی گنیش رائے - حویلی کالو رام اگروال

اور یہی بارہ حویلیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے عہد مین تیار ہوئی ہین ازانجملہ سید اسد خان قدیمی کی حویلی ہے اوسمین قدرے تعمیر کہنہ ہے اور قدرے جدید ہے - اس پرگنہ مین باغ ۵ قطعہ ہین ازانجملہ چاہ ۵۵ قدیم ۴۲ جدید - کل مساجد ایکسو آٹھ ازانجملہ سائبہ سایہ دار ۶۰ صرف ۵۵ بلا سایہ قدیم ۲۶ جدید ۲۶ تکیے ۳۵ ازانجملہ فریق قادریہ ۵ و فریق مداریہ ۲۹ زیارتگاہ بزرگان دین ۲۳ ازانجملہ مزار گنبد دار ۱۲ مزار بلا گنبد ۱۱ - شہر کے اطراف مین ایک پہاڑی ہے جسکو اشخاص مولی علی کی ٹیکری کہتے ہین اور اوسپر تعمیر شاہی اب تک موجود ہے ٹیکری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک سنگ سیاہ پر حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ کا پنجہ بنا ہوا تھا اور اوسکے متصل ایک چھوٹا سا حجرہ تھا اوسکو لوگ زیارتگاہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کہتے تھے اور میان سال بھر مین ایک میلہ ہوتا تھا اور تمام اہل اسلام جمع ہوتے تھے حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم نے اوس مکان کو بتعصب مذہبی بالکل منہدم کرادیا موضع اوکلیان پورہ و کھام کھیڑہ و سوہن تال وغیرہ مین اسٹیشن صاحبان کپاس کی تعمیر کردہ اب تک موجود ہین قصبہ ہذا کی زمین غربی کو اوپٹی اور زمین شرقی کو تلیٹی کہتے ہین کاشتکارون کو تخم بطور تقاوی سرکار سے دیا جاتا ہے بروقت پیداوار کے اصل تخم مع سوایہ دانہ سے لیا جاتا ہے چار من وزن کو مانی اور سو مانی کو مانسہ اور سو مانسہ کو کناسہ کہتے ہین یہان داد و ستد غلہ کی اسی وزن پر مقرر ہے اس پرگنہ مین فصل ربیع فصل خریف سے بہتر ہوتی ہے کاشتکار قوم راجپوت اکثر ہین اور اہیر و مینہ کم اور پٹواری قوم کایستہ ہین - یہان کے باشندے سر پر بال لمبے لمبے اور عمامے بڑے بڑے رکھتے ہین اور پارچہ نفیس بڑی بڑی آستینون کا پہنتے ہین مسلمان قوم افاغنہ بکثرت ہین

۵ یہ حویلی تین لاکھ روپیہ مین تیار ہوئی تھی اور اسکے باون چوک تھے اب بھی سات چوک بنے ہین باقی ویران اور دو دروازے اور سات کنوین ہین [illegible] سال سے ریاست ہذا کے تصرف مین ہے ۱۲ منہ

قوم ہنود مین بوہرہ ترکیہ واگروال مہاجن بیشود غیرہ بھی زائد ہین - بزمان شاہان سلنت تیموریہ یہان روپیہ کامل العیار رائج تھا پھر رفتہ رفتہ کم عیار ہوگیا تھا
حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور کے عہد مین روپیہ کامل العیار بنام محمد خانی معرفت دیوان شمس الدین احمد جاری ہوا چنانچہ اب تک
مروج ہے یہ روپیہ کامل العیار ہے زیور وغیرہ اس روپیہ سے تیار ہوتا ہے وزن سکہ محمد خانی ۱۱ ماشہ ۱ سرخ خالص ۱۱ ماشہ کسر ۰ ماشہ
اور دارالضرب اس پرگنہ مین عہد شاہی سے ہے چنانچہ دو سکون کے یہ الفاظ ہین سکہ زد برہفت کشور سایہ فضل آلہ - حامی دین محمد شاہ عالم
بادشاہ - سکہ مبارک محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی صاحبقران ثانی حضرت یمین الدولہ بہادر کے عہد مین جو سکہ جاری ہوا اوسکی یہ عبارت ہے
ایک جانب در عہد سلطنت ملکہ معظمہ رفیعہ الدرجہ وکٹوریہ ضرب سرونج - بجانب دیگر یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ
موضع اونارسی وکریم آباد مین برگ تنبول بکثرت ہوتے ہین چنانچہ لوگ گوالیار تک لیجاتے ہین - شکار کاہین اس پرگنہ مین بہت ہین اکثر
صاحبان انگریز یہان آکر شکار کھیلتے ہین - پرگنہ ہذا مین تین میلے ہوتے ہین - ایک مذہبی میلہ ہنود کا کہ ماہ اساڑہ مین بروز سہ شنبہ موضع کریم آباد
مین ہوتا ہے - دوسرا میلہ کشن کنڈ کا ماہ کاتک سدہ پونون موضع دیوپور مین ہوتا ہے اور تین روز تک رہتا ہے - تیسرا میلہ موضع ... مین
مین متصل لٹیری کے ماہ کاتک ہوتا ہے اور چار دن تک رہتا ہے - اس پرگنہ مین پانچ بڑی ندیان ہین باقی چھوٹی ہین -
یہان دو سیر رائج ہین ایک بوزن ۸۰ کلدار اسکو سیر پختہ کہتے ہین دوسرا سیر بوزن ۹۶ کلدار اسکو سیر خام کہتے ہین غلہ وغیرہ سیر پختہ سے
فروخت ہوتا ہے اور ترکاری وغیرہ سیر خام سے فروخت ہوتے ہین پرگنہ ہذا مین چہار مواضع کلان ہین کہ اونمین ایک ایک
ہزار آدمی سے زائد سکونت پذیر ہین -

نمبر	نام موضع	تعداد خانہ	تعداد مردم	مرد	عورت	فاصلہ از سرونج	سمت از سرونج	کیفیت
۱	خاص قصبہ سرونج	۲۷۸۰	۱۱۳۵۶	۵۶۲۵	۵۷۳۱	۰	۰	
۲	لٹیری	۴۷۵	۲۱۰۷	۱۰۸۳	۱۰۲۴	دس کوس	گوشہ جنوب ومغرب	
۳	انندپور کلان	۲۹۴	۱۱۹۷	۶۱۲	۵۱۵	نو کوس	غرب	
۴	اونارسی کلان	۲۱۸	۱۰۹۶	۵۶۱	۵۳۵	بارہ کوس	گوشہ غرب وشمال	
۵	رسلی ساہو	۲۱۲	۱۰۶۸	۵۴۶	۵۲۲	پانچ کوس	غرب	
میزان		۳۹۷۹	۱۶۸۲۴	۸۴۹۷	۸۳۲۷	۰	۰	

رقبہ کل پرگنہ مزروعہ و غیر مزروعہ پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک [illegible] ١٧ بسوہ

مزروعہ [illegible] — غیر مزروعہ [illegible]

چاہی [illegible] — بارانی [illegible] — قابل زراعت [illegible] — ناقابل زراعت [illegible] ١٧ بسوہ

محاصل سالانہ

معمولہ [illegible] سکہ محمد خانی

نقشہ دیہات پرگنہ سرونج ریاست ٹونک

نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع	نمبر	نام موضع
١	اسد کھیڑی	١١	احمد نگر عرف	٢٢	اکودیا	٣٣	بابل کھیڑی	٤٥	بامن کھیڑی سلی	٥٧	بلرام پورہ
٢	احمد آباد عرف		موتی پورہ	٢٣	اہیر کھیڑی	٣٤	برکھیڑہ کیدار	٤٦	بانس کھیڑی اسپال	٥٨	بانسکھیڑی اجیت
	کیلی کھیڑہ	١٢	انندپورہ کلان	٢٤	اعظم نگر عرف	٣٥	بموریا اودا	٤٧	باخبان	٥٩	برکھیڑہ گہوسی
٣	ابراہیم پور	١٣	اسیرداس		شہزاد پور	٣٦	بشن پور کلان عرف ریان	٤٨	باموری مزرعہ	٦٠	بہادرپور للچیا
٤	ادلاکھیڑی	١٤	اسیر گنج	٢٥	آنوانڈہانہ	٣٧	بہوزہ	٤٩	بابجہ	٦١	بہوگائی خرد
٥	ابواڈہانہ	١٥	اسلام نگر	٢٦	املانی	٣٨	برکھیڑہ بہوزہ	٥٠	بیرپور کلان	٦٢	بہلاکھیڑی کلان
٦	اندریرہ	١٦	آم کھیڑہ یعقوب	٢٧	اوراکھیڑی	٣٩	بلرام پورہ	٥١	بہورہ کھیڑہ نوآباد	٦٣	باندرسینا
٧	اوکری کھیڑہ کلان	١٧	آری نوآباد	٢٨	اگرہ	٤٠	بندی پورہ	٥٢	بہوگائی کلان	٦٤	بسیل گڈہ
٨	اہائی	١٨	اکبرپور	٢٩	احمد پور کلان	٤١	بھگونت پورہ	٥٣	بنارسی	٦٥	لیہار عرف جمرا کندل
٩	امین پورہ عرف	١٩	اوکلے کھیڑہ خرد	٣٠	بہوکرے	٤٢	بکتا	٥٤	برکھیڑہ دیو	٦٦	بہتولی سدپورہ
	بکتا کھیڑہ	٢٠	اتھائین کھیڑہ	٣١	پورہ کھیڑد	٤٣	بہوجوکھیڑی	٥٥	بہادرپور سنگھہ	٦٧	برکھیڑہ مانگن
١٠	ادنارسی کلان	٢١	ادویرام پورہ	٣٢	بہوٹریا	٤٤	برکھیڑی عرف بکریم پور	٥٦	بہلابڈی	٦٨	برکھیڑہ ہرگن

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۹	بانس کھیری کہرلتی	۸۹	بیرپور پربت پور	۱۱۰	باہان کھیری	۱۲۸	جیت پور	۱۴۹	چرچان کھوہ	۱۶۸	دوندکھیری
۷۰	بامن کھیری سانکلا	۹۰	بھلاکھیری خرد	۱۱۱	پوریہ	۱۲۹	جھوکر حوض	۱۵۰	چندرہے	۱۶۹	دو رلا
۷۱	بوڈہنا	۹۱	بہرارے	۱۱۲	پربت پور ویران	۱۳۰	جاوتے	۱۵۱	چنادر	۱۷۰	دوندکھیڑہ
۷۲	بھوریہ ڈل	۹۲	بہراگدہ	۱۱۳	تیندوراڑہ	۱۳۱	جھوجھلاکھیڑہ	۱۵۲	چپاپو	۱۷۱	ڈوڈگراڈل
۷۳	بشن پور خرد عرف	۹۳	بھلارارہی	۱۱۴	تسیا	۱۳۲	جھوکر عمریا	۱۵۳	چین پور	۱۷۲	دہرگا
	تناکھیڑی	۹۴	باستو ویران	۱۱۵	تاج پورہ	۱۳۳	جھرے	۱۵۴	چونپٹرہ	۱۷۳	دینپاکھیڑہ
۷۴	بانسکھیڑی گوگل	۹۵	بیچوکھیری	۱۱۶	ترہون پور عرف	۱۳۴	جرسینا	۱۵۵	چہاری	۱۷۴	دھینگرا
۷۵	بیرپور خرد	۹۶	برکھیڑہ دہنو		ملیاکھیڑی	۱۳۵	جان پور ویران	۱۵۶	حسن پور مزرعہ	۱۷۵	دہمرولی
۷۶	بھولی	۹۷	بڑاگاؤں	۱۱۷	تھوانگر	۱۳۶	جگتر		بھوریہ	۱۷۶	دینگیاکھیڑہ
۷۷	بگردوہ	۹۸	پیپلیا	۱۱۸	قصبہ تال	۱۳۷	جلال پورہ	۱۵۷	حیدرپور	۱۷۷	دموورکھیڑی
۷۸	بہاڈکھیڑی	۹۹	پیکولے	۱۱۹	تروریہ	۱۳۸	چونیاں کلاں	۱۵۸	حسین گڈہ	۱۷۸	دام کھیڑہ
۷۹	بامن کھیڑی کلاں	۱۰۰	پڑہ برہان	۱۲۰	تماۂ ویران	۱۳۹	چاندپور	۱۵۹	حفیظ نگر	۱۷۹	دہرم پور
۸۰	برکھیڑہ تال	۱۰۱	پگرانے	۱۲۱	ٹونکڑہ	۱۴۰	چاندریہ	۱۶۰	حسین پور	۱۸۰	دام کھیڑہ
۸۱	بڑودہ تال	۱۰۲	پروریا	۱۲۲	ٹونکا	۱۴۱	چک ناہرکھیڑی	۱۶۱	حفیظ پور عرف	۱۸۱	دیری باہان
۸۲	بسی پور	۱۰۳	پٹرہ جاندو	۱۲۳	جموئیاں کلاں	۱۴۲	چیناکھیڑی		کھوٹیتا	۱۸۲	دکین
۸۳	باجاکھیڑی	۱۰۴	پچھنڈی	۱۲۴	جھنڈوا	۱۴۳	چونیانوآباد	۱۶۲	خورم پور نوآباد	۱۸۳	دہسیرگڈہ
۸۴	بردہی	۱۰۵	پاروٹا	۱۲۵	حسرت کھیڑی	۱۴۴	چمرچمریہ	۱۶۳	خانپورہ	۱۸۴	دیبی لوری
۸۵	باموری حوض	۱۰۶	پیراکمار		عفرکریا	۱۴۵	چندیری	۱۶۴	خلیل پور نوآباد	۱۸۵	دولت پورہ
۸۶	برکھیڑہ سجن	۱۰۷	پرسورہ	۱۲۶	جموئیاں خرد	۱۴۶	چیت پور	۱۶۵	دیلوپور	۱۸۶	دام کھیڑہ
۸۷	برسینڈہ	۱۰۸	پیلکھیڑہ		یعنی پہار	۱۴۷	چنداڈہانہ	۶۶	درسیموکھیڑی	۱۸۷	دیوداس
۸۸	برکھیڑی اور اکھیڑی	۱۰۹	پاٹن	۱۲۷	جاجم کھیڑی	۱۴۸	چھپی کھیڑہ	۶۷	دوربگ	۱۸۸	رلیم پور دولت پور

١٨٩	رام ٹیک کوٹرا	٢١٠	زور آور کھیڑی	٢٣١	سمن کھیڑی	٢٥٢	علی نگر	٢٧١	کریل پور	٢٩٠	کولوا
١٩٠	رسولا ابراخ	٢١١	سنتھوکسہ پورہ	٢٣٢	ساہپور خرد	٢٥٣	عزیز پور ویران	٢٧٢	کندن کھیڑی	٢٩١	کریم آباد
١٩١	رتن بری	٢١٢	سرسواسس	٢٣٣	قصبہ سرونج	٢٥٤	سمرکھیڑے		عرف کندنالے	٢٩٢	کھٹونیا
١٩٢	رمناکھیڑی	٢١٣	سالرے	٢٣٤	ساکھلون	٢٥٥	علیگڈہ عرف کوڑہ	٢٧٣	کیٹرکھیری کلان	٢٩٣	کانکرکھیڑی خرد
١٩٣	ردیداکھیڑی	٢١٤	سری کوہ	٢٣٥	سمیرپور پربت پور	٢٥٦	فرید پور	٢٧٤	کولوکھیڑی عرف	٢٩٤	کیترہ
١٩٤	رسلی ساہو	٢١٥	سیدپورہ	٢٣٦	ساہن کھیڑی	٢٥٧	فیض پور عرف		موتی پورہ	٢٩٥	کانکرکھیڑی کلان
١٩٥	رگناتھ پورہ	٢١٦	سمیرپور نوآباد	٢٣٧	سری امیر		گلاب گنج	٢٧٥	کوکن گڈھ	٢٩٦	کھام کھیڑہ کلان
١٩٦	رسلی اہرن	٢١٧	ست پارہ	٢٣٨	سیرکھیڑہ	٢٥٨	فیروز گنج	٢٧٦	کندنکھیڑی جاوتے	٢٩٧	کلیان پورہ
١٩٧	راگھوگڈھ	٢١٨	سانکلاجولی	٢٣٩	سوجنان	٢٥٩	نوج پور	٢٧٧	کیلن کھیڑی	٢٩٨	کمریا
١٩٨	رحمن پورہ عرف نرائن پور	٢١٩	سنکھیڑہ	٢٤٠	سملا بوت	٢٦٠	نادر پور عرف	٢٧٨	کمرکھیڑی عرف نوگران	٢٩٩	ککراج
١٩٩	رنگنسان	٢٢٠	ساونکھیڑی دیو	٢٤١	سمرامیگناتھہ		کھوکھلاکھیڑہ	٢٧٩	کولاپورہ	٣٠٠	کھیرکھیڑی خرد
٢٠٠	رائے پور ویران	٢٢١	سرداتہ	٢٤٢	شاہ پور مزرعہ نوآباد	٢٦١	قاضی کھیڑی	٢٨٠	کالادیو	٣٠١	گوپال پور
٢٠١	ریشان	٢٢٢	سارہ	٢٤٣	شاہ پور	٢٦٢	کجناریا	٢٨١	کھیارکھیڑہ نوآباد	٣٠٢	گوریہ کھیڑی
٢٠٢	رسلی ہاٹ	٢٢٣	سگرہ	٢٤٤	شایستہ آباد	٢٦٣	کونڈی	٢٨٢	کھام کھیڑہ جرسینا	٣٠٣	گیون کھیڑی
٢٠٣	رام نگر ویران	٢٢٤	سگنان کھیڑی	٢٤٥	صفدرپور	٢٦٤	کشن پورہ	٢٨٣	کولوا پٹھار	٣٠٤	گولہ کھیڑہ
٢٠٤	ریسول	٢٢٥	سمری بصیر	٢٤٦	طاہرپورہ	٢٦٥	کمراکھیڑی	٢٨٤	کھیربیاہاٹ	٣٠٥	گریٹھ
٢٠٥	رسلی دامان	٢٢٦	سمری سکندرآباد	٢٤٧	طاؤکھیڑی	٢٦٦	کری کھیڑی کلان	٢٨٥	کریرہ عرف مدانگن	٣٠٦	گوپال نگر عرف نگر
٢٠٦	رتناکھیڑی	٢٢٧	سیجی کھیڑہ	٢٤٨	علی گڈہ	٢٦٧	کورواسئے	٢٨٦	کولواکھیڑہ نوآباد	٣٠٧	گھوسواتال
٢٠٧	رنیجھن	٢٢٨	ساہپور کلان	٢٤٩	عمرپامیٹہ	٢٦٨	کمینجرا اودا	٢٨٧	کھوندرپور	٣٠٨	گوارے
٢٠٨	رسول پور	٢٢٩	سنگھائی	٢٥٠	علی گڈہ مزرعہ	٢٦٩	کھاناکھیڑی	٢٨٨	کربکرہ خرد	٣٠٩	گنگاکھیڑی
٢٠٩	رام پور نوآباد	٢٣٠	سانکلاجگتھر	٢٥١	علی گنج	٢٧٠	کاچی کھیڑہ	٢٨٩	کوزہ	٣١٠	گھوٹوانوآباد

۲۱۱	کودست..ہ	۲۳۱	مہوتی	۲۵۰	سکیڑہ	۲۶۸	وریزیریٹ	[illegible]	ترکیڑہ	۴۰۵	بشمبری	۴۲۵	تمرنہ
۲۱۲	کولاکھیڑہ	۲۳۲	بالوتہ	۲۵۱	نام کھیڑی		تھوتیا	۳۸۸	ٹیم کھیڑیست	۴۰۶	جاناگر	۴۲۶	کرواڑہ
۲۱۳	گوپال پورہ	۲۳۳	مسعود پور عرف کھیڑی	۲۵۲	موتیلا	۲۶۹	منوتیاکرن	[illegible]	عصمت چراگھیر	۴۰۷	جوکرپیکی	۴۲۷	کرسے
۲۱۴	موتی کھیڑہ	۲۳۴	مندراساگر	۲۵۳	مجھیڑہ	۲۷۰	ہرکیا کھیڑی خرد	[illegible]	آم کیسرہ	۴۰۸	جیتون	۴۲۸	کہرانی کھیڑہ
۲۱۵	الدیوری	۲۳۵	مالیری	۲۵۴	منڈکھود	۲۷۱	ہرروڑ کھیڑی	[illegible]	اکلو	۴۰۹	جوندا کھیڑی	۴۲۹	کھجورہ گوپال
۲۱۶	لال پورہ	۲۳۶	ماہن	۲۵۵	...گڑھ	۲۷۲	ہرالا کھیڑی	۳۹۰	انوپ پورہ	۴۱۰	جاوڑلے	۴۳۰	کھیڑی شاہ آم
۲۱۷	لودیا کھیڑی	۲۳۷	مرسس	۲۵۶	نیانگر عرف	۲۷۳	ہرکوان کھیڑی کہلاتا	۳۹۱	انجل پورہ	۴۱۱	جیتورا	۴۳۱	کھجرہ بالے
۲۱۸	للچیا	۲۳۸	موتی پورہ کلاں		موہن پور	۲۷۴	ہاروکھیڑی	۳۹۲	اسیرگڑھ	۴۱۲	جنیور	۴۳۲	منجی پور
۲۱۹	لکھمن پورہ	۲۳۹	مہوا کھیڑی بلوچی	۲۵۷	ناک کھیڑہ	۲۷۵	ہتوتیا	۳۹۳	اجمیر پور کھرکا	۴۱۳	دہیریا دہو	۴۳۳	بھجل سرالے
۲۲۰	قصبہ لسیری	۲۴۰	محمد نگر آباد	۲۵۸	نرائن پور خرد	۲۷۶	یوسف پور	۳۹۴	باردو	۴۱۴	دیلودا	۴۳۴	موندلا گھاٹ
۲۲۱	للت پور	۲۴۱	مشہور رام پور	۲۵۹	نسوریرسے		عرف وزیرپور	۳۹۵	ببر کھیڑی	۴۱۵	رسلی گھاٹ	۴۳۵	منا کھیڑی
۲۲۲	لاہورہ	۲۴۲	مہاویر کھیڑی	۲۶۰	نیتواس خرد	۲۷۷	یمن پورہ	۳۹۶	باموری سال	۴۱۶	راج پورہ	۴۳۶	سمندر پور
۲۲۳	موندرادہ	۲۴۳	موندرا مانکس	۲۶۱	نرائن پور کلاں	۲۷۸	اوناسی تال	۳۹۷	بہرداس	۴۱۷	ادسیا	۴۳۷	ہلاریہ
۲۲۴	سوہن کھیڑی	۲۴۴	مہوا کھیڑہ	۲۶۲	ینولی	۲۷۹	اوستہالی	۳۹۸	برجا کھیڑی	۴۱۸	سمل پورہ	۴۳۸	منصوری
۲۲۵	ملیا کھیڑی	۲۴۵	محمود پور	۲۶۳	نور پور عرف	۲۸۰	پہنریہ	۳۹۹	بنیاد پشہ	۴۱۹	سونا	۴۳۹	نرکھیڑہ
۲۲۶	مہوا کھیڑہ ...	۲۴۶	...پورہ عرف		کہیورہ	۲۸۱	تھتر پور	۴۰۰	بربخ	۴۲۰	سمیل کھیڑی	۴۴۱	ہری پور
۲۲۷	مہیاراج کھیڑی		برکلا پورہ	۲۶۴	بنکاین	۲۸۲	راے کھیڑی	۴۰۱	بہان کھیڑی	۴۲۱	سلطان پور		دیہات معافی
۲۲۸	مونبر رادنا...	۲۴۷	مداگن ویران	۲۶۵	نیتواس کلاں	۲۸۳	رضا کھیڑی	۴۰۲	بیاسی	۴۲۲	سنولی	۴۴۱	سراج نگر
۲۲۹	محمد پور ملینا	۲۴۸	...پور	۲۶۶	ناگوری	۲۸۴	گدا کھیڑی	۴۰۳	بیر کھیڑی	۴۲۳	صفدر پور تاں	۴۴۲	ٹہوا کھیڑہ
۲۳۰	سوہن پورہ خرد	۲۴۹	مہو	۲۶۷	نرسنگھ پور	۲۸۵	کھنڈوار	۴۰۴	بنوتی	۴۲۴	صفدر پور عرف تمانلہ	۴۴۳	ہاشم پور

نقشہ تفصیل دیہات ریاست ٹونک

پرگنہ	تعداد دیہات	دیہات خالصہ	دیہات استمرار	دیہات جاگیر	دیہات معافی	کیفیت
ٹونک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	÷
علی گڑھ	[illegible]	[illegible]	دو	[illegible]	دو	÷
پیراوہ	[illegible]	[illegible]	÷	[illegible]	دو	÷
چھبڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	÷
نمبہیڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	÷
سرونج	[illegible]	[illegible]	÷	[illegible]	[illegible]	÷
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	÷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالۂ دوم مشتمل بر حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر و نواب یمین الدولہ و نواب امین الدولہ بہادر مع عہدہ داران ریاست وغیرہ علیٰ قدر مراتب

واضح ہو کہ مؤلف تاریخ حالات مفصل شجاعت و سخاوت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تاریخ ہذا میں اس غرض سے نہین لکھی کہ امیر نامہ مین سب و کاست درج ہین - ہان البتہ کچہہ کچہہ حال بطور سلسلہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا لکھکر حالات ہر سہ رؤسا ذوی الاحترام کہ انکے حالات - الی یومنا ہذا - قلم بند نہوئے تھے نوک ریز خامۂ صراحت ختامہ ہین -

رائے وقائع پسندان پر بتقریح مخفی نرہے کہ بعہد سلطنت جلالت پناہ محمد شاہ پادشاہ دہلی طالب خان عرف طالع خان ابن کالے خان بنیروال قوم کی جد امجد جناب نواب امیر الدولہ بہادر قصبہ جوہٹر علاقہ ملک بنیر سے آکر چندے مصطفےٰ آباد عرف رامپور مین قیام پذیر رہے وہانسے پہر موضع بزولی مین کہ ترینہ سرائے سے چہہ کوس کے فاصلے پر ہے ایک مدت تک سکونت گزین رہے پہر موضع مجاہد پور مین کہ ترینہ سرائے سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اور بزمانۂ پیشین موضع مجاہد پور ترینہ سرائے سے کچہہ بیشتر معمور و آباد تہا چند سال تک مقیم رہے پہر وہانسے آکر ترینہ سرائے مین قیام گیر ہوئے اور ترینہ سرائے ایک محلہ ہے محلات بلدہ سنبہل ضلع کہیڑ سے اور اوس زمانہ مین کٹہڑ کے نواب محمد علیخان بہادر رئیس تھے جب نواب علی محمد خان صاحب نے انتقال کیا اور بجائے نواب صاحب کے نواب دوندی خان مختار ضلع قرار دیئے گئے اسکے کچہہ دنون بعد طالع خان جد امجد امیر شیر گیر نے بہی اس سرا فانی سے رخت اقامت

باندہ و اِسی ایام مین اِنکے فرزند ارجمند مسمی محمد حیات خانصاحب یعنی حضرت والد امیر الدولہ بہادر خرد سال
مختار ضلع کیپر نے محمد حیات خان صاحب کو بسبب رفاقت طالع خانصاحب مرحوم کے زمرۂ اہل عزت
اعزاز بخشا بعد چندے نواب دوندی خان بھی راہی ملک بقا ہوئے محمد حیات خانصاحب بسبب بے بنیادی و ناپائداری
ملازمت بوساطے بر داشتہ خاطر ہو کر اکثر اوقات عبادت الٰہی مین مصروف رہتے تھے اور بعض اوقات حضرت
شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ جانشین ہو کر تصنیفہ قلوب مین سعی کما ینبغی فرماتے تھے۔ چونکہ وجہ معاش ہرزہ لولابد سے آخر الامر
بوجہ فہمایش غلام محی الدین خان وغیرہ اور رؤسا بلدہ سنبھل محمد حیات خانصاحب نے پیشہ ہنر اختیار کیا اور تا مدت العمر
بے غمی اور آسودگی کے ساتھ رہے محمد حیات خانصاحب علوم فلاسفہ و حساب و ہندسہ و نجوم سے تر مین مہارت کلی
رکھتے تھے۔

بیان ولادت باسعادت امیر الدولہ بہادر و حال مختصر از عہد آغاز ریاست تا وفات

سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۶۷ء عیسوی مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوقت شب تولد ہوئے ان قطعات فارسی و اردو
سے اونکی تاریخ ولادت مفہوم ہوتی ہے

قطعہ

چو نجم طالع بخت حیات خان افغان	عروج کرد کہ فرزند یافت فخر جہان
سروش گفت دو تاریخ دوم بدل سال	مہ افاغنہ ۱۱۸۲ھ برجیس قدر قوم پٹھان ۱۱۸۲ھ

ایضاً

سخاوت نے مبارکباد دی اکر شجاعت کو	کہ دونون کے لئے ایک مظہر کامل ہوا پیدا
ہوا تاریخ گویا یون سراپا لیکے اندیشہ	جواد بےمثل نیر و شیر دریا دل ہوا پیدا ۱۱۸۲ھ

اور الفاظ شب فرخ ۱۱۸۲ھ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے۔ آثار ثروت و دولت امیر شیر گیر کے جبین مبین سے نمایان
و درخشان تھے اور نشان بلند اختری و علو ہمتی کسنی ہی مین اپنا نشان ظفر فرق اقدس پر لئے کھڑے تھے مصداق شعر ہذا

بالائے سرش ز ہوشمندی ✤ میتافت ستارہ بلندی

لڑکپن مین اکثر لڑکے اونکے ہمراہ رہتے تھے اور اونکی رضامندی کو اپنے امور ضروری پر مقدم رکھتے تھے سیرت پسندیدہ و عادت حمیدہ اوس مولودِ مسعود کی یہ تھی کہ کھیل مین بہی شغلِ نوکری و تقسیم ماہواری اطفالِ ہم عمر سے رہتا اگر کچھ اونکے پاس ہوتے تو کوڑیان جمع کرکے اُنکو اُنکو ماہانہ علیٰ قدر مراتب تقسیم کرتے بعض اطفال کو اونمین سے بہ نیتِ عطاے عمدہ انتخاب فرماتے اطفالِ امیر خجستہ تدبیر کو اپنے کاندہون پر سوار کرکے گلی کوچون مین پہراتے اور بآوازِ بلند (نواب صاحب بہادر) کہتے جاتے - لڑکون مین کوئی نائب کوئی افسر کوئی رسالہ دار کوئی نقیب کوئی چوبدار بنتا امیر تہور تخمیر کا دل اسیطرح کے کہیل مین خوش رہتا جوکچہہ نقد گھر مین پاتے والدین سے پوشیدہ باہر لڑکون مین تقسیم کرجاتے ہرچند اونکے والدِ بزرگوار کلمات نصیحت آمیز گوش گذار کرتے تھے لیکن وہ عالی فطرت اِس کان سے اوس کان اوڑاتے طریقہٴ داد و دہش کو ہمیشہ مسلوک رکھتے ایک دن ایک درویش مجذوب نے کہ ترینہ سراے مین سکونت پذیر تھے اور ہر ایک خرد و کبیر اونکی ولایت کا معتقد تہا امیر تہور تخمیر کو اپنے پاس بُلا کر فرمایا اے بابا دودہ پیئے گا امیر والا تدبیر نے جواباً عرض کیا اگر براہِ عنایت دودہ عنایت ہوگا تبرکاً پی لونگا اوس درویش کامل نے پیالہ شراب کا جو اوسکے روبرو رکہا ہوا تہا اوٹہا لیا اور اوسمین سے دو گھونٹ پیکر امیر کو دیا اور کہا بابا اسکو پی لے چونکہ امیر نے اِس سے پہلے کبہی شراب نہ دیکہی تہی اور اوسکی بو اور مزے سے بہی واقف نہ تہے درویش کے ہاتہہ سے پیالہ لے لیا - اور ارادہ پینے کا کیا اور قریب مُنہ کے لاکر جب اوسکا مزہ اور رنگ اور بُو دودہ اور دوا کے خلاف پایا زمین پر پہینک دیا اور اوس فقیر کو سخت سُست کہکر اوسکے پاس سے چلنے کا قصد کیا اوس درویش انجام اندیش نے اوس جام کا حال بیان کیا اور کہا اے بے خبر یہ تونے کیا کیا مینے تجکو آبِ حیات دیا تہا افسوس صد افسوس تو اوس سے سیراب نہوا ورنہ مُدام سرستِ بادہٴ کام رہتا خیر جس قدر تیری قسمت مین تہا اوتنا تجکو ملا - امیر کو بسبب کم سنی کے اوس مجذوب کے کلام کا نتیجہ بخوبی دریافت نہوا [illegible] اوسکو تصور کرکے چلے آئے جب امیر کے شباب کا زمانہ آیا اور گُلِ عارض نے اپنا رنگ [illegible] نے دریا کے کنارے بیٹہکر بو المردی امیر شیر گیر کے دل تہور منزل مین بڑے بڑے حوصلون نے گہر بنایا خاطر شجاعت مناظر جب بڑا صدمہ پہونچا کہ تا زیست اور طبیعت والا فطرت پر خیال ارتقاے مدارج علیا غالب ہوا جب تا نہ دل مین حوصلہ نے زیادہ تر پاؤن پہیلائے بہائی کرم خجستہ تدبیر والد ماجد کے روبرو رخصت کا نام زبان پر لاکے اجازت کے خواستگار ہوئے لیکن شفقت پدری بر آمد ہوتی وفورِ محبت مانع آئی آخر والد ماجد نے اجازت سفر ندی چونکہ شوق سفر دامنگیر

امیر تو رتخمیناً ۱۲ برس کی عمر مین بلا اجازت پدری گھر سے صحرا کا راستہ لیا اوّل لکھنو گئے بعد ازان میرٹھ مین آکر شامل فوج غلام قادر خان ہوئے روزگار معقول کے بارہ مین نہایت کوشش کی مگر یاوری بخت بفحوائے کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهٖ ایک وقت معہود پر موقوف ہے سعی بے سود منفقود ساعی ہے توقف ہے - آخر امیر والا تدبیر نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ مین نے یہ دررہ بے اجازت والدین کیا ہے - امید حصول مطلب بیجا ہے اب یہی مناسب ہے کہ بجانب وطن مالوفہ جاکر والدین کی قدمبوسی حاصل کیجیے پھر حسب استجازت والدین بعد طے مراحل وقطع منازل قدرت خدا کا تماشا دیکھیے - الحاصل یہ خیال دل تو رمنزل مین جماکر جانب وطن معاودت کی والدین کی قدمبوسی سے سعادت دارین پائی - اپنے رفقائے ہمجلسہ سے ملے جن لڑکون کو ماہانہ تقسیم کرتے تھے اونکے ہمراہ مشق فنون سپاہگری مین مشغول رہنے لگے جب محمد حیات خان نے دیکھا کہ یہ جوان ہونہار ہے اور علامات امارت ونشان ثروت اسکی جبین سے بچپن سے نمودار ہے ایک دن بدل خوشی امیر سے فرمایا کہ اچھا بیٹا تمسے آدمی کا گھر مین بیٹھا رہنا مصلحت نہین تمہارا جانا خالی منفعت سے نہین جاؤ ہمنے تمہین حافظ حقیقی کے سپرد کیا اپنے دلپر صبر کا پتھر رکھ لیا - روزگار کر ودل کے حوصلے نکالو - بعد ازان امیر شیر گیر نے حسب استجازت پدری ۱۲۰۲ھ ہجری مطابق سال بستم جلوس شاہ فرخ سیر محمد شاہ عالم بہادر الملقب بہ علی گوہر مین کہ اسی سال سے ایک سال پہلے غلام قادر خان نے اوس بادشاہ بیگناہ کو نابینا کر دیا تہا بمقتضائے علو ہمتی وجوانمردی ہمراہ اپنے بہائی **کرم دین خان** کے کہ بطن حرم سے تھے جانب دارباڑ وگجرات دخاندیس سفر کیا پھر اپنے دولت خانہ کیطرف لوٹ آئے - چونکہ جائداد واملاک پدری پر بسبب علو ہمتی کے اکتفا نفرماتے تھے بفحوائے اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ امیر شیر گیر نے دوبارہ سفر اختیار کیا اور جانب مالوہ تشریف لے گئے چونکہ شجاعت جبلی وبلند حوصلگی امیر شیر گیر کی فطرت مین تھی بعنایت الٰہی اقبال نے یاوری کی اور دولت دنیوی نے روز بروز ترقی پائی اگرچہ اپنے دولتخانہ سے مع چند رفقا رتو دمنش سفر اختیار کیا تہا مگر بسبب اخلاق ذاتی وسیر چشمی ودریا دلی کے انکی جمعیت یوماً فیوماً بڑہتی گئی اور جو ہرکس وناکس ان سے ملا انکی رفاقت [illegible] وخواہی کو اپنی ترقی کا باعث سمجھنے لگا حتی کہ روسا کھیچی واڑہ ودیگر سرداران علاقہ مالوہ کے کہ دونون کے لئے ایک منظم نواب امیر الدولہ بہادر کی جاگیر مین ہوئی - چنانچہ جسوقت راجہ سبے سنگہ کھیچی والی ریاست راگھوگڈہ اور جواد بیل نیروشیر [illegible] آلہیہ بہادر سے لڑائیان متواتر درپیش ہوئین تو والی راگھوگڈہ نے نواب صاحب بہادر بالقابہ کو اپنی رفاقت و دولت آمادہ کیا اور حضرت نواب صاحب بہادر ممدوح حسب استدعا سے راجہ موصوف اوسکی فوج مین مع یکہزار رفقائے ظفر قرین اقدس کے داخل ہو کر سرداران سندھیہ سے مقابل

ہوسنے اور چند لڑائیان بہت خوبی و اسلوبی سے کے ساتھہ لڑین فوج سیندہیہ باوجود کثرت افواج کے گاہے مغلوب وگاہے غالب ہوئی مگر سرداران سیندہیہ کے حوصلے یکقلم پست ہو گئے چونکہ منجانب راجہ جے سنگھ بھی چندان تواضع و اخلاق بندگان حضرت نواب صاحب بہادر نے ملاحظہ نفرمائے تو حسب درخواست سرداران علاقہ سیندہیہ اونکے معاون رہے قریب سات مہینے کے وہان رہکر بجانب بلدۂ بہوپال چلے گئے نواب محمد حیات خان بہادر والی بہوپال نے تذکرہ شجاعت وجوانمردی حضرت نواب صاحب بہادر کا سنکر اونکو مع اونکے رفقا کے بخوبی تمام بہوپال مین ٹھیرایا لیکن نواب محمد حیات خان بہادر سے بہی انکی خاطرداری قرار واقعی بمعرض وقوع نہ آئی پھر یہ کیفیت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر والی اندور کے گوش زد ہوئی مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر نے بسبب ناچاقی کاشی راؤ ہولکر اپنے بڑے بہائی کے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر بالاتفاق کو سنہ ۱۲۱۴ہجری مین بذریعہ تحریر شوقیہ اپنی رفاقت مین بشہر شجاعلپور طلب کرلیا۔ چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ملاقات ہر دو روسا نامدار معلوم ہوتی ہے ؎

چو بر خورد ندا میر ور او تہو لکر | معاہد مہر ورزی را بہر حال
ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت | قران ترک و ہندو حلّ اقبال

۱۲۱۴ھ

پہر جسونت راؤ ہولکر نے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر سے یہ وعدہ مستحکم کیا کہ جسقدر ملک فتح ہوگا بین میرے اور آپکے نصف نصف تقسیم ہوجائے گا چنانچہ نواب صاحب بہادر نے لشکر جسونت راؤ ہولکر مین شامل ہوکر وہ کارہاے نمایان کیے کہ زبان زد خلق ہین اور بدولت حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر کے کاشی راؤ ہولکر پر بہی جسونت راؤ ہولکر نے فتح پائی۔
جب مہاراجہ ہولکر قابض ملک مالوہ ہوا تو نواب صاحب بہادر کو اختیارات دیکر بدرجہ غایت خوشنود فرمایا اور باہم سلسلۂ اتحاد کو اسقدر بڑہایا کہ گویا مہاراجہ ہولکر اور حضرت امیرالدولہ بہادر مین کچہہ فرق نرہا نواب صاحب بہادر نے سنہ ۱۲۱۵ہجری مین مہیسر اور دہار پر قبضہ کیا اور میجر نیک صاحب کو جام کہانی پر اپنا محکوم بنایا اِسی ایام مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کی آنکھہ پر صدمہ پہونچا اوسکی تفصیل اس طرح ہے کہ ایک رات ہولکر نے دریا کے کنارے بیٹھکر پانی مین مشعل چہوڑا دی اور اوسپر گولیان لگانا شروع کیا قضارا بندوق شق ہوگئی اور ہولکر کی ایک آنکھہ پر بڑا صدمہ پہونچا کہ تا زیست اوسکا داغ رہا بعدازان نواب صاحب بہادر نے شہر شجاعلپور پر لشکرکشی کرکے فتح کرلیا مگر نواب صاحب بہادر کے بہائی کرم دین خان کہ بطن حرم سے تھے ضرب غلولۂ بندوق سے شہید ہوگئے تاریخ رحلت لفظ (دریغا) سے برآمد ہوتی ہے حضرت نواب صاحب بہادر کو اِنکے انتقال سے سخت رنج و الم ہوا
۱۲۱۵ھ

پہر نواب صاحب بہادر نے بجائے برادر مرحوم صاحبزادہ صالح محمد خان ہمشیرہ زادۂ خود کو مقرر کیا کرم دین خان مرحوم کی دو
حقیقی ہمشیرہ تہین بختاور بیگم منکوحۂ محمد دین خان و گل بیگم منکوحۂ محب اللہ خان ولایتی - اور نواب صاحب بہادر کی
دو ہمشیرہ حقیقی تہین خدیجہ بیگم منکوحۂ شیخ تبارک اللہ و زینت بیگم منکوحۂ دلیل خان ۱۲۱۶ھ ہجری مین بسبب
اشتعالک کجا کنور بدکہر بسیر تہانہ وار بہجا جلیور کے امیر شیر گیر و مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر مین یک گونہ شکر رنجی ہو گئی تہی - آخر مجبور ہو کر ایک
دن امیر والاتدبیر نے براہ حکمت عملی مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کا تخلیہ مین کمر بند پکڑ کے سیدہے ہاتہہ سے کٹاری چہوٹی جو اوسکی کمر
مین تہی نکالکر کہا کہ اسوقت مین تن تنہا ہون اگر میرے مار ڈالنے مین تمہارا عروج متصور ہے تو اسوقت دریغ نکرو اچہا موقع ہے
اپنے جی کی حسرت نکال لو اور جو محض مخالفوں کے بہکانے پر عمل در آمد ہے تو مین تمکو اسی وقت ہلاک کرتا ہون آیندہ جو کچہہ ہوگا
دیکہا جائے گا ہولکر نے نادم ہو کر امیر شیر گیر سے عذر کیا اور کہا کہ ایسا معاملہ جو خلاف راستی و دوستی ہو ہرگز ہرگز وقوع مین نہ آیگا -
تم مجکو اس عہد پر ہمیشہ محکم سمجہو مجہے چہوڑ دو پہر امیر خوش تدبیر نے اوس سرکش کو اسطرح نیچا دکہایا کہ پہر کبہی سر نہ اوٹہایا اور مخالف بہی نادم
و پشیمان ہوئے بلکہ بعض بعض اپنی سزا کو پہونچے - متعلقان مہاجی سیندہیہ کا پونا سے اوجین مین آنا ہولکر کی فوج سے
لٹ کر چیتور مین لکہوا کے پاس جانا پہر قلعۂ شاہجہان پور مین لکہوا کا محصور ہو کر شکست کہانا کلوس صاحب فرنگی ملازم دولت راؤ
والیٔ دکن کا مع کمپو سرونج مین آنا یوسف خان عامل کا امیر شیر گیر کو اطلاع کرنا امیر والاتدبیر کا برسبیل یلغار بجانب سرونج
روانہ ہونا فرنگی مذکور کا آرون کیطرف سراسیمہ ہو کر چلا جانا پہر راجہ ناگپور کا مع فوج راجہ ساگر بمقام دیوری کو جہا مر علاقہ بندیل کہنڈ پر امیر شیر گیر
سے مقابلہ کرنا شام کو شکست کہا کر بہاگ جانا پہر دولت راؤ سیندہیہ کا بافسری بلونت راؤ بانگڑہ و کمپنو چورس صاحب کا کہ اوسکے
ہمراہ بیس ہزار سوار جرار پنڈارے تہے روانہ ہو کر اوجین پر آنا اور ہولکر کا بوجہ کمی سپاہ طرح دیکر بجانب سوری کہ شہر ہنڈیا سے
ایک منزل ہے چلا جانا وہان دو پلٹنون پر (جو دکن سے بنا بر کمک بلونت راؤ بانگڑہ آکر سکونت پذیر تہین لوٹ لینا پہر ہولکر کا
امیر شیر گیر کو مقام شجاعل پور سے بغرض مقابلہ فوج بلونت راؤ و جورس صاحب کے بلوانا پہر ہولکر کا مع امیر شیر گیر فوج حریف سے
مقابلہ کرنا جورس صاحب اور بلونت راؤ بانگڑہ کا شکست کہا کر بہاگنا اور دو سو گورے فرنگی اور کئی سو تلنگون کا فوج حریف سے
سر میدان کام آنا ۱۲۱۷ھ ہجری مین یہ کل واقعات واقع ہوئے ہین - پہر دولت راؤ والیٔ دکن کا مع سرجی راؤ گہاٹگیہ و سدا شیو راؤ
بخشی و بالا راؤ انگلیہ و ہر سہ کمپو ہائے فرنگی یعنی لستر کیل صاحب و والیس صاحب و پیرو صاحب و فوج جنسی سواران
رسالہ و سواران پنڈارہ و لشکر مرہٹی کے کہ ستاون ہزار سوار و پیادے تہے امیر شیر گیر و ہولکر سے اوجین پر مقابلہ کرنا اور ہولکر پر نظر

کمی سپاہ مستعفانہ بتسخیر چاندور جانا اور امیر والاتدبیر کا خاندیس و دولت آباد و نراین گڈہ کا فتح کرنا پہر مقابلہ ہونا لشکر سداشیو راؤ بخشی و دوالیس صاحب ملازم سیندہیہ کا کہ پچیس ہزار سوار و نکے ساتہ آیا تہا فوج نواب **شہامت خان** و ناگوجی پنڈت ہمراہیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے اور نواب و پنڈت کا پس پا ہونا پہر فوج امیر شیر گیر کا مع چیل کس بہادران شجاعت توامان مثل نواب جمشید خان و نواب محمد سعید خان وغیرہ کے حملہ کرنا مخالفین کا شکست کہا کر پونا کو واپس جانا پہر لشکرکشی کرنا امیر شیر گیر و ہولکر دلیر کا پونا پر اور لڑنا دولت راؤ سیندہیہ کا مع فوج باجی راؤ پیشوا کے اور بخشی **اعظم خان** ملازم امیر شیر گیر کا جو لاکہہ روپیہ ماہوار پاتے تہے بر سر میدان جنگ داد شجاعت دینا اور والیس صاحب کا واصل جہنم ہونا باجی راؤ پیشوا کا شکست کہا کر بہاگنا پونا پر نواب امیر الدولہ بہادر و ہولکر کا قبض و تصرف ہونا پہر باجی راؤ پیشوا کا مع اٹہارہ ہزار پیادہ سے بندوقچی کے قلعہ ماڈہ پرکہ کوہستان ملک کوکن مین قریب دریاے شور کے واقع ہے چلا جانا امرت راؤ پیشوا ولیعہد سرکار کہ نظربند رکہنا تہہ راؤ والد باجی راؤ کے جو قلعہ جنیر مین کہ پونا سے چار منزل پر واقع ہے استقامت پذیر تہا بلوا کر مسند نشین کرنا پہر امیر شیر گیر کا قلعہ ماڈہ کا فتح کرنا اور باجی راؤ پیشوا کا قلعہ ماڈہ سے بہاگ کر قلعہ سرنگ درگ کو جو جزیرہ مین واقع ہے چلا جانا اور شمشیر بہادر پسر علی بہادر کا جو سوار دن مین قلعہ بند تہا امیر شیر گیر سے امان خواہ ہونا امیر کا پندرہ روز تک اوس قلعہ مین رہنا پہر باجی راؤ کا تن تنہا بسواری جہاز بسئی مین جو قریب بمبئی ہے جرنیل واسلی صاحب فرنگی کے پاس جانا اور وہان کلوس صاحب سفیر دولت انگلشیہ حاضرباش پونا سے عقب مین امیر شیر گیر کے امرت راؤ سے رخصت لیکر جرنیل موصوف کے پاس آنا پہر رکہنا تہہ راؤ پیشوا کا انگریزونکو حسب دستور سابق لکہنا اور فوج انگریزی کو اپنی کمک پر لیکر بجانب پونا روانہ ہونا اور امیر والا تدبیر کا متعلقان باجی راؤ کو تسلی دلاسا دیکر پونا مین لانا اور اسی ایام مین **محمد شاہ خان** کو کہ پہلے ایک پلٹن کے افسر تہے خلعت فیل و پالکی دیکر بخطاب کرنیل سرفراز فرمانا پہر باجی راؤ و جرنیل واسلی صاحب کا مع بائیس پلٹنونکے مقام بسئی سے بجانب پونا روانہ ہونا اور دولت راؤ سیندہیہ رگہوجی گہوسلا سرداران علاقۂ پیشوا کا بہی بے شمار فوج لیکر اسطرف متوجہ ہونا اور مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کا یہ ہجوم افواج سنکر پونا سے نکل کے اورنگ آباد کو چلا جانا اور امیر والا تدبیر کا مع نواب شہامت خان و ناگوجی و فتح سنگہ مانیا و کرنیل محمد شاہ خان و امام بخش و قادر بخش افسران پنڈارہ و فتح خان و احمد خان وغیرہ رسالداران لشکر بجانب مرچ کوچ کرنا اور اثنای راہ مین رحیم بیگ و محب اللہ خان لنگ کا جو عامل کوٹ سے زر معاملہ لینے گئے تہے فائز المرام ہوکر داخل لشکر امیر شیر گیر ہونا بعد ازان جرنیل واسلی صاحب فرنگی کا مع فوج بیکران بکمک باجی راؤ پیشوا آنا یہ کل واقعات سنہ ۱۲۱۸ ہجری مین بمعرض وقوع آئے تہے

هین ازان بعد بافوج بے شمار شیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان والی حیدر آباد اور رگهوجی گهوسلا اور دولت راؤ سیندهیه کا مع تین کپواسی ہزار سوار کے ضلع برہان پور مین آنا اور مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کا امیر شیر گیر کو اورنگ آباد مین طلب کرنا - اور شیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان والی حیدر آباد کا دربارہ آشتی نواب امیر الدولہ بہادر سے جرنیل واسلی صاحب سے گفتگو کرنا جرنیل صاحب موصوف کا حسب راے شیر الملک کے امیر شیر گیر کے واسطے ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور ملک کا اقرار کرنا اور غلامی خان معتمد امیر کو شیر الملک کا بواسطہ ہموطنی اندر بیتاب طلب کر کے مافی الضمیر کا اظہار کرنا - اور غلامی خان کا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے صلح کا پیام ادا کر کے جواب لینا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا بغیر صلاح مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر کے جنگ سے گرگ آشتی کو بہتر جاننا پھر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا میرزا رحیم بیگ کو شیر الملک کے پاس بھیجنا شیر الملک کا اپنے ایک معتمد کے ساتھ مع یک کرانی جرنیل واسلی صاحب کیطرف سے ساٹھ لاکھ روپیے کی ہنڈویان دیکر امیر کے پاس بھیجنا پھر مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر سے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا اندرین بارہ گفتگو کرنا مہاراجہ ہولکر کا اس امر مین ششدر و متحیر ہونا امیر شیر گیر کا روبرو ہولکر کے ہنڈویون کو چاک کر کے پھینک دینا پھر دولت راؤ سیندهیہ کا مہاراجہ ہولکر سے بمعاہدہ باہمی صلح کرنا اور امیر والا قدر و جسونت راؤ ہولکر کا بجانب ملیسر جانا پھر دولت راؤ سیندهیہ راؤ سیندهیہ و گهوسلا کا لشکر انگریزی سے سر میدان شکست کہا کر صلح کرنا جرنیل واسلی صاحب کا گهوسلا سے صوبہ اڑیسہ و برار کی دست آویز اپنے نام لکہوانا اور دولت راؤ سیندهیہ کو قلعہ آسیر وغیرہ دیکر پونا کو چلا جانا ۱۲۱۹ ہجری مین یہ واقعات ہوئے ہین پھر مہاراجہ ہولکر کا بجانب شاہپور و دار الخیر اجمیر جانا وہان سے طرف کٹنگڈہ کے بارادۂ مقابلۂ لیک صاحب امیر شیر گیر کا بجانب بندیل کهنڈ اور کالپی کے نہضت فرما ہونا اور مقام کونچ پر بسرداری نواب محمد سعید خان و نواب سرور خان و نواب جمشید خان و صاحبزادہ صالح محمد خان و سواران آفریدی جین صاحب فرنگی کا محاصرہ کرنا پھر جان بتیس صاحب فرنگی سے قصد مقابلہ کرنا جان بتیس کا خوف امیر شیر گیر سے خائف و ہراسان ہو کر بجانب دشت سرسی اور شعاب جبال مین پناہ گزین ہونا پھر لیک صاحب کا مالی سین صاحب و لوکین صاحب و پولین صاحب کو مہاراجہ ہولکر متعین کرنا پھر فرنگیون کا سر میدان منہزم ہو کر بجانب متھرا جانا پھر پولین صاحب کا کردت پر لشکر مہاراج ہولکر سے مقابلہ کر کے مع بست گوردن کے کشتہ ہونا اور افضل خان سردار فوج کوٹہ کا اس جنگ مین کام آنا اور فیض طلب خان سردار ہیبچ کا زخمی ہونا دریاے حتلا بز فوج ضنیم کا خوف سواران ہمراہی غلامی خان معتمد امیر سے تیس توپین چھوڑ کر فرار ہو جانا پھر مالی سین صاحب کا اکر لشکر مہاراج ہولکر سے مقابلہ کرنا پھر توپین چھوڑ کر فقط ایک توپ ہمراہ لیکر بھاگ جانا

پھر خوش حال گڈھ مین مال سین صاحب کا آکر محاصرۂ لشکر مہاراج ہولکر سے تنگ آنا اور ایک توپ باقیماندہ کو بھی چھوڑ کر دہلی کی جانب فرار ہو جانا - پھر جرنیل لیک صاحب کا کانپور مین خبر آمدنِ لشکر ہولکر سنکر متہرا کیطرف بافوجِ بیکران روانہ ہونا پھر لیک صاحب کا خبر محاصرۂ جرنیل لونی اختر صاحب ناظم دہلی جو مہاراجہ ہولکر کے کپوسنے بسر کردگی ہرناتہ چیلہ کر رکہا تہا سنا اور دہلی کا قصد کرنا مہاراجہ ہولکر کا قبل جانا - فرخ آباد پر یورش کرنا بسبب عدم تندہی بابوسیندہیہ وتانتیا سیندہیہ واشرف بیگ کپتان توپخانہ ہولکر لیک صاحب سے شکست پانا کمپنو اور مہاراج کا لوٹ کر ڈیگ آنا اور اشرف بیگ کپتان کا جماعت لشکر مہاراج سے نکلکر فوج انگریزی مین داخل ہونا یہ واقعات سنہ ۱۲۲۰ہجری مین وقوع پذیر ہوئے ہین مہاراج ہولکر کا بہرت پور جانا امیر شیر گیر کو بسیلے سے کمک پر بلانا جرنیل لیک صاحب کا بہرت پور پر مورچے لگانا یورش کرنا بے تیل و مرام رہنا امیر شیر گیر کا آنا انگریزون کا محاصرہ سے بیدل ہونا امیر کا سنبہل مراد آباد سے غارت مین اموال کثیر لانا پھر بیلغار لوٹ کر بہرت پور مین مہاراج ہولکر سے آملنا اور محمد شاہ خان کرنیل کو امیر والا تدبیر کا بخطاب مختار الدولہ سرفراز فرمانا جرنیل لیک صاحب کا امیر شیر گیر کو بواسطہ موٹہی صاحب فرنگی ناظم بندیل کہنڈ یہ پیام دینا کہ پیش ازین اورنگ آباد مین جرنیل حاسلی صاحب سے جو اقرار ملک و مال درمیان آیا تہا تیرہ لاکہہ روپیے کا ملک اوسپر مستزاد لوتاخت و تاراج چہوڑدو اس پیام کو امیر شیر گیر کا نہ قبول کرنا پھر جرنیل جون صاحب کا مع کمپنوے انا گڑ گرد و جرنیل فریزر صاحب وبری صاحب کے بڑودہ علاقہ گجرات سے مالوہ مین آنا اور اپناجی ظرف دار امیر شیر گیر کو جرنل جون صاحب و جرنیل لیک صاحب کا دربارۂ علیحدگی از فوج امیر چٹہی لکہنا پہر راجہ درجن سال کہیچی کا مختار الدولہ محمد شاہ خان کو مع بنگاہ و خدام محلسرا شاہ ہورہ متعلقۂ مالوہ مین لانا پہر راجہ ظالم سنگہ والی کوٹہ کا محمد نور خان نامی افغان کو جو معتمد علیہ کو بنابر طلب پاس مختار الدولہ محمد شاہ خان بہادر کے بہیجنا اور مختار الدولہ بہادر کا مع بنگاہ و خدام و محلسرا شیر گڈہ مین سکونت پذیر ہونا بہرت پور کے راجہ کا دس لاکہہ روپیہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بہیجکر اپنی کمک چاہنا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا جانب سنبہل جانا جرنیل اسکات صاحب سے مقابلہ ہونا اکثر اہل لشکر کا بسبب تاخت و تاراج نعماے بیکران حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے جدا ہو جانا پہر شیر کوٹ اور افضل گڈہ پر امیر شیر گیر کا بسرداران جان نثار مثل نواب جمشید رد ہر ونواب محمد سعید خان و نواب حمت خان و باقی محمد خان و نواب شہامت خان حملہ آور ہونا پہر نواب امیر الدولہ بہادر کا سنبہل وطنِ مالوفہ سعود کو آنا اور روسا و بزرگانِ شہر کو علی قدر مراتب خلعت و انعام دینا پہر سکندر صاحب کا معیت دو ہزار سوار سنبہل مین آنا امیر شیر گیر کا سکندر صاحب کو گہیر لینا صاحب موصوف کا تنگ آکر غدر کرنا پہر مالی سین صاحب کا بنابر کمک سکندر صاحب کے آنا ابراہیم پور کے احاطے مین محصور ہونا پہر مالی سین صاحب کی کمک

کیواسطے اسمٹ صاحب کا وہان آنا امیر کا مصلحتِ وقت سمجھکر وہان سے طرح دیکر کوچ کرنا پھر بفہمایش نواب
باقی محمد خان و نواب شہامت خان و نواب جمشید خان و فیض اسد خان بنگش و عمر خان آفریدی و منور خان و عبید اللہ خان
قدیمی کہ خسر مولف کے حقیقی نانا ہوتے تھے وہان سے کوچ کرکے بجانب بھرت پور روانہ ہونا اسی اثنا مین راجہ
رنجیت سنگہ والی بھرت پور کا لیک صاحب سے صلح کرنے کا حال امیر شیر گیر کو معلوم ہونا اور بخشی بھوانی سنگہ اور مرتضی خان بنگش
و بہادر خان وغیرہ سرداران ہولکر کا رفاقت آقا سے خود چھوڑکر جرنیل لیک صاحب سے مل جانا۔ مہاراجہ ہولکر و امیر شیر گیر کا انباجی انگلیہ
کو تنگ کرنا پھر انگلیہ کے ایما سے دولت راؤ سیندھیہ کا انگریزون سے مل جانا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ جسونت راؤ
ہولکر کی رفاقت چھوڑنا پھر مہاراجہ ہولکر اور امیر شیر گیر کا امرت سر جانا اور انگریزون سے مصالحت کرنا۔

کیفیت مختصر انگریزون سے مصالحت کی اسطور پر ہے کہ مہاراجہ ہولکر اور امیر شیر گیر نے مشورت کرکے دار الخیر اجمیر سے
بعزم پٹیالہ کوچ کیا مختار الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر کا کمپو یہان چھوڑکر موجودہ فوج سے مہاراجہ ہولکر کے ہمراہ ہوئے سانبھر کشو کنڈلیہ
نارنول ضلع ہریانہ ہانسی حصار کی راہ زرمعاملہ لیتے ہوئے پٹیالے پہنچے راجہ صاحب سنگہ رئیس پٹیالہ سے ملے وہان سے زرمعاملہ
لیا اسی اثنا مین جرنیل لیک صاحب با فوج جرار متھرا سے کرنال کے قریب آ گئے یہ خبر سنکر دونون سردارون نے اس عزم پر
نشست کی کہ رنجیت سنگہ سے سازش کرکے انگریزون پر ٹوٹ پڑین اگر سکھہ کمک ندین تو شاہ شجاع الملک بادشاہ کابل سے
ملین شاہ کی ظل حمایت مین معاندین سے انتقام لین ستلج اور دوآب اوترکر مہاراج نے نواب شہامت خان کو آگے بھیجدیا تھا
تاکہ یہ اول پہنچکر رنجیت سنگہ سے تقریب موافقت کرین نواب شہامت خان نے امرت سر تک سکھون کے کئی سردارون سے
سازش کرکے مہاراج ہولکر کو لکھا کہ مینے چند سرداران نامی کو موافق کرلیا ہے عنقریب رنجیت سنگہ کو راہ پر لاتا ہون مہاراجہ ہولکر نے
بھاؤ بھاسکر معتمد خاص کو بھی رنجیت سنگہ کے پاس بھیجا امیر والا قدر و مہاراجہ ہولکر منتظر و نگران بعزم کابل اٹک کیطرف چلے جاتے
تھے کہ بھاؤ بھاسکر نے ایک تسلی نامہ متضمن طلب امیر و ہولکر رنجیت سنگہ سے لکھواکر بھیجا اوسے وصول پاکر دونون مطمئن ہوئے
امرت سر کی جانب چلے راجہ رنجیت سنگہ نے دو تین کوس بڑھکر تواضع کیا شہر مین لیجاکر ٹھہرایا ڈیڑھ مہینے وہان مقیم رہے اس اثنا
مین لیک صاحب کرنال سے پٹیالے آ گئے وہان سے ستلج کے کنارے آکر زیر قلعہ خیمہ زن ہوئے آخر بھیر کو وہان چھوڑکر تنہا
فوج سے جلندہر کے پاس آ گئے چونکہ صدر کلکتہ سے متواتر چٹھیان بدین مضمون آرہی تھین کہ امیر و مہاراج سے نہ لڑو صلح کرلو اور
لیک صاحب کو بھی یہ خوف پیدا ہوا تھا کہ مبادا سکھہ کمک پر آئین مقابلہ دشوار ہو جائے اس لئے چاہا کہ کسی ایسے فیلسوف دانا کو [illegible]

کام ہے یہین جو حکمت عملی امیر و مہاراج ہی کو با ہم آشتی کرے آخر ایک مسلمان شیخ کو مامور کیا شیخ موصوف لیک صاحب سے پہلے آغاز ہو رخصت پاکر اول لشکر امیر مین آئے امیدواری کرکے نوکر ہوگئے چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے میرا بہائی سرکار انگریزی مین ملازم ہی اگر آپ کہین تو اوسکی معرفت معاملہ مصالحت طے ہو جائے امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزون کی طرف سے اسی کام کو آئے ہو تمہارے حق مین یہی بہتر ہے کہ تم ہمارے لشکر سے نکلجاؤ شیخ موصوف رخصت ہو کر سیٹہہ بالارام مصاحب و مشیر مہاراج سے ملے اوسکی واسطے سے مہاراج ہولکر کو مصالحت پر راضی کرکے جرنیل لیک صاحب کو بشارت دی جرنیل لیک صاحب نے خوش ہو کر اپنے خزانچی ہرسکہہ رائے سے ایک خط بالارام سیٹہہ کو بہجوایا یہ دونون ہمقوم اور دوست تھے اسنے اوسے لکہا کہ تم مہاراج کو راضی کرکے یہان آجاؤ ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری رای سے کل مقدمات مصالحت طے ہو جائین سیٹہہ نے وہ خط مہاراج ہولکر کو دکہایا مہاراج اس کام کو عین مصلحت جانکر امیر کے پاس آئے بات کو چہپا کر امیر سے کہا رنجیت سنگہ وغیرہ رئیسون مین یہ ہمت نہین کہ ہماری امداد کرین شجاع الملک کا لانا کیسا وہان تک پہنچنے ہی کا خرچ ہمارے پاس نہین کہئیے آپ کی کیا صلاح ہے امیر نے کہا رنجیت سنگہ وغیرہ مین ہمت نہین نسہی مین کابل جاتا ہون پہر شاہ کو ملک پر لاتا ہون ہمارے پاس دس پندرہ لاکہہ کے جواہر ہین یہ شاہ کو دونگا - باقی دہلی لکہنؤ سے وصول کرکے دینے کا اقرار کرونگا - انگریزون کو ہند سے نکالونگا مہاراج نے کہا جو شاہ نہ آئے امیر نے کہا کچہہ پرواہ نہین اٹک تک جاکر اپنے ہم وطن اور ہم قوم پٹہانون کو جمع کرونگا لاکہون یوسف زئی ساتہہ لے کر لوٹونگا الغرض اس ملک کو لوٹونگا اعدا سے انتقام لونگا (سر نہین یا سرو ہی نہین، جب اوکہلی مین سر دیا تو موسل سے کیا ڈرنا) مہاراج نے کہا دو چار ہزار سوار ہمرکاب لیے بغیر تمہارا کابل جانا نازیبا ہے بس اتنے ہمراہیون کے مصارف کی ناگزیر فکر کرنا ہے اس لئے مین چاہتا ہون کہ وہ جواہر بالارام سیٹہہ کو دیکر اوسے کوٹ کانگڑہ کے ضلع مین بہیجون وہان سیٹہہ جوہری بہت ہین یہ روپیہ لے آوے پہر جو صلاح ٹہیرے کیا جاوے امیر شریر گیرتہ کار سے واقف نہ تہے راضی ہوگئے پہر مہاراج ہولکر نے امیر الدولہ بہادر سے پوشیدہ اپنے سردارونکو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح لی سب نے باتفاق کہا کہ اگر امیر الدولہ بہادر کابل گئے اور شجاع الملک بادشاہ کابل کو اپنے ہمراہ لائے تو تمہین بجز نقصان کیا فائدہ ہوگا اور وہ حکومت کرینگے تمہین ہرگز دخل نہ دینگے تم انگریزون سے صلح کر بیٹہو مہاراجہ ہولکر نے جمنا بہاؤ وغیرہ اپنی مشیر سردارونکی اس رائے صائب کو پسند کیا سیٹہہ کو اوسی حیلے سے خزانچی کے پاس لشکر جرنیل مین بہیجدیا وہ اسکی معرفت جرنیل لیک صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا مصالحت کے سوال و جواب ہوئے عہدنامہ لکہا گیا جرنیل لیک صاحب نے لکہدیا کہ چنبل سے ادہر مالوے کے

محالات جو مہاراجہ ہولکر کے قبضے مین ہین وہ اونکے پاس بحال رہین اضلاع ملک دکن چنبل سے اوہر کے مضافات
راجستان کا معاملہ سرکار انگریزی سے متعلق رہے اسپر مہرین ہوگئین سیٹھ مذکور مہاراج کے پاس بلایا مہاراج اس معاملہ سے خوش ہوئے مگر لین
یہ خیال کیا کہ اس مصالحت مین امیرالدولہ بہادر کو شریک کرنا مناسب ہے ورنہ قضیہ منعکس ہو جائیگا اس وجہ سے مہاراج نے امیر کے مشیر خاص
صائب راے یعنی ہمت راے کو بلایا اور اس معاملہ سے آگاہ کیا اور کہا کہ اب تم بہائی صاحب کو اچھی طرح سمجہاؤ مصالحت کی طرف رجوع
کرواونکی عالی ہمتی و بلند فطرتی کام نہ آئیگی شاہ کابل سے کچھہ مطلب براری نہوگی ہمت راے نے حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کو اس حال سے
مطلع کیا امیر کو اس واقعہ صلح سے کہ خلاف راے امیر تہا ایک جوش آیا فرمایا کہ مہاراج نے انگریزون سے عہد کرکے اپنے عہد باہمی کو توڑ دیا
ہمارا ساتہہ نہ دیا خیر کیا مضایقہ تن تنہا کابل جاؤنگا شاہ کابل یا ہمقوم پٹہانون کو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہ کہکر سرداران لشکر کو جمع کیا مشورہ
لیا سب سرداران فوج کی راے امیر والاتدبیر کی راے سے متفق ہوئے بلکہ بعض بعض ہنگامہ دوست سردار مہاراج سے جدا ہوکر امیر کبیر
سے آملے امیر والاتدبیر نے مع رفقائے قدیم و حال لشکر مہاراج سے کوچ کیا پانچ کوس کی فاصلہ پر جاکر خیمہ لگایا مہاراج اس واقعہ سے سخت پریشان ہوئے اودہر حضرت نواب امیرالدولہ
بہادر جدا ہوگئے اودہر واحد خان میر صدرالدین خدابخش وغیرہ رسالداران لشکر جلد یے اتفاقاً اوسی روز مسٹر مٹکاف صاحب بہادر جرنیل لیک صاحب کیطرف سے لشکر مہاراج مین داخل ہوئے
مسٹر مٹکاف صاحب بہادر نے امیر کبیر کے جدا ہونیکا حال معلوم کرکے مہاراجہ ہولکر سے کہا جبتک نواب امیرالدولہ بہادر کی اس عہدنامہ پر مہر نہوگی صلح ہرگز ہرگز منظور نہین مہاراج ہولکر مسٹر صاحب
موصوف کی یہ گفتگو سنکر سخت پریشان ہوئے سمجہے کہ اب دیدہ و دانستہ کمند بلا مین پہنسے مگر مسٹر صاحب نے فوراً یہ حیلہ
کیا کہ نواب امیرالدولہ بہادر مصالحت مین متفق ہین لیکن جو صاحبان انگریز زر معاملہ دکن و راجستان پر متصرف ہین اور لشکر امیر کا اسی
پر گذارا ہے اس لئے امیر رنجیدہ ہوگئے آپ یہ زر معاملہ نہ لین تو وہ ابہی مہر کردین مسٹر زر معاملہ راجستان چہوڑنے پر فی الحال
اور دکن کے زر معاملہ دینے پر بسال آیندہ راضی ہوگئے مہاراج سراسیمہ امیرالدولہ والاتدبیر کے پاس جو پانچ کوس کے فاصلہ پر
خیمہ زن تہے گئے اور عذر چند در چند پیش کئے امیر نے کہا عہد شکنی سراسر غداری ہے پاؤن توڑکر بیٹہہ جانا بالکل کم ہمتی ہے
سرداروں کو یہ دونون امر نازیبا ہین - مہاراج ہولکر نادم ہوکے خلوت مین ہاتہہ جوڑکر امیر سے کہا کہ اس منصب ریاست پر
تمہاری بدولت پہنچا ہون یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حق مین بہتر ہے آپ میری دستگیری کرین اسے منظور کرلین امیر نے
کہا میری جوانمردی اس کم ہمتی کو ہرگز قبول نہین کرتی مہاراج نے بلجاجت والحاج پذیرائی چاہی اور پاے امیر پر سر رکہدیا اور تا زیست
رفاقت والفت کا بقسم وعدہ کیا اور کہا کہ عمر بہر یہ مہربانی نہ بہولونگا ہمیشہ ممنون رہونگا آپ دوست نما دشمنون کا کہنا نہ مانین مفسدون
کی راے پر نہ چلین مصالحت منظور کرین ایک کرور بیس لاکہہ روپیہ کے ملک سے جو مجہے ملتا ہے نصف آپ لین منجملہ تیس لاکہہ

کا ملک مین اپ دیتا ہون باقی ملک دکن یا اور ملک پاکر دونگا حاضر الوقت راے ہمت راے مہاراج کا موہمیہ اغرض کی مہاراج
کو رنجیدہ نکیجیے نصف مال صلح لیکر منظوری لکہد یجیے امیر ناچار چپ ہوئے اور مہاراج کے ساتھہ اُنکے لشکر مین آگئے مہاراج نے
عہدنامہ دکہا کر کہا مہر کردیجیے امیر نے کہا مین تمہاری خاطر سے آگیا ہون تم صلح کرلو مین کیون مہر کرون کیا کم ہمت ہون مہاراج چپ
ہوگئے امیر رخصت ہوکر اپنے خیمے مین آئے ہمت راے کو بُلایا فرمایا مہاراج سے بالمناصفہ تقسیم ملک کے کاغذ لکہوالاؤ
ہمت راے گیا مہاراج نے حسب ایماے نواب گورنر جنرل بہادر وایسراے کشور ہندراحسان سے ٹونک و علی گڈہ
اور مالوے سے سرونج و پڑاوہ اور میواڑ سے نیماہیڑہ اور کہیچی واڑے سے جہبڑہ گوگور نواب صاحب بہادر کے تصرف
مین مستقل کیے پہر مہاراج جسونت راؤ ہولکر نے مسٹر مٹکاف صاحب سے کہا دونون مین کچہہ مغایرت نہین میری ہی مہر عہدنامہ پر
کافی ہے امیر میرے شریک حال ہین میرے ساتھہ چلین گے لیکن تم پہلے لیک صاحب کا کوچ کرادو وہ راستہ سے ہٹ
جائین ہم اپنے ملک کو چلے جائین مسٹر مٹکاف صاحب بہادر اپنا مدعا حاصل سمجہکر رخصت ہوئے لیک صاحب نے اپنے
ملک کی طرف معاودت کی مہاراج ہولکر مع امیر شیر گیر اپنے ملک کی جانب نہضت فرما ہوئے ٹونک۔ علی گڈہ۔ پڑاوہ
وغیرہ کل ملک صلح انگریزون نے چہوڑا پہر دونون سردارون نے وہان سے کوچ کیا اور جانب ملک جے پور آئے پہر
مہاراج کا لشکر جانا اپنے متعلقون کو جودہپور سے بُلانا راجہ مانسنگہ والی جودہپور سے ملنا مانسنگہ و جگت سنگہ والیان
جے پور و جودہپور کا دختر بہیم سنگہ رانا اودیپور کے بیاہنے پر منازعت کرنا امیر شیر گیر کی شادی دختر اخوندزادہ محمد ایاز خان
سے دار الخیر اجمیر مین ہونا یہ کل واقعات سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین بمعرض وقوع آئے ہین بعد ازان امیر شیر گیر کا مع راجہ جگت سنگہ
کے جودہپور پر لشکرکشی کرنا مانسنگہ کا بریت سر حد جودہپور پر آکر مقابل ہونا بعض سردارونکی دغا سے شکست پاکر
لوٹنا جگت سنگہ کا جودہپور تک متعاقب پہنچنا امیر شیر گیر کا جگت سنگہ سے رنجیدہ ہوکر جے پور آجانا۔ بخشی شیولال کا
با فوج بے شمار تدارک کو آنا بمقام مادہورا جپورہ مقابلہ و مجادلہ بمعرض وقوع آنا امیر شیر گیر کی ظفر یابی فوج جے پور کی ہزیمت
جگت سنگہ کی رجعت بعد ازان امیر شیر گیر کا کشنگڈہ مین آنا دختر اخوند محمد ایاز خان سے شیر گڈہ مین فرزند ہونے
کی خبر سنا خوشی کی نوبتین بجنا شلک مبارک باد سے ہونا ارباب نشاط کا ہجوم ہوکر مبارک سلامت کا غل مچنا و بابا اے
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر اس نونہال چمن اقبال کا نام نامی صاحبزادہ محمد وزیر خان رکہا جانا سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین بمعرض وقوع
آیا ہے چنانچہ یہ قطعات تاریخ ولادت مولود مسعود ہین۔

چون محمد وزیر خان نواب
یعنی ابن امیر خان نواب

شد بسلخ مہ ششم پیدا (ماه جمادی الثانی)
گشت عالم بجشن او شیدا

پدرش را چو این نوید رسید
از خوشی در قبائے خود بالید

گنج بکشاد و جشن شادی ساخت
ہر یکے را بقدر او بنواخت

فکر کردم چو سال میلادش
کہ بلوح جہان بود یادش

ہمدران وقت سعد در گوشم
داد آواز ہاتف ہوشم

سال میلاد آن ہمایون فر
شد۔ رعیت نواز دین پرور
۱۲۲۲ھ

ایضاً

چو فرزند امیر الدولہ جم جاه
تولد گشت رشک در وکش ماه

سزاوار کلاه سرفرازی
وزیر الدولہ نصرت جنگ غازی

خدا یش جاودان با فر صولت
نگہدارد بصد اقبال و دولت

پدر چون مژده میلاد بشنید
ز شادی در قبائے خود نگنجید

دَرِ گنج از پئے شکرانہ بکشاد
بمسکینان و محتاجان صلا داد

امیران را کہ آن بودند ممتاز
نمود از خلعت و نعمت سرافراز

کسے را سیلہ و مندیل بخشید
کسے را پالکی و پیل بخشید

کسے را داد اسپ و اشتر انعام
کسے را داد جاگیر از پئے نام

ہمہ را در خور توقیر بنواخت
نعمت ہر کسے را بہره ور ساخت

پئے تاریخ آن فرزند نامی
درخشان گوہر کان گرامی

دران دم ہاتف طبعم ندا داد
ولے و سرور ملک خدا داد
۱۲۲۲ھ

ایضاً

صاحب اقبال خداوند نعمت
آصف تدبیر محمد وزیر
چونکه تولد شدہ از بطن اُم
بود مرا فکر پئے سال او
گاہے تو را ہے چہ باندیشہ
مولد آن حاتم ملک سخا

در خور اکلیل و سزاوار تخت
خان زمان ابن محمد امیر
بست و نہم بود ز ماہ شش نہم (یعنی ماہ جمادی الثانی)
گفت بمن ہاتف اقبال دو
فہم بکن گر تو ہنر پیشہ
ہست ۔ زہے حاتم ملک سخا
۱۲۲۲ھ

اور ان ہر دو فقرات سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ۔ شمس چرخ بُدیٰ ۱۲۲۲ھ = از بختور باد ۱۲۲۲ھ = اور اسی سال مین مؤلف کے والد ماجد زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما جناب حکیم سید انور علی صاحب مرحوم مصطفےٰ آبادی فائز ٹونک ہو کر زمرۂ حکماے ریاست مامور ہوئے بعد ازان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دس برس تک تمام راجستان مین خود حاکمی سے بسر کی جس ریاست راجستان مین چاہتے تھے ہر طرح کے احکام جاری و ساری فرماتے تھے چنانچہ یہ کُل حالات منتخب التواریخ مولفۂ خود مین جو بزبان فارسی ہے مفصل لکھے ہین انشاء اللہ تعالےٰ وہ بھی عنقریب طبع ہو کر شایع ہوگی ۔ امیر شیر گیر کو حالت بیماری مین افغانون کا بہ سبب طلب تنخواہ تنگ کرنا اور بفہمایش راجہ مانسنگہ تقاضاے تنخواہ دور ہونا ۱۲۲۳ھ ہجری مین یہ واقعہ بعرض وقوع آیا ہے اور جانا امیر شیر گیر کا ناگور کو بصلاح راجۂ موصوف اور قتل ہونا سوائی سنگہ وہان کے راجہ کا اور فتح ہونا ناگور کا اور وہان سے دہونکل سنگہ اور راجہ بیکانیر کا فرار ہونا یہ واقعہ ۱۲۲۴ھ مین وقوع پذیر ہوا ہے ۔ ازان بعد امیر شیر گیر کا کشنگڈہ سے بلا فوج کوچ کرکے براہ ٹونک و اندرگڈہ بعرصہ دو روز شیر گڈہ مین پہنچنا وہان چار پانچ روز قیام کرکے مع صاحبزادہ محمد وزیر خان بہادر کے وہان سے روانہ ہونا اور لشکر مہاراج ہولکر مین جو بہان پورہ پر مقیم تہا پہنچنا اور مہاراج ہولکر کو بحالت دیوانگی دیکھکر نہایت متاسف اور شکستہ خاطر ہونا بعد ازان مرزا روشن بیگ وغیرہ سرداران لشکر ہولکر کا امیر سے کہ عرض کرنا کہ ملہار راؤ پسر مہاراج جسونت راؤ ہولکر ابھی شیر خوار ہے اور انتظام ریاست کا آپ پر دارمدار ہے پہر امیر دالاتدبیر کا ان کو تسلی و تشفی دینا اور دہرمان چیلۂ ہولکر کو قید سے رہا کرکے افسر توپخانہ و پلٹن وغیرہ مقرر کرنا اور میان متھو و صدر الدین خان وغیرہ کو مختاری بائیگاہ ہونگی دینا اور بالارام سیٹھ اور جمنا بہاؤ کے کاروبار پرگنات سپرد کرنا اور تانتیا جوگ کو اہلکار ریاست اور گنپت راؤ کو دیوان ملک قرار دینا اور عبد الغفور خان کو بخطاب نواب

افتخار الدولہ بہادر ہزبر جنگ سرفراز فرما کے مختار و مدار المہام ریاست ہولکر مقرر کرنا اور محمد جمشید خان کو بخطاب نواب نصیر الدولہ بہادر استقامت جنگ اور راجن پڈاوہ کو بخطاب اختیار الدولہ بہادر ستقیم جنگ اور شہامت خان کو بخطاب نواب سرفراز الدولہ بہادر اور محمد سعید خان کو بخطاب نواب شمس الدولہ بہادر ظفر جنگ سرفراز فرمایا اور سرور خان کو بخطاب سرفراز الدولہ بہادر تیغ جنگ سرفراز فرما کے عامل پرگنہ سرونج علاقۂ ٹونک کا مقرر کرنا اور نصیر الدولہ نواب جمشید خان بہادر استقامت جنگ کو عامل پرگنہ نیماہیڑہ قرار دینا اور ہرکارہ دنگی جماعہ دار مانسنگہ کو خطاب راجہ کا عطا فرمانا سنہ ١٢٢٧ ہجری مین وقوع پذیر ہوا ہے اور اسی سال مین داراشاہ خان رامپوری مختار فوج نواب امیر الدولہ بہادر کدم گڈہی علاقۂ میواڑ ہنگام یورش شہید ہوے ۔ اسی سال کے آخر مین مہاراجہ جسونت راو ہولکر نے انتقال کیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ رحلت منشی لالہ بسادن لال مؤلف امیر نامۂ فارسی نے کہ اوس ایام مین راجہ موہن سنگہ کے کاروبار کو حضور مین حاضر تہا یون لکہا ہے ؎

راو جسونت بہادر ہولکر	کہ نیاید صفت او بسخن
چون ز دنیا بجز افسوس ندید	چشم پوشید ازین دار محن
مردم چشم جہانے پوشید	جامۂ رنگ سیہ زین شیون
پے تاریخ وفاتش شادان	کرد از چشم اشارت با من
گفت تاریخ بعینہ فی الحال	بجنان رفتہ بیک چشم زدن ١٢٢٧ھ

سنہ ١٢٢٩ ہجری مین بشکوے مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان استقامت جنگ فرزند تولد ہوا امیر عالم خان نام رکہا گیا سنہ ١٢٣٠ ہجری مین محمد سعید خان و قطب الدین خان وغیرہ رسالہ داران آفریدی نے مع چند رفقاے خود حسب ایماے نواب امیر الدولہ بہادر ریاست جودہپور مین ناتہہ اندراج کو قتل کیا - اسی سال مین مختار الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر ثابت جنگ نے بعارضۂ چند در چند بوقت صبح صادق بمقام میرتہہ علاقۂ جودہپور انتقال فرمایا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے اونکو وہین دفن کیا پہر مختار الدولہ بہادر کا کل کاروبار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے میان محمد اکبر خان کو دیدیا - نواب محمد شاہ خان بہادر مرحوم کی خدمت مین ایک مسماۃ ننہی طوائف تہی اوسکے پاس بہت سے چہوکریان تہین بعد انتقال نواب موصوف جو اونکا کل سامان بسبب لاولدی کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے توشک خانہ مین داخل ہوا ازانجملہ چالیس چہوکریان مسماۃ ننہی طوائف کی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی خدمت مین حاضر ہوئین اون چالیس مین سے دس عورات مفصلۂ ذیل بہ نذر حضرت

نواب امیرالدولہ بہادر ہوکر زیر فراش خاص کی گئین اور باقی عورات کے نکاح کردیے جو عورات منظور نظر حضرت نواب امیرالدولہ بہادر
ہوکر زیر فراش خاص ہوئی تھین اونکے یہ نام ہین تابو سازنگو سازگار سبحانی اوجاگر کستوری وفادار
گنگا ماجرہ مہتاب۔

بعد ازین علاوہ عورات مذکورہ بالا کے اور بھی عورات مثل چینن و جانکی وغیرہ وغیرہ زیر فراش خاص ہوئین اور وقتاً
فوقتاً ان سے اولادین پیدا ہوئین۔ جنابہ امیر بیگم صاحبہ دختر مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ و
جنابہ آزاد بیگم صاحبہ دختر خانصاحب شاہ دین خان افغان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کی خاص بیبیان تھین بطن
دختر اخوندزادہ صاحب موصوف سے حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر پیدا ہوئے چنانچہ سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین یہ ذکر آچکا ہے ازان بعد
موتی بیگم ہمشیرہ محمد منور خان عرف میان متو حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے عقد نکاح مین آئین مگر ان سے کوئی اولاد نہین
ہوئی حضرت نواب امیرالدولہ بہادر نے ان بیگم کے نام سے موتی باغ و موتی تالاب بنوائے چنانچہ اسکی تاریخ مقالہ
اوّل مین درج ہوچکی ہے بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاوّل سنہ صدر ڈاکخانہ پرگنہ سرونج علاقہ ٹونک مین قائم ہوا اسی سال کے آخر
مین بشگون حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عباد اللہ خان نام رکھا گیا اسی ایام مین بشگون
اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر فرزند متولد ہوا محمد عظیم خان نام رکھا گیا سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین بشگون حضرت نواب امیرالدولہ بہادر
فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد جمال خان نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین بشگون حضور والا فرزند متولد ہوا صاحبزادہ
محمد جلال خان نام رکھا گیا سنہ ۱۲۳۲ ہجری مین بشگون اقبال و دولت فرزند باسعادت بطن جنابہ آزاد بیگم صاحبہ دختر خانصاحب
شاہ دین خان افغان سے متولد ہوا پدر بزرگوار نے اوس گوہر دریائے کرمی کا نام صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان رکھا
ان صاحبزادے کو موتی بیگم نے بسبب لاولدی کے متبنّی کر لیا تھا چنانچہ انکا ذکر آیندہ لکھا جاے گا انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال
مین سرکار انگریزی نے بعض امور کا بندوبست براہ عدالت مناسب سمجھکر نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب کو راجستان پر مامور
فرمایا اوس ایام مین حضرت نواب امیرالدولہ بہادر قلعہ مادھوراج پورہ کے محاصرہ مین مشغول تھے کہ دفعتاً جنرل ڈنکین صاحب
بہادر و جنرل لونی اختر صاحب لشکر نواب صاحب بہادر کے آپہونچے اوسوقت نواب امیرالدولہ بہادر نے مجبور ہوکر جنرل لونی
اختر صاحب سے ملاقات کی اور سرکار انگریزی سے طریقہ مصالحت سلوک فرماکر اوس ملک پر جو مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر سے
علیحدہ کیے گئے تھے اور نواب صاحب بہادر کے تصرف مین تھے صلح جدید اختیار کی اور عہدنامہ لکھا گیا اور اوسپر اپنی مُہر اور دستخط

کر کے ریاست ٹونک کو اپنی دار الامارت قرار دیا اور ہمین رہنا اختیار کیا بسنہ ۱۲۳۳ ہجری مین براہِ نمک حرامی افتخار الدولہ نواب محمد عبد الغفور خان بہادر ہزبر جنگ ولد مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ نے جنرل طامس صاحب و مالکم صاحب بہادر منتظم صوبۂ مالوہ سے بے اطلاع و بغیر صلاح حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بمعرفت حکیم ظفر علی وکیل سند گاشتن آباد عرف جاورہ وغیرہ جو جاگیر صاحبزادہ محمد وزیر خان صاحب فرزند اقبال پیوند حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تہی حاصل کر کے اپنا تبض و دخل کیا اور اِسی سال مین مشکوے دولت فرزند خوش سیرت تولد ہوا نواب صاحب بالقابہ نے صاحبزادہ احمد یار خان نام رکہا۔ چونکہ عہدنامہ امیر صاحب لستد بیر مین یہ شرط مندرج تہی کہ صاحب زادہ بلند اقبال محمد وزیر خان بہادر چند روز دہلی مین منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب بہادر کے پاس رہین تا واسطۂ اتحاد مابین امیر اور صاحبانِ عالیشان کے مستحکم ہو جاوے بنا بر علیہ امیر نے اپنے فرزند دلبند کو ہمراہ سید علی شاہ صاحب اپنے ہمزلف کے بہمراہی جماعتِ سوار و پیادہ بجانب دہلی رخصت کیا جب وہ قریب دار السلطنت پہونچے تو منتظم الدولہ مٹکاف صاحب بہادر نے بسبب کسی ضرورت کے استقبال سے معذرت کر کے اپنے بہائی طامس صاحب کو واسطے استقبال جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کے بہیجا اور اونہون نے بخوبی استقبال و تعظیم کر کے ملاقات کی اور اپنے ہمراہ شہر مین لا کر مکان عمدہ مین کہ سابق سے واسطے فرودگشی کے مقرر کر رکہا تہا فرودکش کیا اور بوقت خاص منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب بہادر نے جناب صاحبزادہ موصوف کو اپنی قیامگاہ پر بلوا کر ملاقات کی اور رسوم تعظیم ادا کر کے پیشکش شایستہ پیش کر کے بابت عدم فرصت استقبال مین نہ جانے سے معذرت کی جب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ملاقات کر کے بخوشی و خرمی واپس آئے تو دوسرے دن منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب بہادر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر کی فرودگاہ پر تشریف لائے اور دلجوئی مربیانہ فرما کر نہایت خاطرداری و تسلی فرمائی پہر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نے پیشکش عمدہ پیش کر کے رخصت کیا چونکہ شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر سے جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کی قرابت قریبہ تہی لہذا محل شاہی سے واسطے ملاقات جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی طلب بتاکید ہوئی بنا بر علیہ صاحبزادہ موصوف نے معرفت منتظم الدولہ بہادر کے جناب شاہزادہ والاجاہ بہادر سے ملازمت حاصل کر کے لعنایات سلاح فاخرہ وغیرہ کے افتخار حاصل کیا پہر ہمیشہ جناب شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر بجہت قرابت قریبہ اور منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب بہادر بخیال انضباطِ رابطۂ اتحاد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف سے ملا کرتے اور بنا بر اظہار رضامندی و خوشنودی کے انعام اکرام سے سرفراز فرماتے رہتے تا آنکہ حضرت اکبر شاہ بادشاہ دہلی سے سندِ خطاب نواب وزیر الدولہ

امیر الملک بہادر نصرت جنگ عطا ہوئی چنانچہ نقل سند بجنسہ درج ذیل ہے -

نقل سند خطاب منجانب ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی بنام حضرت وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ٹونک باسم سبحانہ وشانہ تعالے

مہر

١٢٢١

محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

ابو النصر معین الدین ستہ آخر

درین زمان میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ بمقتضائے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونۂ افضال یزدانی ست فدوی خاص لائق العنایت والاحسان محمد وزیر خان را بخطاب وزیر الدولہ امیر الملک بہادر نصرت جنگ بین الاعیان والارکان و فی الاشال والاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم - باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار و وزرائے ذوالاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکام ممالک فدوی خاص معزی الیہ را از جناب فیض مآب بادشاہی بشمول این خطاب برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز و مباہی دانستہ الطاف عنایت مابدولت و اقبال را باحوال عقیدت اشتمال بہادر معزی الیہ یوماً فیوماً بتزاید و بے نہایت دانند فقط بتاریخ بست و پنجم شہر شوال سال چہاردہم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر و زینت تسطیر پذیرفت = اسی ایام مین رائے داتارام کہ حسب ایمائے امیر صاحب التدبیر ہمراہ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کے گورکھپور گیا تھا لاٹ گورنر بہادر سے ملازمت حاصل کرکے سعادت اندوز خدمت امیر شیر گیر ہوا پھر دوبارہ حسب الارشاد سراپا بشارت امیر والاتدبیر کے جرنیل موصوف کی خدمت مین کہ عہدۂ رزیڈنٹی دہلی کی سرفرازی حاصل کی تھی اور مختاری سوال وجواب راجپوتانہ و افسری افواج متعینہ ضلع نیمچہ و مالوہ و اودے پور سہاڑہ جے پور و دہلی وغیرہ ان کے نام زد ہوئی تھی رائے داتارام شرف یاب ہوا جب ایک عرصہ کے بعد جرنیل موصوف دار الخیر اجمیر مین تشریف لائے تو رائے مذکور بھی ہمرکاب جے پور تک آیا پھر وہان سے بحصول رخصت شرف یاب ملازمت امیر شیر گیر ہوا - اور جرنیل موصوف براہ کشنگڈہ عازم دار الخیر اجمیر ہوئے بعد از ان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بارادہ ملاقات جرنیل موصوف ہمراہ داتارام ٹونک سے بجانب دار الخیر

اجمیر روانہ ہوئے قریب کشنگڈھ پہونچے تھے کہ سواری جرنیل موصوف کی نمودار ہوئی اور سر سواری اتفاق ملاقات ہر دو سرداران
ممدوح الیہ بمعرض وقوع آیا اور جانبین سے مراسم تعظیم و قواعد تکریم بخوبی ادا ہوئے پھر کشنگڈھ مین مقیم ہوکر بالاتفاق راہی دار الخیر
اجمیر ہوئے وہان چند مقام کرکے ملاقاتین کین - اور زیارت مزار خواجہ بزرگوار حضرت معین الدین چشتی سنجری سے برکات
حاصل کرکے فائز دار الریاست ٹونک ہوئے چونکہ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کو بنابر انتظام بعض امور ضروریہ چند ماہ جے پور مین رہنے
کا اتفاق ہوا تو امیر خجستہ تدبیر نے راے داتارام کو ہمراہ اونکی خدمت مین روانہ کیا تاکہ ہمرکاب جرنیل موصوف دہلی جاکر
جناب وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کو بحصول رخصت لے آئے اسی سال مین
بخشکوئی ممتاز الدولہ فرزند تولد ہوا محمد عظیم اللہ خان نام رکھا گیا - بعدازان سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین امیر والا تدبیر بنابر انتظام پرگنہ سرونج
تشریف فرما ہوئے اور عین بارش مین بہ یلغار لوٹ آئے چونکہ صاحبان انگریز بہادر نے پرگنہ سنبھل کے دینے مین موافق
شرط عہد کے عذر کیا اور اوسکے عوض مین پرگنہ پلول علاقہ میوات بدین شرط دینا تجویز کیا کہ بندوبست سرکار انگریزی سے
اور اوسکا زر محاصل جناب وزیر الدولہ بہادر نصرت جنگ کے مصارف کو پہونچا دیا جایا کرے راے مذکور نے اس امر کو قرین
مصلحت سمجھکر سند سالانہ ڈیڑہ لاکھہ روپیہ کے بنام نواب وزیر الدولہ بہادر بالقابہ حاصل کرکے رخصت کی درخواست پیش
کی پھر برضامندی جرنیل بہادر اجازت انصراف جناب نواب وزیر الدولہ بہادر موصوف حاصل کرکے نہضت فرماے ٹونک ہوئے
جرنیل موصوف نے ہنگام رخصت جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو ایک زنجیر فیل اور مالاے مروارید اور جیغہ اور پارچہاے نفیس
دیکر بخوشی رخصت کیا جب جناب وزیر الدولہ بہادر مع سید علی شاہ صاحب و راے داتارام براہ ریواڑی جے پور مین آئے
تو راجہ سوائی سنگہ سے بنابر اداے رسم تعزیت پدر یعنی جگت سنگہ متوفی کے ملاقات بمعرض ظہور آئی - اور اوسکی تعزیت کی
رسم اور اسکی مسند نشینی کی تہنیت مرۃً بعد اخریٰ ادا کی کار پردازان راج سوائی جے پور نے بھی ایک زنجیر فیل و اسپ و جیغہ و مالاے
مروارید جناب موصوف کے پیشکش کرکے رخصت کیا - بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ ہجری کو فائز ٹونک ہوکر فرحت افزاے
خاطر محبت و خاطر والدین ہوئے اسی سال مین بتاریخ بست و ہشتم ماہ رجب بخشکوی حضور نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا
صاحبزادہ احمد علیخان نام رکھا گیا سنہ ۱۲۳۵ ہجری مین ترمیم قلعہ امیرگڈھ وغیرہ عمل مین آئی چنانچہ اکثر عمارات کی تاریخین پرگنہ ٹونک
کے بیان مین پہلے درج ہوچکی ہین - حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین بغرض انتظام مالی و ملکی بجانب سرونج
تشریف لے گئے بعد آٹھ مہینے کے نہضت فرماے دار الریاست ہوئے - اسی سال مین بخشکوی حضرت نواب

امیر الدولہ بہادر فرزند رشک ماہ منیر تولد ہوا صاحبزادہ محمد منیر خان نام رکھا گیا۔ اسی ایام میں بشکوی ممتاز الدولہ فرزند تولد ہوا۔
محمد کمال الدین نام رکھا گیا۔ ماہ جمادی الاول ۱۲۲۲ھ ہجری میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع نواب وزیر الدولہ
بہادر بجانب پرگنہ سرونج و چھبڑہ گوگور تشریف فرما ہوئے بعد مرور عرصہ پنج ماہ کے فائز ٹونک ہوئے اسی سال میں حضرت
نواب امیر الدولہ بہادر بطرف رام پورہ عرف علیگڈہ منفصت فرما ہوئے۔ جرنیل نصیر الدولہ بہادر رولنی اختر بہادر کی خبر بسمت چھاؤنی نیمچہ
سنکر بنا بر ملاقات اول ایک منزل بیشتر جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو روانہ کیا دوسرے روز خود بنفس نفیس سوار ہوکر علیگڈہ
سے دو کوس جاکر ملاقات کی اور ہمراہ خود لاکر بعد ادائے مسلک سلامی وغیرہ چار روز مہمان رکھکر بکمال خوشی بجانب نیمچہ رخصت
کیا ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور میں معتمدان بیگم صاحبہ امتیاز الدولہ ممتاز الملک بابوجی راؤ سیندھیہ بہادر اقربائے مہاراجہ دولت راؤ
سیندھیہ متوفی بنا بر شادی جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کہ سابق حین حیات سیندھیہ موصوف میں رسومات نسبت قرار پا چکی
تھی خدمت امیر خجستہ تدبیر میں آئے اور تحف و ہدایا پیش کرکے مستدعی اس امر کے ہوئے کہ اگر اب کار شادی سے
فراغت حاصل کیجائے تو عین مدعا ہے امیر حاتم نظیر نے اونکے التماس کو قبول فرمایا اور تدبیر سامان شادی اور تہیہ لوازم کدخدائی
مہیا کیا اور وکلائے راجہائے نامی و سرداران گرامی کو ہر طرف سے بلواکر شریک محفل سرور کیا جرنیل نصیر الدولہ بہادر واختر لونی
بہادر نے کہ یہ ہر دو سردار اون دنون چھاونی نیمچہ میں تھے نوید شادی کتخدائی جناب نواب وزیر الدولہ بہادر سنکر بنا بر ادائے رسوم
اتحاد و اظہار نسبت یکجہتی اپنی جانب سے منشی کریم الدین کو مع تحائف و ہدایائے نفیس از قسم پارچہ و زیور وغیرہ کے
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے پاس بھیجا الحاصل نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے فرزند دلبند کو بنا بر شادی کتخدائی
با فوج فراوان و سامان بیکران بجانب لشکر گوالیار رخصت فرمایا اور خود بدولت نے بسبب فوت ہوجانے بلبو سیندھیہ کے
وہان اپنا جانا مناسب نہ جانا اور اپنے سرداران عظام کو مثل میان محمد اکبر خان و رائے داتا رام و صاحبزادہ کریم اللہ خان خلف بخشی
صاحبزادہ صالح محمد خان و تاج محمد خان رسالہ دار و داؤد خان و میان ہمت خان وغیرہ کے بنا بر انتظام امور شادی روانہ فرمایا جب یہ
لشکر فرحت اثر قریب لشکر گوالیار کے پہونچا وہان کے عمائد و امرا نے بخوبی استقبال کرکے بمقام دلکش فرودکش کیا اور ساز و
سامان عشرت کا ہر نوع مہیا کرکے ادائے رسومات شادی میں بدل و جان متوجہ ہوئے۔ الغرض بعد چند روز کے اوس
نونہال گلستان عمارت کو ساعت سعید و اوان حمید میں اوس گوہر درج عصمت و ماہ برج عفت سے ازدواج بخشکر سعادت قران السعدین
بہم پہونچائی پھر بعد الفراغ رسومات عشرت و شادی بخوشی و خرمی رخصت ہوکر فائز ریاست ٹونک ہوئے اور بیگم صاحبہ کو حضرت

امیر الدولہ بہادر سے سلطان جہان بیگم خطاب ہوا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے نہایت خوشی کے ساتھہ زر وگوہر سے
دامن تمنائے عالم کو بھرا اور اس تقریب زوجیت ترتیب میں ایک محفل طرب انگیز عیش خیز ترتیب دیگئی اور جملہ روسا و عظام و امرائے
کرام و سرداران فوج ظفر موج جمع ہوئے اور مطربان خوش نوا خوش گلو و رامشگران ہمہ تن سحر و جادو و رقاصان پری انداز خوش ادا
دلربائی میں طاق جانستانی میں مشاق گانے ناچنے میں شہرۂ آفاق بتانے میں طرار طرار دل لبھانے میں اوستاد
چتون بدلنے میں دل آزار عاشق ناشاد حاضر محفل عشرت شاکل ہوئے ایک زہرہ مثال مشتری خصال نے حسب فرمایش
کسی عاشق پُر ملال کی یہ غزل کسی آشفتہ سر کی سرود ست گائی راگنی سامنے آکھڑی ہوئی اہل محفل کی بری گت ہو گئی بیخودی یہ رنگ لائی
کہ تماشائیوں پر حیرت چھا گئی محفل کے اس رنگ سے غزل کا دونا رنگ ہو گیا دولہ والہ و شیدا کا اس نوبت کو پہنچا کہ تماشائیوں کا
خود تماشا - تماشا دیکھنے کو آکھڑا ہوا

غزل

مدار گردش دوران تمہارا دامان سے ہے
ظہور فتنۂ عالم تمہاری چشم فتان سے ہے

دہان غیرہا نزاکت سے جو تن پر بار داماں ہے
یہاں زور جنون سے طوق ہمشکل گریباں ہے

ہوئے جاروب کش اکثر پری بعد مردن بھی
شہید ناز کی تربت ہے یا گور سلیمان ہے

فدا روز ازل سے ہیں تمہاری زلف شبگون پر
ہمیں اوّل ہی سے صبح وطن شام غریبان ہے

ہوئی مدت مگر پورا نہیں ہوتا نہیں ہوتا
تمہارا وعدہ بھی شاید کہ میرے دل کا ارمان ہے

نمک پاشی نہیں کرتا جو قاتل میرے زخموں پر
عدو کی شور بختی سے بھرا شاید نمکدان ہے

خیال خام سے کچے گھڑے کی چڑھ گئی زاہد
زمانے بھر میں گو مشہور تو پکا مسلمان ہے

دلیل سرخروئی زردی رخسار عاشق ہے
شکست رنگ بھی گویا کہ اک فتح نمایان ہے

کسی کا خون ناحق ہے حنا سمجھے ہو تم جس کو
جسے کہتے ہو آئینہ کسی کی چشم حیران ہے

دل و جان لوٹتے ہیں از بسکہ تیری جامہ زیبی پر
ہلال عید قربان انکو شمشیر گریبان ہے

بہ عشاق دو دولت گردش چشم تو مے سازد
جسے کہتے ہیں دور چرخ تیرا دور داماں ہے

بہ بزم مے پرستان سرکشی بر طاق نہ زاہد
عبث اس گنبد دستار پر تو اپنے نازاں ہے

برنگ غنچہ ام جز بوئے او در دل نمی گنجد
بغیر اس گل کے صحن باغ مجھکو کنج زندان ہے

حیاتِ جاودان خواہی بصحرائے فنا رو کن
حدیث از مطربِ مے گو و رازِ دہر کمتر جو
جدائی از تو آسان ست پیوستن بتو مشکل
ہُوَ الاوّل ہو الآخِر ہو الظاہر ہُوَ الباطن

گر تشنہ لب ہین جسکے خضر یہ وہ آبِ حیوان ہے
چمن سبز ہین ہر ست جوشِ ابرِ باران ہے
جدا ہو کر عدو تجھسے عبث ملنے کا خواہان ہے
اوسیکا نور ہر تن مین بشکل روح پنہان ہے

غبارِ خاطرِ داناست اظہارِ سخن کردن
بیانِ رازِ دل اے آبرو بس کارِ نادان ہے

اہلیہ مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ یعنی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی نانی صاحبہ نے شیر گڈہ علاقہ کوٹہ راجپوتانہ مین بحالتِ قیام کہ وہان مع اہل وعیال حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سکونت پذیر تہین چار چہوکریان بقیمت یکصد روپیہ سکہ کوٹہ باسمار مفصلۂ ذیل خرید کی تہین اونمین سے ایک کو سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحہ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی خدمت مین دیا اسکی بطن سے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کے تین اولادین پیدا ہوئین۔ باقی رہین تین چہوکریان اونکے یہ نام ہین زینب ۔ رملی ۔ سیجی ۔ مسماۃ زینب کا نکاح سرور خان ولایتی ملازم سید علی شاہ صاحب دام ظلہٗ جناب ممتاز الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ سے ہوا۔ اسکے بطن سے چار لڑکیان تولد ہوئین تین لڑکیان سرور خان ولایتی نے برادر زادگانِ خود مسیان روضہ خان و اعظم خان و موسلے خان کے عقدِ نکاح مین دین۔ اور چوتہی لڑکی کا عقدِ نکاح قدرت اللہ خان خلف مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ سے کردیا۔ یہ سرور خان ولایتی بعہد مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ رسالہ دار دستہ ہوگیا تہا۔ مسماۃ رملی کا نکاح سید علی شاہ صاحب نے ایک شخص مسمی علی محمد ساکن مالپورہ علاقہ جے پور سے کردیا تہا اوسکے بطن سے ایک لڑکا ہوا اوسکا نام گل محمد خان تہا وہ لڑکا ہمیشہ سید علی شاہ صاحب کی خدمت مین رہا مسماۃ سیجی کا نکاح کسی سے نہوا وہ ہمیشہ اہلیہ سید علی شاہ صاحب کی خدمت مین رہی۔ بعد ازان ایک مسماۃ نامعلوم الاسم از قوم شریف ہنود ان مع برادرِ خود علاقہ ٹونڈی سے حضور مین حاضر ہوکر حسبۃً للہ مشرف باسلام ہوئے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بکمال رغبت اوس سے عقدِ نکاح فرمایا۔ سنہ ۱۲۳۷ ہجری کے آخر مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر روانۂ دارا رام بنابر ملاقات نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب منتظم راجستان و انتظام پرگنہ نیماہیڑہ علاقۂ ریاست ٹونک کے

بجانب چھاونی نیمچہ تشریف لے گئے نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب نے بمشایعت معقول ملاقات فرماکر عمدہ مقام واقع چھاونی مذکورہ بالا مین فروکش کیا۔ تا ایک ہفتہ جانبین سے ملاقات و مدارات و مشایعت حسب معمول بصد سرور عمل مین آئی۔ پھر نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب سے رخصت ہوکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک مین رونق افروز ہوئے وہان چندے قیام فرماکر پرگنہ کے انتظام مالی و ملکی کو انجام دیا بعد الفراغ انتظام حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر معاودت فرمائے ریاست ٹونک ہوئے۔ پھر ماہ ربیع الثانی اسی سال مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات جنرل موصوف بجانب چھاونی نیمچہ دوبارہ تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات منعطف فرمائے ریاست ٹونک ہوئے۔ ۱۲۳۸ھ ہجری مین بزم شادی کتخدائی عقد نکاح و دمین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کہ دختر خدیجہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ حقیقی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے قرار یاب ہوا تھا بصد تزک و احتشام بمقام ٹونک منعقد ہوئی۔ حسب ایماے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنابہ بیگم صاحبہ کو خطاب (**بادشاہ جہان بیگم**) عطا ہوا۔ اِس تقریب راحت آغاز فرحت فرجام مین ایک بزم دلکش باجتماع جمیع امراے صف شکن لشکرکش وغیرہ کے منعقد ہوئی رامشگران پری دیدار و مطربان زہرہ رخسار و رقاصان مشتری طلعت و مغنیان خوبصورت محفل بشاشت منزل مین عجب انداز و ادا سے آکر گائے کہ بڑے بڑے ہوشمندان دانش گزین کے ہوش گنوا دیے اونمین سے ایک پریوش آواز دلکش کسی دلدادہ و شیفتہ کی یہ غزل گانے لگی

غزل

وہ ہولی کھیلنے مین بھی ستم ایجاد کرتا ہے — کہ خون عاشق کا پچکاری مین جائے رنگ بھرتا ہے

جو ٹھنڈی گرمیان وہ آتشین رخسار کرتا ہے — تو کیا کیا دل مرا سینے مین آہین سرد بھرتا ہے

ترش روئی سے جاتا ہے کوئی جوش محبت — یہ وہ نشہ نہین ہے جو کھٹائی سے اوترتا ہے

لب شیرین کا بوسہ دیدیا اوس بت نے بے مانگے — شکر خورے کا منہ سچ ہے خدا شکر سے بھرتا ہے

پریرو اک طرف ترک فلک کے ہوش اوڑتے ہین — وہ سبزہ رنگ غصے سے جب آنکھین لال کرتا ہے

تمھارے جھوٹے وعدون سے بھی ہوتی ہے ہمین تسکین — تمھاری خالی باتون سے بھی یہ دل اپنا بھرتا ہے

گلے کو کاٹ لینا یار دابرو مین ہے کیا مشکل — جو سر پر کھیل جاتا ہے وہ یہ بھی کر گزرتا ہے

عبث جراح کو فکرین علاج زخم دل کی ہین — کہین مرہم سے اوس تیغ زبان کا زخم بھرتا ہے

تصور جبکہ آتا ہے دُرِ دندانِ جانان کا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
بوئے نافہ کاخر صبا زان طرہ بکشاید
مرادِ منزلِ جانان چہ امن و عیش چون ہر دم
ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین ہائل
بدرم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
پشیمانی چہ سود آخر چو در اول خطا کردی
ز عشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی ست
بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید

تو پانی دلِ بیتاب اپنا ایک قطرہ ہے
چمن مین ابر پانی سے کٹورا گُل کا بھرتا ہے
تو کیا کیا باغ مین سنبل اولجھتا ہے بکھرتا ہے
رقیبِ روسیہ آ آکے اوسکے کان بھرتا ہے
ہوا جسکے لئے بدنام وہ ہی نام دہرتا ہے
مگر کچھ غم نہین وہ دم مین بیڑا پار کرتا ہے
بُرا کہتا ہے کیا اِک تو زمانہ نام دہرتا ہے
عبث اے دل اولجھکر زلف مین فریاد کرتا ہے
عبث وصاف اوسکے حسن کی تعریف کرتا ہے
بجا در پردہ حافظ آبرو ارشاد کرتا ہے

سنہ ۱۲۳۹ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر زیارت سراپا برکت مرقد فیض سرمد حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی سجزی قدس سرہ العزیز دار الخیر اجمیر مین تشریف فرما ہوے بعد الفراغ زیارت کمپ نصیر آباد مین کہ دار الخیر اجمیر سے سات کوس فاصلہ پر ہے واسطے ملاقات جنرل نصیر الدولہ لونی اختر صاحب بہادر کے تشریف لے گیے بعد ملاقات نہضت فرماے ریاست ٹونک ہوے بعد ازان جنرل موصوف نے انتقال کیا۔ بجاے جنرل استقر کے مسٹر متکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتانہ مقرر ہوے حسب دستور دورہ کرتے ہوے کہ گدہ ولاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لاے نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات جشانیت بتنظیم مقررہ معرض وقوع آئی۔ اوسی سال مین بتوفیق ایزدی ہمدوش ابا کہ مشکوے اقبال فرزند مبارک تولد ہوا نواب صاحب بہادر نے صاحبزادہ محمد اکرم خان نام اور دولت بنیت کے سبب دولت اقبال مین ترقی ہوئی بنا بر اسکے جشن نام رکھے گیے صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحبزادہ محمد بیگم خان صاحبزادہ فتح محمد خان۔ چہارم صاحبزادگان نے کمسنی مین انتقال کیا۔ اسی ایام مین صاحبزادہ صالح خان فرزند تولد ہوا امیر الدولہ خان نے دہلی کا سفر ۱۲۴۲ ہجری مین گورنر جنرل سالار فرخ صاحب بہادر صاحب رزیڈنٹ دہلی کی وساطت سے نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات ہوئی۔ امر قابل نوٹ مین آیا ۔۔۔

بخشی محمد زمان خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ احمد یار خان نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۲۴۳ ہجری میں نواب صاحب بہادر بجانب
پرگنہ چھبڑہ گوگور تشریف لیگئے وہان چندی قیام فرما کر پرگنہ سرونج مین رونق افروز ہوئے وہان چند روز اقامت گزین ہو کر پرگنہ پڑاوہ مین تشریف فرما ہوئے پھر وہان سے
واپس سرونج مین تشریف لے گئے اسی ایام مین حسب الارشاد فیض بنیاد حضور نواب صاحب بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے
قلعہ لوہر دانڈہ مضاف پرگنہ ہذا کو بسبب رہزنی و تمردی و بغاوت منشئی راجپوتان و زمینداران بکمبت توامان مفتوح کیا بتاریخ
بست و سوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۴ ہجری بطن جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحہ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر سے
فرزند سعادت پیوند تولد ہوا۔ بارشاد جد امجد صاحبزادہ محمد نصیر خان نام رکھا گیا۔ تاریخ ولادت اوس نوباوۂ چمن اقبال کی مصرع ہذا
سے برآمد ہوتی ہے مصرع

مردم چشم عزت و اقبال
۱۲۴۴ھ

اسی ایام مین بایماے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر۔ وزیر الدولہ بہادر بنا بر تنسیق و تنظیم امور ملکی و مالی بمعیت صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب
عارض فوج خاص و تاج محمد خان رسالدار پرگنہ سرونج پر مامور ہوئے۔ اسی ایام مین بشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب
فرزند تولد ہوا محمد مجید اللہ خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۵ ہجری بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ
منکوحہ دومین حضرت وزیر الدولہ بہادر سے فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد۔ صاحبزادہ محمد نذیر خان نام رکھا گیا
تاریخ ولادت اوس نخل گلشن دولت کی اس مصرع سے برآمد ہوتی ہے مصرع

از برج حمل مہر جہانتاب برآمد
۱۲۴۵ھ

اسی ایام مین حسب الحکم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے قلعجات کے ڈہوان و بہور
مضاف پرگنہ تومکمت کو کہ راجہ ... اوس پر بدعوی بیجا ہر دو مواضع پر قابض متصرف تہا بمعیت چند سرداران سپاہ مثل داؤد خان
ہمراہی محمد منور خان ... خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فتح کیا۔ پیشگاہ سرکار دولتمدار سے اس
خدمت شایستہ کے ... بہادر کو ایک زنجیر فیل و علم و خلعت فاخرہ و اضافہ مشاہرہ مرحمت ہوا اور دیگر سرداران
تہور توامان کو بھی حسب حیثیت خلعت پیشگاہ ... والا سے عطا ہوے سنہ ۱۲۴۶ ہجری مین حضرت وزیر الدولہ بہادر حسب ارشاد
فیض بنیاد والا بزرگوار پرگنہ سرونج سے ... گئے۔ اسی سال مین بشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فرزند
تولد ہوا محمد رحمت اللہ خان نام رکھا گیا ... حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر ملاقات نواب معلی القاب گورنر جنرل

…یم ٹینلک کونڈ مس صاحب بہادر فرمانروائے کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات کے نواب گورنر جنرل …رموصوف نے جملہ راجہائے راجستان کے روبرو حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی بہت کچھ تعریف و توصیف فرمائے بعد استحصا…ات حضرت نواب صاحب بہادر فائز ریاست ٹونک ہوئے ۱۲۴۸ھ ہجری میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا بر تنظیم و تنسیق …ور ملکی و مالی کے بجانب پرگنہ چھبڑہ و سرونج تشریف فرما ہوئے اسی سال میں بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الثانی بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم …صاحبہ منکوحہ دومین جناب وزیر الدولہ بہادر سے فرزند سعادتمند تولد ہوا پایائے حضور نواب امیر الدولہ بہادر صاحبزادہ فیض محمد خان …م رکھا گیا تاریخ تولد اس سرو جویبار سروری کے اس مثنوی اور قطعہ سے معلوم ہوتی ہے ؎

نقابت پناہا فرد پرورا — قوی دستگاہا بلند افسرا
بہفتم ربیع دوم (یعنی ربیع الثانی) اے مطاع — ز میلاد تو یافتم اطلاع
ہماندم زنار سنہائے شگرف — پئے سال تو گفتم اے نیک ظرف
یکے ہست اے سرور بیعدیل — فصیح زبان و شریف و شکیل ۱۲۴۸ھ
دوم ہست اے پر تمیز زبان — شجاع و سخی و عزیز زمان ۱۲۴۸ھ
سوم ہست از انجملہ اے باخدا — حق اندیش و حق پرور اہل رائے ۱۲۴۸ھ
چہارم از انست اے پرضیا — جوان و جوان بخت صاحب حیا ۱۲۴۸ھ

قطعۂ تاریخ دیگر

بود ہفتم مہ ربیع دوم (یعنی ربیع الثانی) — از عنایات لطف داور ذی الجود
خلف الصدق حضرت نواب — شد تولد بساعت مسعود
سال میلاد او سروش خرد — نور فیض محمدی فرمود ۱۲۴۸ھ

…ال میں بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب شب جمعہ منکوحہ سوم جناب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادتمند تولد ہوا …شاد جد امجد صاحبزادہ محمد علیخان نام رکھا گیا تاریخ میلاد اس مثنوی سے مفہوم ہوتی ہے ؎

چو فرزند نواب والا نسب — بوقت سعید دہم ماہ رجب
محمد علیخان والا تبار — تولد شد از فضل پروردگار

محمد علیخان مبارک لقب	خرد گفت تاریخ آن با ادب

۱۲۴۸ھ

اِس سجع اور الفاظ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوئی ہے **مصرع**

خبردار حال محمد علی

۱۲۴۸ھ

باغ مراد - اِسی سال مین بشکوے بحشتی محمد زمان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نام رکھا گیا ۱۲۴۸ھ

سنہ ۱۲۴۹ ہجری مین حضرت نواب امیرالدولہ بہادر بجانب پرگنہ چھبڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے اور اِس زمانہ مین محمد منور خان عرف منّو میان برادر موتی بیگم منکوحہ حضرت نواب امیرالدولہ بہادر عامل پرگنہ چھبڑہ گوگور تھے حسب الحکم نواب صاحب بہادر شادی ازدواج مسرت امتزاج صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب دختران منّو میان سے منعقد ہوئی - اِسی سال مین طبیعت حق طویت حضور نواب امیرالدولہ بہادر کی جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئے چندے صاحب فراش رہے جو قدرے افاقہ بمعرض ظہور آیا واسطے درستی امور ملکی مالی کے پرگنہ نیما ہیڑہ کو تشریف لے گئے بفضل مفضل حقیقی حضور نواب صاحب بہادر کو صحت کامل ہو گئی وہان سے نواب صاحب بہادر دارالامارت ریاست ٹونک مین رونق افروز ہوئے پھر امراض انواع مثل استسقا و سل وغیرہ نواب صاحب بہادر مبتلا ہوئے باوجود ازدیادِ امراض نماز پنجگانہ و اورادِ روزمرہ مین فرق نہ آیا آخرکار بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۴ء بعمر شصت و ہفت سال اِس جہان فانی سے بملک جاودانی گیارہ فرزند ارجمند اور نو دختر نیک اختر چھوڑ کے انتقال فرمایا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تاریخ وفات حضرت نواب امیرالدولہ بہادر اِس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے **قطعہ**

چون امیرالدولۂ عالیجناب	رفت از دنیائے دون سوے عدم
پنجۂ غم دامن دل کرد چاک	ساختم تاریخ او با درد و غم
در وفاتش بے سر و پا گشتہ اند	ہمت و [illegible] تق و سخا فیض و کرم

۱۲۵۰ھ

کنارۂ موتی باغ پر متصل مسجد و تالاب مدفون ہوئے [illegible] ب امیرالدولہ بہادر امیر بے نظیر اور سخاوت اور شجاعت مین بے عدیل تھے اون سے کارہائے نمایان جو کمال شجاعت [illegible] لی سے ممالک ہندوستان مین بمعرض وقوع آئی کتب تواریخ مثل تاریخ الکم و جارج نامہ و امیر نامہ [illegible] امیرالدولہ بہادر کو شوق حکمرانی نہ تھا مزاج درویشانہ و سپاہیانہ

تھے اور اگر شوق کشورستانی وملک گیری کا ہوتا توبعنایت تعالیٰ اوس وقت مین کچھ مشکل نہ تھا اونکے کارہائے نمایان
ملک گیری کا پتہ دیتے تھے سوائے رنجیت سنگھ کے جمیع سرداران راجستان پر سکۂ شمشیر امیرخانی نقش ہو گیا تھا ۔
تماشائے تقدیرات وحکم قاضی الحاجات انہین چہ محال پر اکتفا فرمایا ۔ الخیر فی ما وقع بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ
ت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان صاحب بہادر نصرت جنگ مسند نشین ہوئے چنانچہ تاریخ جلوس
مانوس یہ ہے

یہ جو نواب نامی محمد امیر — دلیر و جوانمرد آفاق گیر
سفر کرد از دار ناپائدار — سوئے گلشن خلد دائم بہار
محمد وزیر آنکہ فرزند اوست — جگر پارۂ خاص و دلبند اوست
بجایش نشست و سپہ را نواخت — بقدر محل ہر یکے را شناخت
بپائے خود آراست صدر رہی — بصد شوکت و فر و فرماندہی
ازو شوکت دین حق تازہ شد — شکوہ شریعت پُر آوازہ شد
ہمہ بدعت و شرک و فسق و فجور — ز ملک خداداد او گشت دور
در آفاق از بخشش عام او — سمر شد بجود و سخا نام او
زدم قرعہ بر یاد اقبال او — کہ آرم بکف گوہر سال او
در آن جستجو ہاتف ہوش من — رسانید این مژدہ در گوش من
کہ سال جلوس است اے نیک رائے — امیر عدو بند کشور کشائے

۱۲۵۰ھ

یہ سجع مہر کندہ فرمایا گیا ۔ — خداست سلطان محمد وزیر

تاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صد تہنیت نامہ مشعر مبارکباد مسند نشینی منجانب نواب گورنر جنرل لارڈ بنٹنک
ڈ ندس منتظم کشور ہند بنام نامی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر شرف صدور لایا اور بتاریخ دوازدہم ماہ ذی قعدہ
کپتان نکلسن صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ راجستان سرکار انگریزی کی طرف سے خلعت مسند نشینی لائے
اور بعد ادائے رسم تہنیت واپس تشریف لے گئے اسی سال مین محمد منور خان عرف منو میان نے نواب صاحب

بہادر سے منحرف ہوکر ال واجبی سرکاری ایک سال تک داخل خزینۂ عامرہ کیا ولی داد خان و محب اللہ خان وغیرہ
جو اوکے رفیق تھے بسبب اسی بغاوت کے اون سے جدا ہوکر حاضر حضور نواب صاحب بہادر ہوئے اسی سال مین
بمشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان نام رکھا گیا ۱۲۵۱ھ ہجری مین صاحبزادہ
حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب و صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب ہر دو داماد محمد منور خان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
سے پوشیدہ بہاک کر اپنے خسر سے جا ملے نواب صاحب بہادر نے بتاریخ بستم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر لشکر جرار
و عسکر خونخوار بسرداری مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ بجانب پرگنہ چھبڑہ گوگور بارادۂ تخریب و تادیب محمد منور خان
روانہ کیا مختار الدولہ بہادر نے بوساطت ولی داد خان و محب اللہ خان وغیرہ محمد منور خان کو بہت کچھ ہدایت کی مگر کچھ موثر
نہوئی - ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۲ھ ہجری مین صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب واسطے نالش کے چھبڑہ سے اکبرآباد نواب
لفٹنٹ گورنر جنرل مسٹر مٹکاف صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب چھبڑہ مین
اپنے خسر کی رفاقت مین رہے بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر روز آدینہ بوقت صبح مختار الدولہ بہادر نے میدان مین لشکر
کی صف آرائی کی اور اوس طرف سے بہی لشکر کی آراستگی ہوئی پہر دونون جانب سے جنگ دلیرانہ و یورش رستمانہ ہوئی آخر
محمد منور خان لشکر نواب صاحب سے عاجز ہوکر قلعہ گوگور مین محصور ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر
محمد منور خان مع صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب بوقت شب قلعہ سے نکلکر بجانب گوالیار فرار ہوگئے بتائید الٰہی فتح
نصیب اولیائے دولت قاہرہ ہوئے اس فتح کی تاریخ الفاظ بیستم شکستہ ۱۲۵۲ھ سے برآمد ہوتی ہے - مختار الدولہ بہادر
بعد انتظام مہام بتاریخ یازدہم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر حاضر حضور ہوئے - اور بتاریخ شانزدہم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر نواب
لفٹنٹ گورنر جنرل مسٹر مٹکاف صاحب بہادر نے دعوی بیجائی صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب کو خارج کردیا صاحبزادہ
صاحب موصوف اکبرآباد سے محمد منور خان صاحب کے پاس گوالیار تشریف لے گئے پہر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
نے دونون صاحبزادون کو گوالیار سے طلب کرکے ماہانہ موافق آمدنی و محاصل ریاست کے مقرر کردیا اسی سال مین حسب
تجویز جناب امیر بیگم صاحبہ والدۂ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر رسم تزویج نواب بیگم صاحبہ دختر نیک اختر نواب وزیر الدولہ
بہادر محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ خلف نواب افتخار الدولہ محمد عبد الغفور خان بہادر ہزبر جنگ والی ریاست
کلشن آباد عرف جاورہ سے عمل مین آئی سنہ ۱۲۵۵ھ ہجری مین محمد منور خان سر بگریبان اور کردۂ خود سے پشیمان ہوکر معرفت

سیّد حمید الدین صاحب حاضر حضور نواب وزیر الدولہ بہادر ہوئے نواب صاحب بہادر نے خان موصوف سے
بغلگیر ہوکر جرائم گذشتہ کو معاف فرمایا اور پانسو روپیہ ماہانہ مقرر کر دیا مگر بوا زگونی طالع و ناموزونی بخت ریاست سے برخاست
ہوکر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب کے پاس دار الخیر اجمیر مین چلے گئے اور وہین انتقال کیا بتاریخ بست و پنجم
ماہ رمضان المبارک سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب نے بامراض چند در چند مبتلا ہوکر لاولد اس جہان فانی
سے بجانب ملک جاودانی انتقال فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر کرنل تھائل الوس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتان
واسطے ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کی ٹونک مین تشریف لائے ریاست سے مدارات حسب دستور ہوئے
صاحب بہادر موصوف سات مقام فرماکر واپس تشریف لیگئے - اسی سال مین راجہ مدن سنگھ ریاست پاٹن پر مسند
نشین ہوا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی ہے ؎

در بار مدن سنگھ بہادر رانا	برصدر چو گردید تمکن فرما
در داد ندائے این ہاتف از غیب	قدر صدر افزائے بشد مہاراجا

۱۲۵۴ھ

سنہ ۱۲۵۵ ہجری مین مصطفی خان خلف تاج محمد خان رسالہ دار عامل پرگنہ پڈاوہ نے حسب ایماے نواب صاحب بہادر
سکنائے موضع دہابلا ہوج کو کہ مرتکب خطاے رہزنی اور سرکشی کی ہوتی تھی سزاے واقعی اور تنبیہہ پوری پوری دی
اسی سال مین بشکوہ بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ حمید اللہ خان نام رکھا گیا - سنہ ۱۲۵۶ ہجری مین
صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب نے پرگنہ چھبڑہ و گوگور براراده تاخت و تاراج کا کیا - نواب صاحب بہادر نے واسطے
کمک کے احمد علیخان برادر تاج محمد خان رسالہ دار و محمد امان خان رسالہ دار و محب اللہ شاہ رسالہ دار وغیرہم کو مامور فرمایا اولاً بوقت
شب یورش در شہر ہوئی آخر الامر اوس دار و گیر مین احمد علیخان و محب اللہ شاہ رسالہ دار کشتہ ہوے ۔ خاموش شدہ ۱۲۵۶ھ
انکی تاریخ شہادت ہے - اور محمد امان خان رسالہ دار پست پا ہوکر قلعہ گوگور مین محصور ہوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان
نے قابو پاکر قلعہ کو محاصرہ کیا - پہر محمد امان خان رسالہ دار و غلام حیدر رسالہ دار ہر دو متفق ہوکر بارادہ جنگ قلعہ سے باہر نکلے
اور میدان مین صف آرا ہوئے اور داد مردانگی اور شجاعت دی صاحبزادہ صاحب موصوف پست ہوکر عملداری سرکاری
سے نکل گئے اور محمد امان خان رسالہ دار غلولہ تفنگ سے مجروح ہوئے چنانچہ اس فتح کی تاریخ - یار طینت از بام افتاد - ۱۲۵۶ھ
سے برآمد ہوتی ہے - نواب وزیر الدولہ بہادر نے سب افسرون کو خلعت اور نعمت سے سرفراز کیا صاحبزادہ حافظ

محمد عبدالکریم خان صاحب چھبڑہ گوگور سے سبب نیل مرام کرنیل جان صدرلین صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان کے
پاس واسطے استغاثہ حصۂ ملک خود کے گئے بجواب ہی سید تفضل حسین خان وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی راجستان
منجانب حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ ہجری مین دعوے بیجا سے محجوب ہوکر
اوسی مشاہرۂ دو ہزار روپیہ پر راضی ہوئے اور بحکم سرکار انگریزی یہ امر قرار پایا کہ بغیر رضامندی نواب وزیرالدولہ بہادر کے
صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب ریاست ٹونک مین نہ جائین آخر صاحبزادہ موصوف نے بمقام دارالخیر اجمیر سکونت
اختیار کی اور دو ہزار روپیہ ماہوار ریاست ہذا سے حسب دستور علی الدوام اونکو ملتا رہا۔

تفصیل اسماے فرزندان حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

اول حضرت وزیرالدولہ امیرالملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ۔ دوم صاحبزادہ حافظ محمد عباداللہ خانصاحب عامل
پرگنہ ٹونک۔ سوم صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب حاکم عدالت شرعیت۔ چہارم صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب۔
پنجم صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب شرق تخلص۔ ششم صاحبزادہ احمد یار خانصاحب آفی تخلص۔ ہفتم
صاحبزادہ احمد علیخانصاحب رونق تخلص۔ ہشتم صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب۔ نہم صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب۔
دہم صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب۔ یازدہم صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب۔ یہ صاحبزادگان موصوف سنہ مرقوم الصدر
تک بفضلہ تعالی وشانہ اعلی صحیح وسالم ہین۔ یہ تمام حضرت نواب امیرالدولہ بہادر کے داماد نکی ہین اور بقید حیات ہین۔

تفصیل دامادہاے نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ

اول۔ صاحبزادہ محمد کریم اللہ خانصاحب خلعت بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب۔ دوم۔ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب
سوم۔ صاحبزادہ محمد نادر شاہ خانصاحب۔ چہارم۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ
پنجم۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جرنل فوج ظفر موج حضوری ششم۔ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب۔ ہفتم صاحبزادہ
محمد قاسم علی خانصاحب قلعہ دار ہشتم۔ صاحبزادہ امیر شاہ خانصاحب ولایتی نہم۔ صاحبزادہ ابراہیم علیخانصاحب قلعہ دار ۔
حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر دریادل عادل باذل دانا سے فرزانگی وسخاوت وشجاعت وجوہر شناسی وقدردانی شرفا
وتعظیم سادات عظام وتکریم علماے کرام مین یگانۂ روزگار رہتے تھے اور تمام علوم عقلی ونقلی خصوص حدیث وسیر مین مہارت
کامل رکھتے تھے اور اونکی بارگاہ سلیمان جاہ مرجع ارباب فضل وکمال ومجمع دانان روزبختہ کاران باوقار تھے اور

اسیوجہ سے خوش تدبیری وعدالت گستری وبیدارمغزی وہوشیاری مین کہ شیوہ امراے عالی وقار وشایان ذوی الاقتدار ہے یکتاے زمانہ اور تمام ہندوستان کے رؤسا مین ثانی شاہجہان رہے یہانتک کہ انکی لیاقت ذاتی وخیر خواہی ومدبری کا لوہا کار پردازان عالی وقار برطانیہ باوجودیکہ اسوقت اونکی شجاعت وفرزانگی وہوشیاری کا نقش تمام عالم کے دلون پر کرسی نشین ہے مان گئے ستے اگرچہ عدالت وشجاعت وخبرگیری رعایا وبرایا مین یہ رئیس نامدار مستغنا ے روزگار تہے لیکن سب سے زیادہ راہ مستقیم وصراط قویم دین متین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واتباع شریعت مبین پر کہ تمام صفات وحسنات انسانی وکمالات بشری اسی پر منحصر ہے ابتداے انتہا تک قایم رہے اور ایام ولیعہدی مین بمقام دہلی حسب اجازت ومنشاے پدر بزرگوار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ حاضر دربار معلا شہریار جم اقتدار ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی تاجدار ہندوستان ہوکر بعد چند مدت خطاب سندی وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ پیشگاہ سلطنت دہلی سے حاصل کیا۔ انکے عہد دولت مہد مین اوّل عہدہ کارگزاری وکارروائی ملکی ومالی پر غلام خان افغان ساکن کنجپورہ اور خدمت انشاپردازی پر راے ہمت راے قوم کایست بلگرامی مامور تہے بعد ازان راے داتارام خلف راے ہمت راے میر منشی ہوگئے اور انکے دو نایب اوّل منشی بہوانی پرشاد دوم منشی لبہاون لعل مصنف امیرنامہ فارسی کرّۃ بعد اخریٰ مقرر ہوے اور منصب وکالت پر راے نربخش لال کایست شاہجہان آبادی ومحمد عمر خان مصطفےٰ آبادی وسید تفضل خان خیرآبادی مقرر رہے وبخشی کل فوج صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب اور انکے خلف صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب رہے۔ محمود خان قبل وثوق عہدنامہ سرکار انگریزی کے ہمراہی مختار الدولہ محمد شاہ خان بہادر ثابت جنگ توپخانہ اور تہوڑی سپاہ کے افسر تہے بعد وثوق عہدنامہ کل سپاہ سواران وپیادگان وتوپخانہ کے افسر ہوگئے۔ اور خدمت حفاظت قلعہ امیر گڈہ انکے تفویض ہوئے اور محمد اکبر خان مرحوم امراے نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ سے کارپرداز دستیر کاروبار تہے خدمت حفاظت قلعہ علی گڈہ پر مامور رہے اور محمد منور خان عرف منومیان برادر موتی بیگم منکوحہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس خدمت حفاظت قلعہ سرونج وقلعہ چہبڑہ گوگور پر مقرر ہوے اور میان ہمت خان کہ نواب صاحب بہادر مرحوم نے انکو بجاے فرزندان کے پرورش کیا تہا خدمت حفاظت قلعہ پڑاوہ پر معین کئے گئے اور تاج محمد خان رسالدار واحمد علیخان کہ دونون بہائی مصاحب خاص شجاع ودلیر اور خیر خواہ سرکار آفاق گیر تہے بحکم حضور کبہی کار ملکی ومالی کو انجام دیتے تہے اور کبہی کار سفارت کرتے تہے راقم نے ان جملہ امرا کا حال تواریخ خاندان مصنفہ خود مین تمام وکمال لکہا ہے جسکا جی چاہے دیکہ لے۔ یہان بنظر اختصار اسی پر اکتفا کیا گیا۔ بعد ازان مولوی سید حمید الدین صاحب

التخلص بہ حمیدی عہدۂ منشی گری سے ممتاز ہوئے اور حافظ عبدالرحمن خان دہلوی بعہدۂ اہلکاری اعلی سرفراز ہوئے بعد قتل حافظ صاحب موصوف کے کہ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۰ ہجری علی بہادر خان وخان بہادر خان رامپوری کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور انکے قتل کا حال بھی تواریخ خاندان میں بالتفصیل مرقوم ہے مولانا سید حیدر علی صاحب مصطفٰے آبادی عہدۂ دیوانی پر مامور ہوئے - اور حضرت سید زین الدین صاحب برادر سید ابو القاسم صاحب عرف بانکے میاں اور قطب الامراء حضرت سید عبدالرحمن صاحب بہادر مظفر جنگ کہ پیشتر حیدرآباد سندہ میں بعہدۂ فرمان روائے نواب میر مراد علیخان بہادر والئی خیرپور سندہ نہایت اعزاز سے زمرۂ مصاحبین میں ملازم تھے حسب الطلب نواب صاحب بہادر فائز تونک ہو کر بعہدۂ اہلکاری ومصاحبت وجرنیلی سپاہ مظفر کیمپ مامور ہوئے اور سید محمد سعید صاحب عہدۂ نائب دیوانی واہلکاری پر مقرر ہوئے اور معتمد خاص فخرالزمان سید ارشاد حسین خانصاحب برادر سید تفضل حسین خانصاحب عہدۂ سفارت محکمۂ عالیہ رزیڈنسی راجپوتانہ پر ممتاز ہوئے - حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر مرید جناب فیض مآب والی ارشد صنع امجد شمس انجم کرامت نیر اعظم ہدایت قطب جہان غوث زمان شہید اسعد حضرت سید احمد صاحب مجاہد وغازی علیہ الرحمۃ والغفران کے تھے انکا حال وقال مشہور روزگار کالشمس فی النہار ہے توضیح وتشریح کیا درکار ہے سنہ ۱۲۵۶ ہجری میں بشگوسے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان نام رکھا گیا - یہ تاریخ ولادت مولف خاکسار سے یادگار ہے ؎

فرزند جلال خان چو شد خلق	کویا شدہ خلق رشک ماہ است
کین دیدۂ یادر انگاہ است	تاریخ تولدش بگفتم
چون گشت مرا خیال تاریخ ؛	تابان شدہ آفتاب جاہ - است

۱۲۵۶ھ

بتاریخ دوازدہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۷ ہجری میان محمد اکبر خانصاحب نے بامراض چند در چند انتقال کیا - خان مرحوم شریف جوانمرد تھے انکے آبا آج تک بھوپال میں برسر حکومت ہیں یہ جب سے امیر تہور تخمیر کے ساتھ ہوئے آخر وقت تک ساتھ دیا ساتھی ہو تو ایسا ہو نواب صاحب بہادر مرحوم کی رفاقت میں بڑے بڑے کارنمایاں کیئے نواب صاحب نے بعد انقباض ریاست انکو جاگیر خاطرخواہ عطا فرمائی تھی انکے انتقال کے بعد انکے فرزند ارجمند میان بہادر محمد خان کے نام وہ جاگیر بحال رہی چنانچہ آج تک انکی اولاد جاگیر عطیہ سرکاری پر قابض ومتصرف ہے - اسی سال میں بشگوسے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند اقبال پیوند متولد ہوا اس گوہر تاج ارجمندی کا نام نامی واسم گرامی صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے ؎

بشگوئے سردار عالی وقار	تولد چو شد پور فرخ لقب
بگوشم پئے سال او ہاتفی	چنین گفت خورشید اقبال اب

۱۲۵۷ھ بمعنی پدر ۱۲

اسی سال مین مشکوے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد القادر خان نام رکھا گیا۔ اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام رکھا گیا۔ اور بتاریخ بست و چہارم ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۸ھ سنہ ہجری روز شنبہ صاحبزادہ محمد نذیر خانصاحب نے بمرض استسقاء ہیضہ انتقال فرمایا اللہ تعالی مغفرت فرماے کے بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر مشکوے اقبال حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ عبد اللہ خان نام رکھا گیا اور تاریخ ولادت اوس سرو چمن ثروت کے ان قطعات سے ظاہر ہوتی ہے ؎

چو عبد اللہ خان فرزند نواب	خوش اخلاق و خوش اوصاف و خوش القاب	تولد شد بمن داد این بشارت
سروش فکرم از روے اشارت	کہ تاریخست آن جمشید صولت	کلاہ تارک اقبال و دولت ۱۲۵۸ھ
	دیگر	
چونکہ عبد اللہ خان محترم		شد تولد افتخار خاندان
بہر فکرم سال میلادش بگفت	درة التاج سلاطین جہان ۱۲۵۸ھ	اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ

حافظ محمد جمال خانصاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان نام رکھا گیا۔ اسی سال مین راجپوتان موضع کرواڑیہ علاقہ پرگنہ علی گڈھ کہ براہ تمردی و سرکشی رہزنی کرتے تھے اپنے کیفر کردار کو پہونچے بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول ۱۲۵۹ھ سنہ ہجری دیوان راے داتا رام بسبب جور و تعدی رعایا و برایا معزول ہوکر مقید ہوے زوال دریغ ۱۲۵۹ھ۔ تاریخ معزولی ہے۔ اور بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم ۱۲۶۲ھ سنہ ہجری قید سے رہائی پاکر بانعام حضوری بعطاے جواہر زواہر پالکی و فیل و بجاے جاگیر وغیرہ سرفراز ہوئے۔ فرخندہ فرجام = تاریخ بحالی ہے ۱۲۶۲ھ راے مسطور چندے بقید حیات رہکر ماہ رجب ۱۲۶۴ھ سنہ ہجری مین فوت ہو گئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۵۹ھ سنہ ہجری بروز شنبہ ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کے لارڈ الین برا بہادر ویسراے گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے بمقام اکبرآباد ہوے۔ اسی سال مین بخشی صاحبزادہ صالح محمد خانصاحب نے انتقال کیا اونکی جگہ اونکے بیٹے صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب مامور ہوئے۔ اور بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول سنہ صدر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت فرمائی گورستان عسکر فیروزی مین متصل باغ عیدگاہ کے اونکو مدفون کیا اونکے مرقد پر یہ عبارت اور بیت بجانب راست کندہ ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سر بالین اللہ اکبر۔ بجانب چپ ؎

وفات خان والاشان محمود ✻ ہزار و دو صد و پنجاہ و نہ بود

سنہ ۱۲۶۰ھ ہجری مین جناب عالیہ قدسیہ والدہ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بیت اللہ شریف تشریف لیگئین وہان پہونچکر انتقال فرمایا اور

اونکو قریب مزار حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے مدفون کیا - بتاریخ ہفتدہم ماہ شوال المکرم سنہ حال بمشکوئے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب خلف نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند محمود تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ محمود خان رکہا گیا چنانچہ آخر مصرعہ مثنوی ہذا سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے

چو فرزندِ خانِ محمد نصیر
نہادند محمود خان نامِ او
نگہدارد او را بحفظ و امان
چو در گلشنِ طبع کردم خیال

تولد شد از فضلِ ربِ قدیر
ہمیشہ خداوندِ بالا و پست
ز ہر آفت و رنج و غم ہر زمان
خرد گفت سالش کہ آن کامِ جان

چو دیدند روئے دل آرام او
بر اعدائے دین دار وش چیرہ دست
پے سالِ میلادِ آن نونہال
گلِ گلشنِ کامِ محمود خان
سنہ ۱۲۶۰ھ

اور الفاظ خورشید علم - شمس برج مہتری - سے بہی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے - بتاریخ دہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۱ ہجری بمشکوئے صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب فرزند حمید تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ احمد خان رکہا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے

خانِ والامکان احمد خان
غیرتِ رستمِ سیستانی
چون تولد شد او بماہ ششم (جمادی الثانی ہم)
گفت در گوش من سروشِ خرد

شرف دودۂ زمانِ افغانی
جاہ و اقبال و عمر و دولتِ او
روزِ عاشر بفضلِ ربانی (یعنی تاریخ دہم ۱۲)
سالِ او ہست رستمِ ثانی
سنہ ۱۲۶۱ھ

درکمال و شجاعت و جرأت
دمبدم باد در فراوانی
بکمالِ سرور و فرحانی

ایضاً

دہم بود تاریخ ماہ ششم (جمادی الثانی)
تولد شد از فضلِ رب العباد
امیرِ امیران والا گہر
ہمین نامِ او خان احمد نہاد
سروش خرد گفت در گوشِ من

کہ شخصم بگوشم چنین مژدہ داد
چہ فرزند خوش منظر خوش لقا
رئیسِ رئیسانِ عالی نژاد
بگنجینۂ دل چو کردم نظر
پے سالِ آن نخلِ باغ و داد

کہ فرزند خانِ محمد نصیر
مبارک سرشت و مبارک نہاد
بروزِ عقیقہ جدِ امجدش
کہ آرام بکف شب چراغ مراد
کہ این مصرعہ ہست تاریخِ او

خدائے جہانش نگہدار باد
سنہ ۱۲۶۱ھ

ایضاً

چونکہ احمد خانِ والا منزلت
بہر سالش ثروت و اقبال و جاہ
سنہ ۱۲۶۱ھ

ہاتفِ فکرم بگوشم مژدہ داد
شد تولد از عنایاتِ الہٰ

اور اسی سال مین بمشکوئے صاحبزادہ محمد عبدالکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند سعید تولد ہوا صاحبزادہ محمد سعید خان نام رکہا گیا بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک سنہ حال بمشکوئے صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب خلف نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد خان نام رکہا گیا چنانچہ

قطعہ ہذا سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے

محمد خانِ والاشانِ جم جاہ
چو شد پیدا شنیدم این بشارت
ز گردون گوش من سروش بکرم گفت
سزاوار است تاج امارت

ایضاً
ابن ابن وزیر ابن امیر
شد تولد بغرۂ رمضان
بانگِ شادی برفت بعالم
زہرہ بر چرخ گفت رقص کنان
ہست این مصرعہ تولدِ او
میتارہ جہان محمد خان ۱۲۶۳

اور اسی سال مین ساکنان ادنیارہ سے سرحد موضع گاڈولی علاقہ پرگنہ علی گدہ پر جدال و قتال ہوا آخر تجویز کرنل جان صدرلین صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان فیصلہ سرحد مین ادنیارہ و علی گدہ عمل مین آیا - بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب بخشی الملک نے انتقال کیا - صاحبزادہ کفایت اللہ خان صاحب کہ اونکے خلف اکبر اور ہوشیار تھے نواب وزیر الدولہ بہادر نے بجاے اونکے والد کے اونکو مامور کیا - اور بتاریخ بست و سوم ماہ ربیع الاول سنہ صدر ریک سپجر صاحب بہادر قایم مقام رزیڈنٹ راجستان بنا بر ملاقات نواب صاحب بہادر وارد ٹونک ہوئے ملاقات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب خلف اکبر نواب وزیر الدولہ بہادر نے دو صاحبزادے ایکے صاحبزادہ محمود خانصاحب و دیگرے صاحبزادہ احمد خان صاحب کو چھوڑکر بمرض وبا اس جہان فانی سے انتقال فرمایا غفور الرحیم مغفرت فرمائے - اور اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد خان نام رکھا گیا - اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ قاسم علیخان صاحب داماد حضرت امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نظام علیخان نام رکھا - اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان قلعہ دار داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند متولد ہوا صاحبزادہ یعقوب علیخان نام رکھا - اسی زمانے مین مشکوے صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خان نام رکھا - اسی سال مین ماہ شعبان المعظم شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیردار سرونج علاقہ ٹونک راہی ملک بقا ہوئے - اور اسی سال عمدۃ الحکاری حسب مرضی مولانا سید حیدر علیصاحب ابو سلیمان منشی ظہور علیصاحب عباسی کو سرکار دولا سے عطا ہوا - بتاریخ بست و سوم ماہ شوال المکرم مشکوے اقبال حضور لامع النور مین فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اسم مبارک صاحبزادہ عبید اللہ خان رکھا گیا - تاریخ ولادت اوس نخل گلستان رفعت کی اس قطعہ سے صاف ظاہر ہے

قطعہ

عبید اللہ خان فرزند نواب
قوی بخت و قوی پشت و قوی دست
تولد گشت چون در ماہِ شوال
جہان شد از بلندِ قدر او پست
اگر جوئی تو سالِ مولدِ او
عبید اللہ خان شمسِ جہان ست ۱۲۶۳

ماہ محرم الحرام ۱۲۶۳ ہجری مین سرفراز الدولہ نواب سردار خان بہادر

تیغ جنگ بہادر شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیردار پرگنہ سرونج نے انتقال کیا۔ اور اسی سال مین مہاراجہ
رانا پرتھی سنگھ بہادر رئیس جہالاواڑ بتقریب شادی کتخدائی خود سرحد نواب صاحب بہادر پر بمقام ہررے وارد ہوئے چونکہ مابین ریاست
بامن و ریاست ہذا اتحاد قدیمی ہے بمعرفت سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ و نصیر محمد خان ہمشیرزادہ اہلکار موصوف وعدہ ملاقات بعد
انفراغ کار شادی قرار یاب ہوا چنانچہ بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر راجہ صاحب موصوف حسب وعدہ داخل ٹونک ہوئے
مراتب مہمانداری و تعظیم و تکریم عمل مین آئی۔ بتاریخ چہاردہم ماہ شوال سنہ صدر شادی دختران صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب
فرزندان نواب صاحب بہادر سے ہوئی۔ اور اسی سال مین سید نور الہدیٰ صاحب بخشی الملک خان بہادر ہیبت جنگ کا خطاب
پاکر عہدۂ بخشیگری پر سرفراز ہوئے ۱۲۶۵ سنہ ہجری مین ابو سلیمان منشی ظہور علیصاحب بحصول رخصت وطن مالوفہ کو گئے اور اپنی خوشی
سے خانہ نشین ہوئے۔ چونکہ کارگذاری سرکاری بند نہین ہوسکتی ہے حضرت سید مسعود الدین احمد مصطفےٰ آبادی عہدۂ دیوانی پر
بعطائے خلعت فاخرہ بکمنرل پالکی و یک زنجیر فیل و جاگیر وغیرہ مامور ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذالحجہ ۱۲۶۵ سنہ ہجری روز پنجشنبہ
پہ چھ گھڑی دن رہے مشکوئے دولت صاحبزادہ محمد علیخانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد یعنی حضرت نواب
وزیرالدولہ بہادر صاحبزادہ محمد ابراہیم علی خان نام رکھا گیا تاریخ ولادت باسعادت اِس قطعہ تاریخ سے حاصل ہوتی ہے **قطعہ**

چون تولد گشت ابراہیم خان | از عنایاتِ جناب کبریا
شد مبارک بخت سالِ مولدش | بیشک و بے شبہ و بے ریب و ریا
سنہ ۱۲۶۵ھ

اور اسی سال مین نواب وزیرالدولہ بہادر بنابر انتظام ملکی و مالی بجانب پرگنہ سرونج و چھبڑہ گوگور وعلی گڈہ بطریق دورہ تشریف فرما ہوئے گیارہ
مہینے پرگنہ سرونج مین اور چند روز چھبڑہ گوگور وعلی گڈہ مین قیام فرماکر بجانب ٹونک مراجعت فرمائی۔ ۱۲۶۶ سنہ ہجری مین مشکوئے صاحبزادہ
محمد عبدالکریم خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول ۱۲۶۷ سنہ ھ روز سہ شنبہ کرنل جان لو صاحب
بہادر رزیڈنٹ راجستان تفریحاً گذران داخل موضع برونی علاقہ ریاست ٹونک ہوئے حسب معمول سامان رسد وغیرہ بمصاحبت شیخ
عبداللہ کوتوال عمل مین آیا اور بنابر استقبال صاحب بہادر موصوف کے قطب الامرا حضرت سید عبدالرحمن صاحب بہادر مظفر
جنگ و سید مسعود الدین احمد صاحب اہلکار اعلیٰ و سید تفضل حسین خانصاحب وکیل رزیڈنٹی راجستان و معتمد خاص فخر الزمان
سید ارشاد حسین خانصاحب و فیض اللہ خان رسالہ دار بجمعیت صد سوار و پیادہ ایک روز پیشتر روانہ ہوئے تھے بوقت یک نیم پاس
روز برآمدہ معتمدین ریاست ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر سے مشرف ہوئے نواب صاحب بہادر نے مع صاحبزادگان
والا تبار اور بندگان جان نثار کے سواد موضع بارٹھی مین رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی جب نواب صاحب بہادر د

صاحب رزیڈنٹ بہادر تقریب نظرباغ کے تشریف لائے حسب معمول سترہ ضرب توپ توپخانہ کہنہ خاص سے سر ہوئین بتاریخ دہم ماہ مسطور روز شنبہ جیکین صاحب بہادر وسکرٹر رزیڈنٹ بہادر مقام فردلی سے داخل ٹونک ہوئے یہ دونو صاحب بجانب دارالخیر اجمیر تشریف فرما ہوئے اور اسی سال مین ساکنان موضع موہنی علاقہ ٹونک نے قلعچہ تیار کر کے صورت بغاوت پیدا کی تہی اسکی پوری کیفیت تواریخ خاندان مین مرقوم ہے آخر مخالفان بدکیش اپنے کیفرکردار کو پہونچے ۔ بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر مشکوے صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا حسب الارشاد جد امجد حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر صاحبزادہ محمد اسمعیل خان نام رکہا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اِس قطعہ سے برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ اسمعیل خان محترم	شد تولد از عنایات علی	ہمدران دم ہاتف طبعم بگفت	بہر سالش مصدر فیض جلی

اوران الفاظ سے بہی تاریخ میلاد برآمد ہوتی ہے شمس چرخ جلال ؏ اسی سال مین ماہ ذی قعدہ ساکنان اونیارہ نے براہ تعدی وسرکشی ایک موضع پر مواضع علاقہ ٹونک سے قبضہ کرلیا تہا ریاست ہذا سے سپاہ جرار بسرداری [illegible] الامرا سید عبدالرحمن خانصاحب مظفر جنگ مع چہار ضرب اتواب روانہ ہوئے آخرالامر جانبین سے جنگ وجدال ہوا ہنگام غروب آفتاب فتح نصیب اولیاے دولت قاہرہ ہوئی اور مخالفان بداندیش کینہ کیش منہزم ہوے اِس جنگ مین قلندر بخش رسالہ دار غلولہ تفنگ سے مجروح ہوے تہے بفضل حکیم مطلق بعد چندے شفا پائی اور ایک سپاہی شہید اور چہار سپاہی زخمی ہوئے طرف ثانی مین پچاس آدمیون سے زیادہ کشتہ وخستہ ہوے بہ کرنل جالون صاحب رزیڈنٹ راجستان نے سرحد متنازعہ پر آکر فیصلہ فرمادیا ۱۲۶۸ھ ہجری مین بہوانی سنگہ خلف راجہ بہونت سنگہ رئیس نرسنگڈہ واقع ملک مالوہ بتقریب شادی کتخدائی خود کہ کیتہڑی مین تہی برسم رہروے وارد پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک ہوے ریاست سے رسم مہمانداری وخاطرداری عمل مین آئی چونکہ مابین ریاست نرسنگڈہ وریاست ہذا اتحاد قدیمی ہے بہوانی سنگہ بعد الفراغ شادی بنا بر ملاقات نواب وزیرالدولہ بہادر داخل ٹونک ہوئے سرکار سے مراسم مہمانداری ومراتب تواضع ومدارات بدرسم ودینار وجواہر زواہر واسپ وفیل وخلعت وغیرہ عمل مین آئی بعدہٗ بہوانی سنگہ بجانب نرسنگڈہ وطن خود راہی ہوے اِسی سال مین بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول بموجب حکم نواب وزیرالدولہ بہادر حصار لادہ پر یورش ہوئی ۔

اسماے برادران وفرزندان وعزیزان کہ شریک جنگ تہے یہ ہین

صاحبزادہ احمد علیخان صاحب رونق ۔ محمد بخت بلند خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد اکرم خانصاحب ہر چہار برادران حضور پُر نور ۔ صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد علی خان صاحب ۔ صاحبزادہ عبداللہ خانصاحب ۔

ہر سہ فرزندان حضور انور - اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ - و صاحبزادہ بخشی محمد کفایت اللہ خانصاحب خلف بخشی صاحبزادہ کریم اللہ خانصاحب و سید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلی بخشی الملک سید نور الہدیٰ خان ہیبت جنگ و محمد فیض اللہ خان داماد مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ و احمد علیخان کپتان و شاہ اعظم شاہ صاحب و میان ہمت خان و شیخ قلندر بخش کپتان پلٹن و احمد خان کمیدان و سید عبد العزیز اجیٹن پلٹن و شیخ فرحت اللہ اجیٹن و سید محمد حسن کپتان توپخانہ و سید علی حسین اجیٹن توپخانہ و عبد اللہ اجیٹن توپخانہ و میر عبد الرحمن رسالہ دار غول محمدی و محب اللہ خان رسالہ دار غول احمدی و سید ظفر علی رسالہ دار و مصری خان رسالہ دار و احمد علیخان رسالہ دار غول لمائے افغانیان و محمد امان خان رسالدار - و محمد اکبر خان رسالہ دار غول و حافظ محمد جمال خان رسالہ دار سواران و اسپان سرکاری و ولی داد خان رسالہ دار و محمد صدیق خان رسالدار و سید سراج احمد برادر زادہ سید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلی و موخان رسالہ دار و نادر شاہ خان رسالہ دار خود اسپہ -

اسمائے محصوران حصار لاوہ اقربائے ٹہاکر

ہنونت سنگہ - و سرجن سنگہ - برادران کرن سنگہ - رام سنگہ و شام سنگہ پسران ہنونت سنگہ - ریونت سنگہ و ہرناتہ سنگہ - پسران سرجن سنگہ - بختاور سنگہ و رنجیت سنگہ - و سجان سنگہ - برادران و عم زادگان ٹہاکر -

نام اون ٹہاکرون کے جو کمک کو واسطے ٹہاکر لاوہ کے آئے تہے

گوردہن سنگہ برادر خورد پرتاب سنگہ ٹہاکر لدانہ و شام سنگہ ٹہاکر سیدریہ - ہنونت سنگہ ٹہاکر سیملیا - حکم سنگہ ٹہاکر اجمیری - ہنونت سنگہ ٹہاکر سردہی - ہنونت سنگہ سوڑہ - ہرناتہ سنگہ ٹہاکر دہنوالیا - شیولال سنگہ ٹہاکر ہتیلی - بہوپال سنگہ راو بجاگیر دار بالو و غیرہم -

الحاصل جانبین سے آتش حرب و ضرب مشتعل ہوئی اور ہر ایک بہادر نے داد مردانگی دی مصری خان رسالہ دار اور رستم خان جماعہ دار نے بہت کافرون کو داصل جہنم کرکے جام شہادت نوش کیا اسیطرح گوہر خان جماعہ دار و جہانگیر خان جماعہ دار و سید روشن علی سپجر جرعہ نوش پیمانۂ شہادت ہوئے من بعد سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلی کہ احوال انکا تواریخ خاندان میں من وعن مرقوم ہے باکمال دلیری و جوانمردی بادہ نوش شہادت ہوئے -

اسمائے مقتولان بیرونی قلعہ لاوہ کہ کمک کو قلعہ والون کے آئے تہے

بالجی ہنونت سنگہ ساکن کیڑہ - مہتاب سنگہ مہردن - ریونت سنگہ نزدیک مہردن - تہوانا داد بائی مہردن - دیو بخش دا بائی گیدیہ پسیر

قلعہ دار آنوہ علاقہ اونیارہ - مشاہیر نگر علاقہ اونیارہ سے تین نفر - ٹھاکران بارت سے دو نفر - پرتھی سنگہ ٹھاکر گیدیہ - پسر ٹھاکر چورون - ہنونت سنگہ ساکن سوڑہ - بلونت سنگہ ساکن بونلی - چندر جی سمیلہ - رکھہ جی دول سنگہ - موتی سنگہ ساکن گوپی پورہ - انار جی ساکن بسالو - چاند سنگہ - بھیم سنگہ - شنکر سنگہ - ساکنان بالو خرد - جادو سنگہ ساکن جاکھیرہ - جتن سنگہ بھوتر - سگرام سنگہ ساکن اونیارہ صاحب سنگہ ساکن اجمیر - بلونت سنگہ نروکہ ساکن سمیلہ - بھوم سنگہ ٹھاکر ساکن شنکر پورہ علاقہ جے پور - شیون سنگہ ٹھاکر اجمیری - ٹھاکر ہری پورہ علاقہ جے پور - منگل سنگہ نروکہ اجمیری - بختاور سنگہ رسالہ دار ملازم ٹھاکر بھرون - پنج سپاہی و دو ٹھاکر تنوہ ہمراہی ارجن سنگہ رسالہ دار الور - گمان سنگہ و شیوناتہہ ٹھاکران بچپالہ علاقہ جے پور - کنور سرو ہی وغیرہم -

اسماے مقتولان اندرونی قلعہ لاوہ

کالورام پسر گنیش - لچھمن سنگہ ٹھاکر - داروغہ ملازم ٹھاکر - گوبند سنگہ - سادول سنگہ - زنانہ داہا بالی - ہتھی سنگہ نروکہ - ارجن سنگہ - قوم اساوت سے پانچ نفر - ریونت سنگہ پسر درجن سنگہ برادر زادہ کرن سنگہ ٹھاکر - زمیندار لاوہ - کالورام چودھری - شیوداس گرد ٹھاکر - لال سنگہ قلعہ دار لاوہ - لال جی فوجدار - شیوناتہہ مقدم لاوہ - گنیش سنگہ گرد ہاری داس چیلہ - کھیم بھجن - سلح سنگہ - بختاور سنگہ فوجدار - لالہ پسر گنیش تواڑی - سکھا برادر داروغہ - پسر بھیما شحنہ - گوبند سنگہ برادر رنجیت سنگہ پسر سلح سنگہ - اور اسی سال مین بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی محمد مصطفےٰ خان پسر تاج محمد خان رسالہ دار نے پرگنہ چھبڑہ مین انتقال کیا - اور اسی سال مین شنبھوناتہہ قوم کایست عہدۂ دیوانی پر بعطاے زنجیر فیل و خلعت فاخرہ سرفراز ہوا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ عطاے عہدۂ دیوان شنبھوناتہہ و تاریخ شہادت سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلی دار الریاست ہذا برآمد ہوتی ہے

قطعہ

سید مسعود شد شہید و خوشش خفت	شد قالبش اہلکار یش نحسے رفت
پس با دلِ مایوس عزیزے تاریخ	مردود نشست جاے مسعود بگفت ۱۲۶۸ھ

ایضاً

پنجم رجب کی روز دوشنبہ بوقت چاشت	گردونِ مصطفائی کا کوکب ہوا غروب ۱۲۶۸ھ

بتاریخ بست و یکم ماہ شوال المکرم سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسحٰق خان تولد ہوئے چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے

چونکہ صاحبزادہ اسحق خان ║ شد تولد از عنایات آلہ ║ خواند ہاتف مصرعہ میلاد او ║ صفدر اعدا کش دولت پناہ

سنہ ۱۲۶۵ھ

اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عالمگیر خان نام رکہا - اور بمولف بتاریخ بست و ششم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۶۹ھ ہجری روز جمعہ بوقت شب تولد ہوا ہے چنانچہ میرے والد کے دست نے یہ تاریخ ولادت کہی ہے ؎

مشفق من حکیم دہم سید ║ یافت فرزند شل دُرِّ نجف ║ ہاتفی گفت از پی تاریخ ║ کہ بگو آفتاب برج شرف

سنہ ۱۲۶۹ھ

سنہ ۱۲۷۰ھ ہجری مین کرنل لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان نے نواب وزیرالدولہ بہادر سے ملاقات بمقام گرواٹہ علاقہ علیگڈہ فرمائی اور واسطے معائنہ نہر نواحدات کی کہ دانایان فرنگ نے بنابر رفاہ عام دریاے گنگ سے نکالی تہی بوعدہ فائزی ٹونک ہنگام واپسی روانہ ہوے چنانچہ بعد معائنہ نہر نواحدات حسب وعدہ داخل ٹونک ہوکر بعد ملاقات حضور والا بکوہ آبو تشریف فرما ہوے - بتاریخ بست و یکم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر تاج محمد خان رسالدار بمقام چوبٹرہ علاقہ ریاست ٹونک عرض سرطان مین مبتلا ہوکر راہئی ملک بقا ہوئے نواب وزیرالدولہ بہادر نے بنظر استحقاق و قدامت اونکے نبیرہ مسمی عبداللہ خان کو عہدہ رسالداری وجاگیر عطا فرمائی - اسی سال مین سید تفضل حسین خانصاحب وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنٹی راجستان نے بمرض چند در چند اس جہان فانی سے بجانب ملک جاودانی رحلت کی اوراونکی جگہ معتمد خاص فخرالزمان سید ارشاد حسین خان صاحب مامور ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک روز جمعہ سنہ صدر مشکوے حضور انور فرزند نیک اختر تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان نام رکہا گیا چنانچہ اس نظم سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

پیدا شد عبدالرحمن ║ خان سزاے تاج سری ║ ہست این سال مولد او ║ عبدالرحمن خان جری

سنہ ۱۲۷۰ھ

اور الفاظ سرو بستان تمنا سے بہی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے اسی سال مین بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ روز سہ شنبہ بوقت سہ پہر شور صاحب بہادر داخل ٹونک ہوکر بحکم حضور مچھی بہون مین فروکش ہوئے بعدہ قرولی کو تشریف لے گئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان تولد ہوئے چنانچہ تاریخ ولادت باسعادت یہ ہے ؎

چو ابن محمد علی خان نامے ║ مسمی بہ عبدالصمد خان گرامی ║ شدہ آخر ماہ ذی الحجہ پیدا

برولیش مہ مہر گردید شیدا ║ محمد پے سال آن ظل رافت ║ رقم کرد لولوے درج شرافت

سنہ ۱۲۷۰ھ

بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۷۱ھ ہجری مین نواب محمد سعید خان بہادر رئیس رامپور نے انتقال فرمایا اور اونکی جگہ اون کے فرزند نواب یوسف علی خان مسند نشین ہوئے چونکہ ریاست رامپور اور ریاست ہذا مین اتحاد قدیمی ہے دو قطعہ خیر لیلیہ

سے جناب نواب وزیرالدولہ بہادر کے مشعر تعزیت و دیگرے متضمن تہنیت ملفوف پروانہ اسمی مولوی سید عبدالعلی صاحب ابن سے کئے گئے - بتاریخ بست و یکم ماہ رجب المرجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان تولد ہوئے چنانچہ قطعۂ تاریخ درج ذیل یہ ہے ؎

نامیٔ نام آوران عبدالرحیم — خانِ عالی منزلت والا نژاد
چون بہ بست و یکم ماہِ رجب — مہر میلادش بشیری مژدہ داد
باغبانِ گلشنِ طبعم بگفت — بہر سالش دوحۂ باغِ مراد
سنہ ۱۲۷۲ھ

بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک مطابق بست و چہارم ماہ مئی سنہ ۱۸۵۵ء روز پنجشنبہ تہنیت سالگرہ سی و ششم سال ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصر ہند مین تو پون کے فیر سر ہوئے = بتاریخ بست و ہشتم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۷۲ ہجری روز پنجشنبہ حیات بیگم والدہ صاحبزادہ بخشی کفایت اللہ خان نے انتقال کیا - بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الثانی روز دوشنبہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری مہاراجہ شیو سنگھ رئیس اندرگدہ نواب وزیرالدولہ بہادر سے بوضع کرداڑیہ علاقہ علیگڈھ ملاقی ہوئے بعد ملاقات نواب وزیرالدولہ بہادر بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور روز پنجشنبہ داخل قصبہ علیگڈھ ہوئے وہان چودہ روز رہکر بتاریخ سی ام ماہِ مزبور ٹونک مین تشریف لائے بتاریخ بست و چہارم ماہِ شعبان المعظم سنہ صدر بمشکوئے صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حسب الحکم حضور صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام رکھا گیا - چنانچہ اس مثنوی سے تاریخ ولادت باسعادت برآمد ہوتی ہے ؎

چو یعقوب خان غیرتِ ماہِ تابان — تولد شدہ خاص در ماہِ شعبان
و بہرِ خرد سال آن کانِ ہمت — رقم کرد سروِ گلستانِ ہمت
۱۲۷۲ھ

اور اس مصرع اور الفاظ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے مصرع زندہ باد اے شاد خورم یا آلہ - سنہ ۱۲۷۲ھ
زہے درتاج امارت - سنہ ۱۲۷۲ھ - بتاریخ دہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر علی بہادر خلف نواب ہمت بہادر ذوالفقار جنگ گوالیار سے داخل ٹونک ہوئے سرکار کی طرف سے استقبال کیا گیا - تیسرے روز نواب وزیرالدولہ بہادر سے ملاقات ہوئی حضور نے سر و قد تعظیم دیکر معانقہ فرمایا - بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مشارٌ الیہ کو سرکار والا سے خلعت ہفت کشتی پارچہ و مالائے مروارید و یک راس اسپ و یک زنجیر فیل عطا ہوا بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور معزی الیہ جانب گوالیار روانہ ہوئے - بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور روز دوشنبہ بعد زوال حضرت مولانا سید حیدر علی صاحب نے انتقال فرمایا ان تینوں مصرعوں سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے مصرع

بہ خلد برین شد محبِ ودود — سنہ ۱۲۷۲ھ
رفت زین عالم سوئے دار بقا — سنہ ۱۲۷۲ھ
جنتِ فردوس گردد مسکن و ماوائے او — سنہ ۱۲۷۲ھ

بتاریخ سوم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۷۳ ہجری روز جمعہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب نے انتقال فرمایا - چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

چون ازین کاشانۂ ناپایدار — کرد رحلت جانبِ دار القرار
روز جمعہ ثانیِ ماہِ صفر — سال تاریخِ وفاتش اے ندیم
اُمِ عبد اللہ خانِ نامور — بیشک وے بے ریب شد کرب العظیم
سنہ ۱۲۷۳ھ

اور اسی سال و ماہ مین صاحبزادہ محمد اسماعیل خان خلف صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب نے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے ؎

چونکہ اسمعیل خان رخت سفر — بست از بیماری در ماہِ صفر
والدش فرمود از روے بکا — بہر سالش - وا سے برخوردارِ ما
۱۲۷۳ھ

بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز پنجشنبہ ہنگام یکپاس شب گزشتہ بمشکوے جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا حسب ایماے حضرت جد امجد صاحبزادہ محمد صدیق خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے ؎

شد تولد پسرِ نیک محمد صدیق — خاص در پنجمین تاریخ جمادی الاولیٰ
خانِ والا صفت و مظہرِ احسان و وفا — مصرعِ مولدِ او خواند سروشِ طبعم
بعد یکپاس شبِ یومِ خمیسِ مسعود — گوہرِ کانِ سخا لولوے دریاے حیا
۱۲۷۳ھ

بماہ جمادی الثانی سنہ صدر شیو سنگہ رئیس اندرگڈہ فوت ہوا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بمشکوے جناب صاحبزادہ بلند اقبال محمد علیخان بہادر فرزند سعادت پیوند تولد ہوا حسب ایماے حضرت جد امجد صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان نام رکھا گیا چنانچہ اس مصرع اور عبارت سے تاریخ برآمد ہوتی ہے مصرع حامی شرع و قامع بدعت +
۱۲۷۳ھ

وردِ گلشن عز و شرف = اسی سال مین میرے والد ماجد زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حکیم سید محمد انور علی صاحب نے بوقت صبح
۱۲۷۳
اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا - اسی سال مین صاحبزادہ میر عالم خانصاحب خلف اکبر جناب ممتاز الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوجہ سرکشی باغبان تمرد توامانِ فوجِ ریاست کے ہنگامہ آرائی مین قتل ہوئے اور اوسی ہنگامہ مین صاحبزادہ صاحب مقتول کے ہاتھ سے بیان خان رسالہ دار کشتہ ہوئے اور انہین دنون مین صاحبزادہ عظیم اللہ خان عرف ننھے میان برادر خرد صاحبزادہ صاحب مقتول نے بقید جیل ریاست ہوکر بحالتِ مقیدی انتقال کیا - بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ یوم شنبہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری مفسدانِ گوالیار نے کہ تخمیناً بیس ہزار سوار اور پیادے تھے گکراج علاقہ ٹونک مین اول قیام کیا بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور روز پنجشنبہ سنہ صدر مفسدان خسارت منش نے اپنے لشکر کے تین حصے کرکے تین جانب سے ٹونک پر یورش کی وقتِ عصر سے غروب آفتاب تک بازار کارزار گرم رہا بعدہ بتاریخ بست و ہفتم مفسدین خبر آمد لشکر انگریزی سنکر بوقت نصف النہار فرار ہو گئے - بتاریخ یکم بوقتِ

یک نیم پاس شب دوم ماہ رجب المرجب سنہ صدر نشکوے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد صاحبزادہ محمد عتیق اللہ خان نام رکہا گیا چنانچہ اس مثنوی سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

جو ابن محمد علیخان ستیر ۔۔۔ محمد عتیق اللہ خان دلیر ۔۔۔ بماہ رجب شد تولد ز اُم
پس نیم کپاس لیل دوم ۔۔۔ خرد گفت تاریخ آن خوش لقب ۔۔۔ شریف شریفان اہل ادب ۱۲۷۲ھ

بتاریخ سنی ام ماہ رجب المرجب سنہ صدر نشکوے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان نام رکہا گیا ۔ بتاریخ بست دششم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر نشکوے صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب فرزند تولد ہوا حسب الحکم نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان نام رکہا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ؎

چونکہ عبد الرؤف خان پیدا ۔۔۔ شد بہ بست و ششم مہ رمضان
ہست سال تولدش بنیک ۔۔۔ مرشد خلق و بخشش یزدان ۱۲۷۴ھ

اور ان الفاظ سے بہی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے = صدر شریعت ۱۲۷۴ھ = اور یہ صاحبزادہ کم سنی مین فوت ہو گئے ۔ اسی سال مین نشکوے صاحب زادہ محمد اسفندیار خان فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام رکہا ۔ اسی سال مین صاحبزادہ محمد قاسم علیخان صاحب قلعہ دار داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چندد چند انتقال کیا ۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۵ ہجری روز دوشنبہ مطابق یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۸ء روشنی چراغان قلعہ معلی و بازار و کوچہ و کوہچہ رسالہ وغیرہ مین بتقریب جشن تسلط خطۂ ہند بتصرف اولیاے دولت گورنمنٹ عمل مین آئی ۔ یکصد و یازدہ ضرب توپ اس تہنیت مین سر ہوئین ۔ اسی سال مین مولوی الٰہی بخش صاحب نازش تخلص خلف مولوی محمد صالح صاحب خیر آبادی شاگرد رشید تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان بہادر اسد جنگ لکھنوی رشتہ دار منشی سید تفضل حسین خانصاحب خیر آبادی وارد دار الریاست ہذا ہو کر بتقرری عہدۂ وکالت رزیڈنسی دار الخیر اجمیر سرفراز فرمائے گئے بعد ازان بعہدۂ وکالت اجنٹی سیوارا مامور ہوئے زان بعد اوس خدمت سے استعفا دیکر حاضر در دولت ہوئے حضور نواب وزیر الدولہ بہادر نے بمزید قدر دانی ہزار روپیہ سالانہ مولوی صاحب کا بطور پنشن مقرر فرمایا اور یہ سالانہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری تک کہ یہی سال وفات مولوی صاحب کا ہے ملتا رہا ۔ یہ شخص فن شعر و سخن مین اپنے وقت کا استاد کامل تہا مضامین و بندش و مذاق شعر سے کما حقہٗ بہرہ حاصل تہا چنانچہ انکے اکثر اشعار بزبان فارسی و اردو مولف نے منتخب التواریخ مولفہ خود مین لکھے ہین اس موقع پر مولوی صاحب مرحوم کا کچہ کلام لکہا جاتا ہے طبیعت خداداد کا رنگ دکہایا جاتا ہے ۔ قصیدہ نعتیہ

ستارہ بخت چمکا میم احد مین نقش احمد کا
دہان تنگ پر طرہ ہوا میم مشدد کا
تصور رات دن رہتا ہے زلف و روے احمد کا
سپر نار جہنم کی ہے داغ عشق احمد کا
پر جبریل کا تکیہ ہے اوسکے آستانے پر
کہ سر پر بار عصیان اٹھتے مین حامی محمد کا
بجا ہے گر کیے صحن یار کو گرد وادی ایمن
جبین پر میرے داغ سجدہ سگ ہے محمد کا
لیے تسکین خاطر صورت پیراہن یوسف
کس آب و تاب پر ہے پیچ ابروے احمد کا
فلک چکر مین ہے خورشید کو عارض تپ لرزہ
حجاب نو عروسی ہے مگر سایہ محمد کا
اندھیرا موت کا جب آ سکے یارب یہ تمنا ہے
مرا عطر کفن نفحہ ہو گیسوے محمد کا
زبان جبتک چلے نازش یہی لب پر حکایت ہو
معاصی سے کہیں بڑھکر ہے سر پر بار احسان کا
اوٹھا تابوت یارب کس حریق سوز ہجران کا
کوئی یہ وقت ہے ظالم شکست عہد و پیمان کا
طمانچہ الفت دست حنائی کا اگر کھاے
چراغ گور ہو جاے ستارہ صبح ہجران کا
بہا افزا ہے یارب ہمین قاتل کے دامان کا

ہوا ہے اور طرہ حسن مطلق پر مقید کا
ہتھیلی چومتا ہون میم لکھ لکھ کر محمد کا
مری آنکھون مین سرمہ ہے سواد نور سرمد کا
زمین سے عرش اعظم خاک پا کی سربلندی ہے
مقام سدرہ سے عالی ہے پایہ اوسکی مسند کا
ستارہ عرش کا ہے سیر فرش مجلس انور
چراغ طور کا شعلہ کلس ہے اوسکے گنبد کا
ترے وابستہ دامن ہین کیا خورشید محشر کو
محمد کو جو بھیجا حق نے سایہ رکھ لیا قد کا
کیا دست شفاعت نے یفانہ رد عصیان پر
نہین آسمان ہے نظارہ ترے روضہ کے گنبد کا
محمد دستگیر اپنا ہے دنیا اور عقبیٰ مین
کہ جسکو گھیر لے چارون طرف سے نور سرمد کا
قصیدہ ہے مرصع کہکشان ہر نقطہ اختر ہے
کہ مقراض سعادت صف ہے معدن احمد کا
ہلال قاب سر حلقہ ہے احمد کے گریبان کا
جو شعلہ آہ کے کاندھا دگیا برق درخشان کا
وبال سوز دل یارب تو نکلے سر پہ پڑ جاے
لہو اوسکے گلے دہان زخم بنکر پنجہ مرجان کا
جفا ہے بیجا با کا ذرا پردہ تو رہ جاتا
ایضاً
انہیں گلیوں مین رنگ اڑتا ہے خون شہیدان کا

حسین کا حسن کھلتا ہے جو نام آیا محمد کا
کہ دست آویز چہلا ہے عروس حسن سرمد کا
ندا ہین جبطر ہین تیغ محشر کی ہم آنکھون سے
سراپا عالم بالا ہے سایہ اوس سہی قد کا
مرا پلہ ہے بھاری تول لین میزان محشر مین
کمان قاب کا چلہ ہے ہر تار اوسکی مسند کا
یقین ہے سب کے خورشید قیامت ایکدن چمکے
مدام آتا ہے جنکا روح ریحان مخلد کا
سپر بن جسکے قبضہ کر لیا ملک شفاعت پر
کہ پہچانا نہین جاتا ہے چہرہ نیک اور بد کا
قدم پڑتا نہین ہے جادۂ وحدت سے کثرت مین
جھکا رہتا ہے تیغ دو طرف میم مشدد کا
عروس مغفرت آکر گلے کا ہار ہو جائے
ہوا سدرہ نشین مرغ معانی وصف احمد کا
ایضاً
ادا ے شکر کیجیے کس زبان سے خالق جان کا
نظام عالم ناسوت سر رشتہ ہو دامان کا
در میخانہ یا آنکھون مین نشہ جوش یاران کا
گل داغ محبت طرہ ہو زلف پریشان کا
خدا خال رخ جانان دکھا کر کچھ نہ دکھلائے
دیا ہوتا کفن فرہاد کو شیرین کے دامان کا
جنون مین کھینچتے رہتے ہین نقشہ زلف جانان کا

سولو نشان غربت سے غبار اپنے بیابان کا
بہار زندگانی کے مزے مرکے لوٹے ہین
سمن زار صباحت سے سفیدہ صبح ہجران کا
دم توصیف جانان گویا منہ سے پھول جھڑتے ہین

مسی ملکر دکہا دو تم جو عالم اپنے دندان کا
کنار گور تک پہونچا کیا ماتم گریزان کا
ذود پیٹہ تان کر رو سو رہے ہین تارے گنتا ہون
چمن سرسبز ہے رنگین بیانی سے سخندان کا

دہو مین لو ملجا مین سوسن کے دیار و جرے بدنشان کی
سحر کو پہول بستر سے اوٹہے کس اد پیکر کے
نثار کو ہو جائے شگفتہ زلف پیچان کا
اور اسی سال مین صاحبزادہ عتیق اللہ خان

خلف جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب بہادر نے انتقال کیا۔ اور انکے دو بہائیون سے کہ ایک کا نام صاحبزادہ محمد دین خان اور دوسرے کا صاحبزادہ عبد المجید خان تہا کسنی مین قرۃ بعد اخری انتقال کیا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۶ھ ہجری مسمی کرم علیخان برادر سیدو خان معتمد منجانب رئیس جہالاواڑ بنابر تعزیت صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب فائز ٹونک ہوا۔ بتاریخ سی ام روز چہار شنبہ ہنگام یکپاس روز بر آمدہ حضور نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات کرکے بعد ادائے رسم تعزیت راہی جہالاواڑ پاٹن ہوا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر مرزا اسفندیار بیگ دیوان ریاست الور وارد ریاست ٹونک ہوکر کوٹہ کو گیا۔ تبتاریخ بست و ہفتم ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۶ھ مطابق بست و سوم ماہ نومبر ۱۸۵۹ع نواب وزیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند داخل اکبر آباد ہوئے میجر ایڈن صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان نے مع کپتان والٹر صاحب اسسٹنٹ خود۔ نواب صاحب بہادر کا دو کوس تک استقبال کرکے ہاتہیون کی سواری پر ملاقات کی بعد ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر داخل خیمہ ہوئے اکبر آباد کی چہاؤنی کے توپخانہ سے بطور سلامی فیر توپون کے سر ہوئے تبتاریخ بست و ششم نواب گورنر جنرل بہادر اکبر آباد مین تشریف لائے۔ بتاریخ بست و نہم روز شنبہ نواب وزیر الدولہ بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقی ہوئے گورنر جنرل بہادر نے گیارہ قدم پیشوائی کرکے مزاج پرسی اور مصافحہ کیا اور نواب وزیر الدولہ بہادر کے ہمراہ یہ پانچ سردار تہے صاحبزادہ احمد علیخان صاحب صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب ہر دو برادران نواب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد علیخان صاحب۔ صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب ہر سہ فرزندان نواب صاحب بہادر۔ ایک گہنٹہ جلسہ رہا بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے بسر فیر توپون کے سر ہوئے صاحب فارن سکرتر اعظم نے در خیمہ تک پیشوائی کی۔ اور کپتان والٹر صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ اور ایک مصاحب نواب گورنر جنرل بہادر نے دو کوس تک پیشوائی کی۔ تبتاریخ سی ام ماہ نومبر دربار عام روسائے راجستان کا بوقت نوبجت یک گہنٹہ روز قرار پایا ہوا تو نواب وزیر الدولہ بہادر بوقت مقررہ دربار مع ہمراہیان مفصل ذیل حاضر دربار ہوئے۔

تفصیل اسمائے ہمراہیان

صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب داماد نواب وزیر الدولہ بہادر - صاحبزادہ احمد یار خان صاحب داماد نواب امیر الدولہ بہادر
صاحبزادہ محمد علیخان صاحب خلف حضور نواب وزیر الدولہ بہادر - صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب داماد نواب امیر الدولہ
بہادر بعدہٗ نواب گورنر جنرل بہادر نے کرسی پر استادہ ہوکر حاضرین دربار کے روبرو اسپیچ مطول مشعر شکر گذاری و امداد ایام غدر پڑھی و
نسبت نواب وزیر الدولہ بہادر الفاظ شکریہ بسبب امداد ایام غدر کے فرمائی اور واپسی بنا ہیڑہ کا د حادہ رئیس میواڑ سے مع اضافہ
دو ضرب اتواب پندرہ ضرب اتواب سلامی پر فرمایا - بعد اختتام کلام نواب گورنر جنرل بہادر کے نواب وزیر الدولہ بہادر نے
بکلمات شائستہ و بائستہ شکریہ عنایت و مرحمت سرکار انگریزی کا منجانب خود و جملہ رؤسائے ہندوستان ادا کیا بعد تقریر
نواب وزیر الدولہ بہادر کے نواب محمد یوسف علیخان صاحب رئیس رامپور نے اندرین باب گفتگو فرمائی بعد ازان ہر ایک
رئیس کو منجانب سرکار انگریزی خلعت عطا ہوا یہ پچیس کشتیان نواب وزیر الدولہ بہادر کو مرحمت ہوئین اور نواب گورنر جنرل بہادر
نے مالائے مروارید اپنے ہاتھ سے زیب گلوئے نواب وزیر الدولہ بہادر فرما کر یک قبضہ شمشیر ولایتی کو پیش کیا بعد ازان
ہمراہیان رؤسائے راجستان نے نذرین گذرانین بعد آخری پیشکش کر کے خلعت پائے - بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ صدر نواب
گورنر جنرل بہادر بطور ملاقات بازدید خیمہ ہائے جملہ روسا پر تشریف لے گئے چنانچہ بعد ملاقات رئیس الور کے نواب گورنر
جنرل بہادر خیمۂ نواب وزیر الدولہ بہادر پر تشریف لائے بست دیک شلک اتواب بدستور سر ہوئین ایک ساعت جلسہ رہا
بعدہٗ کارگزاران نواب وزیر الدولہ بہادر نے کشتی ہائے تواضع نواب گورنر جنرل بہادر کے پیش کین پھر نواب وزیر الدولہ بہادر
نے اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید زیب گلوئے نواب گورنر جنرل بہادر فرما کے شمشیر ولایتی ہاتھ مین دی - بعد
تقسیم عطر و پان نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہوکر داخل خیمۂ خود ہوئے اور حسب معمول اتواب سلامی سر ہوئین -
بتاریخ دوم ماہ و سنہ صدر منجانب گورنر جنرل بہادر جلسۂ دعوت بنا بر جملہ روسائے ہندوستان تاج گنج مین منعقد ہوا چنانچہ
نواب وزیر الدولہ بہادر مع ہر سہ صاحبزادگان سعادت توامان مفصل ذیل بوقت معین رونق افزا جلسہ ہوئے -

تفصیل صاحبزادگان ہمراہی

۱ صاحبزادہ محمد علیخان صاحب - ۲ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب - ۳ صاحبزادہ محمد عبیداللہ خانصاحب
بتاریخ ششم ماہ و سنہ صدر بروز شنبہ نواب وزیر الدولہ بہادر نے اکبرآباد سے بجانب ٹونک مراجعت فرمائی اور منزل
بمنزل کوچ فرما کے آخر ماہ جمادی الاول مین بموضع معمور علاقہ ریاست ٹونک صاحب کلان بہادر سے ملاقات کی اور اینسی

سال مین بتاریخ شانزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۷۴ صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا حسب ایماے جد امجد صاحبزادہ محمد مصطفیٰ اللہ خان نام رکھا گیا - اور اسی سال مین بتاریخ ہفتم ماہ ذی قعدہ مطابق ہیجدہم ماہ اپریل خریطہ نواب کیننگ صاحب بہادر متضمن رضامندی جناب نواب سلامی شرف صدور لایا اور اسی سال مین عقد نکاح ثانی صاحبزادہ محمد علیخان صاحب کا مشرف بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالکریم خانصاحب سے جو اس سے پہلے صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم کے نکاح مین تہین منعقد ہوا چنانچہ تاریخ نکاح یہ ہے

سر سرفرازان خلافت مآب
بہ امر خود بار ضاے خدا
محمد علی خان مہین پور اوست
مزین کن صدر خیر الورے
درین باغ گیہان مینو نشان
درین محفل عیش و فرحت فزا
خدا لے جہانش مبارک کناد
پے سال تاریخ این ماجرا

امیر فریبندہ کشور کشا
خداوند فرمان محمد وزیر
سحاب کرم بحر جود و سخا
گزین کرد چون رتبہ صد شہید
رسیدش ہمین حور فرخ لقا
جوان گشتی از خرمی باز پس
بفرخندہ بختی باین کد خدا
برآورد کلک از قلمدان نوشت

کہ شائع کن سنت مصطفیٰ است
کہ دائم بود ملک او را لقا
جوان و جوان بخت روشن روان
زدہ چنگ بر سنت مصطفیٰ
اگر کاشش سے بود پیر فلک
ندیدی کس او را بہ پشت دوتا
چو از منشی فکر سائل شدم
ادا کردہ شد سنت مصطفیٰ ۱۲۷۶

بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الثانی یوم یکشنبہ سنہ صدر صاحبزادہ ہدایت اللہ خان رامپوری بنا بر ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر حاضر دربار ہوے حضور والا نے یک قدم استقبال کیا اور صاحبزادہ صاحب موصوف سے مصافحہ کر کے بجانب راست ایک ہاتھ کے فاصلہ پر بٹھایا بعد ایک ساعت کے گفتگو کر کے رخصت فرمایا - بتاریخ بست و پنجم اسی ماہ و سال مین حکیم امام الدین خانصاحب دہلوی نے مع حکیم تفضل حسین خان خلف اکبر خود حضور مین حاضر ہو کر خلعت فاخرہ سے سرفرازی پائی بعدہٗ بحصول رخصت راہی دہلی ہوے - اسی سال مین ۱۲۷۴ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ ہدایت اللہ خان نام رکھا - ۱۲۷۷ ہجری مین شادی کتخدائی شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے زبیدہ بیگم دختر نیک اختر صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے بعرض ظہور آئی چنانچہ تاریخ شادی یہ ہے

روزِ عاشورہ چو صاحبزادہ محمود خان
فی البدیہ گفت پیشِ نوشہ والا مکان
چو محمود خانِ معلّٰے تبار
بہ لیلِ خمیس از سعادت شعار

ایضاً

کہ خدا اگر دیداز فضلِ خداوند جہان
منبع دریائے فیض مظہرِ لطف احد
۱۲۷۷ھ
بہ محبوبہ خویشش شد ہمکنار
خرد خواند این مصرعِ تہنیت

سالِ تاریخش محمد از برائے تہنیت
مخزنِ اقبال و دولت رشکِ خوبانِ زمان
۱۲۷۷ھ
بتاریخ چارم ز ماہِ ربیع
عروس امیدش بود ہمکنار
۱۲۷۷ھ

اِسی سال مین مشکوے صاحبزادہ شاہ زمان خانصاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ دوم ماہِ جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ ہجری شاہزادہ فیروز شاہ مع فوج باغیان علاقہ علی گدہ مضافاتِ ریاست ٹونک مین فرودکش ہوے بتاریخ ہفتم ماہ و سال مسطور خبرِ آمد لشکرِ انگریزی سنکر کسی دوطرف چلے گئے۔ بتاریخ بست و ہشتم اسی ماہ و سال مین شاہد خان معتمد رئیس جہالاواڑ پاٹن داخل ریاست ہذا ہوکر بتاریخ بست و ہشتم مع خریطہ محتوی رونق افروزی نواب صاحب بہادر بہ بزمِ شادی کتخدائی دختر رئیس پاٹن کہ مہاراجہ شیودان سنگہ بہادر رئیس الور سے قرار پاے ہوے تہے حاضر حضور ہوا حضورِ والا نے عذر کثرتِ مہماتِ ریاست خود فرماکر بتاریخ ہفتم ماہ رجب سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع الہام الدین خان رسالہ دار و چہل سوار و سیزدہ شتر و یک زنجیر فیل و پانصد اشرفی بطور نیوتہ کے روانہ فرمایا۔ بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم یوم چہارشنبہ منجانب رئیس پاٹن صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع ہمراہیان کہ کل تیئیس ۲۳ آدمی تہے خلعت اُناسی پارچہ کا عطا ہوا اور اِسی ایام مین میان اعظم شاہ صاحب مصطفےٰ آبادی خسر صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب نے اس جہان فانی سے بجانب مُلکِ جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

این مکان و سناں و دولت و جاہ
حاجتِ مفلسان روا کردی
آسمان را رسد بنوحہ کشد
چون نشستم بفکرِ سالِ وفات
گفتم او را الجبر لو دیگر

جملہ باندو نماند اعظم شاہ
خستگان را ز جور بود پناہ
در غزالیش ز سینہ نالہ و آہ
سر بر آورد فکرتم ناگاہ
بایدت گفت بادلِ آگاہ

سرفراز کہ بود محتسب او
بود در عہدِ امن لطفش
حق بادآن کند کہ او میکرد
سالِ تاریخ مُرد حاتم شہر
۱۲۷۵ھ
زینت و لطف بذل بیشم شد

ما سِن بیوگانِ پشت دو تاہ
ہر کس آسودہ از غمِ جانکاہ
لطف و رحمت بہ بندگانِ الٰہ
گفت در گوشِ من بنالہ و آہ
در جہان از وفاتِ اعظم شاہ
۱۲۷۵ھ

جو لفظ سر فکرت کو مُرد حاتم شہر سے ضم کرین تو اعداد بطریق تعمیہ کے برآمد ہوتی ہین اور جو سر زینت و لطف بذل کو اعداد اعظم شاہ سے حذف کرین تو تاریخ سال وفات بطریق تخرجہ کے برآمد ہوتی ہے قطعہ تاریخ سال وفات ؎

حیف واحسرتا کہ اعظم شاہ / رفت زین خاکدان رنج طراز
مظہر رحمت الٰہی بود / مایۂ عیش جملہ اہل نیاز
مشکلات زمانہ حل کردی / مفلسان را درست کردی ساز
در سخاوت مروت و ہمت / بود از جملہ سروران ممتاز
چون تجسس سال تاریخش / خامہ ام خواست تا نماید باز
از سر آہ وانکسار نوشت / سال تاریخ او غریب نواز

یعنی ہر دو الف آہ وانکسار کو شامل الفاظ غریب نواز کرین تو تاریخ وفات حاصل ہوتی ہے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز پنجشنبہ بوقت نواخت نو گھنٹہ روز ہول مین صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کہ اکبرآباد سے چھاونی دیولی کو براہ قصبہ سوائی علاقہ جے پور جاتے تھے نواب وزیر الدولہ بہادر نے خبر تشریف آوری صاحب بہادر موصوف سنکر خریطۂ شوقیہ محتوی شکایت عدم ملاقات باوصف قرب وجوار بصحابت کپتان محمد سعادت علیخان اہلکار نبیرہ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ روانہ کیا صاحب بہادر موصوف خریطہ حضور کو دیکھتے ہی راہی ریاست ٹونک ہوئے اور بعد فایزی نظر باغ مین فروکش ہوئے منجانب حضور والا مشایعت و اتواب سلامی بدستور عمل مین آئی اوس ایام مین چونکہ حضور والا کی طبیعت ناساز تھی صاحب بہادر نے علاج ڈاکٹری کے واسطے فرمایا مگر نواب صاحب بہادر نے قبول نہین کیا بعد ازان صاحب بہادر موصوف بجانب چھاونی دیولی تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ و سال مذکور یکشنبہ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب آفی خلف نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ رحلت یہ ہے ؎

روز یکشنبہ بُد و بست و یکم / بود از ماہ صیام اے مہربان
پیر فکرم از سر افسوس گفت / مُردہ صاحبزادہ احمد یار خان

ایک دیوان فارسی اور ایک مثنوی بہ گلزار خیال ان سے یادگار ہے مشتے نمونہ از خروارے یہان ایک غزل صاحبزادہ صاحب مرحوم کی لکھی جاتی ہے

غزل

زبس در گلشن کوے تو خون شد غنچہ سان دلہا / برنگ بوے گل راحت زجانہا بست محملہا
بجانان گوہر جان دادن وہیجان بسر بردن / ترا آسان نمود اے دل مرا افتاد مشکلہا
چو بشنید سبحہ گر سر رشتۂ زہدی بدست آرم / گرہ در کار من گردد براہ عشق منزلہا
بنازم فیض آب تیغ قاتل را کہ در کویش / بہار تازہ خون ہر طرف گل کردہ از گلہا
نثار نظم گوہر بار حافظ میکنم آفی / دُر من گر نیرزد با حذاقت از نگہ باطلہا

+ بتاریخ چہار دہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۸ھ ہجری یوم شنبہ قلعہ علی گڈہ مین سقف مکان سے ایک پتھر علو کا آہنی پر گرا اوسکی ضرب سے آتش برآمد ہو کر بارود مین پہونچی اوس دن آدمی سپاہ و رعایا سے بسبب اس صدمۂ جانکاہ کے

ہلاک ہوگئے اور ایک ۱۱۳ سو تیرہ آدمی مجروح ہوئے اور رعیت کے تینتیس منزل مکان منہدم ہوگئے - اور اسی سال مین بتاریخ چہاردہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بزم عقد نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر کا بدرجہان بیگم صاحبہ دختر نیک اختر معتمد الامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب بہادر غضنفر جنگ سے بصد تزک و احتشام منعقد ہوئی بعد ازان اسی تاریخ عقد نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب کا محمودہ بیگم صاحبہ دختر فرخندہ اختر جناب صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب سے اور عقد نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب کا گیتی آرا بیگم صاحبہ دختر فرخندہ پیکر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف معتمد الامرا منتظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب بہادر غضنفر جنگ سے اور عقد نکاح جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان صاحب کا فاروق زمانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ سے بساعت سعید و اوان حمید منعقد ہوا -

چنانچہ تاریخ تہنیت نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر اس قطعہ سے ظاہر ہے ہ

چون براہیم خان والاشان ۔ تازہ شمشاد بوستان امید
گشت پیوند با سمن روئے ۔ غیرت ماہ و رو کشش خورشید
روز شنبہ چارمی ذی الحجہ ۔ باد اقبال دولتش جاوید
بہر تاریخ عقد آن نوشاہ ۔ مخبر فغفور و قیصر و جمشید
بالمشافہ بگفت پیر خرد ۔ در کنارت بود عروس امید
سنہ ۱۲۷۰ھ

قطعہ تاریخ تہنیت عقد نکاح صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب ہ

خان والامکان عالی شان ۔ یعنی اسحق خان نیک نژاد
شد عروسیش در مہ ذی الحجہ ۔ روز شادیش عشرتش دلشاد
گفت پیر خرد بوقت نکاح ۔ این عروسی ترا مبارک باد
سنہ ۱۲۷۰ھ
گلبن گلشن امید دنیا ز ۔ نخل بستان آرزوے مراد
عز و اقبال و دولت و جاہش ۔ حسب خواہش ہمیشہ باد زیاد

تاریخ تہنیت نکاح صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب یہ ہے ہ

زہے خان جم جاہ عبدالرحیم ۔ نہال سہی سرو باغ مراد
چو پیوند شد با صنوبر قدے ۔ خداوند عالم مبارک کناد
سروش خرد گفت وقت نکاح ۔ عروس نشاطش سزاوار باد
سنہ ۱۲۷۰ھ

تاریخ تہنیت صاحبزادہ حافظ محمد عبدالصمد خانصاحب یہ ہے ہ

چو عبدالصمد خان والاتبار ۔ شریف شریفان عالی وقار
گل گلشن سروری و مہی ۔ دُر مخزن شوکت و فرہی
بیاراست از خلعت نوشہی ۔ تن خویش را رشک سرو سہی
محرم مہ و روز آدینہ بود ۔ کہ از برکت و خیر گنجینہ بود
پس جمعہ در جامع او نکاح ۔ ببستند با بانوئے پر فلاح
بتفتیش تاریخ این تہنیت ۔ بصد آرزو و خلوص نیت
سر خود فرو بردہ بودم عجیب ۔ کہ در گوش آمد ندای زغیب
کہ سالش بگو از سر انبساط ۔ بود در کنارش عروس نشاط
سنہ ۱۲۷۰ھ

اِسی سال مین نجم الدولہ دبیر الملک حضرت مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی نے ایک قصیدہ بزبان فارسی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بالقابہ کی مدحت مین ترقیم فرماکر بذریعہ عرضداشت بھیجا پیشگاہ حضور والا سے جو اُسکے جواب اور صلہ مین کچھ تامل ہوا تو مرزاے موصوف نے پھر ایک قطعہ بطور عرضداشت بخدمت حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر روانہ کیا سرکار والا سے صلۂ قصیدہ حسب دلخواہ مرزاے موصوف عطا ہوا چنانچہ نقل قطعہ عرضداشت بجنسہ درج ذیل ہے ؎

گفتم بخرد بخلوت انس کای شمع و چراغ ہفت ایوان (یعنی کرئے ۱۲)
آیا زچہ رو بود کہ نواب نہ نوشت جواب نامہ ام بان

آن گونہ عریضہ کہ دانی درویش نوشتہ سوئے سلطان
آن گونہ قصیدہ کہ گوئی از صفحہ دمید سنبلستان

این ہر دو رسید نیست پیدا زانسو اثرے بہیچ عنوان
رنجید مگر ز مدح نواب اے کاش نگشتمے ثناخوان

ہیہات چہ گفتہ ام کہ باشم از گفتۂ خویشتن پشیمان
عقلم بجواب گفت غالب زنہار مخور فریب شیطان

نواب بفکر ارمغان ست تا نامہ فرستدت بسامان
وانہا کہ بخاطرش گزشت ست زود آن ہمہ جمع کرد نتوان ؟

زد دست کہ جمع نیز گردد دیرست کہ دادہ است فرمان
تا راہروان بحر و بر گرد آرند بکوشش فراوان

دیبا ز دمشق مخمل از روم الماس ز معدن و زر از کان
فیل از دکن و زمرد از کوہ توسن ز عراق و در ز عمان

فیروزہ ز نغز ارنشاپور یاقوت گزیدہ از بدخشان
جمازہ تیز رو ز بغداد شمشیر برندہ از صفاہان

پشمینہ قیمتی ز کشمیر زربفت گران بہا ز ایران
بالجملہ درنگ چون ازین روست بر رنج و ملال نیست برہان

چون پیر خرد بدل فریبے گفت این ہمہ رازہائے پنہان
گشتم بدم امیدواری مرہم نہ ز خشم یاس و حرمان

گفتم کہ چو با من این کرم کرد آن قبلہ و کعبہ گاہ اعیان
ناچار ز راہ حق گزارے تا کردہ شود تلافی آن

من نیز طلب کنم برایش این مشکل اگرچہ نیست آسان
آئینہ و تاج از سکندر انگشتر و تخت از سلیمان

از عالم غیب جام جمشید از چشمۂ خضر آب حیوان
عمر ابد و نشاط دائم نیروئے دل و ثبات ایمان

توفیق جواب نامۂ خویش تعجیل عطا و بذل احسان

بتاریخ پانزدہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر بمشکوے دولت و اقبال جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حبیب نور خان نام رکھا گیا اور اِسی سال مین مشکوئے جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مغفور فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد العلیم خان نام رکھا گیا

اور اسی ایام میں مشکوے صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند جیبہ و مولود سعید تولد ہوا صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان نام رکہا گیا اور انہیں دنوں میں مشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب خلف اصغر بخشی محمد زمان خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا ۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان نام رکہا گیا ۔ اور اسی زمانہ میں مشکوے خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد العلی خان نام رکہا گیا چنانچہ = چراغ دودۂ اہل ہدا = مادۂ تاریخ ولادت ہے اس مولود نے کمسنی میں انتقال کیا ۔ اسی ایام میں مشکوے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبد الحکیم خان نام رکہا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس مثنوی سے ظاہر ہے ؎

چو فرزند خانِ معلّے تبار ۔ باسمِ سعید احمدِ نامدار
تولد شد از فضلِ ربِ بدیع ۔ بثامن عشر ماہ اوّل ربیع
جدِ امجدِ او کہ نام آور است ۔ سکندر شکوہ و فریدون فرست
جوان و جوان بخت روشن روان ۔ قوی بازو و پُر دل و پُر توان
فصیح و بلیغ و ذکی و فہیم ۔ جسیم و فخیم و شکیل و وجیہ
عدو بند پیل افگن و شیر گیر ۔ مسمی باسم محمد وزیر
چو بشنید این مژدۂ جانفزا ۔ ز شادی بہ بالید اندر قبا
صلا داد بیگانہ و خویش را ۔ غنی کرد محتاج و درویش را
بحسب مراتب ہمہ را نواخت ۔ بانعام و اکرام خوشنود ساخت
پے سالِ آن نونہالِ خوشی ۔ چو کردم خیال از کمال خوشی
کہ شد سالِ میلادِ آن نازنین ۔ شجاع و سخی و ملیح و حسین
۱۲۶۸ھ

رفیع المکان ۔ خان عبد الحکیم ۔ وحیدِ زمان رشکِ دُرِّ یتیم
چو طالع شد آن روکشِ ماہ و مہر ۔ جہان از ز شادی برافروخت چہر
خداوندِ دولت خداوند بخت ۔ سزاوار تاج و سزاوار تخت
سخی و کریم و شجاع و جری ۔ تہمتن زمان و تہور فرے
دُرِ درج و اقبال و والا سری ۔ خورِ برجِ اجلال بالا تری
دلش خرم و خاطرش شاد باد ۔ سپاہش خوش و ملکش آباد باد
طرب خانۂ جشن را ساز کرد ۔ درِ مخزنِ جود را باز کرد
کہن قصۂ حاتمے تازہ کرد ۔ جہان از بخشش پر آوازہ کرد
بر و مال و دو شالہ و سیم و زر ۔ بمندیل و سیلہ قبا و کمر
چنین مژدہ از سروشِ خرد ۔ یکایک شنیدم ز گوشِ خرد

اور (گلِ گلزارِ عشرت) ۱۲۶۸ھ بہی مادۂ تاریخ ولادت ہے ۔ افسوس صد افسوس اس مولودِ مسعود نے بامراض چند در چند کمسنی میں انتقال کیا اور اسی سال میں ڈاکخانہ انگریزی ریاست ٹونک میں قائم ہوا سنہ ۱۲۶۹ہجری میں عقدِ نکاح صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب کا ولایتی بیگم دختر نیک اختر صاحبزادہ محمد عبد اللہ خانصاحب سے منعقد ہوا چنانچہ تاریخ تہنیتِ نکاح یہ ہے ؎

رفیع المکان خانِ عبد الحمید ۔ وحیدِ زمان ارجمند و سعید
زبیشانیش فرۂ مہتری ۔ نمایان بصد خوبی و بہتری

خدا سے جہانش نگہدار باد — زماہ محرم ششم روز بود
ہر کار رو ہر شکلش یار باد — سعادت فزا برکت اندوز بود
چو شد عقد آن خان والا نژاد — محمد پئے سال این مژدہ داد
بجا تو ان سہرے خجستہ نماد — عروس مہی در کنار تو باد

آور اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ محمد عبد اللہ خانصاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ نور الدین خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اوس نونہال چمن اقبال کی یہ ہے ؎

نور الدینست صاحب عزت — گفت تاریخ سال آن خوشحال
ذی حشم ذو الوقار ذی حشمت — ہاتف طبع مظہر اقبال ۱۲۷۸ھ
گوہر کان عزت و ثروت — نیر برج حشمت و دولت

آور اسی سال کے آخر مین مشکوے صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ زین العابدین خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے ؎

جو ابن خان عبد اللہ جم جاہ — بروز جمعہ کان بے شور و شر بود
زعمر خویش برخوردار باشد — مبارک باشد این طفل گرامی
حق اندیش و حق اندوز و حق آگاہ — زماہ پنجمین ربیع عشر بود
بہر حالش خدا انیس یار باشد — بامید دل و نیک نامی ۱۲۷۹ھ
رفیع القدر زین العابدین خان — آمد این نہال گلشن ناز
محمد بہر سال آن خوش اقبال — تو لد گشت رشک ماہ تابان
بود جاوید سرسبز و سرافراز — دعائیہ بخواند این بیت فی الحال

اور اس صاحبزادہ کا کمسنی مین انتقال ہوگیا - بتاریخ چہار دہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر یوم دوشنبہ خریطہ جنرل سنٹ جارج پاٹرک لارنس صاحب بہادر ریذنٹ راجستان حسب الحکم فرمان فرماے ممالک ہندوستان و انگلستان ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند بنام نواب وزیر الدولہ بہادر مع سند استجازت تبنی بعدم فرزند صلبی شرف نزول و عز حلول لایا اسی تقریب فرحت قریب مین دربار منعقد ہوا اکادن اتواب سلامی سر ہوئین جملہ اقرباے سرکار ابد قرار اور اہلکاران دربار نے نذرین پیش کین دوسرے روز افسران سپاہ نے بدستور عیدین کی نذرین گزارین اور سات دن رات نوبت نوازی رہی اور روشنی چراغان بیرون قلعہ اور مکانات سرکاری اور بازار وغیرہ مین ہوئی اور اسی طرح پر پانچون پرگنات مین روشنی بوجہ احسن بمعرض ظہور مین آئی - بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر کپتان ہول بین صاحب بہادر اجنٹ کوٹہ فائز ٹونک ہوے حسب دستور ریاست سے استقبال وغیرہ عمل مین آیا تاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر نواب وزیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات نواب معلی القاب لارڈ الجن صاحب بہادر بجانب اکبر آباد تشریف لے گئے - بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور حضور پرنور کا ارادہ قیام کا بیانہ علاقہ جے پور مین مد نظر تھا مگر چونکہ رئیس کوٹہ بنابر ملاقات نواب صاحب بہادر بیانہ مین آکر قیام پذیر ہوگیا تھا حضور پرنور نے دو کوس آگے بیانہ سے بمقام نارولی علاقہ بھرت پور قیام فرمایا اور خریطہ شوقیہ بنام رئیس کوٹہ متضمن عذر عدم ملاقات بصحابت احمد حسن خان صاحب مصطفی آبادی بھجوایا خانصاحب کا حال حضرت یمین الدولہ بہادر کے عہد دولت عہد مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی

بتاریخ نوزدہم بوقت نصف النہار حضور نواب صاحب بہادر فیل پر سوار ہو کر متصل شاہ گنج کے پہونچے تھے کہ کرنل برک صاحب بہادر قائم مقام رزیڈنٹ راجستان نے آکر استقبال باغ کمنہ تک کیا باقی ملاقات کا قاعدہ حسب آئین مستمرہ بمعرض وقوع آیا بعد ملاقات حضور والا ادہان سے روانہ ہو کر مع الخیر والعافیہ فرودار ریاست ہوئے اسی ایام میں مشکوے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند متولد ہوا صاحبزادہ ناظر الدین خان نام رکھا گیا اور اسم تاریخی (نقی حسین خان) تجویز ہوا مظہر اقبال - مادۂ تاریخ ولادت قرار دیا گیا - افسوس صد افسوس اوس مولود نے بعد چندے بامراض چند در چند انتقال کیا انہیں دنون میں مشکوے جناب صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان نام رکھا گیا اسی ایام میں مشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب فرزند متولد ہوا صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام رکھا گیا - اسی زمانے میں مشکوے جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان نام رکھا گیا - اسی ایام میں مشکوے صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عزیز اللہ خان نام رکھا گیا انہیں دنون میں خانصاحب محمد نادر شاہ داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے انتقال کیا - بتاریخ چہار دہم ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ ہجری احمد علیخان وکیل منجانب پٹیس کوٹہ حاضر دربار دُربار نواب وزیر الدولہ بہادر ہوا مشارٌ الیہ کے تعظیم منجانب سرکار عظمت مدار نوسے چندی ہمیشہ دائر ہوا ئے تاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور تک موی الیکی جاری رہی بروقت رخصت مشارٌ الیہ کو خلعت مع ہمراہیان سرکار والا سے عطا ہوا - اسی سال میں مشکوے جناب اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے ؎

خدائے خالق و رازق و صانع	کہ خلق از کاف و نون آورد موجود	چو از دریائے فیضش دُرِ شہوار	برون آورد مقدارش بیفزود
ز انوارش فروزان دیدۂ دل	ز دیدارش منور شمعِ مقصود	کہ صاحبزادہ حامد خانست نامش	حسین از ماہ و از برجبیں مسعود
چراغِ دیدۂ اعزاز امرا	معز الملک صاحبزادہ باجود	کہ احمد خان بہادر شوکت جنگ	بود نامش کہ یارش باد معبود
بنعمت اللیل جمعہ وقتِ فرخ	ز رمضان المبارک ششمین بود	خرد تاریخش اندر گوش جانم	چراغِ دیدۂ احمد لیعز بود

۱۲۸۱ھ

اور اسی سال میں مشکوے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس خان نام رکھا گیا اور اسی سال میں جناب صاحبزادہ محمد شاہ زمان خانصاحب خلف بخشی محمد زمان خانصاحب نے دست قطع ہونے کے صدمہ سے کہ بسبب شق تفنگ یہ صدمہ شدید ہاتھ پر پہنچا تھا انتقال کیا چنانچہ اس مصرع سے تاریخ رحلت برآمد ہوتی ہے **مصرع** از دست برفت بوم

۱۲۰۰ھ

اسی سال کے آخر میں مشکوے جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یوسف خان نام رکھا گیا - تاریخ سلخ ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ھ ہجری روز یکشنبہ ہنگام نماز پیشین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے فرمان روائے ریاستِ خداداد بعدل و داد تا سنی

فرماکر نظر باغ کی بیچ کی کوٹھی مین انتقال فرمایا - اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ ٭ بوجہ احتمال سکتہ کارپردازان ریاست نے سکوت اختیار کیا کیونکہ کوئی مرض الموت حضرت نواب صاحب بہادر بالتابہ کا مفہوم نہین ہوتا تھا اطبّا حیران تھے مقربان بساط دولت و حشمت پریشان تھے الحاصل دوسرے روز بوقت کہ پاس روز برآمدہ جانب جیب مزار حضرت نواب امیرالدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس کے مدفون کیا قطعہ تاریخ انتقال حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ من نتائج افکار گہربار صاحبزادہ مجید اللہ خانصاحب خاور خلف الصدق جناب بخشی صاحب زادہ صالح محمد خانصاحب مرحوم یہ ہے ؎

حضرت وزیرالدولہ فرزند محمد میر خان
گیا الاماں وہ وقت تھا ساعت تھی کیا قیامت نما
تیغ سے تیری قضا یہ ہائے بے سر ہو گئی

ہستی سے ملک نیستی میں جب ہوئے روانہ
خاور نے تب تاریخ یہ فوت کی نعمت لکھی
ملک و حشم خلق و شہی اقبال و عز و سخا ۱۲۸۱ھ

سال سن ہشتاد و یک بارہ سو ہجری سے عیاں ۱۲۸۱ھ
غم سے اک عالم کو جو دیکھا زمین پر لوٹتا

تفصیل اسمائے اخلاف حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ = جناب صاحبزادہ محمد نصیر خان بہادر مرحوم از بطن جنابہ سلطان جہان بیگم صاحبہ محل اوّل - صاحبزادہ محمد فیض محمد خان بہادر مغفور از بطن جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ محل دوم - جناب صاحبزادہ محمد علیخان بہادر کہ الحال مسند نشین ریاست ہوئے - (جناب صاحبزادہ محمد عبداللہ خان بہادر - جناب صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان بہادر - جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر) ایک والدہ سے یہ تینون صاحبزادے عالم وجود مین آسئے - تفصیل اسمائے داماد ہائے حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس - محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر ہزبر جنگ والی جاورہ - جناب صاحبزادہ احمد اللہ خان بہادر - جناب صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب سنبلی - جناب صاحبزادہ محمد میر خان صاحب گلشن آبادی جناب صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب سنبلی جناب صاحبزادہ مولوی عبدالمجید خانصاحب عرف نوشہ میان بیجابلی - بتاریخ پانزدہم ماہ و سال صدر روز شنبہ بعد ادائے مراسم تعزیت جمیع برادران و فرزندان حضور مغفور و جملہ متوسلین و ملازمین نے نذرین مسند نشینی کی صاحبزادہ بلند اقبال محمد علیخانصاحب بہادر کو دین بعدہٗ کپتان بہوپال سین صاحب بہادر قائم مقام ایجنٹ جیپور فائز ٹونک ہوکر نظر باغ مین فرد کش ہوئے دوسرے روز بوقت عصر صاحب بہادر بنابر تعزیت نواب صاحب بہادر مرحوم قلعہ معلی مین تشریف لائے اور جس امر کی دریافت کرنیکو آئے تھے دریافت کرکے بجانب جیپور مراجعت فرمائی اور اس امر معلومہ کی اطلاع صاحب رزیڈنٹ بہادر کو دی بتاریخ نہم ماہ صفر سنہ صدر خریطہ کرنیل الیٹ صاحب بہادر قائم مقام حضور بہت راجستان مشعر تعزیت نواب غفران مآب و اجازت رتق و فتق امور ریاست بنام نامی یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخانصاحب حضور والا صولت جنگ شرف صدور عز ورود لایا جمیع خویش و اقارب و متوسلین و ملازمین نے نذرین پیش کین اور آٹھہ آٹھہ فیر التواب کی ہر چہار توپخانہ احمد حسینی توپخانہ کمپو خاص و فتح کمپو و علاقہ کپتان احمد علیخان و علاقہ قلعہ امیرگڈھ سے سر ہوئے پھر حضور والا فیل پر سوار ہوکر قلعہ معلی سے

تشریف لائے اور کپتان احمد علیخان کے علاقہ کے قریب قیام فرمایا پھر ہر ایک توپخانہ سے اکیس اکیس فیر تواب کے جملہ اکیسو اٹھہ بطور سلامی سر ہوئے - اور اوس جگہ زر کثیر فرق اقدس پر تصدق کیا گیا دوسرے روز حضور والا بنا بر ادائے دوگانہ مع ارکین دولت و معززین ریاست جامع مسجد مین تشریف لائے اور تین سو روپیہ خادمانِ مسجد و فقرا و غربا کو عطا فرمائے اس دن بھی زر کثیر نثار فرق مبارک ہوا - اس تقریب فرحت قریب مین مؤلف نے یہ قصیدہ کہکر پیش کیا - **قصیدہ**

چمن شد از گل خورشید صبح نورانی / بسبزہ کرد ز شبنم ہوا درافشانی
ہزار شکر کہ اکنون غزالۂ خورشید / رہائی یافتہ از دام سنبلستانی
ز جوش سبزۂ نورستہ باغ شد ریان / نسیم کرد بصحن چمن گل افشانی
بباغ چشمک نرگس بہ لالہ ین شد باز / کہ کرد گل بچمن غنچہ راز پنہانی
کشید از سمن و یاسمن صبا عطری / بباغ از گل و سنبل شدہ فراوانی
درین بہار کہ گلشن نشاط انگیز ست / شروع مرغ چمن میکند غزلخوانی
قسم بطرۂ یار کہ گشت طولانی / نماند خاطر من جمع از پریشانی
شدست تا بنظر بازی رخش مائل / ز روے آئینہ پیداست رنگ حیرانی
بدید خواب نگہ شد گران زبانش زم / قماش مخمل سبز خط است کاشانی
ز طلب شبنم گل کن کہ صبحدم از باغ / بآفتاب رسیدہ ز پاک دامانی
بہ پیچ و تاب زبان آمدہ گرفتارم / مناص نیست مرا زین کمند طولانی
سپہر لطف و کرم آفتاب علم و عمل / محیط حلم و علم گوہر سخندانی
بخلق مثل درِ بہا گران بعد / بود در انجمنش عیش عشرت ارزانی
شود بہ رود دگر نغمہ تری جاری / بہ بزم او چو کند ارغنون درافشانی
ز ناؤ نوش حلاوت برند ذائقہ دان / چنان ز نعمت الوان بود فراوانی
بخوان بزم ولی فروزاد ہمائے خرد / ببال تیز خودش میکند مگس رانی
برآید انچہ ز دستش ز کس نمی آید / بخلق و خلق ندارد درین جہان ثانی

شفق بجام بلورین صبح بادۂ لعل / ز مہر ریخت برفع خمار ظلمانی
شگفت گل بگلستان ز فیض جوش بہار / بسر ز ابر فگندست غنچہ بارانی
فتاد طوق تعشق بگردن قمری / قبائے سبز ببر کرد سرو بستانی
شگفت لالہ و نسرین و نسترن بچمن / گذشت فصل خزان موسم زمستانی
صراحی می ناب ست غنچہ را در دست / خمار نرگس ازان بشکند بآسانی

غزل

ز ابر تیرہ زباران گریست مژگانم / ز گریہ گشت چشم منست طوفانی
شدیم کافر زنار بند طرۂ یار / نماند ہیچ سر و کار با مسلمانی
ز تیغ ناز تو بنود شکایتم بزبان / ہزار بار بخونم اگر بغلطانی
کسے ببر ہن تو بتو چو غنچہ نساخت / خوش ست خاطر دیوانہ ام بعریانی
مگر بظل ظلیل حمایت شاہی / خدیو مملکت بذل و ظل سبحانی

رئیس ٹونک یمین الدول وزیر الملک / عدیل او چو عدم چون ز نور ظلمانی
شود بہ بزم طرازی اگر دلش مائل / ز انبساط بر قصد جسم روحانی
پیالہ حلقہ چشم پری کند طیار / کہ تا ز شیشہ ستاند شراب ریحانی
بتار ساز زند زہرہ از طرب ناخن / بہ تہنیت بکند مشتری نوا خوانی
بگاہ ثبت صفت نامہ کبریا اید / دبیر چرخ فتد زیر پا بآسانی
ز رائے او اگر آباد موضعے گردد / چہ ممکن ست کہ رو آورد بویرانی

سکه و دخت بگرد و تو چشمه ایست | نمی کند ہوس سیر صفاہانی
توان مثال کرم گستری کا زجنبت | کسے نماند کہ پیچش نکرد و انی

ز آستان تو شد که سیا بلند قمے | بود بدست تو انگشتر سلیمانی
ہنر ز عقد کشائی بنا خن توفیق | توان نے کہ بکار کسی فرو ہانی

بہ پیش لمحہ شود مہ ماسے او چا حسن | لسبی کار کسے کہ زبن کجبانی
کشود کار جہان جبر بر تو موقوف است | تو مشکلات ہمہ حل کنی بآسانی

دران حدیقہ کہ لطف تو باغبان گردد | فسردہ اش نکند موسم زمستانی
ز دو کہ تو رسد کسے جمعیت | تمام عمر نہ بیند رخ پریشانی

چنان کشادہ جبین ست صبح اقبالت | کہ آفتاب در وسودہ است پیشانی
فراست فرس تو کند جہ خامہ رقم | کہ صورتش چو پری ہست غیر انسانی

بہ تیز گامی او می خورد صبا سوگند | بدل مقرر شدہ برقش ز گرم جولانی
ز اعتقاد درسوخم تو خوب میدانی | کہ میز نم دم مداحی و ثنا خوانی

درین زمان بہ ثنائی تو بستہ ام عہدے | مدیح خاص تو ام آشکار و پنہانی
بدوستی تو اقرار کردہ ام ز نخست | بدل ہراس ندارم ز دشمن جانی

تصور تو چنان جا گرفتہ است بدل | کہ ہمچو آئینہ ام نقش بند حیرانی
رموز اہل معانی تو خوب مے فہمی | کلام نکتہ طرازان تو خوب میدانی

کنم چو ختم سخن بر دعائے دولت تو | فرشتگان ہمہ آیند در دعا خوانی
چراغ شمس و قمر تا کہ مشتعل ماند | فلک کند ز کواکب چو سبحہ گردانی

فزون ہمیشہ بود عمر و جاہ و اقبالت | مدام باد بتو التفات یزدانی
مدیح و داصفت ممدوح آبرو تو شدم | بلند رتبہ من گشت در سخندانی

حضور والا نے براہ قدردانی اس قصیدہ کے صلہ مین انعام معقول عطا فرما کر بالمشافہ یہ ارشاد فرمایا کہ مولانا حکیم عبد العلی سے کہ تمہارے والد کے شاگرد رشید ہین تحصیل علم حکمت کرو اور مطب کا ڈہنگ سیکھو جو تنخواہ تمہارے والد کی سرکار سے مقرر تہی وہی تمہارے نام ہو جائے گی خاکسار بتعمیل حکم حضوری آداب بجالایا اور اوسی روز سے تحصیل علم حکمت مین مصروف ہوا - بتاریخ دوازدہم اسی ماہ وسال مین اوّلاً ہر چہار توپخانہ سے دو دو فیر توپون کی کنارہ رود بناس پر بطور سلامی سر ہوے بعدہٗ گولہ اندازان چابکدست نے اپنی صنعت گولہ اندازی و نشانہ بازی ظاہر کر کے حضور والا کو خوشنود فرمایا - بتاریخ بست دیکم ماہ مسطور صاحبزادہ وزیر محمد خانصاحب داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور کہ واسطے کار سرکار کے دار الخیر اجمیر کو گئے تہے بوقت یکپاس شب گذشتہ مع خریطہ رزیڈنٹ بہادر واپس آئے بعد دریافت مضمون خریطہ رزیڈنٹی حکم عالی در بارہ معافی محصول یک روزہ نسبت سوداگران و بیوپاریان و روشنی چراغان صدر مین تین روز اور پرگنات مین ایک روز صادر ہوا بتاریخ بست و ہشتم روز شنبہ بموجب حکم والا روشنی چراغان بازار علی گنج مین بمعرض ظہور آئی اور بتاریخ یکم او رجب المرجب سنہ صدر خاص قصبہ ٹونک اور کمپو دوم اور عسکر فیروزی مین روشنی چراغان ہوئی اور بتاریخ پنجم ماہ مسطور روشنی چراغان اندرون محل سرا الطف بہترین اور آئین خوشترین عمل مین آئی اور اسی سال مین نواب صاحب بہادر نے یہ شعر مہر مین کندہ کرایا شعر

در آفاق و افلاک این منجلی ست   کہ منقاد حکم محمد علی ست

اور یہ تینون سجعے نواب صاحب بہادر کے جدا جدا مُہرون مین کندہ ہوئے سجعے

امیر وزیر محمد علی   نگہبان دین محمد علی   چہارم خلیفہ محمد علی

اور مولف نے یہ قطعہ تاریخ مسند نشینی کہا ؎

یمین الدولہ عالیجاہ نواب   شدہ مسند نشین از بخت یاور
نمودم آبرو چون فکر تاریخ   بگفتم از تفاخر نیک اختر
۱۲۸۱ھ   ۱۲۸۱ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی روز آدینہ بعد ادائے نماز جمعہ جانب موضع بمبور حضور پُر نور تشریف فرما ہوئے اور وہان پر آبادی موضع جدید کا حکم فرما کر محمد گڈہ کو تشریف لے گئے بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور روز شنبہ حضور والا داخل علی گڈہ ہوئے گیارہ فیر توپ سلامی کے قلعہ علی گڈہ سے سر ہوئے تجویز رتق و فتق و آبادی دیہات بسرحد اکثر مواضعات فرما کر موضع بانسلا تشریف فرما ہوئے۔ ہوشدار خان نامی ملازم رئیس اندرگڈہ نے اپنے آقا کی جانب سے حاضر حضور ہو کر پیغام ملاقات کا پہونچایا۔ حضور والا نے اقرار ملاقات کا فرمایا اور موضع کرواڑیا مین رونق افروز ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول روز پنجشنبہ رئیس اندرگڈہ بعد ملاقات حضور انور سے مراسم تعزیت حضور مغفور ادا کر کے واپس گیا بتاریخ دوازدہم ماہ مسطور روز آدینہ حضور والا نے رئیس اندرگڈہ سے ملاقات فرمائی اکیس۲۱ فیر توپ کی سر ہوئے بتاریخ پانزدہم رئیس موصوف خیمہ سرکار والا مین حاضر ہو کر مستفید ملازمت ہوا بتاریخ شانزدہم حضور والا بتقریب دعوت قلعہ اندرگڈہ مین تشریف فرما ہوئے بعد دعوت رئیس اندرگڈہ نے بہت سامان بطور تحفہ پیشکش کیا حضور انور نے بعد منت و سماجت رئیس موصوف یک قبضہ شمشیر اور دوشالہ قبول فرمایا۔ بتاریخ ہفدہم رئیس موصوف بنا بر ملاقات خیمہ حضور انور مین آیا سرکار والا سے رئیس موصوف کو مبلغ یکصد و چہل روپیہ بابت قیمت شمشیر و خلعت وغیرہ عطا ہوا اوسی روز سرکار فیض مدار وہان سے روانہ ہو کر موضع کرواڑیا مین تشریف لائے اور بتاریخ ہیجدہم روز آدینہ علی گڈہ مین تشریف فرما ہوئے بعد ادائے نماز جمعہ بوقت عشا ٹونک مین رونق افروز ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر کپتان لچمن صاحب بہادر افسر توپخانہ ہند و انگلستان مع ملازمان سرکار انگریزی براہ ست کہنڈہ فائز بنا ہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر سید ولایت شاہ معتمد ریاست جاورہ مع سامان خلعت مسند نشینی منجانب محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر ہزبر جنگ رئیس جاورہ وارد ٹونک ہوا۔ بتاریخ بست و پنجم سید مذکور نے سرکار مین سامان خلعت پیش کیا حضور سے سید مذکور کو خلعت و زر نقد بطور رخصتانہ عطا ہوا۔ بتاریخ ہفدہم ماہ شعبان المعظم

سنہ صد جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب داماد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس کو سرکار والا
سے خطاب اشرف الامرا عمدۃ الملک بہادر فتح جنگ عطا ہوا - اور صاحبزادہ محمود خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ
محمد نصیر خان صاحب کو خطاب شمس الامرا نظام الملک بہادر تہور جنگ اور صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ
فیض محمد خان صاحب کو خطاب خاص الامرا اعتماد الملک بہادر شمشیر جنگ - اور صاحبزادہ احمد خان صاحب خلف
اصغر صاحبزادہ محمد نصیر خانصاحب کو خطاب اعزاز الامرا معزز الملک بہادر شوکت جنگ اور صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب
داماد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ کو خطاب معتمد الامرا منتظم الملک بہادر غضنفر جنگ - اور حکیم سید سرور شاہ
کو خطاب مسیح الزمان وفادار خان بہادر صمصام جنگ - اور مولوی سید علی احمد صاحب میر منشی کو خطاب فخر العلما
دبیر الملک اور دیوان شمس الدین احمد کو خطاب موتمن المہام معین الملک اور منشی محمد ظہور علی صاحب کو خطاب مشیر
خاص ابو سلیمان اور مولوی فضل اللہ صاحب کو خطاب افضل الفضلا واکمل العلما واستاد خاص - اور سید عبد الرحمن
صاحب عرف چھوٹے میاں کو خطاب قطب الامرا خان بہادر مظفر جنگ - اور سید ارشاد حسین خان صاحب
کو خطاب معتمد خاص فخر الزمان اور بخشی سید انوار الہدی صاحب کو خطاب بخشی الملک خان بہادر ہیبت جنگ - اور مولوی محمد
نجف علی خان صاحب کو خطاب تاج العلما قلزم بحر علوم اور مولوی حکیم سلطان محمود خان صاحب گرامی کو خطاب مسیح الدولہ
اعجاز الملک سلطان الشعرا مظفر جنگ - اور جناب مولوی الہی بخش صاحب نازش کو خطاب ملک الشعرا - اور احمد حسن
خانصاحب ذکائی کو خطاب فدوی خاص - دلیر بخت عطا ہوئے - (دلیر بخت ۱۲۴۶) سے سن ولادت خانصاحب موصوف برآمد ہوتا
ہے - حضرت یمین الدولہ بہادر بالقابہ نے مسند نشینی کے چندروز بعد خانصاحب معزی الیہ کو ناظم پرگنہ پڑاوہ مقرر فرمایا حضور والا نے
انکی خوش انتظامی معائنہ فرمائی نہایت خوش ہوئے اور بمزید قدردانی ترقی منصب کے ساتھ پرگنات چھبڑہ گوگور - پڑاوہ -
سرونج پر بعہدہ افسری نظامت سہائے پرگنات مذکورہ بالا بہ تقرر سہ صد روپیہ ماہوار العطائے خلعت فاخرہ نصب فرماکر بوعدۂ
عطائے جاگیر لائق موعود ومشکور فرمایا - بعہد دولت مہد امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر
صولت جنگ دام اقبالہم رئیس حال بار دیگر نظامت پرگنہ پڑاوہ پر مامور ہوئے - رعایائے پرگنہ ان سے بکمال درجہ خوشحال
وشاکر رہے - بعد ازان حسب الحکم حضور والا انکے خدمات صدر مین منتقل ہوئین چنانچہ بعہدہ پنچایت محکمہ دیوانی مال مین بطور
پیشدست جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر ممبر مال کام انجام دیتے رہے - جسوقت صاحبزادہ صاحب بہا در

موصوف المعد عہدۂ نیابت ریاست پر مامور فرمائے گئے چندمدت تک یہ اونکے پیشدست رہے - جب صاحب زادہ
صاحب بہادر کار نیابت سے دستکش ہوئے - تو خان صاحب نے بھی اپنے خدمات سے استعفا دیا اوسوقت سے
آج تک خان صاحب جناب صاحب زادہ صاحب بہادر کی رفاقت مین نجی کی تمام خدمات و نگرانی مال و انتظام دیہات وغیرہ کو
بحسن وجوہ انجام دیتے ہین بتاریخ بست و نہم شعبان المعظم روز شنبہ سرکار والا رونق افروز چہاونی دیولی ہوکر شاہ پورہ وغیرہ
ملاحظہ فرماتے ہوئے بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک قبل عصر داخل نیماہیڑہ ریاست ٹونک ہوئے تیرہ فیر سلامی کے
قلعۂ نیماہیڑہ سے سر ہوئے بتاریخ چہار دہم ماہ مذکور علی الصباح جمیع کارپردازان و متوسلان نے حاضر ہوکر نذرین پیشکش
کین بعد ازان انتظام آبادی چند دیہات کا حکم فرمایا اسی اثنا مین سید ولایت شاہ و محمد حسین خان نے بعد ادائے
نذر منجانب رئیس جاورہ پیغام ملاقات پہونچایا - بتاریخ بستم ماہ مذکور رئیس جاورہ داخل علاقہ نیماہیڑہ ہوئے سرکار والا نے ایک
کروہ بشایعت کرکے ہاتھیون پر ملاقات فرمائی بعد ازان ہر دو رئیس نیماہیڑہ مین تشریف لائے توپخانہ نیماہیڑہ سے فیر
سلامی کے سر ہوئے - رئیس جاورہ مع والدۂ خود و والدۂ خان جہان خان اندرون شہر متصل رانی کھیڑہ فرو کش ہوئے -
چندی دو صد روپیہ یومیہ کے سرکار سے مقرر کئے گئے - بتاریخ بست و سوم حضور انور مع رئیس جاورہ و لشکر ہمراہی
عازم جاورہ ہوئے اول منزل ملہارگڈہ مین ہوئی دعوت منجانب رئیس جاورہ بجمیع لشکر سرکاری عمل مین آئی -
دوسری منزل کھیڑہ مین ہوئی رئیس جاورہ کہ ہمراہ حضور تھے قبل فائزی سرکار والا جاورہ مین پہونچے اور سامان
جمع کرکے موضع ارنیان تک کہ جاورہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے بنا بر استقبال آئے - اور حضرت نور خان
مختار کار رئیس موصوف نے چار کوس تک استقبال کیا الحاصل بروز پنجشنبہ وقت یک نیم پاس روز برآمدہ حضور والا شہر
جاورہ مین داخل ہوئے اور وقت فائزی حضور اکیس فیر اتواب سلامی کے توپخانۂ جاورہ سے سر ہوئے بعدہ حضور انور
نے کوٹھی رئیس موصوف مین نزول اجلال فرمایا بروز عید بندگان حضور مع ملازمین و متوسلین سرکاری مع رئیس موصوف
بنا بر ادائے نماز عیدگاہ مین تشریف فرما ہوئے وقت سواری حضور اکیس[۲۱] فیر اتواب کے توپخانۂ رئیس جاورہ سے سر ہوئے
بعد ادائے نماز سرکار والا کوٹھی رئیس موصوف مین تشریف لائے پھر اکیس[۲۱] فیر توپخانہ مذکور سے سر ہوئے بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم
وقت چار ساعت روز برآمدہ حضور والا بجانب نیماہیڑہ تشریف فرما ہوئے جسوقت کہ متصل چہاونی نیمچ کے پہونچے وہان کے
جرنیل نے نیم فرسنگ پیشوائی کی اور وقت فائزی حضور انور چہاونی مذکورہ بالا سے سترہ[۱۷] فیر اتواب سلامی کے سر ہوئے اور

بروقت ملاقات جرنیل موصوف نیز سلامی التواپ بدستور عمل مین آئی جسوقت حضور چھاونی نسٹوردہ سے روانہ ہوئے
مکرر سلامی التواپ منجانب جرنیل موصوف بعرض ظہور آئی قبل اذان عشا داخل نیناہیرہ ہوئے حسب معمول سلامی
التواپ کی عمل مین آئی بموجب حکم حضور پُرنور جناب خسرو زمانی بیگم صاحبہ و افتخار الامر اختار المہام صاحب زادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ فائز نیناہیرہ ہوئے بعد استجازت بندگان والا
صاحب زادہ صاحب موصوف بنابر ملاقات رئیس جاورہ بجانب جاورہ روانہ ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ
مذکور حضور پُرنور روانہ جانب ریاست ہذا ہوکر بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور رونق افزائے ٹونک ہوئے - اِسی ایام مین
بمشکوئے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا - صاحب زادہ محمد رفیق خان نام رکھا گیا اور اِسی
اثنا مین خبر وحشت اثر ارتحال و انتقال الیٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان و تقرری کرنیل ایڈن صاحب
بہادر اجنٹ میواڑ بجائے رزیڈنٹ میواڑ متوفی پہونچی - زان بعد خریطہ موسومہ حضور منجانب رزیڈنٹ موصوف
متضمن ماموری خود بعہدہ رزیڈنٹی راجستان شرف ورود و غرض ورلایا حسب درخواست صاحب رزیڈنٹ
متوفی کے سامان خلعت جو واسطے حضور انور کے ارباب صدر عالی قدر کے جانب سے تجویز ہوا تھا باہتمام
کارپردازان سرکاری روانہ دار الخیر اجمیر ہوا بموجب درخواست مجیب الدولہ حافظ محمد حسن خان بہادر - بتاریخ
ہفتم ماہ ذیقعدہ پچاس سوار رسالہ خاص و پیادگان پلٹن خاص بنابر حفاظت خلعت بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے -
صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان نے قبل فائزی خود سپاہ سرکاری کو رخصت کیا اور میجر میگڈالن صاحب بہادر کمان
افسر چھاونی دیولی کو تحریر کیا کہ مع دو کمپنی پلٹن و یک ترپ سواران رسالہ خاص بتقریب فرحت قریب خلعت
رسانی فائز ٹونک ہون اور نیز کپتان فیل پاٹ صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی کو دربارہ فائزی ٹونک ترقیم فرمایا حسب ایمائے
رزیڈنٹ بہادر راجستان میجر صاحب ممدوح و کپتان صاحب موصوف مع فوج بتاریخ بستم ماہ ذیقعدہ وقت یک پاس روز برآمدہ فائز
ٹونک ہوکر نظر باغ مین فروکش ہوئے اور اسی تاریخ کپتان ہول مین صاحب بہادر اجنٹ جیپور تشریف فرمائے ٹونک ہوئے
ریاست ہذا سے حسب دستور قدیم پیشوائی عمل مین آئی - اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور کرنیل ولیم فریڈ ینک ایڈن صاحب
بہادر رزیڈنٹ راجستان تشریف لائے حضور پُرنور نے بنفس نفیس رود بناس تک پیشوائی کر کے تعمیل رسم حسب قاعدہ ملاقات کی اور اثنائے راہ
مین تا نظر باغ گفتگو باہم رہی پھر حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نظر باغ مین فروکش ہوئے ستره فیر التواپ سلامی کے سر ہوئے

بعد ؤخریطہ صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان محتوی نوید فرحت جاوید تقرری عہدہ مستقل رزیڈنٹی راجستان بنام اون کے حضور انور کے ملاحظہ مین گذرا اس خبر کے معلوم ہوتے ہی حکم عالی نسبت افسران توپخانہ صادر ہوا کہ اکیس سلامی سر ہون پانچون توپخانہ سے جو کہ باہر قلعہ کے صاحبان انگریزی سلامی کے واسطے لیس ستے گیارہ گیارہ فیر سلامی سر ہوئے - اور عصر کے وقت رزیڈنٹ بہادر و ڈاکٹر دہوک صاحب و میجر میکڈالن صاحب بہادر و کپتان بروس صاحب بہادر باستقبال معمول قلعہ معلے مین تشریف لائے سترہ فیر سلامی توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے حسب دستور مشایعت وغیرہ بھی عمل مین آئی - وبوقت رخصت پہر سترہ فیر سر ہوئے اور شب کو امیر گنج و وزیر گنج و علی گنج و قصبہ ٹونک مین روشنی چراغونکی بڑی دہوم دہام سے ہوئی - نوبت نوازی کا جلسہ قلعہ معلی کے دروازے کے ، دبرد اور آتش بازی کا ہنگامہ نظر باغ کے دروازہ کے سامنے تہا روشنی کا اوسیر طرہ مزید بران تماشائیون کا میلہ بالحاصل صاحب رزیڈنٹ بہادر ہنگام طلوع آفتاب مع دیگر صاحبان رفیع المکان با خلعت وسامان و بعمد تزک وشان کے مع ہر دو کمپنی پلٹن چہاونی دیولی و ترب سواران کے قلعہ معلی مین تشریف لیگئے لیکن سپاہ قلعہ کے باہر رہی اور حسب معمول سلامی ہوئی بعد گفتگو کے جانبین مجلس برخاست ہوئی رزیڈنٹ بہادر رجستان نواب صاحب بہادر کو فیل پر سوار کر کے قلعہ کے باہر لائے پچپن پچپن فیر توپون کے ہر ایک توپخانہ سرکاری سے سر ہوئی پہر سترہ فیر کی سلامی سر ہوئی اور گیارہ فیر حضور کی سلامی کے توپ خانۂ کمپو خاص سے سر ہوئے بعد ازان رزیڈنٹ بہادر اور دیگر صاحبان ہمراہی رخصت ہو کر فرودگاہ پر آئے - اس تقریب فرحت قریب کی خوشی مین اکثر روپیہ نقد اور چیل من شیرینی وغیرہ انگریزی فوج کو تقسیم ہوئی - اور عصر کے وقت حضور پرنور رزیڈنٹ صاحب بہادر کے خیمہ مین تشریف فرما ہوئے سترہ فیر سلامی کے رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے سر ہوئے بوقت دو ساعت روز باقیماندہ رزیڈنٹ بہادر مع تمام صاحبان بہادر رخصت ہوئے اور صاحبان موصوف کی رخصت کیوقت سترہ فیر پہر سر ہوئے اور یہ قاعدہ اوسوقت سے آج تک جاری وساری ہے اسواسطے کہ جلینا تو پونکا بوقت رخصت صاحب رزیڈنٹ بہادر اس سے پیشتر نہ تہا نواب امین الدولہ بہادر بکمال اتحاد اور مزید وداد اس قاعدہ کے موجد ہوئے - چنانچہ ابہی تک اوسپر عملدرآمد ہوتا ہے اور اسی اثنا مین پروانجات بنام عمال پرگنات اندرین باب جاری ہوئے کہ بجائے اسم ٹونک محمد آباد - اور بجائے چہپرہ رحیم آباد - اور بجائے پنا ہیڑہ اسحق آباد - اور بجائے پڈاوہ ابراہیم آباد - نام رکہے گئے ہین اور انہین نامون سے مشہور ہونا چاہیئے - اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ زین العابدین خانصاحب نبیرۂ نواب کلب علیخان صاحب بہادر رئیس رامپور بہ استقبال معززان ریاست وارد ریاست ٹونک ہو کر سید سراج احمد کے مکان پر فروکش ہوئے بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب نے (یعنی بیٹوں کا) اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرما

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وبتاریخ بست وپنجم ماہ مذکور صاحبزادہ زین العابدین خان صاحب نے مع فرزندان ارجمند نظرباغ مین حاضر
ہوکر ملازمت بندگان والا حاصل کی اور حسب قاعدہ حضور مین نذر کرکے ایک گھڑی بیٹھکر اپنے فرودگاہ پر آگئے اور بتاریخ
چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور خلعت رخصت صاحبزادہ صاحب موصوف کو سرکار دولتمدار سے مرحمت ہوا۔ اور بتاریخ پنجم ماہ مزبور
سنہ صدر نواب غوث محمد خان بہادر والی جاورہ لبعارضہ ہیضہ رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے اور بتاریخ ہشتم ماہ مذکور احمد خان
وکیل مہاراؤ رام سنگہ بہادر والی کوٹہ مع سامان ٹیکہ صدر نشینی وارد ٹونک ہوا اول نذر کرکے نچھاور کے بعد ازان خریطہ
رئیس ممدوح کا پیش کرکے سامان ٹیکہ کا پیشکش کیا موصی الیہ پیشگاہ حضور والا مین آدہ گھنٹہ توقف کرکے اپنی فرودگاہ پر چلا آیا
بتاریخ بست ونہم ماہ صفر ۱۲۹۲ھ مین سورجمل چانداوت اور سید یوسف علی فتح گدہ کے رئیس کی جانب سے بتقریب صدر نشینی
حضور پُرنور سامان ٹیکہ کا لائے اور بتاریخ بست ویکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مشار الیہما حاضر حضور ہوئے اور نذرین گذار کر فتح گدہ
کے رئیس کا خریطہ اور سامان ٹیکہ کا پیش کیا بندگان والا نے اوسکو قبول کرلیا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مذکور سنہ صدر موصی الیہما
خلعت کے ساتھ رخصت ہوئے۔ بتاریخ بست ویکم ماہ رجب المرجب سنہ مذکور محمد میڈھو خان معتمد رئیس راج گدہ بسامان
ٹیکہ وارد ریاست ہذا ہوئے۔ اور اسی ماہ کی بارہوین تاریخ کو معزی الیہ نے دربار مین حاضر ہوکر اول نذر پیش کی بعدہ خریطہ رئیس
راج گدہ کا ملاحظہ والا مین پیش کرکے سامان ٹیکہ کا پیش کیا اور بتاریخ شانزدہم ماہ مرقوم الصدر معزی الیہ حضور سے خلعت
رخصت پاکر راہی راج گدہ ہوا موصی الیہ کی چندی ریاست سے روز رخصت تک جاری رہی اور بتاریخ بست وہفتم ماہ اپریل
سنہ ۱۸۷۶ء عربیساکہ سدی سمت ۱۹۳۳ یوم جمعہ مہاراؤ رام سنگہ بہادر رئیس کوٹہ راہی ملک بقا ہوئے وبتاریخ سوم ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۲۹۳ھ کو خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ وصاحبزادہ محمد عمر صاحب وصاحبزادہ محمد جلال خانصاحب
بنابر سر انجام مراسم عقد نکاح محمد ابراہیم علیخانصاحب کہ دختر نیک اختر صاحبزادہ محمد زین العابدین خان سے قرار یاب ہوا تہامع
پچیس ۲۵ سوار ویک کمپنی پیادہ طرف جے پور روانہ ہوئے اور ماہ مذکور کے ساتوین تاریخ کو جیپور مین داخل ہوکر ادائے مراسم نکاح
مین جانبین سے گفتگو ہوئی اور ماہ مرقوم الصدر کے آٹھوین تاریخ کو سعد اللہ خان ملازم ریاست جے پور نے صاحبزادگان
مسبوق الذکر کے دعوت کی اور نوین تاریخ کو محمد عثمان خانصاحب خلف مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے صاحبزادگان
کی دعوت کی اور دسوین تاریخ پنجشنبہ کو نکاح ہوا اٹھارہوین تاریخ صاحبزادگان موصوف داخل ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ
عقد نکاح دختر نیک اختر حضور پُرنور کا صاحبزادہ محمد رضا خان عرف پیارے صاحب خلف صاحبزادہ زین العابدین خان سے

منعقد ہوا توپ کے گیارہ فیر اس تقریب فرحت قریب مین سر ہوئے اور گیارہوین تاریخ ماہ ربیع الثانی سنہ صدر شنبہ کے روز دو گھڑی دن چڑھے صاحبزادہ عبد اللہ خان صاحب برادر حضور پُر نور بعارضۂ استسقا مبتلا ہو کر بوقت شب دو گھڑی رات رہے راہی ملک بقا ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور بارہوین تاریخ کو موتی باغ مین کہ دفن گاہ رؤسائے ریاست ہذا ہے مدفون کیا۔ اور بتاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاول سنہ صدر کو کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی مع میم صاحبہ و پسر خورد کہ اکبر آباد جاتے تھے ٹونک مین داخل ہوئے گیارہ فیر توپ سلامی حسب معمول سر ہوئے اور بوقت باقی رہنے چار گھڑی دن کے میم صاحبہ مع پسر خورد بسواری فینس کہ کہارون کی ڈاک قصبہ نوائی تک سرکار سے مامور تھے راہی اکبر آباد ہوئین اور ماہ اکتوبر کی تیسری تاریخ سنہ ۱۸۶۶ع کو چہارشنبہ کے روز میجر میگڈالن صاحب بہادر ٹونک مین داخل ہوئے۔ گیارہ توپین سلامی کی سر ہوئین اور مجھی بھون مین فروکش ہوئے۔ اور بوقت سہ پہر حضور انور واسطے ملاقات صاحبان موصوف کے نظر باغ مین تشریف لائے اور بعد ادائے رسوم عطر و پان وغیرہ حضور رخصت ہو کر کوٹھی بالاخانہ مین تشریف لائے بعد دو ساعت کے ہر دو صاحب واسطے ملاقات حضور انور کے بالاخانہ کی کوٹھی مین آئے بعد ادائے رسوم عطر و پان ہر دو صاحبان موصوف بجانب جے پور راہی ہوئے۔

کیفیت تشریف بری حضور انور بسوئے دار الخیر اجمیر شریف بتقریب ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان

بتاریخ ہفتدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر نواب صاحب بہادر مع متوسلان و معززان بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے بتاریخ بستم ماہ مذکور اجمیر مین داخل ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے حسب معمول دو کردہ تک استقبال کیا بعد ازان حضور والا نے پرتاب مل سیٹھ کے بنگلہ پر قیام کیا ستره فیر توپون کے بطور سلامی رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے چلے سہ پہر کو حضور انور صاحب رزیڈنٹ بہادر کے بنگلہ پر واسطے ملاقات کے تشریف فرما ہوئے۔ لفٹنٹ بلیر صاحب نے قیام گاہ تک حضور کی پیشوائی کی اور حسب معمول رزیڈنٹ بہادر کی طرف سے سلامی کے ستره فیر چلے بعد تین گھنٹہ کے حضور انور رخصت ہو کر اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے سلامی اتواپ حسب معمول عمل مین آئی۔ اور بتاریخ بست دوم اسی ماہ کی صاحب رزیڈنٹ بہادر واسطے

ملاقات حضور انور کے تشریف لائے حضور نے موجب قاعدۂ قدیم کے استقبال کیا۔ سترہ توپین سلامی کی حضور پُرنور کی طرف سے سر ہوئین۔ رزیڈنٹ بہادر نے قریب تین گھنٹہ کے قیام کیا بعد عطر و پان کے رخصت ہوئے۔ اتواپ سلامی نواب صاحب بہادر کی جانب سے سر ہوئین بتاریخ بست و دوم صبح کے وقت حضور پُرنور صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر تشریف لائے قریب تین گھنٹہ کے وہان قیام فرما کر اپنی فرودگاہ مین تشریف لائے اور شام کے وقت واسطے زیارت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ کے گئے اور خانقاہ کے خادمون کو قریب دو ہزار روپیہ کے عنایت فرمایا اور بتاریخ بست و سوم حضور والا پھر واسطے ملاقات رزیڈنٹ بہادر کے تشریف فرما ہوئے قریب تین گھنٹہ کے قیام فرما کر رخصت ہوئے پھر حضور والا واسطے زیارت مقبرہ حضرت سید حسین شہید نوّر اللہ مرقدہٗ کے تاراگڈہ کو گئے اور وہان کے خادمون کو بہت سا زر و سیم عطا فرمایا۔ اور اسی روز چار گھڑی دن رہے صاحب رزیڈنٹ بہادر آبو کو راہی ہوئے۔ حضور والا مع ملازمین و اہل عملہ صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر واسطے تناول طعام ضیافت کے تشریف لیگئے پھر تاریخ بست و چہارم کو سید وزیر علی اور سید حفیظ علی نے سرکار والا کی دعوت کی حضور نے بوجہ ناسازی مزاج وہاج اونکے مکان پر نزول اجلال و حلول اقبال نفرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب کو مع ملازمان معزز و اہل کاران ممتاز کے تناول طعام ضیافت کی اجازت دی اور بتاریخ بست و پنجم حضور انور نے مع لشکر ظفر پیکر دار الخیر اجمیر سے کوچ فرمایا خیام اقبال انضمام چھاونی نصیرآباد مین نصب کئے گئے ماسٹر نے ایک کروہ تک استقبال کیا جنرل صاحب بہادر چھاونی دیولی نے بوجہ رحلت زوجۂ خود کے معذرت کر کے پیشوائی نکی سترہ فیر سلامی کے بوقت فائزی و واپسی چھاونی نصیرآباد سے سر ہوئے۔ اور اسی قدر بوقت رخصت فیر سر ہوئے۔ اور بعد ازان موضع کوتبانہ علاقہ کشن گڈہ مین قیام ہوا اور گوبند سنگہ ٹہاکر جاگیردار موضع مذکور مع ہر دو برادران مسمیان لچھمن سنگہ و آنند سنگہ حاضر ہوا اور نذر ادا کر کے یک راس اسپ پیشکش کیا حضور والا سے ہر دو نابردگان کو خلعت عطا ہوا اور تاریخ بست و ہفتم کو کنارہ جوئی سودہ دریکہ ڈوزری سے یک کروہ کے فاصلہ پر غرب کی جانب ہے لشکر حضوری فرودکش ہوا و بتاریخ بست و ہشتم شام کے وقت حضور والا قلعہ امیرگڈہ مین داخل ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین اور بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم سنہ مذکور دیوان شمس الدین پیشکار حضور پُرنور سے بنا بر انتظام بعض کارہائے متعلقہ پرگنہ سرونج مامور ہو کر راہی پرگنہ مسطور ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور پرگنہ مزبور مین جا پہونچے چونکہ طبیعت حق طویت حضور پُرنور کی دیوان مسطور کے حرکات ناشائستہ سے مکدر تھی بنا بر علیہ نسبت محمد دستگیر خان رسالدار کو کہ وہ عہدہ عاملی سرونج پر سرفراز تھے حکم فرمایا کہ دیوان کو گرفتار کر کے قلعہ رحیم آباد عرف چھیڑہ مین مقید کرین حسب الحکم والا بتاریخ بست و پنجم رسالدار مذکور داخل سرونج ہوئے

اور دیوان کو مقید کر کے رحیم آباد مین پہونچایا بتاریخ بست و ششم ماہ شوال المکرم سنہ صدر کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ
ہاروتی مع میم صاحبہ کہ بتقریب دورہ تشریف لائے تھے اندرگڈہ سے باستقبال معمولی ٹونک مین داخل ہوئے اور نظر باغ کے
دروازہ کے محاذی ٹھیرے سلامی اتواپ کی بدستور سر ہوئین دو گھڑی دن رہے حضور والا واسطے ملاقات صاحب اجنٹ بہادر
کے تشریف لائے حسب معمول صاحب اجنٹ نے لب فرش تک استقبال کیا حضور انور دو ساعت تک جلوس فرما کر
بعد عطر و پان کے رخصت ہوئے دوسرے روز چار گھڑی دن رہے صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور پرنور نظر باغ مین
تشریف لائے۔ اور حسب معمول پیشوائی عمل مین آئی صاحب اجنٹ بہادر نے دو ساعت قیام فرمایا بعد عطر و پان کے
حضور والا اور اجنٹ صاحب بہادر نے قواعد کمپو خاص کی مشاہدہ فرمائی وقت غروب آفتاب کے قواعد موقوف ہوئی اور شام
کے وقت صاحب اجنٹ بہادر کے خیمہ کے روبرو آتشبازی شروع ہوئی اسی ماہ کی آٹھوین تاریخ صاحب اجنٹ بہادر چہاونی
دیولی کو روانہ ہوئے۔ گیارہ فیر توپ خانہ کمپو خاص سے سر ہوئے اور بتاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر وہیرت سنگھ
ٹھاکر زادہ مع ریونت سنگھ ٹھاکر عموی خود ویک کس ٹھاکر وڈو کارپرداز بنا بر نذر حضور انور بتقریب عید الضحیٰ داخل ٹونک ہوکر جتی لال
سیٹھ کے نوہرہ مین واقع علی گنج فروکش ہوئے دوسرے روز علی الصباح نظر باغ مین حاضر ہوکر نذر ادا کی بعد نذر نیم ساعت بیٹھکر
رخصت ہوئے ریاست سے چندے حسب معمول تا واپسی ٹھاکر جاری رہے اور بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ گنگا پرشاد
معتمد رئیس جہالاواڑ مع سامان ٹیکہ کے بہتر نفر سوار و پیادہ ٹونک مین داخل ہوئے چندے سرکار سے مقرر ہوئے اور بتاریخ
پنجم روز یکشنبہ حسب درخواست مشار الیہ ایک ترپ رسالہ اور ایک کمپنی پٹالن کمپو خاص واسطے لانے سامان ٹیکہ کے مامور ہوئے
اور بوقت یک پاس روز برآمدہ موصی الیہ و جواہر علی نے نظر باغ مین حاضر ہوکر اول نذر ادا کر کے سامان ٹیکہ کا پیشکش کیا اور ایک
اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نثار کئے اور جواہر علی نے دو عدد روپیہ نذر اور ایک روپیہ نثار کیا موصی الیہما ایک ساعت بیٹھکر رخصت
ہوئے اور اسی ماہ کی آٹھوین تاریخ مشار الیہ نے مع جواہر علی حاضر دربار ہوکر پنجروپیہ نذر اور دو روپیہ نثار کئے جواہر علی بحسب سابق نذر
و نثار عمل مین لایا من بعد جانب بندگان عالی بنام نامبردگان خلعت عطا ہوا اور اسی تاریخ وہ جہالاواڑ چلے گئے اور بتاریخ دہم ماہ مذکور
نکاح دختر نیک اختر حضور پرنور کا صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف الصدق افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان
صاحب سے جامع مسجد مین منعقد ہوا گیارہ فیر اتواپ اس تقریب فرحت قریب مین سر ہوئے اور اسی ماہ کی سترہوین تاریخ کو چار گھڑی
دن رہے حضور انور مع مصاحبان خاص خورشید باغ مین رونق افروز ہوکر پہر دن چڑھے علیگڈہ کو تشریف لے گئے حسب دستور

قلعۂ علیگڈہ سے انواب سلامی سرہوئین اور اسی ماہ کی بیسوین تاریخ چہار گھڑی دن چڑہے علیگڈہ سے موضع لاکھیری علاقۂ بوندی مین مقام ہوا اور بتاریخ بست و دوم مانگرول علاقہ کوٹہ مین قیام ہوا اور بتاریخ بست و سوم باران علاقہ کوٹہ مین قیام کیا چہار گھڑی دن رہے پرتاب چند گماشتہ سیٹھ دان مل نے دربار مین حاضر ہوکر نذر کی اور میوہ سبز کی ڈالی پیشکش کی اور بتاریخ بست و چہارم روز جمعہ بندگان والا رحیم آباد عرف چھبڑہ مین داخل ہوئے یازدہ شلک انواب سلامی قلعۂ رحیم آباد سے سرہوئین اور نذرہائے عامل پرگنہ وافسرانِ سپاہ واہل عملہ وسیٹھان ومہاجنان وغیرہ بمعرضِ قبول آئین حضور کے بنفسِ نفیس انتظام ملکی ومالی فرماکر چند مواضع جدید معمور اور آباد کیئے اور بجانب صولت جنگ دروازہ ایک گنج جدید آباد کرکے موسوم بہ **علی گنج** فرمایا حسب الحکم بتاریخ پنجم ماہ صفر المظفر سنہ صدر جناب خسرو زمانی بیگم صاحبہ رونق افروز رحیم آباد ہوئین اور اسی ماہ کی بیس۲۰ تاریخ کو محب اللہ خان معتمد رئیس جہالاواڑ رحیم آباد مین فائز ہوا اوسکی مہمان نوازی کی گئی اور یکم تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ صدر کو محب اللہ خان مذکور حضور پرنور سے خلعت پاکر رخصت ہوا اور بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ مذکور دیوان شمس الدین احمد کہ مقید قلعۂ رحیم آباد مین تھے حسب الحکم حضوری بعد عفو قصور رہا ہوکر موردِ تفضلات حضوری ہوئے اور اسی تاریخ کو صاحبزادہ محمد حافظ جلال خان صاحب نے اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی رحلت فرمائی - اور اسی ماہ کی ساتوین تاریخ شیخ اعظم علی و شیخ چاند متعینہ توشہ خانہ کو منجانب ریاست ہذا مع سامان خلعت صدر نشینی رئیس کوٹہ بجانب کوٹہ روانہ فرمایا گیا اور بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور یوم آدینہ بعد ادائے نماز جمعہ حضور پرنور سرونج کو روانہ ہوئے - اور بتاریخ ہفتدہم بوقت نصف اللیل سرونج مین پہونچے صبح کو نذر تمام کارپردازون کی قبول فرمائی اور انتظام مالی وملکی کو سرانجام دیا اور بتاریخ بست و دوم چہار گھڑی دن چڑہے سرونج سے حضور پرنور نہضت فرماکر بعد قطع مراحل ومنازل بوقت عصر فائز ٹونک ہوئے -

کیفیت ملاقات یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ با نواب لارڈ سر جان لارنس صاحب بہادر ویسرائے گورنر جنرل بہادر بمقام اکبر آباد

بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر نواب یمین الدولہ بہادر داخل اکبر آباد ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان مع بلیر صاحب بہادر شاہ گنج تک کہ لشکرگاہ سے بفاصلہ دو کوس کے واقع تہا بجہت مشایعت تشریف لائے - اور جسوقت

کہ نواب صاحب بہادر داخل خیمہ گاہ ہوئے ہفتدہ[۱۷] شلک اتواپ سلامی قلعہ اکبرآباد سے سر ہوئین اور بتاریخ سی[۳۰] ام ماہ مذکور
نواب گورنر جنرل بہادر رونق افروز اکبرآباد ہوئے اور بتاریخ دوازدہم[۱۲] ماہ نومبر ۱۸۶۶ء مسٹر سنلکوٹ صاحب افسر اسٹیشن بدیلکھنڈ
نے مع چہار سواران اردلی صاحب رزیڈنٹ بہادر کے مشایعت نواب یمین الدولہ بہادر کے فرمائی نواب صاحب بہادر مع
ہفت سرداران مفصلہ ذیل داخل خیمہ نواب گورنر جنرل بہادر ہوئے صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علی خانصاحب۔ صاحبزادہ حافظ محمد
اسحاق خانصاحب۔ افتخار الامرا مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ اعزاز الامرا معز الملک
صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔
صاحبزادہ علی محمد خان صاحب۔ حافظ احمد حسن بدایونی۔ حسب معمول اتواپ سلامی سر ہوئین سواران رسالہ دکمپنی نے
سلامی ادا کی نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی وہ نذر معاف ہوگئی چہار منٹ تک جلسہ رہا بعد تقسیم
عطر و پان رخصت ہوئے۔ اور بتاریخ سیزدہم[۱۳] ماہ مذکور تاج گنج مین روشنی چراغان ہوئی نواب صاحب بہادر بنابر تماشائے
چراغان مع ہمراہیان مذکورین مثل دیگر روسا رونق افروز تاج گنج ہوئے۔ اور بتاریخ ششم ماہ نومبر نواب ویسرائے گورنر جنرل
بہادر نے جملہ روسا سے ملاقات بازدید کی چنانچہ بعد ملاقات رئیس الور خیمہ نواب صاحب بہادر مین رونق افروز ہوئے
بست[۲۱] و یک ضرب اتواپ سلامی عمل مین آئین بعدہٗ پنجاہ[۵۰] و یک کشتی ہائے سامان قیمتی ہشت ہزار روپیہ کارگذاران نواب
صاحب بہادر نے پیشکش کین اور مالائے مروارید بدست خود نواب صاحب بہادر نے زیب گلوئے ویسرائے بہادر کے
فرمائی بعد تقسیم عطر و پان رخصت ہوئے۔ اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور دربار عطائی تمغہ منعقد ہوا نواب صاحب بہادر مع افتخار الامرا
مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ و حافظ احمد حسن بدایونی داخل خیمہ نواب گورنر جنرل بہادر
ہوئے۔ سلامی کسی رئیس کی نواب گورنر جنرل کی جانب سے بمعرض عمل مین نہ آئی رئیس جودھپور اور رئیس فردلی کو بجانب ویسرائے
بہادر تمغہ رئیس دلاور اعظم ستارہ ہند عطا ہوا بعد ازان صاحبان انگریز کو سی[۳۲] و سہ تمغہ مرحمت ہوئے بعد تقسیم عطر و پان رخصت
ہوئے بتاریخ یازدہم[۱۱] ماہ مذکور دربار عام مقرر ہوا نواب صاحب بہادر مع پنج ہمراہیان یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب
بہادر و افتخار الامرا مختار المہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر و شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب
بہادر تہور جنگ و اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ و خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ
محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ داخل خیمہ گورنری ہوئے نواب یمین الدولہ بہادر نے یک صد و یک اشرفی اور صاحبزادہ

حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر نے پنجاہ و یک اشرفی و دیگر ہمراہیان نے یک یک اشرفی پیشکش کین نواب گورنر جنرل بہادر نے قبول فرما کر اپنا ہاتھ رکھ رکھ دیا بعدہ تمام اشرفیان داخل گنجینۂ گورنری ہوئین اور خلعت بجانب گورنر جنرل بہادر نواب صاحب بہادر کو عطا ہوا اور بتاریخ چہاردہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر لشکر کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ بار دوئی ٹونک کہ اکبرآباد سے بجانب دہلی کے جاتا تھا وارد ٹونک ہوا اور بجاذی دروازۂ نظرباغ قیام کیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور صاحب موصوف مع ڈاکٹر باستقبال معمولی تشریف لاکر نظرباغ مین قیام کیا یازدہ توپ سلامی بحسب معمول عمل مین آئین بعد نماز مغرب حضور پُرنور دیوانخانہ مین تشریف لائے تماشا گر انگریزی حاضر ہو کر تماشا دکہانے مین مشغول ہوا صاحب اجنٹ بہادر و میم صاحبہ بہی اس محفل مین شامل ہوئین قریب دو ساعت کے تماشا رہا بعد تماشا و تواضع عطر و پان رخصت ہوئے اوسکے دوسرے روز کہ انگریزونکا بڑا دن تہا گلدستہ و میوہ وغیرہ سرکار والا تبار سے صاحبان ممدوح کے خدمت مین بہیجے گئے اور بعد نماز ظہر خاص کمپو پریٹ پر حاضر ہوا اور بندگان حضور والا بعد نماز عصر پریٹ پر تشریف لاکر سپاہ کا سلام قبول فرما کے خیمہ اجنٹ صاحب بہادر مین داخل ہوئے۔ صاحب اجنٹ بہادر نے خیمہ تک پیشوائی کی بندگان عالی قریب ایک ساعت کے بیٹہ کر بعد عطر و پان کے برخاست ہوئے۔ اور ہاتہیون پر سوار ہو کر پریٹ پر تشریف لائے۔ تا غروب آفتاب تک رہے۔ بعدازان حضور پُرنور نے نظرباغ مین تشریف لاکر نماز مغرب ادا کی صاحبان موصوف کے خیمہ کے روبرو روشنی چراغان ہوئی اور آتشبازی چہوڑی گئی اور بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے گیارہ توپ سلامی سر ہوئین۔

بتاریخ نوزدہم[۲۹] ماہ مذکور لشکر صاحب اجنٹ بہادر کا کوچ ہوا۔

کیفیت معزولی جناب یمین الدولہ وزیر الملک جناب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ۔ و مسند نشینی حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہٗ

جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ نے تا مدت سہ سال و ہشت ماہ بصد کروفر حکومت فرمائی۔

آخرکار بجرم کشش ٹھاکران قصبہ لاوہ کہ پیش ازین متعلقہ ریاست ہذا برنگ گلشن آباد عرف جاورہ تھا بحکم صاحبان انگریز مقیم بلدہ بنارس ہوئے اوسکی کیفیت بطور خلاصہ لکھی جاتی ہے کہ بتاریخ یکم ماہ اگست سنہ ۱۸۶۷ء بوقت یکپاس شب گزشتہ مسمی ریونت سنگہ عم دہیرت سنگہ ٹھاکر قصبہ لاوہ مع یک پسر و دو کامدار و سیزدہ ہمراہیان بمکان رئیس الحکما مشیر الملک مسیح الزمان وفادار خان حکیم سید محمد سرور شاہ خان بہادر صمصام جنگ سپاہیان ولایتی کے ہاتھ سے مارے گئے مگر ٹھاکر دہیرت سنگہ مع چند مصاحبان خود کہ دیوان شمس الدین احمد کی حویلی پر فروکش تھا قتل سے بچ گیا - بتاریخ بست و سوم ۲۳ ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۴ھ مطابق بستم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۷ء خریطہ مشعر معزولی نواب صاحب بہادر و مسند نشینی خلف اکبر یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر منجانب اجنٹ ہاڑوتی آیا نواب صاحب بہادر نے بنفس نفیس اپنے خلف اکبر کو زیب مسند فرما کر اولاً بجہاونی دیولی تشریف فرما ہوئے بعد ازان بحکم صاحبان انگریز بلدہ بنارس مین سکونت پذیر ہوئے اور نواب صاحب بہادر ممدوح کو بوقت روانگی بنارس منجانب اجنٹ بہادر سہ لک روپیہ نقد اور جنس کی اجازت ہوگئی تہی چنانچہ نواب صاحب بہادر نے نقد ایک لک للعـہ ۹ اور جنس مالیعـہ ۹ موجودہ خزینہ عامرہ سے اپنے ہمراہ لیگئے اور باقی یک لک و چہل ہزار روپیہ بطریق قسط سنہ ۱۸۷۴ء تک ریاست ہذا سے وقتاً فوقتاً بہیجا گیا اور ان پنشن شصت ہزار روپیہ سالانہ مقررہ اجنٹی موصوفہ کہ پانچ ہزار روپیہ ماہانہ ہوتے ہین تاحین حیات ریاست ہذا سے جاری رہا اور مصاحبا جدید نواب صاحب بہادر مثل حکیم سید سرور شاہ و مولوی محمد حسن بدایونی و نصیر الدین کوتوال ریاست ہذا سے برخاست کیے گئے حکیم مقدم الوصف اولاً قلعہ چنار گڈہ مین مقید رہے بعدہٗ زیر قلعہ مذکور نظر بند رکھے گئے اور بتاریخ ۱۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۶۸ء اول حکیم مسطور کی خوراک کے لئے بحکم سرکار انگریزی شانزدہ ۱۶ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے تھے بعدہٗ حسب الحکم صاحب کلان بہادر چہل للعـہ ۹ روپیہ ماہوار تا حین حیات مومی الیہ مقرر کیے گئے ابتدائے نواب صاحب بہادر کے، افیر اتواب سلامی کہ سرکار انگریزی کی طرف سے مقرر تہی وقت معزولی نواب صاحب بہادر چند فیر اتواب سلامی سے کم ہوکر گیارہ فیر رہگئے اور بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۴ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۱۸۶۸ء کرنیل کیٹنگ صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ رونق افروز ریاست ہذا ہوئے امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر دام اقبالہ سے ملاقات فرمائی نواب صاحب بہادر نے دیوانخانہ کے لب زینہ تک استقبال کر کے صاحب بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر دیوانخانہ مین لائے بعد ازان صاحب کلان بہادر نے دیوانخانہ پر چڑہکر سواد قلعہ معلی کو ملاحظہ فرمایا بعد ایک گھنٹہ کے اپنی فرودگاہ پر تشریف لیگئے ازان بعد بتاریخ یازدہم ماہ مذکور علی الصباح بجانب قصبہ نوائی علاقہ جے پور مع صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خان صاحب کے کوچ کیا دوسرے روز بعد فہمائش بسیار از بسیار در بارہ انتظام امور ریاست صاحبزادہ صاحب ممدوح کو

رخصت فرمایا اور تین روز کے بعد کپتان بروس صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک صاحب کلان بہادر سے رخصت ہوکر ٹونک
مین تشریف لائے اور ایک ماہ تک قیام پذیر رہے اور اسی اثنا مین کپتان جیمس بلیر صاحب بہادر بعہدۂ اسسٹنٹی مامور ہوگئے
اور انتظام اکثر امور کا ارباب پنچایت کی رائے سے سرانجام دیتے تھے **تفصیل ارباب پنچایت** صاحب زادہ حافظ
محمد عباد اللہ خان صاحب مدار المہام - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ - اشرف الامرا
عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ - معتمد الامرا منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ - مدبر الملک مشیر خاص
ابو سلیمان منشی محمد ظہور علی خان عباسی بعد ازان منشی صاحب موصوف بباعث ضعف و پیری خواہان پنشن ہوئے سرکار والا سے
اونکی پنشن منظور ہوگئی اور اونکی جگہ شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ مامور ہوئے اسی ایام مین ایک
قانون بہ تجویز صاحب اجنٹ بہادر بنا بر کارروائی محکمہ جات مرتب ہوا اوسکی ایک ایک نقل ہر ایک محکمہ مین جہت عملدرآمد بھیجی گئی اور
اسی زمانے مین جیمس بلیر صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ جے پور ہوکر فایز ریاست ہذا ہوے القاب سلامی بدستور سر ہوئین
پھر چند روز کے بعد صاحب موصوف ریاست بھرت پور کے اجنٹ ہوگئے اور یہان اونکی جگہ کرنل سی بلیر صاحب اسسٹنٹ
اجنٹ گورنر جنرل بہادر مامور ہوئے - بتاریخ بست و ہفتم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۶ھ مطابق نہم ماہ جون ۱۸۶۹ء کپتان بروس صاحب
بہادر اجنٹ ہاڑوتی نے انتقال کیا اونکی جگہ کپتان ڈبلیو جی ڈبلیو میو صاحب بہادر اجنٹ ریاست ہذا ہوئے حسب دستور ریاست
سے خریطہ تہنیت بنام اجنٹ صاحب موصوف لکھا گیا - بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۶ ہجری نواب صاحب بہادر
مع شیخ نذیر محمد اتالیق و چند کسان مصاحبین و ملازمین بطریق سیر و شکار بہ قصبہ بگڑی متعلقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے وہان
سے بسواری شتران تیز رفتار عازم سیر بلدۂ جے پور ہوئے بتاریخ یکم رجب المرجب یوم پنجشنبہ داخل جے پور ہوکر حاجی کے باغ
مین قیام فرمایا اور اوسی روز بسواری اسپ شہر جے پور کی سیر فرمائی بتاریخ دوم روز آدینہ دیوان شمس الدین احمد نے خبر تشریف آوری
حضور والا سنکر فواکہ تر و خشک و شیرینی ہر قسم و طعام ہر انواع پیشکش کیے اوسی روز حضور والا نے بازار اور گھاٹ کی بھی سیر فرمائی
اور بتاریخ سوم روز شنبہ آمیر کی سیر کی اور بتاریخ چہارم روز یکشنبہ حضور والا کی ملاقات مہاراجہ رام سنگہ بہادر والی جے پور سے بوساطت
کپتان بلیر صاحب بہادر کے اوس ایام مین انچارج صاحب رزیڈنٹ بہادر کے تھے راج محل مین کرسیون پر ہوئی اور مہاراجہ رام سنگہ بہادر
نے لب فرش تک استقبال حضور پرنور کا کیا بعد ادائے رسوم اتحاد و دوستانہ طوایفان پری پیکر کا ایک گھنٹہ تک رقص رہا بعد ازان
نواب صاحب بہادر مہاراجہ صاحب بہادر سے رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ پنجم روز دوشنبہ سامان دعوت اور ایکہزار روپیہ نقد مہاراجہ رام سنگہ بہادر

سے نے نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کو بھیجا اور بوقت شام مہاراجہ صاحب بہادر تن تنہا نواب صاحب بہادر کی فرودگاہ پر آئے حضور پرنور نے تا لب فرش استقبال کیا اور کرسیون پر ملاقات ہوئی بعد طے مراسم رسمیہ و عرفیہ مہاراجہ صاحب بہادر مرخص ہوئے بتاریخ نہم روز آدینہ بوقت سپہر نواب صاحب بہادر مع صاحب اجنٹ بہادر ٹونک مین تشریف لائے بتاریخ یازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۸۷ھ مطابق سیزدہم ماہ مئی سنہ ۱۸۷۰ع کرنل بسی ہلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ اجنٹ کورچیف بہادر راجپوتانہ تبدیل ہوکر بجانب ملک دہار روانہ ہوئے اور اسی تاریخ بوقت یک پاس شب گزشتہ دختر نیک اختر بشکوئی کلان حضور پرنور تولد ہوئے ہر ایک توپخانہ سے اتواپ سر ہوئین ۔

کیفیت ملاقات امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولتجنگ

با نواب لارڈ آف میو صاحب گورنر جنرل بہادر وسیرائے کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ بست و دوم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۸۷ھ مطابق ہیجدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع نواب امین الدولہ بہادر دار الخیر اجمیر مین داخل ہوئے کپتان ڈبلوجی ڈبلیو سیر صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک وکپتان کوٹ صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ بہادر راجستان وکمشنر اجمیر نے حسب معمول دو کوس تک استقبال کیا بعد ازان نواب صاحب بہادر داخل خیمہ گاہ خود ہوئے انگریزی کمپنی نے حسب معمول سلامی ادا کی چونکہ توپخانہ انگریزی چہاونی نصیر آباد مین تھا نواب صاحب بہادر کے توپ خانہ سے گیارہ فیر بطور سلامی حسب رائے صاحبان موصوف سر ہوئے ۔ بتاریخ بستم ماہ اکتوبر نواب گورنر جنرل بہادر کی خبر تشریف آوری سنکر جلہ روسائے ہندوستان نے باغ شاہ علی تک کہ دار الخیر اجمیر سے بفاصلہ ایک کروہ ہے استقبال کیا اوسی روز آٹھ بجے شب کے منصاحب وسیرائے بہادر اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل بہادر و پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و یک صاحب سکرٹر برائے مزاج پرسی حضور نواب صاحب بہادر فرودگاہ پر تشریف لائے بعد مزاج پرسی واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور دربار خاص برپا منعقد ہوا نواب گورنر جنرل بہادر نے ہر ایک رئیس سے وقتاً فوقتاً علی قدر مراتب ملاقات فرمائی چنانچہ سات بجے دن کے بعد ملاقات رئیس کشنگڈہ حضور نواب صاحب بہادر سے مع شش سرداران مفصلہ ذیل ملاقات ہوئی ۔

اسمائے سرداران ہمراہی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ
صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان برادر حضور - صاحبزادہ محمد سعید خان ماموں حضور - اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ
احمد یار خان بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنل فوج ظفر موج حضوری - عند الملاقات صاحب
رزیڈنٹ بہادر و فارن سکرٹر نے تا دروازہ احاطہ استقبال کیا اور انگریزی پلٹن نے سلامی ادا کی اور توپ سلامی بدستور سر ہوئیں
حضور نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی اور دیگر سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی بطور نذر پیشکش
کی بعد ازان حضور ممدوح کو منجانب نواب گورنر جنرل بہادر ویسراے کشور ہند خلعت عطا ہوا ویسراے بہادر نے مالائے مروارید
اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو پہنائی بعد عطر و پان مرخص ہو کر حضور والا مع سرداران ہمراہی اپنی فرودگاہ پر تشریف
لائے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور نو بجے دن کے دربار عام مقرر ہوا نواب صاحب بہادر مع شش سرداران مذکورۂ بالا بشان
و اتوپ سلامی معمولی خیمہ گاہ نواب گورنر جنرل بہادر مین داخل ہوئے ویسراے بہادر نے اپسیچ کھڑے ہو کر پڑھی بعد ازان
نواب صاحب بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے مرخص ہو کر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے اوسی روز ویسراے بہادر نے جملہ روسا
سے ملاقات بازدید فرمائی چنانچہ نواب صاحب بہادر سے بھی حسب دستور ملاقی ہوئے عند الملاقات یہ سردار نواب صاحب بہادر کے
ہمراہ تھے - صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ - صاحبزادہ
حافظ محمد اسحاق خان صاحب برادر حضور صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب برادر حضور - اشرف الامرا عمدہ الملک صاحبزادہ
احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنل فوج ظفر فوج حضوری - صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب
ماموں حضور - صاحبزادہ امداد اللہ خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب - جلال الدین خان -
و کمال الدین خان و سید نور الہدیٰ بخشی الملک و محمد امین الدین میر منشی و معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان و حکیم سید دائم علیخان
طبیب خاص و کپتان محمد سعادت علیخان نبیرہ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ - و حافظ محمد نعیم خلف اکبر ابو سلیمان منشی محمد مظہر علیخان
و کپتان شیخ مرتضیٰ - نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے ہاتھ سے مالائے مروارید زیب گلوئے حضور نواب صاحب بہادر
فرمائی بعد تقسیم عطر و پان و قبول پیشکش رخصت ہوئے اکیس فیر توپ کے بطور سلامی سر ہوئے اور وہ سردار کہ استقبال کے

لئے بھیجے گئے تھے نواب گورنر جنرل بہادر کو رئیس جہالاواڑ کے خیمہ تک پہونچا کر واپس آئے بتاریخ بست و یکم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۷ ہجری مطابق یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۱ء کپتان سی بلیر صاحب بہادر مع خریطہ صاحب کلان بہادر راجپوتانہ مشعر حصول اختیار ریاست نسبت حضور پرنور دام اقبالہٗ تشریف فرمائی ریاست ہوا ہو کر جمیع اہل خاندان و اراکین والاشان کے روبرو نواب صاحب بہادر کو اختیارات کلی کا مژدہ سنایا اس تقریب فرحت ترتیب میں القاب تہنیت سر ہوئیں اور جملہ اقارب و ملازمین ریاست نے حضور میں نذریں گذاریں اور منجانب ریاست بنام جمیع عمال پرگنات پروانہ جات متضمن مژدہ اختیار ریاست سراسر راحت مع اجازت سر ہونے القاب سلامی بست و یک ضرب کے جاری و ساری ہوئی اور صاحب اسسٹنٹ بہادر موصوف بدستور سابق نگران ریاست رہے ہیں مؤلف نے اس تقریب فرحت ترتیب میں جو قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے۔

قصیدہ

صبحِ نوروز پئے تہنیت از جا برخاست | پردہ از عارضِ خورشیدِ دل آرا برخاست
عَلَمِ دولت و اقبال بجنبش آمد | از پئے مرحبا آواز تبیرا برخاست (بمعنے نقارہ ۱۲)
دست ذرات نقاب از رخِ خورشید کشود | شبنم آئینہ بکف بہرِ تماشا برخاست
نو عروسانِ چمن جلوہ برنگے کردند | کہ بدامادِ شدن بلبلِ شیدا برخاست
شانہ بر طرۂ شمشاد صبا تا بکشید | دامن و جیب پر از عنبرِ سارا برخاست
نرگس و نسترن و یاسمن و نسرین را | پردہ از دیدہ ز دل شورِ تمنا برخاست
غنچہ در دست چو مینائے مئی ناب گرفت | در چمن جام بکف نرگسِ شہلا برخاست
می زند چشم بمردم گل بادام سبے | تا شگوفہ بتماشائے کہ از جا برخاست
رنگ گل خامۂ من ریخت ازین تازہ غزل | کہ ز مرغانِ چمن شورش و غوغا برخاست

غزل

نالہ تا از دلِ سودا زدۂ ما برخاست | گردی شد و از دامن صحرا برخاست

گل بسر جام گشت خندہ بلب زد پیا
یعنی رنگ فسون دلبر رعنا برخاست

جلوہ گر چنان مغبچہ بادہ فروش
کہ حجاب از نظر مومن و ترسا برخاست

بود در عارض یوسف چہ غضب برق گزد
دود از خرمن امید زلیخا برخاست

مردمان را همہ در خون جگر بنشانید
فتنہ چشم تو روزیکہ بیغما برخاست

جانب صورت خوب آئینہ اقدام کند
بہر تعظیم پری شیشہ هم از جا برخاست

در جهان نقش نشاند چنان نومیدی
کز نگین دل من نام تمنا برخاست

وای بر عاشق دیوانہ کہ او در کویش
بچہ اندوہ نشست و بچہ غوغا برخاست

آبرو گشت غبار نظرم از گریہ
از برم دوش کہ آن آئینہ سیما برخاست

قلم را بسر از مدح همایون سوزیست
تا شنید اسم بزرگش بتولا برخاست

عدل و داد اوش بچمن تا کہ قد خود آراست
یک قلم مو بہ تن سرو سراپا برخاست

آفتابی شدہ از مطلع کشور طالع
للہ الحمد حجاب شب یلدا برخاست

لطف حق ست کہ نواب امین الدولہ
موی کز هیبت او بر تن اعدا برخاست

باذل و عادل و زیبایش حسن دانش
بر و سادہ کہ نشست او خرد از پا برخاست

تا کہ نامش چو نگین نقش در ایام نشاند
حکم فرمان وصی قیصر و دارا برخاست

ابر نیسان خجل ست از کف در افشانش
شور از همت او در دل دریا برخاست

بسکہ او ذرہ نوازی کہ جهان کرد چو مهر
ناتوان صبح کہ بود ست توانا برخاست

کس بعهدش نکند شکوہ جور افلاک
رسم ظلم و ستم از عالم دنیا برخاست

آشیان در کنف لطف و چون صعوہ بہ بست
صید گنش از در چو شاهین بمدارا برخاست

بخشش آمد کہ کند این پہ پیشش دامان
بعطا دست او چون از همہ بالا برخاست

خط اقبال او در دهر بکرسی بہ نشست
هر کہ از حکم او برخاست ز دنیا برخاست

وصف الطاف او ای آبرو دارد نہ حد
عالم از دوستی او بتولا برخاست

اور بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم مطابق چہاردہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۱ء صاحب کلان بہادر بتقریب خلعت بحضور والا موضع سندلا
علاقہ ریاست ہذا مین وارد ہوئے استقبال کے لئے معتمد الامرا منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ و صاحبزادہ
محمد اسفندیار خان جرنل فوج ظفر موج و کپتان محمد سعادت علیخان اہلکار و سید محمد سعید صاحب اہلکار داخل موضع مذکور کے ہوئے
اور بعد پیشکش طعام و دوالیما سے سبز و رسد رسانی صاحب کلان بہادر سے بوقت سہ پہر ملاقات کی بتاریخ بست و سوم ماہ
شوال المکرم مطابق شانزدہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۱ء حضور نواب صاحب بہادر مع کپتان میور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی کہ صاحب کلان
بہادر سے ایک روز پہلے روانہ ہوئے تھے اثنائے راہ مین درمیان موضع سورن اور بہمور کے کہ ہر دو مواضع علاقہ ریاست
ٹونک سے ہین حضور انور نے صاحب کلان بہادر سے بسواری اسپ ملاقات فرمائی اول صاحب کلان بہادر نے فرمایا
کہ کل سات بجے دن کے قلعہ معلی مین باجتماع جملہ اہل خاندان و معتمدان دربار عطائے خلعت منعقد ہوگا بعد تجویز عطائے
خلعت بوقت سہ پہر قرار یاب ہوئی چنانچہ صاحب کلان بہادر و کپتان میور صاحب بہادر و ڈر صاحب ڈاکٹر بسواری فیلان مع صاحبزادہ
حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب مدار المہام ریاست ۔ و صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب و صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب اخلاف
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم و صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب خلف اصغر جناب وزیر الدولہ بہادر و محمد ممتاز علیخان
و سید فضل حسین وکلا کہ پیشوائی کے لئے گئے تھے مع مولوی محی الدین میر منشی رزیڈنسی کہ خریطہ گورنری لائے تھے خلعت
کی کشتیان لیکر اپنے خیمہ گاہ سے بجلوس سواران و پیادگان چھاونی دیولی بصد تزک و احتشام بازار علی گنج و امیر گنج مین
ہوتے ہوئے قلعہ معلی مین داخل ہوئے حسب معمول اتواپ سلامی سر ہوئین صاحب کلان بہادر نے روبرو جملہ اہل خاندان
و معتمدان خلعت مسند نشینی عطا کرکے مالائے مروارید خاص اپنے ہاتھ سے زیب گلوئے نواب صاحب بہادر فرمائی
اور مولوی محی الدین میر منشی رزیڈنسی نے خریطہ گورنری موسومہ نواب صاحب بہادر کھڑے ہوکر پڑھا نواب صاحب بہادر نے
بکمال خیر اندیشی و دور بینی گورنمنٹ ملکہ معظمہ عالیہ انگلستان کا شکریہ ادا کیا بعدہ دربار برخاست ہوا صاحب کلان بہادر تشریف لیگئے
بتاریخ شانزدہم ماہ ذی قعدہ مطابق ہشتم ماہ فروری سنین صد افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب فیروز جنگ
کلکتہ کے سفر سے باستقبال حضور پر نور داخل ریاست ہذا ہوئے اور بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعدہ مطابق بست و ہفتم ماہ فروری
سنین صد صاحبزادہ صاحب ممدوح الصدر پیشگاہ حضور معدلت دستور سے بعہدۂ نیابت سرفراز فرمائے گئے اور باجتماع جملہ اہل
خاندان و اعیان و ملازمان پروانہ عہدۂ نیابت مع خلعت معمولہ سی کشتی و یک زنجیر فیل و یک راس اسپ و پالکی و چتر باکلس زرین حضور والا سے

عطا ہوا مولف نے جو اس تقریب فرحت تریب مین قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے

قصیدہ

ضیائے نیّرِ چرخ برین زہے نائب — چراغ روشنِ اہلِ زمین زہے نائب

ظہیرِ دانش و امر گزین زہے نائب — برتبہ از ہمہ بالانشین زہے نائب

نہال جود و سخاوت بہار لطف و عطا — گلِ شگفتہ باغِ یقین زہے نائب

بعید نیست کہ او سرورِ زمانہ شود — بہر فقیر کہ باشد معین زہے نائب

شکستہ دل ز درِ او نمیرود سائل — نشد ز روئے کسے شرمگین زہے نائب

مہِ سپہر کرم آفتاب جاہ و حشم — جلائے مرآتِ اہلِ زمین زہے نائب

وگر بار نبود احتیاجِ ظلِ ہما — بہر سریکہ نہد آستین زہے نائب

سلوک او بجہان کرد دشمنان را دوست — بدل نداشتہ جز مہر کین زہے نائب

بہ بذل و لطف برآورد نام در عالم — نشاند نقش سخا بر نگین زہے نائب

بدامِ خویش کند بند نسرِ طائر را — جو بر شکار نماید کمین زہے نائب

کند موافق ارشادِ حق تعالیٰ کار — رموز دانِ کلامِ مبین زہے نائب

ز بخل و بغض و عداوت کشیدہ دامن دور — بلطف و مہر و مروت قرین زہے نائب

سپاہ خصم کجا تاب جنگ او دارد — درو ہزار صفِ آہنین زہے نائب

شوند بستہ سر سرکشان لفتراکش — نہد بہ توسنِ جرأت چو زین زہے نائب

اور اسی سال مین عقد نکاح صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کا دختر نیک اختر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم سے منعقد ہوا چنانچہ تاریخ جشن کتخدائی اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

عبید اللہ خان نوشاہ عالم — چہ شانِ او تعالیٰ اللہ تبارک

چہ بزم فرحت و عشرت بیاراست — طرب از دے بیکدم نیست منفک

بفکر گفتن تاریخ بودم	شنیدم از لسانِ غیب اینک
بما حسن مے گوید باتما	مبارک جشن جمشیدی مبارک

۱۲۸۷ھ

اور اس مصرع سے بھی تاریخ برآمد ہوتی ہے مصرع

عبید اللہ خان نوشا بنے ہین

۱۲۸۷

بتاریخ بست وپنجم ماہ ذی الحجہ مطابق بست وہشتم ماہ مارچ سنین صدر کپتان میو صاحب داخل ریاست ہذا ہوکر نظر باغ مین فروکش ہوئے اور نواب صاحب بہادر سے ملاقات کرکے کپتان جمیس بلیر صاحب بہادر کے عیادت کے واسطے بجانب قرولی روانہ ہوئے اتفاقاً اسی تاریخ آٹھ بجے دن کے کپتان جمیس صاحب بہادر نے بمقام قرولی انتقال کیا بتاریخ بست وششم ماہ ذالحجہ مطابق بست ونہم ماہ مارچ سنین صدر حضور نواب صاحب بہادر نے صفیہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب نصفا سے نکاح ثانی فرمایا اور اسکے دوسرے روز طعام ولیمہ علما وصلحائے شہر کو نظر باغ مین کھلوایا بتاریخ ہفتدہم ماہ اکتوبر ۱۸۷۱ء مشکوئے حضور انور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس علیخان نام رکھا گیا۔ افسوس صد افسوس بعد چندے اوس مولود مسعود نے انتقال کیا۔ اور اسی سال مین صاحب زادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب خانت السمدق حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر نے کہ مقام دارالخیر اجمیر مین عہد نواب وزیرالدولہ بہادر سے بسبب نزاع باہمی سکونت پذیر تھے۔ ریاست ہذا مین آکر انتقال فرمایا صاحبزادہ صاحب مرحوم کی مُہر مین یہ سجع کندہ تہا۔

اخترِ برجِ کرم عبد الکریم ابنِ امیر

اور اسی سال مین جنابہ سلطان جہان بیگم صاحبہ محل اول حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے انتقال فرمایا اونکی جاگیر تعدادی لعہ ۳۱ ے شامل خالصہ ہوئے۔ اور اسی سال مین سند رونکی درستی اور تعمیر کی اجازت کہ چالیس برس سے مسدود تہی بعلاج اجنٹ ہاڑوتی وٹونک بمعرضِ وقوع آئی بتاریخ بست وششم ماہ ذی الحجہ مطابق سیجدہم ماہ مارچ سنین صدر موافق دوازدہم چیت بدی سمت ۱۹۲۷ روز شنبہ وقت نصف شب مشکوے دولت واقبال افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ نائب الریاست فرزند ارجمند تولد ہوا اوس۔ آفتاب چرخ نکو اختری ۱۲۸۷ھ ۔ خوب سیرت ۱۲۸۷ھ ۔ بلند اختر ۱۲۸۷ھ ۔ مہر کشورستان ۱۲۸۷ھ ۔ آفتاب عبید اللہ خان ۱۲۸۷ھ کا اسم تاریخی صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان حاکم الملک رکھا گیا اور تاریخ ولادت اس مثنوی کے آخر مصرع سے بھی صاف ظاہر ہے ؎

مدار المہام ریاست کہ ہست — برقدر او قدر افلاک پست
چو گردید سرسبز باغ مراد — شده یعنی روشن چراغ مراد
بمشکوئے والائے آن نامور — ز برج حمل مہر شد جلوہ گر
چو غواص طبعم بہ بحر سخن — پئے سال تاریخ شد غوطہ زن
الہم سنج شد خضر فرخ نہاد — کہ طفل جوان بخت والا نژاد

۱۲۸۷ ہجری

اور اسی سال مین مشکوے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند ارجمند بطن دختر صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم سے تولد ہوا اوس کا نام صاحبزادہ **عبد القیوم خان** رکھا گیا۔ چنانچہ تاریخ ولادت ہذا سے صاف ظاہر ہے ؎

بافضال خداوند یگانہ — کریم و خالق و رزاق متعال
چو صاحبزادہ نامی **عبد قیوم** — گرامی **خان** والاشان باقبال
چو خورشید درخشان گشت طالع — فروزان شد جہان جاہ و اجلال
سکان حضرت اعزاز امرا — **معز الملک** بحر جود و افضال
کہ صاحبزادہ **احمد خان بہادر** — **بشوکت جنگ** ہست آن فرخ افعال
شدہ بیت الشرف خورشید و مہ را — گزان برجیس گیرد فرخی فال
کہ بود از پنجشنبہ نیمۂ روز — ز رمضان ہفتمین بے قیل و بے قال
کہ ہاتف اختر اعزاز تاریخ — بگوش جان من فرمود فی الحال

۱۲۸۷ھ

بتاریخ پنجم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۸ ہجری کپتان چیک صاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہوکر بنگلہ واقع کوہچہ پر فروکش ہوئے بعد ازان صاحب موصوف حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب قاعدۂ مجریۂ سابق نواب صاحب بہادر نے پانچ قدم مشایعت کر کے ملاقات فرمائی بعد اختتام کلام شوقیہ وانفراغ عطر و پان صاحب بہادر رخصت ہوکر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ ذیقعد ۱۲۸۸ ہجری مطابق نوزدہم ماہ جنوری ۱۸۷۲ء نواب صاحب بہادر کرنل جارس بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان کی ملاقات کے واسطے بوقت مغرب پالکی پر سوار ہوکر جانب چہاونی

دیولی تشریف فرما ہوئے - جب سواری نواب صاحب بہادر کی صاحب کلان بہادر کے خیمہ کے قریب پہونچی سواران رسالہ و پیادگان پلٹن انگریزی نے حسب دستور سلامی ادا کی جب نواب صاحب بہادر سواری سے اُترے صاحب کلان بہادر و موٹلٹ صاحب بہادر سکرتر و میور صاحب ڈاکٹر نے شایانہ سے نکل کر لب فرش استقبال کیا - اور صاحب کلان بہادر نواب صاحب بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر خیمہ مین تشریف لائے اور کرسیون پر جمیع صاحبان مذکورین علی قدر مراتب بیٹھے آدہ گھنٹے کے قریب بیٹھکر بعد عطر و پان کے نواب صاحب بہادر مرخص ہوئے - اور اپنے خیمہ گاہ پر تشریف لائے - بتاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب کلان بہادر گیارہ بجے دن کے مع کپتان میور صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے - سواران رسالہ و پیادگان پلٹن نے حسب قاعدہ سلامی ادا کی حضور انور بنگلہ سے نکلکر صاحب کلان بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کر بنگلہ مین رونق افروز ہوئے اور کرسیون پر بیٹھے دو گھنٹہ گفتگوئے شوقیہ رہی بعد عطر و پان کے صاحب کلان بہادر مرخص ہوکر اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بعد ازان کوچ فرمایا ماہ فروری ۱۸۷۲ع رائٹ آنریبل ارل آف میو صاحب بہادر نواب گورنر جنرل نائب السلطنت ناظم اعظم کشور ہند نے انتقال فرمایا - اور اسی ایام مین صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ کریم اللہ خان نے اس جہان گزران سے رخت اقامت باندھا -

کیفیت دورۂ نواب امین الدولہ بہادر بجانب پرگنہ چہیڑہ و گوگورہ وغیرہ علاقہ ریاست ٹونک

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۸ ہجری مطابق سوم ماہ مارچ ۱۸۷۲ع نواب صاحب بہادر مع خاصان درگاہ فلک استتباہ بنابر انتظام پرگنہ چہیڑہ روانہ ہوکر بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور رونق افروز پرگنہ مرقوم ہوئے - عامل و ٹھیکارہ کار پردازان و معززان سرکار فیض آثار و ساہوکاران و مہاجنان پرگنہ مذکور نے حسب دستور استقبال کر کے نذرین پیش کین اور بطور چراغان کوچہ و بازار مین چراغ روشن کئے گئے - نواب صاحب بہادر نے بنفس نفیس مقدمہ ہر ایک مستغیث کا فیصل فرما کے رعایا و برایا کو شادان و فرحان کیا اور استمرارات مشتملہ آبادی اراضی غیر آباد و اجازت کندگی چاہات و رعایت محصول سائر راہداری جاری کئے چنانچہ چند روز مین بسبب نیک نیتی و خوش اقبالی بندگان حضور معدلت دستور کے ایک سو چاہ جدید کندہ ہوئے بعد انتظام ضروری و لابدی نواب صاحب بہادر بنابر شکار گہ شیوۂ امرائے ذوی الاقتدار ہے متوجہ ہوئے اور اسی سال مین مشکوے صاحب زادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب فرزند متولد ہوا - باسم صاحبزادہ ظہور احمد خان موسوم کیا اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب فرزند تولد

ہوا اوسکا نام صاحبزادہ ولی محمد خان رکھا گیا بعد چندے انتقال ہوگیا اور اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد بشیر خان خلف
صاحبزادہ محمد منیر خان فرزند تولد ہوا اسم اوسکا صاحبزادہ عبد القیوم خان رکھا - اور بتاریخ بست ودوم ماہ محرم الحرام
سنہ ۱۲۸۹ھ بروز شنبہ نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ بعد شکار بسواری اسپان بطریق ڈاک روانہ بجانب پرگنہ سرونج ہوئے
کپتان مارٹین صاحب بہادر سے بمقام چھاؤنی گوناہ ملاقات فرمائی اور اوسی جگہ حضور والا نے دو خیمے اور قالین نفیس خریدی اور
اضافہ تنخواہ شیخ ہاشم علی معتمد سرکار حاضر باش محکمہ اسسٹنٹی کا بنظر پرورش و پرداخت فرمایا اور اسی تاریخ مین بوقت شب وہان
سے کوچ کیا - بتاریخ بست وچہارم ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور والا داخل پرگنہ سرونج ہوئے عامل و پیشکار و جملہ کارپردازان و ساکنان
و مہاجنان پرگنہ مسطور نے استقبال کرکے نذرین پیش کین چونکہ مدت انتظام دوازدہ سالہ اجارہ مقررہ عہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
مغفور نے انقراض پایا تھا نواب صاحب بہادر مع ارکین دولت ابمدت اجارے کے انتظام مین مصروف ہوئے - الحاصل
بندوبست اجارہ ہشت سالہ عمل مین آیا ازان بعد نواب صاحب بہادر نے خلعت خوشنودی عامل و پیشکار و کارپردازان و پٹیلان
و پٹواریان و عہدہ داران کو عطا فرمایا بتاریخ بست و پنجم ماہ صفر المظفر سنہ صدر پرگنہ مذکور سے مراجعت کرکے بتاریخ بست و ششم
داخل پرگنہ چھپرہ ہوئے - اور بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول سنہ مرقوم الصدر پرگنہ مذکور سے روانہ ہوکر بتاریخ چہارم داخل پرگنہ علیگڈہ ہوئے
اور ایک روز وہان قیام فرماکر بتاریخ ششم ماہ مذکور بوقت یکپاس روز برآمدہ رونق افروز ریاست ٹونک ہوئے جمیع اہل خاندان
و ارکین دولت و کارپردازان ریاست نے موضع چوکی تک استقبال کیا - نصیب دشمنان اس سفر مین طبیعت حق طویت
بندگان حضور معدلت دستور بسبب تمازت آفتاب و حرارت موسم و حدت باد سموم مرکز اعتدال سے سوء المزاج کیطرف مائل ہوئے
آخر صدقات و خیرات و دعاے سحری و نیم شبی اہل اللہ سے صحت حاصل ہوئی - بعد غسل صحت جملہ کارپردازان و معززان ریاست
نے حضور والا مین نذرین پیش کین اور الوا ے تہنیت چار دن توپخانون سے سر ہوئین اور مولوی حکیم سید محمد دائم علیخان
طبیب خاص کو اس تقریب فرحت قریب مین خلعت خاص عنایت ہوا اور اسی سال مین لارڈ میو صاحب ایک مسلمان ولایتی
کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے - بتاریخ نوزدہم ماہ ربیع الآخری سنہ صدر مشکوے صاحبزادہ عبد المجید خان خلف صاحبزادہ محمد
بخت بلند خان صاحب فرزند تولد ہوا اوسکا اسم عبد الحمید خان رکھا گیا - بتاریخ پنجم ماہ جمادی الاولے سنہ صدر مطابق دوازدہم
ماہ جولائی سنہ مذکور کپتان بیور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بحصول رخصت سہ ماہ بجانب ولایت تشریف فرما ہوئے
بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاخری سنہ صدر حافظ لطف اللہ ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا و جاگیردار موضع موہ دم تھنی پورہ نے اس

جہان فانی سے رخت اقامت باندھا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ شعبان المعظم مطابق ہفتدہم ماہ اکتوبر سنین صدر کپتان میور صاحب بہادر
اجنٹ اڑدتی و ٹونک ولایت خود سے جہپے پور ہوستے ہوئے ٹونک مین تشریف لائے اوسی روز بعد مغرب بجانب چہاؤنی
دیولی روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر شاہزادہ ثریا جاہ مع مرد و زن تخمیناً تین سو پچاس سواری پالکی و بہلیان ورتہہ
وغیرہ فایز ٹونک ہوکر حکیم سید ورشاہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے بعد چندے عقد شادی کتخدائی شاہزادہ موصوف
بعد تزک و احتشام ہمشیرہ عزیزہ حضور نواب صاحب بہادر سے منعقد ہوا اور اسی سال مین کہ محکمۂ اپیل و محکمۂ شرع شریف برخاست
ہوئی تہی بدستور سابق مقرر فرمائی گئی بتاریخ ششم ماہ ذیقعدہ سنہ صدر بشکوے سے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی اوسکا
اسم مبارک ابرار النسا بیگم رکہا گیا اور اسی سال مین ضرب سکہ بنام نامی حضور پرنور دام اقبالہٗ اس عبارت سے مزین ہوئی ع

مبارک سکہ زد از فضل یزدان	رئیس ٹونک ابراہیم علیخان

اور مہر کو چیک پر یہ شعر کندہ ہے ع

سر آرای عالم تا جہانست	خلیل اللہ ابراہیم خان است

اور اسی سال مین بشکوے سے صاحبزادہ حافظ حفیظ اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند
سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام کرامت اللہ خان رکہا گیا اور اسی ایام مین بشکوے سے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب
شرف خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ
عبداللہ خان رکہا گیا۔ صاحبزادہ مذکور بعد چندے راہی ملک بقا ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۰ھ بشکوے سے حضور
لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ اوسکا اسم ہمایون اختر النسا بیگم رکہا گیا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جناب افتخار الامرا فخر الملک
صاحبزادہ محمد عبیداللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ بعد نماز عید الضحیٰ گہوڑے سے زمین پر گرے۔ دست بچپ و دہنے
پاؤن پر سخت صدمہ پہنچا۔ بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام سنہ صدر بشکوے سے حضور پرنور دختر فرخندہ پیکر تولد ہوئی اوسکا نام احمر النسا بیگم
رکہا گیا۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ صدر نائب صاحب بہادر نے غسل صحت فرمایا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ غسل صحت نواب محمد سلیمان خان
بہادر اسد لکہنوی سے یادگار ہے **قطعہ**

امیر اعظم رئیس ذی شان لقب سے فیروز جنگ جسکا	حسین و خوش خلق و ذی مروت سخی دوران ہزبر جرأت
فہیم و عادل شریعت پرور خجستہ خو صاف طینت از حد	نیابت اسکے برب کعبہ ہے موجب رونق ریاست

نہایا انفصال ایزدی سے سو محرم کی بیسویں کو — جو کر کے گھوڑے سے بہنے پا میں تھی سید الشفی کو اک نزہت
اسعد کو تھی فکر سال زبس کہ فرق اعدا کو دور کر کے — کہا مسیحا نے یوں فلک سے مبارک اب ہوئی غسل صحت
۱۲۹۲ھ

اور اسی سال میں نائب صاحب بہادر نے کار نیابت اپنی عموی صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب کو تفویض فرمایا صاحب زادہ صاحب موصوف نے کار نیابت کو بحسن انتظام و بکمال نظم و نسق انجام دیا اور اسی سال میں لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند رپن صاحب بہادر گورنمنٹ کی جانب سے ہندوستان میں رونق افروز ہوئے - اور اسی سال میں صاحب زادہ محمد مصطفے خان خلف نواب عبد الصمد خان عرف سمند خان ہمراہی نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرام گاہ نے انتقال کیا اور انہیں دنوں میں صاحب زادہ محمد منیر خان صاحب خلف حضرت امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ نے انتقال فرمایا سجع اوس عرفان مآب کا یہ ہے -

ز نور الٰہی محمد منیر

بتاریخ بست و چہارم ماہ فروری ۱۸۷۵ء مشکوے حضور خود بدولت و اقبال فرزند مہ جمال تولد ہوا اوسکا اسم ہمایوں صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان رکھا گیا - چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

در وقت سعد و نیک بمشکوے ذی حشم — پوری کہ نسل او نہ بآفاق خلق گشت
گر آبرو تو داری بدل فکر سال او — گو - مہر نیم روز سپہر سروری ہست
۱۲۹۱ھ

الفاظ ہوا الشمس الضحی ۱۲۹۱ھ سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے - بتاریخ سوم ماہ فروری ۱۸۷۶ء حیف صد حیف وہ نونہال چمن اقبال باد خزان ممات سے پامال ہوا اور اسی ایام میں مشکوے اعز الامرا معز الملک صاحب زادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند ارجمند تولد ہوا - اسم مبارک صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت ہے

خداوند جہان خلاق عالم — منزہ از شریک و مثل ہمسر
بہ صاحب زادہ اعزاز امرا — معز الملک احمد خان بہادر
دلاور شوکت جنگ ابر نیسان — بجفل فیض و در میدان غضنفر
عطا فرمود صاحب زادہ نامی — حسین و خوبرو و ماہ پیکر
محمد عبد قدوس ست نامش — کہ بادش دولت و اقبال یاور

بشعبان ہفدھم وریخشنبہ | بنصف شب برآمد ماہ انور
ز تاریخ او در بحر فکرت | چو جستم مثل غواص شناور
خرد گفت از سر اقبال تاریخ | ز برج شوکت و اعزاز نیر
۱۲۹۱ھ

بتاریخ سلخ ماہ رجب المرجب سنہ صدر بشکوے صاحبزادہ احمد سعید خان عرف ولایتی میان خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد بخت بلند خان صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم سعید صاحب زادہ ابو سعید خان رکھا گیا اور اسی ایام مین بشکوے صاحب زادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب برادر حضور پرنور دام اقبالہ فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم مبارک صاحبزادہ محمد عبدالسمیع خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہے ۵

ز لطف باغبان باغ ہستی | شگفتہ شد گل امید و آمال
ز روے خرمی در دھر فانی | جوانی نو شدہ پیر کہن سال
ز فیض مولد آن راحت جان | دل عالم شدہ مسرور و خوش حال
چو تاریخ تولد آن شہ حسن | بجستم در دلم بگذشت فی الحال

ہمیشہ از سر حشمت لطافت
بود تابندہ این خورشید اقبال
۱۲۹۲ھ

بتاریخ ہفدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۲ھ مطابق چہاردہم ماہ فروری ۱۸۹۶ع صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب و صاحب زادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بحکم بندگان عالی واسطے استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان کے تاموضع دوتانہ تشریف لے گئے اور حضور والا نے تالاب دریاسے بناس استقبال فرمایا صاحب رزیڈنٹ بہادر موصوف فائز ٹونک ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوئے - اتواپ سلامی کے تیرہ فیر ہوئے - چار بجے دن کے صاحب رزیڈنٹ بہادر ممدوح الیہ بنابر ملاقات حضور انور قلعہ معلی مین تشریف لائے او قبل تشریف آوری صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہر دو صاحبزادگان مسبوق الذکر نے بموجب حکم سرکار تا جامع مسجد واقع امیر گنج مشایعت فرمائی اور حضور والا نے بھی تا در دیوان خانہ استقبال فرمایا حضور پرنور نے بعد تقسیم عطر و پان بنفس نفیس خود ہار مقیشی زیب گلو کے صاحب موصوف فرمایا بعد رخصت ہر دو صاحبزادگان موصوف نے جامع مسجد تک پیشوائی کی اور اوسی تاریخ بعد نصف اللیل صاحب موصوف راہی چھاونی دیولی ہوئے - بتاریخ نوزدہم ماہ محرم الحرام مطابق

شانزدہم ماہ فروری سنین صدر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ حسب الحکم حضور والا چھاونی دیولی کو تشریف لیگئے اور اسی تاریخ بوقت نصف اللیل حضور پر نور موضع دہوان پرگنہ ٹونک کو تشریف لیگئے وہان سے علی الصباح نائر چھاونی دیولی ہوکر صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان سے ملاقات فرمائی بعد استحصال ملاقات حضور والا موضع دہوان مین ہوتے ہوئے موضع ساکنا مین رونق افروز ہوئے وہان سے علیگڈہ علاقہ ٹونک مین تشریف فرما ہوکر سیر و شکار مین شاغل ہوئے بعد انفراغ سیر و شکار ٹونک مین واپس تشریف لائے - بتاریخ دہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر مشکوئے اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ باقی محمد خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے

بتایید خدای حی قیوم — خداوند یگانہ پاک داور
چو صاحبزادہ باقی محمد — بخان فرخندہ اختر نیک اطوار
بعالم شمع ہستی را بیفروخت — ز نور شمس روز روشن شد شب تار
ز شادی حضرت اعزاز امرا — معز الملک صاحبزادہ سردار
کہ احمد خان بہادر شوکت جنگ — بود آن سرور ابر گہر بار
چو بلبل بر گل رویش سخن سنجید — بہار تازہ اش آمد بگلزار
دہم تاریخ از ماہ صفر بود — ز شنبہ صبح صادق بعد اسحار
سروش غیب گفت از روی الہام — کہ سالش اختر ملک ست بشمار
۱۲۹۲ھ

بتاریخ بست و یکم ماہ شوال المکرم ۱۲۹۲ھ ہجری نواب مستطاب معلی القاب لارڈ ناتھ بروک صاحب بہادر گشور ہند تشریف فرما کے پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے - چونکہ حضور والا کی طبیعت ناساز تھی اپنی جانب سے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب وصاحبزادہ حافظ عبدالوہاب خانصاحب کو مع اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ بجانب نیماہیڑہ روانہ فرمایا صاحبزادگان موصوف نے مع عامل و استمرارداران تا سرحد پرگنہ نیماہیڑہ نواب گورنر جنرل بہادر کا استقبال فرمایا نواب گورنر جنرل بہادر بعد مزاج پرسی صاحبزادگان و استدراک خیریت دربار فایز پرگنہ مذکور ہوئے - اتواب سلامی کے اکیس فیر سر ہوئے اور بعد آدہ گھنٹہ کے تیرہ ۱۳ فیر سلامی صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ کے سر ہوئے دو خوان طعام و بست ۲۵ و پنج کشتی فواکہ و بست ۲۵ و پنج سبوچہ شیرینی و بست ۲۵ و پنج سبد مقبولات خدمت مین نواب گورنر جنرل بہادر کے

پیش کیے گئے اور ایک خوان طعام و یازدہ سبد بقولات سبز و یازدہ کشتی فواکہ و یازدہ سبو چہ شیرینی صاحب رزیڈنٹ بہادر کی خدمت مین پیش کیے گئے بعد تناول طعام نواب گورنر جنرل بہادر دو ساعت قیام فرما کر تشریف فرمائے چتوڑ ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور بوقت آٹھ بجے شب کے نواب گورنر جنرل بہادر مع ہمراہیان واپس تشریف لائے اتواپ سلامی کے فیر حسب معمول سر ہوئے اور میوہ جات کی کشتیان حسب دستور سابق پیشکش ہوئین صاحبان موصوف نے بعد تناول طعام آتشبازی و روشنی چراغان کو معائنہ فرمایا اور کلمات خوشنودی مزاج زبان پر لائے بتاریخ بست و سوم ماہ مرقوم الصدر نواب گورنر جنرل بہادر رخصت فرمائے اودھیپور ہوئے بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ مطابق شانزدہم ماہ جنوری سنین صدر حضور نواب صاحب بہادر بنابر ملاقات شہزادہ پرنس آف ویلز بہادر ولی عہد ملکہ معظمہ بجانب اکبر آباد بسواری کالسکہ روانہ ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان و صاحب اسسٹنٹ ... صاحب ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک وغیرہ نے حضور والا کی پیشوائی آگرہ کے اسٹیشن تک فرمائی اور اتواپ سلامی کی سترہ فیر قلعہ اکبر آباد سے سر ہوئے بتاریخ بست و پنجم ماہ جنوری سنہ صدر نواب صاحب بہادر نے ... دیگر روسائے ہند مع ہشت سرداران بمفصلۂ ذیل مشایعت فرمائی۔

تفصیل اسمائے صاحبزادگان ہمراہی

افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب۔ صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب۔ اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ۔ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد جمال صاحب مرحوم۔ صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف صاحبزادہ احمد علی خانصاحب رونق۔ شہزادہ والا جاہ چار بجے داخل خیمہ گاہ ہوئے اتواپ سلامی کے فیر حسب دستور سر ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ مسبوق الذکر رئیسون کی ملاقات گیارہ بجے دن سے شروع ہوئی چنانچہ بعد ملاقات رئیس کشنگڈھ کے حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات بمشایعت معمولی مع ہشت صاحبزادگان مذکورین بمعرض وقوع آئی یکصد و یک اشرفی نواب صاحب بہادر نے خدمت مین شہزادۂ موصوف کے بطور نذر پیشکش کی شہزادہ موصوف نے نذر قبول فرمائی بعد ازان شہزادہ ممدوح الملح نے اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو عطر و پان دیا اسی روز بوقت ۹ بجے شب کے محفل عشرت بتقریب دعوت شہزادۂ موصوف منجانب گورنر جنرل بہادر قلعۂ اکبر آباد مین

منعقد ہوئی حضور پُر نور مع چہار سرداران مفصلہ ذیل و نوخدمتگاران داخل بزم جلسہ ہوئے۔

تفصیل سرداران ہمراہی

(۱) صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب۔ (۲) افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ (۳) صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب۔ (۴) صاحب زادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب برادر حضور۔ بروز پنجشنبہ وقت سہ پہر شہزادہ والاجاہ مہاراجہ کشنگڈہ سے ملاقات کرتے ہوئے حضور والا سے ملاقی ہوئے التواپ سلامی کی اکیس فیر سر ہوئے نواب صاحب بہادر واجنٹ صاحب بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے کہ قبل تشریف آوری شہزادہ والاجاہ سے بابر معائنہ آرائش دربار تشریف لائے تھے تالب فرش مشایعت فرمائی بعدہٗ ان چاردہ سرداران مفصلہ ذیل نے شہزادہ والاجاہ کو نذریں دیں۔

تفصیل سرداران ہمراہی

(۱) صاحب زادہ محمد عباد اللہ خانصاحب۔ (۲) صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب۔ (۳) افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ (۴) صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب۔ (۵) شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ۔ (۶) اعزاز الامرا معز الملک صاحب زادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ۔ (۷) صاحب زادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر برادر حضور۔ (۸) صاحب زادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب۔ (۹) صاحب زادہ محمد خانصاحب ماموں حضور۔ (۱۰) صاحب زادہ محمد خانصاحب خلف صاحب زادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم۔ (۱۱) صاحب زادہ احمد اللہ خانصاحب۔ (۱۲) صاحب زادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ احمد علی خان صاحب رونق۔ (۱۳) صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب۔ (۱۴) صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب۔ بعد ازاں شہزادہ والاجاہ نے حضور والا کو یہ عطیہ عطا فرمایا۔

تفصیل عطیہ

بندوق برج لوٹن ساخت نو یک عدد (۱۲ فیر) = دوربین ساخت نو دوخمی یک عدد = نیام کتاب نقشہ تصاویر مرصع دو عدد۔

بعد ازان نواب صاحب بہادر نے تحائف شہزادۂ والاجاہ کی خدمت مین پیشکش کئے اور اپنے ہاتھ سے عطر و پان تقسیم فرمایا اور دو ہار مقیشی مع گلوبند طلائی جگنو طلائی مرصع شہزادۂ والا تبار کے زیب گلو فرمائی اور دوسرے صاحبانِ عالی شان کو صاحب زادہ محمد عباد اللہ خانصاحب نے عطر و پان تقسیم کیا وقت رخصت کے حضور والا کی جانب سے چار سرداران نے تا خیام دیگر رئیس مشایعت فرمائی اور فیر توپ سلامی کے حسب دستور سر ہوئے بتاریخ بست و ہشتم ۲۸ ماہ ذی الحجہ بست و ششم ماہ جنوری سنین صدر بشکوے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا اسم مبارک صاحب زادہ محمد علاؤ الدین خان رکھا گیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۳ھ روز یکشنبہ بشکوے حضور معدلت دستور فرزند سعادتمند تولد ہوا اوس کا اسم ہمایون صاحب زادہ محمد عبد الحفیظ خان رکھا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ ربیع الاول سنہ صدر صاحب زادہ محمد بخت بلند خان صاحب نے انتقال فرمایا بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر صاحب زادہ محمد اسفندیار خانصاحب کو عہدہ جرنیلی منجانب حضور عطا ہوا بتاریخ شانزدہم ۱۶ ماہ جمادی الاولی روز آدینہ سنہ صدر بشکوے اقبال صاحب زادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب اور اسم تاریخی۔ مظاہر الدین احمد رکھا گیا اور اسی ماہ و سال مین بخانۂ راقم فرزند تولد ہوا اوسکا نام سید غضنفر علی رکھا اور اوسکا قطعہ تاریخ ولادت یہ کہا ہے

تولد چو شد پور فرخ سیر	ز الطاف خالق بوقت پگاہ
خرد گفت از بہر تاریخ آن	برآمد بگو اختر عز و جاہ ۱۲۹۳ھ

اور اسی سال مین بشکوے صاحب زادہ احمد اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوسکا نام صاحب زادہ احمد خان رکھا گیا اور اسی ایام سعادت اقتران مین بشکوے صاحب زادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحب زادہ محمد عبد الکریم خان صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اوسکا اسم تاریخی اختر خان ۱۲۹۳ھ رکھا گیا بتاریخ سلخ ماہ جمادی الثانی سنہ صدر بشکوے صاحب زادہ محمد سعید خان خلف صاحب زادہ محمد بخت بلند خان صاحب فرزند خوش جمال تولد ہوا اوسکا اسم شریف صاحبزادہ محمد شریف خان رکھا گیا اور اسی سال مین بشکوے صاحب زادہ محمد عبد الغفور خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوسکا نام صاحب زادہ محمد عبد الشکور خان رکھا گیا اور اسی ایام مین خانصاحب محمد جلال الدین خان خلف ممتاز الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ھ حافظ محمد یوسف خلف میر محمد امین الدین نایب اول میر منشی بخطاب منشی خاص سرفراز ہوا بتاریخ پانزدہم ۱۵

ماہ شعبان المعظم سنہ صدر صاحبزادہ محمد علاؤ الدین خان خلف حضور والا نے اس جہان فانی سے انتقال کیا بتاریخ بست ونہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر کپتان بیلی صاحب بہادر قائم مقام صاحب اجنٹ بہادر جے پور واسسٹنٹ صاحب اجنٹ بہادر راجستان چار بجے دن کے فائز ٹونک ہوئے منجانب حضور بنا بر استقبال صاحب موصوف صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم و صاحبزادہ محمد امان خان صاحب برادر خورد اشرف الامرا بہادر بھیجے گئے اتواپ سلامی گیارہ فیر قلعہ معلی سے سر ہوئے بتاریخ سی ام ماہ مسبوق الذکر چار بجے دن کے حضور والا نے مع صاحبزادگان مفصلہ ذیل صاحب موصوف سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی۔

تفصیل صاحبزادگان موصوف یہ ہے

صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بعد عطر و پان کے حضور والا قلعہ معلی میں تشریف فرما ہوئے بتاریخ یکم ماہ شوال المکرم مطابق بستم ماہ اکتوبر سنہ صدر تین بجے دن کے صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کو اونہیں ہر دو صاحبزادگان موصوف کے استقبال سے جو پہلے پیشوائی کے لئے گئے تھے نظر باغ میں تشریف لائے اور حضور پرنور سے ملاقی ہوئے بعد اختتام کلمات اشتیاق و تقسیم عطر و پان صاحب بہادر واپس بنگلہ پر آگئے اور دو گھنٹہ قیام فرما کر بجانب جے پور تشریف فرما ہوئے گیارہ فیر توپ کے بطور سلامی سر ہوئے بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب سنہ صدر کپتان میور صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع میم صاحبہ بوقت صبح داخل ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشایعت معمولی و سلامی منجانب ریاست عمل میں آئی چونکہ صاحب بہادر علیل تھے حضور والا بنا بر عیادت و ملاقات بنگلہ پر تشریف فرمائی بعد ملاقات بندگان عالی قلعہ معلی میں تشریف لائے

کیفیت روانگی حضور پرنور جانب دہلی بتقریب دربار حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا

بتاریخ ہشتم ذی قعدہ سنہ مرقوم الصدر لشکر حضوری روانہ ہو کر بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور مطابق شانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۷۶ء فائز دہلی

ہوا اور اسی تاریخ حضور والا بذریعہ ڈاک مقام لسی علاقہ جے پور مین داخل ہوئے وہان پہلے سے خبر تشریف آوری حضور والا
سنکر نواب زین العابدین خانصاحب عرف نواب کلن خان خسر حضور پُر نور مع دس کس مصاحبین کے قیام پذیر تھے نواب
زین العابدین خانصاحب نے دس روپیہ فرقِ مبارک حضور والا پر نچھاور کئے مصاحبین نے نذرین پیشکش کین - بتاریخ
بیسچہارم ماہ دسمبر سنہ صدر بوقت صبح ریل پر سوار ہوکر شام کو فائز اسٹیشن دہلی ہوئے اسٹیشن پر سواران اردلی خاص عمائد ریاست
حاضر تھے کرنیل برکلی صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک نے مع یک صاحب افسر فوج وکپ صاحب کمپ بہادر دہلی
اسٹیشن تک پیشوائی کی اور انگریزی توپخانہ سے سترہ فیر توپون کی بطور سلامی سر ہوئے اور پلٹن کی دو کمپنی نے کہ خیام
دولت پر حاضر تھین سلامی حضور انور کی ادا کی بتاریخ چہارم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر حضور والا مع صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان
صاحب بنابر ملاقات صاحب بہادر قائم مقام ریذیڈنسی راجستان بذریعہ سواری کالسکہ تشریف فرما ہوئے - اور بتاریخ پنجم ماہ
مسطور کرنیل برکلی صاحب بہادر ہاڑوتی وٹونک مع ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر و کرنیل فوج چھاؤنی دیولی جہت معائنہ سامان
لشکر حضوری تشریف لائے سواران و پیادگان سرکاری نے بدستور سلامی ادا کی مگر توپون کی سلامی بوجہ ممانعت کرنیل
برکلی صاحب بہادر نہوئی حضور والا نے بعد اختتام کلمات اشتیاق ہر سہ صاحبان مذکورہ بالا کو عطر و پان اپنے ہاتھ سے دیا اور مقیشی ہار زیب
گلو کیا پھر صاحب ایجنٹ بہادر نے اپنے ہاتھ سے مقیشی ہار زیب گلوئے حضور والا کیا بعد رخصت مشایعت و سلامی فوج
حسب دستور عمل مین آئی بعد ازان حضور جہت ادائے نماز جمعہ بگی پر سوار ہوکر جامع مسجد مین گئے اور اسی تاریخ خانصاحب سعد اللہ خانصاحب نے یک
جمعدار منجانب مہاراجہ صاحب بہادر رئیس جودہ پور بنا بر مزاج پرسی حضور والا حاضر دربار ہوکر پنجروپیہ بطور نذر پیشکش کئے بتاریخ
دوازدہم ماہ ذالحجہ سنہ صدر حضور والا بنابر ادائے مراسم تعزیت شیودان سنگہ بہادر متوفی رئیس ریاست الور مہاراجہ
منگل سنگہ رئیس حال ریاست الور کی فرودگاہ پر تشریف فرما ہوئے بوجہ تعزیت حسب قاعدہ راجستان سلامی ہوئی پھر حضور
انور بعد ادائے مراسم تعزیت جہت ادائے ماتم پرسی مہاراجہ رانا پرتھی سنگہ بہادر متوفی رئیس جہالاوار و رئیس حال ریاست
موصوفہ کے خیمہ گاہ پر فائز ہوکر حسب قاعدہ مستمرہ ملاقی ہوئے - بتاریخ سیزدہم ماہ مسبوق الذکر سنہ صدر بوقت نصف النہار
ڈاکٹر ڈفیوک صاحب بہادر مع جیکٹ صاحب بہادر بنابر ملاقات حضور والا تشریف فرمائے خیمہ گاہ ہوئے حضور انور
نے تا در خیمہ مشایعت فرمائی ہنگام رخصت بندگان عالی نے اپنے ہاتھ سے عطر طلا و پان دیا اور ہار مقیشی زیب گلو
کیا بعدہٗ بوقت ایک بجے دن کے صاحب اسسٹنٹ بہادر منتظم ریاست کوٹہ بنابر ملاقات خیمہ گاہ حضور والا پر تشریف

فرما ہوئے پیشوائی و تواضع عطر و پان حسب دستور عمل مین آئی اسی روز معتمد رئیس الور مع یک کس بنا بر مزاج پرسی حضور پرنور حاضر حضور ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذر پیشکش کر کے دو روپیہ فرق مبارک بندگان عالی پر نچھاور کر کے مشار الیہما کی تعظیم نہین ہوئی بعد ازین منجانب رئیس جھالاواڑ دیا بھائی مع یک کس جمعدار جہت مزاج پرسی حضور والا حاضر ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذر پیشکش کئے انکی بھی تعظیم ہوئی بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر ۱۸۷۶ء حسب ترقیم کرنیل جی سی برکلی صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کمپنی ہائے پٹالن و فیلان پر تمکین و اسپان باسامان زرین و فیل نشان و نوبت صدا لوامان دو ضرب توپ بغیر باہتمام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و دیگر افسران ماتحت شیخ کریم بخش میر سامان قلعہ کی متصل جلوس گاہ معینہ پر قیام پذیر ہوا اسیطرح ہر ایک رئیس کا سامان جلوس موقع موقع جلوس گاہ معینہ پر مرتب تھا بعد ازان ہر ایک رئیس بگی پر سوار ہو کر جلوس گاہ پر آیا چنانچہ روانگی سے ایک گھنٹہ پہلے ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر خیمہ گاہ حضور والا پر تشریف لائے بعد ازان حضور انور مع ڈاکٹر صاحب موصوف و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ چار گھوڑونکی بگی پر سوار ہو کر مع چار سواران اردلی کے مکان جلوس گاہ مین رونق افروز ہوئے دو بجے دن کے ویسرائے کشور ہند اسٹیشن پر تشریف لائے اکیس فیر توپون کی بطور سلامی سر ہوئے بعد ازان ویسرائے کشور ہند نے ہر ایک رئیس سے علی قدر مراتب ملاقات فرمائی بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ ساڑھے دس بجے دن کے میجر پیڈی صاحب ہنڈرسن صاحب بہادر اور ایک محافظ رجمنٹ منجانب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کشور ہند بنا بر مزاج پرسی جملہ رؤسا ہندوستان تشریف لاکے بعد مزاج پرسی رئیس بھرت پور مزاج پرسی بندگان عالی عمل مین آئی حضور والا نے جہت استقبال صاحبان موصوف صاحبزادگان مفصلہ ذیل کو بسواری کالسکہ مع چار سواران اردلی رئیس بھرت پور کے خیمہ گاہ تک بھجوایا ہنگام تشریف آوری صاحبان ممدوح الدح حضور والا نے تا لب فرش استقبال کیا اور بعد انفراغ کلام اشتیاق حضور انور نے اپنے دست مبارک سے عطر و پان اور ہار زیب گلو کئے صاحبان موصوف فرمایا حسب ممانعت صاحبان ممدوح الدح تا خیام مہاراجہ الور مشایعت عمل مین نہ آئی - بتاریخ بست و ششم ماہ مسطور سنہ صدر روز سہ شنبہ بارہ بجے دن کے ڈاکٹر صاحب موصوف حضور کے خیمہ مین تشریف لائے بعدہ حضور والا مع شش سرداران مفصلہ ذیل بنا بر ملاقات ویسرائے کشور ہند تشریف فرمائے -

تفصیل سرداران ہمراہی

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ -

افتخار الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور - صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب - بتاریخ بست و ہفتم ماہ دسمبر سنہ صدر سارھے تین بجے رات کے نواب گورنر جنرل بہادر مع فارن سکرتر و ایجنٹ گورنر بہادر راجپوتانہ بطور ملاقات بازدید بعد ملاقات رئیس اور حضور والا کے خیمہ مین تشریف لائے حسب معمول مدارات و مشایعت عمل مین آئی بتاریخ بست و نہم ماہ مرقوم الصدر حسب مضمون کیفیت ایجنٹی ہاڑوتی و ٹونک واسطے لانے نشان کے کہ سرکار انگریزی سے حضور والا کو عطا ہوا تھا یک کس ہوشیار مع شش کسان تنومند بنا بر برداشت نشان روانہ کرے گئے جس وقت لشکر حضور مین نشان پہنچا اکیس فیر توپ سلامی سر ہوئے بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر ایک سیٹھ نامعلوم الاسم باشندہ بنارس بنا بر سلام حضور والا حاضر در دولت ہوا اور حسب قاعدہ نذر پیش کی لیکن اوسکی تعظیم نہوئی بتاریخ دوازدہم ماہ مسطور رشید عبد السبحان اہلکار عرف لالہ میان منجانب حضور والا بنا بر مزاج پرسی رئیس جودہ پور بھیجے گئے اور رشید صاحب نے راجہ موصوف کو پانچ روپیہ بطور نذر پیش کئے بتاریخ چہاردہم ماہ مرقوم الصدر بعد ادائے نماز مغرب حضور والا بنا بر ملاقات رئیس ممدوح الذکر مع مشایعت و سرداران تعظیمی رئیس مسبوق الذکر تشریف فرما ہوئے رئیس موصوف نے حضور انور کی تا لب فرش مشایعت زمائی بعد اختتام کلام اشتیاق وغیرہ تقسیم عطر و پان عمل مین آئی اور اس آمد و رفت مین تیرہ ۱۳ فیر توپ بطور سلامی سر ہوئے بتاریخ یکم ماہ جنوری ۱۸۷۷ء مطابق پانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری روز دوشنبہ دربار قیصری منعقدہ ہوا اور جملہ روسا ہند و ستان علی قدر مراتب داخل دربار ہوئے چنانچہ قبل روانگی حضور پُرنور سواران خاص رسالہ و پیادگان پٹالن خاص و توپخانہ وغیرہ دس بجے دن کے دربار کے متصل قائم ہوئے اور حسب قاعدہ صف بندی عمل مین آئی بعد ازان حضور والا مع ڈاکٹر ڈفنوک صاحب بہادر رونق افروز دربار قیصری ہوئے مشایعت و سلامی حسب دستور عمل مین آئی بعدہٗ منجانب نواب گورنر جنرل بہادر چہار تمغہ بذریعہ فارن سکرتر حضور والا کو عطا ہوئے بعد برخاست دربار حضور انور اپنی فرودگاہ پر تشریف لائے بتاریخ ہفدہم ماہ ذی الحجہ مطابق سوم ماہ جنوری سنین صدر بارہ بجے دن کے حضور والا بنا بر ملاقات رئیس ریاست الور تشریف فرما ہوئے مشایعت و سلامی حسب معمول عمل مین آئی بعد ازان رئیس الور حسب ملاقات حضور والا بہ مشایعت چند متعمدان سرکاری فائز خیمہ گاہ ہوا حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائے

تفصیل صاحبزادگان و اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

۱ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نیرز جنگ ۲ خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ ۳ صاحبزادہ

محمد عبدالرحمن خان صاحب تمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب ۔ صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان صاحب صاحبزادہ محمد کمال الدین خان صاحب ۔ سوائے صاحبزادگان موصوف اہلکاران و مصاحبان سرکار نے حسب الحکم بندگان عالی رئیس موصوف کو نذرین پیشکش کین ۔

تفصیل اسمائے اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان حکیم سید محمد دائم علیخان ۔ شیخ محمد نذیر اتالیق پیر محمد امین الدین نائب اول میر منشی حافظ محمد یوسف منشی خاص ۔ رحیم بخش پسر میر سامان شیخ محمد عبدالرحمن و شیخ علی محمد و شیخ عبدالعزیز برادران محمد نذیر اتالیق عبدالرحمن خان خلف کپتان اختر بلند خان ۔ وزیر خان ۔ ناصر خان ۔ احمد سعید خان خلف محمد دستگیر خان رسالدار رستم خان پسر سوبیخان ۔ کریم اللہ خان ۔ رام چندر ۔ انگریزی دان ۔ رئیس الور نے فخر الزمان معتمد خان سید ارشاد حسین خان و حکیم سید محمد دائم علیخان طبیب خاص حضوری و شیخ محمد نذیر اتالیق کی نذرین مسند سے اوٹھکر لین بعد انفراغ نذر وغیرہ حضور والا نے رئیس الور کو عطر و پان دیا بعد ازان رئیس موصوف مرخص ہوا حسب الحکم حضور والا معتمدان سرکاری نے رئیس موصوف کی تا درخیمہ مشایعت کی اور اسی روز مہاراجہ ظالم سنگہ رئیس جہالاوار پاٹن حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے منجانب حضور انور فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان و شیخ محمد نذیر اتالیق نے رئیس موصوف کی تا درخیمہ پیشوائی کی اور حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائی وقت رخصت عطر و پان کی تواضع عمل مین آئی ہر دو معتمدان نے تا درخیمہ رئیس موصوف کا استقبال کیا اور اسی روز صاحب ایجنٹ بہادر مع ڈاکٹر ڈفونک صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور خیمہ پر تشریف لائے حضور والا نے تا لب فرش مشایعت فرمائی اور ہنگام رخصت عطر و پان دیا گیا اور ہار مقیشی حسب قاعدہ حضور والا نے زیب گلو ہر دو صاحبان بہادر فرمایا بعد ازان صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان حضور انور کی ملاقات کو تشریف فرما ہوئے حضور والا نے تا لب فرش استقبال فرمایا اور اپنے ہاتھہ سے عطر و پان دیا اور ہار مقیشی زیب گلو کئے صاحب رزیڈنٹ بہادر کیا اور اسی تاریخ نو بجے رات کے رئیس جودہ پور حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے اور ہر دو معتمدان مذکور بالا نے تا لب خیمہ مشایعت کی اور تواضع و مدارات حسب دستور عمل مین آئی بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ

سنہ صدر تجانب حضور والا سامان تہنیت مسند نشینی رئیس جہالاواڑ مع بست و پنج کشتی سامان مصحوب سید حافظ احمد حسن خان
و سید عبد السبحان عرف لالہ میان بھیجا گیا اور بست و پنج کشتی سامان منجانب حضور انور بمعیت فخر الزمان معتمد خان سید ارشاد حسین خان
و شیخ محمد نذیر اتالیق بھجوائے گئے بتاریخ چہاردہم ماہ فروری ۱۸۷۷ء صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بنابر ملاقات حضور
پُر نور دام اقبالہ تشریف فرمائے ریاست ہذا ہوئے حسب قاعدہ مشایعت و سلامی التواپ وغیرہ عمل مین آئی بتاریخ پنجم ماہ
مذکور صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان موضع جولہ پرگنہ ٹونک مین قیام پذیر ہوئے منجانب سرکار والا تبار ہر دو صاحبزادگان
والاشان و دو اہلکاران فراست توامان بنابر استقبال روانہ کیے گئے بتاریخ ششم ماہ مسطور صاحب ذیشان رزیڈنٹ
راجستان رونق افروز ٹونک ہوئے سرکار والا نے چہار میل تک مشایعت فرمائی سلامی و مدارات حسب دستور قدیم
بمعرض ظہور آئی اور اسی تاریخ ہنگام دو ساعت روز باقیماندہ صاحب رزیڈنٹ بہادر مع سکرتران بنابر ملاقات حضور لامع النور
دیوانخانہ خاص مین تشریف لائے سلامی و مدارات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ ہفتم ماہ مرقوم الصدر حضور والا بنابر
ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر تشریف فرما ہوئے مشایعت و مدارات و سلامی حسب معمول عمل مین آئی اور اسی روز
صاحب رزیڈنٹ بہادر نے مدرسہ و شفاخانہ و جیلخانہ کو ملاحظہ فرماکر عدالت دیوانی و فوجداری کو معائنہ کیا بتاریخ ہشتم ماہ
مزبور مقدم الوصف ٹونک سے واپس تشریف لے گئے بتاریخ پانزدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ ہجری یوم شنبہ بمشکوے
صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب **شرف** خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم فرزند تولد ہوا صاحبزادہ
محمد عبد الحلیم خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار رہے ؎

دیا فرزند مہ طلعت خدا نے — رئیس ذی شرف عالی نسب کو
دعا کو ہاتھ اوٹھا کر بس تاریخ — اسد کہہ نیر بیت الشرف ہو
۱۲۹۴

بتاریخ نہم ماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم الصدر خان جہان خان صاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ ملازمت حضور فیض گنجور سے
مشرف ہوئے حضور والا نے براہ مزید قدر دانی مسند سے اوٹھکر معانقہ فرمایا خان موصوف نے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ پیشکش
کیے حضور والا نے قبول فرماکر دوسری بار معانقہ فرمایا - بتاریخ ہفدہم ماہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو
عہدۂ جرنیلی فوج ظفر موج عطا ہوا - بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر روز آدینہ صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب
نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی - مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

چل بسے حیف خان عبداللہ | دارِ فانی سے سوئے دار البقا
لکھی تاریخ آبرو نے یہ | مملکت کا ستون آہ گرا ۱۲۹۳ھ

اوس مسافرِ ملکِ بقا کو منزلِ ناگزیر تک پہنچا کر موتی باغ مین مثل گنجینۂ گوہر مدفون کیا۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ رجب سنہ صدر منجانب حضورِ معدلت دستور خان جہان خانصاحب ساکن گلشن آباد عرف جاورہ بعہدۂ نیابت و سید محمد عثمان خلف اکبر بخشی الملک سید نور الہدے صاحب بعہدۂ بخشیگری۔ و میر محمد امین بعہدۂ میر منشی گری سرفراز ہوئے۔ اور ہر سہ صاحبان موصوف کو سرکار والا سے خلعت فاخرہ علے قدر مراتب عطا ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر محمد یوسف خان ہمراہی خان جہان خان صاحب کو عہدۂ نظامت پرگنۂ ٹونک عطا ہوا۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور چہارم ماہ دسمبر ۱۸۷۶ء یوم چہارشنبہ جنابہ بادشاہ جہان بیگم صاحبہ والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم نے اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی۔ اور اسی ماہ کے آخر مین سردار بے انت سنگھ مع سامان ٹیکہ حضور والا کی جانب سے ریاست پٹیالہ کو روانہ ہوا اور اسی سال مین نیکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد عبدالوحید خان نام رکھا گیا۔ اور اسی سال مین نیکوئے اعز از الامر اعز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند سعادتمند تولد ہوا۔ صاحبزادہ عبدالباسط خان نام رکھا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۵ھ ہجری روز پنجشنبہ دس بجے دن کے کرنیل جی سی برکلی صاحب پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع سانڈرس صاحب بہادر کمشنر اجمیر داخل ریاست ٹونک ہوئے۔ حضور والا نے بسواری بگی مع خانجہان خانصاحب مدار المہام ریاست کے ایک کوس تک بطور پیشوائی کے استقبال فرمایا پھر صاحبان مسبوق الذکر و حضور والا و مدار المہام ریاست چار گھوڑون کی بگی پر باہم سوار ہو کر ہوا خوری کو تشریف لے گئے۔ اتفاقاً بازار علی گنج مین بگی کے گھوڑے نے براہ بدلگامی شتران بے مہار کے طرح رو بفرار رکھا۔ اتولاً کوچوان بگی سے گرا بعدہ ٹونک کے دروازۂ قدیم پر جو جنوب رویہ ہے اور بازار علی گنج سے متصل ہے خانجہان خانصاحب مدار المہام ریاست بے اختیار زمین پر گرے اور اونکے سر پر ضربت سنگ کا اس قدر صدمہ پہنچا کہ چار پہر مین جان بحق ہوگئے۔ بعد نماز جمعہ اونکو موتی باغ مین مدفون کیا ہنگام دفن حضور والا ہر دو صاحبان موصوف جنازے کے ہمراہ تھے بعد انفراغ تجہیز و تکفین حضور فیض معمور و صاحبان بہادر جہت تعزیت خانجہان خانصاحب کے مکان پر تشریف فرما ہوئے اور آغا جان خلف خانجہان خانصاحب مرحوم کو کلمات صبر آمیز سے تشفی فرمائی بعد ایک گھنٹہ کے وہان سے حضور پُر نور قلعہ معلی مین تشریف لائے۔ صاحبان بہادر بنگلہ پر تشریف لیگئے۔

اور کوچوان نے بھی بعد دو روز کے ہمراہی خانخانانصاحب مرحوم کے اختیار کی - اور خانخانانصاحب مرحوم کی لوح مزار پر یہ ہر دو قطعۂ تاریخ وفات منقش ہین ع

صد حیف کہ گشت خانِ خانان زمان	در عین شباب اسیر سرپنجۂ موت
از خانِ جہان خان - بدم دادن جسان	الله بر آمد و ہمان شد سن وفوت

ایضا

بر زمین چونکہ زکالسکہ بیفتاد و بمود	حضرت خانِ جہان خان لسوے خلد شتافت
اسد دل شد تاریخ دعائیہ بگفت	باد باشافع محشر بمقام محمود

قطعۂ تاریخ از مولف ع

حیف خانِ جہان زدار فنا	سوئے ملک بقا چو عازم شد
آبرو کر فکرِ تاریخش	ہاتف غیب گفت ناظم شد

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز شنبہ دس بجے دن کے صاحبان بہادر بصحبت ملاقات حضور دالاقلعۂ معلی مین تشریف لائے سلامی اور مشایعت معمول عمل مین آئی بعد اختتام کلام اشتیاق وانفراغ تواضع عطر و پان صاحبان بہادر بنگلہ پر تشریف لیگئے بتاریخ ہفتم ماہ مسطور سات بجے دن کے صاحب کمشنر اجمیر بجانب جے پور روانہ ہوئے سلامی التواپ حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ ہشتم ماہ مسبوق الذکر سات بجے وسنکے کرنیل جی سی برکلی صاحب بہادر بجانب دیولی روانہ ہوئے - حسب دستور سلامی عمل مین آئی - بتاریخ ہفدہم ماہ مذکور روز چہارشنبہ بمشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر فردوس اعلی زمانی بیگم صاحبہ کے بطن سے تولد ہوئی اوسکا نام حمزۃ النسا بیگم رکھا گیا - بتاریخ سی ام ماہ ربیع الاول سنہ صدر منجانب حضور دالا صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خانصاحب مرحوم نائب الریاست ہوئے - اور اسی تاریخ منجانب سرکار صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور افسر اعلائے کل محکمہ جات کے مقرر ہوے - بتاریخ دوم ماہ ربیع الثانی سنہ مذکور شب شنبہ حافظ محمد نعیم خلف اکبر ابوسلیمان منشی محمد ظہور علیخان نے انتقال کیا - بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز جمعہ صاحبزادہ محمد عبد الحلیم خان خلف صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب **شرف** نے اس جہان فانی سے انتقال کیا اور اسی سال مین بمشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس نونہال اقبال کا نام صاحبزادہ محمد رضا الدینخان

رکھا گیا - یہ تاریخ ولادت ہے سہ

چینید اگر ز باغ بہارت سگے خزان — صد داغ بر نہد بدلِ روضۂ جنان

از ضعف دل نحیف و نزار یم نا توان — کو آن طبیب کش بکنم حالِ دل عیان

بوئے اگر ز کوچۂ خلقت بوے رسد — بر شاخِ بوستان نہ نہد بلبل آشیان

کوہِ الم کجا و من کاہِ دشتِ فکر — دست ستم کجا و منِ خستہ نیم جان

از تلخیٔ فراق ز جان سیر میکند — فریاد از حلاوتِ ظلمِ شکر لبان

از شورشِ دلِ غم جان کاہِ خویشتن — با حسرتِ کمال نمودم چو من فغان

ناگاہ ز غیب عشرت ہاتف نشان بگفت — خوش باش ہیچ غم مخور اے مورد فغان

اکنون زمانہ آن شدہ از لطفِ عام حق — عالم تمام گشت بہ بین رشکِ گلستان

باز شد بروے عشرت و راحت زخویش دل — گفتم کہ چیست باعثِ این جوشِ جاودان

گفتا کہ چینت ہیچ کسے مہربان من — غافل ازین نوید طرب مستی این زمان

مولود گشت مہرِ سخا تیمرِ عطا — در دہر نور بخش شد از امر کن فکان

آن نونہالِ باغِ شرف کز کمال حسن — گوہر نثار بحر کند اختر آسمان

تاریخ مولدش ز دلِ پر ضیاے خویش — گفتم نسیم نور دیدہ عبد الرحیم خان

۱۲۹۵ھ

اور اسی سال میں بماہ رمضان المبارک منجانب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سفارت کابل پر مامور ہو کر راہی کابل ہوئے - اور اسی سال میں بشکوئے صاحبزادہ حفیظ اللہ خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب فرزند تولد ہوا - صاحبزادہ سعید اللہ خان نام رکھا گیا - بتاریخ شانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۷۸ء حسب تحریر سید فضل حسین وکیل سرکار حاضر باش اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک منجانب سرکار والا بنا بر استقبال صاحب اجنٹ بہادر صاحبان مفصلہ ذیل روانہ ہوئے - صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب نائب الریاست و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مغفور - صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب - صاحب اجنٹ بہادر بوجہ تبدیلی عہدہ خود تاریخ مقررہ پر داخل ٹونک نہوئے بلکہ تاریخ نوزدہم ماہ مسطور چار بجے

دستکے رونق افروز ریاست ہذا ہوئے - اتولاً حضور فیض گنجور نے بسبب ناسازی مزاج کے ملاقات نفرمائی - پہلے اجنٹ
صاحب بہادر بنابر ملاقات بندگانعالی رونق افروز قلعہ معلی ہوئے - گیارہ فیر سلامی کے قلعہ معلی سے سرہوئے اور مدارات
معمولی عمل مین آئی - بتاریخ بستم ماہ مذکور بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان منجانب حضور والا صاحبان مفصلۂ
ذیل روانہ ہوئے - صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر علے - صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب - فخر الزمان معتمد خاص سید
محمد ارشاد حسین خان - سید محمد عبد السبحان اہلکار - اور حضور والا نے قبل روانگی صاحبان موصوف خریطہ اشتیاق وشقہ بنام
صاحب رزیڈنٹ بہادر متضمن عدم حضوری خود بوجہ ناسازی مزاج ترقیم فرمایا اسی تاریخ بروز جمعہ بندگانعالی نے غسل صحت فرمایا
اس تقریب فرحت قریب مین عمایہ ریاست ہذا نے نذرین پیشکش کین - اور اکیس اکیس فیر توپون کے ہر شش پرگنات
متعلق ریاست ہذا سے سرہوئے - حضور والا بعد الفراغ نذر وغیرہ بنابر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان
بناس تک تشریف فرما ہوئے - بعد ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر واجنٹ صاحب بہادر وحضور نواب صاحب بہادر
ایک بگی مین سوار ہوکر چار بجے دن کے داخل شہر ہوئے صاحبان بہادر نے بنگلہ پر قیام فرمایا اور حضور والا قلعہ معلی مین
تشریف لائے - فیر توپ کے حسب دستور سرہوئے - دوسرے روز بوقت نصف النہار صاحب رزیڈنٹ بہادر و
پالٹ صاحب بہادر سکتر بنابر ملاقات حضور انور قلعہ معلی مین تشریف لائے مشایعت و مدارات وسلامی حسب دستور
عمل مین آئی - بعد ملاقات صاحبان بہادر نے توشک خانہ وسلحخانہ وکتب خانہ ملاحظہ فرمایا اور اسی تاریخ چار بجے دن کے
جیلخانہ وشفاخانہ معاینہ کیا - دوسرے روز صاحبان موصوف ریاست ہذا سے رخصت ہوئے رسد رسانی لشکر حسب
قاعدۂ قدیم عمل مین آئی - بتاریخ بست وچہارم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ ہجری روز شنبہ کرنیل بنن صاحب بہادر اجنٹ جے پور
مع ڈاکٹر قصبہ لاوہ سے فائز ٹونک ہوکر بنگلہ پر قیام پذیر ہوئے - اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے اجنٹ
صاحب سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی - دوسرے روز دس بجے دن کے اجنٹ صاحب بنابر ملاقات حضور پُرنور قلعہ معلی مین
تشریف لائے ہر دو ملاقات مین مشایعت و مدارات حسب معمول عمل مین آئی - اسی روز صاحبان الموصوف چار بجے دن کے
بجانب ادنیارہ علاقہ ریاست جے پور روانہ ہوئے سلامی ومشایعت و مدارات حسب دستور عمل مین آئی - بتاریخ سی ام ماہ مذکور
سنہ صدر روز پنجشنبہ کرنیل صاحب موصوف دس بجے دن کے ادنیارہ سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور سلامی وغیرہ
عمل مین آئی کرنیل صاحب بہادر حضور والا سے ملاقات فرماکر بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر سنہ صدر روز جمعہ علی الصباح راہی جیپور

ہوئے۔ اور اسی تاریخ پالٹ صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک دس بجے دن کے اندر کدہ سے فائز ریاست
ہوئے حسب ممانعت صاحب موصوف پیشوائی وغیرہ نہوئی اوّل ملاقات صاحب موصوف نے حضور والا سے فرمائی
من بعد حضور انور صاحب بہادر سے ملاقی ہوئی۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور صاحب بہادر بجانب چھاؤنی دیولی روانہ ہوئے سلامی و مشایعت
حسب معمول عمل میں آئی۔ بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر بمشکوئے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان نام
رکھا گیا۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ صدر بمشکوئے حضور پُر نور فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوس نونہالِ چمنِ سعادت کا نام صاحبزادہ
محمد سعادت علیخان رکھا گیا۔ بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب سنہ صدر م بست و پنجم ماہ جون ۱۸۷۹ء روز چہار شنبہ بتقریب فرحت ترب
مژدۂ فتح کابل روشنی چراغان جملہ کوچہ و بازار و اماکنہ سرکاری و مکانات تمامدر ریاست ہذا میں بمعرض ظہور آئی اور اسی تاریخ صاحب
اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے فائز ریاست ہوکر روشنی چراغان اور آتشبازی کا تماشا معائنہ فرمایا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ رجب
سنہ صدر صاحبزادہ نور الدین خان خلف صاحبزادہ عبد اللہ خان مرحوم کا نکاح مسماۃ صادقہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب
سے منعقد ہوا تعداد مہر پانچہزار روپیہ دوہزار معجل و سہ ہزار مؤجل۔ بتاریخ سلخ ماہ رجب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ حامد خان خلف
صاحبزادہ احمد خانصاحب کا عائشہ بیگم دختر صاحبزادہ احمد علیخانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ سہ ہزار مؤجل دو ہزار معجل
بتاریخ بست و ہشتم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر رخصت فرمائے دیولی ہوئے سلامی و مدارات حسب معمول عمل میں آئی
بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر سرکار فیض مدار سے خلعت نیابت افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ کو عطا ہوا اور بحکمہ تعالیٰ و تقدس شانہ اعلیٰ صاحبزادہ صاحب بہادر آجتک کہ
سنہ ۱۳۱۷ھ ہے کارہائے ملکی و مالی کو باحسن وجوہ انجام فرما رہے ہیں مؤلف نے اس تقریب فرحت قریب میں یہ قصیدہ پیشکش کیا

ترا از جوہرِ جان آفریدند — سراپا نورِ یزدان آفریدند
قدِ تو ہست آن سروِ دل آرا — کہ در باغش خرامان آفریدند
ز رنگِ حسنِ تو رشحی چکیدست — کہ از روئے این گلستان آفریدند
زنخدانِ تو آن چاہیست کو را — لبالب ز آبِ حیوان آفریدند
غبارِ نرگسِ مستانۂ تست — کزو چشمِ غزالان آفریدند
چہ بے رحمانہ کردند ابروان را — چہ بے دردانہ مژگان آفریدند

سنانِ غمزهٔ شوخِ تو مخصوص | بخون ریزیٔ شهریان آفریدند
دو زلفِ کافرِ ایمان شکن را | بلاے ہر مسلمان آفریدند
تو بدعهدی ترا اے بیمروت | نهایت سست پیمان آفریدند
قسمہاے تو ہرگز باورم نیست | پے سوگندِ قرآن آفریدند
ترا اے ماہِ خرمن سوزِ ہستی | قیامت برقِ جولان آفریدند
شوم قربان سلے ابرو کمانت | کہ آنرا تیرِ باران آفریدند
چرا آئینہ سان حیران نباشم | مرا مشتاقِ جانان آفریدند
ز وصلِ دوست محرومم مرا چون | بیابان گردِ ہجران آفریدند
بزخمِ من سنم رحم کہ او را | فقط بہرِ نمکدان آفریدند
دلے دارم کہ ہمچون لالہ در وے | ہزاران داغِ حرمان آفریدند
بیا بنگر کہ از دریاے چشم | چہ گوہرہاے غلطان آفریدند
نم اشکے ز مژگانِ ترم است | کز و دریاے عمان آفریدند
مرا از داغِ سوزی در جگر ہست | ازان چون شمع گریان آفریدند
جہان خورسند و بہرِ خاطرِ من | المہاے فراوان آفریدند
درین عالم سخن فہمی نماندست | عبث ما را غزلخوان آفریدند
نشانی از سخاوت پیشگان نیست | جہان بہرِ لئیمان آفریدند
ندارد آسمان بیش از دو نانے | کہ آن را بہرِ دونان آفریدند
ازین مردم نشد چشمِ کسے سیر | گرسنہ خلق را زان آفریدند
سخی محتاج و نعمتہاے الوان | ہمہ بہرِ بخیلان آفریدند
کریمی ہست فخر الملک آری | ورا با ذلِ بدوران آفریدند
تویی آن آفتابِ اوجِ اقبال | کہ دستت را زر افشان آفریدند

ترا اے معدنِ جود و سخاوت — برائے بذل و احسان آفریدند

کفِ گوهر نثارت را العالم — لبانِ ابر نیسان آفریدند

قوی بازو بمثلِ تو دگر نیست — جوان همت بدوران آفریدند

سخن مستانه از من سے ترا دو — مرا هست مئی آن آفریدند

بمبالغِ مدحِ تو آن عندلیبم — که منقارم گل افشان آفریدند

تو مے فهمی طریقِ گفتگو را — ترا آری سخندان آفریدند

اگر ورزے کرم بیجا نباشد — کرم بهرِ کریمان آفریدند

ثنا گفتم و عنایت سے نمایم — زبانم را دعا خوان آفریدند

بایں اقبال و دولت زنده باشے — ترا اشرف در انسان آفریدند

اور اسی سال مین شاہزادی رفیعہ الدرجہ ایالس صاحبہ دختر نیک اختر ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے انتقال کیا - اور اسی سال مین مشکوے صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا اوسکا نام صاحبزادہ احسان اللہ خان رکھا گیا - اور اسی ایام مین مشکوئے صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد الصبور خان نام رکھا گیا اور انہین دنون مین مشکوئے صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان توپخانہ بخاری فرزند ارجمند تولد ہوا اوس نونہال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ محمد خان رکھا گیا بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۷ھ سید مہدی حسن و شیخ فخر الدین معتمدان پٹیالہ مع سامان تہنیت تولد فرزند ارجمند حضور والا فائز ریاست ہذا ہوکر شاہزادہ ثریا جاہ کی حویلی مین بموجب حکم حضوری فروکش ہوئے چندے وغیرہ سرکار سے مقرر ہوگئی بعد تین روز کے معتمدان ریاست مذکورہ مع سامان تہنیت حاضر دربار حضور والا ہوئے اور پانچ پانچ روپیہ بطور پیشکش کئے - اور سامان تہنیت پیشگاہ حضور والا مین پیش کیا - ہر دو معتمدان مذکور کی تعظیم منجانب سرکار بمعرض ظہور آئی - بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور معتمدان بنابر استجازت رخصت قلعہ معلی مین حاضر ہوئے حضور سے ہر دو معتمدان مذکور کو خلعت رخصت عطا ہوا بتاریخ چہاردہم ماہ مسطور سنہ صدر روز شنبہ حضور فیض معمور مع چند صاحبزادگان و مصاحبان بنابر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر کے طور پر چہاونی دیولی کو تشریف لے گئے - بتاریخ پانزدہم صاحب کلان بہادر ریاست کوٹہ سے فایر چہاونی ہوئے اسی تاریخ حضور والا سے ملاقات بمعرض ظہور آئی - بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور روز یکشنبہ وقت نصف النہار سرکار دولتمدار مع الخیر و العافیت

فائز ریاست ہوئے - بتاریخ سیوم ماہ ربیع الاول سنہ صدر مشکوئے حضور والا دختر سعادت اثر تولد ہوئی - سعادت النسابیگم
نام رکھا گیا - بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر مشکوئے حضور پُرنور فرزند اقبالمند تولد ہوا اوس نونہال گلشن اقبال کا نام
صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان رکھا گیا - بتاریخ دہم ماہ مسطور روز دوشنبہ ساڑھے دس بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر
ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے بوجہ ممانعت ایجنٹ صاحب بہادر مشایعت عمل مین نہ آئی - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور
چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بجانب جے پور نہضت فرما ہوئے - آمد و رفت مین اتواب سلامی حسب معمول
سر ہوئین - اوراسی تاریخ مشکوئے حضور لامع النور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبداللہ خان نام رکھا گیا - اوراسی تاریخ نواب
خسرو زمانی بیگم صاحبہ حضور کی خالہ حقیقی وقت نصف النہار باستقبال برادران حضور و عمائد ریاست بنارس سے فائز قلعہ معلی
ہوئین بتاریخ یازدہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر شیخ کریم بخش میر سامان بموجب حکم حضوری خزینہ و دیگر کارخانجات کے اہلکاری
پر مامور ہوئے - بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم سنہ صدر مطابق ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۰ع ۶ شب شنبہ مہاراجہ رام سنگہ بہادر رئیس جے پور
نے انتقال کیا بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور بست و نہم ماہ مسطور کرنیل بریڈ فورڈ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان
نے دس بجے دن کے حسب وصیت رئیس جے پور متوفی قائم سنگہ ٹھاکر ایسردہ کو مسند نشین ریاست جے پور کیا اور بجائے
نام قائم سنگہ کے اسم مہاراجہ سوائی مادہو سنگہ بہادر تجویز کیا اکیس فیر سلامی کے سر ہوئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعدہ
سنہ صدر مشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر دریائے اجلال کا نام صاحبزادہ
محمد عبدالتواب خان رکھا گیا - اوراسی سال مین مشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ
محمد عبدالستار خان نام رکھا گیا - اوراسی ایام مین مشکوئے صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ اسد اللہ خان
نام تجویز ہوا - اورانہین دنون مین مشکوئے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب **شرف** خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب
مرحوم ابن نواب امیر الدولہ بہادر فرزند دلبند تولد ہوا - اوس نونہال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ احتشام علیخان رکھا گیا - اور مولف نے
حسب ایمائے والد ماجد مولود مسعود محمد فتح اسعد خان ۱۲۹۷ھ تاریخی نام تجویز کیا - اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیہہ کہا ؎

ابن عبدالرحیم خانِ **شرف** — گشت پیدا از لطف و فضلِ خدا
آبرو مہر سالش گفت خرد — کہ بگو آفتاب چرخ ہدا ۱۲۹۷ھ

اورانہین دنون مین مشکوئے صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد ادریس خان نام رکھا گیا - بتاریخ

بستم، واکتوبر ۱۹۰۱ء آٹھ بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک مع یک صاحب کرنیل بہادر بنابر عطاے تمغہ کمپنی آف اسٹار آف انڈیا جہت افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ قلعہ معلی مین تشریف لائے اوسوقت جلوہ آرا باحضور پرنور و عمائد ریاست دربار مین حاضر تھے اول صاحب اجنٹ بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نایب الریاست کی توصیف مین ایک اسپیچ دیا بعد ازان اپنے ہاتھ سے تمغہ زیب گلوے صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف فرمایا بعد انفراغ عطر و پان صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے اسی دن ہنگام شب صاحبزادہ بہادر کے مشکوے دولت پر جلسہ دعوت بصد تزئین و آئین ہمین منعقد ہوا قطعہ تاریخ عطائی تمغہ فرحت و شیقہ من نتائج افکار گہربار شاعر مستند نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی یہ ہے ؎

ہمین فیض شہنشاہ ہند و انگستان — بڑہا ہے رتبہ فیروز جنگ عالی شان
سی ایس آئی کا اول عطا خطاب ہوا — چمک کے اختر اقبال آفتاب ہوا
پنہایا تمغہ اعلائی قیصری اسال — اجنٹ صاحب ذی قدر نے خوشی سے کمال
سنائی اور اک اسپیچ بہی کہڑے ہوکر — کہ جسمین شکر و ثنائے رئیس تہی یکسر
یہ مژدہ سنکے ہوئے دوست دلین خرم و شاد — اسیر غم دہ ہوئے تہا دلونین جنکے عناد
مجہے تہی فکر کہ تاریخ اے اسد لکہون — بطور نذر اوسے پیشکش یہان سے کرون
ندا یہ آئی سے سال از سر افلاک — عطائے تمغہ والا مبارک ایزد پاک

۱۹۰۱ء

اسی سال مین حافظ قاری علی احمد پانی پتی نے کہ حضور نواب صاحب بہادر کے علم قرأت مین اوستاد تہے انتقال کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

حافظ علی احمد کہ بقرأت ہمہ دان بود — اوقات بخوبی بجہان گزران کرد
کوتا طفر اتاب کہ اوصاف اوسازد — آرے صفت ہمچو جوانے نتوان کرد
آن بلبل خوش نغمہ و آن گلبن نوخیز — در جوشش بہارش چہ ستم باد خزان کرد
ہر دل بغمی سوخت ازین سانحہ جانکاہ — ہر دیدہ ازین بر مژہ خونناب روان کرد
احباب بسر گریہ کنان خاک فشاندند — آہے بدل غمزدگان کار سنان کرد

گردید بهر آنکس که ازین واقعه آگاه	افسوس بسا خورده و فریاد و فغان کرد
چون تشنه لب از باده کوثر دل او بود	رفع عطشش خود بجان آب روان کرد
درخواست نمودم ز خرد سال وفاتش	جوشی بدلش آمد و آنگاه بیان کرد
در سال هزار و دو صد و هفت و نود حیف	رخت بجنان بسته و پدرود جهان کرد

۱۲۹۷ھ

بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ ہجری نکاح صاحبزادہ حمید اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب کا مسماۃ خدیجہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد امان خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر یازدہ ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل اور اِسی تاریخ مین نکاح صاحبزادہ محمد یونس خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب کا مسماۃ زبدۃ النسا بیگم دختر اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب فتح جنگ سی منعقد ہوا تعداد مہر یازدہ ہزار روپیہ نصف مؤجل و نصف معجل بتاریخ دوازدھم ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ ہجری صاحبزادہ عبد العلیم خان خلف صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب کا نکاح ہاجرہ بیگم دختر صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ معجل یک ثلث باقی مؤجل بتاریخ سلخ ماہ شعبان سنہ صدر صاحبزادہ عبد الوحید خان خلف صاحبزادہ عبد العزیز خان کا نکاح مسماۃ شہادت بیگم دختر حافظ سراج الدین صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر دو ہزار روپیہ معجل یک ثلث باقی موجل - بتاریخ چہارم ماہ شوال المکرم سنہ صدر بشگون حضور والا دختر فرخندہ اثر تولد ہوئی اوس عزیز جان کا نام عزیز النساء بیگم رکھا گیا اور اِسی سال مین حسب منشار گورنمنٹ قیصر ہند خانہ شماری و مردم شماری کل ممالک محروسہ و مقبوضہ راجستان وغیرہ کی ایک رات مین بمعرض ظہور آئی -

کیفیت ملاقات حضور پُرنور بہ نواب مستطاب معلی القاب لارڈ رپن صاحب بہادر نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کشور ہند بمقام دار الخیر اجمیر

بتاریخ چہاردہم ماہِ نومبر ۱۸۸۱ء حضور والا بذریعہ ڈاک ہنگام شام بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور وقت صبح سرکار والا باستقبال معمولی فایز اجمیر ہو کر کینیک صاحب کی کوٹھی پر فروکش ہوئے بتاریخ بستم ماہِ مسطور چار بجے دن کے ویسرائے بہادر کشور ہند داخل اجمیر ہوئے اسٹیشن پہ ہر ایک رئیس سے مصافحہ کر کے مزاج پرسی فرمائی - بتاریخ

بست ویکم ماہ مرقوم الصدر کیارہ بجے دن کے حضور والا نے مع ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک و دیگر صاحبزادگان بنفس
نفیس ویسرائے بہادر کشور ہند سے کوٹھی پر ملاقات فرمائی اور ایک سو ایک اشرفی حسب معمول نذر کر کے مزاج پرسی فرمائی

تفصیل صاحبان ہمراہی

جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست —
اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ
محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ - صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب - صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب
برادران حضور پرنور - فخر الزمان معتمد خاص سید محمد ارشاد حسین خان - الحاصل اسطرح ہر ایک رئیس سے بتدریج علی قدر مراتب
ملاقات بعرض ظہور آئی اسی تاریخ ہنگام شام حضور والا بجانب ٹونک روانہ ہوئے اور بتاریخ بست و دوم وقت نصف النہار
فائز ریاست ہذا ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ صاحبزادہ ابو سعید خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم
کا نکاح انجمن آرا بیگم دختر صاحبزادہ احمد خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ دو ہزار موجل و سہ ہزار معجل - بتاریخ
بست و چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۹ھ لالہ ہرچرن داس معتمد سرکار کپورتھلہ نے بتقریب فرحت قریب نوبۃ شادی ہمشیرہ
حضور پرنور دام اقبالہ حاضر دربار ہو کر اول خریطہ رئیس موصوف کا پیش کیا - بعدازان ایک کشتی کہ اوس میں گیارہ سو روپیہ
نقد تھے پیشکش کئے سرکار کی جانب سے معتمد مذکور کی تعظیم ہوئی اور چند دن حسب قاعدہ سرکار والا سے مقرر ہوئے
بعدازان بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول سنہ صدر منجانب حضور فیض گنجور چہ سو اکتالیس روپیہ کا خلعت معتمد مذکور کو عطا ہوا
بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر جنابہ نواب بیگم صاحبہ دختر نیک اختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس
منکوحہ نواب غوث محمد خان صاحب بہادر والی ریاست گلشن آباد عرف جاورہ بجانب ریاست موصوفہ تشریف
فرما ہوئیں بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر آپ جے نرسنگہ و منشی روپ لال مع سامان ٹیکہ صدر نشینی
حضور پرنور بمشایعت کپتان شیخ مرتضے ساکن عسکر فیروزی مع دہ نفر سواران رسالہ فائز ٹونک ہو کر متصل تالاب ٹونک
فروکش ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور سنہ مزبور روز جمعہ دس بجے دن کے نامبردگان نے مع سامان ٹیکہ حاضر
دربار ہو کر سامان مسطور پیشکش کیا حضور پرنور نے سروقد تعظیم دی اور نذر بھی کھڑے ہو کر قبول فرمائی - بعدازان بلدیو سنگہ

برادر خرد آپ جی و دیگر معززین حاضر دربار ہوئے اور حضور مین نذرین پیشکش کین حضور والا نے اونکی نذرین مسند
پر بیٹھکر قبول فرمائین اور ہنگام رخصت آپ جی وغیرہ کی تعظیم سر وقد ہوئی اور جب تک مشارٌالیہا ریاست ہذا مین
رہے سرکار والا سے چندی جاری رہی بتاریخ پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ مرقوم الصدر مسمی عبدالغفور خان وزور آور جسند
اہلکاران ریاست پٹیالہ مع نوتہ تعدادی دو ہزار و یکصد روپیہ بتقریب فرحت تریب شادی ہمشیرہ حضور پُرنور فائز ریاست ہذا
ہوئی مشارٌالیہا کی چندی سرکار والا اقتدار سے مقرر ہوئی بتاریخ دہم ماہ مذکور مشارٌالیہما نے کشتی ہائے زر نوتہ مع خریطہ
رئیس موصوف موسومہ حضور پُرنور دام اقبالہ حاضر دربار ہوکر پیشکش کین منجانب سرکار اونکی تعظیم ہوئی۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مسطور اسی
تاریخ دادی صاحبہ حضور پُرنور یعنی جنابہ صاحب محل بیگم صاحبہ کہ نواب محمد علیخان صاحب بہادر کی ملاقات کو بجانب اکبرآباد
تشریف فرما ہوئی تھین مع الخیر والعافیہ داخل قلعہ معلی ہوئین بتاریخ ہفتدہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر صاحبزادہ عزیز اللہ خان
خلف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان کا نکاح رقیہ بیگم دختر احمد خان مرحوم سے منعقد ہوا تھا اور مہر دو ہزار روپیہ نصف موجل و نصف
معجل۔ بتاریخ نہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز چہارشنبہ مفخر الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خان
صاحب بہادر صفدر جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے قطعہ تاریخ وفات
ہنگام تجہیز و تکفین بدیہہ کہا ؎

نہمین چہارشنبہ ماہ صیام	رفت ابن جمال خان ز جہان
از سر یاس و حیف ہاتف گفت	ہائے وائے عنایت اللہ خان
	۱۲۹۹ھ

بتاریخ بست و چہارم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر جناب بخشی الملک سید نور الہدیٰ صاحب نے بمرض استلا ہیضہ
انتقال کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

بخشی کل سید نور الہدیٰ	مبتلا گشتہ بامراض وبا
بست و چارم بود از ماہ صیام	شد ز دنیا جانب دار بقا
بہر تاریخ وفاتش آبرو	فکر کردم در دل غم آشنا
ناگہان در گوش ما از روے بکا	گفت ہاتف داور لقا سیدا
	۱۲۹۹ھ

اور اسی سال مین شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خانصاحب خلف الصدق افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ

محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ہمشیرہ حضور پُر نور دام اقبالہ سے بصیغہ ترک و احتشام و بآئین ہمین وطرز خوش ترین بمعرض وقوع آئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ اس تقریب فرحت قریب مین نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

باو یارب مبارک این شادی — دیدم از بہر سال اسد خوابے
کہ بدولت سرائے فخر الملک — شد بہم آفتاب و مہتابے
۱۲۹۹ھ

اور اسی سال مین حرم سرائے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان نام رکھا گیا۔ اور اسی سال مین مشکوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد شاہزمانخان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر تاج اقبال کا نام صاحبزادہ احمد خان رکھا گیا اور اسی ایام مین مشکوئے صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب فرزند تولد ہوا اوس نونہال گلشن عظمت کا نام صاحبزادہ محمد الیاس خان رکھا گیا اور انہین دنون مین مشکوئے صاحبزادہ حمید اللہ خان خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حضرت نور خان نام رکھا گیا چنانچہ مولف نے حسب درخواست والد مولود اسم تاریخی محمد روشن خان رکھا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیہہ کہا ؎

حمید اللہ خان چون یافت فرزند — ز فضل قادر خلاق اکبر
پے تاریخ اسمش گفت ہاتف — بگو اختر زمان محمود اختر
۱۲۹۹ھ — ۱۲۹۹ھ

اور اسی ایام مین مشکوئے صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج ظفر موج فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نور خان نام رکھا گیا اور انہین دنون مین مشکوئے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ احمد نور خان نام رکھا گیا۔ اور اسی سال مین صاحبزادہ حافظ محمد منیر خانصاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند انتقال کیا اور اسی زمانہ مین صاحبزادہ محمد ادریس خان خلف صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رخت اقامت باندھا الفاظ رنج و غم ۱۲۹۹ھ سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے بتاریخ نوزدہم ۱۲۸۲ء صاحب ایجنٹ بہادر راجپوتانہ و ٹونک علیگڈہ علاقہ ریاست ہذا مین وارد ہوکر بتاریخ بستم پرادگکرہ علاقہ ایتارہ داخل ٹونک ہوئے بتاریخ بست و چہارم صاحب رزیڈنٹ بہادر مع لشکر راہ سوائی علاقہ جے پور سے موضع جہو نج پرگنہ ٹونک مین فروکش ہوئے۔ بموجب حکم حضور والا بنا بر استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر

صاحبزادہ سعد اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب تشریف لے گئے - بتاریخ بست و نہم صاحب بہادر فائز ریاست ہذا ہو کر قلعہ معلی کے میدان مین بمقابلہ نذر باغ کہ یہ لشکر انگریزی کی فرودگاہ ہے قیام پذیر ہوئے حضور والا نے چار بجے دن کے صاحب بہادر سے ملاقات کی سترہ فیر اتواپ سلامی کے سر ہوئے بعد اختتام کلام شوق آمیز و انفراغ عطر و پان نوابصاحب بہادر رخصت ہو کر قلعہ معلی مین تشریف لائے بتاریخ بست و ششم صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور رونق بخش قلعہ معلی ہوئے حضور انور نے تا در دیوانخانہ مشایعت فرمائی بعد انفراغ ملاقات ایک گھنٹہ تخلیہ رہا اور وقت رخصت مدارات عطر و پان عمل مین آئی اور تیرہ فیر بطور سلامی آمد و رفت مین سر ہوئے ہنگام شام صاحب بہادر کی جانب سے بزم دعوت بنگلہ پر منعقد ہوئی حضور پرنور صاحبزادہ و صاحب بہادر نائب الریاست رونق بخش جلسۂ دعوت ہوئے - بتاریخ بست و ہفتم صاحب رزیڈنٹ بہادر ریاست سے مرخص ہوئی سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ سیزدہم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان مع خریطہ و سامان نیوتہ تعدادی دو ہزار روپیہ بتقریب شادی ہمشیرہ مہاراج جسونت سنگہ بہادر رئیس جودہ پور بجانب جودہ پور روانہ ہوئے - بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ہنگام شام فائز ریاست ہوئے بتاریخ بست و ششم نو بجے دن کے اجنٹ صاحب بہادر نے حضور والا سے ملاقات ہوئی - اور اسی تاریخ صاحب رزیڈنٹ بہادر فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے اتواپ سلامی و مدارات معمولی عمل مین آئی بعد ملاقات ایک گھنٹہ تخلیہ رہا بعد انفراغ عطر و پان ہر دو صاحبان بہادر رخصت فرما ئے چھاونی دیولی ہوئے سلامی اتواپ حسب معمول عمل مین آئی - بتاریخ بست و ششم ماہ رجب المرجب سنہ صدر نکاح حضور والا کا ہاجرہ بیگم دختر حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم سے کہ سرلف کے ہوپیا اہلیہ دوم کے رشتہ سے ہوتے تھے منعقد ہوا - تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل - بتاریخ بست و پنجم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر جنابہ نواب بیگم صاحبہ منکوحۂ نواب غوث محمد خان بہادر مرحوم رئیس ریاست جاورہ - جاورہ سے داخل ٹونک ہوئین - بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر عبد الملک خان نبیرۂ رئیس شمس آباد حاضر دربار ہوئے اور ایک اشرفی حضور مین بطور پیشکش کی حضور والا نے سر و قد تعظیم معزی الیہ کی فرما کر نذر قبول فرمائی - بتاریخ نوزدہم ماہ و سنہ صدر بمشکوئے حضور والا دختر نیک اختر تولد ہوئی زینت النسا بیگم نام رکھا گیا - بتاریخ بستم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر مطابق بست و ششم ماہ جولائی ۱۸۸۳ء سید محمد سعید اہلکار بجائے سید باقر علی عامل پرگنہ علی گڈہ ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ عامل پرگنہ نباہڑہ اور صاحبزادہ محمد نظام علی خان قلعدار

عامل پرگنہ سے ورنج ہوئے - بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق بست وچہارم ماہ اکتوبر سنین صدر روز چہارشنبہ بتقریب نزحت تریب سالگرہ بندگان حضور پرنور دام اقبالہ باجتماع تمامی اہل خاندان وملازمان خواص وعوام - وافسران وعہدہ داران وساہوکاران ومہاجنان نے جامہ ہائے رنگین علی الخصوص زعفرانی پہنکر چار بجے دن کے حاضر دربار ہوکر نذرین پیشکش کین اور دیوانخانہ کے باہر کمپنی باغ پیتالان وملازمان بین باجہ نے سلامی ادا کی اور بعد انفراغ نذر پری پیکران زہرہ شمائل کا رقص رہا۔ ۱۱ فیر اتواب سلامی کے بتفصیل ذیل عمل مین آئی از توپ خانہ بخاری (۲۱ فیر) از توپ خانہ قلعہ معلی (۳۵ فیر) اور عاملان پرگنات کو اس تقریب نزحت قریب کے بارہ مین حکم بنابراخذ زرنذرانہ ویازدہ یازدہ سلک اتواب تعطیل یکروزہ باجتماع عملہ کچہری وافسران سپاہ وجاگیرداران وساہوکاران وغیرہ رنگینے لباس جاری وساری ہوا - تاریخ جشن سالگرہ اس مصرعہ سے برآمد ہوتی ہے ع

آہ لکھہ کے تو لکھہ چار بار سالگرہ

سنہ ۱۲

مولف نے اس تقریب بشاشت ترتیب مین یہ نظم پیشکش کی ہے

صدائے مژدہ عشرت ز آسمان برخاست
تمام اہل زمین بہر جشن زان برخاست

وزید بادِ بہاری چنان بگلشن دہر
کہ گرد کلفت و غم از دلِ جہان برخاست

بباغ شاہد گل بر سریر شاخ نشست
کہ نرگس از پئے تعظیم سرگران برخاست

سوال ساختم از ہمدم خود چنین عالم
کہ درد محنت و غم از دلم چسان برخاست

جواب داد کہ جشنِ حضور پرنور ست
نشست کرسی لفظ الم ازان برخاست

خلیل کعبہ دلہا بنام ابراہیم
ز خوان نعمت او سیر مہمان برخاست

ز دھنِ پنج ستم عدل او چنان برکند
کہ پاسبانی گرگ از دلِ شبان برخاست

بروز جشن چو رونق فزائے مسند شد
برائے نذر ہمہ اہل خاندان برخاست.

بلند گشت جو از بین باجہ صیت خوشی
ندائے داد زجانِ پریوشان برخاست

چو زیب تن ہمہ کس جامہ ہائے زرد نمود
ز جشن اہلِ جہان کشتِ زعفران برخاست

چو دست خویش برآورد آبرو بدعا
دمید صبح اجابت ز آسمان برخاست

بتاریخ بست وششم ماہِ مسبوق الذکر سنہ صدر مولوی محمد مسعود خان رامپوری منجانب حضور انور عہدہ وکالت محکمہ اجنٹی ہاڑوتی پر ...

واقع ڈیاؤنی دیول پر سے بزاز فرمائے گئے۔ اور سات پارچہ کا خلعت سرکار والا سے معزی الیہ کو عطا ہوا۔ اور اسی سال مین بشگون صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر نائب الریاست بہادر دختر نیک اختر تولد ہوئی چنانچہ ان اشعار سے تاریخ ولادت ظاہر ہوتی ہے ؎

تولد بشگون شد دختری | نہ دختر بہ برج شرف اختری
بسا تا کہ دختر بمردان راہ | بود رحمت خاص و لطف اِلٰہ
چو این تہنیت خوردہ در گوش من | مرادم رسیدہ در آغوش من
ہمہ شادی و وقت شد متفق | کہ ریزم بتاریخ گفتن عرق
چو در زیر مقنع رسید آفتاب | رقم بر زدم من - فروغ حجاب ۱۳۰۰ھ
چو بارِ دگر بر زدم باب فکر | سروشم چنین گفت در خواب بکر
کہ فرخندگی مصور خوش ست ۱۳۰۰ھ | دگر نیز دخت منور خوش ست ۱۳۰۰ھ

اور اسی سال مین جنابہ صاحب محل بیگم صاحبہ دادی صاحبہ حضور پُرنور نے انتقال فرمایا الفاظ - بہ جنت جستی ۱۳۰۰ھ - سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے - اور اسی سال مین صاحبزادہ امداد اللہ خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا - صاحبزادہ محمد انور خان نام رکھا گیا اور انہین دنون مین صاحبزادہ حضرت نور خان خلف صاحبزادہ حمید اللہ خان نے انتقال کیا - اور اسی ایام مین نصیب اعدا طبیعت نائب الریاست کے سخت علیل ہے بفضل حکیم علی الاطلاق صحت کلی حاصل ہوئی چنانچہ یہ مصرعہ تاریخ غسل صحت ہے ع

عیش دائم بہ جشن صحت باد ۱۳۰۰ھ

مولف نے اس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدہ تہنیت کہا ؎

در بزمِ عیش نائب با عز و شان نشست | بر مسندِ عروج بحفظ و امان نشست
پرداخت چون حکیم حقیقی بصحتش | در تہنیت مسیح بر آن آستان نشست
عطارِ دہر شاد شد از نسخہ شفا | خرم ز تندرستی او بزرگان نشست
برخاست زین نوید بسر دل کہ بود رنج | آمد شتاب راحت بر جائے آن نشست

گر بود ضعف کسل چو از جسم بر طرف — بر مسند سرور بتاب و توان نشست

اهل زمانه را همه از غسل صحتش — آرام در دل آمد و فرحت بجان نشست

ترتیب یافت جشن که نایب بفضل رب — در بزم صحت آمده و شادمان نشست

زینت گرفت بزم سرور و طرب ازو — خاتم درست شد چو نگین در میان نشست

دوران عیش کرد مئے خرمی بجام — شد آفتاب شیشه و بر آسمان نشست

قانون نواخت زهره و در قصیده مشتری — مطرب بنغمهٔ طرب جاودان نشست

در انجمن بلند شده بانگ نای و نوش — گرد ملال خاطر باده کشان نشست

آمد برائے تهنیتش در چمن بهار — گل با رخ شگفته به بوستان نشست

عشرت همی سرو بهر جام لاله ریخت — نرگس بصحن باغ نه هم سرگران نشست

موج نسیم رائحه افشان بباغ شد — غنچه بکف گرفته از و عطروان نشست

هر سو بنفشه ریخته بر سطح یاسمن — باروئے خنده ناک گل زعفران نشست

سنبل ز طرهٔ غالیه در باغ تازه ساخت — سوسن شگفته خاطر و رطب اللسان نشست

استاد و ساخت سرو چمن رایت نشاط — قمری بصد سرور بر بالائے آن نشست

برخاست خوبی قد شمشاد و روئے گل — در صحن باغ سکهٔ حسنش چنان نشست

آرام یافت خلق بعهد نیابتش — بر تخت عدل و داد چو نوشیروان نشست

هر کس پناه برد بذیل حمایتش — از حادثات دهر بامن و امان نشست

هر جا فساد بود ز بیمش گریخته — هر جا که فتنه بود بعهدش نهان نشست

رونق پذیر گشت جهان از نوال او — این نقش بر نگین دل دوستان نشست

برخاست او بجود و نوالش بکام دل — هر سائلے که بر در دولت نشان نشست

وقت قبول هست بکن آبرو دعا — بر صفحه نقش خامهٔ سحر بیان نشست

در قبضهٔ تو باد حسام صلاح و فتح — دارند تا بچرخ که تیر و کمان نشست

عطارد ۱۲ - قوس ۱۲

بتاریخ سوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ مشکوے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست فرزند سعادت پیوند تولد ہوا اوس گوہر دریائے اقبال کا نام صاحبزادہ محمد امانت اللہ خان رکہا گیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ہے

گشت پیدا چو ابن فخر الملک — گرد گردون نثار گوہر صبح
دید چون روے انورش ببرید — حلق مرغ سحر و تیغ خنجر صبح
سن تاریخ آبرو چو نمود — ہاتف غیب گفت - اختر صبح
۱۳۱۱ھ

بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر محمد مصطفی خان خلف محمد یار خان جاگیردار موضع کرہیا پرگنہ چھبڑہ کہ بنا بر نوتہ تقریب شادی خلف رئیس ریاست کوٹہ منجانب حضور انور دام اقبالہ بریاست موصوفہ گئے تھے فایز ٹونک ہوئے - بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر تختہ بندی دکاکین بازار و تعطیل چہاریوم و موقوفی قواعد و شلک التواب بوجہ ماتم انتقال شاہزادہ دالاجاہ "ڈیوک آف کلارنس" خلف جنابہ ملکہ معظمہ قیصر ہند عمل مین آئی - بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ احمد خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب کا نکاح مساۃ دہرآرا بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل اور اسی تاریخ مین نکاح صاحبزادہ عبد الحمید خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب کا قدسیہ بیگم دختر محمد فخر الدین خان گوالیاری سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل - بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری سنہ مرقوم الصدر صاحبزادہ محمد رشید علیخان خلف صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب شرف کا نکاح کشور آرا بیگم دختر صاحبزادہ حافظ محمد عمر خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر دس ہزار روپیہ نصف موجل و نصف معجل - بتاریخ دوم رجب المرجب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف صاحبزادہ احمد علی خان صاحب کا طاہرہ بیگم دختر کلان صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف سے منعقد ہوا تعداد مہر بست و یک ہزار روپیہ پنجہزار روپیہ معجل شانزدہ ہزار روپیہ موجل بتاریخ شانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد حسن خان خلف صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ کا سعیدہ زمانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان سے منعقد ہوا تعداد مہر بست و پنجہزار روپیہ پنجہزار روپیہ معجل و بست ہزار روپیہ موجل - بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر مشکوے حضور لامع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی رشید النسا بیگم نام رکہا گیا اور اسی ایام مین مشکوے صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب صفی فرزند سعادتمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان نام رکہا گیا بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور پرنور نواب حسبنا بہادر دام اقبالہ

پہلے سے کچھ بیشتر بصد شوکت و احتشام بعرض ظہور آیا ۱۲۷۰ فیر التواب سے کے قلعہ معلیٰ سے سر ہوئے اور بدستور سابق و آرائش بزم رقص و سرود وغیرہ عمل مین آئی قطعہ تاریخ جشن سالگرہ از شاکر ہ

ای حاتم زمانہ ذوی الشوکت و الجلال — فرخندہ و سعید بود جشن عقد سال
شاکر بہ سال مصطفوی می کند دعا — این جشن عقد سال دگر صد ہزار سال

۱۲۰۱

مولف نے اس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ہ

می بیادش در گلستان می زنم — چون قدح چشمک بمستان می زنم
شمع سان دارم ضیا از سوز او — گل لب از داغ سوزان می زنم
دانۂ دل را بر ستم تا ز برق — خندہ بر ابر بہاران می زنم
تا ز مہر ش ہمچو ذرہ روشنم — طعنہ بر ماہ تابان می زنم
صبحدم چون شبنم گل سے چشم گلے — سوے خورشید درخشان می زنم
در سیہ مستی برنگ جام مے — بوسہا بر لعل خندان می زنم
ماہ تابے دیدہ ام امشب کہ من — آستین ہا بر چراغان می زنم
بر مژہ بستم ز خون دل حنا — آتش حسرت بہر جان می زنم
بلبل گلزار عشق و الفتم — خندہ بر باغ رضوان می زنم
از کنار عافیت دورم چو موج — دست و پا در بحر حرمان می زنم
بال و پر در خون برنگ بسمل ست — ہر دم از بیتابی بجان می زنم
آتش غیرت ز سوز این غزل — در دل مرغ خوش الحان می زنم

غزل

چاک چون گل در گریبان می زنم — نقش رنگین در گلستان می زنم
مگذار از مشت غبارم سرسری — دست گستاخی بداماں می زنم

دیده روشن کردم از خاکِ درش　　طعنه بر کحلِ صفاهان می زنم

شمع سان بر آتشِ دل و بدم　　مستنت آب از چشمِ گریان می زنم

صبح بر صدقم گواهی می دهد　　هر نفس کز مهرِ جانان می زنم

نیست در عشق تو کس چون من خراب　　کوس رسوایی به دوران می زنم

لاله در گلشن ز خون خوردن خوش ست　　بر دلِ پر داغ دندان می زنم

گرد باد آسا من از سرگشتگی　　خوب چرخی در بیابان می زنم

آبرو شکل نگینم نا مور　　نقشها در مدحتِ آن می زنم

یعنی نوابِ امین الدوله عالی گهر　　از نوالش دم با حسان می زنم

تا شدم من خوگرِ الطاف او　　سنگ بر مینای حرمان می زنم

کز جمعیت ز الطافش رسم　　خنده بر زلفِ پریشان می زنم

آمدم بهر زمین بوسِ درش　　آسمان را طعنهٔ خندان می زنم

دیده ام تا رفعتِ شانش همی　　پشت پا بر بامِ کیوان می زنم

رشحهٔ جودش مرا تا زنده ساخت　　دست رد بر آبِ حیوان می زنم

در جهان تا یافتم او را کریم　　پای بر جاهِ سلیمان می زنم

مثلِ او کس نیست عالی همتی　　دم از آن دستِ زر افشان می زنم

سر نمی تابد کسی از حکمِ او　　مهرِ فرمانش بعنوان می زنم

از دعائش نقشِ رنگین بسته ام　　زان صلا بر عندلیبان می زنم

دولت و عمرش فزون بادا مدام　　فال اقبالش ز قرآن می زنم

دوستانش را فشانم گل بسر　　برق در جانِ حسودان می زنم

بتاریخ بست و نهم ماه ذی الحجه سنه صدر مطابق بستم ماه اکتوبر سنه مذکور نو بجے دن کے میجر ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بهادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فایز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوے ۔ حسب معمول تسلک التواب و مشایعت و مدارات عمل میں آئی —



کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی ٹونک

اسی سال مین بجائے ویسرائے کشور ہند ہز ایکسیلنسی لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کو نسٹ سے مامور ہوئے ۔ چنانچہ اس مصرعہ سے تاریخ ماموری برآمد ہوتی ہے مصرع

زلندن شہسوار لشکر ہندوستان آمد
۱۸۸۴ع

بتاریخ چہاردہم ماہ فروری ۱۸۸۵ع مطابق بست و ہشتم ماہ ربیع الثانی سنہ مرقوم الصدر صاحب کلان گورنر جنرل بہادر راجستان کرنیل آنریبل براڈفورڈ صاحب بہادر سی ایس آئی موضع جرونج علاقہ ریاست ٹونک مین فردکش ہوئے بحکم حضور لامع النور بنابر استقبال صاحبان مفصلۂ ذیل روانہ کیے گئے ۔ اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ۔ صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور پُرنور ۔ سید محمد سعید ۔ و سید محمد عبد السبحان ۔ اہلکاران محکمۂ محتشمہ نیابت ۔ آٹھ بجے دن کے صاحب کلان بہادر فائز شہر ہوئے ۔ حضور والا و صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے تا رود بناس استقبال فرمایا تیرہ فیر توپ سلامی کے سر ہوئے ۔ اور صاحب کلان بہادر میدان قلعۂ معلیٰ مین فردکش ہوئے ۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور صاحب کلان بہادر بمشایعت دو سردار ۔ یکے صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب برادر خرد صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست ۔ دوم صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب برادر حضور پُرنور بنابر ملاقات سرکار والا قلعۂ معلیٰ مین تشریف لائے ۔ حضور والا نے تا لب فرش استقبال فرمایا ۔ بعد اختتام کلام اشتیاق ایک گھنٹہ تخلیہ رہا ۔ بعد انفراغ مدارات عطر و پان رخصت ہوئے ۔ سرکار نے تا در دیوانخانہ مشایعت فرمائی اور ہر دو سرداران مذکورۂ بالا نے تا زودگاہ استقبال کیا ۔ بماہ ربیع الثانی سنہ صدر صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر اعلیٰ کل محکمہ جات نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا ۔ بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الاول مطابق دہم ماہ مارچ سنین صدر شیخ محمد انوار الدین بجائے سید محمد سعید پرگنہ علیگڈھ علاقہ ریاست ٹونک کے عامل ہوئے ۔ بتاریخ یکم جمادی الثانی مطابق نوزدہم ماہ مارچ سنین صدر یوم پنجشنبہ ہنگام صبح صادق صاحبزادہ ریاض الدین خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب ناظم عدالت فوجداری نے انتقال کیا ۔ بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و ششم ماہ مارچ سنین صدر روز جمعہ سات بجے رات کے میور صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے بجانب چھاونی دیولی روانہ ہوئے ۔ اور اسی اثنا مین صاحب اجنٹ بہادر مرۃً بعد اخریٰ رونق افروز ریاست ہذا ہو کر منصفت فرمائی چھاونی دیولی ہوئے ۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ شعبان المعظم مطابق ہشتم ماہ جون سنین صدر روز شنبہ جنابہ سکینہ بیگم صاحبہ دختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم والدۂ ماجدۂ صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب شمیم نے انتقال کیا ۔ اور اسی سال مین بمشکوے صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک

فرزند ارجمند تولد ہوا - اسم تاریخی غلام مصطفٰی ۱۳۰۱ھ تجویز ہوا وہ نونہال باغ ملاحت بعد چندے گلزار جنان میں نصب ہوا - بتاریخ چہارم ماہ رمضان المبارک مطابق ہجدہم ماہ جون سنہ صدر میسور صاحب بہادر فائز ٹونک ہوئے مشایعت و مدارات و سلامی اتواب حسب معمول عمل میں آئی - ماہ شوال المکرم سنہ صدر شیخ کریم بخش میر سامان اہلکار خزینہ بنا بر حج بیت اللہ شریف گیے - بحکم حضور والا کار خزینہ فخر الزمان معتمد خاص سید ارشاد حسین خان کو تفویض ہوا - بتاریخ ششم ماہ مذکور سنہ صدر بحکم ایجنٹ صاحب بہادر دیوانخانہ خاص میں دربار عام ہوا - سات بجے دن کے میور صاحب بہادر نے قلعہ معلی میں فائز ہوکر خریطہ گورنمنٹ کہ دربار خوشنودی مزاج تہا روبرو سے اہل دربار کھڑے ہوکر پڑہا بعد ایک گھنٹہ کے دربار برخاست ہوا - بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری مطابق دوازدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء یوم روشنبہ کہ خاص سالگرہ حضوری کا دن ہے پیشگاہ حضور لامع النور کیوان جناب خورشید قباب بہرام صولت مشتری خصلت ناہید نغم عطارد رقم قمر حشم فلک بارگاہ انجم سپاہ امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ ہر سہ صاحبان مفصلہ ذیل پروانہ مہری و دستخطی حضوری عطا ہوے - چنانچہ ان پروانہ جات کی نقل بعینہ ذیل میں درج کیجاتی ہے -

نقل پروانہ حضوری بنام بخشی الملک حضرت سید حافظ محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ مع تفصیل سامان خلعت

سید صاحب مہربان خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی حافظ سید محمد عثمان سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ ما بدولت و اقبال پر یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ حضرت بخشی الملک سید نور الہدیٰ خان بہادر مہیب جنگ مرحوم نے عرصہ سی سال تک نہایت خیر خواہی و امانت داری سے عہدۂ جلیلہ بخشی الملکی کو سر انجام دیا اور ہمیشہ کارگزار رہا سے خود سے سواے اس عہدہ کے دیگر امورات ریاست کے سر انجام میں بندگان حضور پرنور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم علیین مکان و حضرت نواب امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر و حضور پرنور ما بدولت و اقبال کو خوشنود کیا پس نظر بر خیر خواہی مذکورہ حضرت بخشی الملک مرحوم کے تمکو اور یہ عہدۂ موروثی تمہارے سکے مع سب اعزاز کے جو بخشی الملک مرحوم کو حاصل تھے کمال نوازش و الطاف شاہانہ سے معزز و ممتاز فرمایا چونکہ تمنے اس عہدہ کو نہایت خیر خواہی سے سر انجام دیا کہ جس سے خاطر اقدس ما بدولت و اقبال نہایت رضامند و خوشنود ہے بنا برین از راہ نوازش و کرم تمکو اس جلسہ مسعود یعنی سالگرہ حضوری میں بعطاے خلعت فاخرہ مع فیل و پالکی یعنی فینس و شمشیر و نوازندہ آن و خطاب بخشی الملک حافظ سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ معزز و ممتاز فرمایا گیا لازم کہ شکریہ اس نعمت عظمی و عطیہ کبری حضوری کا بجان و دل ادا کرکے تم اور تمہارے بھائی حافظ سید محمد نائب بخشی الملک ما بدولت و اقبال کو

راضی وخوشنود رکھو کہ وہ باعث ترقی تمہاری کا بر آستانۂ مابدولت واقبال رہے اور پروانہ ہذا کو سند آپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۲۲- ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہٗ بشافۃً بقلم حافظ محمد یوسف منشی خاص عفی عنہ - دستخط جناب نائب الریاست بہادر

نقل پروانۂ حضوری بنام کرنیل عبدالرزاق خان بہادر

کرنیل صاحب مہربان کرنیل عبدالرزاق سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - در ینولا بوفور مراحم خسروانہ والطاف شاہانہ بزرید عنایت وپرورش وپرداخت وبوادید خیرخواہی واطاعت اندیشی تمہاری کے تمکو بخطاب خانی وبہادر معزز وممتاز فرمایا گیا لازم ہے کہ شکریہ اس عزت افزائی حضور مابدولت واقبال کا بجان ودل ادا کرتے رہو - فقط ۲۲- ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ بموجب حکم حضور انور دام اقبالہٗ مشافۃً بقلم محمد یوسف منشی خاص عفی عنہ - دستخط جناب نائب الریاست بہادر

نقل پروانۂ حضوری بنام کپتان حافظ سید محمد نائب بخشی الملک

خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی حافظ سید محمد نائب بخشی الملک سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد جو کہ مابدولت واقبال نے تمکو اپنی عنایت والطاف وکرم سے عہدۂ نیابت بخشیگری کل ریاست پر ممتاز فرمایا تھا تم نے اپنی مستعدی وخیرسگالی ونیک نیتی سے کام سرکاری کو انجام دیکر مابدولت واقبال کو رضامند رکھا اب آج جشن سالگرہ ہمایون حضور مابدولت واقبال مین کہ یہ ہر روز نہایت مبارک ومسعود ہے باضافۂ عہدۂ کپتانی کلان کل علاقہ سپاہ متعلقہ جرنیل صاحبزادہ عبداللطیف خان علاوہ عہدۂ نیابت بخشی الملکی تمکو معزز فرمایا جاتا ہے کہ ہمیشہ اسیطرح اپنی کارگزاری وخیرسگالی سے مابدولت واقبال کو رضامند رکھکر امیدوار عنایات خسروانہ کے رہو اور ہر دو کار مفوضہ خود کو انجام دیتے رہو اور تعلق فوجی اپنا صاحبزادہ عبداللطیف خان جرنیل ومحمد عبدالرزاق کرنیل سے سمجھو اور پروانہ ہذا کو بطور سند عطائے عہدۂ مذکورہ وخوشنودی مزاج اقدس مابدولت کے رکھکر ذریعہ اپنی ترقی کا تصور کرو فقط المرقوم ۲۲- ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۲- اکتوبر ۱۸۸۴ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہٗ مشافۃً - بقلم محمد ابراہیم عفی عنہ دستخط جناب نائب الریاست بہادر

بتاریخ بست ودوم ماہ اکتوبر ۱۸۸۴ء دس بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاحظہ اسکول ریاست ہذا تشریف لائے - اسوقت تعداد طلبا مندرجہ رجسٹر یہ تھی (۴۵۰) حاضر (۳۵۰) غیر حاضر (۱۰۰) کل مسلمان (۱۴۴) حاضر (۱۰۴) غیر حاضر (۴۰) کل ہنود (۳۱۴) حاضر (۲۴۴) غیر حاضر (۷۰) - بتاریخ بست وہفتم سنہ صدر کپتان ڈی سی بیرس صاحب بہادر

بنا بر اہتمام سرحدات موضع السی پورہ علاقہ نیماہیڑہ و موضع میواڑ ضلع ریاست جودہپور بمشاہرہ یا نصد و پنجاہ روپیہ ماہوار و دو روپیہ یومیہ بجہت بتہ دونون ریاست کی جانب سے مقرر ہوئے - بتاریخ دوم ماہ نومبر سنہ صدر روز شنبہ سات بجے دن کے صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان خلف اکبر حضور والا بنا بر تحصیل علم دارالخیر اجمیر کو روانہ ہوئے - بتاریخ نہم ماہ دسمبر سنہ مذکور صاحبزادہ محمد عبدالسمیع خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب و صاحبزادہ محمد اسمٰعیل خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب مرحوم بحکم کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک حسب ایماے حضور والا میو کالج اجمیر کو روانہ ہوئے - بتاریخ بستم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ھ مطابق نہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۴ء اجنٹ صاحب بہادر موصوف بنا بر امتحان طلبا مدرسہ چار بجے دن کے تشریف لائے - بعد امتحان فرودگاہ پر واپس تشریف لے گئے - بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر سید فضل حسین وکیل سابق اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک کہ چند روز سے ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا تھے محکمہ محتشمہ نیابت کے اہلکار ہوگئے - اور میرزا محمد علیخان وکیل رزیڈنسی میواڑ بجاے مولوی محمد مسعود خان وکیل سرکار سے حاضر باش اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مامور ہوگئے - بتاریخ سیزدہم ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۵ء کار خزینہ وغیرہ شیخ کریم بخش میر سامان کو بدستور سابق بعد انفراغ حج بیت اللہ شریف کار ہائی ریاست ہذا تفویض ہوا - بتاریخ یکم شعبان المعظم مطابق ہفتدہم ماہ مئی سنین صدر عزیز النسا بیگم دختر حضور والا نے انتقال کیا - اور اسی ایام مین صاحبزادہ عبدالستار خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب نے کم سنی مین انتقال کیا - بتاریخ بستم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر مطابق چہارم ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۵ء محمد نجف خان ناظم محکمہ عدالت اپیل و نگران محکمۂ عدالت دیوانی و محکمۂ فوجداری و گیرائی ریاست ہذا ہوئی - بتاریخ دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر مطابق دوازدہم ماہ ستمبر سنہ مذکور کپتان محمد سعادت علیخان بجاے شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ عامل پرگنہ نیماہیڑہ ہوئے - بتاریخ بست و ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر روز جمعہ وقت نصف النہار مشکوے صاحبزادہ محمد رفیق خان فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی و اسم گرامی صاحبزادہ محمد عتیق خان رکھا گیا اور بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق یکم ماہ اکتوبر سنہ مسطور جشن سالگرہ حضور والا بعد شوکت و احتشام بمعرض ظہور آیا - اس تقریب فرحت قریب مین مؤلف نے بھی یہ قصیدہ پیشکش کیا

کو جنون پردہ تا بر اندازد ہ	کار خصم بہ نشتر اندازد
من و عشقِ بتے کہ رخسارش	برق در جانِ آذر اندازد
کہ وہم دل بآن لبِ میگون	چون کباب تش براخگر اندازد

چشم پرخون من رخسار مژه
لب رخش گل به بستر اندازد

لب و رخسار دلستان آتش
در دل خلد کوثر اندازد

هر کسی مست چشم او گردد
بر سر سنگ ساغر اندازد

خم ابروی او اگر بیند
ماه نو در قدم سر اندازد

بنگر و گر نسیم نرگس او
خاک در چشم عبهر اندازد

نقش رنگین بباغ ننشاند
گل برویش نظر گر اندازد

لاله تا باغ را کند خوشبو
عود داغی به مجمر اندازد

شبنم گل شود اگر بلبل
اشک از دیده تر اندازد

صور کلکم سراید از غزلی
شور دیگر بمحشر اندازد

غزل

هرکه چشمی بدلبر اندازد
کی نظر سوی دیگر اندازد

تا شود شام عاشقان روشن
که نقاب از رخش بر اندازد

پادشاهی کنم اگر بسرم
سایه زلف معنبر اندازد

ناز او چون بساط آراید
مهرهٔ دل بششدر اندازد

آنکه بر ماه دوخته دیدهٔ مهر
اشک همرنگ اختر اندازد

ابرویش دل کند دو نیم به تیغ
مژه کارش به خنجر اندازد

گشت دیوانه هرکه از زلفش
موج زنجیر عنبر اندازد

عالمی را کنم ته و بالا
عشق گر شور در سر اندازد

آبرو در سخن طرازی مدح
خامه ام طرح دیگر اندازد

کند آغاز مدحت دیگر
که بپایش فلک سر اندازد

آن امین الدوله رئیس ٹونک — شهره در هفت کشور اندازد
در چمن نوبهار مکرمتش — رنگ جود و سخا گر اندازد
هر گدا بنگرو بدامانش — همچو گل خورده زر اندازد
گر باوج ثنای او به پرد — طائرِ کلک شهپر اندازد
بوئے خلقش اگر صبا ببرد — در جهان مشکِ اذفر اندازد
گر شود ذره قابلِ حشمتش — گُل خورشید بر سر اندازد
همچو خورشید سایه اقبالش — هر گدا اُو توانگر اندازد
کاشش آن آفتاب جانب من — نظرِ ذره پرور اندازد
حبذا ناخدای قلزم جود — که ز طوفان ضرر بر اندازد
نماند تباه کشتئ خلق — اگر از حلم لنگر اندازد
برق تیغش کند چو صاعقهٔ — غضبش بر ستمگر اندازد
جوهرِ تیغ او بروزِ مصاف — سرِ اعدا ز پیکر اندازد
توسن او شود چو گرم عنان — بند در پای صرصر اندازد
وصف او گر رقم کند کلکم — بر سرِ صفحه گوهر اندازد
بر نشانِ قبول تیرِ دعا — از کمان صبحدم گر اندازد
دوستان را کند بجودش خوش — دشمنان را بپا سر اندازد

بتاریخ بست و هشتم ماه مذکور مطابق ماه اکتوبر سنین صدر روز پنجشنبه والدهٔ ماجدهٔ صاحبزادهٔ محمود خانصاحب بهادر تہور جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ دسمبر سنہ صدر صاحب کلان بہادر راجستان مقام باڑی علاقہ ٹونک سے رخصت فرماے موضع بیاگی علاقہ جے پور ہوے۔ منجانب ریاست ہذا سبد (توکرہ ۱۲) بقولات (ترکاری ۱۲) سبزہ و ثمر رنگترہ بوسیلۂ حافظ سید محمد حسین بسمل وکیل سرکار حاضر باش ایجنٹی راجستان پیشکش ہوئے۔
بتاریخ بست و ہشتم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء روز سہ شنبہ ساڑھے دس بجے دن کے مشیر

براڈفورڈ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجپوتانہ مع یک صاحب بہادر سکرتر و یک صاحب بہادر ڈاکٹر جیلا یہ علاقہ جے پور سے
فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے - بعد اختتام کام شوق و تواضعِ عصر یان رخصت ہو کر جیلخانہ اور بگیخانہ وغیرہ کو ملاحظہ
فرماتے ہوئے نہضت فرما سے فرودگاہ ہوئے - بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ صدر کرنیل میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
ہاڑوتی و ٹونک مع ماسٹر و یک صاحب افسر ڈاکخانہ جات بنابر ملاقات حضور والا بسواری گاڑی ۱۲ بجے قلعۂ معلی مین تشریف
لائے - مشایعت و سلامی و مدارات وغیرہ حسب دستور بمعرض ظہور آئی - بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول سنہ صدر مطابق
دوم ماہ مارچ سنہ مزبور لالہ شنکرداس معتمد ریاست کپورتھلہ نے بتقریب فرحت قریب نیوتہ شادی رئیس ریاست موصوفہ
فائز ریاست ہذا ہو کر خریطہ دیباجی حضور مین پیشکش کی اور دو دو اشرفیان سکہ رونگ قیمتی پنج پنج روپیہ بطور نذر پیشکش کین
اور پچاس کشتی میوہ جات وغیرہ کی منجانب رئیس موصوف پیشگاہ حضور مین پیشکش کین - اور بقدر چار منٹ کے قیام کر کے معتمد
مذکور نہضت فرما سے قیامگاہ خود ہوا - بتاریخ دوم ماہ جمادی الثانی مطابق نہم ماہ مارچ سنین صدر معتمد مذکور بغرض رخصت حاضر حضور
ہو کر بطور سابق نذر پیشکش کر کے طالبِ رخصت ہوا - منجانب سرکار ابد قرار معتمد الیہ کو خلعت ہفت پارچہ اور جیبہ سوبیس ساعت روپیہ نقد
بطریق رخصتانہ و جواب خریطہ رئیسِ موصوف مرحمت ہوا - بتاریخ یکم ماہ اپریل سنہ صدر قصبہ علی گڈھ علاقہ ریاست ٹونک مین
ڈاکخانہ قائم ہوا - اور اسی تاریخ کرنیل مسٹر جان بڈلف صاحب بہادر بجاے کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
ہاڑوتی و ٹونک مامور ہوئے - اور بتاریخ یازدہم ماہ مذکور پرگنہ چھبڑہ علاقہ دار الریاست ہذا مین ڈاکخانہ مقرر ہوا - بتاریخ چہارم ماہ
رجب المرجب مطابق ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ افتخار علیخان فرزند ارجمند حضور والا نے بعمر شش ماہ انتقال کیا - بتاریخ یازدہم
ماہ اپریل سنہ صدر روز چہارشنبہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک
بجانب علاقہ بوندی تشریف فرما ہو کر بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نہضت فرماے ریاست ہذا ہوئے - بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور مطابق
بست و ہفتم ماہ مزبور سنین صدر روز شنبہ دن کے صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک فائز الریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش
ہوئے - مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی - چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات
حضور والا قلعۂ معلی مین تشریف لائے - مشایعت و مدارات حسب قاعدہ بمعرض ظہور آئی اسی تاریخ مین کرنیل میور صاحب
بحصول رخصت ہیجدہ ماہ حسب منظوری گورنمنٹ راہی ولایت ہوئے - بتاریخ ہیجدہم ماہ شعبان المعظم مطابق بست و سوم
ماہ مئی سنین صدر لالہ چنی لال بجاے صاحبزادہ محمد نظام علیخان صاحب - عامل پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک مامور ہوئے

اور اونکی پیشکاری مین اسی تاریخ لالہ جگناتھہ پرشاد مقرر کرے گئے - اور اسی ایام مین سید محمد حیدر علی بجاے حکیم محمد عبد الصمد خان عامل پرگنہ شاہزادہ علاقہ ریاست ہذا ہوے - بتاریخ بست و سوم ماہ شعبان المعظم مطابق بست و ہشتم ماہ مئی سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر رپورٹ سالتمام تشریف فرماے چھاونی دیولی ہوکر بعد چندے واپس تشریف لائے بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد عبد الباقی خان خلف صاحبزادہ احمد خانصاحب کا شمس جہان بیگم دختر محمد فخر الدین خان گو الیاری سے منعقد ہوا العداد مہر پنجہزار روپیہ یکصد روپیہ معجل باقی موجل - بتاریخ چہاردہم ماہ ذی قعدہ مطابق شانزدہم ماہ اگست سنین صدر شبکو سے حضور پرنور فرزند ارجمند تولد ہوا اوس گوہر گرانبہاے اجلال کا نام صاحبزادہ محمد فاروق علیخان رکھا گیا - بتاریخ یازدہم ماہ مذکور مطابق ہفتدہم ماہ سطور سنین صدر اہلیہ صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب نے انتقال کیا - بتاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ مطابق بستم ماہ اگست سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر فائز الریاست ہذا ہوکر بنگلہ پر نزولکش ہوے - مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی - اور صاحب موصوف نے حضور والا سے چند بار مرۃ بعد اُخریٰ ملاقات فرمائی - اور کارروائی کل محکمہ جات و دفاتر کو ملاحظہ فرمایا - بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور والا بدستور قدیم بصد تزئین و آئین خوشترین بمعرض وقوع آیا - اس تقریب فرحت ترتیب مین مولف نے یہ قصیدہ پیشکش کیا ؎

شورش انگیخت بجان نرگس فتانش بین ‏ — ‏ کاوش انداخت بدل شوخیٔ مژگانش بین

نشکند ہر نگہش نیش بچشم کژدم ‏ — ‏ پوست از مار کشد طرّۂ پیچانش بین

با حریفانِ جفا پیشہ نگر بستن عہد ‏ — ‏ با اسیران وفا سستیٔ پیمانش بین

یک نمک پاس دلِ ریش و دگر بخیہ گشا ‏ — ‏ گریۂ من نگر و غنچۂ خندانش بین

زلفِ او از دلِ دیوانۂ من شور فزاست ‏ — ‏ بنگر این سلسلہ و سلسلہ جنبانش بین

ہیچ یار یکہ جدا ماندہ بیار آمیزد ‏ — ‏ با دل خستہ ہم آغوشیٔ پیکانش بین

قاصد آسودگیٔ وصل ز زندگان پرس ‏ — ‏ نالۂ من ہمہ بیتابیٔ ہجرانش بین

مرد ماندگر فتار بلاے چشمش ‏ — ‏ رائج این فتنہ و آشوب بدورانش بین

آمد از مصر نسیمے بسواد کنعان ‏ — ‏ سبز شد باغِ زلیخا گل حرمانش بین

سینه‌ور دهر تیغ مست از مژه پر خون آب　　جوش این ابر سیه بنگر و بارانش بین

یارب آن زلف ندانم بچه بازی پرداخت　　گوی دل را همه جا در خم چوگانش بین

کے کند شکوه غلط از نظر بد یوسف　　خط نیلے بر رخ از سیلے اخوانش بین

خواب راحت بود از چشم نظر بازان دور　　دل بر آئینه منه آئینه حیرانش بین

نیست در قسمت دیوانه مزاج آسایش　　راحت یکنفس و رنج و فراوانش بین

همچو مجنون بتما بادیه پیمائے شوق　　محمل لیلی جان چشم غزالانش بین

اشک من موج زنان از مژه آمد بکنار　　صدف دیده نگر گوهر غلطانش بین

بلبل خامه کے از نغمه بماند خاموش　　هوا دارے گلزار غزل خوانش بین

غزل

ماه اردی ست بیا جوش گلستانش بین　　زلف سنبل نگر خوبی ریحانش بین

نیست سودا زده را با چمن گل سروکار　　میکشد دامن دل خار بیابانش بین

دل که با زلف تو پیچید نمیگردد جمع　　طمع سر ما رشد احوال پریشانش بین

طائرے نیست که بود ز کمانش مجروح　　داد در قبضه که این ناوک پرانش بین

همه شب شمع دلم سوخت سحر شد خاموش　　حال آغاز چنان دیدی و پایانش بین

از صنم تا بصمد فرق حضیض و اوج است　　پستی این نگر و فر به شانش بین

آبرو جشن طرب ساخت ز نواب جهان　　که جهانگیر و جهاندار جهان بانش بین

اسم اعظم شمرد اسم شریفش آصف　　انس و جان تابع امرے چو سلیمانش بین

بلبل خامه ز گلریزی جوشش خورسند　　طوطی خامه بحرف از شکرستانش بین

موئے باریک معانی کشد از طره شعر　　شانهٔ فکر رسا طبع سخندانش بین

قطره از پرورش اوست محیط اعظم　　ذره خورشید جهانتاب ز احسانش بین

چونکه در بزم نشید بشرف خورشید است | چونکه در رزم رود کار نمایانش بین
رشحهٔ خضر بود جرعهٔ جام سے او | عالمی زنده بالطاف فراوانش بین
باد پائش اگر آید بجلو ریزئے خویش | عرصهٔ چرخ و زمین تنگ بمیدانش بین
کرد تسخیر جهان نکهت خلقش چون گل | سرکشان را همه جا بندهٔ فرمانش بین
بسکه در قبضهٔ او هست شجاعت جوهر | تشنهٔ خون عدو تیغ درخشانش بین
بدعا خواسته او تا قلم آمد بزبان | زندگی بخش تر از چشمهٔ حیوانش بین

عمر او کرد ز اقبال چراغی روشن
حفظ حق در همه احوال نگهبانش بین

اور اسی ایام مین ظفریاب خان خلف خانصاحب مستجاب خان خسر صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور نے انتقال کیا۔ اوس مسافر ملک بقا کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے ۔

ماتم نوجوان حسرت افزا
۱۳۰۲ھ

اور اسی ایام مین والدہ صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب سعید خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب مشرق نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا اوس راہی ملک جاودانی کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے۔

اے ماتم حسرت فزا منود
۱۳۰۲ھ

بتاریخ یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۴ھ مطابق سی ام ماہ ستمبر ۱۸۸۶ء خانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل کو خطاب مشیر قانونی کچوڈیشل سرکار والا سے عطا ہوا اور اسی تاریخ مین بابو ونایک راؤ اہلکار خزینہ نگران دفتر دیوانی و بخشیگری ہوئے اور بتاریخ سوم ماہ محرم الحرام مطابق دوم ماہ اکتوبر سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک رونق افروز ریاست ہذا ہوئے رسم مشایعت و مدارات و سلامی وغیرہ حسب معمول عمل مین آئی۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور مطابق یازدہم ماہ مذکور روز شنبہ حضور پرنور دام اقبالہ نے بنظر انصاف نذر باغ مین اجلاس عام فرمایا و بنفس نفیس اکثر مقدمات فیصل فرمائے۔ اور یہ اجلاس عام ہر ماہ مین دو بار بطور علی الدوام مقرر فرمایا بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور مطابق بست و یکم ماہ مسطور سنین صدر روز پنجشنبہ سیٹھ لیوچند دیپ چند ساکن رتلام مع گماشتگان خود بنابر ملازمت حضور بسواری کالسکہ بسبد قلعہ معلی تک

حسب الحکم بہ بنگلہ والا جاہ فرودگاہ دیوانخانہ ہوا اور ایک اشرفی و پنجروپیہ بطور نذر پیش کئے اور گماشتگان سیٹھ مسطور نے بھی حسب قاعدہ نذرین پیش کین - حضور والا نے سیٹھ مذکور کی تعظیم فرما کے معانقہ کیا اور در بارۂ غلہ پرگنہ سرونج و کمی سود وغیرہ تا پانزدہ منٹ گفتگو رہی بعد ازان سیٹھ مسبوق الذکر حضور والا سے مرخص ہوکر اپنی فرودگاہ پر واپس آیا - بتاریخ ہشتم ماہ صفر المظفر مطابق پنجم ماہ نومبر سنین مذکور بہنگام شام اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر کی خوشدامن صاحبہ نے انتقال کیا - بتاریخ بست و نہم ماہ صفر المظفر مطابق بست و ششم ماہ نومبر سنین صدر کپتان ٹی سی پیر صاحب بہادر بمشاہرہ ایکہزار روپیہ ماہوار علاوہ زر بھتہ بنابر بندوبست پیمایش اراضی کل پرگنات علاقہ ٹونک مامور ہوئے - بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول مطابق [illegible] ماہ دسمبر سنین صدر کپتان صاحب بہادر موصوف فائز ریاست ہذا ہوئے - بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول مطابق ششم ماہ دسمبر سنین صدر دس بجے دن کے کرنیل جان ہڈلف صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ فائز الریاست ہذا ہوئے حضور انور نے مشایعت صاحب موصوف کی بخ کے طور پر موضع چندلائی علاقہ ٹونک تک فرمائی سلامی و مدارات و مشایعت حسب دستور قدیم عمل مین آئی چار بجے دن کے صاحب بہادر ممدوح بمشایعت دو صاحبزادگان اہل خاندان بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تواضع عطر و پان وغیرہ بمعرض وقوع آئی بتاریخ ہشتم ماہ مرقوم الصدر مرزا محمد اکبر علیخان برادر کلان مرزا احمد علیخان وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک بمشاہرہ یکصد و پنجاہ روپیہ ناظم کل سائرات مقرر ہوئے بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی مطابق سی ام ماہ دسمبر سنین صدر حسب الحکم حضور حسب استدعائے رئیس پاٹن چہار زنجیر فیل مع ہودج نقرہ و جھل ہائے زرین و یک رسالہ خاص سواران اردلی بتقریب شادی کتخدائی رئیس موصوف کہ دختر رئیس کشن گڈھ سے قرار پائی تھی روانہ ہوئے محمد افضل یار خان نبیرۂ طالع یار خان مرحوم دہلوی حسب الحکم حضور تاریخ یازدہم ماہ مذکور لغایت شانزدہم ماہ ربیع الثانی سنین صدر ناظم مقدمات صیغہ مرافعہ رہے بعد ازان ناظم محکمہ منصفی پرگنہ سرونج بمشاہرہ ہشتاد روپیہ باختیار سماعت مقدمات تا یکہزار روپیہ مامور ہوئے اور اسی تاریخ محمد آصف خان صاحب خسر جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بعہدۂ منصفی پرگنہ ٹونک بشاہرہ پنجاہ روپیہ و سید فضل حسین بہ منصفی پرگنہ چھبڑہ گوگور بمشاہرہ ہفتاد روپیہ و سید ابراہیم بہ منصفی پرگنہ نیماہیڑہ بمشاہرہ پنجاہ روپیہ مامور ہوئے پیش ازین عہدۂ منصفی ریاست ہذا مین نتھا اسی زمانہ مین یہ جدید عہدہ منجانب حضور والا مقرر ہوا بتاریخ بستم ماہ ربیع الثانی مطابق پانزدہم ماہ جنوری سنین صدر محمد بخت خانصاحب رئیس کوروائی رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے - اور محمد منور خان نبیرۂ رئیس مغفور ریاست

گوروائی کے حاکم قرار دیے گئے۔ اور اسی تاریخ محمد نجف خان ناظم عدالت اپیل مشیر قانونی جوڈیشل و صاحبزادہ حافظ
محمد اسحق خانصاحب و منشی سید رشید الدین پرنسپل میو کالج ریاست ہذا حسب الحکم حضور والا بنابر اجرائے قوانین عدالت
و انتظام پیمائش وغیرہ بطور دورہ پرگنات روانہ ٹونک ہوئے بتاریخ دوم ماہ جمادی الاول بست و ہفتم ماہ جنوری سنین صدر
روز پنجشنبہ دس بجے دن کے حضور والا مع چند صاحبزادگان عالیشان و مصاحبان خدمت توامان بنابر سیر و شکار بجانب
علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے شیخ محمد انوار الدین عامل علیگڈہ کے حسن کارگذاری اور بیدار مغزی سے
حضور والا نے خوش ہو کر خلعت شش پارچہ قیمتی یکصد و شانزدہ روپیہ مع پروانہ خوشنودی مزاج اقدس عطا فرمایا بتاریخ
نہم ماہ جمادی الاول مطابق چہارم ماہ فروری سنین صدر نو بجے دن کے حضور والا علیگڈہ سے فائز ریاست ہذا ہوئے
بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول مطابق چہاردہم ماہ فروری سنین صدر شریف محمد ابن محمد عبد اللہ آفندی بنابر ملاقات حضور والا سواری
کا سکہ دیوانخانہ خاص میں حاضر ہوئے اور تحف (جمع تحفہ ۱۲) دہ ہدایا کہ مکہ معظمہ سے لائے تھے پیش کئے بتاریخ بست و دوم ماہ
جمادی الاول مطابق شانزدہم ماہ فروری سنین صدر حسب الحکم گورنمنٹ جملہ قلمرو سرکار انگریزی میں روشنی چراغان بتقریب
جشن جوبلی (دام اقبالہم) بمعرض وقوع آئی چنانچہ بتاریخ مذکورہ چار بجے دن کے حضور والا نے دربار عام فرمایا اور جملہ صاحبزادگان
اہل خاندان و جاگیرداران و اہلکاران وغیرہم حاضر دربار ہوئے بعدازان ایک اسپیچ باظہار خوشنودی و مسرت کھڑے ہو کر پڑھا گیا
بعد اختتام اسپیچ ایکسو ایک فیر توپ کے بطور تہنیت سر ہوئی اور قواعد جنرل سواران و پیادگان باقاعدہ عمل میں آئی دہنگام
شب روشنی چراغان جملہ امکنہ سرکاری و بازار ہائے ریاست ہذا میں بصد آئین ہیں و طرز خوشترین بمعرض ظہور آئی اور
آتشبازی نے قلعہ معلی میں رات کو دن بنا یا اور سیزدہ (۱۳) کس محبوس محبس صدر سے رہا کئے گئے اور اسی تقریب فرحت
قریب میں جانب ریاست ہذا سے سرائے وکٹوریہ کراؤنہ رود بناس پر بجانب شرق (بیطاقہ) متصل موضع بورکھنڈی خرد باہتمام صاحبزادہ
حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ناظم محکمہ فوجداری دگیرای جہت آسایش مسافرین و مترددین تعمیر ہوئی اور مبلغ ایکہزار روپیہ
کی ہنڈوی بنابر صرف تعمیر مکان انسٹیٹیوٹ واقع لندن کہ منجانب شاہزادہ والاجاہ ویلز صاحب بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ قیصر ہند
تعمیر ہوتا ہے ریاست ہذا سے بھیجے گئے اور مبلغ پچاس روپیہ کا تار بنام فارن سکرٹری گورنر جنرل بہادر مشعر مضمون مبارکباد
دیا گیا۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ مزبور سنین صدر سید محمد سعید اہلکار محکمہ محتشمہ نیابت حسب الحکم حضوری
بنابر مشایعت پسران نواب زین العابدین خانصاحب خسر حضور والا تا رود بناس مع یک زنجیر فیل و پنج سواران رسالہ خاص

بھیجے گئے اور بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور مطابق پانزدہم ماہ مسطور پسران نواب صاحب موصوف حاضر دربار ہوئے۔ بتاریخ پنجم ماہ مارچ سنہ صدر خریطہ صاحب اجنٹ بہادر مرقومہ شانزدہم ماہ فروری مع خریطہ فارسی مورخہ ہفتم ماہ مذکور جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہندلارڈ ڈفرن صاحب وخریطہ جوابی مشعر خوشنودی گورنمنٹ باظہار مسرت وبشاشت انعقاد دربار بروز سال پنجاہ ملکہ معظمہ قیصر ہند ونامہ بخط انگریزی خاص نواب صاحب ممدوح المدح شرف صدور وعز ورود لایا - چار بجے دن کے باجتماع اہل خاندان ومعاندین ومعززین ریاست دربار عام ہوا اور مضمون ترجمہ نامہ وخریطہ مع اسپیچ بآواز بلند سر دربار سنایا گیا اور اکتیس ۳۱ فیر اتواب کے لیطور تہنیت سر ہوئی بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق سوم ماہ مارچ سنین صدر روز پنجشنبہ ہنگام صبح صادق مولوی عبد الملک خانصاحب خاف مولوی محی الدین خان صاحب قوم اوزبک رہگرائے منزل ناگزیر ہوئے مولوی صاحب مرحوم کی تاریخ ولادت ۱۲۵۳ھ ہے انہون نے چند علوم مثل معقول وریاضی وہیئت وہندسہ وبیان ومعانی وبدیع وغیرہ شمس العلما حضرت مولانا عبد الحق صاحب خیرآبادی ومولوی عبد العلی صاحب ومفتی سعد اللہ صاحب سے حاصل کیے تھے شعر فارسی بہت عمدہ فرماتے تھے اکثر مشاعرون مین مولوی صاحب مغفور وخاکسار مؤلف شریک جلسہ رہے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے مؤلف نے یہ دو قطعہ تاریخ وفات کہے ؎

اندرین عہد رنج وغم آلود — کہ پُر از یاس وخالی از عشرت

پنجشنبہ بُد از شہور ششم (یعنے جمادی الثانی ۷) — کرد علامۂ زمان رحلت

گشت ختم پاسے فرق وفرق جنان (یعنی دل) — مرد عبد الملک ملک سیر ۱۳۰۴ھ

ایضاً

سے سرو پا ماند در آفاق از جور اجل — حسرتا شعر وادب علم وخرد فضل وکرم ۱۳۰۴ھ

اور الفاظ منظور حق ۱۳۰۴ھ سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے - مولوی صاحب موصوف مغفور کا کلام معجز نظام مشتے نمونہ از خروارے یہان درج ہوتا ہے ناظرین زور طبع ملاحظہ فرمائین

غزل

دارم ز بیداد بتان صد سوز ہجران در بغل — ہر قطرہ اشکم چکید جسم سوزان در بغل

بینید چو بخت خفتہ ام آن چشم فتّان در بغل — بے دیدن نگاہ شوخ او حسن صفاہان در بغل

دارد تمنا حسرت وامید حرمان در بغل — صد آرزوہا ہست بر داریم سوزان در بغل

دارد دلم از داغہا جوش بہاران در بغل | چشم ز لخت خون چکان سوز چراغان در بغل

آہم عملداری کند داغم سپر گیرد بکف | چون فوج اشکم صف کشد در دیدہ مژگان در بغل

آتش بہ تن افگندہ ام دودے بسر افزودہ ام | بگرفتہ ام از عشق او تا شمع سوزان در بغل

ہر طفل اشکم مے برد لختے ز دل در دامنم | آرند چون در مدرسہ سیپارہ طفلان در بغل

خونابہ ہا دارم بدل زینگونہ در جوش جنون | دارند چون مینای می ہر لحظہ مستان در بغل

بنیر غبار کوے او گر ذرہ از صبحدم | در زر طباشیر سحر صد مہر تابان در بغل

دیدم ز کوے مہوشان در شب گریزان شیخ را | تسبیح و دستارش بکف تقوی و ایمان در بغل

صد خنجر بیداد را یک غمزہ ات باشد بدل | یک ناوک نازت را صد نوک پیکان در بغل

یک چشم سفاک ترا صد خون جانبازان بسر | صد عاشق جان خستہ را یک درد ہجران در بغل

از موے زلفت شانہ را چاک فراوان در جگر | در روے تو آئینہ را صد چشم حیران در بغل

جیحون خونش جوش زن دریاے اشکش موج زن | در درد دلم در عشق او زینگونہ سامان در بغل

گل مشت زر گیری بکف یا چاک سازی جامہ ات | نایدبت طناز من زینگونہ آسان در بغل

دارند از نظم ملک قدسی و خستہ دمبدم | بر لب سخنہا رائگان مضمون پریشان در بغل

بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر روز پنجشنبہ رسالہ خاص کہ بحکم حضوری بتقریب شادی کتخدائی رئیس پاٹن کو گیا تھا واپس آیا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور مطابق بست و سوم ماہ مارچ سنین صدر نواب کلب علیخان بہادر فرزند دلبند قیصر ہند دولت انگلشیہ رئیس دلاور طبقہ اعلاے ہندوائی ریاست مصطفے آباد عرف رامپور نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا اور بجای نواب مغفرت مآب نواب محمد مشتاق علیخان بہادر مسند نشین ہوئے۔ بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الثانی مطابق یازدہم ماہ مارچ ہنگام غروب آفتاب کرنیل جان بدلف صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تخلیہ بعد ازان تواضع عطر و پان بعرض وقوع آئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مارچ سنہ صدر سیٹھ سمیرمل سیدمل ساکن دار الخیر اجمیر فائز ریاست ہذا ہو کر حویلی دار الضرب مین فروکش ہوئے

اور اسی تاریخ اجنٹ صاحب بہادر ممدوح راجپوتانہ تشریف لے گئے ہوئے — بتاریخ بست و دوم ماہ مسطور پسران نواب زین العابدین خان
بتقریب شادی صاحبزادہ محمد غیاث الدین حیدر خان مع جنابہ فردوس اعلی زمانی بیگمہ صاحبہ ہمشیرہ خود بجانب دار الخیر اجمیر
روانہ ہوئے مگر باستماع خبر وحشت اثر انتقال پر ارتحال رئیس رامپور تقریب شادی بمعرض التوا آئی - واضح ہو کہ حضرت
حاجی الحرمین شریفین نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر فرمانروائے ریاست رامپور نے بعوارض چند در چند
بتاریخ چہارم ماہ رجب المرجب سنہ صدر روز چہارشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون
حضرت مرحوم کی ذات سے ایک عالم فیضیاب تھا چنانچہ جامع مسجد دہلی کی مرمت کے واسطے لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا -
نہر زبیدہ خاتون جو درمیان عرصہ عرفات و ہند ہے اوسکی درستی مین ایک سرمایہ کثیر خرچ کیا - جن لوگون پر ریاست کا قرض تھا یک قلم
معاف فرمایا - ہمارے حضور والا کو جناب نواب صاحب مرحوم کے انتقال فرمانے سے سخت افسوس ہوا بحکم حضور ایک
دن کی تعطیل دفاتر مین رہی اور ایک دن کل بازار کی دکانین بند کی گئین - اسی تاریخ شریف علی ابن منصور کمی بنابر ملاقات
حضور والا حاضر دربار ہوئے اور تحائف بکیہ پیشکش کئے سرکار سے مبلغ یکصد روپیہ بطور رخصتانہ معزی الیہ کو مرحمت
ہوا - بتاریخ پنجم ماہ شعبان المعظم مطابق بست و نہم ماہ اپریل سنین صدر یوم جمعہ جناب نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کہ بدار الخیر
اجمیر تشریف فرما ہوئین تھین بمشایعت صاحبزادگان و اہلکاران ریاست واپس تشریف لائین - بتاریخ ششم ماہ مئی سنہ
صدر گیارہ بجے دن کے اجنٹ صاحب بہادر ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات
حسب دستور قدیم عمل مین آئی بتاریخ ہفتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے -
مشایعت و سلامی و تواضع عطر و پان ہنگام رخصت بمعرض وقوع آئی بتاریخ چہاردہم ماہ مسطور صاحب اجنٹ بہادر و حضور والا
بنابر ملاحظہ کوٹھی نو تعمیر واقع قلعہ معلی کہ جہت نشست ممبران کونسل حسب تجویز افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد
عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست تیار ہوئی تھی تشریف لے گئے صاحب زادہ
صاحب بہادر نائب الریاست مع جملہ ممبران کونسل حاضر ہوئے حضور والا نے نسبت اجرائے کارروائی محکمہ عالیہ کونسل
حکم ناطق فرمایا - بتاریخ پانزدہم ماہ مزبور بموجب حکم حضور والا دربار محکمہ عالیہ کونسل نے صورت انعقاد پائی اور ہر ایک ممبر کو جدا جدا
عہدے سرکار والا سے حسب تفصیل ذیل عطا ہوئے

نقشہ کیفیت ممبران کونسل مع عہدہ و تعداد مشاہرہ

نمبر شمار	نام ممبر	عہدہ مع تنخواہ	صیغہ جات
۱	صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست	والیس پریزیڈنٹ للعہ	تعمیل احتیاطات اضلاع غیر سررشتہ جیل صدر و پرگنات ـ پولس صدر و پرگنات شفاخانہ صدر و پرگنات ـ عدالتہائے صدر و پرگنات ـ اپیل مقدمات مال ـ دفتر دیوانی و امور انتظامی مداخل و مخارج مال و سوائی تحصیل وصول مالگزاری و مقدمات اراضیات و لگان زمین جاگیر و معافیات و خیرات و جمیع مقدمات و معاملات متعلق حق حقوق اراضی وغیرہ ـ نگرانی کل صیغہ جات و دیگر کارخانجات سرکاری و جملہ امور متعلقہ ریاست انتظام و نگرانی کل کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ
۲	صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ	ممبر معہ	فوج صدر و پرگنات ـ قلعہ جات ـ گولہ و باروت وغیرہ ـ کوٹھیار متعلقہ فوج ـ
۳	بابو ونایک راؤ	ممبر اماہ للعہ	خزانہ ـ حساب داد و ستد ـ سائر صدر و پرگنات ـ دارالضرب صدر پرگنات دفتر بخشیگری کل ـ تعمیر صدر و پرگنات ـ
۴	خان صاحب محمد نجف خان	ممبر ابماہ ۵عہ	عدالت اپیل ـ عدالت دیوانی صدر ـ عدالت فوجداری صدر ـ منصفی ہائے پرگنات فوجداریہائے پرگنات ـ
۵	مرزا محمد علیخان	ممبر ۵سہ	مینوسپلٹی ـ مطبع ـ سرحدات و جنگلات ـ سررشتہ تعلیم صدر و پرگنات ۱۲ منہ
۶	سید رشید الدین احمد	سکرٹری ماہر	تعمیل احکام والیس پریزیڈنٹ ـ اجرائے کاغذات ـ نگرانی کل عملہ ـ نگرانی کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ

بتاریخ یازدہم ماہ شعبان مطابق پنجم ماہ مئی سنین صدر روز پنجشنبہ گیارہ بجے دن کے کرنیل جان بڑلف صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاروتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات و ملاقات حسب دستور قدیم بمعرض وقوع

آئی بتاریخ پانزدہم ماہ مئی سنہ صدر علی الصباح صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک راہی چہاونی دیولی ہوے - ماہ اپریل
۱۸۸۶ء کرنیل سی کی ایم والٹر صاحب بہادر بجاے کرنیل براڈ فورڈ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان مقرر ہوئی - بتاریخ دہم ماہ
رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۴ھ صاحبزادہ محمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب وصاحبزادہ نصیر الدین حید خان صاحب
عرف جانی صاحب پسران نواب زین العابدین خان صاحب بمشایعت سید محمد سعید اہلکار محکمہ نیابت مع پنج سوران رسالہ
ویک زنجیر فیل وچوبدار وہرکارہ تاباغ صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہوے مہمانداری وغیرہ
تاقیام صاحبزادگان موصوف بحسن وجوہ بمعرض وقوع آئی بتاریخ بست سوم ماہ مذکور خلعت اماعہ کا بدین تفصیل ذیل صاحبزادہ احمد رضا خان
صاحب عرف پیارے صاحب کو سرکار والا سے مرحمت ہوا - دوشالہ سرخ یک جفت (ماعہ) - شالی رومال یک (لعہ)
کمخواب یک تہان (ع) - سندیل یک (معہ) - سیلہ بنارسی (للعہ) - تہان سفید دو عدد (معہ) - مالا سے مرواریدیک (للعہ)
بتاریخ بست ونہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق بست ویکم ماہ جون ۱۸۸۷ء کو بتقریب جشن جوبلی حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند
دامت سلطنتہا جو بتاریخ شانزدہم ماہ فروری ۱۸۸۷ء کو ریاست ہذا مین دربار منعقد ہوا تہا اور بندگان حضور والا نے علاوہ امور
رفاہ عام کے بیادگار جشن جوبلی حضور ملکہ قیصر ہند ریاست ہذا مین اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت وحرفت کے
جاری کرنے کا تجویز فرمایا تہا کہ اوس سے تمام رعایا کو فائدہ پہونچے چنانچہ بتاریخ مذکورہ بالا بتقریب افتتاح مدرسہ مسطور جو مکان
کہ اس کام کے لئے تجویز ہوا تہا اوسمین دربار شاہانہ منعقد فرماکر حضور اقدس دام اقبالہ نے یہ اسپیچ اپنی زبان مبارک سے ارشاد
فرمائی بعدہ توپخانہ سرکاری سے ایک سو ایک شلک سلامی کے سر ہوئے -

اسپیچ منجانب حضور لامع النور عالیجناب معلی القاب حضرت امین الدولہ وزیر الملک حافظ قرآن نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر فرمان رواے ریاست ٹونک خلد اللہ ملکہ وحشمتہ

ہم اپنے بادشاہ جمجاہ حضرت ملکہ قیصرہ ہند دامت سلطنتہا کے جشن جوبلی کے اظہار خوشی مین دربار فرما چکے ہین تمام ممالک ہند
مین بڑی بڑی تیاریان اور خوشی کے جلسے منعقد ہوے تہے - انگلستان مین اس عظیم الشان جشن کا جلوس آجکل ہو رہا ہے
آج کی تاریخ دارالسلطنہ لندن مین ایسا جلوس ملکانہ جوبلی کے خوشی کا ہوا ہوگا کہ آج تک کسی یورپ کو وہ دن نصیب نہین ہوا تہا

مختلف سلطنتون کے قائم مقام اور تمام شاہی خاندان کے ممبر اور بعض رؤسا ہند اس جلسے مین شامل ہین درحقیقت ایسے
عالیشان جشن کی خوشی جسقدر ہو زیبا ہے گزشتہ دربار مین ماہدولت نے حکم دیا تھا کہ علاوہ امور متذکرہ رفاہ عام کے یادگار اس جشن
کے اپنی ریاست مین اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت وحرفت جاری کرینگے جس سے ہماری رعایا کو فائدہ حاصل ہو
اور اس مکان کو جسمین ماہدولت مع اراکین ریاست رونق افروز ہین اوس مدرسہ کے واسطے تجویز کیا تھا پس آج یہ دربار اوس
مدرسہ کے رسم افتتاح مین ماہدولت نے منعقد فرمایا ماہدولت حکم دیتے ہین کہ اسوقت یہ کارخانہ جاری ہو صمـــے اوسکے
مصارف کے لیئے دیا گیا اور آیندہ کو سمـــے تک سالانہ واسطے خرچ کے منظور فرمایا گیا اور حضور ماہدولت مناسب خیال
فرماتے ہین کہ یہ کارخانہ واسطے اجرا کے زیر انتظام مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات مقرر کیا جاوے یقین ہے کہ وہ اس کام
کو حسب منشاے ماہدولت اچھی طرح سے انجام دینگے ہماری عوام رعایا کے لیئے یہ امر قابل شکوری ہے کہ بطفیل اس
عظیم الشان جلسہ جوبلی حضرت قیصرہ ہند کے اونکی آسایش کے لیئے اس کارخانہ کا صرفہ حضور ماہدولت نے منظور کیا ۔
آخر مین ہم دعا کرتے ہین کہ حضرت ملکہ معظمہ کا سایہ رحمت پایہ دوام کو ہمارے سرون پر قائم رہے ۔ بعد اسکے مرزا محمد اکبر علیخان ناظم
سائرات نے بعد اداے شکریہ یہ اسپیچ پیشگاہ حضور پر نور مین گزارش کی ۔

اسپیچ منجانب مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سائرات

اے صاحبان دربار مین حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کی اس پرورش خاص کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جو حضور ممدوح نے اس
کام کی اہتمام کے لیئے مجکو مختص فرمایا مجکو صناع مطلق کی عنایات سے امید ہے کہ یہ کارخانہ صنعت جو حضور نواب صاحب بہادر دام ملکہ
نے بنظر رفاہ عام پرورش رعایا بیادگار جشن جوبلی اعلی حضرت قیصرہ ہند خلد اللہ ملکہا آج اجرا فرما کر میرے سپرد فرمایا ہے مین اسکی ترقیات
مین ہمیشہ دل سے سعی کرتا رہون گا مجکو ہمیشہ اس بات کا خیال رہے گا کہ علاوہ معمولی حرفت وصناعی کے اس کارخانہ مین آلات
کشاورزی زیادہ تیار ہون جس سے غریب زمیندارونکو کہ اونکی خوشحالی سبب حقیقی ترقی ریاست و رعایا ہے ہو ۔ مجکو امید ہے
کہ اس پانچہزار روپیہ نقد سے جو سرکار دام اقبالہ نے اسوقت واسطے اجراے کارخانہ عنایت فرمائے اور آیندہ چھہ ہزار روپیہ
سالانہ کا خرچ منظور فرمایا یہ جسقدر سلطان ہین ان سے اسیقدر خیر کے کام ہونگے ہم سب کو بعد شکریہ حضور دعا کرنی چاہیے
کہ مجیب الدعوات ہمارے عادل منصف مزاج رعایا پرور غریب نواز حضور نواب صاحب بہادر کو ابد الآباد با اقبال جاہ زندہ وسلامت

کہے آمین رب العباد۔ بعد اختتام اس اسپیچ کے حضور پُرنور دام ملکہ نے نسبت مرزا محمد اکبر علیخان مخاطب ہوکر کمال عنایت و نوازش خسروانہ سے ارشاد فرمایا کہ اسی کارخانہ کی نگرانی پر کچھ منحصر نہیں ہے یہ کچھ کام ایسا نہیں ہے بپیشگاہ ما بدولت سے آیندہ کو اور بڑے کام تمہارے تعلق ہونگے جو وقتاً فوقتاً ملتے رہینگے۔ اسی ایام مین حدیقۃ الاخبار کا نام کہ عرصہ سنہ سال سے جاری ہوا تھا حسب منشاے حضور والا تبدیل ہوکر سفیر ٹونک نام رکہا گیا۔ بتاریخ پنجم ماہ شوال المکرم مطابق بست و ہفتم ماہ جون سنین صدر صاحبزادہ حبیب صاحب بہادر نائب الریاست والیس پریزیڈنٹ کونسل مع صاحبزادہ حافظ محمد عبید الرحمن خان صاحب برادر حضور پُرنور باپروانۂ حضوری متضمن معافی قصور صاحبزادہ احمد علیخانصاحب موسومہ صاحبزادہ موصوف مع بست و پنج سواران رسالہ و دو ہرکارہ و دو چوبدار و یک زنجیر فیل و یک فینس بجانب جے پور تشریف فرما ہوے اور حکم معافی قصور صاحبزادہ صاحب موصوف کو پہونچایا اور تین روز وہان قیام فرماکر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تن تنہا جے پور سے فائز ٹونک ہوئے اور سواران رسالہ و چوبدار وغیرہ صاحبزادہ احمد علیخانصاحب کے ہمرکاب ہوکر بتاریخ سیزدہم ماہ شوال مطابق ہشتم ماہ جولائی سنین صدر فائز ریاست ہذا ہوے حضور والا کہ بندآب یختہ پر رونق افروز تھے صاحبزادہ صاحب موصوف سے ملاقی ہوے اور صاحبزادہ صاحب کو اونکے مکان پر پہنچا کر داخل قلعہ معلی ہوے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق بست و یکم ماہ جون سنین صدر باجتماع اہل خاندان و اراکین ریاست دربار جوبلی افتاح کارخانہ حرفت و صنعت جیلخانہ منعقد ہوا یکصد و یک فیر توپ سلامی کے بطور تہنیت سر ہوئی بتاریخ بست و ششم ماہ اگست مطابق سوم ماہ ذی الحجہ سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کوہ آبو سے فائز ریاست ہذا ہوے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ پنجم ماہ مسطور سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب شفیق خلف صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مغفور نے بشب جمعہ انتقال فرمایا بعد نماز جمعہ اوس مسافر ملک بقا کو منزل ناگزیر تک پہونچایا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات حضرت نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

دریغا کہ شد خانِ والا نژاد	زچشمِ خلائق نہان زیرِ خاک
پے سال تاریخ رحلت اسد	بگفتم بود داخلِ خلدِ پاک

۱۳۲۴

بتاریخ ششتم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و ہفتم ماہ اگست سنین صدر محمد ممتاز حسین خان ساکن سنبھل بعہدہ وکالت رزیڈنسی مشرقی راجپوتانہ مامور ہوے بتاریخ ہفتم ماہ مذکور مطابق بست و ہشتم ماہ مسطور حکیم محمد عبد الصمد خان ناظم عدالت دیوانی باضافہ یکصد روپیہ

عامل پرگنہ پڈاوہ ہوے بتاریخ نہم ماہ ذی الحجہ مطابق یکم ستمبر سنین صدر مرزا نواب علیخان برادر کلان مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ سرحدات وجنگلات بعہدہ سکرٹری دربار بشاہرہ یکصد روپیہ بلاوضع کسرات خزینہ مامور فرمائے گئے بتاریخ سیزدہم ماہ مسطور مطابق پنجم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر ٹونک سے بجانب سجے پور روانہ ہوئے مشایعت وسلامی ومدارات حسب دستور قدیم عمل مین آئی بتاریخ بست ودوم ماہ مذکور مطابق چہاردہم ماہ مزبور سنین صدر دربار تقریب فرحت قریب جشن سالگرہ حضور والا حسب آئین قدیمہ بصد تزک واحتشام منعقد ہوا اس تقریب مین مولف نے یہ قصیدہ پیش کش کیا

چو غنچہ ام سروکار ست با دل افگار — مدام گل چہ نسیم وصبا بود چہ بہار

نماند جمع چو سنبل دل از پریشانی — کہ دیدہ ام چہ قدر پیچ وتاب طرۂ یار

برنگ گل کہ درین بوستان نمی خندم — خطر بود بدل من ز زخم خنجر خار

کنم چو بلبل غمدیدہ آشیان بدرود — کہ میکشم بگلستان ز باغبان آزار

بسان طوطی اگر گاہ در سخن آیم — پذیرد آئینۂ خاطر از نفس زنگار

چو عندلیب بدام وقفس گرفتارم — مرا بحلق گرہ گشتہ است نالۂ زار

گلے ز باغ وبہار خیال اگر چینم — خلد از و بدل خستہ ام ہزاران خار

بخاک وخون چمن ہمچو لالہ مے غلطم — ز دور چرخ مراد اغماست بر دل زار

ہمیشہ گریہ بر احوال خویش می دارد — مکن خیال کہ از ابر می چکد امطار

باشک وآہ ز شب تا بصبح مے سوزم — مدام مضطرب الحال ہمچو شمع مزار

شکستہ رنگی من جوش ہمچو گل دارد — چو عندلیب ز نالیدن دل افگار

شدست ہر سر مو بر تنم نوا انگیز — ز مہر چرخ ستمگر بسان موسیقار

اگر ز بید کنم آرزوے سایہ بباغ — چو برگ ریز خزان مے شود بعین بہار

برنگ نے نکنم نالہا دگر چہ کنم — سپہر در پئے رنج منست ومن ناچار

بحال من چو کند التفات خود نواب — شود ز مرحمتش بخت خفتہ ام بیدار

اگر بباغ کند جلوہ پیش قامت او — بود لب سرو گلستان چہ طاقت رفتار

بنگارشن بنگر رو جوشش حسن نگینش ۔۔۔ پرو چو باد صبا رنگ از رخ گلزار
اگر زخاک درش سرمہ بدست آید ۔۔۔ کنند روشنی چشم خود اولی الابصار
بنگارشنے کہ شود عدل او چمن پیرا ۔۔۔ ز بیم غنچہ بگرد و غلاف خنجر خار
اگر بمدح طرازی او رجوع کند ۔۔۔ بہ بحر شعر شود ابر خامہ گوہر بار
سگے کہ توسن او در خرام گام زند ۔۔۔ بلغزش آورش پائے کبک کہسار
رقم نگارم نمایم چو وصف شمشیرش ۔۔۔ بگویمش مہ نو یا کہ ابروے دلدار
ز جوہرست سراپائے او ہمہ لبریز ۔۔۔ برنگ صورت آئینہ صاف از زنگار
برو نسیم اگر بوئے از گل خلقش ۔۔۔ شود ز نکہت او شرمسار مشک تتار
دل شکستۂ عالم درست مے سازد ۔۔۔ بمومیائی لطف و عطائے خود بسیار
اگر فتد بہ ہما سایۂ سخاوت او ۔۔۔ ز استخوان چو صدف پُر گہر کند منقار
غبار آئینۂ دل بشوید از عفوش ۔۔۔ برد رجوع کجا معصیت باستغفار
بہار مکرمتش خلق را گلستان ساخت ۔۔۔ بہر سرست از آن شور ہمچو بلبل زار
مدام نشۂ ہمت لبریز بود او را ۔۔۔ بدور او نکشد ہیچ درد سر ز خمار
بر آسمان نشمر دست کس کواکب را ۔۔۔ ولے فضائل ذاتش نمی رسد بشمار
بدور خود نکند مثل و ند او پیدا ۔۔۔ اگر فلک بزند چرخ تا بروز شمار
ز بسکہ منفعتی مے برند از جودش ۔۔۔ دعائے دولت او واجب است بر حضار
بقائے دولت و عمرش فزون بعالم باد ۔۔۔ بچرخ تا کہ بماند ثوابت و سیار

بتاریخ سی ام ماہ محرم الحرام ۱۳۰۵ ہجری مطابق بستیویم ماہ اکتوبر ۱۸۸۷ء کرنیل جان بڈلف صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک مع میم صاحبہ گیارہ بجے دن کے فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشایعت و سلامی و مدارات حسب معمول عمل میں آئی بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر مطابق نوزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر چار بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور والا قصر معلی میں تشریف لائے بعد اختتام کلام اشتیاق تواضع عطر و پان حسب دستور معرض ظہور آئی بتاریخ پنجم ماہ صفر

مطابق دوم ماہ نومبر نو بجے شب کے ایجنٹ بہادر مع میم صاحبہ راہی چھاؤنی دیولی ہوئی بتاریخ ششم ماہ مسطور مطابق سوم ماہ مزبور سنین صدر بوقت شب طبیعت حق طویت بندگان حضور پُر نور جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی اولاً علاج ڈاکٹری تا تاریخ ہفتم ماہ مذکور رہا بعد ازان طبیبان ملازم دار الریاست معالج ہوئے بفضل شافی مطلق و حکیم برحق علاج یونانی سے صحت حاصل ہوئی چونکہ حضور والا کا عزم بنا بر دورہ پرگنات مصمم تھا ناسازی مزاج کی وجہ سے ارادۂ دورۂ پرگنات خیر التوامین رہا بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول مطابق ہفتدہم ماہ نومبر سنین صدر بندگان حضور والا نے غسل صحت فرمایا اور بحبت اداے نماز جمعہ پیشین مع اہلکاران و ملازمان خاص جامع مسجد مین تشریف لائے بعد اداے نماز نظر باغ تشریف فرما ہوئے دو روز تک مجلس میلاد شریف و ضیافت فقرا و مساکین منعقد رہی اور در صدقات و خیرات کئی روز باز رہا بتاریخ یکم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبزادہ محمد عزیز الرحمن خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحمن خان ابن صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب مرحوم کا مساۃ قمر جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبد الکریم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل۔ وبہمین تاریخ بیک جلسہ واحد نکاح صاحبزادہ حبیب الرحمن خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحمن خان صاحب کا شمس جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل تاریخ نہم ماہ مزبور سنین صدر نکاح صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب خلف اصغر امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ کا مساۃ میمونہ بیگم دختر خرد صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب سے منعقد ہوا تعداد مہر پنجاہ ہزار روپیہ دو صد روپیہ معجل و باقی موجل۔ تاریخ بست دسوم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبزادہ ہدایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خان صاحب کا سردار بیگم دختر صاحبزادہ محمد بشیر خان سے منعقد ہوا تعداد مہر ہشت ہزار روپیہ موجل وبہمین تاریخ بیک جلسہ واحد نکاح صاحبزادہ حمید اللہ خان پسر صاحبزادہ حفیظ اللہ خانصاحب کا زبیدہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد بشیر خان سے منعقد ہوا تعداد مہر ہفت ہزار روپیہ موجل۔ بتاریخ بست ونہم ماہ مسطور روز چہارشنبہ دس بجے شب کے اہلخانۂ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب **شرف** نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

بنمود رحلت زدار فنا	چون این بی بی ذی شرف نیکنام
برآمد ز روئے اسد بہر سال	مخلد برین باد جایش مدام

۱۳۰۵ھ

بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الثانی مطابق بست و ششم ماہ دسمبر سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و ایس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل بتقریب دورہ بنابر انتظام ملکی ومالی مع صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات و سید زین العابدین اسسٹنٹ صیغہ اضلاع غیر راہی پرگنہ پڑاوہ ہوئے - پرگنہ مزبور میں ہونیکر عرائض مشعر پرگنہ وقتاً فوقتاً ارسال خدمت بندگان عالی درجت فرمائیں بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول مطابق سوم ماہ فروری سنین صدر صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ فائز ریاست ہذا ہوکر متصل باغ خانصاحب محمد رحیم اللہ خان فروکش ہوئے - حضور والا نے مشایعت صاحب بہادر تا باغ صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم فرمائی -

تفصیل صاحبزادگان واہلکاران ریاست کہ ہمراہ حضور والا تھے

صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر و صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل و خانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل و مشیر قانونی جوڈیشل ممبر کونسل و معتمد خاص - فخر الزمان سید ارشاد حسین خان و بابو نایک راؤ ممبر کونسل - اسی ایام میں این النسیٔن صاحب حدیست ریاست جے پور و ریاست ٹونک فائز ریاست ہذا ہوکر نظر باغ میں حضور والا سے ملاقی ہوئے - بتاریخ دوازدہم ماہ مزبور صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی میں تشریف لائے حسب دستور مشایعت و تواضع عطر و پان عمل میں آئی بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بوجہ خبر تشریف آوری سی کی ایم والٹر صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان فائز ٹونک ہوئے بتاریخ ہجدہم ماہ مزبور بنابر استقبال صاحب کلان بہادر موصوف حسب الحکم حضور والا صاحبزادگان و اہلکاران بدین تفصیل موضع چروہ نج میں بھیجے گئے - شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - سید محمد عثمان بخشی الملک سید محمد سعید اہلکار محکمہ محتشمہ نیابت بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر راجستان و کپتان منٹ صاحب سکرٹر و ڈاکٹر صاحب مع اہل عملہ و فعلہ و کیل ریاست جے پور مسمی گوبند سنگھ فائز ریاست ہذا ہوکر میدان قلعہ معلی میں فروکش ہوئے اتواب سلامی بوجہ تعطیل یوم یکشنبہ نہوئی - بتاریخ بستم ہنگام صبح سلامی اتواب عمل میں آئی - اسی تاریخ نو بجے دن کے حضور والا بنابر ملاقات صاحب کلان بہادر راجستان مع ہمراہیان مفصلہ ذیل فرودگاہ صاحب موصوف پر تشریف فرما ہوئے اور حضور والا کے استقبال کو کپتان ایم جی منڈ صاحب اسسٹنٹ صاحب مقدم الوصف مع چوبدار تا دروازہ قلعہ معلی تشریف لائے -

تفصیل اسماے ہمراہیان حضور پرنور

صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل - صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب ناظم فوجداری - صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب عامل پرگنہ ٹونک - صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج - محمد نجف خان ممبر کونسل معتمد خاص فخر الزمان سید محمد ارشاد حسین خان - بابو ونایک راؤ ممبر کونسل - سید محمد عثمان منشی الملک - سید محمد حسین وکیل سرکار حاضرباش محکمہ ریزیڈنسی راجستان - مولوی سخاوت حسین خان وکیل سرکار حاضرباش محکمہ ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک - جب حضور والا صاحب کلان بہادر راجستان کے خیمہ کے قریب پہونچے صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک نے تا سواری کالسکہ استقبال کیا اور جب حضور انور صاحب کلان بہادر کے خیمہ مین داخل ہوے صاحب بہادر ممدوح الیہ نے تا لب فرش مشایعت کی اور سترہ فیر توپ سلامی کے توپخانہ بخاری سے سر ہوئے بعد گفتگوے شوقیہ و تواضع عطر و پان حضور والا طالب رخصت ہوئے صاحب ایجنٹ بہادر نے بدستور سابق تا سواری کالسکہ پیشوائی کی اور سترہ فیر توپ کے توپخانہ سرکاری سے سر ہوئے اسی تاریخ پانچ بجے دن کے صاحب کلان بہادر راجستان مع صاحب ایجنٹ بہادر سکرتر و ڈاکٹر بنا بر ملاقات حضور والا بمشایعت صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب ناظم محکمہ فوجداری وغیرہ و صاحبزادہ محمد امان خان صاحب تا خیمہ گاہ صاحب کلان بہادر قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور قدیم ملاقات و مدارات و سلامی بمعرض ظہور آئی بتاریخ بست و یکم ماہ مزبور مطابق نہم ماہ جمادی الثانی سنین صدر تین بجے دن کے حضور والا نے صاحب کلان بہادر راجستان سے حسب دستور قدیم ملاقات فرما کے قلعہ معلی مین تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و سوم ماہ مسطور مطابق یازدہم ماہ جمادی الثانی صاحب کلان بہادر راجستان بجانب دار الخیر اجمیر تشریف لے گئے مشایعت و سلامی حسب دستور عمل مین آئی - تفصیل سبد معمولہ فواکہ تر و خشک و بقولات سبز کہ بنا بر عملہ صاحب کلان بہادر ریاست ہذا سے پیش ہوے یہ ہے - صاحب کلان بہادر راجستان ع کشتی - کپتان بیٹ صاحب سکرٹر للعہ کشتی - فواکہ سبز دو کشتی - فواکہ تر سلے کشتی - ڈاکٹر صاحب للعہ کشتی - شارنین صاحب دو کشتی میر منشی صاحب دو کشتی - پارسی دفتر یک کشتی - معرفت وکیل سرکار حاضرباش کوہ آبو صہ کشتی - کشتی زر نقد الـ بعد معائنہ صاحب کلان بہادر کشتی زر نقد حسب معمول ریاست ہذا مین واپس آئی -

تفصیل سبد محمولہ فواکہ تر وخشک و بقولات سبز کر جہت ملاحظہ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے پیش ہوے یہ ہے ۔ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک دہ کشتی ۔ فواکہ تر سے کشتی ۔ فواکہ خشک دو کشتی ۔ میر منشی اجنٹی دو کشتی ۔ نائب میر منشی یک کشتی ۔ سوارس صاحب بہادر سر دفتر انگریزی دو کشتی ۔ معرفت وکیل سرکار حاضرباش اجنٹی دو کشتی یک کشتی زر نقد جو بعد معائنہ صاحب اجنٹ بہادر کشتی زر نقد ریاست ہذا مین واپس آئی ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر راجستان و صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک ریاست ہذا سے تشریف لے گئے بتاریخ سوم ماہ رجب المرجب مطابق ہفدہم ماہ مارچ سنین صدر حضور والا بنابر دورہ دیہات پرگنہ ٹونک روانہ ہوے اور موضع بگڑی مین کہ ٹونک سے بفاصلہ چار فرسخ ہے قیام فرمایا بتاریخ پنجم ماہ مزبور مطابق نوزدہم ماہ مسطور آٹھ بجے دن کے حضور والا نے قرب و جوار موضع حلقہ بگڑی مین مع صاحبزادگان مفصلۂ ذیل تشریف فرما ہوکر معروضات زمینداران دیہات پر لحاظ فرما کر احکام مناسب صادر فرمائے

تفصیل اسماے صاحبزادگان یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب ۔ صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب ۔ اور براہِ مزید قدر دانی و وفور عنایت دو صد روپیہ سالانہ منجملہ زر فاضلات موضع دولت پورہ بنام مولوی عبد الغفار خانصاحب ناظم محکمہ شرعی شریف مرحمت فرمایا ۔ اور گیارہ بجے شب کے حضور والا داخل خیام دولت انضمام ہوئے چونکہ اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر پیشی مقدمات ریاست حاضر حضور ہوے تھے حضور والا نے اجلاس مقدمات محکمہ محترمہ کونسل وغیرہ فرمایا ۔ بتاریخ ششم ماہ مسطور مطابق بستم ماہ مزبور آٹھ بجے دن کے حضور والا مع صاحبزادگان مرقوم الصدر جہت تفتیش حال رعایا و برایا دیہات حلقہ بگڑی کی طرف تشریف فرما ہوے زمینداران موضع ہاڑی کلان نے استغاثہ نسبت فتح راے پسر حسین راے جاگیردار موضع مسطور کیا اور ہشتاد و دو قطعہ عرائض محتوی شکایات گوناگون و تظلم بوقلمون حضور والا مین پیش کین پیشگاہ حضور معدلت ظہور سے عرائض پر احکام مناسب صادر ہوئے اور بعد درج نقشہ تحقیقات دورہ بنابر تعمیل کچہری تحصیلی پرگنہ ٹونک مین بھیجے گئے اور نسبت فتح راے جاگیردار حضور والا سے یہ حکم صادر ہوا کہ تا تحقیقات مقدمہ موضع ہاڑی سے برخاست کیا جائے اور موضع مذکور خالصہ سرکاری مین شمار کیا جائے بتاریخ ہفتم ماہ مذکور مطابق بست و یکم ماہ مسطور دس بجے دن کے حضور والا بگڑی سے موضع بنواڑہ مین تشریف فرما ہوئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست آٹھ بجے دن کے موضع بگڑی سے راہی ٹونک ہوئے ۔ بتاریخ ہشتم ماہ مزبور مطابق بست و دوم ماہ مسطور سات بجے دن کے حضور والا نے

ت صاحبزادگان مسبوق الذکر دیہات حلقۂ موضع منواڑہ کا دورہ کیا اور معروضات زمینداران پر حکم مناسب صادر فرمایا۔ بتاریخ بست و دوم و بست و سوم و بست و چہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والا نے دیہات کا دورہ بطور سابق کیا بتاریخ بست و پنجم و بست و ششم موضع جھرانہ مین قیام فرماکر اظہارات پٹیلان و پٹواریان و زمینداران وغیرہ کے قلمبند فرمائی۔ بتاریخ بست و ہفتم و بست و ہشتم حضور والا نے موضع دوڈواڑی مین قیام فرماکر بعد قلمبندی اظہارات پٹیل و پٹواریان وغیرہم اجلاس مقدمات محکمہ محتشمہ کونسل کا کہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تشریف لائے تھے فرمایا بتاریخ بست و نہم ہنگام شب روز پنجشنبہ حضور والا بنابر اداے نماز جمعہ تشریف فرماے ریاست ہوئے بعد اداے نماز بتاریخ سی و یکم موضع مہندواس مین قیام فرماکر بتاریخ یکم اپریل موضع دہوان مین قیام پذیر ہوگئے۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور منجانب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ دعوت حضور والا مع کل اہل عملہ عمل مین آئی۔ اور اسی تاریخ حضور بنابر شکار مع چند صاحبزادگان والاشان و مصاحبان شجاعت نشان موضع اندوہ مین تشریف فرما ہوئے۔ اور بتاریخ سوم ماہ مذکور بوقت دس بجے دن کے حضور والا بنابر شکار ماہی بند آب موضع دہوان پر تشریف لے گئے بعد ازان بوقت شب موضع ادم مین رونق افروز ہوئے۔ بتاریخ پنجم ماہ مسطور موضع محمدگڈہ مین حضور والا نے قیام فرمایا بتاریخ ششم ماہ مزبور صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ کی طرف سے موضع ہیم گنج مین حضور والا کی دعوت مع اہل عملہ عمل مین آئی۔ بتاریخ ہفتم حضور والا موضع ہمور مین قیام پذیر ہوکر تا تاریخ دہم رونق افروز رہے۔ اور بتاریخ دہم صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع کاغذات کونسل حاضر حضور ہوگئے وہین حضور والا نے اجلاس مقدمات محکمۂ محتشمہ کونسل فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ مرقوم الصدر حضور والا موضع ہتونہ مین منزل گزین ہوے بعد قلمبندی اظہارات زمینداران وغیرہ تا تاریخ سیزدہم اطراف موضع مسطور مین شغل صید افگنی فرمایا۔ بتاریخ چہاردہم ماہ مسبوق الذکر حضور پرنور رونق افروز ٹونک ہوئے بتاریخ دوم ماہ شعبان مطابق پانزدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بجانب چھاونی دیولی تشریف فرما ہوئے۔ بعد ازان بتاریخ بست و دوم ماہ اپریل روز شنبہ ہنگام شب چھاونی دیولی سے داخل ریاست ٹونک ہوئے۔ بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان مطابق شانزدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک رونق افروز ریاست ہذا ہوے حسب معمول سلامی وغیرہ عمل مین آئی بعد چندے قیام فرماکر واپس تشریف لیگئے بتاریخ ہیجدہم ماہ شعبان مطابق یکم ماہ مئی سنین صدر مرزا محمد اکبر علیخان۔ ناظم سائرات بعہدۂ نظامت پرگنہ سرونج بمشاہرہ سہ صد روپیہ ماہوار مامور ہوئے۔ اور مرزا محمد نواب علیخان بعہدۂ سکرٹری دفتر دار الانشاے حضوری مقرر ہوے اور محمد

نفس یارخان ناظم عدالت دیوانی بجاے کپتان محمد سعادت علیخان پرگنہ نیماہیڑہ پر مامور فرماے گئے۔ اور بنام کپتان موصوف سرکار والاسے پنشن مقرر ہوئی بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان مطابق دوم ماہ مئی روبکار گشتی اجلاسی حضور انور دام اقبالہ دربارہ استعمال بلفظ ناظم بجاے لفظ عامل بہر ششش پرگنات ومحکمہ جات ودفاتر وغیرہ اجرا ہوا تبارتیخ بست ودوم ماہ شعبان مطابق چہارم ماہ مئی صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع سید زین العابدین اسسٹنٹ صیغہ اضلاع غیر واہل عملہ بطور دورہ بجانب پرگنہ پڑاوہ تشریف فرما ہوے۔ بتاریخ ششم ماہ مئی مطابق بست وچہارم ماہ شعبان سنین صدر کرنل جان بڈلف صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی وٹونک برخصت سہ ماہہ بجانب جزیرہ ولایت روانہ ہوے اور انکے قائم مقام میجر جی ایچ نیول صاحب بہادر سکرٹر صاحب کلان بہادر راجپتان مامور ہوے۔ بتاریخ بست وششم ماہ شعبان مطابق ہشتم ماہ مئی سنین صدر لالہ جینی لال سابق ناظم سرونج بنابر انفصال مقدمات مرجوعہ دورہ حضوری حسب درخواست صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب ناظم کچہری عہدہ اہلکاری پر مامور ہوے اور دو محرر ایک دفتر دارالانشاے حضوری سے اور ایک عدالت شرع شریف سے اہلکار موصوف کی پیشی مین بنابر انجام دہی مقدمات دورہ حضوری مامور ہوے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ رمضان المبارک مطابق پنجم ماہ جون سنین صدر حسب درخواست برادران حضور والاخلاف سابق نشستِ تندرو بار بعد صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب برادر خرد جناب نائب صاحب بہادر مقرر ہوے۔ اسی ماہ وسال مین صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخان صاحب قلعہ دار خویش حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا اور اسی سال مین جناب فردوس اعلی زمانی بیگم صاحبہ نے کیمپو دوم مین ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ اوسکی تاریخ ابتدا و اختتام اس قطعہ سے ظاہر ہے قطعہ

چو فردوس زمانی بیگم از صدق	بنا فرمود مسجد بہر داور
زر بسیار کردہ صرف تا شد	چنین پاکیزہ مسجد زود تیار
بشد این مسجدِ بے مثل معمور	بسالِ یکہزار وسہ صد چہار
زناظر گیر تاریخ تمامش	چنین جامع ز فردوس است گلزار

۱۳۰۵ھ

بتاریخ بست ودوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بزم جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصد تزئین وآئین بہین مسرت بخش خواطر صغیر وکبیر ہوے۔ چنانچہ مولف نے اس تقریب فرحت قریب مین یہ قصیدہ کہا قصیدہ

بیاد لعل لبش کام جان شود شیرین	چو قند مغز بہر استخوان شود شیرین

ز ترشروئی یارم انبساط ست — هر آنچه تلخ نماید همان شود شیرین

بنوشِ خندِ تو این گونه هست تاثیرے — که زو تمام زمین و زمان شود شیرین

چو نے بلبِ شکران تا که هم نفس شده ام — بگوشِ خلق ازانم فغان شود شیرین

ز آبِ خنجرِ نازِ تو می چکد عسلے — همیشه زخمِ دلم را دهان شود شیرین

فتد چو عکسِ لبِ تو بچشمهٔ شوری — بعید نیست که آبش بدان شود شیرین

ز خاکِ کشتهٔ لعلِ تو طعمه گر بخورد — نه چون بحلقِ هما استخوان شود شیرین

بگلشنے که ترا و دلبِ تو رنگ حدیث — چمن ز غنچهٔ شکرفشان شود شیرین

چنان تبسمت اے تلخ گو شکر ریز ست — که خنده در دهنِ زعفران شود شیرین

من آن درائے شکر ناله ام که خواب از رو — بچشمِ مردمِ این کاروان شود شیرین

سرا ز تیشهٔ فرهاد گر بیاد آرم — سرشک بر مژهٔ خونچکان شود شیرین

منم ز بحرِ سخن موج گر برانگیزم — بشهدِ نطق کران تا کران شود شیرین

منم که ریزم اگر از معانی آبِ لال — بهار دیس بگلشن خزان شود شیرین

منم که از سخنم خامه نیشکر گردید — که ترش و تلخ دو عالم از آن شود شیرین

زمن چو شیوهٔ عذب البیانی آموزند — چمن بزمزمهٔ بلبلان شود شیرین

بنغمهٔ مرغِ دلم گر نبات افشاند — تمام خار و خسِ آشیان شود شیرین

گہے که طوطی کلکم طرز دی ست کند — سوادِ کشورِ هندوستان شود شیرین

منم ظہیر که اکنون دہانِ ذائقه ام — ز قندِ مدحِ قزل ارسلان شود شیرین

ثنا طرازِ گرم گستری شدم که از و — تمام ساحتِ کون و مکان شود شیرین

امین دولهٔ عالی گہر که از شکرش — بکام اہلِ معانی زبان شود شیرین

تو آن حمیده خصالی که از ثنا گریت — زبان و کام و دہان و جنان شود شیرین

خیالِ خوانِ نوالِ تو گر بدل گزرد — گلوئے وہم و دہانِ گمان شود شیرین

شکر فروش شود آسمان ز بہر نوش — بہ دور تو دہنش آنچنان شود شیرین
سپہر با ہجوم نیاز مند مردمان بدرست — چو کام شان ز نوامی قدردان شود شیرین
پئے حصول مطالب فراہم آید خلق — بروے چشمہ کہ آب روان شود شیرین
اگر مکارم اخلاق تو بیان سازم — بگوش مستمعان داستان شود شیرین
جہان ز پرورش تو حلاوت انگیز ست — ثمر ز تربیت باغبان شود شیرین
بجام چرخ نماند اثر ز بادۂ تلخ — بدور بزم تو چندان جہان شود شیرین
بکام تشنہ لبان گر تو جرعہ ریزی — بسان زندگی جاودان شود شیرین
شدہ بشہد دعاے تو آبرو راج — کہ تا بکام دل او زبان شود شیرین
حسود جاہ ترا باد زندگانی تلخ — بلطف تو دہن دوستان شود شیرین

اور انیس سال مین سید احمد سعید رشتہ دار محکمہ نیابت خلف محمد سعید خان صاحب اہلکار ریاست نے عین شباب مین انتقال کیا

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مُرد

سید مرحوم کو علم تاریخ مین کمال دسترس تہا اور نکے اخلاق حمیدہ سے محظوظ ہر کس و ناکس تہا مؤلف نے بفرط حسرت و یاس یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

مورخ خردمند احمد سعید — کہ در خُلق والطاف بُد بے مثال
دریغا برفت از جہان ناگہان — پذیرفت خورشید رویش زوال
دعا کن پئے مغفرت آبرو — بیامرزدش ایزد ذوالجلال
بفرط غم و رنج آہ و بکاہ — چو شد بہر تاریخ رحلت خیال
کہ پروانۂ دل بسوز و گداز — بگفتا بگو شمع چراغ ملال

۱۳۰۵ھ

بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق ششم ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۸ء روز سہ شنبہ مسمی شمشیر سنگہ معتمد ریاست پٹیالہ بتقریب نیوتہ شادی مہاراج صاحب ریاست موصوفہ فائز الریاست ہذا ہوکر ڈاک بنگلہ پر بحکم حضور فروکش ہوا منجانب ریاست بنا بر مدارات و انتظام جنیدی وغیرہ مولوی فضل الحق صاحب پیش امام مسجد جامع مامور ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور

روز چہار شنبہ نو بجے دن کے معتمد مزبور نے حاضر نذر باغ ہوکر بعد اداے مراتب کورنش مبلغ پانچ روپیہ نذر کئے اور خریطہ رئیس پٹیالہ کا کہ موسومہ حضور نواب صاحب بہادر تھا حضور مین پیش کیا بعد ازان کشتیان محمولہ میوہ جات و نبات کے ایک سو ایک عدد پیش کین منجانب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ معتمد مرقوم الصدر کی تعظیم ہوئی معتمد مسطور قریب آٹھ منٹ کے بیٹھکر رخصت ہوا اور راہی فرودگاہ پر آیا بتاریخ سوم ماہ مذکور روز پنجشنبہ معتمد مذکور بارہ بجے دن کے بنا بر رخصت حاضر حضور ہوا سرکار والا سے معتمد مذکور کو زر نقد عوض خلعت مندرجہ ذیل عطا ہوا اور جواب خریطہ معتمد مذکور کو تفویض کیا گیا اور روبروے حضور والا دوشالہ معتمد مذکور کے دوش پر ڈالا گیا معتمد مسطور سر و قد اوٹھکر آداب بجا لایا پھر معتمد نے پانچ روپیہ حضور مین نذر کئے حضور والا نے معتمد سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ مابدولت بوجہ کثرت امور مرجوعہ ریاست جلسۂ شادی مہاراج صاحب بہادر مین شریک ہونے سے متعذر رہین بعدہٗ پارچہ خلعت واپس لیکر زر نقد خزینہ عامرہ سے معتمد مذکور کو دیا گیا۔ بعدہٗ معتمد مذکور حضور والا سے رخصت ہوکر فایز فرودگاہ ہوا بتاریخ چہارم ماہ مذکور سنہ صدر روز دو شنبہ معتمد راہی ریاست پٹیالہ ہوا سواری شکرم کا کرایہ تا جے پور ریاست ہذا سے دیا گیا۔

تفصیل عطاے خلعت وغیرہ باسم شمشیر سنگھ معتمد ریاست پٹیالہ یہ ہے

ساعـہ

پارچہ خلعت

معہ پارچہ مار

دوشالہ زرین	رومال شالی	مندیل
مادعـہ	صلعـہ	للعـہ

سیلہ	کمخاب	جامدانی دوتھان
للعـہ	للعـہ	فی عـہ

نقد

ماعـہ

ذات معتمد ۲۷ صفر لغایت ۳ ربیع الاول سنہ صدر لعـہ یومیہ واجب ۶ یوم	ہمراہیان معتمد	جماعہ دار چھڑی طلاء	چوبداران
اعـہ	مالعـہ	عـہ	عـہ

چوبدار چپراسی دو اسم	رخصتانہ	عکا یومیہ
فی اعـہ عـہ	عـہ	عـہ

غلام حسین میراثی	عملہ
عـہ	عـہ

بموجب حکم مصدرہ بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول مطابق نہم ماہ نومبر سنین صدر میر امین الدین میر منشی ریاست مع الٰہی بخش جماعہ دار چوبداران و اعظم الدین چوبدار یک کس ہرکارہ و چہار کس ہمراہی و یکہزار و یکصد روپیہ نقد بتقریب نیوتہ شادی مہاراجہ صاحب والی ریاست کپورتھلہ بتاریخ پنجم ماہ ربیع الاوّل مطابق یازدہم ماہ نومبر سنین صدر راہی ریاست موصوفہ ہوئے اور بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر مطابق ہشتم ماہ ربیع الاول سنین صدر میر منشی موصوف مع ہمراہیان خود فائز ریاست کپورتھلہ ہوئے اوسی تاریخ بوقت چار بجے دن کے میر منشی موصوف نے حاضر دربار رئیس موصوف ہوکر دو اشرفی سکہ انگریزی قیمتی چہاردہ روپیہ نذر کرکے خریطہ منجانب رئیس ٹونک موسومہ مہاراج بہادر۔ مہاراج صاحب بہادر کی خدمت مین پیش کیا مہاراجہ صاحب بہادر نے بعد تذکرہ احدیت و یک جہتی و بنا بین و اشتیاق ملاقات نواب صاحب بہادر یہ فرمایا کہ اگر نواب صاحب بہادر بطریق سیر یہان تشریف فرما ہوتے تو ملاقات یکدیگر سے کیا کچہ خوشی نہ حاصل ہوتی بعد گفتگو میر منشی موصوف اپنی فرودگاہ پر آگئے بتاریخ نہم ربیع الاوّل مطابق پانزدہم ماہ نومبر سنین صدر میر منشی موصوف نے حاضر دربار مہاراجہ صاحب بہادر ہوکر بطریق سابق نذر پیش کی مہاراجہ صاحب بہادر نے خلعت رخصتانہ حسب دستور قدیم منگوا کر واپس کیا اور نقد قیمت خلعت و رسوم یومیہ میر منشی موصوف کو عطا فرمایا۔

تفصیل عطائے خلعت وغیرہ باسم میر منشی و جماعہ دار وغیرہم

ساعہ

پارچہ خلعت میر منشی	بنام جماعہ دار و چوبدار و ہرکارہ
معہ پارچہ حاعہ	ءلعہ

دوشالہ زرین	رومال شالی	مندیل	الٰہی بخش جماعہ دار چوبداران	چوبدار و ہرکارہ
ماعہ	طللعہ	للعہ	معہ	ءعہ

سیلہ	کمخاب	جامدانی دہتان	رخصتانہ	یومیہ	چوبدار	ہرکارہ
للعہ	للعہ	نیٔ عہ	عہ	عہ	لعہ	لعہ

نقد بطور یومیہ	ہمراہیان
مالعہ	عہ

بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول مطابق بست ویکم ماہ نومبر روز شنبہ سنین صدر کرنیل جان مڈلیٹ صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بطریق دورہ موضع کہیڑہ علاقہ ٹونک مین فایز ہوے چونکہ موضع مذکور صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کی جاگیر مین ہے حسب ایماے حضوری صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر مدارات صاحب اجنٹ بہادر کی خدمت مین حاضر ہوئے صاحب اجنٹ بہادر نے وہان دو مقام فرمائے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور مطابق بست وسوم ماہ مزبور سنین صدر یوم آدینہ صاحب اجنٹ بہادر موضع سونوہ علاقہ ٹونک مین منزل گزین ہوئے بتاریخ ہجدہم ماہ مزبور مطابق بست وچہارم ماہ مسطور روز شنبہ ہنگام صبح حضور نواب صاحب بہادر بنابر استقبال صاحب اجنٹ بہادر مع ہمراہیان مفصلہ ذیل موضع کچولیہ تک کہ ٹونک سے یک نیم کردہ کی فاصلہ پر واقع ہے تشریف فرما ہوکر صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقی ہوے بعد ملاقات صاحب اجنٹ بہادر وحضور نواب صاحب بہادر باہم ایک بگھی مین سوار ہوکر داخل میدان قلعہ معلی ہوے چونکہ صاحبان انگریز ہنگام دورہ میدان قلعہ معلی مین قیام پذیر ہوتے ہین بنگلہ پر قیام پذیر نہین ہوتے بنا برعلیہ صاحب اجنٹ بہادر میدان قلعہ معلی مین فروکش ہوے اور توپ سلامی حسب معمول سر ہوئین -

تفصیل اسماے ہمراہیان حضور نواب صاحب بہادر یہ ہے

افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی - نائب الریاست وائیس پریذیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج - جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ ناظم محکمہ فوجداری وگیرائی جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ناظم محکمہ مال پرگنہ ٹونک - جناب صاحبزادہ اسفندیار خانصاحب جنرل فوج ظفر موج - خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل ومشیر قانونی جوڈیشل - بابو ونایک راو ممبر کونسل ومہتمم خزینہ عامرہ - مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ سرحدات وغیرہ - اسی تاریخ چار بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا نظر باغ مین تشریف لائے حضور والا نے حسب دستور قدیم شایعت فرمائی بعد اظہار کلمات شوقیہ فیمابین تواضع عطر وپان عمل مین آئی

تفصیل اسماے حاضرین دربار یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ - جناب صاحبزادہ بہادر

نائب الریاست و والیس پریزیڈنٹ محکمہ معتمدہ کونسل - جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل -
جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر
مظفر جنگ - جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ - جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج -
جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم - جناب صاحبزادہ
محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب منور - جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب شمشیر جنگ
خلف جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب مرحوم - جناب صاحبزادہ علی احمد خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ
احمد علی خانصاحب رونق - خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل - بابو ونایک راؤ ممبر کونسل -
مرزا محمد علی خان ممبر کونسل - معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان وکیل - سید محمد عثمان بخشی الملک - مولوی سخاوت حسین
خان وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک - حافظ محمد یوسف منشی خاص - بتاریخ بست و نہم ماہ ربیع الاول مطابق
چہار دہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر سات بجے دن کے راہی چھاؤنی دیولی ہوئے - اتواب سلامی حسب
معمول سر ہوئیں -

کیفیت دورہ پرگنہ علی گڑھ واقع ۲۴ - ربیع الثانی مطابق ۲۸ - دسمبر سنین صدر

بتاریخ صدر حضور والا نے بنابر تفتیش حال رعایا و برایا نظم و نسق ملکی و مالی بنظر انصاف پژوہی و دادگستری مع خدم و حشم
و اہلکاران دفتر دار الانشاء و دفتر بخشیگری و دیگر عمائدین ریاست مثل جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ
و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - و جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ
و جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب - و جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - و صاحبزادہ محمد امان خانصاحب
و صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شیدا و صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو دورہ فرمایا - حضور والا چار بجے دن کے
سوار ہوکر دس بجے رات کے فائز علی گڑھ ہوئے - اتواب سلامی حسب معمول سر ہوئیں - بتاریخ بست و پنجم مطابق بست و نہم
شہور سنین صدر حضور پر نور علی الصباح بنابر شکار بجانب موضع پاٹولی وہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب
بہادر صفدر جنگ تشریف فرما ہوئے حسب ایماء حضوری صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب

پسران جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب جنرل فوج نے دو آہو نہایت تیز دستی سے صید کیے بعد ازان حکم
عالی بنا بر طلبی زمینداران دیہات بغرض پیشی استغاثہ نسبت ناظم علیگڈہ نافذ ہوا اور انتظام مقامات جہت قیام لشکر حسب
ترتیب ذیل قرار یاب ہوا کہ جملہ زمینداران دیہات پٹہ وار بجاے قیام خیام دولت انضمام حاضر ہو کر استغاثہ پیش کرین اور بنظر
انتظام اسی روز لشکر کا قیام بیرون قلعہ علیگڈہ ذخیرہ کے متصل ہوا - بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور علی الصباح دربار عام منعقد ہوا
حضور والا نے بنفس نفیس ہر ایک زمیندار دیہات کا حال بالمواجہ دریافت فرمایا اور ہر ایک زمیندار کے اظہارات بخیال
رفاہ رعایا و برایا قلم بند فرماے گئے اس مقام پر دو صد قطعات عرائض دربارۂ دادرسی منجانب رعایا پیش ہوئے اور ان
عرایض پر احکام مناسب پیشگاہ بندگان والا سے صادر فرماے گئے ازان بعد نقشہ نمبر وار بتفصیل دیہات مع احکام مناسب
مرتب ہو کر بنا بر عمل درآمد ناظم پرگنہ کو تفویض ہوا - موضع اوکھلانہ علاقہ علیگڈہ کا پٹیل مسمی موہن لال بوجہ اخفاے حالات
ناظم و مستاجر پٹیلائی سے موقوف کیا گیا اور تحریر اظہارات کے کارروائی اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ
احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل و لالہ چنی لال اہلکار و مولوی ظہور الحق سابق پیشکار کچہری تحصیل ٹونک و شیخ محمد نذیر
اتالیق ممبر کمیٹی صفاے کے تفویض ہوے - بتاریخ بست و ہفتم ماہ مسطور حضور والا نے ملبوس خاص شکاری جناب صاحبزادہ
حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر
صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب کو مرحمت فرمایا بعد ازان بندگان والا موضع بالوٹی مین صید افگنی
فرماتے ہوے موضع علی نگر مین تشریف فرما ہوئے وہان طعام نوش جان فرما کر استراحت کو کام فرمایا - من بعد مقدمان موضع
چورو وغیرہ جاگیر محل سوم حضور پرنور حسب قاعدہ پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے اور نذرین پیش کین بعد الفراغ نذر حضور پرنور
خیام دولت انضمام مین تشریف فرما ہوئے اثناے راہ مین صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ
نے اپنے موضع جاگیر کے قریب یکصد و یک روپیہ بطور نذر حضور مین پیشکش کیے ازان بعد پٹیلان و پٹواری و تعلقہ دار و زمینداران
موضع نے نذرین پیش کین - بتاریخ بست و ہشتم دربار عام ہوا زمینداران دیہات نے حاضر حضور ہو کر ہشتاد عرائض
پیشگاہ حضور والا مین پیش کین اور ان عرائض پر احکام مناسب صادر ہوئے اور حسب سابق نقشہ نمبر وار مرتب ہو کر بنا بر
حق رسی و داد دہی ناظم پرگنہ کو بھیجا گیا اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب سعید اور صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب
آرزو نے حسب ایماے حضوری تین آہو صید کیے اور اسی تاریخ بوقت شب خالہ صاحبہ و ہمشیرہ ہاے حضور لوا القضا بہادر

وجناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانجات وصاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب داخل میکدہ
ہوئے ۔ بتاریخ بست وہفتم حضور نواب صاحب بہادر بنابر صید افگنی موضع پاٹولی مین تشریف فرما ہوئے بہر لعد الفراغ شکار حضور والا
نے موضع دیر پورہ دہ جاگیر خالہ صاحبہ محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ مین استراحت کو کام فرمایا ۔ بعد ازان
صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ نے سہ صد روپیہ بطور نذر پیش کیا ۔ ازان بعد حضور والا نے موضع علی پورہ دہ جاگیر
صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ مین رونق افروز ہو کر قدرے توقف فرمایا بہر زمان سے بعد
ادائے نماز مغرب بجانب قیامگاہ واپس تشریف لاکر شب کے بارہ بجے تک دربار کیا اور اسی موضع مین حافظ محمد یوسف جمعدار
ولد جانباز جمعدار چوبداران نے دو آہو شکار کرکے بمقام علیگڈہ زمینداران سیزدہ دیہات مفصلہ ذیل نے حاضر حضور ہو کر استغاثہ
پیش کیا ۔ قصبہ خاص ۔ اوکہلانہ ۔ علی نگر مزرعہ چور دجاگیر محل سوم حضور انور ۔ اصل گاؤن جاگیر اہلیہ میان اعظم شاہ مرحوم
نواب پورہ مزرعہ اصل گاؤن پامینا ۔ پاندریہ جاگیر ہمشیرہ حضور انور اہلیہ شاہزادہ ثریا جاہ ۔ کہیسلی ۔ عمر پورہ ۔ بیلوتہ
پاٹولی جاگیر صاحبزادہ حافظ عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ ۔ علی پورہ ایضاً ۔ بھگوان پورہ ایضاً بتاریخ سی ام ماہ مذکور
حضور پرنور نے دربار عام فرمایا اور بطور سابق کارروائی مستغیثان لمعرض ظہور آئی ۔ اور اسی تاریخ لشکر حضوری کا قیام
موضع کہاتولی مین ہوا ۔ حضور نواب صاحب بہادر موضع پاٹولی مین شکار کہیلتے ہوئے شب کے نو بجے موضع کہاتولی مین
داخل ہوئے یہ موضع علی گڈہ سے ۳ کروہ کے فاصلہ پر بجانب جنوب واقع ہے اسمین اکثر افغانان تہور توامان سکونت
پذیر ہین اور قوم ہنود کم ہے اس موضع کے سرحد قصبہ اونیارہ علاقہ رجے پور سے متصل ہے اور اسی تاریخ ۲ کس مقید چہبڑہ
گور گو علاقہ ٹونک سے کہ اونین دو خونی دائم الحبس اور ایک منصرم سائر چہبڑہ تہا پیشگاہ حضور مین حاضر ہوئے بتاریخ یکم ماہ
جمادی الاول سنہ صدر بموجب حکم حضوری مقیدان مرقوم الصدر زندان صدر مین داخل ہوئے اور اسی تاریخ ایک پہلوان
قوم برہمن ساکن اونیارہ نے حضور مین حاضر ہو کر پہلوانان حضوری سے کشتی کی درخواست کی مسمی راسی پہلوان ہمراہی حضوری
نے حضور سے کشتی کی اجازت لیکر پہلوان برہمن ساکن اونیارہ سے کشتی کی اور ایک حملہ مین مسمی راسی پہلوان نے پہلوان
برہمن کو زیر کیا ۔ بعد ازان زمینداران دادخواہی نے حضور مین عرائض پیش کین حسب دستور سابق کارروائی مناسب عمل
مین آئی اور اسی تاریخ بوقت شب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبیداللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی الیس آئی
نائب الریاست ووایس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل و بابو وتایک راؤ ممبر محکمہ موصوفہ فائز موضع مذکور ہوئے ۔ بتاریخ دوم ماہ

مسند حضور پرنور نے دن کے ساڑھے نو بجے سے بارہ بجے تک دربار فرمایا بعد برخاست دربار بابو ونایک راؤ ممبر کونسل
صیغہ خزینہ وغیرہ حضور والا سے استجازت حاصل کرکے راہی ٹونک ہوے اور اسی تاریخ تقریب شادی سعادالله خان
صوبہ دار دہمو خان ساکن کہاتولی کی دختر سے عمل مین آئی حسب ایماے حضور والا جملہ معززین ہمرکاب شریک جلسہ شادی
صوبہ دار مذکور ہوے حضور والا سے سعد روپیہ صوبہ دار مذکور کو اس تقریب فرحت قریب مین عطا ہوا اسی مقام پر بہ شادیح
عرائض مستغیثان سیزدہ دیہات مفصلہ ذیل کے حضور والا مین پیش ہوئین اور ان پر احکام مناسب صادر ہوے -

اسماے دیہات

کہاتولی ۱ - گاڈولی ۲ - جھنڈوا ۳ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - سندیلہ ۴ - روہشتا ۵ - دولت پورہ ۶
محمود گنج ۷ جاگیر خالہ صاحبہ حضور محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - دیولی ۸ - گانگلی ۹ جاگیر سردار محمد خان -
گوبند پورہ ۱۰ - عثمان پورہ ۱۱ - محمد نگر ۱۲ - وزیرپورہ ۱۳ جاگیر خالہ صاحبہ حضور محل اوّل صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ -

بتاریخ سوم ماہ مذکور نواب صاحب بہادر بعد ادائے نماز پیشین موضع چہان کہ بجانب مشرق و جنوب واقع ہے تشریف فرما
ہوے کے اسی تاریخ سید محمد نائب بخشی الملک نے کہ بنابر تحقیقات تغلب منصرم سائر پرگنہ چھبڑہ بجانب پرگنہ مذکور گئے
تھے حضور مین حاضر ہوکر نذر پیش کی بعدہ زمینداران موضع چہان تعلقہ دار موضع مذکور کے شاکی ہوئے تعلقہ دار سے سخت
بازپرس عمل مین آئی بارتکاب تعدی و زیادتی اثاث البیت تعلقہ دار مذکور معرض ضبطی آیا ازان بعد زمینداران موضع پالسلا
وگوپال وگوپال پورہ نے ظہورالدین خان اجٹین مستاجر کی حضور والا مین شکایت پیش کی مستاجر مذکور سے اجارہ فسخ کیا
گیا - اور حسب درخواست صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ وہر سہ مواضع بمیعاد ہفت سالہ اجارہ ہو
بعد ازین اظہارات زمینداران مفصلہ ذیل قلمبند کیے گئے بعد انفراغ قلمبندی اظہارات حضور نواب صاحب بہادر
بنابر صید افگنی تشریف فرما ہوکر نو بجے رات کے بمقام قیامگاہ رونق افروز ہوے بتاریخ چہارم ماہ مرقوم الصدر صاحبزادہ
محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ معہ کپتان سید محمد بدرالدین دادا و کپتان
اختر بلند خان رامپوری فائز موضع چہان ہوے اور اسی تاریخ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے بنابر تصفیہ
تنازعہ اراضی موضع سالم پورہ و موضع پائیگاہ کہ دہ جاگیر محل دوم جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ہے تشریف فرما کر فیصلہ کیا
اور ایک موضع کہ سرحد پائیگاہ مین جدید آباد ہوا تھا ہنوز اوسکا نام بھی کوئی تجویز نہین ہوا تھا لطیف گنج نام رکھا اور موضع باقر گنج

مرزبہ پائے گاہ کا نام تبدیل کرکے حفیظ گنج نام رکھا۔

اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہین

چہان - موتی پورہ - ابراہیم نگر - محمد پورہ - آلی - گوپالی - گوپال پورہ - بانسلا - سالم پورہ - مبارک نگر - اسلام نگر - کھاریہ جاگیر مولوی عبدالرحمن بارُوا - ہنوتیا - رحمن پورہ - سبحان پورہ - رسول پورہ - مہکریا - انور نگر - احمد نگر جاگیر میان خان ترپور -

بتاریخ پنجم ماہ مزبور حضور نواب صاحب بہادر بعد ادای نماز عصر موضع کرواڑیا مین تشریف فرما ہوئے - بتاریخ ششم ماہ مذکور سید محمد نائب بخشی الملک باستجازت حضوری فائز ٹونک ہوے - اسی تاریخ بوقت شب دربار ہوا مستغیثان دیہات مفصلہ ذیل سے حضور مین عرائض پیش کین اونپر حکم مناسب صادر ہوئے - بتاریخ ہفتم ماہ مسطور حضور والا بنا بر صید افگنی کوہ آملی پر تشریف لے گئے اور نگہبانان صید کو انعام عطا فرمایا اور اسی تاریخ مہاراجہ آملی نے کہ قرابت داران راجہ بوندی سے ہے حاضر حضور ہو کر اپنی روئیداد بربادی و زیرباری ظاہر کی پیشگاہ حضور والا سے براہ ترحم و عنایت مبلغان بقائے سالگذشتہ معاف فرمائی گئی -

اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہین

نواب گنج - محمد پورہ - بشن پورہ - روشن پورہ - امیر گنج - ابراہیم گنج - کوٹری - رحیم نگر - سیدری گوجران - سیدری مالیان - رگھناتھ پورہ - نظیر پورہ جاگیر شیخ محمد نذیر اتالیق صاحبزادگان حضوری - ملا پورہ - آملی استمرار - امر پورہ - شاہ پورہ کلان شاہ پورہ خرد -

جسوقت حضور نواب صاحب بہادر فایز موضع نظیر پورہ ہوے شیخ محمد نذیر نے مبلغ پچیس روپیہ نذر کیئے بتاریخ ہشتم ماہ مرقوم الصدر حضور نواب صاحب بہادر فایز موضع شوب دہ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست ہوئے صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف نے حضور کی دعوت مع جملہ معززین و لشکر ہمرکاب حضوری فرمائی بعد الفراغ تناول طعام صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے مبلغ ایکسو پچیس روپیہ نذر کیے اور چند سبز ڈالیان پیشکش کین اس موضع مین ایک مسجد اور ایک چاہ زینہ دار تعمیر کہنہ یادگار ہے - اسی تاریخ ایک رسالہ دار نامعلوم الاسم نے مع چہل کس ہمراہی حضور مین حاضر ہو کر ڈالی ہائے محمولہ میوہ جات بست و پنج عدد اندرگڈہ کی رانی کی طرف سے پیشگاہ حضور مین پیشکش کین منجانب حضور والا رسالہ دار مذکور کو بالعوض خلعت مبلغ یکصد و بست و نہ روپیہ نقد عطا ہوا اور ہمراہیان رسالہ دار مذکور کو دو روز تک چندہی سرکار والا سے مرحمت ہوئی تیسرے روز رسالہ دار

مسطور مع ہمراہیان خود حضور والا سے مرخص ہوکر راہی اندرگڈہ ہوا - اسی تاریخ مقام بے پورے دو پہلوان ایک مسلمان دوسرا ہندو بیشگاہ حضور مین حاضر ہوے اور باستجازت حضوری کشتی لڑی مسلمان پہلوان نے ہندو پہلوان کو زیر کیا سرکار والا سے ہر دو پہلوان کو انعام عطا ہوا - اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا و صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو نے دو آہو صید کیے - اور محمد عرفان خان خلف محمد ارمان خان رسالہ دار مرحوم نے ایک آہو شکار کیا - ازان بعد زمینداران دیہات نے حاضر حضور ہوکر نذرین پیش کین - بتاریخ نہم ماہ مذکور الصدر مسمی آبجی مقدم موضع رام پورہ نے حضور مین حاضر ہوکر نذر پیشکش کی مقدم مذکور کو منجانب حضور انور ایک سیلہ اور ایک دستار مرحمت ہوا - اسی تاریخ سید محمد نائب بخشی الملک نے موضع مہوادہ جاگیر خود مین حضور والا کی دعوت کر کے اکاون روپیہ نذر کیے حضور نواب صاحب بہادر بعد انفراغ تناول طعام رونق افروز موضع چورو ہوے -

تفصیل اسمائے دیہات کہ جنکے زمیندار حضور مین حاضر ہوکر مستغیث ہوے تہے

شوپ جاگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - پائیگاہ ایضاً - لطیف پورہ مزرعہ پائیگاہ ایضاً - حفیظ پورہ مزرعہ پائیگاہ ایضاً فیروز پورہ ایضاً - صولت پورہ ایضاً - منوہر پورہ جاگیر محل اوّل نائب صاحب بہادر - گلوانیا جاگیر محمد عبد العلی خان قلعہ دار - مہوا جاگیر بخشی الملک - منڈاورہ -

بتاریخ دہم ماہ مرقوم الصدر حضور نواب صاحب بہادر نے موضع چورو مین قیام فرمایا - یہ موضع محل سوم حضور انور کی جاگیر مین ہے پٹیلان وچواریان و زمینداران دیہات قرب وجوار موضع مذکور نے حضور مین حاضر ہو کر نذرین پیشکش کین سب کی نذرین حضور والا نے قبول فرمائین مگر مقدم موضع حیدری پورہ کی نذر بندگان عالی متعالی حضور انور نے بوجہ عدم تردد کشتکاری و غیر آبادی موضع مسطور قبول نفرمائی حضور والا نے بعد تناول طعام رات کے بارہ بجے تک دربار کیا بعد برخاست دربار استراحت کو کام فرمایا - بتاریخ یازدہم ماہ مسبوق الذکر مقدمان موضع چورو وپچالہ نے بشراکت باہمی بندگان حضور والا کی دعوت کی حضور پُرنور نے دعوت قبول فرما کر بعد تناول طعام کاغذات ضروری محکمہ محتشمہ نیابت سماعت فرمائی اور اون پر حکم مناسب صادر فرما کر دستخط خاص سے زینت بخشی ازان بعد تین روبکار باجلاس خاص متعلق انتظام پرگنہ علیگڈہ مشعر ہدایت و انتباہ ناظم پرگنہ مسطور بر رفع شکایات اہل عملہ اجرا فرمائے بعد برخاست دربار حضور والا مع صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب باستثنائے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست فایز علیگڈہ ہوے -

تفصیل اسماے دیہات کہ جنکے زمینداروں نے حضور مین حاضر ہوکر نذرین پیش کی تہین

موضع چورہ جاگیر محل سوم حضور پرنور - مولوی نگر زنہ پورہ - جے نگر - جمن نگر - بچالہ - بچالی - چندلو پورہ - غفور پورہ - عتیق پورہ - ساڑیا - حیدری پورہ - لشن پورہ - مدن پورہ - براہ - پچونہ - یمین پورہ جاگیر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - علیم پورہ ایضاً - باؤلی جاگیر کپتان محمد اختر بلند خان مرحوم رامپوری -

حضور والا بعد ادائے نماز عصر علیگدہ سے راہی ریاست ٹونک ہوئے ہنگام فایزی سرکار والا القاب سلامی کی شترہ فیر سر ہوئے - بتاریخ یازدہم ماہ مرقوم الصدر افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست نوبجے دن کے بنابر اجرائے احکام حضوری قلعہ علیگدہ مین تشریف فرما ہوکر روبروے جملہ پٹیلان و پٹواریان و زمینداران دیہات علاقہ علیگدہ کی تخمیناً پندرہ ہزار آدمی کا ہجوم تہا احکام حضوری مشعر انتظام پرگنہ بآواز بلند سنائی بعد الفراغ اجرائے احکام حضوری صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست نے خیام دولت انضمام خود پر تشریف فرما ہوکر عرائض مستغیثان عذرداری وغیرہ سماعت فرمائین اور اونپر احکام مناسب صادر کئے اور چند مقدمات بعد معائنہ امثال انفصال فرماکے فایز ریاست ٹونک ہوئے - بتاریخ بست ونہم ماہ جمادی الاول مطابق یکم فروری سنین صدر نواب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ منجملات حضور انور دام اقبالہٗ کے دختر تولد ہوئی صدرۃ النسا بیگم نام رکہا گیا - اسی اثنا مین طبیعت بیگم صاحبہ موصوفہ کی جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی چودہ روز تک سخت تکلیف رہی بتاریخ سیزدہم ماہ جمادی الثانی مطابق چہاردہم ماہ فروری یوم پنجشنبہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو دفعۃً سرسام ہوگیا - ہرچند اطباے حاذق نے علاج کیا مگر مصداق مصرعہ ہذا

چون قضا آید طبیب ابلہ شود

مرض الموت کا کیا چارہ بتاریخ مذکورہ بوقت آخر مغرب دو فرزند اور چار دختر مفصلہ ذیل چہوڑکر جان بحق ہوئین قطعہ

این مصیبت جاے آن دارد کہ چشم آفتاب
دامن گردون ز اشک انجم آلاید بخون
لیک با حکم قضا جایز ہمین افتد رجوع
مرجع دل نیست جز انا الیہ راجعون

حضور انور دام اقبالہٗ کو بیگم مرحومہ سے بتقاضاے انسانیت نہایت انس تہا اس واقعۂ عظیمہ وحادثۂ جسیمہ سے بغایت رنج وملال پیرامون خاطر اقدس ہوا بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الثانی مطابق پانزدہم ماہ فروری سنین صدر بوقت صبح حضور والا نے

مع جملہ ارا کین ریاست واہل قلم وعلم لعبداداے نماز جنازہ قریب مزار جدۂ امجد نواب صاحب محل بیگم صاحبہ کے بستان گنج شائستگان مدفون کیا۔ چونکہ عمر بیگم صاحبہ مرحومہ کی ۶۴ سالہ تھی بروفق مسئلہ شرعیہ دو ہزار دو صد من غلہ گندم قیمتی شش ہزار و پانصد روپیہ نقراو غربائے شہر کو تقسیم ہوا اور رسوم جسکو پھول کہتے ہین باجتماع جمیع اہل خاندان و ارکین دولت جامع مسجد مین بمعرض وقوع آیا۔ اور حسب الحکم حضور بیگم صاحبہ مرحومہ کی جائداد سے انکے مزار کے قریب دو مکان سنگین بنائے گئے ایک مکان جو برکنارۂ تالاب موتی باغ بجانب جنوب شمال رویہ واقع ہے اسکا نام **مدرسہ خلیلیہ** ہے اور اس مدرسہ کے مدرس مولوی جان محمد پنجابی بمشاہرہ پنجاہ روپیہ ماہوار مامور ہوئے۔ اور دوسرا مکان جو برکنارۂ موتی باغ بجانب شمال و جنوب رویہ واقع ہے اس مین چار حافظ جو سرکار والا کی طرف سے بیگم صاحبہ مرحومہ کے مزار پر مقرر ہوئے ہین سکونت پذیر ہین۔

تفصیل ہر شش اولاد بیگم مرحومہ

صاحبزادہ محمد عبد الواحد خان ـ صاحبزادہ مسعود علیخان ـ سعادۃ النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ محمد خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الروف خان صاحب کپتان توپخانہ ـ زکیۃ النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ عبد القیوم خان صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ ـ اکرم النسا بیگم اہلیہ صاحبزادہ عبد المجید خان خلف صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ـ صدرۃ النسا بیگم انکی شادی ابھی ہوئی ہے۔

مولف تاریخ ہذا نے یہ قطعۂ تاریخ وفات جنابہ بیگم مرحومہ کہا ہے

زمانه طرح غم تازه در جهان انداخت — که کوه کینه بزمین دوش آسمان انداخت
هزار داغ الم لاله سان نهاد بدل — هزار خار خارش همچو گل بجان انداخت
نماند نغمه بمنقار عندلیبان را — بهار رفت و خزان عقده بر زبان انداخت
فشاند نرگس شهلا بفرق خاک چمن — بنفشه چادر نیلی بر ارغوان انداخت
بساط خنده ازین باغ غم چنان برچید — که خار حادثه در جیب زعفران انداخت
چو پنجشنبه شد و سیزده ز ماه ششم — صدای رنج بگوش من آسمان انداخت
(یعنی ماه جمادی الثانی ۱۲)
ازو چو باعث رنج و ملال پرسیدم — باه و ناله چنینم بگوش جان انداخت
خطابش آنکه رفیع الزمانی بیگم بود — به تیر حادثه اش دهر مرغ جان انداخت
شدم بحیرت و گفتم درین زمان دستی — اجل بگوی گریبان او چسان انداخت

به بزم عیش و طرب آمد این خبر ز کجا | که طرح تفرقهٔ تازه در میان انداخت
همای اوجِ سعادات و رفعت و شوکت | ستمگر زداغ جدائی ز استخوان انداخت
کجا او سفر کرد بر جنازه بست چنان | که برق بانگ درایش بکاروان انداخت
ز خلقِ خویش بخلقِ جهان بجوش آمین | طلسم طرح نمودست و در جهان انداخت
نهاد بر لبِ اظهار قفلِ خاموشی | کلید بابِ تکلّم ز کف نهان انداخت
طراوتی ز سخن در زبانِ خامه نماند | سیاه خونِ جگر مجبر را روان انداخت
درازی سخن آورد رو بکوتا ہے | که رنگ مویه فزون ترکے توان انداخت (مجبر بمعنی دوات ۱۲)
خدا برحمت و لطفِ خودش بیامرزد | که رخت خود ز جهان برد در جنان انداخت
ز عقل سالِ وفاتش چو آبرو پرسید | ندائے (خاتمہ بالخیر) بر زبان انداخت
۱۸۸۹ء

اور سنِ ہجری اس قطعہ سے ظاہر ہوتا ہے ؎

بیگمِ نوابِ والا حشم | رخت ہستی جانبِ فردوس برد
آبرو چون کرد فکرِ سالِ او | گفت ہاتف (مصدرِ شوکت بمرد)
۱۳۰۶ھ

بتاریخ بست و چہارم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۶ سنہ ہجری مطابق بست و سوم ماہ فروری ۱۸۸۹ سنہ ء نواب محمد مشتاق علیخان صاحب بہادر رئیس ریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور نے بعمر سی سالہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی - بنظر احدیت و یکجہتی بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب مطابق چہاردہم ماہ مارچ سنین صدر دفاتر سرکاری مین ایک روز کی تعطیل اور علاقۂ فوج مین موقوفی قواعد اور بازارمین دکاکین کی تختہ بندی اور قلعۂ معلی مین عدم نوبت نوازی عمل مین آئی تاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب مطابق بست و ہشتم ماہ مارچ سنین صدر مہاراؤ راجہ رام سنگہ بہادر رئیس بوندی بیکنٹھ باشی ہوئے - ریاست ہذا سے بنظر یکجہتی و احدیت بتاریخ سوم ماہ اپریل سنہ صدر دو قطعہ خرائط یکے مشعر تعزیت و دیگرے محتوی تہنیت مرۃً بعد اخریٰ بنام مہاراؤ راجہ کیسر سنگہ بہادر مسند نشین حال بہیجے گئے اور دفاتر سرکاری مین ایک روز کی تعطیل اور علاقۂ فوج مین موقوفی قواعد اور بازار شہر مین تختہ بندی دکاکین اور قلعۂ معلی مین عدم نوبت نوازی بمعرض ظہور آئی اور اسی ماہ سال مین مشکوئے حضور پُرنور جنابہ نواب اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ سے فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عثمان علیخان نام رکھا گیا -

اسی ماہ و سال مین حافظ محمد یوسف منشی خاص عہدۂ میر منشی گری ریاست پر باستحقاق ملازمت دیرینہ مامور ہوئے۔ ماہ اگست سنہ صدر مین سید محمد نائب بخشی الملک و کپتان محمد سعادت علیخان بموجب حکم حضور پرنور بنا بر تحقیقات تغلب اونکار لال منصرم سائر پرگنہ چھبڑہ علاقہ ٹونک و تنقیح مقدمۂ قربانی گاؤ بعید الضحیٰ بپرگنہ مذکور بالا روانہ ہوئے اثنائے تحقیقات مقدمات مرقوم الصدر مین کپتان موصوف سخت علیل ہوئے حسب استجازت حضوری حاضر دردولت ہوئے۔ بعد فائزی مکان خود ملک الموت کے سوال مین زندگانی سے جواب دیا۔ کپتان مرحوم کی جگہ بخشی کلیان رائے پیشکار ناظم چھبڑہ مقرر ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر سنہ صدر ریاض الحسن ساکن گوڑگانوہ خان صاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانونی جودھپور کی سفارش سے عدالت دیوانی کے ناظم ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ دسمبر سنہ صدر مولوی عبد الرحمٰن سر رشتہ دار سابق پنچایت اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک بجائے سید رشید الدین بریلوی عہدہ سکرٹری محکمہ محتشمہ کونسل پر مامور ہوئے۔ بماہ جنوری ۱۸۸۹ء سید محمد نائب بخشی الملک بعد تحقیقات مقدمات مرجوعہ سرکاری پرگنہ چھبڑہ سے حاضر دردولت ہوئے اور اظہار تحقیقات مقدمات و تغلب چار ہزار و یکصد و بست و چہار روپیہ بنسبت منصرم مذکور حضور والا سے عرض کیا بتاریخ بست و دوم ماہ اپریل سنہ صدر بموجب حکم حضوری حسب انتظام صاحب زادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ ماموں حضور چہل کس چپراسی پرگنہ نیمباہیڑہ مین اور پنجاہ و پنج کس چپراسی پرگنہ سرونج مین مامور ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک بجانب چھاؤنی دیولی تشریف فرما ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور واپس داخل ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بست و سوم ماہ شوال المکرم مطابق بست و پنجم ماہ جون سنین صدر نو بجے دن کے میجر تھارنٹن صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بمتابعت حضوری مع ہمراہیان مفصلۂ ذیل فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے۔

تفصیل اسمائے ہمراہیان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

جناب[۱] صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست - جناب[۲] صاحب زادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - جناب[۳] صاحب زادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب[۴] صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - جناب[۵] صاحب زادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ - جناب[۶] صاحب زادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - مرزا[۷] محمد علیخان - دبا پود تا ایک راؤ و ممبران محکمہ محتشمہ کونسل - اسی تاریخ دس بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر موصوف

بمشایعت دو صاحبزادگان والاشان یعنی جناب صاحب محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور - بنابر ملاقات حضور نوابصاحب بہادر داخل نظر باغ ہوئے حسب دستور قدیم ملاقات عمل میں آئی -

اسمائے حاضرین دربار یہ ہیں

جناب صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحب زادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ - جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ - جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور - جناب صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب - خانصاحب محمد نجف خان - بابو ونایک راؤ ممبر محکمہ محتشمہ کونسل معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان - حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست - حسن مرزا پرنسپل مدارس - سید محمد عثمان بخشی الملک - پندرہ منٹ تک درمیان حضور نوابصاحب بہادر و اجنٹ صاحب بہادر کلمات شوقیہ رہے بعد تواضع عطر و پان اجنٹ صاحب بہادر رخص ہوئے حضور نواب صاحب بہادر نے تا لب فرش مشایعت فرمائی - بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور چار بجے دن کے حضور والا مع ہمراہیان مفصلہ ذیل بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے -

تفصیل اسمائے ہمراہیان حضوری یہ ہے

جناب صاحب بہادر نائب الریاست - جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحب زادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ - جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ - جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور - جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ - خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل - مرزا محمد علیخان ممبر کونسل - بابو ونایک راؤ ممبر کونسل - بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر موصوف بنابر سیر کہت موضع کارولہ وغیرہ دیہات جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ تشریف فرما ہوئے - بتاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف چار بجے دن کے راہی چھاونی دہلی ہوئے حسب معمول التواپ سلامی سر ہوئیں - بتاریخ بست و پنجم ماہ اپریل مطابق بست و سوم ماہ شوال المکرم سنین صدر و بکار با جلاس خاص جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست محکمہ محتشمہ نیابت سے دربارۂ تقسیم صیغہ جات متعلقہ محکمہ موصوفہ بنابر آگاہی ناظمان پرگنات و محکمہ جات صدر و مفصلات بدین نہج اجرا ہوا -

تفصیل تقسیم صیغہ جات

متعلق سید زین العابدین اسسٹنٹ اضلاع غیر	متعلق لالہ چنی لال اسسٹنٹ مال
محکمۂ فوجداری و دیوانی و شرع شریف و جیل خانہ۔	مقدمات مال - رپورٹ کارخانہ جات ذخیرہ و چندی خانہ
دفتر بخشیگری۔ اضلاع غیر۔ ڈاکخانہ و شفاخانہ۔	مقدمات ضبطی و بحالی جاگیر و معافی و خیرات استمرار و عہدداران متعلق پٹیل
سپاہ سررشتۂ تعلیم میو کالج - نزول	پٹواریان صیغہ داران وغیرہ تقاوی باغات ٹکسال اسٹام تعمیرات وغیرہ
جنگلات میونسپلٹی مدرسہ صنعت و حرفت	جملہ کاغذات مالی ہر صیغہ محکمہ بندوبست کارروائی سائرات صدر
مطبع پولس صدر و پرگنات	منظوری اضافہ زایدہ ہر صیغہ کارروائی مقدمات اپیل نیابت
بندوبست موگیان سرحدات	متعلق صیغہ جات مذکورہ بالا۔

بتاریخ یازدہم ماہ جون سنہ صدر مہاراؤ راجہ ستر سال رئیس کوٹہ بیکنٹھ باشی ہوئے بتاریخ بستم ماہ مزبور منجانب حضور والا خریطہ مشعر تعزیت بنام مہاراؤ راجہ امید سنگھ رئیس مسند نشین حال بھیجا گیا اور بنظر یکجہتی واحدیت دفاتر سرکاری مین ایک روز کی تعطیل اور علاقہ فوج مین موقوفی قواعد اور بازار مین تختہ بندی دکاکین اور قلعہ معلی مین موقوفی نوبت نوازی عمل مین آئی ۔

کیفیت دورہ محمد گڈہ پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک

بتاریخ بست و ششم ماہ شوال المکرم ۱۳۰۶ھ ہجری مطابق بست و ششم ماہ جون ۱۸۸۹ء ہنگام شب حضور نواب صاحب بہادر بنابر سیر و شکار مع خدم و حشم راہی محمد گڈہ ہوئے نو بجے دن کے حضور والا نے داخل محمد گڈہ ہو کر خیام دولت مین کہ پیشتر سے متصل فصیل تالاب محمد گڈہ منصوب تھے نزول اجلال و حلول اقبال فرمایا ستر ہ اتواپ سلامی کے قلعہ محمد گڈہ سے سر ہوئے چار بجے دن کے حضور والا نے فصیل تالاب کو کہ اسی ایام مین باہتمام پبلک ورکس تیار ہوئی تھی معائنہ فرمائی زان بعد قلعہ محمد گڈہ کو ملاحظہ فرما کر درست کا حکم صادر فرمایا سات بجے رات کے حسب ایماے حضوری بنابر صید ماہیان تالاب محمد گڈہ مین جال ڈالا گیا جسقدر مچھلیان دام مین آئین جملہ خدم و حشم کو تقسیم ہوئین - بتاریخ بست و ہفتم ماہ شوال المکرم مطابق بست و ہفتم ماہ جون سنین صدر آٹھ بجے دن کے حضور والا محمد گڈہ سے موضع باندریا مین تشریف لائے ناظم پرگنہ علی گڈہ نے تا سرحد پرگنہ مذکور استقبال کیا - اِسی باندریا مین نوشنامہ زمیندار ساکن موضع انچ پورہ نے نسبت ظہور الدین خان اہلمد تھانہ

پیش کیا حضور والا نے براہ نصفت و عدالت و رعایا پروری و معدلت گستری انجمن مسطور کا بند و بست کما ینبغی فرمایا
بعد ازاں حضور والا بسواری کالسکہ فائز علی گڈہ ہو کر باغ مین فروکش ہوئے - سترہ فیر اتواپ سلامی کے قلعہ علی گڈہ سے
سر ہوئے اور اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے مع چند ہمراہیان خاص ہرنون کا شکار کھیلا اور سات بجے شب
کے خیام دولت مین تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست وہشتم علی الصباح حضور والا نے سیر فرما کر جامع مسجد علی گڈہ مین مع
ہمراہیانِ خاص نماز جمعہ ادا فرمائی پہر حضور والا علی گڈہ سے بسواری کالسکہ موضع ادم مین رونق افروز ہوئے بتاریخ بست و
نہم ماہ مذکور سات بجے دن کے حضور والا بنا بر شکار موضع کابرہ مین تشریف لائے بعد انفراغ شکار بارہ بجے دن کے
خیام دولت مین قیام فرمایا چار بجے دن کے پہر موضع مذکور مین شغل صید افگنی فرما کر دس بجے شب کے مع الخیر و عافیت فائز
ریاست ٹونک ہوئے بتاریخ ششم ماہ ذی قعدہ مطابق ہفتم ماہ جولائی سنین صدر روز یکشنبہ میجر تھارٹن صاحب بہادر
اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک نو بجے دن کے فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین
مگر بایائے صاحب اجنٹ بہادر پیشوائی ریاست سے نہوئی - منجانب حضور والا چوبدار بنا بر مزاج پرسی صاحب اجنٹ بہادر بھیجا گیا
اور صاحب اجنٹ بہادر کی طرف سے بہاری جمعدار چپراسیان حضور کی مزاج پرسی کو حاضر ہوا - ریاست سے تواضع خوان
و سبد فواکہ سبز حسب معمول عمل مین آئی - بتاریخ ہشتم ماہ جولائی سنہ صدر نو بجے دن کے حضور والا نے تن تنہا
صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی بتاریخ نہم ماہ مسطور کپتان میل صاحب بہادر افسر فوج انگریزی مع میم صاحبہ فائز ریاست
ہذا ہو کر اجنٹ صاحب بہادر کے پاس بنگلہ پر فروکش ہوئے اسی تاریخ پانچ بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر مع کپتان
میل صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے مشایعت و تواضع عطر و پان حسب معمول عمل مین آئی بعد ملاقات
صاحب اجنٹ بہادر و کپتان میل صاحب بہادر فرودگاہ پر واپس تشریف لائے بتاریخ سیزدہم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر بنا بر
مزاج پرسی حضور والا کہ نصیب اعدا درد پا عارض ہوا تھا تشریف لائے بعد مزاج پرسی و تواضع عطر و پان صاحب اجنٹ بہادر
بجانب قیام گاہ واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق بست و سوم ماہ جولائی سنین صدر صاحب
اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک راہی چھاونی دیولی ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول عمل مین آئی بتاریخ بست و دوم
ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور فیض گنجور بصد احتشام بمعرض ظہور آیا - مؤلف نے اس تقریب فرحت قریب مین
یہ قصیدہ کہا ؎

طرف کلاه گر بچمن یار بشکند | رنگ هزار غنچه بگلزار بشکند

موج حلاوتش برسد تا بمصریان | قند سخن چو لعل شکربار بشکند

خواهم که یک دو بوسه بسیب ذقن زند | بر سینه تا ز دل بیمار بشکند

بوئے برد ز طرۀ مشکین اگر نسیم | بسیار نرخ نافۀ تاتار بشکند

داریم چشم آنکه همان چشم نیمه باز | گاهے سنان برین دل افگار بشکند

یاقوت روح بخش تو قدر مسیح را | در انجمن بشوخی گفتار بشکند

بے اختیار صدمۀ او بر دلم رسد | هر شیشه که چرخ ستمگار بشکند

گر بشنود ترانۀ خونین دلان عشق | بلبل بسینه دشنۀ منقار بشکند

گر در خرام سرو تو آید باین روش | پائے هزار کبک برفتار بشکند

تا کے چو شانه یار دل نازک مرا | در پیچ و تاب طرۀ طرار بشکند

یارب چه شوخی ست ندانم که حسن او | صد آئینه بجلوۀ دیدار بشکند

زلف سیاه او چو کند میل بازئے | دندان مار را لب مار بشکند

ساقی بیار باده که امشب حجاب من | در بزم یک دو ساغر سرشار بشکند

آن دیده را که نیست جمال تو در نصیب | بهتر که او ز گریۀ خونبار بشکند

دستے که از نگشت حمائل بگردنش | از سنگ روزگار جفا کار بشکند

زنار طره و خم محراب ابروش | بس رونق برهمن و دیندار بشکند

عشق ست آن نهنگ که کشتی آرزو | در آب شور ورطۀ خونخوار بشکند

خون میچکد ز دیدۀ تر تا کجا نسیم | خارم بدل از آن گل رخسار بشکند

قطعه

کس نیست مشتری دل ناقبول ما | باهر که دل دهیم بانکار بشکند

اے دل برو بجور و جفایش صبور باش | شاید که شوکت خاطر دلدار بشکند

تهمت مَنِه بهیچ که خود چرخ آفرین
بسیار کاسه زر و بسیار بشکند

آن گوهرم که روشنی آب و تاب من
مژگان چشم اختر سیار بشکند

آن شاعرم که طنطنهٔ بندشِ کلام
بازارِ شاعرانِ نمودار بشکند

از طبعِ من چو رشحهٔ معنی فرو چکد
قدرِ بهای ابرِ گهربار بشکند

در این زمانه قدرشناس ار بهم رسد
مشکم رواجِ طبلهٔ عطار بشکند

لیکن مرا چه سود ز لطائل سخن ؎
کین نغمه قدر و قیمتِ اشعار بشکند

در خون دل چو لاله باین داغ مانده‌ام
تا چند نشترم بدلِ زار بشکند

پیدا کسے نمی شود اینجا سخن شناس
مُهرِ خموشیم که بتکرار بشکند ؎

مے بایدم گزارشِ خود را بداورے
تا قفل بستهٔ درِ اظهار بشکند

خورشید رفعت و مهِ اوجِ سخا که او
چندین درِ خزانهٔ اسرار بشکند

چون کارِ ذوالفقار رود انگشت تو کند
صف هائے ظالمانِ سیه کار بشکند

لطفِ تو با ضعیف توانائے دهد
قهرِ تو دست و بازوے اشرار بشکند

دستِ سخائے تو چو بر آید ز آستین
مقدارِ کان و بحر ز ایثار بشکند

از مومیائے کرمت مے شود درست
هر استخوان که بختِ زبان کار بشکند

در بزمِ تو لئیم نگنجد که بذلِ تو
بازارِ این گروه بصد عار بشکند

ابن الکریم ابن سخی در زمانه ؎
جودِ تو رنگ بر رخِ معیار بشکند

امرِ تو کارِ باده فروشان کند خراب
نهیِ تو قدرِ خانهٔ خمار بشکند

انصافِ تو که موجبِ آبادیِ جهان
اعضائے ظالمانِ جفاکار بشکند

تیغت چو از نیام برآید به رزم گاه
قلبِ مبارزانِ سپهدار بشکند

رخشِ تو گرم پو به میدان اگر شود
تیزیش رنگِ برق بر رخسار بشکند

با پیلِ مست تو بشود او چو هم نبرد
دندانِ پیلِ چرخِ نگونسار بشکند

گر از دو ہا بدستِ تو چوبِ عصا شود ‌ ‌ ‌ بازار بہ احمران ہمہ یکبار بشکند
دست دعا بے بغیر تو برد ار آبرو ‌ ‌ ‌ تا رنگ دشمنانِ بد اطوار بشکند
گلزار دوستان تو دائم شگفتہ باد ‌ ‌ ‌ در چشم دشمن تو صبا خار بشکند

اور اسی سال میں بشکوہ کے جناب صاحبزادہ محمد صفی اللہ خانصاحب فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی و اسم گرامی صاحبزادہ محمد مجید اللہ خان رکھا گیا یہ قطعہ تاریخ ولادت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکہنوی سے یادگار ہے ہ

کنون یافت از فضلِ رحمان پسر ‌ ‌ ‌ رئیسے کہ نامش صفی اللہ خان
پے سال او ہاتفے اے اسد ‌ ‌ ‌ بگوشم بگفت اختر دودمان
۱۳۰۶ھ

اور اسی سال میں بشکوہ کے جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب فرزند دلبند تولد ہوا چنانچہ قطعہ تاریخ میلاد نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکہنوی سے یادگار ہے ہ

کنون یافت سردارِ عالی وقار ‌ ‌ ‌ پسر کو بعالم شود سر بلند
اسد ہاتفے گفت از بہر سال ‌ ‌ ‌ بیا و اجوان بخت و اقبال مند
۱۳۰۶ھ

اسی سال میں بشکوہ کے صاحبزادہ محمد یونس خان آرزو فرزند سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد اصغر یار خان نام رکھا گیا چنانچہ مولف نے یہ دو قطعات تاریخ ولادت کہی ہ

آرزو فرزند خوش رو یافت زو ‌ ‌ ‌ در دلِ عالم شدہ فرط خوشی
گفت تاریخ تولد آبرو ‌ ‌ ‌ نورِ چشم راحتِ جان و دل
۱۳۰۶ھ

ایضاً

چو حق داد فرزند با آرزو ‌ ‌ ‌ بعالم شود سرور و سر بلند
دعائیہ تاریخ گفت آبرو ‌ ‌ ‌ زہے نصرت و عمر اقبال مند

بتاریخ یازدہم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق دوازدہم ماہ ستمبر ۱۸۸۹ء روز بکار باجلاس میمنت اساس افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ معتمدہ کونسل منظوری جناب حضور نواب ابقا بہادر دام اقبالہ حسب آئین جناب نواب وزیر الدولہ بہادر نصرت جنگ انار اللہ برہانہ فرزدہ بست و سیوم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۱ھ بدیں مضمون اجرا ہوا کہ جز حقاد و اولاد و اما و حضرت

نواب امیرالدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس و حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ و جناب نواب یمین الدولہ و جناب نواب امین الدولہ بہادر دام اقبالہ اور کسیکو صاحبزادہ نہ کہنا چاہیے اگر ان ہر چہار رئیس کے داماد عورات غیر خاندان ہذا سے اپنے عقد نکاح مین لائین اور ان سے اولاد پیدا ہو تو انکو صاحبزادہ کہنا زیبا نہین ہے۔ بتاریخ بست و نہم ماہ محرم الحرام مطابق بست و ششم ماہ ستمبر سنین صدر منجانب حضور پرنور خرائط مضمون اطلاع و شمول محفل شادی کارخیر دختران سعادت توامان بنام رؤسا منصلہ ذیل دفتر دارالانشائے حضوری سے جاری ہوئے اور اکثر ریاستون مین خرائط بذریعہ ڈاک روانہ کیے گئے۔

تفصیل اسمائے ریاستین کہ جہان بذریعہ ڈاک خرائط بھیجے گئی

بنام رئیس کہنپی پور[۱] بنام رئیس بیکانیر[۲] بنام رئیس بہاول پور[۳] بنام رئیس بہالاداریاتن[۴] بنام رئیس قرولی[۵] بنام رئیس اندر گدہ[۶]
بنام رئیس رامپور[۷] بنام رئیس دہول پور[۸] بنام رئیس بہرت پور[۹] بنام رئیس جودہپور[۱۰] بنام رئیس الور[۱۱]
بنام رئیس بوندی[۱۲] بنام رئیس کشنگڈہ[۱۳] بنام رئیس فتح گدہ[۱۴] بنام رئیس کوٹہ[۱۵] بنام رئیس راگہ گدہ[۱۶] بنام رئیس جمو کشمیر[۱۷]
بنام رئیس کچاون[۱۸] بنام رئیس ریوان[۱۹] بنام رئیس اونیارہ[۲۰] بنام ٹہاکر جہلایہ[۲۱] بنام ٹہاکر سوار[۲۲]۔

بتاریخ چہارم ماہ صفر مطابق سی ام ماہ ستمبر سنین صدر سید محمد نائب بخشی الملک و اسسٹنٹ ممبر کونسل صیغہ خزینہ و خانصاحب غوث محمد خان نبیرۂ کرنیل مہتاب خان مرحوم برسم نیوتہ بجانب ریاست پٹیالہ و حافظ محمد یوسف منشی مع خرائط حضوری بسمت ریاست کپورتہلہ روانہ ہوئے اور اسی تاریخ فیروز باغ مین جلسۂ رنگ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ عبداللطیف خان خلف افتخارالامرا فخرالملک جناب صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل بمعرض ظہور آیا۔ چنانچہ مؤلف نے یہ چند اشعار بہ عین رنگ کے موقع پر کہے ؎

یہ کس دولہا رنگیلے کا ہوا رنگ — شفق نے آسمان پر رٹ گیا رنگ
جہان کو سبز باغ اسنے دکھایا — یہ شوخی سے دولہن کی جا ملا رنگ
جو دیکھا رنگ بزم جشن شادی — گلون کا باغ مین پہیکا ہوا رنگ
سمان باندہا یہ کچہ رنگ خوشی نے — محل مین ہو رہا ہے جا بجا رنگ
ہوا جب رنگ رنگ شادی کے نہ ہمسر — لب معشوق کا جاتا رہا رنگ
کہلی اب شوخی رنگ طبیعت — کہ سب کہتے ہین ہان یہ ہے نیا رنگ

اور اس تقریب فرحت ترتیب میں نایک بندہ تو بزم رقص و سرود بمصداق مصرع ہذا ؎

ہر روز عید ہے ہر شب شب برات

منعقد رہی - بتاریخ چہاردہم ماہ صفر المظفر مطابق پانزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر روز پنجشنبہ جشن عقد شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب خلف سعید الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خان صاحب بہادر صفدر جنگ مرحوم و مغفور بہ مسماۃ ابرار النسار بیگم دختر نیک اختر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بمہر تعدادی مبلغ دو لکھ روپیہ پانصد روپیہ معجل باقی موجل نہایت تزک و احتشام سے بمعرض ظہور آیا علاوہ سامان جہیز معمولہ بست و پنج ارابہ ماشتمل پلنگ و چھپر کھٹ و آرام چوکی طلا ظروف نقرہ و طلا و زیور ہائے طلا مرصع اقسام اقسام و دو راس اسپ مع زیور نقرہ و دو منزل رتھ وغیرہ مع چند ہزار روپیہ نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اسی اثنا میں بتاریخ ہفدہم ماہ صفر المظفر مطابق ہفدہم ماہ اکتوبر سنین صدر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ کے فرزند شیر خوار نے انتقال کیا - بتاریخ نوزدہم شہور و سنین مذکور اندرین تقریب فرحت ترتیب ریاست رامپور سے صاحبزادہ رضا الدین خان عرف پیارے صاحب مع میر مجاد علی کہ معززین ریاست موصوفہ سے ہیں فائز ٹونک ہوئے بنا بر استقبال صاحب زادہ صاحب موصوف پیر امین الدین سابق میر منشی مع یک چوبدار سرکاری و پنج سوار رسالہ و یک زنجیر فیل تا باغ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ بھیجے گئے بتاریخ بست و سوم شہور و سنین مزبور سید مجاد علی معتمد ریاست رامپور کو سرکار والا سے خلعت مبلغ دو صد و شانزدہ روپیہ کا بدین تفصیل ذیل عطا ہوا -

تفصیل خلعت

عـــہ

خلعت معتمد		چوبدار	
[illegible]		للعـہ	
دوشالہ زرین	مندیل عباسی	سیلہ سفید	دستار
یک جفت (للعـہ)	یک (عـہ)	عـہ	[illegible]
سیلہ عباسی	تھان کمخاب	نقد	
یک (للعـہ)	یک (عـہ)	عـہ	
تھان جامدانی			
یک (عـہ)			

بتاریخ بست و دوم شہور و سنین مسطور روز پنجشنبہ جشن شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان صاحب خلف جناب وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ نائب الریاست سی آئی ای والیس پریزیڈنٹ محکمہ معتمدیہ کونسل - بمسماۃ احمر النساء بیگم دختر فرخندہ اختر جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بمہر تعدادی مبلغ دو لاکھ روپیہ - پانصد روپیہ معجل و باقی موجل نہایت تزک و احتشام سے بمعرض وقوع آیا اور سامان جہیز و زر نقد جسقدر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب کو سرکار والا سے مرحمت ہوا تھا اوسیقدر عنایت ہوا حضرت وزارت مآب والد ماجد نوشہ ذیجاہ نے علاوہ اہل خاندان کے ہر ایک معزز کے نام رقعے دربارہ شمول جلسۂ شادی بدستخط خاص ترقیم فرمائے چنانچہ بنام مولف جو رقعہ نمبری (۱۹۱) آیا تھا اوسکی نقل بجنسہ درج کیجاتی ہے۔

بخدمت شریف سید محمد اصغر علی صاحب آبرو۔

درین ایام بہجت آغاز فرحت انجام کہ گلبانگ مسرت و کامرانی اقصائے عالم را از چار سو فرا گرفتہ و غلغلۂ عشرت و شادمانی برافراز گنبد اخضر رسیدہ کوکب مراد را عالم عالم سعادت ارزانی ست و حدیقۂ آمال گلشن گلشن ہم آغوش بہار جاودانی غنچہ کشائے نسیم بہار از فرط نفحۂ بیندہ نزول بستگی در جہان نگذاشتہ و شاخسار اشجار از جوشش شگوفہ ہر سو علم انبساط برافراشتہ جشن محفل طوے و بزم شادی کتخدائی برخوردار کامگار فرخندہ اطوار فروغ دیدۂ ارجمندی بہائے چہرۂ بخت بلندی فرزند عزیز بدل اعز بجان صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان طول عمرہٗ بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ھ مطابق پانزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء حسن استقرار یافتہ است و انعقاد محفل رقص و سرود من ابتدائے پانزدہم ماہ صفر مطابق یازدہم ماہ اکتوبر سنین صدر از نواخت ہفت و نیم گھنٹہ شب تا یازدہ خواہد شد از انجا کہ شریک اینچنین محافل سور و سرور خالی از زینت افزائے و بزم افروزی نبودہ است مع ہذا مامول چنانکہ آن عنایت فرما نیز قدم ناز بر دیدۂ نیاز گذاشتہ رونق افزائے محفل نشاط شوند ؎

زراہ دوستی ہر کس کہ بے منت قدم ساید ❊ بہر گامیکہ بردارد ازو پائے زمن چشمے

المرقوم چہاردہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ ہجری مطابق دہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء

المکلف - افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی

نائب الریاست ٹونک - نتیجۂ دستخط خاص حضرت وزیر اعظم امیر کرم -

اس تقریب مسرت قریب میں مؤلف نے یہ سہرا کہا - **سہرا**

وہ روپ ہے ترے اس زرنگار سہرے پر — کہ مہر بھی ہے فدا ذرہ وار سہرے پر

بہار گاتے ہیں مرغان گلستان کیا کیا — یہ کیسی رخ کی ہے چھائی بہار سہرے پر

دلوں کے عقدے کھلے ہیں کہ ہیں یہ پھول کھلے — یہ عکس رخ ہے کہ رنگ بہار سہرے پر

جو پیاری پیاری ہے صورت تو گورا گورا رنگ — پیار آئے کیوں نہ بار بار سہرے پر

جو وہ بہار چمن ہے تو یہ ہے خندۂ گل — ہے جان رخ پہ فدا دل نثار سہرے پر

گلے کا ہار ہے عبد دل بہار عشرت ہے — ہزار جان سے فدا ہے ہزار (یعنی بلبل ۱۲) سہرے پر

جو سر پہ باندھے ہے عبد اللطیف خان نوشہ — خوشی کو ناز ہے ہے افتخار سہرے پر

ز بس ہے ملاحت عارض ہے صباحت حسن — خوشا نصیب ہے طرفہ بہار سہرے پر

کیا ہے ابر بہاری نے ابر کا چھڑکاؤ — اب اور کے آئے گا کیونکر غبار سہرے پر

اسی تقریب میں مؤلف نے یہ تاریخ کے اشعار لکھے ہیں ہدیۂ ناظرین باتمکین ہیں ۵

دگر زمانہ بہار است بزم عیش و سرور — ز انبساط دل هر کدام شد معمور

ز ہر طرف ز یک خرمی دوان آمد — بفرق غم لگدے زد کہ شور اینجا دور

کہ ہست شادی عبد اللطیف خان امروز — شدہ ز بادۂ راحت دل جہان مسرور

شدند جمع تمامی بہ بزم فخر الملک — چہ محفلے کہ ترتیب شدہ باہل شعور

چہ انعقاد گرفتہ است بزم فیروزی (رعایت فیروز جنگ ۱۲) — کہ چشم چرخ ندیدست این چنین دستور

باوج فیل دوان نوشۂ فلک رفعت — نشستہ با توزک و شان و تمکنت لبدر

قبائے تنگ بہ تاج کج نہادہ بسر — کشادہ سہرا برخ با ہزار عشرت و سور

قفائے نوشہ عزیزان و دوستان دلے — بصد شکوہ و تجمل سوار ہودج نور

بہ پشت فیل نہادہ عماری زرین — چو آفتاب درو ہر یکے گرفتہ ظہور

مصاحبان همه بالکه گرفتار ملا انسرا ‌‌ ‌ معاشران همه مست از مئے خوشی و سرور

بایں شکوه چو در قلعهٔ معلی اشده ‌‌ ‌ برات نوشتهٔ عالی وقار ذی المقدور

نثار کرد ز انجم فلک طبق بر شان ‌‌ ‌ نواخت چنگ بکف زهره در نشید سرور

نهاده مجمر زرین بمحفل رنگین ‌‌ ‌ ز عود و لخلخهٔ مشک ساختند بخور

بعطر کرده معطر همه بر و آغوش ‌‌ ‌ بپان سبز همه گشته سرخ لب بسرور

چنان حمائل گل هر یکے حمائل کرد ‌‌ ‌ که عندلیب بشوقش فتاد از گل دور

چه دلفریب بمحفل شده نوائے طرب ‌‌ ‌ چه فتنه خیز در نغمهٔ نے و طنبور

برقص زهره جبینان تمام دست افشان ‌‌ ‌ بجا مهائے مکلف بحسن خود مغرور

بلائے مردم عالم دو نرگس خونریز ‌‌ ‌ که بود ابروئے شان تیغ و هم مژه ساطور

ز اهل بزم ربودند دل بناز و ادا ‌‌ ‌ همه بغمزهٔ شلتاق و عشوهٔ پر زور

سرود و زمزمهٔ مطربان خوش آهنگ ‌‌ ‌ که هر یکے بثنا کرده زنده رود عبور

ز نخلهائے چراغان که جابجا افروخت ‌‌ ‌ گرفت رنگ خجالت فروغ مشعل طور

شگفت بر رخ مهتاب رنگ مهتابے ‌‌ ‌ لباس نور بپوشید از زنانشت و ذکور

ز بهر تدارک و لجیپ افتخار الملک ‌‌ ‌ خرد ز دانش او گشته معترف بقصور

بیان همت او از زبان نمے آید ‌‌ ‌ برائے اهل جهان باید این چنین گنجور

اگر ریاضت او گسترد بساط ورع ‌‌ ‌ دگر بخلق نماند نشان فسق و فجور

دگر رجوع بذیل حمایتش آرد ‌‌ ‌ کند بپنجهٔ باز آشیان خود عصفور

شود چو شمع بفانوس حفظ او روشن ‌‌ ‌ تمام عمر کند خنده بر نسیم و دبور

درین زمانه چنان بیخ سرکشان کندست ‌‌ ‌ ستم بگوشه نهان شد ز دزد شست فتور

چنان عدالت و انصاف را مروج ساخت ‌‌ ‌ که دادخواه نیاورد نالشے بحضور

برائے پرورش ذره ها چو خورشیدست ‌‌ ‌ بچشم اوست رفاه جهانیان منظور

کسیکہ حاجت خود آورد بخدمت او — بیک نگاہ تلطف روا کند بسرور
دلش رحیم و مزاجش کریم و طبع خلیق — باین صفات سبے درزمانہ شد مشہور
چنان شجاعت او کرد کار در جنگ — کہ گشت بر صفت اعدا منتظفر و منصور
چنان مسیح نفس مثل او بعالم نیست — کہ یافت صحت از وبے دوا دل رنجور
بسوے سینہ فگاران گر آورد میلے — بمشک بند نماید ترا دوش ناسور
شود زریزہ خوانش وظیفہ خور سیمرغ — بود ز خرمن او دانہ چین وحوش وطیور
چنان حساب بگیرد ز مہر عالمتاب — کہ ذرہ را نکند سہو در سنین و شہور
ہران کسیکہ بہ بیند تواضع و خلقش — رسد بسینہ دلش را سرور نا محصور
زطول مدحت و توصیفش آبرو بگذر — کرا بوصف طرازی او بود مقدور
زبان خامہ کشا در دعاے اقبالش — کہ تا قبول شود در جناب رب غفور
خدا بہ این ہمہ خوبی سلامتش دارد — ز دانشش ہمہ گرد ملال باشد دور
برنگ دیدۂ نرگس گلبن گیتی — ہمیشہ دیدۂ بدخواہ او بود مدکور
بباغ دہر گل عمر نوشہ ذی جاہ — شگفتہ باد بصد رنگ تا بیوم نشور

شدہ ز غیب ندا باعث مسرت دل
۱۳۰۷ھ
چو فکر گشت بتاریخ شادی مزبور

بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق پنجم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء مولوی محمد عبد الغفار خانصاحب ناظم عدالت شرع شریف نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا (آہ ہادی غفّار) سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے مولوی صاحب مرحوم نے روز ناموری خود سے تا روز وفات کارہائے متعلقہ خود کو باحسن الوجوہ انجام دیا اسی لحاظ سے حضور پرنور دام اقبالہ نے بنظر قدردانی و قدیم پروری اونکے خلف اکبر مسمی حافظ محمد عبد الرحمن کو کہ لائق ہونہار مولف کے شاگردین بتقرری قدرے وظیفہ بایحتاج کام سیکھنے کے واسطے عدالت موصوفہ مین مامور فرمایا - اسی ایام مین بتشکوے حضور والا فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عثمان علیخان نام رکھا گیا - بتاریخ بست و ششم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء عربرت سنگہ ٹہاکر جہلایہ دیہ بیجناتہ مہاجن کا مدار کو سرکار والا

سے خلعت بدین تفصیل عطا ہوا۔

ما ۓ عـــہ

منعت برت سنگہ ٹھاکر — بیجنا تھ مہاجن کامدار

دوشالہ زرین	سیلہ	دستار	دوشالہ	سیلہ	تہان کمخواب
عـــہ	عـــہ	للعہ	عـــہ	عـــہ	عـــہ

تہان کمخواب	دستار	تہان جامدانی	تہان جامدانی
عـــہ	للعہ	؏	؏

ہرکاران	چوبدار
دو اسم عـــہ	عـــہ

سیلہ	دستار	نقد	سیلہ	دستار
دو معہ	دو سے	عـــہ	یک معہ	سے

آمد اسی تاریخ معتمدانِ ریاست بہرت پور کو منجانب حضور والا خلعت و رخصتانہ مبلغ پانصد ہشتاد و ہشت روپیہ کا مرحمت ہوا۔ بتاریخ سی ام ماہ صفر المظفر مطابق بست و ششم ماہ اکتوبر سنین صدر کرنل جراٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ پولٹیکل اجنٹ چہاونی گونہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لائے مشایعت و مہمانداری و خاطرداری ریاست سے حسب دستور عمل مین آئی صاحب موصوف پانچ روز قیام فرماکر بتاریخ سی ام ماہ اکتوبر راہی باسودہ ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ مطابق بست و ہفتم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ء مسماۃ زبدۃ النسا بیگم عرف ولایتی بیگم بنت جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم برادر کلان حضرت وزیر اعظم امیر معظم یعنی اہلخانہ جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادر حقیقی حضور والا نے دار فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول مطابق بست و ہشتم ماہ اکتوبر سنین صدر گیارہ بجے دن کے میجر تہارنٹن صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے کہ حضور والا نے مشایعت تا سرحد موضع باڑہ مع ارکین ریاست فرمائی اور حسب معمول فیر توپ سلامی کے سر ہوئے چونکہ طبیعت فیض طویت حضور معدلت نشور جادۂ اعتدال سے منحرف تھی ایک روز صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات حسب ضابطہ قدیم نہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مطابق دوم ماہ نومبر سنین صدر مسماۃ قمر جہان بیگم دختر جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب مرحوم آفی خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ اعنی اہلخانہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خانصاحب

بہادر صفدر جنگ رہمراہ تے منزل ناگزیر ہوئیں - باسی تاریخ حافظ سید محمد نائب بخشی الملک حسب الحکم حضوری برسم نیوتہ ریاست پٹیالہ کو گئے تھے اور حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست کپورتھلہ کو اسی تقریب میں گئے تھے واپس آ گئے - اور اسی ایام میں بخشی الملک سید حافظ محمد عثمان خان بہادر شجاعت جنگ کہ بنا بر حصول شرف ملازمت حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بلدہ بنارس تشریف فرما ہوئے تھے واپس ریاست ہذا ہوئے بخشی الملک بہادر کو حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بالقابہ نے خلعت فاخرہ بدین تفصیل عطا فرمایا -

دوشالہ زرین   سیلہ   مندیل   تھان کمخواب   تھان جامدانی   مالہ مروارید   پالکی   اسپ مع زیور نقرہ
یک   یک   یک   یک   بیک   یک   یک راس

بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول مطابق ستی ام ماہ اکتوبر سنین صدر چار بجے دن کے دربار متصل کوٹھی زنانہ واقع نظر باغ منعقد ہوا حضور والا نے صاحب ایجنٹ بہادر سے ملاقات فرما کے بجانب راست کرسی پر بٹھایا اور طرفین سے کلمات شوقیہ معرض بیان آئے بعد تواضع عطر و پان صاحب موصوف رخصت ہوئے ہنگام آمد و رفت صاحب بہادر سلامی کمپنی مع بین باجہ معرض وقوع آئی

تفصیل اسمائے حاضرین دربار یہ ہے

[۱] عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی - نائب الریاست - [۲] جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب بہادر برادر خرد حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ - [۳] جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ برادر حقیقی حضور پرنور دام اقبالہ - [۴] جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ برادر حقیقی حضور فیض گنجور دام اقبالہ - [۵] جناب صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ برادر حقیقی حضور لامع النور دام ملکہ - [۶] جناب صاحب زادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادر حقیقی حضور فیض معمور خلد اللہ دولتہ - [۷] جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر دام حشمتہ - [۸] جناب صاحب زادہ محمد خان صاحب ندا ماموں حضور عدالت معمور دام نوالہ - [۹] جناب صاحب زادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر محکمہ محتشمہ کونسل صیغہ فوج - [۱۰] جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج حضوری - [۱۱] جناب صاحب زادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مغفور - [۱۲] جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر مفخم - [۱۳] صاحب زادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج - [۱۴] معتمد خاص فخر الزمان سید ارشاد حسین خان وکیل دربار دار الریاست - [۱۵] خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل مشیر قانونی جوڈیشل - [۱۶] بابو دنایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ - [۱۷] بخشی الملک سید حافظ محمد عثمان خان بہادر

شہامت جنگ - حافظ سید محمد نائب بخشی الملک حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست - بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ مطابق یازدہم ماہ نومبر ۱۸۸۹ء لالہ چنی لال اسسٹنٹ صیغۂ مال عہدۂ اسسٹنٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محکمۂ بندوبست پر مامور ہوئے اور بجائے لالہ چنی لال کے لالہ کلیان رائے پیشکار ناظم پرگنہ چھبڑہ بطور قائم مقامی مقرر ہوئے اور اسی ایام میں اہلخانہ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی -

بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنین صدر کرنل بارصاحب اجنٹ مغرب مالوہ چھاؤنی گونہ سے بسبیل ڈاک اسپان فائز چھبڑہ علاقۂ ریاست ٹونک ہوئے مشایعت و تواپ سلامی حسب معمول عمل میں آئی - بتاریخ پانزدہم مطابق نہم شہور و سنین صدر صاحب موصوف قلعہ چھبڑہ کا عکس بذریعہ فوٹو لیکر براہ چھپا بڑود راہی جہالاواڑ پاٹن ہوئے اور اسی تاریخ مولوی ظہور الحق پیشکار سابق نظامت صدر عالیقدر بجائے لالہ کلیان رائے عہدہ پیشکاری چھبڑہ پر مامور ہوئے - بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الثانی مطابق شانزدہم ماہ دسمبر سنین صدر صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب برادر حضور پرنور دام اقبالہ حسب الحکم حضوری تینون رسالون کے کپتان ہوئے اور اسی ایام میں سید فضل حسین سابق وکیل دربار بجائے لالہ کونل پرشاد عہدۂ پیشکاری پرگنہ بڑاودہ پر مامور ہوئے اور لالہ مسطور عہدۂ پیشکاری نظامت سرونج پر مقرر ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الاول مطابق سی ام ماہ دسمبر سنین صدر جناب وزارت مآب والیس پریزیڈنٹ محکمۂ محتشمہ کونسل بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک تشریف فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے چار روز وہان قیام فرماکر فایز ریاست ہوئے - بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۸۹۰ء بزم عقد شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد مسعود خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ سے بمہر تعدادی چہل و یکہزار روپیہ - یکہزار معجل و چہل ہزار موجل - منعقد ہوئی صاحبزادہ صاحب بہادر شمشیر جنگ نے تخمیناً بیس ہزار روپیہ کا سامانِ جہیز دیا - بتاریخ بست و سوم ماہ جمادی الاول مطابق پانزدہم ماہ جنوری سنین صدر جشن عقد شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد حنیف خان خلف جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب بہادر تہور جنگ مسماۃ حمیدہ بیگم دختر فرخندہ اختر جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب مرحوم سے بمہر تعدادی چہل و یکہزار روپیہ - یکہزار معجل و چہل ہزار موجل بمعرض وقوع آیا جناب صاحبزادہ حامد خان صاحب نے سامان جہیز بیس ہزار روپیہ کا دیا - اسی ایام میں ڈاکٹر بھوانی سنگہ و کنج لال و عبد الوہاب خان جاگیردار معتمدانِ ریاست قرول برسم نیوتہ بتقریب شادی ہر دو دختران حضور پرنور دام اقبالہ فایز ریاست ہذا ہوئے اور باغ نواب پسند میں دربار منعقد ہوا حضرت وزیر اعظم امیر معظم مع ارکین دولت و معززین

ریاست موجود تھے معتمدان ریاست موصوفہ نے سامان نیوتہ مفصل ذیل دربار میں حاضر لاکر پیشکش کیا اور بعد الفراغ نذر اور پنہا در کے رئیس تورول کا خریطہ پیش کیا۔

تفصیل سامان نیوتہ

سروپا مردانہ		سروپا زنانہ	
دوشالہ زرین	دستار	پارچہ زرین گلبدن	دوپٹہ بنارسی
دو عدد	دو عدد	دو تہان	دو عدد
تہان جامدانی	اسپ	اطلس زرین	اشرفی
دو عدد	دو راس	دو پارچہ	عہ ۱۰ تہان

ریاست سے مہمانداری وخاطرداری معتمدان بدستور بطور شائستہ وبائستہ بتقرری مولوی نورالحق خلف جناب مولوی فضل حق پیش امام جامع مسجد عمل میں آئی اور دارالریاست سے معتمدان مذکور بالا کو خلعت بدین تفصیل مرحمت ہوا۔

تفصیل خلعت بہوانی سنگھ

دوشالہ زرین	شالی رومال سرخ	سیلہ	مندیل	کمخواب	چکن	نقد بطور دعوت
یک جفت	یک عہ	یک للعہ	یک دعہ	یک تہان عہ	یک تہان عہ	عہ

تفصیل خلعت گنج لال

دوشالہ زرین	شالی رومال سرخ	سیلہ	مندیل	کمخواب	چکن	نقد بطور دعوت
یک جفت عہ	یک عہ	یک للعہ	یک دعہ	یک تہان دعہ	یک تہان دعہ	عہ

تفصیل خلعت عبدالوہاب خان جاگیردار

سیلہ	دستار	جامدانی	نقد بطور دعوت
یک دعہ	یک عہ	یک تہان	دعہ

چوبدار (یک اسم للعہ)

سیلہ	دستار	نقد
عہ	عہ	دعہ

ہرکارہ (دو اسم عہ)

دستار	دوپٹہ	نقد
دو عہ	دو عہ	فی اسم عہ

سائیس (دو اسم عہ) — کل ہمراہیان

دستار — دوپٹہ — نقد — عہ

روپیے — ملغہ — فی اسم عہ

اسی ایام مین محمد ممتاز حسین خان سنبھلی وکیل سرکار حاضرباش محکمہ اجنٹی سیہور بجاے مرزا محمد واجد علی بیگ عمدۂ وکالت رزیڈنسی سیواڑ پر مامور ہوے اور مرزاے مذکور بجاے سید فضل حق صاحب عمدۂ وکالت اجنٹی مغرب مالوہ واقع چہاونی اگر پر مقرر ہوے اور سید فضل حق صاحب عمدۂ وکالت اجنٹی سیہور پر مامور ہوے - بتاریخ بست وہشتم ماہ جمادی الاول مطابق بستم ماہ جنوری سنین صدر کرنل سی کی ایم والٹر صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مع میجر تہارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی ٹونک واسکین صاحب بہادر اسسٹنٹ ونومین صاحب بہادر ڈاکٹر فائز ریاست ہذا ہوے - علی الصباح بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے مع حضرت وزیر اعظم امیر مفخم والیس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل وچند سرداران وممبران کونسل بشایعت فرمائی ہنگام فایزی فرودگاہ حسب معمول التواب سلامی سر ہوئین صاحب کلان بہادر مع صاحبان مرقوم الصدر دن کے چار بجے بنابر ملاقات حضور والا بشایعت جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات وجناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور پرنور دام اقبالہ نظرباغ مین تشریف لاے کمپنی پٹالن نے مع بین باجہ حسب قاعدۂ مستمرہ سلامی ادا کی اور حضور والا نے تالب فرش استقبال ومصافحہ کرکے کرسی پر بٹہایا بعد گفتگوے شوقیہ وعطر وپان حضور الور نے اپنے دست مبارک سے ہار طلا زیب گلوے صاحبان موصوفین کیا اور تالب فرش بشایعت کرکے رخصت فرمایا اور اسی شب منجانب حضور پرنور دام اقبالہ صاحبان موصوف کی دعوت ہوئی حضور نواب صاحب بہادر مع صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست وچار سرداران دیگر شریک دعوت ہوے قبل تناول طعام حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بایماے حضور والا مع النور ایک اسپیچ متضمن اظہار مسرت وفرحت خود بوجہ فائزی صاحبان موصوفین وشکریہ اجابت دعوت وبناے ترتیب تعلیم اطفال روسا وعینی تقرری میو کالج واقع دارالخیر اجمیر وبناے مدرسہ واقع کوہ آبو وانتظام مصارف شادی وغمی راجپوتان و رتق وفتق ریاست بفصاحت تمام وصراحت بالا کلام پڑہی بعد انفراغ تناول طعام آتشبازی چہوڑی گئی اور تواضع عطر وپان عمل مین آئی پہر صاحبان موصوفین مرخص ہوکر اپنی فرودگاہ پر تشریف لاے دوسرے روز گیارہ بجے دن کے حضور والا نے مع سرداران اہل خاندان وجمیع ممبران کونسل ومعززین اہلکاران صاحبان بہادر سے ملاقات فرمائی دس منٹ تک گفتگوے شوقیہ رہی بعدۂ صاحب کلان بہادر نے اپنے ہاتہہ سے حضور نواب صاحب بہادر و نائب صاحب بہادر کے عطر لگایا -

اور پان دیگر ہار گل زیب گلو کیا - اور صاحب اسسٹنٹ بہادر نے سرداران دیگر کو عطر و پان دیا بعد ازان صاحب فوٹوگر (جانسٹن
ہاٹ مین) نے جملہ حاضرین دربار کا فوٹو لیا حضور والا صاحب کلان بہادر سے مرخص ہو کر نظر باغ مین تشریف لائے بہر صاحب کلان بہادر
نے دن کے بارہ بجے سے تین بجے تک جملہ سرداران اہل خاندان و ممبران کونسل سے ملاقات فرمائی بعد ازان صاحب موصوف
بنابر معائنہ مدرسہ مع صاحب اجنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ و ڈاکٹر صاحب تشریف فرمائے سنٹرل اسکول ہوئے اور حضور
نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بہی تشریف لائے اولاً صاحب کلان بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
بالقابہ و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ رشتہ تعلیم سے گفتگو دربارہ تعلیم و تعلم طلبہ مدرسہ فرمائی بعد ازان حسن مرزا خان پرنسپل نے کھڑے
ہو کر اسپیچ بزبان اُردو مشعر قدردانی و رونق افزئی صاحب کلان بہادر و مختصر کارروائی مدرسہ پڑہی اور پرنسپل موصوف کے ہاتہہ مین اوسکا
ترجمہ بزبان انگریزی دیا بعد اختتام اسپیچ صاحب کلان بہادر نے یازدہ کس طلبہ مدرسہ درجہ اولی کو منجملہ یکصد و پنجاہ و یک کس
علاوہ طلبہ مڈل پاس یافتہ سالگذشتہ اپنے ہاتہہ سے انعام عطا فرما کر خوشنودی خود نسبت پرنسپل و کارروائی مدرسہ اظہار فرمائی -
بتاریخ سی ام ماہ جمادی الاول مطابق بست و دوم ماہ جنوری سنین صدر یوم چہارشنبہ ساڑہے سات بجے دن کے صاحب کلان بہادر
مع صاحب جنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ بہادر و ڈاکٹر نوبین صاحب بہادر بنابر نصب سنگ بنیاد ہسپتال زنانہ متصل ہسپتال کہنہ مردانہ تشریف
لائے حضور والا نے مع صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ کے ایک اسپیچ متضمن اظہار شکریہ رفاہ عام بوجہ تیاری ہسپتال
مستورات بنام نامی والا ہسپتال و تجویز مصارف دہ ہزار روپیہ و تقرری معالج مستورات و یک یوروپین یا یوریشین لیڈی ڈاکٹر بفصاحت
تمام و صراحت لاکلام پڑہی زان بعد صاحب کلان بہادر نے بہی اس اسپیچ کے جواب مین اپنی طرف سے ایک اسپیچ محتوی اظہار
خوشنودی و نیک نیتی رئیس پڑہکر بنائے ہسپتال مستورات مین ایک پتہر اپنے ہاتہہ سے نصب کیا - یہ جلسہ ایک گھنٹہ تک
رہا بعد ازان صاحبان موصوفین اپنی فرودگاہ پر آئے حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے - چار بجے دن کے دربار خاص دیوان
خاص واقع قلعہ معلی مین منعقد ہوا صاحب کلان بہادر مع صاحب اجنٹ بہادر و صاحب اسسٹنٹ بہادر تشریف لائے بایمائے
حضور والا حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے سر دقد او لہکر تقریر متعلق انتظام خاندان پڑہی اور تجویز ترتیب قانون بمشورہ و صلاح باہمی قرار یاب
ہوئی کہ آیندہ اوسپر عمل درآمد رہے بعد عطر و پان کے دربار برخاست ہوا - بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و سوم ماہ جنوری سنین
صدر روز پنجشنبہ سات بجے دن کے کرنل دالر صاحب بہادر مع صاحب اسسٹنٹ بہادر و ڈاکٹر نوبین صاحب ریاست ہذا
سے بنابر معائنہ بند لوہاری تشریف لے گئے ہنگام روانگی صاحب کلان بہادر حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے الفاظ پُر درد مین

مضمون الوداع وتام ہجرت بوجہ مفارقت صاحب بہادر موصوف کہ ہندوستان سے اپنی ولایت مسقط الراس کو تشریف فرما
ہوتے تھے ادا کیا - اور صاحب بہادر موصوف کی طرف سے بھی اظہار خوشنودی مزاج خود نسبت حضور والا و جناب صاحبزادہ
صاحب بہادر نائب الریاست بمعرض وقوع آیا - اسی ایام مین جب ایمائے حضور والا بمبئی سے کمپنی تماشاے اندر سبھا
فائز ریاست ہذا ہوئے - تاریخ دوازدہم ماہ جنوری ۱۸۹۰ء سے تماشا شروع ہوا صاحب کمپنی تماشا کو صد روپیہ یومیہ پندرہ روز تک
پیشگاہ حضور والا سے ملتا رہا بتاریخ بست وہفتم ماہ جنوری سنہ صدر تماشائے مذکور ختم ہوا -

یہان سے حال دورہ پرگنہ سرونج و چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک و کیفیت ملاقات حضور والا با پدر بزرگوار حضرت امین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ بمقام بنارس بروفق اصرار واستبداد بعض احباب صادق الوداد خصوصاً مولوی عبد الحی صاحب
عظیم آبادی بزبان فارسی بعبارت سلیس خاطر انیس نوک ریز خامہ ضراعت شمامہ ہے -

بتاریخ ہشتم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ مطابق سی ام ماہ جنوری ۱۸۹۰ء روز پنجشنبہ ہنگام نواخت سہ ساعت روز جناب حضور
نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بنا بر دورہ پرگنہ سرونج و چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک وغیرہ روانہ گشتند ہفت ضرب التواپ سلامی
سر شدند بوقت نواخت ہشت ساعت شب بقلعہ علیگڑہ علاقہ ریاست ہذا شرف نزول و عز حلول فرمودند ہفدہ
التواپ سلامی سر گشتند بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی مطابق سی ویکم ماہ جنوری سنین صدر یوم آدینہ ہمین مقام قیام گردید حضور والا نماز
جمعہ مع ارکین ریاست و حشم و خدم ادا فرمودند - بتاریخ دہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ مطابق یکم ماہ فروری ۱۸۹۰ء روز شنبہ بندگان عالی
متعالی حضور معدلت نشور خلد اللہ ملکہ ودولتہ بالشکر ظفر پیکر از مقام علیگڈہ نہضت فرمودند چونکہ از دار الریاست ٹونک از یک دو روز پیشتر
یکے بعد دیگرے متفرق روانہ شدہ بودند بہیئت اجتماعی آن بنظر ناظرین نگذشتہ بود حالا چون جمع یکجائی بہیئت اجتماعی راہی
گشتند کیفیتے عجیب و عظمتے مہیب بدیدہ تماشائیان جلوہ مے نمود - اسپان ہزاران ہزار بادپا خوش رفتار تیزگام تند خرام
ابریشم لجام ہنگام زین رام بسے ابلق و سبزہ بعضے سمند و نقرہ شبدیز بسیار تیز یورتہاے جدید نوخریدہ سرنگ عجیب
رنگ کلاہ سیاہ زانو تا گمن دیا پوہمہ ہا یتار راتب خوار شتران باربرداران بے پایان کوہ کوہان کوہ دامون نوردان بے ضرب
و عتاب چون کشتی بر آب اسپان توپ کشان فراوان فربہان گراز خرامان شان ثور زمین و چرخ گردان سرگردان وحیران -
دراز گوش سیاہ پوش حلقہ بگوش سخت خاموش فیلان دمان بسیار کلان ہمچو کوہ پر شکوہ در بین نیک آئین مزین بجلہاے
زربفت و کمخواب کمیاب منقش باقسام زیور طلا و نقرہ نایاب و چہرہاے آن بنقوش گوناگون ونگار رنگارنگ عرق ریز ارژنگ

زنبورکِ فوجِ ظفر موج و عسکرِ نصرت پیکر فتح جنگ بسا توپِ پُر آشوب بسانِ رعد خروشان و شیر غرّان که از تهی آواز سهمگین آنها کوهِ بسر اُم کوه در لرزه و شور و از صدمهٔ صعبِ صیت آنها انگشت یلانِ جهان بگوشش و از خود فراموش بلکه جانِ گردانِ زمان بلب جنبان ناله کشش و درونِ گنبد گردان از طپش چون سپند در آتش یا برنگِ ماهی برگِ بیقراری و جان کاهی گلوله اش سیاه دل[بمعنی دل] پنجاه رطل هنگام جدل دو سه فرسنگ مقدمة الجیش گشته رنگِ رخ جرأت مخالفان کج روش و تمرد کیشان نکبت منشش بنمک چشش خوان لطالت شکسته - علی هذا القیاس اشتران سوار و اسپان سوار هر یک شهسوار بی حد و بیشمار نیک اطوار خجسته کردار که از لبسِ گوناگون و پوششِ بوقلمون برنگِ نوبهار و در حقِ اعدای ناهنجار خارِ خاطرِ دوستان تودو منشان مجبور دیدار باغ باغ و سینهٔ پُر کینهٔ دشمنانِ نکبت نشان برنگِ لالهٔ خونین پیرهن داغ بدل سراپا داغ و اغ و بسا کالبکهٔ چهار اسپ و لجپ علی هذا احسام خون آشام هزاران هزار پی جانستانی دشمن بیتیار از تابشش نور دیدهٔ مفسدان تمردمنشان بسانِ چشمِ صرعی حیران لب و دم خشکش از دم مخالفانِ نکبت توامان لعل تر از لعلِ بدخشان و تفنگِ فرنگ خوش رنگ نیک آهنگ زنگار رنگ بسیار از بسیار و زیاده از شمار که نهیب گلوله های آن دل تمرد کیشان و جگر سرکشان بسانِ غربال سراپا مشبک گشته و از زور صلابتش پنجهٔ اعدای بد سرشت خود بخود گردیده بل حاسدانِ جور بنیان تاب نبرد نیاورده برنگِ بخت رم خوردهٔ خویشش هزیمت خورده همچنین از تفنگچه چه بیان سازم و چه سخن رانم که از کوتاهیش زبانم کوتاه بی اشتباه و سپرهای عجیب و غریب که از درشتی و مضبوطی آن دلِ سنگِ خارا از موم کمتر و جگرِ پولادِ هندی از دو بدتر اگر آب و تاب قبهٔ آنها فلکِ مشعبد حقهٔ باز دیدهٔ انصاف بنظر در آرد - از فلک فلکِ تشویر قبهٔ خود را گوی دار ربای عدم انداز د و مغفر آهنین بهترین صدها بی بها همه حافظِ جانِ بیگمان چه خورد و کلان جواهر نگار مسلسل وار که بهترش اجل مناص یافته خود را بزندگان شمرده و کمان و کمانچه از حد زیاده وضع دار زرنگار چه ایرانی و تورانی همه در خورِ خاندانِ خانی و تیرهای راست و سهی همچو قدِ سروقدانِ با آب و تاب زهرهٔ کج فهمان و کوتاه بینان از ضربِ پیکانِ جانستانش آب آب و صدها تیر پرانندهٔ مغز از سرِ بد اختر و دیگر آلاتِ حرب مدید ندید و شنید و خیام نیک انجام فزادان چه خرد و چه کلان از یک چوبه تا بست چوبه بعض همچو سپیدهٔ صبح سپید رنگ و بعض برنگ شفق سرخ رنگ محسود نگار خانهٔ ارژنگ مزین با طلس و زربفت و کمخواب کمیاب و نقش بنقوش گوناگون و بساطِ بوقلمون با نانت نایاب و از دیگر فرش فروش و سامانِ دیوان خانه و توشک خانه و سلحه خانه و کتب خانه و فیلخانه و رباد رخیخانه و آبدار خانه وغیره چه تحریر نمایم و چه بیان سازم که وقت تقصیر و او صاف کثیر و عیان را چه بیان ع

همه زنده پیلان کنجینه کش | همه تازی اسپان طاؤس وش
عماری و اشتر پُر از سیم و زر | عماری کشان جمله زرین کمر
ز مردان جنگی یلان بی شمار | هزاران پیاده هزاران سوار
کمربسته جمله اطاعت پذیر | بفرمان نواب آفاق گیر
امیر امیران باصد کرم | رئیس رئیسان صاحب حشم
امین الدول هست او را خطاب | جوان و جوان بخت صولت مآب
خداوندا تا هست ارض و سما | سلامت بدارش بعز و علا

سبحان الله روانگی اعلام نصرت انضمام باین رفعت و احتشام در انظار خواص و عوام عظمتی می انداخت و جگر حاسدان از هیبت میگداخت الغرض از علیگڈه انهاض فرموده تا آخر روز بمقام بانسله که بفاصله پنج فرسنگ از علیگڈه بجانب مشرق ممالک محروسه ریاست ٹونک متعلقه علیگڈه است منزلگاه گردید جبولداری سپاه و لشکر یکطرف و راؤٹی اهلکاران دفتر یک جانب و خیام صاحبزادگان خاندان یکسو جنرل و کرنل و کپتان مصاحبان و چوبداران یک طرف و صاحب اجنٹ بهادر مع سواران و پیادگان یک جانب سراپرده خورشید قباب شعاعی طناب عم مکرم حضور نواب صاحب بهادر دام اقباله اعنی حضرت وزیر اعظم امیر مفخم افتخار الامرا فخر الملک صاحبزاده محمد عبید الله خانصاحب بهادر فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الریاست صاحب سیاست گرد و پیش بموقع و محل خویش و سراوقات خورشید سمات حضرت بندگان عالی متعالی در وسط لشکر در حلقه وسیعه منصوب و بهر چهار طرف ستون روشنی قنادیل بعنوان شایسته و بایسته دلمرغوب و مامور بود که مدام قنات ذخیمه دو خنده و فرخ قبله رخ باشد تا مصلیان را استفسار قبله حاجت نیفتد و بهشتین قنات و رفعت سمات ستون علم بار پرچم ابلق بلون اخضر وابیض معمول و ملتزم الحاصل دامان کوه و میدان دشت بکثرت خیام و قنات و راؤٹی رشک آبادی گشت سعدی علیه الرحمه چه خوش گفت

منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست + هرجا که رفت خیمه زد و بارگاه ساخت

غرض باین کروفر شب بسحر شد و هر فرد بشر کمربسته بسفر که حوالدار و چوبدار با چند سپاهی رجل و سوار از جانب رانی صاحبه شهر اندرگڈه که این مقام بانسله بسرحد او واقع است برای استقبال حضور پرنور دام اقباله حاضر گشته نذر معمول پیش کرده از طرف رانی صاحبه

باجابت دعوت مستدعی شدند لیکن بندگان حضور پرنور اجابت دعوتش را بلطائف الحیل طرح داده بطرز تفریح و سیر
طریق غیر باطراف جبال بصید طیور و غزال مرکب انداختند — فی الجمله بتاریخ یازدهم ماه مسطور روز یکشنبه لشکر ظفر پیکر بندگان حضور
نواب صاحب بهادر خلد الله ملکه از مقام بانسله روانه شده بعد دو میل لب حد قصبه اندرگده در رسید در هر طرف این
قصبه کوه هاے مرتفع پر از اشجار رخاردار کاه هاے پرخار مجتمع النعمه این قصبه بطرز غریب و انداز عجیب واقع است و قلعه این
بر قلّهٔ کوه بلند بر و محلات و عمارات دلپسند و از انجا متصل تا دامن کوه مکانات مرتفع بغایت خوش وضع از عمارات سفید رنگ بر سطح برج
سنگ دیدهٔ نظارگیان متحیر بدین رنگ بدین آبادی بسیط - بهر چهار سو کوه هاے بلند محیط هر سمت که دیده می دوید بجز انبوه
کوه باشکوه دیده نمی شد گویا که شهرپناه این قصبه از جبال بلند ساخته اند بجز یک درکه جانبین آن حجرست از جانب غیر گذار دشوار
و بیرون قصبه باغات میوه جات باهتمام آبرائی را ای سرسبز و شاداب الحاصل تا نزول این منزل بجز سنگ زیر و زبر ندید و تبلاشش
تمام کلوخ خاکی براے استنجا بهم رسید بالآخر تماشاکنان کوه و بیابان تا آخر ظهر قطع کوهستان کرده بمقام قصبه لاکهیری علاقه راجه بوندی
که بفاصلهٔ شش ثرنگ از بانسله زیر کوه آبادست فرودگاه جناب مستطاب معلی القاب حضور نواب صاحب بهادر دام اقباله
مع چند خواصان بسیر دشت و بیابان شکار کنان تا شام بمنزل گاه شرف نزول فرمودند - واضح باد که این قصبه بکثرت آب
بغایت شاداب کلان کلان متعدد تالاب اشجار و نهال سرسبز سیراب خصوصاً نضارت زراعات تنبول بکثرت تمام بهر سمت
پرجوشش برگ پان چون شهیدان خونین جگر سبزپوش دوش بدوش ایستاده و برکش دم اهتزاز باد گویا در بحر اخضر امواج
زمردین تلاطم افتاده از نظارهٔ نضارتش دیده را نور و سینه را سرور پیدا میگشت واقعی برگ تنبول در پنجاب بسیار عریض و دبیز
و لذیذ بکثرت و ارزان است مولد خون مفرح قلب دافع تشنگی مسکن گرسنگی معتمدان راجه بوندی خبر رونق افروزی لشکر ظفر پیکر
حضور نواب صاحب بهادر دام ملکه دریافته وکیل و اهلکار خود را از پیشتر به تهیه اسباب رسد رسانی و انصرام لوازم مهمانی مامور کرده بود
چنانچه معتمدان راجه موصوف از پیشتر رسیده جمله سامان رسد مثل کاه و هیزم و برنج و سیوجیه و ظروف گلی وغیره مهیا ساخته بود و بعنوان شائسته
و آئین بائسته بلشکر ظفر پیکر حضور در الارسانیدند و روز دوم صبحدم باداب تمام و تعظیم مالا کلام براے سلام حاضر گشته شکریه قدوم میمنت
لزوم ادا کرده مبلغ یکهزار روپیه عوض دعوت و لوز چهارسو چهارے فواکه و نبات و شیرینی و بست و پنج سبد هاے نارنگی و پان وغیره از
جانب راجه بوندی پیشکش ساخت بندگان حضور معدلت نشور بهفت ذوشال چادر و تهانهاے کمخواب و سیله و مندیل وغیره پارچه خلعت
بوکیل و اهلکاران انعام فرمود و بتاریخ دوازدهم [۱۲] ماه مرقوم الذکر روز دوشنبه حسب الحکم قضا شیم حشم و خدم علم نهضت برافراشتند و امان کوه

وجبال کوتاه مگر غار و مغاک خوفناک و نشیب هاے عمیق کمین گاه قطاع الطریق بسیار میان راه در پیش آمد و از لاکهیری بفاصله پنج کرده سیلاب جبل بمیان آمد اگرچه در عمق آبش از وجب بیش نبود مگر از بس شیرین و سرد بود و ازان سیلاب گزشته بعد ساخت بر ساحل دریاے چل که از منبع جبل خار سیت رسیدند اگرچه بعمق تا بزانو بود مگر بزور شورے روان بود که اقدام روندگان از جا می ربود آبش شیرین و سرد و خوشگوار روان زمین او جمله ریگستان و سنگستان الحاصل بعد عبور ازان بآطور بمقام بولیا علاقه راجه اندر گڈه که از لاکهیری بفاصله پنج فرسخ جانب گوشه مشرق و جنوب واقع است فائز گشته قیام پذیر شدند از جانب رئیس اندر گڈه کارپرداز حاضر بوده جمله سامان رسد مهیا کرده اشیاء ضروری به لشکر ظفر پیکر بندگان عالی متعالی رسانید و بامداد آن حاضر حضور گشته سبد هاے شیرینی و فواکه وغیره پیشکش ساخته معمولی نذر گزرانیده سیلو مندیل انعام یافت و بتاریخ سیزدهم ماه مزبور روز سه شنبه از مقام بولیا روانه شده مردان لشکر باول وقت پیشین بموضع پانه مقبوضه راجه کوٹه رسیدند و حضور معدلت نشور با خاصان همراهی سواران اردلی نشان رئیسانه سیرکنان و شکار زنان تا غروب آفتاب به برج و خیمه عشرت ضمیمه نزول فرمودند معلوم باد که علاقه راجه کوٹه بوجه نابالغی راجه تحت حکومت کورٹ در آمده پس صاحب اسسٹنٹ کلکٹر مهتمم کورٹ راج ناظم خود را براے بندوبست رسد تعین کرده بود چنانچه ناظم مذکوره بالا جمله سامان رسد به لشکر فتح اثر رسانیدند و علی الصباح جهة اداے آداب بصد تعظیم و تکریم حاضر گشته نذر معمولی گزرانیده فرد شالی چادر و خلعت پارچه انعام یافت مخفی نماند که بیرون پانه تالابے ست عریض و مستطیل انسان و حیوان شتر و فیل را کفیل آبش شیرین و صافی براے صرف اکل و شرب کافی جمله اهل قصبه با کل و شرب و حوائج ضروریه از آب همین تالاب کامیاب میشوند آب دیگر نایاب چون موسم گرما آب تالاب نایاب شود تشنگان این دیار را از حد اضطراب گردد در حضیض تالاب چیزها کرده آب برآورده بکار می برند - درینجا بعض صاحبزادگان اهل خاندان چند غزال صید کرده نذر حضور فیض گنجور گزرانیدند به لشکر تقسیم یافت بتاریخ چهاردهم ماه مرقوم الصدر روز چهار شنبه از مقام پانه روانه شده هنگام نواخت یازده ساعت روز بقصبه مانگرول علاقه ریاست کوٹه بکناره رودے جار سیت و از پانه بفاصله پنج کروه آبادست با تمام راه تماشا کنان تا اول وقت پیشین بمقام بوهت علاقه کوٹه که از پانه بفاصله هشت فرسنگ بگوشه مشرق و جنوب واقع ست فرودگاه لشکر گردید درین منزل نیز بعض صاحبزادگان هفت غزالان صید کردند و بدستور مسطور تقسیم یافت بندگان عالی متعالی بعد نماز عصر بعزم شکار سوار شدند ازپس فربه برنگ سیاه شاخها یش از یک ذرعه قدرے کوتاه شکار فرمودند و صاحبزادگان تقسیم گشت درین مقام نیز نائب ناظم کوٹه حاضر بوده سامان رسد به لشکر رسانیده بامدادان حاضر حضور گشته نذر معمولی گزرانیده فرد شالی

چادر و پارچه خلعت انعام یافت و کرانهٔ قصبهٔ بونهٔت سیلاب نهراز دریاے پار برآورده انکاران آب زراعات قصبات این دیار سیراب و مردمان و جانوران بخور و نوشش کامیاب میشوند بتاریخ پانزدهم ماه مذکور یوم پنجشنبه بعد اشراق از بونهت روانه گشته تا نواخت یازده ساعت روز در قصبهٔ باره علاقهٔ کوٹه که از بونهت بفاصله پنج فرسنگ واقع ست جمله مردمان لشکر فایز گشته قیام کردند و حضور والا با خاصان و مصاحبان تفریح کنان و شکار زنان تا یک ساعت روز باقیمانده نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند ـ دراسنح باد که از دریاے چمل این ملک را ہاڑوتی نامند یک از کوه و سنگ زمین زراعات توی و سیاه رنگ کشتهاے نخود و گندم و عدس از بس بسیار نادست نظر برور شو برآمده و طریق گذار فی الجمله هموار یل از انگرول تا باره شاهراه مرتب و مستوی بهر دو طرف اشجار مغیلان کلان کلان معروش و محتوی این قصبهٔ باره بسیار آباد و اشیا رسد به بازدیاد بر سر رودے جاری آباد چنانچه خیام قیام این منزل بکرانه رود بود آبش شفاف و حلو علاوه خور و نوشش آرام غسل و وضو و جمله لوازم رسد از ناظم کوٹه مهیا و موجود بود در شب بعض صاحبزادگان شکار آهوان کرده بحضور لامع النور پیش کردند علی الصباح تقسیم یافت بتاریخ شانزدهم ماه مذکور روز آدینه وقت اشراق بندگان حضور پرنور مع صاحبانِ ذی شعور صید و شکار بمزارع مرغزار اسیر کنان رفتند و دیگر حواشی و خدم خیل و حشم هم مع سامان و خیم قدم برداشتند و تا نواخت یازده ساعت روز بموضع جهجاده علاقه کوٹه که از باره بفاصله چهار فرسنگ جانب مشرق واقع بمقام قیام خودها آرام گرفتند و بندگان عالی متعال مع حواشی همین ساعت رونق ده خیمه عشرت ضمیمه گشتند درین منزل نیز بعض صاحبزادگان غزالان را صید ساخته بحضور حاضر آوردند حسب ایماے حضوری تقسیم گردیدند و ناظم ریاست کوٹه همه اشیا رسد به لشکر رسانید بامداد ان منورخان جامه دار خلعت مصطفیٰ خان جاگیردار باوقار ریاست کوٹه که آبا و اجداد خود با منظم معززین دربار راجه کوٹه محسوب بود بل بزمانهٔ آباش جاگیردار دیهات بسیار بود حالا جاگیردار دوازده هزار هست بحضور حاضر شده یک اشرفی و مبلغ ده روپیه نذر گذرانید و حضور نیز سرو قد تعظیمش داده اعزاز بخشیدند بعد ترخیصش بندگان حضور پرنور مع خیل و حشم و اراکین و خدم سوار شدند بتاریخ هفدهم ماه مسبوق الذکر یوم شنبه از جهجاده روانه گشته تا وقت پیشین بموضع اٹرو گینش گنج علاقه کوٹه از جهجاده بفاصله هفت فرسنگ واقع ست فایز گشته قیام فرمودند اشیا رسد حسب شرح صدر ناظم کوٹه به لشکرگاه رسانید بتاریخ هیجدهم روز یکشنبه بندگان حضور معدلت نشور لعزم شهر چهبڑه که ازین جا بفاصله هشت فرسنگ جانب مشرق آباد ست با مصاحب و سوار بر اشهب تیز رفتار سوار شدند و ناظم رسد رسان را خلعت دوپارچه مرحمت گردید و از اٹرو جانب مشرق بر سر رودے جاری که نامش اندڑی ست رسیدند و این رود تتمهٔ ملک ہاڑوتی و خاتمهٔ ریاست کوٹه است و از ساحل دیگر عملداری حضور نواب صاحب بهادر والی ٹونک دام اقباله متعلقه شهر چهبڑه است و این ملک را کهیچی واڑه

گویند و تفصیل این در احوال چهبره بالا گذشت از دو دریا بند - الحاصل خبر مقدم حضوری شنیده معززین شهر چهبره و ناظم و اہل عمله و سپاهیان
باستقبال حضور پر نور بر ساحل رود ندیری موجود بودند بعد عبور آب ندیری که عمقش تا زانو بود از ساحل بقیه چهار فرسنگ راه قطع کرده وقت یک
ساعت روز بر آمده بمقام شهر چهبره رسیدند بندگان حضور والا از نیل بصدر اقبال فرموده در باغے با فراغے که بدیوار سنگے خوشنما محیط
و اندرونش عمارات خوش وضع و مسجدے سنگین بسیط بیرون شهر جانب شرق واقع ست با خاصان مخصوصه طرح نشاط و رنگ
انبساط ریختند و هفده ضرب توپ سلامی از قلعه چهبره سر گشت و جانب غرب این شهر موضعی ست بالائے کوه مسمی به گوگور مقامیست
عجیب و بقعه ایست غریب و زیر قلعه رودیست روان بر سطح سنگستان بحواشی آن اشجار کوهے کلان کلان محل شکار دوام دد و دام منعقد
گرگ و اسد القصه این علاقه شرقاً و غرباً نه فرسخ و جنوباً و شمالاً هفت فرسخ مقبوضه والی ټونک هست بتاریخ بست و هشتم ماه مسبوق الذکر
روز چهارشنبه صاحبزاده حافظ محمد اسحق خانصاحب بهادر سطوت جنگ یک جفت سانبر صید کرده بحضور پیش کردند یکے نر دیگر ماده
بود نر بسیار قوی هیکل بجسامت چون اسپ کلان شاخهاش بشش شاخه و ماده اش قدرے کوتاه و بے شاخ الحاصل حضور پر نور
دام اقباله در شهر چهبره تا یازده روز قیام فرمودند و یوم دوازدهم بتاریخ بست و نهم ماه جمادی الثانی لشکر ظفر پیکر نهضت آورد و بندگان
حضور پر نور هنگام نواخت ده ساعت روز از مقام چهبره روانه شدند هفده توپ سلامی سر گشتند بر نگاه و جولان تفرج کنان
و شکار جویان قبل از زوال بموضع چوکی نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند موضع مذکور بجاگیر حضرت وزیر اعظم امیر منعم بالقابه هست درین شب
از جانب صاحبزاده صاحب بهادر نائب الریاست جمله معززین لشکر با طعام مدعو شدند و اطعمه لذیذه و متنوعه تناول کردند پس
بدیگر سامان رسد چه رسد بتاریخ یکم ماه رجب المرجب سنه ۱۳۱۳ هجری روز آدینه بامدادان از موضع چوکی روانه گشته بعد قطع یک فرسنگ
بر دریاے پار رسیدند این دریا حد فاصل علاقه چهبره ریاست ټونک و علاقه ریاست گوالیار ست اگرچه آبش درین ایام از وجب
بیش نبود مگر عرضش طویل در موسم بارش و طغیانی دشوار گزار زمینش جمله قطعات احجار مدور و ناهموار اثبات اقدام سالکان
از بس مشکل و دشوار لهذا این دریا را گهوړا پچهاړ نامند بهر کیف ازین دریا عبور کرده در علاقه گوالیار شده تا نواخت دو ساعت روز در
قصبه گرها علاقه گوالیار که در دامن کوه بلند بفاصله پنج فرسنگ از موضع چوکی جانب شرق آبادست فائز گشتند سامان رسد ناظم گوالیار
بسیار از بسیار مهیا و تیار است بتاریخ دوم ماه رجب المرجب روز شنبه از موضع گرها روانه شده تا هشت ساعت روز بمقام گونا علاقه
گوالیار که از گرها بفاصله ده فرسنگ جانب شرق واقع ست قیام گاه لشکر فتح اثر گردید و درین مقام چهاؤنی انگریزیست چونکه درین اطراف
کوهستان و بیابان بکثرت و سیلاب و غار بزیادت اندیشه و خوف راهزنان و قطاع الطریقان بغایت - و هر چهار سمت ملک راجواړه

وراجپوتانه واقعست بنا بر علیه جهة تشدید شان رساله شصت صد سواران درین چهاؤنی متعین و چند افسران یوربین مثل کپتان و
اجیتن وغیره چمن وصاحب اجنت گوالیار هم باینجا قیام پذیرست چنانچه اجنت وجمله افسران مع فوج سواران برای استقبال و
سلام نواب عالی مقام لب سرحد قصبه حاضر شدند این قصبه فی الجمله آباد و بازار طویل داشت بیار ضروریه هر قسم بازدیاد شاهراه بلند و پخته
از اکبرآباد و دهلی تا بمبئی ازین قصبه رفته دستونهای تار برقی بر حاشیه اش نصب کرده و سپاه سواران مسلمانان که سه صد جوان بودند
بندگان حضور والا را مع صاحبزادگان وخاصان که از اندازه دو صد بودند بدعوت طعام مدعو کردند و جناب حضور معدلت نشور منظور فرموده همه را
مسرور و مشکور فرمودند بهر کیف شب بسحر آورده بگاه وقت نواخت هشت ساعت روز بتاریخ سوم ماه مزبور روز یکشنبه از چهاؤنی گونا روانه
شده پیش از عصر بمقام قصبه آرون علاقه گوالیار که از چهاؤنی گونا جانب شرق بفاصله ده کروه واقعست رسیدند و بهمین مقام قیام
خیام دولت انضمام دست داد قصبه آرون بسیار معمور و کلان ست بل شهریست که تحصیلش یک لک و بست و پنجهزارست مگر
جمله کفرستان و اهل اسلام کالملح فی الطعام آن هم عوام نابلد از صلوٰة و صیام فی الجمله شب بهمین مقام قیام گشت و ناظم گوالیار بهر دو
مقام بعنوان شایسته و آئین بایسته رسد رسانید سحرگاهان بتاریخ چهارم ماه رجب المرجب یوم دوشنبه هنگام نواخت هشت ساعت
از آرون روانه شده بعد قطع چهار فرسخ بسرحد پرگنه سرونج علاقه ٹونک رسیده بعد یک فرسخ بمقام بهگونت پور پرگنه سرونج که از آرون
بفاصله پنج فرسخ جانب مشرق واقعست فائز گشتند چنانچه ناظم سرونج مع چند افسران و جاگیرداران جهة استقبال حضور والا بسرحد حاضر
شده همرکاب آمد امشب بهمین مقام قیام گردید چونکه این پرگنه از ریاست ٹونک ست رسد راکه پرسد سحرگاهان بتاریخ پنجم روز سه شنبه
سواران اردلی همراهی و دیگر سواران و کپتان و ناظم و جاگیرداران سرونج بردر خیمه دولت ضمیمه حاضر آمدند از پیشگاه حضور حکم عالی شرف نفاذ
یافت که همه پیشتر روانه شده لب سرحد سرونج منتظر قدوم میمنت لزوم ما بدولت و اقبال باشند چنانچه جمله مردمان وقت اشراق
از بهگونت پور روانه گشته قبل از زوال بشهر سرونج که از بهگونت پور بفاصله هفت فرسنگ جانب شرق واقعست رسیدند و بندگان
حضور والا قریب بنصف النهار از انجا سوار شده قبل عصر لب حد سرونج ظل نزول و سایه حلول گستردند هزاران مخلوق بفرسنگها
چون مور و ملخ جوق جوق و ناظم و جاگیرداران و پیادگان و سواران با نیزه و نشان و سنگین و تفنگ و علم و پرچم و شهنای و نقاره و بم و زیر
و مصاحبان و وزیر و ماسوای آن جم غفیر بر نادر پیر با صدای مبارک و سلامت تکبیر جویاله حلقه زنان و نواب مستطاب لسان مهتاب
بمیان تابان غرضکه باین شوکت شاهانه و شان رئیسانه که قابل دید و یادده شوکت عید بود و بندگان حضور پرنور هنگام پنج ساعت روز فائز
سرونج گشته در احاطه کوٹ نزول اجلال و حلول اقبال فرمودند هشتاد توپ سلامی سر شد و صدای شور و سر در بگردون رسید

لشکرِ نواب چو اینجا رسید | بود زمین تشنه که دریا رسید

باین شهر چه رسد بهر منزل و بهر سمت که لشکر حضور مرور کرده هزارها اناث و ذکور از قریات دور و دور به تمنائے مشاهدهٔ روئے حضور باجتماعِ موفور لبِ منتظر در گرد آمدندے فی الجمله درین دیار باوجود کثرتِ کهسار زمین زراعات سبز و شاداب فرح انگیز زمین برنگِ سیاه قوی و غله خیز خصوصاً درین سرونج ملکِ مالوه تا مدِّ نظر وسعت بصر مزارعِ گندم و نخود و عدس سبز و شاداب از بس و پیرامون کثرت باغات انبه و جامون و آبادی این بطرزِ عجیب و روشِ غریب واقعست تفصیلش در بیان پرگنه سرونج بالا گذشت از و دریابند۔ الغرض بعد چندے رائے دولت آرائے بندگان عالی متعالی جانبِ بلده که بنارس بنا بر حصول شرفِ پابوسی حضرت والد ماجد خود یعنی جناب یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بهادر دام فیضه علی الانام استحکام یافت شعشعهٔ برکاتِ سرمدی و لمعهٔ سعاداتِ فرزندی بمشکاتِ خاطرِ عاطر مشتعل گردید ؎

چه وقتِ فرخ ست و ساعت خوب | که یوسف مے رود نزدیک یعقوب

یعنی چون نواب یمین الدوله بهادر مژدهٔ آمد آمدِ فرزند دلبند بشنید بحر ناپیدا کنارِ محبت پدری و اشتیاق دیدار نور دیده که بعد مدت مدیده و عرصهٔ بعیده عنقریب رسیده آن چنان جوش زن شد مصرع

که ساعت ساعتش یک یک قرن شد

الغرض ازین سو بمنازلِ وصولِ خدمتِ پدر دازان سو لوازم معقول مهمانی پسر مهیا شدن گرفت چنانچه حضرت والد بفرطِ محبت مقربان خاص و معززانِ با اختصاصِ خویش یعنی مولوی محمد نور الحق صاحب خسته و مولوی محمد هارون رامع مبالغ کثیر دراهم و دنانیر و مصارف سواری و باربرداری خاص سرکار دولتمدار و خاصانِ دربار فی الحال برائے استقبال روانه فرمودند معتمدانِ موصوف بتاریخ یازدهم ماه مذکور دوشنبه داخل سرونج گردیدند و بعد غروب حاضر حضور شده بعد ادائے آداب سلام و اهدائے هدیهٔ پیام شوق الیتام و دوفور انتظار دیدهٔ فراق دیدهٔ والا حضرت و کیفیت اضطرار خاطرِ بیقرار خود بدولت بعرض رسانیدند آن دم حضور از محبت موفور و مهر پدری بیتاب گردیده آب بدیده گردانیدند و معتمدانِ مسطور را باعزاز تمام تا قیامِ خود بسرونج حکم اقامت فرمودند و مردمانِ ٹونکی و سپاهیانِ فوجی و سامانِ غیر ضروری را بر روانگی ٹونک امر عالی نفاذ یافت بتاریخ هفدهم ماه مزبور روز یکشنبه برائے دورهٔ پرگنه سرونج مع صاحبزادگان و سواران اردلی نهضت فرمودند و بعد دوره بتاریخ بست و چهارم ماه مسبوق الذکر روز یکشنبه باز به سرونج مراجعت فرمودند بتاریخ سی ام ماه مذکور بالا روز شنبه از سرونج روانه شده تا اوّل وقت پیشین بمقام دهیری علاقهٔ سرونج که بفاصلهٔ چهار فرسنگ جانبِ مشرق واقع ست

رسیده قیامگاه گردیده تا سه روز بسیر و تفریح بهمین مقام مستریح گشته بتاریخ چهاردهم ماه شعبان المعظم سنه ۱۳۰۷ه مطابق بست و ششم ماه مارچ سنه ۱۸۹۰ع حضور والا بعد ملاحظهٔ حالت پرگنهٔ سرونج و دفاتر عدالت دیوانی و فوجداری و علاقهٔ فوج وغیره و سماعت استغاثه‌ها ـــــے مستغیثان و انصاف فرمائے مظلومان دوره ختم فرمودند و بهمین تاریخ حضور والا مرزا محمد اکبر علیخان ناظم پرگنهٔ سرونج را بجلدوی حسن خدمات دست بستهٔ خلعتِ فاخرهٔ هفت پارچه عطا نمودند و بهمین تاریخ یوم چهارشنبه وقت نواخت نه ساعت روز از دهیری روانه شدند و تا چهار ساعت در قصبهٔ گنج باسودا علاقهٔ گوالیار قریب کالسکهٔ بخار رسیده بفرودگاه فرود آمدند و بندگان حضور وقت چهار ساعت از دهیری سوار شده بعد نماز شام در گنج باسودا از دلِ اقبال و حلول اجلال فرمودند و روز دوم بتاریخ پنجم شعبان المعظم یوم پنجشنبه همه روز بهمین جا قیام فرموده دو کالسکهٔ بخار فرسٹ کلاس و دو سکینڈ کلاس و چهار تهرڈ کلاس و پنج ارابهٔ اسپان اردلی و یک انجن مع برگ باد ا ـــــئے کرایه مبلغ چهار هزار و دو صد روپیه بقبضهٔ حکم خود آورده بعد مرور یوم پنجشنبه در شب جمعه وقت نواخت هشت ساعت مع صاحبزادگان و خاصان و وابستگانِ دامنِ دولت که قریب دو صد نفر بودند بر کالسکهٔ بخار سوار شده روانه شدند چونکه ارابه و انجن خاص مقبوضهٔ بندگان حضور پُر نور بود بر استاسیون (یعنی اسٹیشن ۱۲) نهای ـــــئے کوچک قیام نکرده بسرعت تمام رفته بتاریخ ششم ماه شعبان المعظم روز آدینه بنواخت هشت ساعت روز بر استاسیون (یعنی اسٹیشن ۱۲) کانپور قرار گرفت بندگان والاشان از سواری کالسکهٔ بخار (یعنی ریل ۱۲) فرود آمده خاصه تناول فرمودند و دیگران نیز از حوائج ضروریه فارغ شده بالکل در شرب مطمئن گردیدند بعده کالسکهٔ بخار روان گردید تا دو ساعت در استاسیون الٰه آباد رسیده قدر ســـــے قرار گرفته روانه شده تا آخر مغل سرائے رسیده بتغیر و تبدیل انجن ساعتے تراخی دست داد بهر کیف قریب ساعت شب از انجا روانه شده تا هشت ساعت شب شنبه در بلدهٔ بنارس بر استاسیون سِکرور فایز گردیدند بندگان حضور موفور السرور بفور قرار گرفتن کالسکهٔ بخار بتیز ارابه بر کالسکه سوار شده بخطِ مستقیم بر کوٹهی والاصفت که خالی از اغیار همه تن دیدهٔ انتظار بنظارهٔ نورِ نظر لخت جگر چشم براه بودند رسیده سر سرمایهٔ تاج و افسر به تقبیل پائے پدر انداختند ؎

بصاحبزادگان و خاصان چاکر | به صوبه دار و هم کپتان و میجر
بآن شوکت پدر چون دید از دور | همی گفتی که چشم مدعی کور
پسر چون جلوهٔ دیدار دریافت | بپابوس پدر از شوق بشتافت
رسید و از ادب تسلیم سر کرد | چو خادم رو بپابوس پدر کرد

والاحضرت بفرطِ جوشِ محبت پدری سر فرزند ارجمند برداشته بوسها دادند و سینه بسینه شدند آن کیفیت مسرت چه بعراحت آرم

که از حیطهٔ تحریر و تقریر خارج ست الغرض تا دَه روز بعیش و عشرت بسر بردند و از دیدار همدگر راحت تازه و بشاشت بے اندازه تو ختند یعنی آن عشرهٔ خرم بجا بنین عشرهٔ محرم گشت و اوان وداع لیسر بسر رسید پدر را داغ کهن تازه گردید بتاریخ نهم شهر شعبان المعظم یوم چهارشنبه فرزند ارجمند را بجلعت اسپ قیمتی و لباسهاے زرین و تاج خسروانه و جواهرات شاهانه محلی و مفتخر نموده نورِ دیده را بپیش چشم خویش بر مسند زرنگار نشانیدند و جمله اعمام و اخوان و منتسبان خاندان بحضور بندگان حضور پُرنور السر در نذر پیش کردند و حضور نواب یمین الدوله بهادر با خلعتهاے بیش بها و سامان بے انتها و دو راس فرس باد نفس با جلهاے کمخواب و اطلس و یک زنجیر فیل بعدیل و دیگر سامان شاهانه و لوازم خسروانه که این بیان مختصر گنجایش طوالت آن ندارد به پسر عطا فرمودند بتاریخ یازدهم ماه شعبان المعظم بتاریخ ششم ماه اپریل سنین صدر هنگام شب بمقام خاص بنارس جناب صاحبزاده محمد عبدالرحیم خانصاحب **شرف** خلف الرشید جناب صاحبزاده حافظ محمد جلال خانصاحب مرحوم ابن جناب امیرالدوله بهادر جنت آرامگاه که همرکاب حضور معدلت نشور تشریف فرما شده بودند انتقال فرمودند انا لله و انا الیه راجعون نعش آن مغفرت آیات خلف الصدق اعنی جناب صاحبزاده محمد شیر علیخان بهادر **شرر** بتابوت نهاده به ٹونک آورده قریب مزار جناب صاحبزاده محمد عبدالحکیم خانصاحب مرحوم برادر کلان مغفور چون گنج شایگان بزمین مدفون ساختند۔ تاریخ انتقال آن رحمت نصاب غفران مآب از شاعر مستند نواب محمد سلیمان خان بهادر اسد لکهنوی یادگار است ؎

رفت ز دنیا جانبِ رضوان خان عالی همت و ذیشان	چشمهٔ فیض وجود و مروت مجمعِ خلق و منبعِ احسان
ذی شرف و هم صاحبِ جرأت شاعرِ خوشگو نیکو صورت	قدرشناس اشراف نواز و وضعدار و اهلِ ایمان
جست اسد تاریخ رحلت چونکه دلم با صد غم و حسرت	سالِ وفاتش کلک رقم زد ـ پانزده شب از شهر شعبان

۱۲۰۷ھ

و مولف هم به تعزیت آن مقرونِ رحمتِ یزدان ترکیب بندی تیر ترکیب نورقم ساخت انیست ؎

واحسرتا ز قبضهٔ رستم کمان فتاد	تیرِ قضا ز شستِ قدر بر نشان فتاد
واحسرتا که رایت آرائش بهار	از لشکرِ ستیزهٔ بادِ خزان فتاد
واحسرتا که بلبلِ گلزار خلق و حلم	یکبارگی بروے زمین ز آشیان فتاد
واحسرتا که اختر اقبال و سروری	بر روے خاک از افقِ آسمان فتاد
واحسرتا که چشمِ قلم شد تگرگ بار	حرف از نشست گریهٔ خود بیگمان فتاد

واحسرتا که نرگس شهلاش در چمن   چشمی کشود باز بخواب گران فتاد

واحسرتا که رفت شرف از جهان بدم   ایوانِ نظمِ اهلِ سخن در جهان فتاد

تا عقده اش ز تارِ نفس مرگ وا نمود   ما را صد هزار عقده ازو بر زبان فتاد

مرگش چنان بهای سخن در جهان شکست
کز نوکِ خامه ریجگر باستان شکست

رفت از جهان شرف که شرافت خراب شد   قدری گهر نماند که بی آب وتاب شد

آن بلبلی که نغمه بصد رنگ می نمود   اکنون بچنگِ بازِ اجل لاجواب شد

آن طوطئی که بود بعالم شکرفشان   تلخی فزای ذائقهٔ شهدِ ناب شد

آن ابرِ تر که دشت سیراب گشت ازو   امروز خشک کام چو موجِ سراب شد

گر تیره گشت صبحِ طرب چیست این عجب   مستور در میانِ کسوف آفتاب شد

دود از نهادِ اهلِ زمانه بلند گشت   دلها در آتشِ الم او کباب شد

برهم شدست دفترِ عالم ز مرگِ نشس   شیرازهٔ کتابِ عناصر خراب شد

مطرب مخوان ترانهٔ شادی به بزمِ دهر   ناخوشِ دلم ز نغمهٔ چنگ و رباب شد

در حیرتم که از همه سیر آمدن چه بود
از جا شتاب رفتن و دیر آمدن چه بود

واحسرتا بهارِ ریاضِ هنر نماند   نخلی که می فشاند بدامن ثمر نماند

آن بحرِ مکرمت که ز دُر بود موج زن   همچون صدف کنون بکفِ او گهر نماند

آن لکهٔ سحاب که پُر ز آبِ خضر بود   شد خشک آنچنان که نمش از مطر نماند

آن نافه که بود لبالب ز مشکِ تر   گردید ناپدید ز بویش اثر نماند

گیسوی خود بُرید بماتم عروسِ عیش   کز سنبلش که بود بطرف کمر نماند

افزون شراب صندلِ این غم خمار کرد   کیفیتی به بزمِ بجز دردِ سر نماند

(سابقش ابداعی ۱۲)

آن مرغ رفت و گشت بطوبی صفیر سنج　　از همصفیر خویشتن او را خبر نماند
گوشش تیز کرد شاد و سد و در راهِ نطق　　در باغ رنگ نغمهٔ مرغ سحر نماند

از رفتن **شرف** شده یکسر کمال حیف
آخر درین حدیقه فتاد آن نهال حیف

افروختم بشعلهٔ دل شمع آه را　　سوزم بچشم مردم عالم نگاه را
آن یوسف عزیز که بدرکنِ مصر تونات　　روشن بحسن خویش نمودست چاه را
هر قطرهٔ که در غمش از کلکِ من چکید (یعنی شعر)　　برآسمان نشاند بخون مهر و ماه را (مراد از کوکب)
بکشوده اند بر رخ هر کس درِ فنا　　پیمودنست عاقبت این تیره راه را
سر بر زدست جای گل از باغ برگِ کاه　　آن برق کو که آید و سوزد گیاه را
شمعیکه بود روشنی دودمانِ خویش　　دید آخرش مصیبتِ روزِ سیاه را
میدانست چون محبتِ محبوب کردگار　　شستند ز آب رحمتِ حق گناه را
آن یکه تاز ترک کفن پوش گشت هاے　　در معرکه گذاشت قباؤ کلاه را

مسکن ز گور و مرکبِ خود از جنازه کرد
چون لاله داغ سینهٔ احباب تازه کرد

این شعله از کجا بدلم ناگهان رسید　　آتش ز گرمیش که بهر استخوان رسید
این صرصر ستم بوزید از کجا کزو　　در شام عیش شمع دلم را زمان رسید
این موسمِ بهار چه بے رنگ بود حیف　　نخلِ طرب شگوفه فشاند و خزان رسید
آمد کدام بانگ درای بگوشِ او　　محمل بناقه بست و دران کاروان رسید
زخمم بدل ز مردن **اشرف علی** چه بود　　این واقعه جراحتِ دیگر بر آن رسید
(نام پسر مصنف که در سنه ۱۲۹۹ وفات یافت ۱۲)
آگاهیی نبود ازین ماجرا مرا　　تا که بگوشم از طپش دل فغان رسید
چو من شنیدم این خبر از حضرتِ اسد　　سنگِ مصیبتے بدل ناتوان رسید

پرسیدمش که این خبر دردناک کیست — فرمود غم بأهل زمین زآسمان رسید
عبدالرحیم خان شرف رفت ازجهان — هنگامهٔ فسردگی زعفران رسید

کوته سخن کنم که مرادے نیافتم — جز غم بدو جهان دل شادے نیافتم

رغبت نمی کند قلم در سخن چه شد — دارد دوات خون جگر در دهن چه شد
از بیستون نظم بلند ست شیون نے — آن تیشهٔ معانی و آن کوهکن چه شد
آن طائریکه زمزمه میکرد در قفس — دریک مژه بهم زدن از چشم من چه شد
شعر و غزل بمرثیه تبدیل گشت ہائے — بزم مشاعره شده بیت الحزن چه شد
گل جامه چاک ساخته با خار ماتمش — آن بلبلے که بود بهار چمن چه شد
گردیده است تیره زافسردگیش چشم — آن شمع بود روشنی انجمن چه شد
در دهر از امارت و میری نشان نماند — آثار سروری جهان کهن چه شد
جا کرد بوئے سوختگی در مشامها — حاصل دگر زسوختن جان و تن چه شد

از رنجش بقالب احباب جان نماند — چون گوهر آب و تاب بجسم و روان نماند

اے آبرو خموشی ازین نوحه گستری — گلگون جامه میخورد اینجا سکندری
تا چند سینه را بخراشی بخار غم — چون گل بداغ تا بکجا پیرهن دری
کرده است زهره زمزمهٔ تعزیت بلند — بر روئے ماه ریخته خوناب مشتری
میل دلم بمصرع موزون اگر شود — آید صدا زخامه بگوشم که خون گری
آن گوهر یگانه دریائے نظم را — نگذاشت چرخ وائے زوضع بد اختری
مانند او درے بصدف کے بہم رسد — در وصلهٔ سخن که نماید شناوری
تاریخ سال رحلت او چونکه از خرد — درخواستم گفت بگو زد سری

در یکهزار و سه صد و هفت از جهان رفت — ویران بغیر او شده بزم سخنوری
اکنون مناسب است که ترکِ سخن کنم — خاموشی اختیار بهر انجمن کنم

درین مقام کلام جناب صاحبزاده صاحب مرحوم و مغفور بزبان اردو که در بے ثباتی هستی ناپائدار غیره گفته یادگارست سمے نگارم۔

غزل

زندگی سے ہم ہین عاری ہم سے عاری زندگی — یار بن بے لطف ہے کیسی ہماری زندگی
زندگی جس سے عبارت ہے وصالِ یار ہے — ورنہ یون تو جسطرح گزری گزاری زندگی
یونہین گنتے گنتے گھڑیان وعدۂ دلدار کی — ایک دن ہو جایگی پوری ہماری زندگی
یا الٰہی ہو نہ دشمن کو بھی وہ صدمہ نصیب — جیسے ہجرِ یار مین ہمنے گزاری زندگی
کھولکر آنکھین دمِ آخر جو دیکھا کھل گیا — خوابِ غفلت مین کٹی افسوس ساری زندگی
صحنِ خانۂ غم مین ہمکو کُنجِ مرقد ہو گیا — ہجر مین ہے مرگ سے بدتر ہماری زندگی
ہے یقین آگاہ گر ہو جائے لطفِ مرگ سے — اسقدر ہرگز نہو انسان کو پیاری زندگی
بلبلا جیسے کہ دریا مین بنے اور ٹوٹ جائے — یہ ہماری ہے بقا اور یہ ہماری زندگی

ہو کے خُرم بحرِ دنیا مین حباب آسا نہ پھول
اسے **شرف** رکھتی نہین کچھ پائداری زندگی

ایضاً

رہے گی بعدِ فنا بھی مری غبار مین روح — پھرے گی بنکے بگولہ تلاشِ یار مین روح
عجب نہین جو نکلجائے ہجرِ یار مین روح — کہ ہے عذابِ شبِ غم سے انتشار مین روح
زبس ہے یادِ رخ و زلفِ مشکبار مین روح — کبھی ہے ملکِ حلب مین کبھی تتار مین روح
فنا نہو جو رہِ عشقِ یارِ جانی مین — وہ کس حساب مین دل ہے وہ کس شمار مین روح
فراق نے یہ پسِ مرگ تفرقہ ڈالا — تنِ نزار لحد مین ہے کوے یار مین روح

منسار تن سے نکلکر ہوئی نہ دور تو پھر	یہ بنیسرا ہوئی شوق وصل یار مین روح
شکستہ ہو جو قفس طائر او مین کیا ٹھیرے	مقیم ہوگی نہ میرے تن فگار مین روح
کبھی تو ہوگا جدا کاروان سے یہ یوسف	نہین رہے گی سدا جسم کے غبار مین روح
ادہر تو صدمۂ دوری یار ہے دل کو	ادہر فشار لحد سے ہے انتشار مین روح
کرے گی ملک عدم کے سفر کا قصد ضرور	نہین رہے گی سدا جسم کے دیار مین روح
شب فراق مین جانے نہ دن مین کس کو	نہ اختیار مین دل ہے نہ اختیار مین روح
قرار ہے نہ رہے گا کبھی دل مضطر	قیام گیر ہے جبتک کہ جسم زار مین روح
یقین ہے بعد فنا بھی نہ چین آئے گا	فراق یار سے گھبرائے گی مزار مین روح
خدا کی یاد سے اکدم نہ دل ہوا غافل	رہی ہے صبح و مسا ذکر کردگار مین روح

حرم مین دیر مین مسجد مین میکدہ مین **شرف**
کہان کہان نہ پھری جستجوئے یار مین روح

آمدم بر سر مطلب حضور نواب صاحب بہادر بالقابہ از خدمت فیضدرجت پدر بزرگوار طوعاً و کرہاً وداع گشتہ بسواری کالسکہ بخار که بقبضۂ حکم اولیاء دولت قاہرہ بود مع جملہ وابستگان و منتسبان سوار شدہ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان روز پنجشنبہ از بلدۂ بنارس روانہ گشتند فی الجملہ یک شب دیگر در رفتہ بست و یکم ماہ شعبان یوم جمعہ بندگان حضور والا بفور از کالسکہ بخار فرود آمدہ بسواری کالسکہ کہ در استاسیون موجود بود رہ نورد ریاست ٹونک شدہ بشب شنبہ تا نواخت یکساعت رونق بخش ریاست شدند بہفتدہ اتواب سلامی از قلعۂ معلی سر گشت — بتاریخ ہیجدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ مطابق نہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ء یوم یکشنبہ مہارانا راجہ بوندی حسب رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر مسند نشین ہوئے — اور مہارانا صاحب بہادر کو برٹش گورنمنٹ عالیہ سے سند عطا کی گئی —

بتاریخ نوزدہم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ فروری سنین صدر یوم دوشنبہ شیخ عبد الرزاق خان کہ اول ہر دو پلٹن خاص و عابدی کے کپتان تھے اب ہر دو پلٹن مذکورہ بالا کے کرنیل مقرر کیے گیے —

اسی ایام مین مشکوئے حضور پرنور دام اقبالہ سے فرزند ارجمند مرۃً بعد اخریٰ شکم ہائے عورات محلانہ سے متولد ہوے اونکے یہ نام رکھے گیے۔ صاحبزادہ افتخار علیخان — صاحبزادہ تراب علیخان — صاحبزادہ زبیر علیخان — خاص

تصویر حشمت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ٹونک



S. Nazeerally

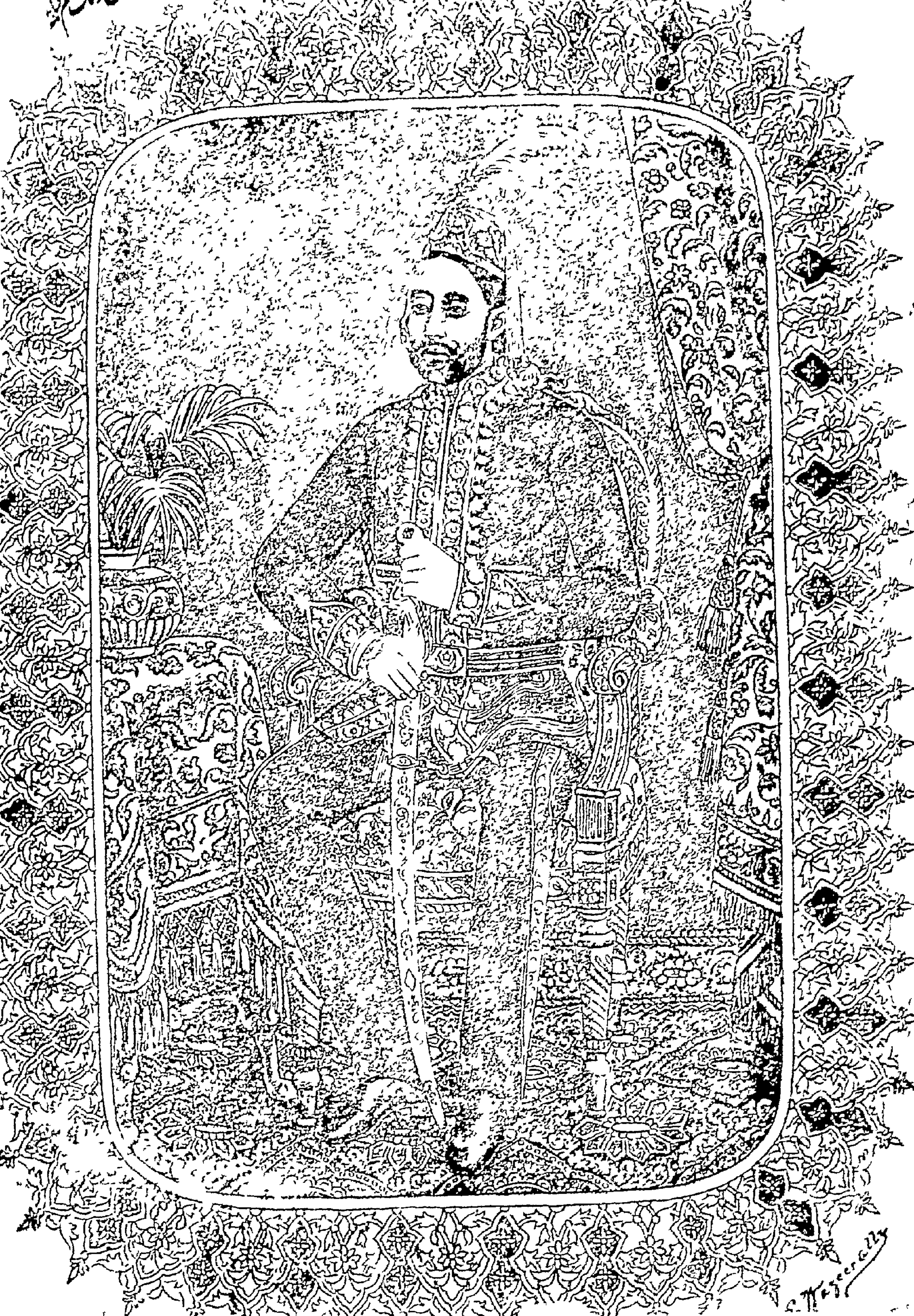
تصویر وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ والی ریاست ٹونک



تصویر حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست ٹونک



شبیہ جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای والی ٹونک دام اقبالہ



تصویر حضرت وزیر اعظم امیر مکرم افتخار الامراء فخر الملک صاحب نبرد محمد عبید اللہ خاں صاحب بہادر فیروز جنگ سی آئی ای نائب الرئیس ایل ایل ڈی پریزیڈنٹ محکمہ مجلس کونسل



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)



کرنیل ڈبلیو جی ڈبلیو میور صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک

مطبع ستارۂ ہند آگرہ

محل حضرت نواب صاحب بہادر بالقابہ کے یہ ہین محل اوّل جنابہ بدرجہان بیگم صاحبہ المخاطب بہ ملکۂ اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ۔ محل دوم جنابہ دلدار بیگم صاحبہ المخاطب بہ خاتون زمانی صاحبہ۔ محل سوم جنابہ لاڈلی بیگم صاحبہ المخاطب بہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ۔ محلِ چہارم جنابہ ہاجرہ بیگم صاحبہ المخاطب بہ ملکۂ عالیہ زمانی بیگم صاحبہ۔ علاوہ اِن چہار محلات عالیات کے اکثر کنیزین زیرِ فراشِ خاص رہین اور وہ صاحب اولاد ہین۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق نوزدہم ماہ فروری ۱۸۹۰ء امیر الملک والاجاہ نواب محمد صدیق حسن خان بہادر والی ریاست بھوپال بمرضِ سل رہگراے منزل ناگزیر ہوے بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب ۱۳۰۷ھ شب آدینہ جناب برہان الدین عرف دُبلی شاہ صاحب درویش نے انتقال کیا۔ یہ قطعۂ وفات نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

شاہِ اقلیم فنا فخرِ زمان برہان دین	زین جہان فرمود چون رحلت سوے خلد برین
غُرّہ شہرِ رجب بود و شبِ آدینہ ہم	از سرِ مصرعۂ اوّل اسد سالش بہ بین

آخر ماہ مئی ۱۸۹۰ء مین حضرت وزارت مآب نائب الریاست بہادر بالقابہ و راے بہادر بابو نایک راو ممبر کونسل صیغۂ خزینہ چہاونی دیولی کو تشریف لے گیے تھے ابتداے ماہ جون سنہ مذکور مین فائز دار الریاست ہوئے اور اسی ایام مین مرزا محمد علیخانصاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات و مدارس وغیرہ بنابر کارضروری متعلقۂ سرحدات بتقریب دورہ پرگنہ نیماہیرہ کو تشریف لے گیے اور جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ کرنیل محمد رفیق خانصاحب بنابر سیر و خرید سامان وغیرہ بجانبِ کلکتہ تشریف لے گیے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق نہم ماہ جولائی ۱۸۹۰ء میجر تھارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوکر بنگلہ پر فروکش ہوئے اسی تاریخ مرزا محمد علیخانصاحب کہ بتقریب دورہ نیماہیڑہ کو تشریف فرما ہوئے تھے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و نہم ماہ ذی قعدہ مطابق ہفتدہم ماہ جولائی سنین صدر میجر تھارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک راہی چہاونی دیولی ہوے۔ اسی ایام مرزا محمد ممتاز حسین خان وکیل سرکار حاضرباش رزیڈنسی مغربی راجپوتانہ نے بمرضِ استسقاے ہیضہ انتقال کیا۔ بجاے وکیلِ مرحوم مرزا حسن بیگ صاحب لکھنوی کہ ایک مدت سے امیدوارانہ ٹونک مین قیام پذیر تھے دربار کی جانب سے مامور کیے گیے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۷ھ ہجری جشنِ سالگرہ حضورِ پُرنور بصد کر و فر بحسنِ اختتام منعقد ہوا بدستور سابق جملہ مراتب نذر و سلامی اتواپ وغیرہ عمل مین آئے اس تقریب فرحت قریب مین مولف نے یہ قصیدہ بطور ترکیب بند ترکیب تو لکھا ؎

ز آب تیغش گل زخمی بدل از خنده ام
شبنم آلوده شود از قطرهٔ گریانم

بسرم ابر گر از قوس قزح بارد تیر
من همان تشنه لبی قطرهٔ آن پیکانم

جیب و دامان نظر تا به گلستان گردد
وقت آنست که گل گل شکفد مژگانم

گریه بر مشهد من گبر و مسلمان دارند
عالم الکعبه و دیرم همه مذهب دانم

این که دزدیده بمن می نگری امید نیست
که برون آوری از غمکدهٔ هجرانم

خنده زهر لبیست نیز از لب شکر شکنش
گریه شهد لبیست بذوق دهن جانانم

دل بیتاب فگندست بآن گردابی
چشم پر آب نشاندست باین طوفانم

سر قدم ساخته ایم بطواف در او
سر ز بتخانه کشد سوی حرم جولانم

خار در دل ز نظر بازی هر گل دارم
خون نظر تر از نغمهٔ بلبل دارم

گریه کو تا ز دل آلودگی ما ببرد
سیل تند آید و این رخت بدریا ببرد

چه شد آن طرهٔ پیچیدهٔ آسیب که ز دل
بار دیگر هوس زلف چلیپا ببرد

کاش آید نظر کافر ترسا بچه‌ام
که بدیرم ز در مسجد اقصی ببرد

تنگ شد بر دل شوریدهٔ من وسعت شهر
کو جنونی که مرا جانب صحرا ببرد

خال رخسار تو آن راهزنی میداند
که هزاران دل شوریده بیغما ببرد

می شناسم خضر راهنمای مقصود
بدلیلیکه مرا شوق تو از جا ببرد

آن چنان دیدهٔ تر تازه چمن آرای
که دل خون شده ام میل تماشا ببرد

چشمه از دیدهٔ یعقوب کشد پیدا عشق
زنگ آلودگی از روی زلیخا ببرد

ور طرهٔ شوق بجوش ست کنون باید دید
که کجا کشتی من موج تمنا ببرد

شام افسانه درازست و سحر کوتاه است
از پریشانی من طرهٔ او آگاه است

کششے شوقِ محبت کہ بجاے رسد
جذبہاے مہر جہانتاب کہ چون شبنمِ گل
کردہ ام راہ گم اے خنضرِ جرس بنوازی
بال و پر سوختہ پروانۂ دور از بزمم
استخوان با سگِ ہر کوششکنم تا بکجا
چاشنی شکری نالۂ زارم دارد
سرِ شوریدہ نیایہ بہ رہِ ہیچ فسرد
بسکہ تنگ آمدم از کار فروبستۂ خویش
نامۂ خویشتن سیہ کردہ ام از کلکِ خطا

تشنہ لب خردہ آب بتہ سے برسم
سحر از کسب ہواے بیضیاے برسم
تاکہ در قافلہ بربانگ دراے برسم
جنبش اے دل کہ بتن شمع لقاے برسم
مددے بخت کہ در ظلِ ہماے برسم
ہمچو نے تا بلبِ او ز نواے برسم
چہ شود من کہ بہ بستوفِ کفِ پاے برسم
دارم امید سوے عقدہ کشاے برسم
تا سوے موجۂ دریاے عطاے برسم

شوم از دیدہ خونبار رخ زمزم را
سرمۂ چشم کنم خاکِ جنان مقدم را

مژدہ اے دل کہ نویدِ سحرے مے آید
ناوکِ دردکہ دوشم ز کمان خاستہ بود
این چہ گردیست کہ از راہ دلی مے خیزد
در رہش آگہیم نیست ز پا و سرِ خویش
پنبہ امروز ز گوشِ شنوا بیرون کن
بیخبر از دلِ دیوانہ نبے باید بود
آب و تابے کہ بہ کلکِ سخنم پیوستست
قلمم را ابد از مدح ہمایون شوریست
یعنے نواب سخی ابن سخی ابن سخی

یارِ ہمسفرِ من از رہگذرے مے آید
بنگر اکنون بہ نشانِ اثرے مے آید
این چہ بحریست کہ از چشم تری مے آید
کے چو من از دل و جان بیخبرے مے آید
کہ طپان نالۂ خونین جگرے مے آید
کہ بہ تقریبِ زمین بوسِ درے مے آید
این ہمہ در بقبولِ خطرے مے آید
در تنا و صفتِ بختورے مے آید
بجوان بختی او کے دگرے مے آید

آمدم از کرمت تا کہ بضاعت ببرم

مایه از بندگی تو با طاعت ببرم

بر درت آمده ام قفل ز در برداری
بار غم از دل این خسته جگر برداری

تو که نواب جهانی نهایت الطاف
دست من گیر که واز راهگذر برداری

روی آئینهٔ من صاف نگردد ز کسی
زنگ با صیقل همت تو مگر برداری

دور نبود ز سخای تو که بهر سائل
مهر گنجینهٔ یاقوت و گهر برداری

داد خواه آمده ام پیش تو از حادثه
دست رحمت تو نه آنی که ز سر برداری

ریخته حنظل افلاک بکامم زهر
تلخی ذائقه ام را بشکر برداری

خار کلفت ز دل غمزده ام بر چینی
آستینم دگر از دیدهٔ تر برداری

روز من تیره چو شب گشت کنون دیر چراست
همچو خورشید ز رخ پرده سحر برداری

میدهد مایه در آفاق مرا مایهٔ تو
بر سرم باد سلامت چو هما سایهٔ تو

آبروی سخنت در نظم همه مدحت تست
نگران دیدهٔ ادبر صلهٔ رحمت تست

برتر از چرخ بود منزلت ایوان ترا
حلقهٔ خورشید درخشان بدر دولت تست

نرسد طائر نظاره باوجی که توئی
آسمان زخم شده جاروبکش رفعت تست

حاتم و رستم و سهراب و سکندر محراب
هر یکی زین همه دریوزه گر شوکت تست

این همه پنج کسان در رزم حضور بنده ۱۲

نرود گرسنه از خوان نوال تو کسی
همه آفاق پر از مائدهٔ نعمت تست

رتبه ام را بکرم از دگران برتر کن
که درون دل من آرزوی خدمت تست

حرمت بنده کند نام خداوند بلند
عزتی گر بجهانم بدهی عزت تست

عیب عریانی بر نخل بهاران پوشد
جبه‌ئی کن که مرا هم هوس خلعت تست

مترنم بدعا بلبل نطقم شده است
که هوا خواه بهار چمن دولت تست

تا جهانست فلک تابع فرمان تو باد

تا بود گوئے مہ و مہر بچوگان تو باد

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

یعنی حسب خواہش خاکسار سراپا انکسار سرکار والاتبار سے مؤلف کو خلعت فاخرہ عطا ہوا - اوسوقت مولف نے بدیہہ یہ قصیدہ کہا ؎

بشادی رقصدم جان در تن امروز
فراوان خرمی دارم من امروز

برنگین نغمہ شد ہر بلبلے مست
کہ آن آمد گل درون گلشن امروز

عطالیش را بخوبی تا سرائد
سخن گوشد زبان الکن امروز

کہ نام نامی ابراهیم خان ست
ز جودت سے فرازم گردن امروز

چنان بالیدہ ایم از خلعت تو
نہ گنجیم در پیراہن امروز

ز خورشید جمال ذرہ پرور
جہانے تیرہ گشتہ روشن امروز

توانی کز نوال و رنگ طبیعت
برآمد کار بحر و گلشن امروز

ز وصفت اے مدارج شرافت
سخن بر عرش دارد مسکن امروز

دعاے آبرو دار دا ثرھا
برائے تو دعا شد جوشن امروز

الٰہی تا جہان باشی تو باشے
ترا باشد دعا مستحسن امروز

اسی ایام میں مسجد رحمو واقع محلہ وزیرگنج حوض بناہوا - چنانچہ مؤلف نے حسب درخواست سرفراز خان افغان ساکن سنبھل یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

شد بنا حوض مسجد رحمو
فکر کردم چو بہر آن تاریخ

آبرو کرد مش رقم فے الفور
چشمۂ فیض دو جہان تاریخ
۱۲۷۳ ہجری

اسی ایام میں حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے کوٹھی باغ کیڑہ میں بنوائی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

ثنا شدست کنون از جناب فخر الملک | مکان دہانش کہ بُرد از دلم قرار و شکیب
دعا است کہ آباد باد ہم سرِ منبر | ز چشم و ہر بد یارب رسد باو آسیب
اسد بنگر و تاریخ او ز یک مصرع | دے چو کرد تامل سرِ روش دار نصیبا
ز عیسوی سن ہجری عیان شود بنما | حسن مزار دہشت صد و دہم نود ز سال سلیب

بتاریخ بست و ہشتم ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۷ ہجری مطابق پانزدہم جولائی سنہ ۱۸۹۰ء آٹھہ بجے دن کے حکم نفاذ شیم بندگان حضور والا نسبت شعراے ہمجلسہ خاص مبنیت اختصاص صادر ہوا کہ مصرع طرح ذیل پر دن کے بارہ بجے تک غزلین کہکر پیشگاہ با دولت و اقبال مین عرض کرین مصرع طرح (ایک طول طویل داستان ہے) حسب الحکم حضوری بمصداق الامر فوق الادب خاکسار نے بہی چند اشعار عاشقانہ کہکر بارہ بجے سے اول مدحت حضور والا مین طرح مذکورۂ بالا پر ایک قصیدہ کہہ لیا مگر بہنگام پیشی حضور والا بسبب تنگی وقت بجلسہ شعرا چند اشعار عاشقانہ عرض کردیے اور یہ قصیدہ کا سُنانا اور کسی وقت خاص پر موقوف رکہا وہ قصیدہ یہ ہے

قصیدہ

یہ طرفہ طلسم آسمان ہے | حیرت زدہ جس سے اک جہان ہے
گم اسکا ہے اس طرح سر و بُن | جس کا نہ پتہ نہ کچھ نشان ہے
وہ کُنہ ہے اس کی ناپدیدار | حیرت میں یہ جس سے سب جہان ہے
یہ طرفہ تر ہے جس سے ہر روز | دامانِ سپہر گلستان ہے
انجم سے یہ پردۂ نگارین | نیرنگِ مشعبدِ جہان ہے
اس دائرۂ عدم مین جب سے | یہ مرکزِ خاک درمیان ہے
ہر ظلمت و نور سے ہے پیدا | ممتاز یہ نار سے دخان ہے
ہر لحظہ نیا ہے رنگِ عالم | ہر لحظہ یہ تازہ کاردان ہے
ہر دم ہے تجددِ اضافات | ہر لحظہ تغیرِ زمان ہے
ہر دم وہ تجدد مکین ہے | ہر دم وہ تبدلِ مکان ہے
دیکھے سے ہو جسکے عقل مخبوط | سُننے سے فسردہ جسکے جان ہے

جب گردش دہر ہے کسیکو — ہرگز نہ ثبات اک زمان ہے
پھر اہل نظر کو کس سبب سے — سودائے تعلق مکان ہے
حاشا کہ نہیں یہ جائے عبرت — بلکہ یہ مقام امتحان ہے
یا مزرعِ آخرت ہے دنیا — یا باغ ارم کا تخمدان ہے
نیکی و بدی و خیر و شر سے — جو کچھ ہے یہان وہی وہان ہے
دنیا کی نمودِ زیب و زینت — گلبانگ درائے کاروان ہے
مہتابِ شبِ چہار دہ مین — پیرایۂ جامۂ کتان ہے
ہے فصلِ بہار کو چمن سے — جو نسبتِ موسمِ خزان ہے
ہے شست سے واقعی کمان کو — جو تیر کو نسبت کمان ہے
اسقاطِ مراتبِ اضافات — آئینۂ حسن جاودان ہے
دنیا ہے وہ صرصرِ حوادث — ہر دم جو سوئے عدم روان ہے
محفوظ وہی ہے جو ازل سے — اس ورطۂ غم سے برکران ہے
جسطرح وہ فخرِ اہلِ اسلام — مصداق خلاصۂ بیان ہے
یعنی وہ خلیلِ کعبۂ دل — جو ہند مین قبلۂ زمان ہے
یکتا وہ رئیس ٹونک جسکا — ہر شخص جہان مین مدح خوان ہے
سردار جہان امین الدولہ — جو مظہرِ فیضِ جاودان ہے
با وصفِ تعلقاتِ دنیا — مقبولِ خدائے دو جہان ہے
ظاہر مین ہے گروہ آدمی زاد — باطن مین فرشتۂ جنان ہے
از بسکہ ہے اوسکی صاف طینت — سایہ سے ظہورِ عکس جان ہے
پیشانی سے اوسکی نورِ ایمان — فانوس سے شمع سان عیان ہے
ہے اوسکی شگفتہ طرز تقریر — اغلاق مین گرچہ چیستان ہے

وہ شعر کہ شعر ہے بیانی — مضمون سے جسکے درفشان ہے
وہ نثر کہ نثرہ جس سے ہر صبح — پیرایۂ بزم آسمان ہے
دیکھے سے خجل ہو جسکے رضوان — وہ خلق کا اوسکے گلستان ہے
کر خلق مین ہے یگانہ عصر — بخشش مین وہ حاتم زمان ہے
دیکھے سے ہو خلق جسکے حیران — وہ فر و شکوہ عز و شان ہے
وہ جود و کرم ہے جس سے عالم — توصیف مین اوسکے تر زبان ہے
ہے سرمۂ چشم اہل ثروت — یہ اوسکی جو خاک آستان ہے
کیا رفعت شان ہے بارک اللہ — جس سے خجل اوج آسمان ہے
وہ جود و سخا وہ بذل و ایثار — خجلت زدہ جس سے بحر و کان ہے
سحبان کو مقابلہ مین اوسکے — کیا تاب طلاقت لسان ہے
فیضان سے اوسکے آستان کے — ہر راستہ رشک کہکشان ہے
اے معدن فیض کیا عجب ہے — ترا جو زمانہ مدح خوان ہے
کر قبلۂ خلق ہو بجا ہے — تیرا وہ مبارک آستان ہے
لب ہے ترے معجز مسیحا — ہر بات مین سو طرح عیان ہے
اعجاز مسیح مین فسانہ ہے — یہ تیری زبان درفشان ہے
ہے عام ترا وہ فیض جس سے — ہر بزم مین تازہ داستان ہے
تمثیل سخا مین ترے مذکور — ہر نعمت عہد باستان ہے
ہے فیض سے ترے ہر فرد خلق — ہر غمزدہ تجھ سے شادمان ہے
اخلاص سے آبرو ہمیشہ — ہر بزم مین تیرا مدح خوان ہے
اب ختم کلام ہے دعا پر — ہر لحظہ جو ورد ہر زبان ہے
ہو نخل مراد تیرا سر سبز — جبتک گل صبح زرفشان ہے

ہو تیرا غلام بخت و اقبال ‖ جب تک یہ زمین و آسمان ہے

بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق نہم اگست سنہ ۱۸۹۰ء روز شنبہ جشن سالگرہ بندگانِ حضور پُرنور دام اقبالہ بصد احتشام بمعرضِ ظہور آیا۔ مؤلف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ؎

ہمچو نے سوختم بنالۂ آہ ‖ کس نشد از نوائے من آگاہ
دست و پا مے زنم بدریائے ‖ مے نمایم در آب دیدہ شناہ
چہ کنم گر ننالم از دردے ‖ بارِ کوہے نمی کشد پرِ کاہ
ہمچو یوسف درین زمانہ مرا ‖ جور اخوان فگندہ است بچاہ
باعثِ سینہ چاکیم یارست ‖ شکوہ دارد کتان زپرتو ماہ
آشنایان شدند بیگانہ ‖ مے کنند از کلام من اکراہ
بر نیاید ز دستِ کس کارے ‖ روے ابنائے روزگار سیاہ
ہمرہان رفتہ اند و من ماندم ‖ در بیابانِ عشق حال تباہ
من ندانستم این خرابی ہا ‖ مے ندانستم این صعوبتِ راہ
چہ درازست این سفر را عمر ‖ کہ برفتن نمے شود کوتاہ
کفر مے بارد از مسلمانان ‖ کہ صنم خانہ گشت بیت اللہ
بہ کہ زنار در گلو بندم ‖ بہ کہ تسبیح بگسلم ناگاہ
مُردم از دستِ فرقۂ دجّال ‖ سوے مہدی روم شفاعت خواہ
خواہشِ خاطرم برآن آورد ‖ کہ بجویم کَنَف (یعنی پناہ ۱۲) از آن درگاہ
آسمان مرتبت امین دولہ ‖ آفتابِ سپہر عزت و جاہ
آنکہ شد کامیاب ازو آفاق ‖ آنکہ زو یافت جملہ خلق رفاہ
آنکہ او گشت آسمانِ سخا ‖ آنکہ عالم ازو گرفت پناہ
بار او جس کہ بس گران سنگ ست ‖ آسمان زان شدست پشت دوتاہ

نیست در عہد تو کسے ناخوش
موجۂ بحرِ عفو تو بجہان
پیشِ انصافِ عالم آرایت
ابر بذل تو گر کند بارش
از دلیری و از شجاعتِ تو
کردم اوقات در صفات تو صرف
آبرو مدح خوانِ دولت تست

جا لے گشت خوش ازین درگاہ
یکقلم شستہ است خطِ گناہ
عدل نوشیروان نیاید راہ
ننماید بجوب وزشت نگاہ
شیر ترسان گریخت چون روباہ
خامہ باشد برین حدیث گواہ
اے پناہِ تمام خلق اللہ

کیفیت ملاقات حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ با نواب ویسرائے کشور ہند بدار الخیر اجمیر

بتاریخ بست و ہشتم ماہ اکتوبر ۱۸۹۰ء آٹھ بجے دن کے حضور نواب صاحب بہادر مع شش سرداران مفصلہ ذیل بسواری کالسکہ بنا بر استقبال نواب ویسرائے کشور ہند کہ داخل دار الخیر اجمیر ہونے والے تھے اسٹیشن پر تشریف لے گئے تفصیل ہر شش سرداران ہمراہی حضور والا یہ ہے - افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی آئی ای نائب الریاست - وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - جناب صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم - جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر منجم - جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر شیر خلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر **شرف** - اولاً حضور والا نے مع سرداران ہمراہی فائز اسٹیشن ہوکر صاحب کمشنر بہادر سے ملاقات کی اور اوس درجہ میں جو روبار مفصلہ ذیل کے واسطے قرار دیا گیا تھا تشریف لے گئے ہر رئیس کے سرداران ہمراہی کرسیوں پر اونکے پس پشت بیٹھے تھے جسوقت نواب وائسرائے کشور ہند جے پور کی طرف سے اسٹیشن پر تشریف لائے اسوقت سلامی کے توپخانہ سے سر ہوئے - اولاً نواب وائسرائے کشور ہند ریل سے

اوترکرودالنیئرز فوج کی طرف تشریف لے گئے اوسکو ملاحظہ فرماتے ہوئے واپس آئے پہر ہرایک رئیس سے مصافحہ کیا اور مزاج پرسی
کی چنانچہ بندگان حضور والا سے بہی مصافحہ کرکے مزاج پرسی فرمائی - صاحب کلان بہادر راجستان کہ ہین تشریف رکہتے تہے
ہرایک رئیس کا تعارف کرتے گئے بعدازان میونسپل کمیٹی کی طرف سے جسکے پریزیڈنٹ لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج
تہے اڈریس پیش ہوا اور لاک صاحب نے اوسکو پڑہکر سنایا گورنر جنرل بہادر نے اوسکے جواب مین ایک اسپیچ بزبان انگریزی
پڑہی بعدازان نواب ویسرائے کشور ہند بسواری کالسکہ کوٹہی سیٹہہ میرمل فرودگاہ خود پر تشریف لے گئے حضور والا بہی بسواری
کالسکہ سوار ہوکر مع دیگر رؤسا فرودگاہ خود پر تشریف فرما ہوئے اسی تاریخ ۲ بجے ۲۰ منٹ پر حضور والا مع نو سرداران مفصلہ ذیل
بنابر ملاقات نواب ویسرائے کشور ہند بسواری کالسکہ جانب فرودگاہ گورنری روانہ ہوئے صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک
وقت مقررہ سے کچہ منٹ پیشتر سرکاری کوٹہی پر تشریف لے آئے تہے جسوقت تین بجکر ۲۰ منٹ گذرے سواری
حضور والا فرودگاہ گورنری پر پہونچی بگہی تک انڈر سکرٹری و صاحب ایڈیکانگ واسطے استقبال کے آئے اور برآمدہ
کے سرے تک فارن سکرٹری نے پیشوائی کی نواب ویسرائے کشور ہند نے اپنے جائے نشست سے چند قدم
بڑہکر حضور والا کا استقبال کیا داہنی طرف نواب ویسرائے کشور ہند کے حضور والا اور بعد حضور والا کے صاحب اجنٹ
بہادر بعدازان نو سرداران مفصلۂ ذیل کرسی نشین ہوئے - اسمائے نو سرداران ہمراہی حضور والا بدین تفصیل ہین - جناب[1]
صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور - جناب[2] صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب[3] صاحبزادہ
حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر شوکت جنگ - جناب[4] صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - جناب[5] صاحبزادہ
احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ - جناب[6] صاحبزادہ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم امیر مکرم -
جناب[7] صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شمشیر خلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر
شرف - جناب[8] صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب - سید[9] محمد عثمان صاحب بخشی الملک - اور اسیطرح نواب
ویسرائے کشور ہند کے اول کرنیل ٹریور صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجستان اونکے بعد فارن سکرٹری و پرائیوٹ سکرٹری
و ملٹری سکرٹری و دیگر افسران اسٹاف کرسیون پر بیٹھے جب سب بیٹہہ چکے اور اوسکے بعد حضور والا نے ایک سو ایک
اشرفی نذر کی نواب ویسرائے بہادر و دیگر حاضرین دربار کھڑے ہوگئے اور نواب ویسرائے بہادر نے اشرفیون پر ہاتہ رکہدیا
اور پہر کرسی پر تشریف فرما ہوئے جملہ حاضرین دربار اپنی اپنی جگہ پر کرسی نشین ہوئے پہر دیگر سرداران ہمراہی حضور نے ایک ایک

اشرفی نذر کی نواب ویسراے کشور ہند نے سرداران نذر گذرندہ کی نذرین ہاتھہ سے چہوکر معاف کین - اور ہر ایک کا تعارف
صاحب اجنٹ بہادر کرتے گئے اور درمیان حضور والا و نواب ویسراے بہادر کے میجر تہارنٹن بہادر ترجمان تہے - جوکہ
پیشگاہ علیا جنابہ ملکہ قیصر ہند سے ۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۰ء کو تقریب سالگرہ سال حال جنابہ ممدوحہ سے حضور والا کو خطاب درجۂ اعلیٰ
نائٹ گرینڈ آف دی موسٹ امینینٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر - یعنی خطاب درجہ اول - جی - سی - آئی - ای - عطا
فرمایا گیا لیکن ابہی کوئی تقریب عطائی خطاب کی نہین قرار دی گئی تہی اس ملاقات مین نواب ویسراے بہادر نے تجویز عطا
کرنے اوس خطاب کی فرمائی اور حسب منشاے صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ و صاحب پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک
بتمام کلکتہ سے جامہ روب یعنی وہ جبہ جو بوقت عطاے خطاب زیب تن کیا جاتا ہے ریاست نے طلب کر لیا تہا وہ حضور
انور کے ہمراہ کوٹہی گورنری پر بہیجا گیا چنانچہ بعد ادائے نذر جملہ سرداران ہمراہی کے صاحب فارن سکرٹری بہادر نے نواب
ویسراے بہادر کشور ہند سے اجازت واسطے حکم ملکہ معظمہ کے جو متعلق عطاے خطاب تہا حاصل کی اور وہ حکم فارن سکرٹری
نے پڑہکر سنایا بعد سنا دینے حکم کے باجازت نواب گورنر جنرل بہادر فارن سکرٹری و اسسٹنٹ سیکرٹری حضور والا کو
اوسی برآمدہ مین ایک جانب پیش نواب ویسراے بہادر کے لے گئے اور لباس پہنایا اور وہ تمغہ مع پرتلہ کے زیب تن
فرمایا بعد ازان فارن سکرٹری نواب ویسراے بہادر کشور ہند کے روبرو لے گئے نواب گورنر جنرل بہادر نے ملکہ معظمہ کا
فرمان بزبان انگریزی پڑہا جسکا ترجمہ یہ تہا کہ مین ملکہ معظمہ کیطرف سے مختار کیا گیا ہون کہ آپ کو اعلیٰ درجہ کا خطاب عطا کرون بعد ازان
اپنے ہاتہہ سے ہار طلائی جو تمغہ کے ساتہہ منسوب تہا نواب صاحب بہادر کو پہنایا حضور والا نے شکریہ سلام نواب
ویسراے بہادر نے حضور والا کو کیا یہہ شاہی مین باجہ بجنا شروع ہوا نواب ویسراے بہادر نے حضور والا کو مبارکباد دی اور کہا کہ
مین یہ دعا کرتا ہون کہ آپ کی ترقی عمر ہو اور عزت زیادہ عمر تک حاصل رہے اوسکے بعد حضور والا کہڑے ہوئے کہواسطے
نواب ویسراے بہادر کے جملہ اہل دربار کہڑے ہوگئے بعد ازان حضور والا نے ایک اسپیچ بزبان اردو کی جسکا یہ مضمون ہے
حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے جو اس معزز تمغہ کی عزت آپ کے مبارک ہاتہون سے مجہے بخشی ہے مین دل سے اوسکا شکرگزار
ہون خدا ہماری قیصر ہند کو باقبال رکہے - مین قیصر ہند کی وفاداری اور خیرخواہی مین سخت ثابت قدم رہونگا میرے شکریہ کی اطلاع
آپ قیصرہ ہند کے حضور مین کر دین - اسی مضمون کا ایک اسپیچ زبان انگریزی مین علیحدہ ورق پر لکہا ہوا تہا وہ حضور والا نے گورنر
جنرل بہادر کو دیدیا بعد ازان ویسراے بہادر نے اپنے ہاتہہ سے حضور والا کا عطر پان کیا اور دیگر سرداران ہمراہی کا عطر دیا پان

صاحب انڈر سکرٹری نے کیا اور شل استقبال کے صاحبان موصوف نے مشایعت کے وقت سترہ سترہ فیر سلامی کے ادا کئے بعد ازان حضور والا رخصت ہو کر فرودگاہ پر تشریف لائے۔ ملاقات بازدید کا وقت ۷ بجے شام کا مقرر ہوا۔ سلامی کی ضرورت نہوئی کیونکہ وقت قریب غروب آفتاب تھا چنانچہ اس بات کو صاحب کلان بہادر نے بھی منع کر دیا تھا لیند ملاقات رئیس کشنگڈہ نواب گورنر جنرل بہادر کی بازدید ملاقات حضور والا سے مقرر ہوئی پونے سات بجے چار سرداران مفصلہ ذیل بگھی پر سوار ہو کر قریب احاطہ کشنگڈہ متوقف رہے۔

تفصیل اسمائے سرداران مذکور یہ ہے

جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ - جناب صاحبزادہ محمد احسان صاحب ماموں حضور- جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ - جناب صاحب زادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شمشیر حضور والا صاحب اجنٹ بہادر گاڑی مین سوار ہو کر تین سو قدم آگے حسب دستور مستمرہ تشریف لے گئے چونکہ وہ جگہ کم فاصلہ کی تھی اس وجہ سے حضور والا صاحب اجنٹ بہادر کوٹھی رئیس کشنگڈہ کے قریب لب شاہراہ بگھی پر کھڑے رہے جسوقت نواب ویسرائے کشور ہند کی گاڑی مقابلہ مین آئی حضور والا و صاحب اجنٹ بہادر نے گاڑی سے اترکر نواب ویسرائے کشور ہند کو سلام کیا ویسرائے بہادر ممدوح الدوح نے حضور والا صاحب اجنٹ بہادر کو اپنی بگھی مین سوار کر لیا اور اوسی بگھی مین فرودگاہ سرکاری پر نواب ویسرائے کشور ہند تشریف لائے اور جب بگھی پر سے ویسرائے کشور ہند اترے وہان سے تا کمرہ سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اور سائبان زرین چوبہائے نقرہ پر نصب کیا گیا تھا اور اوسکے نیچے چوکی کا فرش کہ بالشت بھر بلند تھی کیا گیا تھا اوّل غالیچہ بچھا کر اوسپر بساط زرکاری بچھایا گیا تھا بالا اوسکے کرسی سیمین پر نواب ویسرائے کشور ہند تشریف فرما ہوئے اور لارڈ صاحب کے بائین جانب زیر تخت کرسی سیمین پر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ اور اوسکے قریب صاحب اجنٹ بہادر کرسی سیمین پر بیٹھے اور بعد صاحب بہادر موصوف کے سرداران و معززان ریاست کرسی نشین ہوئے۔

تفصیل اسمائے سرداران حاضرین یہ ہے

حضرت وزیر اعظم امیر مکرم افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ جناب محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس آئی نائب الریاست - وایس پریذیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - جناب صاحب زادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ -

جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ ۔
جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ۔ جناب صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ ۔
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم بالقابہ ۔ جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب
بہادر ۔ جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب ۔ صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خانصاحب ۔ خان بہادر بابو دنایک راؤ
ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ ۔ سید حافظ محمد عثمان خانصاحب بخشی الملک ۔ حافظ محمد یوسف صاحب میر منشی ریاست ۔
خانصاحب محمد رحیم اللہ خان کپتان عبد العلیخان ۔ چنانچہ ان پندرہ ناموں کی فہرست محکمہ اجنٹی میں پیشتر سے بہیجدی گئی
تہی داہنی طرف حضور والا کے کرنیل ٹریور صاحب رزیڈنٹ راجستان بعد ازان فارن سکرٹری کرسیوں پر بیٹھے اونکے
بعد سادہ کرسیوں پر دیگر سکرٹران و افسران اسٹاف بیٹھے نواب ویسرائے کشور ہند نے حضور والا سے گفتگو کئے
شو تیہ دس منٹ تک کی دونوں مین ترجمان صاحب اجنٹ بہادر تہے چونکہ اوسوقت حضور والا پر تلہ تمغہ و ہار عطیہ حضرت
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند زیب گلو کیے ہوئے تہے ویسرائے بہادر نے اثنائے گفتگو مین یہہ بہی فرمایا کہ ۔ نواب صاحب بہادر
جو آپ کو تمغہ عطا ہوا اور اسوقت مین آپکو اوسے پہنے ہوئے نہایت بشاش دیکہتا ہوں یہی پورا ثبوت حضرت
قیصرہ ہند کی طرف آپکی خیر خواہانہ خیالات کا ہے ۔ اوسکے جواب مین حضور نواب صاحب بہادر نے مشکوری ظاہر فرمائی
اسکے بعد حضور والا نے نواب گورنر جنرل بہادر و صاحب کلان بہادر راجستان و فارن سکرٹری و پرائیوٹ سکرٹری و ملٹری
سکرٹری و صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ و ٹونک کا اپنے دست مبارک سے عطر پان کیا و دیگر صاحبان اسٹاف وغیرہ کا
عطر پان حضرت وزیر اعظم امیر معظم بالقابہ نے کیا بعد ازان نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہوئے حضور والا سواری تک پہونچانے
کو آئے اور باقی مشایعت نواب گورنر جنرل بہادر نے معاف فرمائی ۔ چار سرداران ریاست نواب ویسرائے کشور ہند کو
اونکی فرودگاہ تک پہونچانے گئے ۔ حضور نواب صاحب بہادر نے دار الخیر اجمیر مین رئیس کشنگڈہ سے ملاقات کی
حضور والا ویسرائے کشور ہند کے دربار لیوی مین بہی تشریف لے گئے تہے جو کہ ۹ بجے رات کو منعقد ہوا تہا ۔ بتاریخ
بست و نہم ماہ اکتوبر پانچ بجے شام کے وقت میرواڑہ بٹالین و ایرانپورہ کے قواعد میرواڑہ پلٹن کے میدان چہاونی میں
جو حضور ویسرائے ہند نے ملاحظہ فرمائی تہی وہان بہی حضور والا تشریف لے گئے تہے اسی تاریخ نواب ویسرائے
کشور ہند نے میو کالج اجمیر کو ملاحظہ فرمایا اور طلبا کو انعامات تقسیم کئے اوس جلسہ مین بہی حضور والا تشریف فرما ہوئے تہے ۔

حضور والا نے براہ فیاضی و دریا دلی مبلغ ست صد روپیہ متولیان درگاہ حضرت خواجۂ خواجگان و متعینین درگاہ میران صاحب کو عطا فرمائے بعدازان حضور والا نہضت فرمائے دار الریاست ہوئے ہنگام فارغی حضور انور اتواپ سلامی قلعہ معلی سے سر ہوئین - اسی ایام مین جناب صاحبزادہ احمد علیخانصاحب **رونق** خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے بمقام ٹونک پورا انتقال فرمایا وہین اونکو دفن کیا - یہ اونکا کلام فصاحت التیام ہے

زیور ہوئے ہین بسکہ تمہارے بدن کے پھول
قدر گران سے ہوگئے ہین لاکھ من کے پھول

تو بھی تو بھیج قبر پہ دو نسترن کے پھول
ہین آج تیرے کشتۂ رنج و محن کے پھول

وہ چشم شوخ دیکھکے ہو لا رمیدگی
فرط خوشی سے پاؤن گئے ہین ہرن کے پھول

عاشق ہزار جان سے ہے باتو پہ عندلیب
گویا لہ مہ سے برسے ہین اوس گلبدن کے پھول

فرقت مین اوسکے چین کہان فرش خواب پر
اخگر ہین سب بچھائے ہوئے یاسمن کے پھول

ہم مرگئے ہین عشق مین اوس گلعذار کے
رکھنا ہمارے سینہ پہ اندر کفن کے پھول

معنی ثمر ہین شاخ ہین مصرعے زمین ہے بیخ
الفاظ جانفزا ہین نہال سخن کے پھول

سب بے شبہہ چار چاند لگین اپنے بخت کو
پائین جو یار کے سپر گردن کے پھول

شیرین نے گُل جو تیسرے دن کھائے ہاتھ پر
یہ رمز ہے کہ آج ہوئے کوہکن کے پھول

کیا کیا سر شکہائے جگر گون کی ہے بہار
دامن مین ہین یہ لالۂ خونین کفن کے پھول

لخت جگر ہین قیس کے صحرا مین جا بجا
یہ سرخ سرخ کوئی سمجھنا نہ بن کے پھول

آمد ہے کس نگار کی **رونق** کی بزم مین
کیا کیا سر شک شمع ٹپکتے ہین بن کے پھول

بتاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۸ھ ہجری مطابق چہاردہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ع روز شنبہ دن کے گیارہ بجے پیر امین الدین صاحب سابق میر منشی و حال پنشن یاب ریاست ہذا نے بعارضۂ درد قولنج انتقال کیا - اس وقوع ناگزیر کے تیسرے روز حضور انور دام اقبالہٗ و حضرت وزارت مآب بالقابہ بنا بر فاتحہ خوانی میر منشی مغفور کے مکان پر تشریف لے گئے بعد اظہار کلمات حسرت انگیز و الفاظ تشفی آمیز واپس تشریف فرما ہوئے بتاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۸ھ ہجری جناب صاحبزادہ محمد نصیر علیخانصاحب بہادر

نے نو بجے شب کے اثنائے گفتگوے شعر و سخن مین ایک مصرعہ کسی اُستاد کا پڑہکر مولف سے فرمایا کہ آپ اسطرح پر غزل فرمائین - مولف نے بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر مصرعہ مطروحہ پر بجاے غزل یہ قصیدہ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی مدحت مین لکھکر نو بجے شب کے سنایا وہ قصیدہ یہ ہے ۔

مژدہ اے دل بتِ نازک کمرے می آید | گرسنے عشوہ گرے لب شکرے می آید
تیغِ ابروش ندانم بچہ زہراب گرفت | زخم بر جانم ازو کارگرے می آید
متحیر شدہ چشمم ز جمالِ رخِ او | گاہ شمسے بنظر گہہ قمرے مے آید
برجبین قشقہ وافشان برخش ہمچو نجوم | بتِ کافر وشے سیم برے مے آید
از طپیدن دلِ من میکند آگاہ مرا | شاید از کوے کسے نامہ برے می آید
مدد اے عشق کہ گم کردہ رہِ امن و امان | دل سوے بادیۂ پُر خطرے مے آید
گر شوی باخبر از خویش توانی دانست | ہردم از عالمِ دیگر خبرے مے آید
از نے خامۂ من زہرہ نواے آموخت | خلق در وجد ازین شور و شرے می آید
شوقِ من گشت غزل خوان چو ہزاران بہار | کان صنم نامِ خدا از سفرے مے آید

غـزل

باز از مصر نسیم سحری مے آید | بوئے جان بخش ز آغوش برے می آید
میرسد یوسفِ گم گشتہ بسوے کنعان | نخلِ یعقوب مرا برگ و برے مے آید
عشق بر کوہکن و قیس نگردید تمام | گر یکے رفت بجائش دگرے مے آید
سحری نگذری از نالۂ دل سوختگان | کار بسیار ز بے پا و سرے مے آید
از نظر بازی روے تو شد آئینہ خراب | سیل حیرانیش از چشم ترے مے آید
بے خضر کس نتواند کہ براہے برسد | رہنمائے سبلے از راہبرے مے آید
ہمت اے مُغبچگان کز در این میکدہا | شورِ مستانۂ بے پا و سرے مے آید

گریهٔ شادی ز سیلی لیلی رخ مجنون شوید
گرد آلوده اگر از سفری می آید

از فسون آبرو دانم که تب خواهد گرد
شوخ چشمی بت جادو نظری می آید

شد کباب نمکین دل من سوزش شمع
اشک پروانه صفت رهسپری می آید

گود کان دامن پر سنگ شمارنست کجا
شور دیوانه ز هر بام و دری می آید

گل شگفتست بباغ من ازین تازه نوید
که بهر آن سه بیدادگری می آید

همچو پروانه گرای شمع نه غلطم چه کنم
جز طپیدن چه ز بی بال و پری می آید

از صریر قلم بیخرد آگه نبود
تا خوشش از نغمهٔ داودگری می آید

در سخن خامهٔ من تا چو نگین نقش نشاند
بهر انصاف سوی ناموری می آید

شیردل شیر توان شیر علیخان شهر
که سها از نظر او قمری می آید

نیست محروم بد و نیک ز خلقش بجهان
ابر بارنده بهر خشک و تری می آید

بنگرد چشمش اگر سوی نهال خشکی
تازه در شاخچه اش برگ و بری می آید

همچو گل پنجهٔ همت اگر او بگشاید
صورت غنچه بهر مشت زری می آید

شاد مانند بباغ کرمش فاختگان
که از ان سرو بدامن ثمری می آید

سنگ را لعل چو خورشید نماید نظرش
این همه کار ز فیض نظری می آید

می برد نفع در آفاق ز خلق و کرمش
هر که نالان سوی او از ضرری می آید

آب و تاب کف جودش صدفی گر نگرد
منفعل جانب بحر از گهری می آید

تیغ او گر بصف جنگ برآید ز نیام
هر دم از چرخ نوید ظفری می آید

چه کلامست که از بهر شنیدن بدرش
هست هر جا که صاحب هنری می آید

نیست ممکن که در آید بسخن اوصافش
هرچه آید بزبان مختصری می آید

از دعایم همه درهای اجابت وا شد
طرفه کار از من بی پا و سری می آید

زلفِ شب تاریخ روز شود مشک فشان | تاکہ از شام نوید سحرے مے آید

عمر و جاہش بجہان روز بروز افزون باد
کہ بجشن جوی مِن مِج گرے می آید

جناب صاحبزادہ صاحب بہادر ممدوح الدوح نے اس قصیدہ کو سُنکر براہ اعزاز قدر افزائی خاکسار قصیدہ کو دونون ہاتھون سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھلیا - اور مؤلف کی نسبت بنظر مزید قدردانی و استاد نوازی ایسے کلمات تحسین اور آفرین کے فرمائے کہ حیطۂ تحریر سے افزون اور حیّز تقریر سے بیرون ہے - بتاریخ سوم ماہ مسطور سنہ صدر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر مقدم الوصف نے خاکسار کو قصیدہ کے صلہ مین خلعت فاخرہ عطا فرمایا - اوسیوقت خاکسار نے خلعت کے شکریہ مین یہ بدیہہ قطعہ کہا ہے

شبِ غموم بسر گشت و صبح عیش دمید
در نشاطِ بروے جہانیان بگشاد

سرور و عشرت و آرام و عمر و دولت و جاہ
خوشی و خرمی و عیش و مدعاؤ مراد

رسیدہ اند بامید آرزوے تمام
بر آستانِ بلندت سپہر کیباد

مہرِ سپہرِ سعادات خان شیرِ علی
فروغِ چشم کرم آفتاب دانش و داد

توئی چراغ کرم شمع بزم لطفِ اتم
کہ یافت روشنی از تو محفلِ ایجاد

توئی جریدۂ جرأت توئی کتابِ نعم
کہ کندۂ تو بالطاف جور را بنیاد

بسو لنات تزلزل دورۂ اُفتادست
گرفت ناز تو دینِ محمد استمداد

منو امرمرا از براے مدّاحے
چو در زمانہ سخن آفرید ربِّ عباد

زبان کس نرسد نامِ سنے رسد آرے
کجاست بلبل و کو زاغ خیرہ زشت نہاد

مدام باد ترا اینچنین سخاوت و جود
بحقِ احمدِ مختار و آلہ الامجاد

بتاریخ ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ ہجری مطابق بستم دسمبر ۱۸۹۰ء جناب مولوی سیّد علی احمد صاحب ابن حضرت سیّد احمد میر صاحب ابن حضرت شاہ میر صاحب بہاری سابق میر منشی و پنشن یافتہ دربار ٹونک نے جو کہ ایک بڑے لائق و فائق

دمتقی و پرہیزگار بزرگان ٹونک سے تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی حضرت مغفرت مآب قرابت مین مولف کے پہوپہا ہوتے تھے مگر درحقیقت مولف جناب غفران مآب سے طریق فقر کا طالب تھا حضرت مغفرت ایاب نے مرض الموت سے پیشتر وہ باتین جو سینہ بسینہ خاندان نقشبندیہ مین چلی آتی تہین برادشفقت مربیانہ و توجہات مرشدانہ مولف کو تلقین فرمائین - اور وظایف اوراد خاندانیہ تبرکیات خاص تعلیم فرمائی - اور دو چار عمل اوہبت کر مولف بمیعت جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج حضوری بنا بر قدمبوسی حضرت مرحوم و مغفور حاصل ہوا تہا بنظر معتقد نوازی حسبۃً للہ بتائے - اس مقام پر شجرۂ عالیہ خاندان نقشبندیہ لکھا جاتا ہے -

بعد توحید خدائے ذو الجلال
ورز پس نعت رسول باکمال

شرح سازم شجرۂ پیران خویش
میوہ ہائے معرفت بزم بہ پیش

پیر من سید علی احمد بدان
مرشد اہل طریقت بیگمان

مرشدش سید نصیر الدین بدان
حافظ و حاجی و عالم بیگمان

مرشد او قدوۂ اہل تمیز
قطب دین عقدہ کشا عبد العزیز

مرشد او والدش قطب جہان
ہادی دوران ولی اللہ بدان

مرشد او والدش عبد الرحیم
شمع عرفان صاحب قلب سلیم

مرشد او قدوۂ آل عبا
شاہ عبد اللہ پیر رہنما

مرشد او شیخ آدم باکمال
رہبر او شیخ بے مثال

مرشد او شیخ عبد الباقی ست
آنکہ در بزم حقیقت ساقی ست

خواجہ امکنگی شد او را خضر راہ
او ز درویش محمد بادشاہ

ہادی وقتش محمد زاہد ست
آنکہ رب العالمین را شاہد ست

مرشد پاکش عبید اللہ بدان
خواجہ یعقوب ست پیرش بیگمان

مرشد پاکش بدان بیچون و چند
آن بہار الحق والدین نقشبند

رہبر او حضرت میر کلال
خواجہ بابا ہست پیرش بیمثال

مرشدش خواجه علی رامیتنی | خواجه محمود ست پیرش بی‌منی
خواجه عارف رهبرش دان اے پسر | خواجه عبدالخالق اورا راهبر
خواجه یوسف مرشدش بی‌قیل و قال | رهبر او بوعلی فرخنده فال
مرشد او بوالحسن خرقانی ست | آنکه در حق باقی از خود فانی ست
بوالحسن از بایزید ارشاد یافت | او ز جعفر صادق این اسناد یافت
جعفر صادق امام روزگار | کرد بیعت راز قاسم آشکار
مرشد قاسم بجز سلمان مدان | رهبر او حضرت صدیق خوان
صدر دین صدیق اکبر قطب دین | مستفید آمد ز ختم المرسلین
نسبت دیگر کنم بر تو بیان | آن امام جعفر صادق عیان
داشت این نسبت ز آبای کرام | بر روانش صد درود و صد سلام

یا الٰہی از طفیل این کبار
در دو عالم جمله حاجاتم برآر

بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق بست و سوم دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء بزم شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ با صبیۂ رضیۂ جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بصد شوکت و احتشام منعقد ہوئی روشنی و آتشبازی کی جا بجا گرم بازاری تھی بین باجہ دکھنی بٹالن کی سلامی کی ادا الگ بانکپن دکھا رہی تھی جملہ صاحبزادگان و اہل خاندان و اہلکاران و معززین ریاست شریک جلسہ تھے۔ نوشۂ ذی جاہ کو سرکار والاجاہ سے ڈھائی لاکھ روپیہ کا سامان جہیز حسب شرح ذیل عطا ہوا۔

تفصیل سامان جہیز

زیور مرصع و طلائی و نقرہ ہر قسم	ظروف نقرہ وغیرہ	پالکی	فینس	چھپر کھٹ طلائی و نقرہ	پلنگ طلائی و نقرہ
[illegible]	[illegible]	یک	یک	سہ عدد	دو عدد

پلنگ سادہ نفیس	اسپ مع زیور طلائی و نقرہ	نقد
[illegible] عدد	دو راس	[illegible]

سہرا از مولف

آیا جو وقت سر نوشہ کے رخ پر سہرا — بن گیا مطلعِ انوار سراسر سہرا

رشکِ خورشید ترا روئے منور ہے بنے — پرتوِ رخ سے نہ کیون ہو مہِ انور سہرا

ہون ہبار رخ نوشہ پہ کہ سہرے پہ نثار — اوس سے یہ بڑھکے ہے اور اس سے ہی بڑھکر سہرا

کیون چمکا چونہ ہو چشم تماشائی کو — کہ چمک مین نہین کچہ برق سے کمتر سہرا

بڑھکے تو حسن مین ہے اہل جہان سے نوشہ — سب کے سہرون سے نہ کیون ہو ترا بہتر سہرا

آگیا اور بھی جوبن ترے رخ پر بنڑے — ہے مگر آئینۂ حسن کا جوہر سہرا

نظرِ بد کی حفاظت کے لیے لازم ہے — سورۂ نور پڑھ ہو دیکھکے انور سہرا

کہیے کس طرح سے آویزشِ بیجا اسکو — کہ بلائین تری لیتا ہے یہ جھک کر سہرا

چمنِ دہر مین سرسبز رہے تو الیاس — سایۂ عمرِ خضر کا ہو ترے سر سہرا

ہو مبارک تجھے یہ جشن یہ شادی نوشہ — آبرو ترے لیے لایا ہے لکھکر سہرا

بتاریخ پانزدہم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ع بندگان حضور پُرنور دام اقبالہٗ بطور سیر و شکار بجانب دیہات پرگنہ ٹونک تشریف فرما ہوئے - اول موضع ڈہونڈ یہ مین رونق افروز ہو کر وہان کے تالاب مین جال سے مچھلیون کا شکار کھیلا بڑی بڑی تو سے مچھلیان جال مین آئین وہ ہمراہیان حضور کو تقسیم ہوئین - پہر وہان سے حضور والا موضع کوڑیڑہ کو تشریف لے گیے وہان کے مسمی رام ناتھہ پٹیل اور ابچند پٹواری نے حضور والا مین حاضر ہو کر نذرین پیش کین بعد ازان پیشگاہِ حضور والا مین دست بستہ ہو کر یہ عرض کی کہ بندگانِ حضور خود بدولت و اقبال نے ہمارے گانون مین کہ درحقیقت ہمارا اب دہن دولت حضور والا ہی کا ہے رونق افروزی فرمائی ہمکو بڑی عزت بخشی امیدوار ہین کہ ہم غریبون کی دعوت جو جوار کی منظور فرمائی جاوے اگرچہ یہ دعوت حضور پُرنور کے کب لائق ہے مگر اسمین ہم غریبون کا اعزاز فائق ہے - حضور والا نے براہ دلدہی و عزت افزائی اونکی دعوت منظور فرمائی موحی الیہما نے سامانِ دعوت مہیا کر کے بندگان حضور پُرنور دام اقبالہٗ و جملہ ہمراہیان حضوری کی دعوت کی - چاکران

وسائیسان و اراجیان ہمراہی کو بتاشے تقسیم کیے - پھر بعد انفراغ دعوت مشارٌ الیہا حضور پُرنور دام اقبالہٗ کے سلام کو حاضر ہوئے - بندگان عالی متعالی نے براہ عزت افزائی ہر دو مسیان مرقوم الصدر کو خلعت مین ایک ایک دوشالہ و سیلہ و مندیل و دستار عطا فرمائی - پھر وہان سے حضور پُرنور موضع مانہ کو تشریف لے گئے وہان کے تالاب مین بھی جال سے مچھلیون کا شکار کھیلا (۷۷ ۴) مچھلیان پکڑین پھر وہ مچھلیان حسب الحکم بندگان والاشان شہر ٹونک مین بھجوا کر اہل خاندان مین تقسیم کر دی گئین پھر وہان سے حضور والا موضع نیا ٹیلہ مین رونق افروز ہوئے - یہ موضع شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ کی جاگیر مین ہے - اِس موضع مین بندگان عالی متعالی حضور پُرنور السرور دام اقبالہٗ نے چار روز تک قیام فرمایا شمس الامرا نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ جاگیردار موضع مذکور نے بجشن ارادت خاص چار روز تک برابر بندگان حضور والا کی بڑے دھوم دھام سے دعوت کی اور کل ہمراہیان و معززان حضوری کو اپنے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھلایا اور چاکران و سائیسان و اراجیان و دیگر عوام الناس کو خوراک اور بتاشے دیے بندگان حضور والا نے اِس چار روز کے عرصہ مین موضع مداری پورہ و ہمزہ پورہ و بورکنڈی کلان و ستدیڑہ کی بٹیرون کو ملاحظہ فرمایا اور وہین بنفس نفیس تین ہرن شکار کیے وہان سے چار بجے شام کو مداری پورہ کی بٹیر کیطرف ہوتے ہوئے سوا سات بجے رات کے حضور والا موضع جھرانہ مین تشریف لائے اور شب کو یہین آرام فرمایا - علی الصباح اودا پٹیل نے پیشگاہ حضور مین حاضر ہو کر نذر دی بعد ازان دست بستہ گذارش کی کہ حضور والا مجھ غریب کی بھی دعوت قبول فرمائین حضور والا نے بنظر ترحم پٹیل مذکور کی دعوت منظور فرمائی موصی الیہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ دعوت حضور انور کی فرمائی بعد تناول طعام دعوت حضور پُرنور نے پٹیل مسطور کو خلعت مین ایک دوشالہ ایک مندیل ایک سیلہ ایک پگڑی عطا فرمایا اسی روز دو بجے دن کے مغرب کی جانب سے ایک سخت آندھی آئی - بعد تھوڑی دیر کے وہ آندھی فرو ہو گئی - پھر وہان سے حضور کرامت ظہور چار بجے دن کے تانگہ پر سوار ہو کر ٹونک کو روانہ ہوئے حضور والا نے مغرب کی نماز دریائے بناس پر ادا فرمائی پھر وہان سے حضور والا بگھی پر سوار ہو کر رونق افروز قلعہ معلی ہوئے - ۸ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء شب جمعہ کو صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم نے انتقال کیا - بتاریخ پنجم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۱ء ایک شخص مسمی غلام قادر خان نیپالی فایز ریاست ہذا ہوا ریاست کو خفیہ طور سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ شخص مفسد و فتنہ انگیز ہے اور اسکے پاس ایسی بہت سی مصنوعی و جعلی تحریرین ہین جو کہ درمیان گورنمنٹ و روسا ہند کے بدظن کر دینے والے ہین چونکہ ریاست ہذا قدیم سے خیرخواہ برٹش گورنمنٹ سے ہے بنا بر

علیہ ریاست نے ایسے مفتری مفسد شخص کی گرفتاری ضروریات سے تصور فرمائی۔ اوسکو حکمت عملی سے فوراً بلوا گرفتار کیا۔
عند التحقیقات اوسکے پاس سے ایسی مصنوعی و جعلی کاغذات برآمد ہوئے جنکو نامبردہ ہمیشہ اپنے پاس رکہتا تہا چنانچہ
وہ سب کاغذات نامگرفتہ سے لیکر بندگان حضور والا نے معرفت وکیل کے ایجنسی ہاڑوتی مین بنابر تحقیقات روانہ فرمائے
اور بابت گرفتاری نامگرفتہ بذریعہ خریطہ صاحب ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کو اطلاع دی اوسکے جواب مین جو صاحب
ایجنٹ بہادر نے بنام نامی حضور معدلت ظہور خریطہ بہیجا ہے بنابر معائنہ ناظرین تمکین درج ذیل تحریر ہو ہذا۔

نقل خریطہ میجر تہارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک۔ موسومہ بندگان حضور

نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

نواب صاحب مشفق مہربان کرمفرمائے مخلصان سلمہ اللہ تعالے۔ بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات مکشوف ضمیر تودد تخمیر
کیا جاتا ہے یہ مشفق من بمقدمہ غلام قادر خان جسکی گرفتاری ریاست ٹونک مین ہوئی۔ یہان سے رپورٹ بتوسط صاحب
کلان بہادر راجستان گورنمنٹ ہند کو بہیجی گئی تہی۔ اوسکے جواب مین چہٹی ذریعہ حکم محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ نمبری ۱۲۲۔ مورخہ ۱۲۔
جولائی سنہ ۱۸۹۱ء سرکار ابد قرار گورنمنٹ ہند نمبری ۲۶۸۴۔ مورخہ ۳۰۔ جون سنہ صدر اس مضمون سے وصول ہوا کہ مشفق نے
جو کارروائی خیر خواہانہ کرکے اطلاع اوسکی صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک کو کی مشفق کی اس کارروائی سے بہت خوش
ہوئے جناب نواب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند اسمین خوشنودی ظاہر فرماتے ہین کہ مشفق نے اس مقدمہ مین جو کچہہ
کیا وہ بہت واجبی کیا۔ اور یہہ بہی تحریر فرماتے ہین کہ اس مقدمہ مین تحقیقات ہو رہی ہے ہنوز غلام قادر خان زیر حراست رہے
لہذا بپاس اطلاع حوالہ قلم محبت رقم ہے امید کہ دوستدار کو ہمیشہ خواہان خیریت مزاج ملطف امتزاج تصور فرماکر بارسال مکاتبات
بہجت آیات مسرور و مبتہج فرماتے رہین فقط بہجت و شادمانی ہمیشہ رہے۔ تحریر تاریخ ۱۴۔ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء یوم شنبہ نمبر ۷۶۱
دستخط صاحب ایجنٹ بہادر بخط انگریزی۔

ماہ جون سنہ صدر مین مولوی ظہور الحق صاحب پیشکار فوجداری چہبڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک بمرض و بار ہگراے منزل ناگزیر
ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۸ھ بصلہ خیرخواہی و حسن خدمات نمایان حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ سے وقتاً فوقتاً

معروض: بتوجہ آئی ہین بنظر قدردانی و بزرگ نوازی اپنے عم بزرگ والا یعنی حضرت وزارت مآب کو حضور والا نے خوشنودی مزاج اقدس کا ایک پروانہ جسکے معمولی القاب مین لفظ (جناب) اضافہ فرما کر ان اچھے الفاظون مین جو اپنے بزرگون کی نسبت استعمال فرمائے جاتے ہین عطا فرمایا چنانچہ اوسکی نقل بجنسہ درج ہے:

جناب عموی صاحب مظہر عنایت و کرم و مجمع اشفاق اتم افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الریاست سلامت - بعد سلام مسنون و صحیح خاطر شریف آنکہ ریاست کے مرتبہ سے جو عزت کہ خدائے تعالے جل جلالہ نے اس نیازمند سگ درگاہ الٰہی کو عطا کی اوسکا احسان خارج از بیان اور افضال بے شمار ہے - لیکن دل سے تم میرے عم مکرم بجائے والد معظم کے ہو مجکو ہر طرح سے تمہاری ذات پر بھروسہ ہے اور تم ریاست کے کام کو کمال خیرخواہی و دلسوزی سے جیسا کہ چاہیئے انجام دے رہے ہو اور علاوہ ازین تمنے اپنی بزرگی اور فرض منصبی کے سبب سے درمیان میرے اور گورنمنٹ عالیہ انگلیشیہ کے رشتۂ اتحاد و محبت بڑے استحکام و صفائی کے ساتھ قائم رکھا علے ہذا القیاس میرے نج کے اور ذاتی معاملات مین بھی تم اپنی بزرگی سے ایسا خیال کرتے ہو کہ بڑون کو اونکی بزرگی اور بڑائی کے لایق ہوتا ہے تم ہی اتنا خیال اور دلسوزی نکرو تو کون کرے گا کیونکہ اسلئے کہ تم مین اور والد ماجد مین کیا فرق ہے والدہ اگرچہ دوسری ہین صلب اور خون ایک ہے پھر بھروسہ تم پر نہو تو کس پر ہو کسی موقع پر کو فرضنا اگر کسی اہم امور معاملات ریاست مین مجھسے کوئی فروگذاشت ہو تو جیسے کوئی بزرگ فہمائش اور نصیحت کیا کرتے ہین تم بھی اوسکا نفع اور نقصان مجھکو سمجھا دیا کرو کہ یہ کام اسطرح ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی تمہارے منصب بزرگی کی شان ہے نہ دوسرے کی - در نیولا ایک امر مین تمنے میرے حکم کے موافق تعمیل کی گو وہ کچھ بڑی بات نہ تھی تاہم یہ بھی علامت اوسی تمہاری خیرخواہی اور بزرگانہ خیال کی میری نسبت ہے تم کبھی میری طرف سے کسی قسم کے خیالات اپنے دل مین مضمر مت کیا کرو اگر کوئی بات ہوگی تو نازش پر محمول ہوگی خدانخواستہ دل سے کبھی وہ بات نہوگی اگر سماعی یا قیاسی باتون پر تم اپنے دلمین خیال کروگے تو بیشک تمہاری بزرگی کے خلاف ہوگا - جب مینے یہ خیال کیا کہ بجلدوی آپ کی خیرخواہی اور کارگذاری کے آپ کے ساتھ کیسے پیش آؤن غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک تحریری خوشنودی کی آپ کو دون بنا برین آپ کی شان بزرگی کے موافق یہ تحریر آپکو لکھی گئی آپ اسکو سرمایہ خوشنودی تصور کرکے ہمیشہ اپنے پاس رکھین فقط

مرقومہ ۱۵ شوال ۱۳۰۰ ہجری بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ المشافہتہ بقلم حافظ محمد ممتاز الدین -

آوجہ حضور پرنور دام اقبالہ نے خاص انہین وجوہات بالا کی وجہ سے جسطرح اپنے عم مکرم حضرت وزیر اعظم بالقابہ کو پروانہ خوشنودی

مزاج عطا فرمایا اسیطرح اپنے برادران والاشان کوبھی عزت افزائی کی نظر سے عطائے خطابات جنکی تفصیل درج ذیل ہے باضافہ الفاظ (برادر سبحان برابر) ایک ایک پروانہ مرحمت فرمایا۔

تفصیل خطابات

اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ۔

افضل الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ۔

نجم الامرا احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ

ممتاز الامرا منتظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔

چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ بجنسہ درج ذیل ہے۔ برادر سبحان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز وافر تمیز اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ طال عمرہٗ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ جوکہ تم حضور کے چھوٹے بھائی اور برادر عزیز القدر ہو تمہاری اطاعت وتابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کمال خورسند ہے جیسے چھوٹون کو بڑون کی تابعداری کرنا چاہیئے وہی اطاعت تمہاری طرف سے ہے اور کبھی کوئی امر خلاف مرضی سرکاری تمسے نہوا ہے اور نہو اور نہوگا تم مین جوہر لیاقت کارگزاری بھی بہت ہے اور جو کام تم سے لیا جاوے وہ تم بڑی دلسوزی اور خیر خواہی سے انجام دے سکتے ہو اور جو کام اب بھی کر رہے ہو وہ بھی بہت عمدگی سے انجام کو پہونچ رہا ہے تمنے حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہون اون مین تم سے مشورہ اور صلاح لیگئی یا لیجاوے سو تم نے عمدہ صلاح دی اور آیندہ دے سکتے ہو اور یہ مثل صفحہ روزگار پر مشہور ہے کہ بھائی کے برابر نہ دوست ہے نہ دشمن یس دشمنی۔ تمسے معدوم ہے اور دوستی اور خیر خواہی آشکار ہے تم اوس مثل کے لفظ اول الذکر کے مصداق ہو ہر طرح سے حضور کے قوت بازو اور مستند خیر خواہ ہو جب حضور نے یہ خیال فرمایا کہ اس تابعداری کے حلدئین تمہارے ساتھ کسطور سے پیش آنا چاہیئے بعد غور بھی بہتر معلوم ہوا کہ ایک تحریر دلی خوشنودی کی تمکو دیجاوے بنا ؑعلیہ بعین رضامندی خاطر اقدس یہ پروانہ سند خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے اسکو ہمیشہ باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۱۰ھ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شانہٗ بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک۔ دستخط نائب صاحب بہادر

اور اسی مضمون کے تین پروانے انہین الفاظون کے ساتھ حضور والا سے بنام صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر

مظفر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر
دلیر جنگ عطا ہوئے - اور اسی تاریخ تین پروانے منجانب حضور انور متضمن خوشنودی مزاج اقدس بالفاظ جدا جدا ایک بنام
جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و دیگرے بنام جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و کرنیل عبد الرزاق
خان مرحمت ہوئے چنانچہ نقل ہر سہ پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے - اخوی صاحب مہربان مظہر اشفاق بے پایان شمس الامرا نظام
الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ تم حضور کے عمزاد بھائی ہو اور تمہاری اطاعت
و تابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کمال خورسند ہے اور جو کچھ حق تابعداری اور اطاعت ہے وہ ہی اطاعت
تمہاری طرف سے ہے اوسمین کسیطرح تمہاری طرف سے فرق نہین ہے اور کوئی کبھی امر خلاف مرضی مابدولت تم سے
نہوا ہے اور نہوا ہوگا تم مین جوہر لیاقت اور کارگزاری بخوبی ہے اور جو کام تمسے لیا جاوے وہ تم بڑی دلسوزی اور خیر خواہی
سے انجام دے سکتے ہو اور جو خدمت ریاست کی تمہارے سپرد کیگئی اوسکو بھی بہت عمدگی سے تم نے انصرام کیا تم نے
حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہون اونمین تم سے مشورہ اور صلاح
لیگئی یا لیجاوے تو تم نے عمدہ صلاح دی اور آیندہ بھی نیک مشورہ دے سکتے ہو اور تم ہر طرح دلی خیر خواہ اور مستند
خیر اندیش ہو بنا بر علیہ بجلدوی حُسن کارگزاری و اطاعت و فرمان برداری تمہاری کے بعین خوشنودی خاطر اقدس یہ پروانہ
خوشنودی مزاج کا عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز سمجھکر اپنے پاس رکھو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۰۰ھ ہجری بموجب
حکم حضور انور دام اقبالہ بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک - دستخط نائب صاحب بہادر
صاحبزادہ صاحب بسیار مہربان دوستان مجمع خوبہائے نژادان اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر
فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج سلامت بعد سلام مسنون واضح باد - چونکہ قدیم الایام عہد نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ سے
تمہاری جد امجد و والد نمکخوار اور خیر خواہ بزرگان مابدولت و اقبال رہے ہمیشہ اون سے خیر خواہی روسار ریاست دقوع مین آئین
اس وجہ سے طبیعت فیض طویت بزرگان مابدولت و نیز مابدولت خوشنود و خورسند ہے علی ہذا القیاس تمنے عہد نواب
وزیر الدولہ بہادر مرحوم سے آج تک بڑے بڑے کارہائے ریاست مثل اہلکاری اعلیٰ وغیرہ نہایت خیر خواہی اور امانت و دیانت
سے انجام کو پہنچائے کہ مزاج حضرت جد امجد نواب وزیر الدولہ صاحب بہادر مرحوم و حضرت والد ماجد و نیز حضور مابدولت تم سے
ہمیشہ خوشنود رہا علاوہ ازین قدیم سے خاندان سرکاری سے تم قرابت قریبہ بھی رکھتے ہو اور ہمیشہ سے مطیع اور فرمان بردار حضور کے

رہے ہو کسیطرح کا فرق تمسے وقوع مین نہین آیا ہے اور تمنے اپنی تجربہ کاری اور لیاقت اور جوہر کارگزاری کو اپنی حسن خدمت
اور شائستگی سے حضور کے قیاس سے زیادہ بمنصہ شہود پہنچایا بڑے بڑے کامون مین ریاست کے تمسے صلاح
ومشورہ لیا گیا تو تمنے عمدہ صلاح اوسمین دی ابتدائے مسند نشینی حضور بادولت سے آج تک تم ہرطرح زبان بردار بادولت کے
رہے ہو تمہاری خیرخواہی اور نیک سگالی پر حضور کو یقین کلی ہے اور حضور کو تمسے یہی امید ہے کہ ہمیشہ اسیطرح خیرخواہ اور جان نثار
سرکاری رہوگے جسطرح سے تمہارے بزرگون نے روسار سابقین کے دلین اپنی اطاعت اور تابعداری سے جگہ کی
اوسیطرح تمنے بہی اپنی زبان برداری سے حضور کے دل فیض منزل مین جگہ پائی بنائر علیہ بجلدوی حسن کارگزاری واطاعت
وفرمان برداری تمہاری کے بعین خوشنودی خاطر اقدس یہ پروانہ خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز تصور کرکے
سند اُسے اپنے پاس رکہو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۱۰ ہجری بموجب حکم حضور پُرنور دام اقبالہ شافہۃً بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی
دبیر الملک - دستخط نائب صاحب بہادر -

کرنیل صاحب مہربان شیخ عبدالرزاق خان بہادر سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد تمہاری متعلق جو کام کیے گئے جیسے کہ
صیغہ فوج یا تعلق ڈیوڑہیات کا اون کامون کو تم نے ایسی کارگزاری اور خیرخواہی کے ساتہہ انجام دیا کہ جس سے طبیعت
حضور انور تمسے نہایت خوشنود ہوئے اور ڈیوڑہیات کا کام جو کہ بڑے ذمہ داری کا ہے کمال امانت اور دیانت سے
جسطرح کہ حضور کو تم سے یقین تہا تمنے کیا طبیعت بادولت واقبال بدین وجہ تمسے خوشنود و رضامند رہے - اگر سوائے
ان کامون کے دوسرے کام بہی تمسے نہ لیے جاتے تو اون کامون کو بہی تم بخوبی انجام دے سکتے تہے اور جو کہ قدیم سے
تعلق ڈیوڑہیات کا تمہارے گہرانے مین چلا آتا ہے تم نے اپنی باپ کے لیاقت اور فراست کو پوری طور سے بتادیا اور
اپنی لیاقت کا بہی ثبوت پورا ظاہر کردیا علاوہ ازین محلات کے جاگیر کا بہی جو تمنے انتظام کرکے آمدنی کو ترقی دی اور رعایا
کو خوش رکہا یہ امر مزید تر تمہاری کارگزاری کا باعث ہوا بنائر علیہ یہ پروانہ سند خوشنودی مزاج تمکو عطا فرمایا جاتا ہے اسکو باعث اعزاز
سمجہکر اپنے پاس رکہو فقط المرقوم ۱۵ شوال ۱۳۱۰ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ بقلم حافظ محمد یوسف میر منشی دبیر الملک -

اسی ایام مین خانصاحب محمد آصف خان پرگنہ علی گڈہ کی ناظم مقرر فرمائی گئی اور صاحبزادہ محمد صابر علیخان اولا پرگنہ مذکور کے پیشکار تہے
وریو الا پرگنہ سرونج کی منصفی پر مامور ہوئے سید وجیہ الدین صاحب نائب ناظم عدالت دیوانی پرگنہ چہتر کوکور کے منصف ہوئے اور بجائے انکے حافظ عبدالقادر مامور ہوئے
شریف احمد نائب وکیل سرکار حاضرباش رزیڈنسی سنترتی راجپوتانہ تحصیلداری پرگنہ سرونج پر مقرر ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ

دن سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق پنجم اگست سنہ ۱۸۹۱ء یوم چہارشنبہ بجشن سالگرہ بندگان فیض گنجور دام اقبالہٗ خاص دیوان خانہ مین چار بجے دن کے ایک دربار عالیشان منعقد ہوا - اس دربار مین جملہ صاحبزادگان والاشان و جاگیرداران و معززان و اہلکاران ریاست بلباس ہاے رنگین حسب دستور قدیم مجتمع تھے بعد ادائے رسوم سالگرہ جملہ حاضرین دربار نے پیشگاہ حضور کرامت ظہور مین نذرین پیش کین آداب سلامی سے ہوئین اس تقریب فرحت ترتیب مین مؤلف نے یہ قصیدہ کہکے پیش گاہ حضور والا مین پیش کیا ۵

زگلگشتن بہم جامے رسانم ‖ سراغ خود بہ عنقا می رسانم

پیامِ شوخیِ چشمِ سیاہش ‖ غزالان را بصحرا می رسانم

منم رخود می برم از داغ دستے ‖ بعالم شمع آسا مے رسانم

دل از کف بردو نقدِ جان طلب کرد ‖ باو گفتم بایما مے رسانم

من آن سیلم کہ ہر خار و خسے را ‖ کشان از رہ بدریا مے رسانم

برائے چشمِ مجنون سرمہ امروز ‖ زگردِ راہِ لیلا مے رسانم

شہادت نامۂ خود را چو لالہ ‖ بمہرِ داغِ سودا مے رسانم

چنان میگریم از ہجرش کہ آبے ‖ زسر یک نیزہ بالا مے رسانم

بسر پیچیدہ ام سوداؤ در دل ‖ تمنا بر تمنا مے رسانم ؎

فغانِ ناتوان دارم کہ اورا ‖ بدشواری بلبہا مے رسانم

خجالتہا بمژگانِ ترِ خویش ‖ بصد ابرِ گہرزا میرسانم

بمن کہ چرخِ مینائی ستیزد ‖ کہ من سنگے بمینا مے رسانم

ترنگے از شکستِ شیشۂ دل ‖ بگوشِ سنگِ خارا مے رسانم

کمندِ پیچ و تابِ نالۂ شوق ‖ ببامِ چرخِ خضرا مے رسانم

دلم در سینہ بے ساقی کباب ست ‖ بلب کے جامِ صہبا مے رسانم

بغلطد تا درو عکسِ رخِ یار ‖ بہم قلبِ مصفا مے رسانم

بہر نو رستہ سروے در گلستان ‖ خبر زان قدِ زیبا می رسانم

دل بیتاب را مانند سیماب | بآن آئینہ سیما میرسانم

بکنعان می برم یوسف عزیزی | قیامت بر زلیخا میرسانم

چو شانہ ہر چہ بادا باد دستے | بآن زلف چلیپا میرسانم

گرفتم بافرنگی زادہ اُنسے | دعا با گبر و ترسا میرسانم

سلام دل طپید نہائے بسمل | بہ تیغش بے محابا میرسانم

منم نخچیر ناوک خوردہ ناز | بقربانگاہ خود را میرسانم

متاع کشور آسودگے را | اگر خواہی بہ یغما میرسانم

سر عجز و نیازے از طپیدن | بآن خاک کف پا میرسانم

ز نیرنگ و فسون او نویدے | بر گلہائے رعنا میرسانم

نمک پروردہ اشک ست زخم | او و راحت باعضا میرسانم

بکعبہ میدمم ناقوس رہبان | خللے در کلیسا مے رسانم

شمار آرم اگر من خود نسب را | ز آدم تا بحوّا مے رسانم

کلام خویش را در نفی و اثبات | بحکم لا و الّا مے رسانم

ملال از ناخنم دل میخراشد | باوج عرش غوغا مے رسانم

فلک با من خصومت مے نماید | منش کے رنج و ایذا میرسانم

ز بیداد سپہر سفلہ پرور | بر نواب خود را میرسانم

امین الدولہ کز الطاف و عدلش | من این فرمان بطغرا میرسانم

نہیب دولت و اقبالش از ہند | سوے بصرہ و بخارا میرسانم

ز استحکام دین او تزلزل | ببام و طاق کسرا میرسانم

بآب تیغ اسلام قویش | بنائے لات و عزّا میرسانم

سکندر شد یکے آئینہ دارش | من این ہیبت بدارا میرسانم

کفِ بحرِ نوالش گر نہ موج — بہم لولوئے لالا سیر سانم

ازو من ہر چہ خواہم بخشد امروز — سخن گوید کہ فردا میرسانم

لوائے نعمتِ او گر بر آرم — شکست از وی باعدا میرسانم

زگلشن زارِ خلقش بوئے آرم — بمغزِ ناشکیبا میرسانم

از ان قندیکہ بستم بمدحش — بطوطی شکرخامے رسانم

خبر از بذلِ دستِ زرفشانش — بصدا علے داد نامے رسانم

زباغِ مدحِ او گلدستہ بستم — برنگِ تحفہ ہر جامے رسانم

ضیا زین آفتابِ عالم امروز — بشامِ اہلِ دنیا مے رسانم

ملایک لب بآمین سے کشایند — سخن را بر ثریا مے رسانم

فزونش باد عمر و جاہ و اقبال — نویدش روز و شبہا میرسانم

بتاریخ سی ام ماہ اگست سنہ ۱۸۹۱ء یوم یکشنبہ میجر تہارنٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے التواب سلامی حسب معمول سر ہوئین۔ بابو نایک راؤ صاحب ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ جو کہ بحصولِ رخصت شہ ماہہ و پانزدہ روز بجانب پونا گئے تھے نہضت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ ششم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ء یوم آدینہ وقت مغرب میجر تہارنٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک معاودت فرمائے چہاونی دیولی ہوئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر روز شنبہ نو بجے دن کے مولف کو پیشگاہ سرکار والا سے بنظر مزید قدردانی و عزت افزائے خلعتِ ہفت پارچہ و صد روپیہ نقد مرحمت ہوا چنانچہ مولف نے بتقریب عطائے خلعت بطور شکریہ یہ قطعہ عرض کرکے حضور مین پیش کیا قطعہ

بخشی تو پروبال بہ بے پر و بالے — بے پا و سرے کہ از تو بعالم پر و پا یافت

دستِ کرم تست گہربار سحابے — شہرت ز کجا تا بکجا او لبستہا یافت

آنکس کہ بلیست گو از بخت سیہ داشت — از پرتو مہرِ تو چو خورشید ضیا یافت

بے شبہ برد سایۂ الطاف تو بود است — این فیضِ سعادت کہ پروبال ہما یافت

تاکس کہ سرِ خویش زدرگاہ تو پیچید — ذلت ہمہ جا یافتہ عزت بکجا یافت
احسانِ ترا آنکہ نیاورد بجا شکر — راتش لعبوا بے مشرملکہ خطا یافت
کلکم کہ ثنا گفتہ مشغول دعا شد — تاثیرِ قبولے ز خدا او بدعا یافت
بر مسندِ اقبال تو باشے متمکن ہُو ہُو — بدخواہِ تو بود آنکہ در آفاق سزا یافت
داماں کرمہائے تو ہرگز نگزارد — حاجت نہ برد آبرو از بخت ترا یافت

اسی ایام مین ماہ مارچ ۱۸۹۲ء بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ بنظر رفاہ رعایا و برایائے دیہات ٹونک و علی گڈہ کا دورہ فرمایا - ٹونک کے دیہات مین سات مقام کئے ہر مقام پر طلبی پٹیل و پٹواریان و صیغہ داران و دیگر رعایائے و برایائے مواضع کے دکھہ درد کا حال دریافت کیا جس کسیکا استغاثہ پایا اوسکے انصاف کیلئے احکام تحریر جاری فرمائے بعض کے استغاثہ کو محکمہ محترمہ کونسل مین اور بعض کے نظامت ہائے پرگنات و صیغہ جوڈیشل مین تفویض کئے اور بعض مقدمات کو بنفس نفیس طے فرمائے ناظمان ہر دو پرگنات بھی ہمراہ حضور تھے پرگنات ٹونک مین (۲۴) مقدمات اور پرگنہ علیگڈہ مین (۵۷) مقدمات فیصل فرمائے - پرگنہ ٹونک مین (۲۵۵) اور پرگنہ علی گڈہ مین (۹۲) دیہات کے رعایا کا حال دریافت فرمایا گیا - چار مواضع اور دس چاہ جدید پرگنہ ٹونک مین اور ایک موضع اور چار چاہ جدید پرگنہ علیگڈہ مین اندرین دورہ آباد اور کندہ ہوئے - اور پرگنہ علیگڈہ مین ایک تالاب شکستہ کے درستی عمل مین آئی - چونکہ ہر دو پرگنات مذکورہ بالا مین لکڑی کم ہے خصوصاً درخت انبہ نہایت ہی کم ہے اِس خیال سے حضور والا نے اشتہارات توسل نظامات جاری فرمائے کہ ہر ایک چاہ کے مالک کو ترغیب دلائی جائے کہ اپنے اپنے چاہات پر چار چار یا پانچ پانچ درخت انبہ لگائین اور اوسکے اثمار سے مالکانِ چاہات فائدہ اوٹھائین چنانچہ اس حکم سے اون لوگون نے اطلاع پاکر تعمیلِ حکم مین کوشش کی -

اِسی ایام مین حضور والا نے حسب مشورہ کپتان (ٹی - سی - پیرس) صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست ریاست ہٰذا رقم بقایائے دار الریاست جو کہ سالہا سال سے ذمہ اسامیان و کاشتکاران دیہات ہر چہار پرگنات مفصلہ ذیل واجب الطلب تھی قریب ڈیڑہ لاکھ روپیہ کے بدین تفصیل معاف فرمائے -

پرگنہ نیماهیڑہ	پرگنہ سرونج	پرگنہ چھبڑہ	پرگنہ پڑاوہ -
۳ر۶ پائی	۶ر۹ پائی	۱۲ر۹ پائی	۱۲ر۶ پائی

ان ایام میں مؤلف کا دیوان اُردو مسمی بہ خیابانِ خیال مطبع محمدی ٹونک میں طبع ہوا چنانچہ قطعۂ تاریخ من نتائج افکار گہربار
۱۳۰۹ھ
سرآمد شعرائے مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ القوی یادگار ہے ؎

کرد تصنیف دہ چہ دیوانے — آبروِ شاعرِ سخن آرا
سال طبعش اسد رقم کردم — مصدرِ الفت و محبت زا
۱۳۰۹ھ

اسی سال میں شادی دیگر فرحت اثر جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر شرر با حبیبۂ رضیہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ بعد حسنِ احتشام و کرّ و فر بالا کلام معرضِ ظہور آئی - چنانچہ قطعۂ تاریخ اندرین تقریب سرآمد شعرائے مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ القوی سے یادگار ہے ؎

شرر کو تیرے افضال و کرم سے خالقِ اکبر — عروسانِ مقاصد کی ہمیشہ رونمائی ہو
بوقتِ عقد یہ دل نے کہا مجھسے بعد شادی — پئے تاریخ اسد کہدو - مبارک کتخدائی ہو
۱۳۰۹ھ

اس تقریب فرحت قریب میں مؤلف نے یہ دو سہرے کہے ؎

سر پہ اوس مہرِ تجلی کے جو باندھا سہرا — بنگیا نور سے رشکِ یدِ بیضا سہرا
تو وہ ہے رشکِ قمر تیرے زیبا ہے — تارِ خورشید کا طرّہ ہو ثریا سہرا
سر سے لے تا بقدم کیوں نہ بلائیں جھک کر — شکلِ یوسف ہے تو اور فخرِ زلیخا سہرا
مہرِ تاباں ہے ترا رُخ مہِ کامل ہے جبین — شامِ گیسوے سیہ نور کا تڑکا سہرا
گوریلوری تری صورت ہے بہو کا عارض — پیاری پیاری تری عادت ہے پیارا سہرا
آب و تاب اسکی بڑھی رخ سے ترے اے یمِ حسن — لہریں لیتا ہے بڑا صورتِ دریا سہرا
موے سر شب میں تو ہے سُرخیِ رخ رنگِ شفق — طرّہ ہے نجمِ سحر نور کا بکا سہرا
ایک تو پہلے ہی رکھتا تھا جواہر سے چمک — اور بھی عارضِ پُر نور سے چمکا سہرا
شب نے تیرے لئے انجم سے بنائی بدّھی — روز نے نورِ سحر لیکے بنایا سہرا
ہوئی شادی سے مریضانِ محبت کو شفا — باندھکر آیا جو وہ فخرِ مسیحا سہرا
آبرو آیا نظر نور کا عالم سب کو — سر پہ نوشہ کے جواہر کا جو باندھا سہرا

سہرا دیگر

باندھا کس گلشن خوبی نے ہے سر پر سہرا
جب کہ باندھا ہے سر نوشاہ کے سر پر سہرا

ہے جو رشک چمن خلد سراسر سہرا
ہو گیا زلف کی خوشبو سے معطر سہرا

چرخ پر چرخ نہ کیوں رشک سے کھائے خورشید
رخ روشن پہ ترے دیکھکے پر زر سہرا

صدقے قربان یہ ہوتا ہے نہیں ہلتا ہے
کبھی نوشاہ کے سر پر کبھی رخ پر سہرا

آج پیشانی روشن سے جو سچکے انور
سلک ہو ہو کے بنے وہ ترے سر پر سہرا

نیک ساعت میں جو نوشاہ کے سر باندھا
اپنے بیگا تو نئی قسمت کا ہے اختر سہرا

تیرے رخسار سے وہ رشتۂ الفت سے بڑھا
کہ جدا اس سے نہیں ہوتا ہے دم بھر سہرا

باغ عالم میں رہیں تا کہ عنادل اور گل
یا الٰہی رہے عشرت کا ترے سر سہرا

آبرو کی ہے دعا حق سے یہی شیر علی
کتخدائی کا مبارک ہو ترے سر سہرا

مؤلف نے یہ اشعار اندرین تقریب فرحت قریب لکھے۔

بنغمہ بار دگر در چمن ہزار آمد
شگوفہ آمد و گل آمد و بہار آمد

کشود باد صبا عطر دان غنچہ بباغ
دماغ خوش دل و خرم بر و رنگار آمد

فشاند غالیہ سنبل چنان ز طرۂ خویش
ہوا ز نکہت آن نافہ مشکبار آمد

سبوئے غنچہ ز صہبائے رنگ و بو پر یافت
کہ گل بباغ بخمیازہ بخمار آمد

دکان طرۂ شمشاد نو بہار کشود
بامتحان صبا نافہ تتار آمد

دلم چو غنچہ بگلشن سرائے سینہ شگفت
کہ ایمن از رہ تشویش خار خار آمد

جہان ز خرمی تازہ بست آئینے
کہ دور جام مئی عیش بے شمار آمد

ز گرد رہگذرش چشم داغ بینا شد
کہ در چمن بتماشائے لالہ زار آمد

نشست شیر علیخان بتخت نوشاہی	زبخت دولت بیدار در کنار آمد
چو گل ز شادی نگنجد به پیرہن زیباست	کہ رنگ بزم عروسے چو لالہ زار آمد
سپاس خالق عالم کہ نوشہ زدی جاہ	سخن شناس و سخنوران شعار آمد

قطعۂ تاریخ کتخدائی جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر مشیر رمن نتائج افکار محمد ابراہیم خان صاحب خلف منشی محمد خان ٹھیکیدار داروغہ سائر امیر گنج ؎

مبارک یہ شادی جناب شیر کو	خوشی جسکی ہر سمت ہم دیکھتے ہین
پئے سال اے رمز دل سے یہ نکلا	بہم زہرہ و مشتری اب ہوئے ہین
گرچہ پیر نو سالہ پیر و سمجھیے نیست	این ماتم سخت کہ گویند جوان مرد ۱۳۰۹ھ

افسوس صد افسوس کہ بتاریخ شانزدہم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق پانزدہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء صاحبزادہ محمد مسعود خان خلف صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ نے عین عالم شباب مین بعارضہ ہیضہ انتقال کیا۔ اس واقعۂ جانکاہ وحادثۂ ناگاہ سے علاوہ والدین کے برادران واعزا کو سخت رنج والم ہوا۔ چنانچہ شاعر نازک خیال سخنور بے مثال مولوی محمد غضنفر علیخانصاحب خلف الرشید مولانا محمد نجف علیخانصاحب مرحوم ومغفور نے اس تعزیت مین یہ اشعار بطور مرثیہ کہے ہین اس مقام پر درج کیے جاتے ہین ؎

آیا سرور راد دین پرورا	گہر در سناسا و گوہر درا
ستودہ بتار و پسندیدہ کار	ہنر پرور و دادر ہنر بران شکار
بجا دید ماسنے بکام و بجاہ	نیاید دگر گوسنگے بر تو راہ
پس از زندش راد اسلام دین	کہ پیکر کش بندگی شد ہمین
بعمر حسن غضنفر دمے گوشدار	کہ دارد گلہ از کف روزگار
ہما ناکہ نیرنگ گردون دون	بکار آور د بازیئے واژگون
گہر را در یا بچنگ آورد	دیز ون صدف زیر چنگ آورد
برد آب گوہر بزیر غبار	سزاوار ذرا کمند خاکسار

گلستان سپارد بدستِ خزان ز بلبل بگلشن نماند نشان

ببخشد چو ناچار چیزے بکس بناگاه بستاندش باز پس

نه عهد استوارش نه پیمان درست وفالیش همه روسپی وار سست

نه آهنگِ آزرم نه روئے مهر برافروخته جوینده چهر

برآهیخته تیغِ تیزِ سحر رسیده جهان را ببالائے سر

سر و کار او جز بخونریز نیست بکس جز بدش خیز و آمیز نیست

سزا ازیر رفتن همه خوے اوست سراسر زبوئے بہ نیکوئے اوست

کُهن بازیش زنده کردن هلاک فلک پایگان را سپردن بخاک

ز شاهانِ بازو فرتاب و جاه ز کشورکشایانِ انجم سپاه

ز گردان و مردانِ با نام و ننگ ز پیلانِ هیجا و شیرانِ جنگ

ز پیغمبرانِ گرامی نژاد نمایندگانِ رهِ دین و داد

ز خورشید رویانِ عابد فریب بیغما برانِ قرار و شکیب

ز دلدادگان و ز دل رستگان بزنجیرهٔ گیسوئے بستگان

دگر هر که باشند از هر گروه همه گرچه بودند برپا چو کوه

بانجام جائے همه شد مغاک رسیدند از دست جورش بخاک

دریغا که از چرخ دارون خرام همین است پایانِ گیتی تمام

خردمند داند کزین چاره نیست وزین بر فلک هیچ بیغاره نیست

که این شیوه اش در سرشت آمده نه از خواهش و کار و کشت آمده

همانا که یزدانِ دانش فروز ز شب روز و هم شب برآرد ز روز

ازین شادی و غم درونِ جهان کند بندهٔ خویش را امتحان

اگر بنده پوید براهِ رضا دهد برترین پایگاهش جزا

بدینسان بهتر منش بدل — بت لعبتانے که نوش بخشد محل

بغیر حیاتش با جنس جلیل — شود بنده را بنده پرور کفیل

زهے دادگر پاک و برتر خدا — همه دور از ضد و همسر خدا

یگانه بذات و یگانه صفات — بری از مکان و بری از جهات

برین لاکواے سروری با خرد — نباید ترا پیش گر روز بد

توانی که این صدمهٔ ناگهے — که آمد بر آن صاحب فرّهے

همانا بجز خواست تقدیر نیست — که بر دفعِ آن هیچ تدبیر نیست

بناچار باید بآن ساختن — بآسانیٔ کار پرداختن

گرفتن پسندیدهٔ راهِ شکیب — ز رفتن ازین بر فراز و نشیب

بفرمانِ یزدان بالسته بود — بشائستگی سر نهادن بزد و بُر

بتسلیم حکمش رضا خواستن — ثباتِ قدم بر قضا خواستن

وگر غم بود خشم بر کردگار — که شد غیر دلخواه زو آشکار

چوانیست معنیٔ غم در نهان — غم و کفر گویا بود تو آمان

گناه تو آمرزد آمرزگار — ترا دارد از هر الم بر کنار

نه بینی گهے انچه دلخواه نیست — که جز نورِ ایمان بتو راه نیست

نگوییم فلک جانستانی بدست — دریغا که مرگِ جوانی بدست

بتیر جوانی مهین زادهٔ (مبنی میدان ۱۲) — بباغِ مهی سرو آزادهٔ

ببین گلبنِ گلشنِ فرهی — شگفته گلے گلستانِ شهی

ندیده جهان را جهان تیره کرد — پدر در درون چشمها خیره کرد

پدر را ز غم داغ بر دل نهاد — بمادر ز خون سیلِ ماتم گشاد

دریغا که بنگاه عیش و طرب — بماتم سیه گشته مانند شب

دریغا که آن نوعروسش بغم | چه با زار افتاده اندر حرم
دریغا درین عمر او بیوگی | پئے صبر آموختن شیوگی
زمین سان براعمام و خویش و تبار | زغم ہا بانبار افتاده بار
ہمہ را خدا صبر روزی کناد | زنیکو ترازوے نمایاد شاد
بیامرزد آن کوچ فرموده را | ببخشد بفردوس آسوده را
سراسر ورا داد و دانش درا | ندانم که من چون ستایم ترا
تو ور چارگانه صفاتِ کمال | نه برگشته ازره اعتدال
بهر انچه گفتم توانا تری | بضبط فضائل توانا ترے
نه پندارمت صبر بگذاشتی | نه بے شرع گه گام برداشتی
ولیکن بر آئینِ اہلِ جہان | برون شد زکلکِ غم داستان
خدائے بشادی زداید غمت | نهد بر دلِ ریش زا مرہمت
ببخشد ترا پاک نعم البدل | دهد انچه داری ز یزدان امل
بود دوستت شاد و فرخنده کام | عدوے تو بادا بخوارے مدام
بحقِ محمد علیه السلام ؐ | باولاد و اصحابِ والاحتشام

بتاریخ مذکورہ بالا سنہ صدر خانصاحب محمد مستجاب خان خسر جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب افسر صیغہ پولس پرگنات نے بعارضہ ہیضہ انتقال کیا - اسی تاریخ مؤلف کی ہمشیرہ کلان نے بامراض چند در چند اس جہان فانی سے بملک جاودانی جنت اقامت یاد ہا جنابہ مرحومہ خاندانِ قادریہ مین حضرت راج شاہ صاحب سوندہوی کی مرید تہین اور انکے خاندان کا یہ شجرہ ہے -

شجرهٔ عالیهٔ خاندان قادریه

حمدِ بیحد بذاتِ پاک احد | هست اولم یلد و لم یولد
هر گیاہے که از زمین روید | وحدهٔ لاشریك میگوید
مینزند بانگ قم کراز ہرسو | نغمهٔ لا اله الا هو

هر چه بینی هست طاعت او — مرغ و ماهی است در اطاعت او

کرد پیدا بلندی و پستی — خالق نیستی و هم هستی

نیست را هست می‌کند در دم — هست را باز می‌برد بعدم

خاک را می‌برد بعالم پاک — پاک را خوار می‌کند چون خاک

جا بجا نور اوست جلوه نما — چشم باطن بود اگر بینا

نور او بود ذات پاک نبی — نام پاکش محمد عربی

باعث آفرینش افلاک — شد ملقب به سید لولاک

قصر عرش است شه نشین او — آسمان برین زمین او

بام چرخ است آستان او نیز — طارم لامکان مکان او

اشرف الانبیا حبیب خدا — سرور کائنات صل علی

یعنی از بهر آن رسول زمن — پدر مادر حسین و حسن

پس پی حضرت علی که نبی — بهر آن گفت لحمک لحمی

وز برای حسین لب تشنه — غرقهٔ آب خنجر و دشنه

با امام انام زین عباد — به شه باقر خجسته نهاد

از پی جعفر امام امم — موسی کاظم شه عالم

پس پی حضرت امام رضا — بهر معروف کرخی والا

بحق حضرت سری سقطی — بهر شیخ جنید بغدادی

پی شبلی که هست راهنما — با بوالفضل افضل الفقرا

با بوالفرج شیخ طرطوسی — معدن علم و مخزن معنی

از پی بوالحسن علی که ازو — هست هنگار را کمال گرو

از پی بوسعید مخزومی — بجناب محیی دین نبی

از پئے آنکہ عبدِ رزاق ست ‌ ‌ ‌ در فنِ فقر نیز طاق ست
بابو صالح آنکہ کانِ صفاست ‌ ‌ ‌ صلحا را ہمہ درس وداست
بہرِ نو بعدِ محیِ دینِ ما ‌ ‌ ‌ بعدِ آن سیدِ محمد را
از پئے سیدِ حسن خواہم ‌ ‌ ‌ بحقِ سیدِ محمد ہم
پس پئے سیدِ علیِ ولی ‌ ‌ ‌ لعبا واست سیدِ موسیٰ
از پئے آنکہ سیدِ حسن ست ‌ ‌ ‌ بطفیلش کہ سید احمد ہست
پس بشیخِ جہان بہاؤ الدین ‌ ‌ ‌ رہبر و رہنمائے دینِ متین
از پئے شیخ ایرج ابراہیم ‌ ‌ ‌ شاہِ ملکِ صبوری و تسلیم
پئے شیخ محمدِ مسکین ‌ ‌ ‌ بہرِ شیخ زمان ضیاء الدین
پس بشاہِ جمال نیک خصال ‌ ‌ ‌ بہرِ سید محمدِ خوشحال
بہرِ شیخ محمد افضل ما ‌ ‌ ‌ بطفیلِ محمدِ یحییٰ
پئے شاہ محمدِ فاخر ‌ ‌ ‌ شاہ اوحد پسش کہ شد ظاہر
پس بشاہ غلام جیلانے ‌ ‌ ‌ از پئے اسمٰعیل لاثانے
بہ نیازِ فقیرِ بے توقیر ‌ ‌ ‌ کہ منم راجِ شاہِ پر تقصیر
قلمِ عفو کش بعصیانش ‌ ‌ ‌ چاک کن نامۂ گناہانش
قادرِ مطلق ست ذاتِ تو ‌ ‌ ‌ کرم و عفو از صفاتِ تو
ہست لطفِ تو عام و بیحد و مر ‌ ‌ ‌ چہ تعجب گناہ بخشے اگر
راج شاہا رہِ رضا برگیر ‌ ‌ ‌ کہ بود بر رضا طریقِ فقیر
قولِ روزِ الست دارے یاد ‌ ‌ ‌ گفتہ بودی بلےٰ تو اے ناشاد
پس ہمہ کارِ خود باو بگذار ‌ ‌ ‌ بندگی کن ترا بحکم چہ کار
بندۂ تو مگر نہ معبودے ‌ ‌ ‌ بودِ خود را بدان بنا بودے

خاک شو پیش ازان که خاک شوی ۶ تا ز جمله گناه پاک شوی
بر نیاید ز خاک آوازی بس همین بیت اندرین رازی

ایضا

ای غنی ذات تو از حمد و ثنا در صفات تو همه هم نارسا
ای بری حمد تو از ادراک ما شکر تو بیرون ز استدراک ما
می توان آرم ثنایت در ضمیر گر بتابد ذره بر مهر منیر
چون ثنای تو شود از من ادا تو شهنشاهی منم ادنی گدا
پس همه بهتر که در درگاه تو عجز ها سازیم و سر در راه تو
هر دمی با دل پر سوز و ساز التجا سازیم با عجز و نیاز
یا خدا بهر رسول مصطفی یا خدا بهر علی مرتضی
یا خدای لایزال ذو المنن از برای خواجه نامی حسن
از برای خواجه داؤد طی آنکه راه معرفت را کرد طی
از پی معروف کرخی شیخ دین جای او خلد برین باشد یقین
از برای حضرت سری که او یافت اسرار طریقت مو بمو
از پی شیخ جنید بی مثال مقتدی از پی شیخ محمد خوش خصال
بعد آن کو در عبادت بغدادی بیگمان گشته عبد الله نامی در جهان
بعد آن کانرا ابو اسحق نام شد در نکوی بوده است اندرا نام
از برای حضرت خواجه حسن نازکی آمد خطابش در زمین
بعد قطب الدین قطب دین ما از پی عبد الکریم اولیا
از برای خواجه عبد السلام آنکه جای او بود دار السلام
بعد صدر الدین والاشان فقیر از پی شیخ شهاب الدین کبیر

بهر فخر الدین کبیر پیر ما | رہنما و پیشوا و پیر ما
از پئے حق گو شہاب الدین شاہ | بہر شاہ و بدر عالم دین پناہ
از پئے شیخ حبیب شاہ دین | کرد تلقین جملہ ہا را راہ دین
از پئے شیخ بدیع الدین کہ آن ثر | در جہان شد قبلہ گاہ راستان
ازبرائے بو محمد باصفا و | آنکہ بود از پیروان مصطفے
ازبرائے عبد جیلی یا خدا | وزبرائے شاہ نور باخدا
شاہ او صد بہر آن اصحاب وش | پس غلام شاہ جیلانی پیش
بہر اسمٰعیل مہی مولوے | آنکہ بودہ پیر دین سنبے
ازبرائے انکسار خاکسار | یعنی عجز راج شاہ جان نثار
رحم فرمائے خدائے ذوالمنن | کن عطا ایشس درد عشق خویشتن
غیر ازینش نیست یارب مدعا | کن عطا در عشق قطع ماسوا
زین جہانش خاتمہ بالخیر کن | وقت مرگش ترک حب غیر کن

اسی ایام مین جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر ماموں حضور پرنور دام اقبالہ نے بمقام گلراج کنارہ رود بناس پر بنگلہ تعمیر فرمایا۔ جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی نے اوسکا یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

محمد خان بہادر کرد تعمیر | مکانے بر لب دریا خوش اسلوب
اسد کم کن سر آب از پئے سال | لب زیبا لب تحفہ لب خوب
۱۳۰۹ھ

اور اسی ایام مین جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کے مشکوئے دولت و اقبال مین فرزند سعادت پیوند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد عباس خان نام رکھا گیا۔ چنانچہ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد نے یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ہے

چون محمد خان بہادر یافتہ | نور چشم از فضل لطف کردگار
گفت ہاتف سال تاریخش اسد | شاد ماند نور چشم باوقار
۱۳۰۹

حیف صد حیف اوس مولود مسعود نے بعمر سہ سالہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رخت اقامت باندھا (داغ محمدی)
۱۳۰۹ھ

مادۂ تاریخ رحلت ہے۔

بتاریخ ۲۴ ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق سیزدہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء حسب الحکم حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ شفاخانہ قصبہ چہبڑہ مین بغرض رفاہ عام کہولا گیا چنانچہ شیخ انوار الدین صاحب ناظم پرگنہ چہبڑہ علاقہ ٹونک اسپیچ بابت افتتاح شفاخانہ یون تحریر فرماتے ہین۔ اے حاضرین جلسہ ہزارہا شکر بدرگاہ حق جل وعلی وسپاس بیحد وبیعدد بدرگاہ خلاق ارض وسما کہ ہمارے آقاے نامدار خداوند نعمت کسریٰ نصفت سکندر شوکت حضور فیض گنجور امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دام اللہ اقبالہٗ وضاعف اجلالہٗ کی رعایا پروری وعدل گستری شہرۂ آفاق ہے جیسی کچھ غور وپرداخت ورفاہ رعایا وبرایا کی حضور لامع النور دام ملکہ کو مدنظر ہے۔ وہ اظہر من الشمس والبین الامس ہے۔ مین اوسکی تشریح اور بیان سے مجبور ہون اور اون سب کی شمار کو ایک مدت ومہلت درکار ہے۔ منجملہ اونکے قدرے قلیل جو اسوقت میری زبان پر ہین آپ صاحبون کو یاد دلاتا ہون کہ انتظام پیمایش مین کسقدر رعایت واسایش رعایا کی مرعی فرمائی گئی ہے۔ ہزارہا بیگہ اراضی چاہی وبارانی وافتادہ جو عرصہ دراز سے کاشتکاران کی ذمہ بندہی تہی وہ سب ایک قلم علیحدہ فرمائی گئی۔ دوم رقومات ابواب خرچ وغیرہ جو کاشتکاران کے کہاتون مین زمانِ سابق سے بندہی چلی آتی تہی۔ وہ سب معاف فرمائین۔ سوم ہزارہا روپیہ باقیات سنوات عین المال لغایت سنہ ۱۹۴ رعایا کو بالکل معاف ہوئی۔ چہارم حسب حیثیت دیہہ چہوٹ سے رعایا کو خوشدل فرمایا گیا۔ اور علاوہ اسکے طرح طرح کے رعایتین اس پیمایش مین رعایا کے واسطے رکہی گئی ہین۔ پنجم اجراے دستور العمل سائر سے کیسی کیسی آسانی وتخفیف حاصلات سائر مین تجویز فرمائین کہ روز اجراے دستور العمل سے جملہ تجار وبیوپاریان کمال شکرگذار وخوشدل ہین۔ ششم رقم مایہ وزن کشی خرید وفروخت مال جو قدیم سے مروج تہی وہ بالکل معاف فرمائی۔ ہفتم واسطے آسانی ورعایت تجار وبیوپاریان کے رقم راہداری فرمائی۔ ہشتم۔ واسطے بہبودی وآرام ورفع تکلیفات وداد رسی رعایا وحق رسی مظلومان ہر ایک محکمہ کے اہلکار وحکام علیحدہ مامور فرمائے تاکہ امورات رعایا ومعاملات رعایا کی بلاتوقف درستی پذیر ہوتی رہین علی ہذا القیاس دیگر ہزارہا پرورش واقسام نوال بخشش عالیجاہ کی بحال رعایا مبذول ومرعی ہین اور صدہا چشمہ بفیض خاص رعایا پروری کی نظر سے اجرا فرمائے گئے کہ جنکی آبیاری مملکت محروسہ رشک چمن وہمسر گلشن ہین۔ حاضرین جلسہ ہر فرد بشر کو بکمال خوشدلی وخوش اسلوبی شکریہ ادا کرنا واجب ولازم ہے کہ دریں ولا بندگان حضور فیض گنجور حاتم نوال جم خصال نے واسطے حفاظت وآسایش خلق اللہ

کی قصبہ ہذا مین افتتاح شفاخانہ کا منظر کیسا اثر ناک ہے سید نجابت علی ڈاکٹر کو کہ جو نہایت سنجیدہ اور ذی علم ہوشیار تجربہ کار ہو ڈاکٹری مین مامور فرمایا - اور علاوہ صرفہ تنخواہ ڈاکٹر وغیرہ ملازمان متعلق شفاخانہ کے تیاری مکان وخرید ادویہ کے واسطے ہزارہا روپیہ کا صرفہ رعایا کی بہبودی وپرورش کے خیال سے منظور کیا - تاریخ امروزہ حسب الحکم دربار عالی اقتدار اس قصبہ چھبڑو مین شفاخانہ کھولا جاتا ہے مین سب صاحبون کو یقین دلاتا ہون کہ اس شفاخانہ سے ہر خاص وعام سکنائے شہر وپرگنہ کو وہ آسایش وخوشی نصیب ہوگی کہ جو وہم وخیال مین نہین ہے اور چند روز مین مفاد اور آرام اس فیض عام کا ہر خاص وعام کے دل مین اچھی طرح سے جانشین ہوگا - مین اپنے آقائے ولی نعمت دام اقبالہ کی ترقی عمر ودولت وجاہ واجلال کا صدق دل سے دعاخوان ہون کہ حق جل وعلی حضور عالی جاہ کو باین عدل گستری وفیض رسانی ورعایا پروری عمر نوح وحیات خضر واقبال سکندر سے بہرہ در اور شاد کام رکھے - اور نہایت خوشی ظاہر کرتا ہون کہ آپ سب صاحبون کو بھی بخلوص دل آقائے جہان پناہ کے فیض رسانی اور خداوندی اور عدل گستری کا کمال درجہ شکر گزار اور دعاگو پاتا ہون فقط مورخہ ۱۳ - جولائی ۱۸۹۲ء

بتاریخ بست ودوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق ہفدہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء یوم یکشنبہ جشن سالگرہ حضور پُرنور دام اقبالہ بدستور سابق بڑے دھوم دھام سے بمعرض ظہور آیا - اس تقریب فرحت قریب مین خاکسار نے یہ قصیدہ کہا ہے

آمد بہار تازہ وتر شد زنو جہان — جوش طرب بروئے زمین ست زآسمان

موج ہوا ز لالہ احمر گرفت رنگ — وز شبنم ست مرکز عنبر گہر فشان

کج کردہ است بر سر خود غنچہ طاقیہ تر — گل بارخ شگفتہ در آمد بہ بوستان

صبح بہار آئینہ را کرد پاک وصاف — تا رو نمائے ناز شود آفتاب ازان

در عرصہ چمن بنمود نسیم از شگوفہ فرش — بادام مے زند ہمہ چشمک بمردمان

یک سو بنفشہ ریختہ سنبل بیک طرف — یک جانب ست نرگس ونسرین وارغوان

آغاز در چمن گل سوری نشاط کرد — سوسن کشودہ است بصد آفرین زبان

لالہ پیالہ بر سر دست نہادہ است — تا آورد شراب طرب پیش میکشان

سرو ایستادہ است بیک پا برآب جو — تا آب رفتہ باز در آید بجوئے آن

مستانہ قمری ست ازین بادہ برہوا — دیوانہ سنبل ست ز گیسوئے مہوشان

در نغمہ است مطربِ بلبل غزل طراز
در باغ وصف نواز چو گشتند گلرخان

برخاست از جلاجل ہر برگ گل نوا
در قصیدۂ تدرو زکف مے برد عنان

ہر غنچہ بستہ چو قمقمہ لبریز از گلاب
ہر سمت گشت حوض پر از رنگ زعفران

مالیدہ اند اہل گلستان برخ عبیر
از گرد رہگذار سخن فہم و نکتہ دان

مطلع ثانی

فرخندہ ذات و عالی صفات و بلند شان
مقصود اہل عالم و مشہور در جہان

آئینہ مے خورد قسم از صافی دلش
از روے اوست جوہر والاے اعیان

با این ذکا و فہم چو او در زمانہ نیست
گوے ربودہ است بدانش ز بخردان

تحسین خرد ہمیشہ کند بر شعور او
کلک ازل بوصف معالش تر زبان

در خدمتش کنیز بود زہرہ مشتری
مہتاب و آفتاب دو باشد غلام آن

روکش بفوج او نشود ہیچ رستمے
در عالم از شجاعت او رفتہ داستان

بر رزم گوئیش دل سنگ است آب آب
بر سخت گیریش ز عدو سر کشد فغان

مسند نشین محفل رفعت کہ از وقار
بر کوہ بار صولت او آمدہ گران

خلقش چہ نکہت است کہ ہمرنگ بوئے گل
از روے بود ہمیشہ تر و تازہ مغز جان

سرپنجہ باز راست کند از حمایتش
بندد چو صعوہ در کنف عدلش آشیان

مائل شود چو خاطر او سوے بذل و جود
گردد تہی ز بخشش او گنج بحر و کان

بہتر بود ز طول سخن مختصر کلام
سوے دعاے دولت و عمرش برم امان

یارب ہمیشہ پرتو او باد دل فروز
کین شمع روشن است عجب فخر دودمان

بتاریخ ہفتدہم ماہ محرم الحرام ۱۳۱۰ھ ہجری مطابق یازدہم ماہ اگست ۱۸۹۲ء روز پنجشنبہ اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ ٹھگی و ڈکیتی نے فائز دارالریاست ہوکر متعیدان جیل و مطبع محمدی و سنٹرل اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا پھر واپس تشریف لیگئے۔ بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر

سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۲ء روز چہارشنبہ کپتان - ٹی - سی - پیرس صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے سلامی اتواب حسب معمول عمل مین آئی - بعد چندے تشریف فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے - بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر مطابق یکم ماہ ستمبر سنین صدر محمد مصباح الدین خانت دبیر الملک حافظ محمد یوسف میر منشی دربار ٹونک عہدہ پرائیویٹ سکرٹری دار الانشار حضوری ممتاز ہوئے - پہلے اس کام کو جناب حسن مرزا صاحب پرنسپل سنٹرل ہائی اسکول ٹونک انجام دیتے تھے - بتاریخ دہم ماہ صفر مطابق دوم ماہ ستمبر سنین صدر روز آدینہ منشی محمد عبد الرحیم عرف ننھا ہمشیرہ زادہ منشی محمد شجاع الدین منشی خاص حضرت وزیر اعظم بالقابہ شاگرد مؤلف نے بعمر بست و دو سالہ رود بچہ واقع نرسنگ گدہ مین بہنگام طغیانی آب غرق ہوکر انتقال کیا - منشی مرحوم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۹ھ باصرار و استبداد دیوان اونکار سنگہ ٹونک سے نرسنگ گدہ پہونچا وہان چند مدت محکمہ رسپرنڈنٹی کے کام کو انجام دیا پہر بوقوعِ حسنِ کارگزاری عہدہ نائب تحصیلداری پر مامور ہوا مگر قضا کا کیا چارہ - منشی مغفور خط تعلیق و نستعلیق مین بڑا مشتاق تہا کاہے ماہے شعر و سخن کیطرف بہی التفات ہوتا تہا چنانچہ یہ رنگِ کلام ہے ؎

میرے دل کی لو نہین خبر نہوئی ۔۔۔ آہ منت کشِ اثر نہوئی

کاہے کو کرتے منتِ دربان ۔۔۔ اے صبا تو ہی نامہ بر نہوئی

اپنے بیگانے دیکھنے آتے ۔۔۔ اون کا شہرہ مری خبر نہوئی

دلبری مین ہے شرطِ دلداری ۔۔۔ اس جزا کی تمہین خبر نہوئی

رہ گیا پردہ ترا پردہ نشین ۔۔۔ نگہِ شوق پردہ در نہوئے

جب تمہارا قیام دل مین ہوا ۔۔۔ جان آمادہ سفر نہوئے

ہوگیا صور سے حق مین گجر ۔۔۔ صبحِ محشر ہوئی سحر نہوئی

منہ چھپا جاتا دم مین پردہ رخ ۔۔۔ آہِ عشاق رخنہ گر نہوئی

آنکھ سے ٹپکا اشک اے سوا
یہ صدف قابل گہر نہوئی

دل کہان سے کوئی لائے ہر گھڑی ۔۔۔ ناز جو تیرے اٹھائے ہر گھڑی

کون اون کی زلف چھیڑے دمبدم — کون ناحق مار کھائے ہر گھڑی
کیا نچے ایسا بھلا بیمارِ غم — جس کا دم ہونٹوں پہ آئے ہر گھڑی
صاف کیا تم سے کہیں احوالِ دل — آتے ہیں اپنے پرائے ہر گھڑی
کیوں نہ اوس کو فخر ہو جسکو کہ تو — بزم میں اپنے بلائے ہر گھڑی
واہ رے اعجاز چشمِ مستِ یار — ہر گھڑی مارے جلائے ہر گھڑی
دل سے نازک تر ہے خوئے فتنہ گر — کون اوسکو چھیڑ جائے ہر گھڑی
یوں نہ میرے گل پہ ہر دم ہو فدا — یوں نہ بلبل راگ لائے ہر گھڑی

آبرو اوستاد کی رسوا ہے مہر
کیوں سخن شہرہ نہ پائے ہر گھڑی

اسی ایام میں محمد مصطفےٰ مدنی واردِ دار الریاست ہوئے علاوہ عربی اشعار کے گاہے ماہے اردو میں بھی فرماتے تھے جو یہاں چند روز رہنے کا اتفاق ہوا تو چند غزلیات فرما کر مؤلف سے اون پر اصلاح لی چنانچہ اون کی یہ ایک غزل لکھی جاتی ہے ؎

تیرے عکسِ رخِ رنگیں سے اے گل فصلِ گلشن میں — شفق پھولی نظر آتی ہے کیا پھولوں کے خرمن میں
بہار آئی ہے گل ہنستے ہیں کلیاں مسکراتی ہیں — نوا سنجانِ گلشن نغمہ زن ہیں صحنِ گلشن میں
عنادل گل سے قمری سرو سے بیزار ہو جائے — قدم رنجہ جو فرمائے وہ گلرو صحنِ گلشن میں
نہ کیوں حیران ہو اوسکو دیکھ کر مانی اندیشہ — تیری تصویر کا خاکہ غضب ہے رنگ روغن میں
ہوئی خیرہ نظر اہلِ نظر کی وقتِ نظارہ — ہے عالم برقِ تاباں کا ترے کرکی چلمن میں
دُرِ دندان سے نسبت گوہرِ خوش آب کو کیا ہے — کہ ڈالے جاتے ہیں موتی ہمیشہ اوسکے منجن میں
صفِ مژگانِ قاتل سے مقابل ہو نہ تو اے دل — جری ہر اک نظر آتا ہے ان بانکوں کی پلٹن میں
مسی مالیدہ دندان کی صفت ناہی کرے کیونکر — نہیں ہے تاب گویائی زبانِ برگِ سوسن میں
بدولت آبرو اوستاد کے مشہور ہے شہرت — وگرنہ دسترس تھی شاعری کے اسکو کب فن میں

اسی سال مین مرزا حسن بیگ لکھنوی وکیل سرکار حاضر باش رزیڈنسی مغربی راجپوتانہ واقع اودے پور میواڑ نے انتقال کیا بجاے مرزائی مرحوم حکیم عبد المجید خان وکیل سرکار معینۂ رزیڈنسی جے پور مامور فرمائے گئے حکیم صاحب لالہ کلیان رائے اسسٹنٹ صیغۂ مال وکیل مقرر ہوئے اور بجاے اسسٹنٹ مسطور منشی راجمینار انگریزی دان کی تقرری عمل مین آئی انہین دنون مین لالہ پربھولال ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانۂ ٹونک جو کہ ایک عرصہ سے بعارضہ وجع مفاصل سخت علیل تھے اونکو چند ماہ کی رخصت سرکار والا سے عطا فرمائی گئی اور بجاے لالہ پربھولال مسطور ڈاکٹر حافظ کریم احمد ہاسپٹل کی تقرری عمل مین آئی - بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ ہجری مطابق بست وہشتم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع یوم پنجشنبہ بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہ نے دیوان خانۂ خاص واقع قلعۂ معلی مین دربار عظیم الشان باجتماع جملہ صاحبزادگان اہل خاندان وجاگیرداران ومعززان واہلکاران اعلی وادنی وسیٹھان وساہوکاران وچودہریان وقانون گویان وپٹیل پٹواریان دیہات دار الریاست ہذا منعقد فرمایا اور روبروے دروازہ دیوانخانہ حسب قاعدۂ دربار ایک کمپنی پیدل مع بین باجہ صف بستہ کھڑی کی گئی - دن کے دس بجے حضور پُرنور دام اقبالہ انظار بلاغ سے رونق افروز قلعۂ معلی ہوے - سپاہیان وکمپنی بین باجہ نے سلامی ادا کی حضور والا داخل دیوانخانہ ہو کر زینت افزاے مسند زرین ہوئے - عالیجناب حضرت وزارت مآب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بالقابہ نے حسب الحکم حضور والا ایک بہت بڑی اسپیچ سرکاری جسکی نقل بجنسہ درج ذیل ہے حاضرین دربار کو سنائی اور جملہ تقریر یا جو کہ بجواب اسپیچ حضوری حضرت وزیر اعظم بالقابہ ودیگر ممبران کونسل نے روبروے حضور والا ادا کین مولف تاریخ بجنسہ ہدیۂ ناظرین باتمکین کرتا ہے -

اسپیچ حضور فیض گنجور امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ جی - سی - آئی - ای - دام اقبالہ فرمانرواے ریاست ٹونک بدربار عام واقع بست وہفتم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع

حاضرین دربار تمکو آج کے انعقاد دربار کا شاید سبب معلوم نہین ہے اوس سے پہلے مین چند امور ظاہر کر چکا ہون وضح ہو کہ تم جیسا

ایک مین ہی عاجز بندہ عاصی خدا تعالے کا ہون - مگر حاکم الحاکمین نے محض اپنے الطاف وکرم سے تیس مین سے انتخاب کرکے مجکو نزرانداز کیا کل رعایا ے ریاست جو میرے زیر حکومت ہے سب امانت خداوندی نے جو میری حفاظت اور سپردگی مین دی گئی ہے بس ابتداے مسند نشینی سے مجکو اسدم تک اپنے ہر طبقہکی رعایا و برایا کی رفاہ و آسائیش کا خیال ہمیشہ مرکوز خاطر رہا ہے چنانچہ ابتداے حکمرانی سے بحکم بادشاہ علی الاطلاق جلشانہ اپنی رعایا کے آرام کے لیئے مین نے جدید انتظام جو کیئے ہین اسوقت اونمین سے چند امور کا ذکر کیا جاتا ہے -

(۱) محاصل مالی کا کوئی دستور باقاعدہ نہ تہا باوصف کوشش رعیت کی آسودگی کچہہ ترقی پر نہ تہی نہ محاصل کی افزونی تہی مین نے اپنی تجویز خاص سے لاکہون روپیہ صرف کرکے محکمہ بندوبست قایم کیا اور گورنمنٹ عالیہ سے ایک صاحب بہادر یورپین لایق افسر یعنی میجر ٹی سی پیرس صاحب بہادر کے خدمات منتقل کرائین - اور مثل گورنمنٹ عالیہ بندوبست جاری کیا گیا یہ لاکہون روپیہ جو اس انتظام مین صرف ہوا محض اس غرض سے ہے کہ رعیت کو آسودگی اور محاصل اراضی کو ترقی ہو مین صاحب بہادر موصوف کی خدمات کا شکرگذار ہون کہ اونہون نے بکمال دلسوزی وعمدگی بندوبست کے کام کو قریب الاختتام پہونچایا -

(۲) مین اپنے عموی صاحب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروزجنگ سی ایس آئی کو نائب الریاست ووایس پریزیڈنٹ کونسل مقرر کرکہا ہے کہ وہ اپنے خدمات مفوضہ کو بہت اچھی طرح سے انجام دے رہے ہین آیندہ بہی مجکو اون سے امید ہے کہ وہ اس سے زیادہ اچہی طرح جانفشانی سے اپنی خدمات منصبی کو انجام دیوینگے -

(۳) خداوند تعالے کا حکم ناطق ہے کہ مشورہ مین خیر وبرکت ہے بلحاظ اسکے ریاست کی کارروائی کے لئے ایک مجلس شوریٰ یعنی محکمہ کونسل سے مقرر کیا اور اس محکمہ کو جملہ محکمہ جات ریاست پر اعلیٰ قرار دیا اور اوسکے اختیارات کو وسعت کے ساتہہ محدود کیا - چنانچہ ممبران کونسل معاملات مرجوعہ مین کامل غور وبحث کرکے اپنے حد اختیار مین حکم اخیر جاری کرتے ہین اور جو معاملات اونکے حد اختیار سے زائد میرے حکم اخیر کے قابل ہوتے ہین یا وہ اہم معاملات قابل مشورہ جنکو مین اپنے حکم سے کونسل مین بہیجتا ہون اونکو ممبران کونسل بذریعہ اپنی راے سے میرے حضور مین پیش کرتے ہین اوسکو غور کر مین جو مقتضاے مصلحت سمجہتا ہون حکم اخیر نافذ کرتا ہون -

(۴) میری مسند نشینی سے پہلے محکمہ جات عدالت کا انتظام قابل اطمینان نہ تہا نہ پابندی کسی قانون کی تہی اور اسوجہ سے

طریقہ انصاف مین بہت پیچیدگیان تہین بدین لحاظ مین نے ہر صیغہ جدا جدا یعنی عدالت فوجداری و عدالت دیوانی و نظامت تحصیل و محکمہ شریعت عزا و محکمہ اپیل مقرر کیا اور قوانین و ضوابط اجرا کئے جس سے ضابطہ انصاف مین بہ نسبت سابق کامل سہولیت حاصل ہوئی اور آیندہ بہی بخیال آسایش رعایا مین قوانین ملکی کی ترتیب و تکمیل کرنے مین مصروف ہون اور ہر وقت انصاف رعایا کا مجکو خیال ہے اور گورنمنٹ عالیہ سے جوڈیشل محکمہ جات کی نگرانی و درستی کے لئے ایک افسر تجربہ کار اور ہوشیار محمد نجف خان کو جو خاندان نواب کرنال سے ہین طلب کیا جس سے کارروائی محکمہ جات مین بہت کچہہ اسلوبی ہوگئی اور محمد نجف خان کی نسبت جیسے کچہہ کہ میرے خیالات اونکی تقرری کے ابتدا مین تہے کہ لایق اور اعلیٰ خاندان سے ہین اور جوڈیشل کارروائی کا اونکو بہت تجربہ ہے بیشک اونہون نے اپنے آپ کو ایسا ہی ثابت کردیا۔

(۵) علی ہذا القیاس پرگنات مین ہر قسم کا انصاف نہ تہا ناظم کی ذات پر منحصر تہا مین نے اپنی رعایا کی آرام کے لئے علاوہ ناظم پرگنہ کے محکمہ منصفی و فوجداری جدا جدا قائم کئے اور مال کے واسطے ایک ایک پیشکار و واقف کار طریقہ بندوبست ہر ایک پرگنہ مین مقرر کئے اور نیز پرگنات مین گرداور و تحصیلدار جدا گانہ مقرر ہوئے یہ سب صرف مین نے اپنی رعیت کے لئے گوارا کیا ہے تاکہ اوسکو بہر نوع آسایش و آرام حاصل ہو۔

۶۔ صفائی شہر کا کچہہ انتظام اور قاعدہ نہ تہا حفظان صحت خطرناک حالت مین تہی مین نے بصرف دس بارہ ہزار روپیہ سالانہ کے بہ پیروی گورنمنٹ بنظر رفاہ عام محکمہ صفائی اور میونسپلٹی قائم کیا اور میونسپلٹی کے ممبر بہی رعایا سے شہر مین سے انتخاب کئے گئے اور میونسپلٹی کے تہذیب اور کارروائی کے لئے ایک قانون کی اشد ضرورت تہی جس کو بمصروفیت تمام حسب رواج شہر بمشورہ کونسل مین نے ترتیب دیا اس سے بہت کچہہ سہولیت کارروائی کمیٹی و نیز رعایا کے لئے ہوگی اور اب شہر کی صفائی ترقی پر ہے اور آیندہ کو امید ہے کہ روز بروز صفائی کو زیادہ ترقی ہوتی جاوے گی مرزا احمد علیخان ممبر کونسل نے کہ جنکے تفویض یہ صیغہ ہے قابل اطمینان اس کام کو انجام دیا۔

۷۔ سابق مین انسداد وارادات کے لئے صرف تہانہ دار پرگنات مین مقرر تہے محکمہ پولس قائم نہ تہا مین نے بنظر انتظام واسطے حفاظت رعایا پرگنات مین محکمہ جات پولس قائم کئے اور بدمعاش و مجرمو کی گرفتاری و انسداد وارادات کے لئے بخوبی بندوبست کیا اور اکثر ڈاکو لوگ علاقہ ریاست سے نکالدیے گئے مجکو رعیت کے جان و مال کی حفاظت

کا ہمیشہ پورا خیال رہتا ہے صاحبزادہ محمد خان سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات نے اپنی خدمات کو اچھی طرح انجام دیا۔

۸۔ سابق اس سے پرگنات مین کوئی شفاخانہ تھا رعایا کو کمال پریشانی رہتی تھی اور بیماری مین کوئی ذریعہ عام لوگون کی صحت دوا کا نہ تھا مین نے محض اپنی رعیت کی رفع پریشانی وحصول صحت کے لیے اس اشد ضروری کام مین سالانہ بصرف کثیر گوارا کر کے باموری ڈاکٹران وغیرہ شفاخانہ جات پرگنات مین مقرر کیے اور او سکے متعلق سامان مع ادویات ضروری کا انتظام کیا گیا۔ جس سے بہت بڑی منفعت وتسلی رعایاے پرگنات کو حاصل ہوئی اور سواے اسکے دارالریاست وبعض پرگنات مین حکیم اور ویدیک لوگ بھی عام علاج کے لیے منجانب ریاست علیحدہ مقرر ہوئے۔

۹۔ رعایا کی ترقی تعلیم کے لیے مین نے دل سے کوشش کی اور پرگنات مین اجراے مدارس کا حتی الامکان انتظام کیا گیا اور خاص صدر مین بصرف زرکثیر اسکول مقرر کیا چونکہ تعلیم بہت بڑا ذریعہ انسانی تہذیب اور شایستگی کے لیے ہے لہذا مین نے اپنی رعایا کو اس فائدہ سے محروم نہ رہنے کے لیے خاص ذاتی توجہ صرف کی اور اب فی الحال باوجود بانی مدرسان واجراے ضوابط وہدایات جدید وتکمیل نقشہ انضباط اوقات بقید جماعت ومدرسین وانتظام تعلیم علوم شرقی رعایا کی تعلیم کی جانب زیادہ تر توجہ کی یہ سب امور اسواسطے کیے کہ تم لوگ اور تمہاری اولاد ذریعہ تعلیم سے مہذب و آراستہ ہو۔ مرزا محمد علیخان ممبر کونسل صیغہ مدارس نے اسکول کی کارروائی مین جو محنت اور مصروفیت ظاہر کی اس وجہ سے مین اونکی نسبت خوشنودی ظاہر کرتا ہون۔ اور جیسا کارگذار اپنے زعم مین اونکو مین نے خیال کیا تھا ویسا ہی پایا۔

۱۰۔ مین نے اسکول کے علاوہ مدرسہ اسلامیہ عربی موسومہ بمدرسہ خلیلیہ مقرر کیا طلبار اسلامیہ عربی کی اومین تعلیم ہوتی ہے۔

۱۱۔ رعیت کی خبرگیری کے لیے مین نے پرگنات مین متواتر دورے کیے اور مقامات فرودگاہ پر رعایا کو مین نے طلب کر کے ہر ایک سے بذات خاص دکھ درد اونکا باطمینان کلی پوچھا۔ اور کل حالات اندرونی رعایا سے واقفیت حاصل کر کے اوسکا تدارک کیا کل ریاست مین قدیم سے بیگار کا طریقہ ناجائز جاری تھا یعنی ادنی درجہ کی قوم رعیت سے ہر ملازم وغیر ملازم صیغہ وار مثیل وپٹواری وجاگیردار کو ہر قصبہ وگانون مین یہ اختیار تھا کہ بلا اجرت جو کام منظور ہوتا مثلاً آٹا پسوانا جنگل سے گھانس لکڑی منگوانا اور دو دو کوس باربرداری سر پر رکھوا کر ہمراہ خود لیجانا پاؤن دبوانا سائیس بنوانا پہرہ چوکی لینا پانی بھروانا ہر قسم کی خدمت لینا اور وہی۔ دودھ چارہ وغیرہ رسامان رسد کا بلا قیمت منگوانا اور ایک ایک دو دو دن بیل وغیرہ

جانور رعایا کے مفت اپنے کام مین پکڑ لینا وغیرہ وغیرہ مین سے بنات خاص ان ظلمون پر دورہ مین آگہی پائی اس طریقہ ناجائز پر مجکو نہایت افسوس ہوا فوراً یہ طریقہ ناجایز اپنی ریاست سے یک لخت مسدود کرکے اس جابرانہ طریقہ سے آزادی دلائی اور اوس کی انسداد کے قواعد بذمہ داری ناظمان وصیغہ داران دیہہ مقرر کیے گئے۔

۱۲۔ قدیم سے یہ رواج اس ریاست مین تہا کہ وقت تقریب نکاح کے اقوام ہنود کو ایک رقم نذرانہ بنام شادی ہر جنہ داخل کرنا پڑتی تہی اس رقم کی تحصیل بہی مین نے بنظر آسائش عام مسدود کی۔

۱۳۔ صدر ٹونک مین صیغہ تعمیرات و شہر کی آبادی کو زیادہ ترقی دی گئی اور رفاہ عام کے لئے شہر کے اطراف مین بیسیون میل سڑک تیار ہوئی اور سڑک کی دونون جانب میری توجہ خاص سے درخت پرورش کیے گئے جس سے علاوہ زیب وزینت شہر کے سلسلہ اندرونی و بیرونی تجارت کو بہی فائدہ ہوا اور آسائش عام علیحدہ ہوئی صحیح اندازہ کے ساتہہ مین کہہ سکتا ہون کہ سڑکون کی تیاری مین تخمیناً دو لاکہہ سے زیادہ میرے عہد مین صرف ہو چکے ہین اور تعمیرات سرکاری مزید بران ہے۔

۱۴۔ پہلے جیل ریاست کا بہت تنگ و مختصر تہا قیدیون کی حالت ابتر تہی اوس حالت کی اصلاح کے واسطے مین نے ممالک مغربی و شمال سے الہ آباد جیل کا نقشہ طلب کیا مطابق اوس نقشہ کے بصرف کثیر تعداد جدید جیل وسیع تیار کیا گیا جس سے قیدیون کو بوجہ وسعت مکان کے تکلیف نہین رہی۔ اور علاوہ اوسکے جیل کی کارروائی کے لئے ایک قانون مرتب کیا گیا جس پر عملدرآمد ہے اور قیدیونکو ہر قسم کے فن اور ہنر سکہلانے کا مین نے انتظام کیا جس سے اکثر اشیاء جیل مین تیار ہو کر فروخت ہوتی ہین۔

۱۵۔ سال گزشتہ مین چونکہ بوجہ قحط سالی عام رعایا پریشانی کی حالت مین تہی اور غربا کو بہت زیادہ تکلیف رونما ہوئی تو مین نے بنظر رعایا پروری ہر ایک موقع مناسب پر صدر و پرگنات مین واسطے امداد قحط زدگان کارخانہ جات مرمت تالاب و چاہات جاری کیے اور خاص بمقام صدر کار تعمیر پرانی دکانین بازار علی گنج باہتمام محمد نجف خان ممبر جوڈیشل بنظر آسائش اہل بازار و امداد رعایا قحط زدگان اجرا کیا گیا چنانچہ انہون نے میری منشا کے موافق اس کام کو بہت کوشش سے انجام دیا۔

۱۶۔ پرگنات سرونج۔ دچہبڑہ و پڑاوہ و نیا ہیڑہ وغیرہ مین بوہرون نے سود در سود کے بارے کاشتکاران کو پریشان کر دیا تہا اور کہاد و بیج اونکو وقت پر نہین دیتے تہے قرضہ کے دباؤ سے زمیندار لوگ ایسی سخت مشکلات اور دائمی افلاس

سکتے تھے اور پیداوار اونکا کل قرضہ مین
مین اسقدر گرفتار رہتے تھے کہ جس سے وہ وسیلہ کاشتکاری کو ترقی نہین دے
جاتا تھا مینے آمدنی ریاست سے اونکی تقاوی کے لئے انتظام کیا تخمیناً ایک لاکھ روپیہ سالانہ تقاوی و نقدی و غلہ ذ
تخم ریزی و غلہ خورش و زرگاوان وغیرہ سے اون کو مدد کی جاتی ہے اِس مدد سے وہ مصیبت اونکی رفع ہوکر ترقی و آسودگی
اونکو حاصل ہوئی -

۱۷ - رعایت کاشتکاران پر ہمیشہ سے زیادہ تر مینے اپنے خیال کو رجوع رکہا ہے کیونکہ اونکی آسودگی باعث ترقی
ملک ہے مینے اکثر اونکی دستگیری کی چنانچہ سابق اس سے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ اپنی رعایا کو معاف کیا اور اسبب
فی الحال ڈیڑہ لاکھ روپیہ مین نے چہوڑکر بار بقایا سے سبکدوش کر دیا کہ اس سے بہت کچہ صورت ترقی و بہبودی عام رعایا ظاہر ہوئی
اور وہ لوگ باطمینان و فارغ البال مشکور و ممنون ہوکر مصروف بکار ہوئی -

۱۸ - بعض مقامات مین بوہرون کی جانب سے ایک ایسا خراب دستور اور موجب کمال زیادتی نسبت کاشتکاران -
جاری تہا کہ بوہرہ لوگ بعوض قرضہ خود جاہات و اراضیات تحت کاشت اونکے یہان تک کہ بال بچہ کاشتکارونکے رہن کر لیتے
تھے اور پہر کاشتکار کو حق کاشت سے کہ وہی ذریعہ اوسکی روزی کا تہا محروم کر دیتے تھے اور بدون رضامندی بوہرہ کے
کاشتکار لوگ اولاد و مرہونہ کی شادی نہین کر سکتے تھے مینے اپنے دورہ مین بنظر انصاف اس دستور ناجائز کو کہ بالکل
نظیر اِسکے قریب قریب بردہ فروشی کے تہے اپنی ریاست سے قطعاً مسدود کر دیا اور اوسکی انسداد کے لئے احکام سخت
جاری کئے اور کاشتکارونکی آزادی دلوائی - اور بوہرون کے قرضہ کی نسبت یہ انتظام کیا کہ دستور مقررہ ہے جتنا سود زائد
تہا وہ کم کرا کر واجب قرضہ کی اقساط مقرر کرائین اور اختیارات تحت کاشت آسامیان مقروض آسامیان کو دلوادی جس سے
میری رعایا کو بہت کچہ فائدہ حاصل ہوا -

۱۹ - بسال گذشتہ و پیوستہ پرگنہ نیاہیڑہ مین قحط نمودار ہوا مین نے بسال پیوستہ دس ہزار روپیہ رعایا ئے نیاہیڑہ کو معاف کیا
اور بسال گذشتہ بوجہ قحط کے فی روپیہ دو آنہ یعنی ۲۵ ہزار کے قریب تحصیل بدین حکم ملتوی کی کہ سال آئندہ مین یہ دو آنے وصول ہون
تاکہ رعایا کو ادائے محاصل مین آسانی رہے -

۲۰ - کوئی کاشتکار زمین پر جسوقت چاہ جدید کندہ کراتا تقریباً ۵/ بنام نہاد بیٹہ کے اوسکو قدیم سے نظامتون مین داخل کرنا پڑتے
تھے اس رقم کی تحصیل بہی مین نے بنظر آسایش عام مسدود کی -

(۲۱) اراضیات افتادہ مین جو کوئی دیہہ جدید آباد کرتا قدیم سے یہ دستور ریاست مین تھا کہ بنام نہادنا گرعہ ۵ عہ ریاست مین اوسکو داخل کرنا ہوتے تھے بنظر آسایش مین نے اپنے عہد مین اس رقم کا داخل کرنا بھی مسدود کیا - تاکہ آبادی مین ترقی اور رعایا کو آسایش حاصل ہو -

(۲۲) ناظمان وپیشکاران پرگنات کو بتاکید حکم دیا گیا کہ دیہات پرگنات مین بنظر حفاظت ونگرانی احوال رعایا سوا موسم بارش کے پندرہ پندرہ روز تعلقات مین اپنے اپنے پندرہ پندرہ روز دورہ کرین اور جو امر باعث تکلیف ومنافی امن وآسایش رعایا ہو اوسکو رفع کرین اور ڈائری یعنی روزنامچہ اپنی اپنی کارروائی کا لکھکر میرے ملاحظہ مین بھیجتے رہین مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سرونج نے اپنی خدمت منصبی کو اچھی طرح ادا کیا -

(۲۳) دو سال سے بوجہ گرانی غلہ ملازمان ملکی وفوجی کی میرے حکم سے یہ مدد دی گئی کہ ہر ملازم کو بقدر تنخواہ دو دو ماہ بازار کے نرخ سے دو سیر زیادہ غلہ موجودہ ریاست وزن کرکے دیا گیا اور قیمت اوسکی بتدریج بارہ مہینے کے اندر لے لی گئی -

(۲۴) فوجی انتظام جو کچھ اس وقت ہے وہ میرے حسب دلخواہ ہے فوجی معاملات کو ادنی سے اعلی تک سیلے اپنی ذات خاص سے وابستہ کیا ہے اور ایک قانون کارروائی فوجی مین نے منضبط کرکے سنہ [illegible] فوج مین دیا چنانچہ موافق قانون کی کارروائی فوج کے جاری ہے - صاحبزادہ احمد یار خان ممبر کونسل صیغہ فوج وصاحبزادہ محمد اسفندیار خان جرنیل فوج کے کارروائی لائق اطمینان ہے -

۲۵ - محکمہ سائرات مین عرصہ سے تخمیناً سوسوا سوا اجناس سے زیادہ تر محصول وصول کیا جاتا تھا مگر مین نے بنظر آسودگی رعایا وترقی وافزونی بیوپار کل اشیا پر محصول معاف کرکے صرف چالیس اشیا واجناس مندرجہ دستور العمل پر محصول رکھا اور علاوہ معافی محصول مذکور - راہداری چیدمی دیہات ورقم کاگلی وخرید فروخت مویشی وجانبہ وجرم پرٹ ودرآمد روئی وزیرہ واؤن نیز معاف کردیا جسکی تعداد خاص صدر ٹونک مین اٹھائیس ہزار تین سو اور پرگنہ چھبڑہ مین بسبب اجراے دستور العمل جدید [illegible] اور علیگڑہ مین حسب دستور العمل ٹونک دو ہزار اور نمباہیڑہ مین [illegible] کل جملہ [illegible] کی معافی عمل مین آئی یہ معافی خاص مین نے بلحاظ ترقی وآسایش ورفاہ عام رعایا ئے خود کی ہے رعایا ئے خود کی ہے تاہم آمدنی سائر مین پوری توفیر رہے اور نواب علی خان ناظم سائرات نے اپنی خدمت کو اچھی طرح انجام دیا -

۲۶- ایسا بڑا ناقرضہ متفرقات کہ جسکے ملنے کی کوئی امید قرضخواہان کو نہ تھی اور حساب بھی اوس کا مرتب نہ تھا میئنے انتہام دیکر اون لوگون کا قرضہ ادا کیا مزید بران پرانی باقی جو چلی آتی تھی سالوار کسیقدر رقم اوسکے لیئے بھی معین کر کے بہت سا حصّہ اوس کا ادا کیا اِس کار روائی مین ونایک راؤ راؤ بہادر ممبر کونسل نے میرے حکم سے پوری مصروفیت ظاہر کی اور حساب وکتاب کو خوب درست کیا جس سے اِس کارروائی مین پوری مدد ملی -

۲۷- ریاست پر قرضہ کا بہت بڑا بار تہا اور خزانہ جمع اور خرچ ریاست کا کوئی انتظام قابل اطمینان نہ تہا نہ بجٹ سالانہ مرتب ہوتا تہا مین نے اپنی توجہ خاص سے ایک تجربہ کار لائق شخص ونایک راؤ کی خدمات گورنمنٹ سے منتقل کرائین اور خزینہ کا انتظام تفویض کیا ونایک راؤ راؤ بہادر نے اپنے کام متعلقہ مین عمدہ لیاقت کا اظہار کیا اور موافق میری منشار کے درستی حساب وکتاب خزینہ مین بابو نے بہت کوشش کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میری معروفیت سے ایک بڑی حصّہ قرضہ سے ریاست سبکدوش ہوگئی اور امید ہے کہ جو کچھ باقی رہا ہے خدا کے فضل سے وہ بھی جلد ادا ہو جائیگا -

۲۸- مینے اپنے چار برادران حقیقی کو ریاست کے بعض صیغہ جات پر مقرر کیا ہے صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر کو بکار نزل وذخیرہ وکارخانجات وچندی وافسری سپاہ نظامیہ - وصاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر کو ناظم فوجداری - و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر کو ناظم پرگنہ ٹونک - وصاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر کو ناظم شرعیت عزایہ صاحبزادگان بھی اپنے فرض منصبی کو اچھی طرح انجام دے رہے ہین کوئی شکایت بکار روائی ضابطہ مین نے اونکی نہین سنی اور آیندہ بھی مین اون سے یقین کرتا ہون کہ وہ اپنے خدمات کے ادا کرنے مین اور بھی زیادہ کوشش کرینگے -

۲۹- سابق مین عہدہ داران کی تنخواہین بہت کم تہین مین نے اپنے عہد مین بہ نسبت سابق تنخواہ عہدہ داران ملکی مین دو چند بلکہ سہ چند کا اضافہ کیا کہ وہ اپنی خدمات مفوضہ کو سرگرمی اور دیانت وامانت سے انجام دیوین -

۳۰- ہندوستان مین لیڈی ڈفرن صاحبہ نے بنظر ہمدردی - وآسایش مستورات ہند تعلیم فن دایہ گری کی تجویز جاری کی بخیال رفاہ عام مینے بھی اپنی ریاست مین تعلیم مدرسہ نسوان جاری کیا اور میڈیکل سکول آگرہ مین اِس مدرسہ کی تعلیم یافتہ لڑکیون کو بنابر تکمیل وتعلیم اِس فن کے روانہ کیا ۱۸۸۵ء سے ۱۸۹۶ء تک یہ صرف کثیر گوارا کیا گیا - سوائے اِس کے بیادگار صاحب والا شان کرنیل بوالر صاحب بہادر سابق اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مستورات کے علاج کے لئے مین نے ایک جدید شفاخانہ موسومہ بوالر ہسپتال خاص دار الریاست مین چھبیس[۲۶] ہزار روپیہ کے صرف سے تعمیر

کے بنیاد کا پتھر صاحب بہادر ممدوح نے دورہ کے وقت مین اپنے ہاتھ سے رکھا تھا۔

بکاریہ مقدمات رعایا کے لیئے ابتدائی عدالت سے اپیل و کونسل تک کا محکمہ مقرر کیا گیا ہے اور آخر درجہ انصاف کا
ا۔ لون ملک کے مین نے مرافعہ کے لیئے اپنی ذات کے اوپر منحصر کیا ہے اور بنظر رفاہ عام مین نے اپنے
بن کی فیس کو عموماً معاف کیا اور یہ سب مراتب مین نے اپنی رعایا کی رفاہ و آرام و آسایش کے لیئے معین
ہین۔

۔ مزید برآن اپنے ملک کی نگرانی اور معاینہ کارروائی ملازمان ہر صیغہ کے واسطے روزنامچہ ہفتہ وار مینے طلب کرکے
لرنا شروع کیا ہے انتظام مجوزہ مین اگر کوئی سقم پایا جاتا ہے یا رعایا پر کسی قسم کی خلاف ضابطگی کا اثر معلوم ہوتا ہے تو فوراً
اصلاح کیجاتی ہے۔

۳۳ - اس موقع پر مجکو افسران ذمہ دار ریاست کی نسبت یہ بھی ظاہر کردینا ضرور ہے کہ ماتحتون کے کام پر نگرانی رکھنا اونکا
دل فرض منصبی ہے صرف ماتحتون پر ہرگز کارروائی نہ چھوڑین گرداوری کے ذریعہ سے یا دورہ کرکے اونکے کامون کی
جانچ پڑتال کرین اگر اونکی خدمت متعلقہ مین سقم یا نقص دیکھین فوراً اوسکا تدارک کرین اگر افسر بالا ایسا نکرین گے تو ناخوشنودی مزاج
حضور اون سے ہوگی۔

۳۴ - جلسۂ کونسل کی نسبت یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ مین نے اکثر ہدایتین ممبران کو کی ہین کہ کوئی ممبر ایک دوسرے
کے صیغہ مین دخیل نہو کیونکہ ہر ممبر کو اوسکے حد اختیار کے اندر کارروائی ضابطہ اور تجویز آخر کا اختیار دیا گیا ہے جب اوس
ممبر کے صیغہ مین دوسرے ممبر کی دخل دہی ہوگی تو آزادرائے بھی ظاہر نہوگی انعقاد کونسل کے وقت یہ طے ہو چکا ہے
کہ اس ہدایت کے خلاف کسی ممبر کی جانب سے عمل درآمد نہو۔ پس ممبران کونسل کو ضرور ہے کہ وہ ہرگز اسکو فراموش نکرین
البتہ جو ممبر کہ اپنے صیغہ کا کوئی مقدمہ کونسل مین پیش کرے اوس صورت مین بعد مباحثہ و غور کے وائس پریزیڈنٹ
اور ہر ممبر کو بلحاظ ایک دوسرے کے بیخوف ہوکر آزادرائے دینا ضرور ہے ہر ممبر کو یہ لحاظ رہے کہ اوسکے اعلیٰ عہدہ کے ساتھ
ایک بڑی جوابدہی لگی ہوئی ہے۔

۳۵ - مین اپنی جملہ رعایا کو اطمینان دلاتا ہون کہ ریاست و حکمرانی کا کام بفضلہ تعالیٰ بہ رہنمونی عقل مصلحت اندیشی مین خود
کرتا ہون میرے مزاج مین کسی شخص کو کچھ دخل نہین کہ سفارش کرکے کسی کی کاربرآری کراسکے یہانتک کہ میرے برادران حقیقی

و دیگر اہل خاندان و معززین و اہلکاران کو ہرگز کسی امر مین سفارش یا نا واجب عرض معروض کرنے کی مجال نہین اور
سے مشورہ یا اصلاح باموراتِ ریاست سوائے ممبران کونسل کے جسکو کہ جدا جدا ریاست کے صیغہ جات کا
تفویض کیا ہے نہین کرتا - کوئی شخص یہ خیال نکرے کہ اوس کا کام میرے دربار مین کسی کی بیجا سفارش یا نا
سے نکل سکتا ہے ہرگز ہرگز یہ بات نہین ہے - اور یہ بھی واضح ہو کہ کسی زبردست کی جانب سے کسی متنفس پر
ہو تو وہ شخص براہ راست مجھسے عرض کرنے کا مجاز ہے تم یقین سمجھو کہ اسقدر مصروفیت ہماری محض تمہاری حفاظ
اور آسایش و تمہارے انصاف کیلئے ہے -

۳۶ - مین نے اپنی پابندی اوقات کو روزانہ واسطے معروفیت و نگرانی کار ریاست کے منضبط کیا تاکہ جدا جدا اوقات
منضبط مین ہر صیغہ کی نگرانی و معروفیت و معاملات رجوعہ ریاست باطمینان ہو سکے -

۳۷ - مین اس کہنے سے بھی اپنے کو باز نہ رکھون گا میری ریاست قدیم سے گورنمنٹ حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دام
سلطنتہا کی خیر اندیش اور دولت خواہ ہے میرے بزرگ فرمانروایان سابق نے جو سلطنت عالیہ برطانیہ کے ساتھ رسم
عقیدت و اتحاد جاری کئے تھے - مین ہمیشہ اوسکے مضبوط اور مستحکم کرنے مین دل سے کوشش کرتا ہون اور مین
مع تمامی ریاست و خاندان و متوسلین کے خدمتگذاری برٹش گورنمنٹ کو اپنا ذریعہ بہبودی جانتا ہون اور آیندہ بھی ہمیشہ خیر خواہی
گورنمنٹ پر ثابت قدم رہون گا -

۳۸ - مین اب بیان سے اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہون کہ جس بنا پر یہ جلسہ دربار منعقد کیا گیا - واضح ہو کہ جب
میری مصروفیت ذاتی بکار ریاست کی اطلاع صاحب والاشان کرنل جی ایچ ٹریور صاحب بہادر سی - ایس - آئی - اجنٹ
گورنر جنرل راجستان کو پہونچی تو صاحب بہادر موصوف نے بذریعہ خریطہ اپنی کمال خوشنودی کا اظہار کیا اور دوستانہ
طور پر قیمتی الفاظون مین تحریر فرمایا یعنی صاحب بہادر مقدم الوصف اپنے خریطہ مین بدین خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہین کہ
آپ نے جو بذات خود انتظام ریاست کیطرف توجہ کی ہے مجھے اس سے بہت خوشی حاصل ہوئی ——
—— جس سے مجھے یقین ہے کہ ریاست کو اچھا ثمرہ حاصل ہوگا - اور گورنمنٹ عالیہ ہند
اون رؤسا کی بڑی قدردانی فرماتی ہے جو واسطے فائدہ پہونچانے اپنی رعایا کے بذات خاص ریاست کے امورات مین
کوشش کرتے ہین - پس مجکو دردو سے اس خریطہ کے کمال انبساط اور خوشی حاصل ہوئی - صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر ہمیشہ

کے اس مشفقانہ اور دوستانہ کارروائی کا شکرگزار ہوتا ہون کہ اُنہون نے ازراہ دوستی میری توجہ و مصروفیت سے بکار ریاست اپنی دلی خوشنودی کا اظہار کیا جس سے مجکو اور بھی زیادہ تر انتظام مصروفیت بکار ہائے ریاست کا شوق پیدا ہوگیا اسکے ساتھہ ہی مین دلی دوست میجر ای بی تہارنٹن صاحب بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کا دل سے شکرگزار ہون کیونکہ یہ سب نتیجہ صاحب بہادر موصوف کے عمدہ مشورون اور نیک صلاحون کا ہے میری دلی دعا اور آرزو ہے کہ خداوند کریم ہمیشہ میری توجہ کو رفاہ عام رعایا کی جانب مستقل رکھے اور میری کوششون مین خیر و عافیت عطا کرے - امین یارب العالمین -

بعد اختتام اسپیچ سرکاری عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل دربار ٹونک و دیگر ممبران کونسل و برادران حضور فیض گنجور نے روبرو حضور فیض گنجور مفصلہ ذیل تقریرین ادا کین

تقریر نائب صاحب بہادر

اے صاحبان حاضرین دربار آج کا دن بہت سعید و ہمایون ہے کہ ہمارے آقائے ولی نعمت نے بہ سرپرستی خاص ہم سب کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور یہ اسپیچ جسکو مینے اسوقت بحکم حضور انور دام اقبالہٗ سنایا جسکا ایک ایک لفظ پر معنی ہے آپ سب صاحبان حاضرین دربار نے کمال غور و توجہ سے سنا ہوگا مین اس خوشی کے موقع کی سب کو مبارکباد دیتا ہون درحقیقت اس اسپیچ مین جو کچہہ حضور والا نے ارقام فرمایا وہ قطعی داخل مصلحت و حکمت ہے اور اصلی مقصد اس کا فائدہ پہونچانا رعایا کو اور رفاہ عام و آسایش خلائق متعلق ریاست حالاً و مالاً ہے اے صاحبان حاضرین دربار اس ریاست خداداد کا سلسلہ حکومت قریباً اسی سالہائے گزشتہ سے جاری ہے جسکے فرمان روایان کی اسوقت چوتھی پشت ہے جس سے آپ اچھی طرح واقف ہین آپ سب صاحب اس بات کو یقین جانین کہ بعہد حضور نواب امیر الدولہ بہادر و حضور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم مغفور و حضور نواب محمد علیخان صاحب بہادر جو کچہہ انتظام عملدرآمد اس ریاستکا تہا وہ اوسزمانہ کی موجودہ حالت و دستور کی موافق درست تہا جو بالاستحسان گذر گیا اور اب قابل تعریف و تحسین عہد حکومت ہمارے حضور عالیجناب مسندنشین حال یعنی حضرت امین الدولہ وزیر الملک

نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ سی آیس آئی ای دام اقبالہٗ و اجلالہٗ فرمانروا کے ریاست ٹونک کا ہے جسکا سلسلہ حسن انتظام بموجب ہدایت گورنمنٹ عالیہ ہند سے صلاح و مشورہ صاحبان عالیشان پولیٹکل افسران محض بتوجہ و مصروفیت ذاتی اعلیٰ حضرت بندگان عالی ممدوح الصدر کے جاری ہے جسکو ہم تم سب دیکھہ رہے ہین دو بچشم صورت حال قابل تحسین و آفرین ہے الحمد للہ علی احسانہ کہ خلاقِ دو عالم نے ہمارے آقائے ولی نعمت کو اون مکروہات سے کہ جو خلاف دین و دنیا اکثر رئیسان و والیان ملک اپنی بڑی خواہشون کے پورا کرنے مین ایسے مصروف ہو جاتے ہین جسکا نتیجہ اونکی ذات خاص کے لیے اور اونکی ریاست کیلئے بہت خرابیان پیدا کرتا ہے محفوظ رکھا بعوض اسکے ہمارے حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ کے طبیعت کو نہایت سچے خیالات انصاف کے رفاہ عام کی آسایش رعایا کی ترقی و آمدنی ملک کی طرف متوجہ کر رکھا ہے اب مین آپ سب صاحبان حاضرین دربار کی جانب سے بحضور عالیشان آقائے نامدار دام اقبالہٗ حضور والا کی پرورشون و عنایتون اور بندہ نوازی کا شکریہ خلوص دل سے ادا کرتا ہون اور اپنے التماس صدق مقال کے ساتھہ مختصر کلمات مین دعا پر ختم کرتا ہون کہ قادر ذوالجلال و توانا ایسے حاکم منصف زمان عادل دوران کو تا ابد الآباد ساتھہ سچے خیالات انصاف رعایا و برایا کے اپنے ظلِ حمایت و عافیت مین رکھے اور مفسدین بد اندیش و بدخواہ کو ہمیشہ ذلیل و رسوا ے دارین کرے آمین یا رب العالمین

تقریر جسکو کہ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج نے منجانب افسران فوج ادا کی

بحمدہٖ سبحان اللہ تعالےٰ و تقدس شکر ہے بارگاہ صمدیت کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگون کو زیر سایہ عالی پایا ایسے رئیس نامدار اور آقاے باوقار کے پرورش کیا کہ بنا بر رفاہ عام اور رعایا پروری کے طرح طرح کے قوانین اور ضوابط ارشاد فرمائے چنانچہ یہ ارشاد عالی کہ اس وقت جمیع پروردگا ن نعمت حضوری کے نسبت اور جملہ خاندان و منشیان حضوری و ملازمان و رعایا کے حق مین صادر پایا ہے رفاہ عام کی سراسر اصل و بنیاد ہے حقیقت یہ بندوبست ایک نعمت منجانب اللہ تعالیٰ ہے۔ جسکا شکریہ اگر ہر سرِ مو زبان ہو تو ادا ہونا محال ہے اور قلم و دیدہ دہن شکستہ زبان اگر ہزار نوک سے دوڑے

تو اوسکے شکریہ سے قاصر زبان ہو کر اپنی کوتاہی سے سیاہ رہے ہزار ہزار شکر اوس مالک کا کہ جس نے ہم لوگون کو خیر خواہانِ بے ریا ایسے ظل اللہ سے بنایا اور ہوا خواہی اور خیر اندیشی مین نشو و نما دیا اور یہ نعمت غیر مترقبہ عالی والی رعایا پرور کرم گستر کا سایۂ عاطفت ہمارے سر پر بچھایا اور جیسے کہ عہد مبارک بندگانِ حضور انور دوام اقبالہ مین عموم رعایا اور خصوص اہل فوج نے ترقی و آسایش حاصل کی ہے ایسی بہروزی و ترقی ہم لوگون کو پیشتر اس سے کبھی نصیب نہین ہوئی اللہ تعالےٰ جلشانہٗ جمیع خیر خواہان دربار والا کو واصل مطالب دلی فایز کرے اور جمیع حاسدان ناخیر اندیشان کو اونہین کی آتش حسد سے سوختہ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

تقریر بابو ونایک راؤ۔ راؤ بہادر ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ

چونکہ میرا خاص تعلق حساب سے ہے اس لئے حساب ہی کے طریقہ پر آپ صاحبان کی خدمت مین نہایت مختصر گزارش کرتا ہون مین ریاست کے قرضہ کا حساب بار بار دیکھتا رہتا ہون تاکہ ادائگی و باقی ماندہ قرضہ کا حال روشن ہو کر کل بیباقی کی تدبیر مین مددگار ہو جاوے یہی طور مجکو بلکہ ہر ایک شخص کو اپنے ذاتی فرایض کی نسبت برتنا لازم ہے کسیقدر ادائگی قرضہائے سابقہ کی کر چکا اور کسیقدر کر رہا ہون اور کسیقدر مطلق باقی ہے یہ بلا معاینہ حساب کامل ادائگی کے راستہ پر سلسلہ وار قدم بڑہنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ اسلئے حساب روزانہ جانچنا ضرور ہے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اسپیچ مبارک مین ہمارے والی جناب نواب صاحب بہادر نے اپنے فرایض متعلقہ رعایا یعنی ہم سب کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے اونکی امانت مین سونپا ہے پر غور فرما کر حساب ادائگی کو اپنے رعایا کے روبرو تسلی کے لئے اظہار کیا اسکا شکریہ کل رعایا تہ دل سے ادا کرینگے خلق خدائے تعالیٰ تعدادی قریب چار لاکھ کے آسایش اور آرام اور بہبودی کی کوشش مین قدم بڑہانے کے لئے اسی طور وقتاً فوقتاً حساب کو جانچنا پر مصلحت ہے۔ بیشک حضور کی توجہ ذاتی و مصروفیت سے اس ریاست کا انتظام بفضل الٰہی ایسا عمدہ ہے کہ دیگر ریاستہائے اطراف مین ہرگز ایسا انتظام نہین ہے اور وہ اہل ریاست اس ریاست کے انتظام کی نظیر حاصل کرتے ہین جو میری خدمت خفیفہ کی نسبت خوشنودی مزاج والا کی ظاہر ہوئی۔ اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ نمک خوار کو نمک حلالی سے ادا کرنے کی کوشش مین ہمیشہ اپنی ناقص عقل کے موافق مصروف رہتا ہون اور آیندہ رہونگا قرضہ ریاست کی بیباقی اب قریب ہے

ارزانی نرخ انیون وقلت بارش کی وجہ سے رعایا کی سقیم الحالی ہوتی تو جو روپیہ بذریعہ تقاوی بغرض امداد و بہبودی ہر ایک قسم رعایا
کو ترتیب ڈالی لاکھ کے لگایا گیا وہ قرضہ مین ادا ہوکر کل بیباقی ایک دو سال مین ہو جاتی لیکن قرضہ کی سبکدوشی حاصل
کرنے سے رعایا سقیم الحال کو مدد پہونچانے کا نواب زیادہ خیال کیا گیا اللہ تعالے جناب نواب صاحب بہادر کو ہمیشہ
اپنی نعمتون سے سرفراز کرتا رہے -

تقریر مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغہ سرحدات وغیرہ

اے حاضرین دربار اس اسپیچ مین حضور پرنور دام اقبالہ نے ارشاد فرمایا ہے امید ہے کہ حاضرین دربار اسکو ہمیشہ یاد رکھین
گے اور ٹونک کی تاریخ مین یہ آج کا دربار بطور یادگار زمانہ ہوگا اس اسپیچ مین حضور نے اپنے عہد معدلت مہد کی جن کارروائیون
اور انتظامات کو مختصر طور سے بیان فرمایا ہے اس کی تصدیق کرنے مین کوئی سمجھہ دار انکار نہین کرسکتا یہ جو کچھہ سنا گیا ہے
یہ وہی باتین ہین جو ریاست ٹونک کی خوش نصیب رعایا اپنی آنکھون سے دیکھہ رہی ہے آخر یہ کسی غیر ملک کا تذکرہ
تو نہین ہے کہ جسمین شبہہ کی گنجائش ہو اس موقع پر حضور کی طبعی اور جبلی خوبیون کو مفصل بیان کیا جائے تو محمول
اوپر خوشامد اور مبالغہ گوئی کے نہوگا حالانکہ میرا یہ عرض کرنا کچھہ شاعرانہ مدح طرازی نہین ہے کہ جسمین مبالغہ کا احتمال ہو اور خدا
نکرے کہ ہم لوگ درباریون مین شمار ہوکر جھوٹے خوش آمدی کہلائین اور دربارون مین جھوٹ بولنے کی عادت اختیار کرین
یہ حضور محتشم الیہ کی کمال خسروانہ خاوندی ہے کہ اپنے اس تذکرہ تجاویز انتظام ملکی مین اپنے اپنے محل اور موقع پر
ہمارے مشورہ انتظام اور انجام دہی خدمات کے متعلق اسدرجہ خوشنودی مزاج کی اظہار فرمائی ورنہ ہم کیا اور ہماری خدمات کیا
اگر فرض کیا جائے کہ ہماری ذاتی لیاقت اور معلومات کو اس ریاست کے انتظام ملکی مین کچھہ دخل ہے تو بھی ہم چندان
قابل ستایش نہین ہین مثلاً اگر خانصاحب محمد بخت خانصاحب ممبر صیغہ جوڈیشل مین پسندیدہ انتظامات کی صلاح کار
اور مشیر قانونی رہے یا بارنیہ قرضہ بنک کے انتظام اور خزانہ کی حالت کی درستی اور حساب کتاب کے طریقون کے اجزا مین
راؤ بہادر بابو نایک راؤ صاحب نے قابل تعریف خدمتین کین یا اور کسی نے تو بھی حضور ہی کی جوہر شناسی اور قدردانی
کی تعریف ہوگی ان اچھے اہلکارون کو آخر کس نے جمع کیا اور ہر ایک کی لیاقت کے موافق کام کس نے تفویض کئے
اور خاص اس امور ی مین کسکی رائے کو دخل ہے آخر یہ کہنا ہی پڑے گا کہ وہ ہمارے حضور دام اقبالہم ہین شہنشاہ اکبر کی

ذاتوں کی نسبت جسکی منصفانہ حکومت ہندوستان مین ضرب المثل اور وہ یادگار زمانہ ہے کچھ غلط فہمی واقع
ہوئی ہم ان کوتاہ اندیش جو کہتے ہین کہ اگر ابوالفضل اور فیضی اور بیربل وغیرہ وغیرہ ارکان سلطنت نہوتے تو
سلطنت کے ... بیان نہوتین ہم کہتے ہین کہ اگر اکبر کسی طبیعت اور عقل خداداد مین مردم شناسی کا جوہر ہوتا تو فیضی اور
ابوالفضل ارکان سلطنت کیونکر جمع ہوتے کیا مغلیہ سلطنت کی بربادی کے زمانہ مین سارے ہندوستان مین سے
کوئی کسی قابلیت کے آدمی موجود نہ تھے ضرور تھے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ اون سے بہتر آدمی موجود
تھے لیکن انکے انتخاب کے واسطے اکبر جیسے شہنشاہ دانشمند کے ہونے کی ضرورت تھی اس لئے مین کہتا ہون
کہ یہ خوبیان ہین وہ حضور پُرنور کی وجہ سے ہین حضور مین جہان اور خوبیان ہین سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حضور
بدرجۂ کمال درجہ انصاف پسند واقع ہوئی ہے اس انصاف پسندی کی وجہ سے کہ ہم ممبر کونسل اور دوسرے مقربان
حضرت ہوکر اپنے مطالب اور رائے کے بیان کرنے مین آزادانہ عرض معروض کرتے ہین باوجودیکہ ہم کو
معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ مین ہماری رائے حضور انور کی رائے کے خلاف ہے اس جرأت اور دلیری کا سبب
انصاف پسندی کا ہے ورنہ ایک بار بھی عرض معروض سے رد کے جاتے تو یہ حوصلہ کاہے کو باقی رہتا
ہے کہ کبھی کوئی اظہار مطلب کے وقت روکا گیا ہو اس سے بھی زیادہ حضور کی رحم دلی بڑھی ہوئی ہے انسان
اور جانورونکی آسایش اور آرام پر بھی حضور کی نظر رہتی ہے کئی بار ایسا ہوا ہے کہ حضور نے سواری مین بعض لاغر
اور زخمی جانورونکو ملاحظہ کیا جنکی بے رحم مالکون نے ان پر بوجھ لادا تھا انکو محکمہ ممبر صیغہ کے تنبیہہ کے واسطے
بھیجا تاکہ آئندہ اس قسم کی بے زبانون پر سختی نہونے پائے قانون میونسپلٹی مجوزہ حضور جسکا ذکر حضور نے اپنی اسپیچ
مین کیا ہے عنقریب مشتہر ہونیوالا ہے اوسکے دیکھنے سے سب کو معلوم ہوگا کہ آسایش خلایق عامہ کا کہانتک
کمال ملحوظ خاطر ہے یہ دونون خوبیان وہ ہین کہ جس کا عام خاص سب کو فائدہ کا اثر پہونچتا ہے اور حکامون کے واسطے
اوصاف سمجھے گئے ہین یہ باتین اگر کسی بازاری آدمی کے خیال مین نہ آئین تو مضائقہ نہین مگر دور بین ہوشیار ان
ان باتون کو بڑی گہری نگاہ اور بڑی دقعت سے دیکھتے ہین اور حق یہ ہے کہ وہ خوبیان ہین جس سے پونے چار لاکھ
ارکان ریاست ہذا حِصّہ رسدی فائدہ اٹھا رہے ہین دوسرے ہر ایک شخص کے ذمہ کوئی نہ کوئی فرض ہے اور ہر والئی
حاکم کے ذمہ بھی فرائض ہین ہمکو اس موقع پر بیان کرنا چاہیئے کہ ہمارے حضور پُرنور دام اقبالہم نے اپنے فرائض

سکے ادائی مین کمی تو نہین فرمائی اگر رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرنا والی ملک کا فرض ہے تو اسکی کمی
نہین فرمائی جو کچھہ فوجداری و پولس وغیرہ کا انتظام فرمایا ہے جسکا اسپیچ مین مختصر مذکور ہوا دہ کچھہ کم ہی والی
ملک کا فرض رعایا کے حقوق و اپنی کی حفاظت کرے تو دیکھو حضور نے اسمین بھی کچھہ اوٹھا نہین رکھا عدالت
مین دیوانی فوجداری منصفی قائم فرمائین اور پھر اونکے بھی کئی درجے مقرر فرمائے چنانچہ اپیل کی عدالت
مرافعہ کونسل ہے اسلئے اگر ایک عدالت سے کسی کی حق رسی مین کمی ہو تو دوسری تیسری عدالت ہے کر
اور پھر عدالتون پر ہی بس نہین فرمایا خود بھی بہ نفس نفیس ایک بہت بڑی تکلیف انصافی احکام اور فیصلون
گوارا فرماتے ہین جس سے ماتحت عدالتون کی اصلاح ہوتی رہتی ہے اسی طرح بنظر آسایش عامہ خوبت
و صفائی شہر کے قواعد مقرر فرمائے ہین کہ اسکا اثر امرا و غریب رعایا کی تندرستی اور صحت جسمی پر موثر ہے
فرمائے ہین شفاخانجات جاری کئے ہین اور ایک کثیر التعداد رقم اس کام مین صرف فرماتے ہین جسکا
کا فائدہ تھوڑا اور رعایا کا فائدہ زیادہ ہے اسی طرح سررشتہ تعلیم کی کیفیت ہے کہ محض اپنی رعایا کی تہذیب
اخلاق کے واسطے کیا کچھہ انتظام نہین فرمایا ترقی تجارت کے اسباب بہت کچھہ مہیا فرمائے ہین جسکی مختصر کیفیت
سنی ہو گی اور ابھی کیا ہے خدا جانے حضور کی طبیعت نکتہ شناس اور عقل خداداد اس ریاست کے انتظام
ترقی پر پہونچائی گی - رہا یہ امر کہ مینے اسپیچ کے مضامین متعلق انتظام کو اس وقت اپنے بیان مین کیون دہرایا
میری غرض اسکے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اگر یہ کل باتین مذکورۂ بالا بہ حیثیت والی ملک ہونے کے ہم
پر فرض ہین کہ جسکی ادائی مین حضور سرگرم اور ساعی ہین تو کیا حضور ہی پر سارے فرض فرض ہوئے ہین اور ہم
ملازم ہونے یا بحیثیت اہل خاندان ہونے یا تجارت پیشہ ہونے یا کاشتکار ہونے کے ہین یعنی بحیثیت رعایا
کے ہمارا کچھہ بھی فرض نہین ہے آخر رعایا کا بھی تو کچھہ فرض ہو گا پہر اس صورت مین ہکو بھی اپنے فرض منصبی
کی فکر چاہیئے اگر حاکم اپنے کام کی فکر کرے تو محکوم کو اپنے کام کی فکر چاہیئے مالک کی شکر گزاری چاہیئے منصف
اور عادل حاکم والی ملک کو انعام الہی اور رحمت الہی اپنے حق مین خیال کرنا چاہیئے اپنے مالک خداوند
کی زیادتی عمر و دولت و اقبال کے خداوند تعالی سے ہر وقت استدعا چاہیئے چونکہ مین وقت گنجایش کم دیکھتا ہون
اس بیان کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ جب تک نیکونکا نام دنیا مین باقی رہے الہی ہمارے حضور پرنور نواب اعلیٰ

وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر صولت جنگ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دام اقبالہٗ کو روز افزون خوبیون کے ساتھہ زندہ اور سلامت رکہیو اور ہم لوگون کو ارادت اور وفاداری ونمک حلالی وخیرخواہی کی توفیق رفیق کیجیو امین۔

تقریر اعظم الامرا وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ

حضور انور دام اقبالہٗ نے جو از راہ نوازش و ذرہ پروری ہم چارون بہائیون اور حضرت عموی صاحب کی نسبت خصوصاً اور دیگر اہلکاران ذوی فہم کی نسبت عموماً کارہاے متعلقہ ہر ایک کی انجام دہی کے بارہ مین کلمات تحسین و عزت افزائی فرمائی یہ صرف حضور کی قدردانی کا باعث ہے کس لئے کہ جو کچہہ حسن وخوبی ادائی خدمت مین نسبت ہر ایک خدمت گزار کے ظاہر فرمائی گئی وہ صرف حضور ہی کی ادن ہدایات خاص اور توجہہ دائی کا نتیجہ ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سب خدمت گزارون پر مبذول ہوتی رہی ہین اور حضور انور دام اقبالہٗ نے ادن سب خدمات کو ہم لوگون کی لیاقت اور قابلیت کی طرف منسوب فرما کر ہم سب کو خاص اور عام کی نظرون مین معزز اور ممتاز فرما دیا ہم جان نثاران بے ریا حضور کی اس اعلیٰ درجہ کی قدردانی کا شکریہ ہزار جان سے ادا کرتے ہین ایزد تعالیٰ و تقدس ذات فیض آیات حضور پُرنور دام اقبالہٗ کو بایں قدردانی و قدر افزائے وعزت بخشی دائم سلامت وقایم رکہے۔ آمین ثم آمین۔

تقریر ممتاز الامرا معظم الملک صاحبزادہ حافظ و حاجی محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ناظم پرگنہ ٹونک

مین دل سے اپنے عملہ اور جملہ رعایاے پرگنہ ٹونک کی جانب سے جو بحکم بندگان عالی میرے زیر حکومت ہین بندگان حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ کی کرم گستری اور رعیت پروری کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اپنی خوش قسمتی پر زیر ظل عاطفت ایسے

رئیس والا تبار کے ہر ذرہ اظہار پر فخر کرتا ہون اسمین شک نہین کہ فیضان الطاف خسروانہ حضور عالی رعایا پر عام ہے اور
یہی باعث رفاہ رعایا و خوشحالی انام ہے مجھے بندگان عالی نے عرصہ تیرہ سال سے بعہدۂ نظامت ٹونک عز
افتخار بخشا ہے اس عرصہ مین سینے ہر ادنی و اعلی دارالریاست و پرگنہ صدر مین سے نوازش شاہانہ حضور کا شاکر پایا اور رعایا
مین سے جس کسی کو اپنا عرض حال و اظہار مطالب کرنے کی ضرورت ہوئی تو حضور عالی کی بہ نفس نفیس اوسکی دادرسانی
مین مبذول توجہات فرمانے سے اور ماتحت حکام وعدالت ہاے ریاست کی کارروائی پر اکتفا فرمانے سے ہمیشہ
رعایا کو خوش دل و کامیاب دیکھا یہ نتیجہ حضور عالی کے خیالات کے اصلاح پسند و معدلت گستری کا ہے جسکا ذکر مفصلاً
اسپیچ عالی مین صادر ہوا ہے۔ حضور عالی نے اس اسپیچ مبارک مین اظہار خوشنودی مزاج وہاج نسبت مجھہ جان نثار
دولت ابد قرین کے فرمایا زیادہ تر عزت افزائی و قدردانی ہے ہم لوگون کو اپنے آقاے ولی نعمت کی ترقی عمر و اقبال
و ازدیاد حشمت واجلال کے لئے دست بدعا ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالی تا بقائے عالم ذات ستودہ صفات بندگان
عالی کو یہین نوازش و معدلت گستری رعایاے ریاست ہذا کے سر پر سلامت رکھے اور اپنا حفظ و امان محیط مرکز
دولت ریاست فرماے۔ آمین یا رب العالمین۔

تقریر مرزا محمد نواب علی خان صاحب ناظم سائر ریاست ٹونک

الحمد للہ والمنۃ کہ آج وہ موقع اور وقت ہم فدویان کو ہاتھہ آیا جسکے اظہار اور بجاآوری مین دل کی امنگین طبیعت کے ولولے
امیدون کے جوش نکالے جاوین یعنی اپنے آقاے ولی نعمت کی رحم دلی کرم فرمائی عدالت گستری بندہ نوازی و
بندہ پروری تجدید قوانین ریاست تائید ارکان ریاست و بسالت ترویج احکام شریعت توسیع مہام ہدایت ترمیم امور سیاست
تکثیر خیر و سخاوت وغیر ذالک نظم و نسق جسکا شمہ و عشر عشیر یا خلاصہ کہنا چاہیئے اس وقت بیان منجانب سرکار ابد قرار دوام
فیوضہم اعلان پایا ہے سنتے تھے اور دیکھتے تھے اور ان ہدایات کا عمدہ اثر اور نتیجہ رعایا و برایا خصوص ہم ارادت کیش عقیدت
اندیشون پر مرتب اور موثر ہوتا رہا۔ اور ہو رہا ہے نہایت فخر اور افتخار کے ساتھہ دل سے شکریہ بندگان حضور دام اقبالہ
کا ادا کیا جاوے کیونکہ ہر ایک اہل خاندان وعہدہ دار اہلکار وابستۂ ملازمت بجاے خود غور کر سکتا ہے کہ ہر ایک کے
متعلقہ کامون مین بامداد انتظام سرکاری کیا کچھہ ترقی اور اصلاح نے کل نیک نامی سے دامن مقصود پر کیا لیس بلاریب سب

حاضرین دربار میری اس دعا کے شریک اور متفق ہونگے اسواسطے کہ مین اپنے متعلقہ کامون مین حضور ہی کی توجہ کا فائدہ بہت کچھہ دیکھتا ہون بہ ہر دوسرے محکمہ جات امورات ملکی و الی ریاست کی نسبت میرا یہ عقیدہ اور یقین کیونکر صحیح اور درست نہ پڑے گا حالانکہ شعبۂ سائر ریاست کے جملہ محکمہ جات اور کارخانہ جات کے مقابلہ مین ایک چیز ہے تاہم احقر کی اس تھوڑے زمانہ کی خدمت گزاری مین جو دستور العمل جدید ۹۴ سنہ اجرا پایا اوسمین بہ نسبت سابق صدہا اشیا اور اجناس کی معافی جو بہ پیشگاہ حضور والا سے فرمائی گئی اور پھر ۹۶ سنہ فصلی مین ترمیم دستور العمل کی ہوئی اور اوسمین جسقدر معافی حضور انور سے بنظر رعایا پروری بہ فاہیت و توسع مین آئی تو اوس سے رعیت کا نفع رعایا کو ۲۸۰۰۰ ہزار روپیہ کا حاصل ہوا اسیطرح ۹۸ سنہ فصلی مین دستور العمل پرگنہ چھبڑہ گوگور جدید ہوا اور اوسکے اجرا اور رعایت محاصل پانچ ہزار روپیہ کے ہونے سے رعایا نے باظہار شکریہ و ممنونی سرکار مین معروضی ابلاغ صدر کی اور نیز پرگنہ نیماہیڑہ و علی گڈہ مین بھی معافی محاصل مین فرمائی گئی جسکی تفصیل خالی از تطویل نہین ان جملہ تعداد معافی در رعایت محاصل سے جسکا محض فائدہ رعایا کو پہونچا ۳۷۰۰۰ ہزار روپیہ کی ہوئی اور اس رعایت کا یہ نتیجہ ہوا کہ پیداوار دیہات اور بوپار اور تجارت مین ترقی ہو کر بہ نسبت سالہاے ماضیہ ہر سال افزونی و آمدنی محاصل سائر مین ہونے لگی اسی نتائج انتظام و بندوبست حضور انور دام اقبالہ قابل قدر اور توصیف اولوالابصار ہے کہ اودھر معافی محاصل سے رعایا کو مشکور اور ممنون فرمایا اور ہر رقم محاصل سرکاری مین ترقی اور افزونی پیدا ہوئی ۔ لہذا احضر بالعموم اپنے متعلقہ کامونکے انتظام اور ہدایت پانے سے اور بالخصوص نسبت اون کلمات قدر دانی و منزلت افزائی کے جو اس ناچیز کی اصدار پائے مع الحیثیت رعایا اور اہل تجارت جنکو ہمیشہ تعلق سائر سے رہتا ہے شکریہ انعام و اکرام سرکاری کا بجا لاکے دعاے ازدیاد عمر دولت و اقبال اپنے آقاے نعمت مین مصروف ہو کر اس گزارش کو ختم کرتا ہے ۔ اسی ماہ اکتوبر ۱۸۹۲ء مین سید محمد موسے معتمد ریاست حاضر باش اجنٹی گونا و معتمد عدالت پرگنہ سرونج علاقہ راج گوالیار مقرر ہوئے اور میانجی عبد اللہ معتمد ریاست تہر موگیان متعلقہ پرگنہ نیماہیڑہ و معتمد عدالت پرگنہ نیماہیڑہ و علاقہ راج اندور مامور فرماے گئے ۔ بتاریخ دوم ماہ نومبر ۱۸۹۲ء میجر ٹی ۔ سی ۔ پیریس صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک دسپرنڈنٹ ریاست ہذا فائزوار الریاست ہوئے حسب معمول رشاعت و سلامی اتواپ عمل مین آئی ۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ صدر یوم شنبہ میجر تہارنٹن صاحب بہادر قائم مقام مشرقی راجپوتانہ ریاست جےپور سے فائز ریاست ہذا ہوئے ۔ اور اسی روز چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی مین تشریف لائے حسب دستور مستمرہ

صاحب بہادر ممدوح نعمت زائے متابعت وسلامی بعرض ظہور آئی۔ چندے قیام فرما کر بروز شنبہ آٹھ بجے دن کے صاحب بہادر مہتمم محکمہ بند و بست دربار ٹونک بھی بنا بر دورہ چھاؤنی دیولی ہوئے۔ اور اسی روز میجر ٹی سی پیرس صاحب بہادر مہتمم محکمہ بند و بست دربار ٹونک بھی بنابر دورہ دیہات پرگنہ ریاست ہذا روانہ ہوئے۔ بتاریخ ششم ماہ نومبر سنہ صدر روز یکشنبہ جنابہ نواب بیگم صاحبہ دختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ اہلیہ حضرت محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان صاحب بہادر ہزبر جنگ مرحوم و مغفور والی ریاست گلشن آباد عرف جاورہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ اسی ایام مین اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کا قصور حضور والا سے معاف فرمایا اور حسب الحکم سیّد احمد خلف الصدق بخشی الملک حافظ سیّد محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ و مولوی محمد عبد الرحمٰن خان سکرٹری کونسل دار الخیر اجمیر سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو ریاست ہذا مین لائے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر ۱۸۹۲ء حسب الحکم بندگان حضور پُر نور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ میرزا نواب علیخان صاحب ناظم سائرات بجائے مولوی سخاوت حسین خان وکالت ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ چنانچہ یہ پروانہ منجانب حضور پُر نور میرزا صاحب موصوف کو عطا ہوا۔

فضیلت و شرافت عنوان نجابت و دیانت نشان مرزا نواب علیخان ناظم سائرات بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد۔ در ینولا چونکہ تم نے کار متعلقہ خود کو بکمال امانت و ہوشیاری انجام کو پہونچایا اور تمہاری کوشش سے محاصل مین بھی توفیر ہوئی اور یہ تجویز خاص حضور نے تمکو اس کام پر بلا کسی کی سفارش وسعی کے تجویز فرمایا تھا بنا بر علیہ تم سے طبیعت حضور خوشنود ہوئی اور ترقی تمہاری بعہدہ وکالت سرکار حاضر باش محکمہ ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک فرمائی گئی۔ قلمی ہوتا ہے کہ کار متعلقہ کو بحسن خیر خواہی و امانت و جانفشانی انجام کو پہونچاتے رہو اور خریطہ ملفوف ہذا بھیجتا ہے بخدمت صاحب ایجنٹ بہادر پیش کردو اور جو تنخواہ عہدہ وکالت مذکورہ کی حسب تجویز کونسل منظور ہو چکی ہے وہی تنخواہ تمہاری مقرر ہوگی اطمینان رکھو فقط المرقوم چہاردہم ماہ نومبر ۱۸۹۲ء عیسوی بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہٗ شانہٗ۔ بقلم عبد الصمد محرر منشی خانہ

بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ ہجری مطابق یازدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۲ء مشفقی حافظ محمد عزیز الرحمٰن خان مصطفےٰ آبادی کاپی نویس مطبع محمدی ٹونک شاگرد حضرت میانجی عبد اللہ صاحب رامپوری نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ چنانچہ یہ قطعہ تاریخ انتقال سیّد علی رضا خلف اکبر حضرت سید میر نواب صاحب مرحوم سے یادگار ہے مصنف قطعہ تاریخ ہذا مؤلف کے ہمشیرہ زادہ ہین ناظم و ناثر یگانہ ہین۔ قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ۵

عزیزی کہ خوش نسبش بُد رحمن — بملک بقا شد ازین دار فانی
زہے خوشنویسی کہ کم دید دوران — چُنو سے بہ کتابت ہندوستانی
بہنگام تحریر کلکش ہمانا — بُدے ابر نیسان بگوہر فشانی
مداد از صفائے حروفش پدیدہ — اثر ریز چون سرمۂ اصفہانی
فصاحت بطرز کلامش مُؤلہ — بلاغت ازو یافتہ شیرین زبانی
ز رنگین سخن پردہ گوشش عالم — نمودے برنگ گلِ بوستانی
سن رحلت او رضا خوش رقم زد — بجنت خرامید — از دار فانی

۱۳۱۰ھ

بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر بندگان حضور موفور السرور دام اقبالہٗ بتقریب دورہ پرگنہ نہفت فرماے نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے عالیجناب وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب فیروز جنگ سی آئی ای نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ - حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست - محمد مصباح الدین پرائیویٹ سکرٹری - خان صاحب محمد نجف خان ممبر کونسل و مشیر قانون جوڈیشل - مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغۂ سرحدات و جنگلات وغیرہ وغیرہ اہلکاران ریاست ہمرکاب حضور والا تھے راستہ میں جاگیرداران و بیات نے حضور والا کی نہایت اہتمام کے ساتھ دعوتیں کین - اوّل روز موضع بواڑہ مین - دوسرے روز موضع کھٹانہ مین تیسرے روز موضع باوڑی مین بندگانِ حضور عالی متعالی دام اقبالہٗ منزل گزین ہوئے - دار الخیر اجمیر سے دو تین اسٹیشن ادہر سرکار دولت مدار ریل پر سوار ہو کر بجانب نیماہیڑہ روانہ ہوئے - بتاریخ بستم ماہ مذکور روز شنبہ بندگان حضور پُر نور دام اقبالہٗ سوا سات بجے ہنگام شام رونق افروز نیماہیڑہ ہوئے حسب دستور مستمرہ مشایعت و سلامی انواب عمل میں آئی - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر روز چہار شنبہ شاد صاحب اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ ٹھگی و ڈکیتی نے سنٹرل جیل ٹونک کو معائنہ فرمایا اور دو روز قیام فرما کر بتاریخ سی ام ماہ مرقوم الصدر راہی چھاؤنی دیولی ہوگئے - بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ صدر وقت دس بجے دن کے صاحب کلان اندور نے صاحب ایجنٹ بہادر مغرب مالوہ رونق افروز پڑاوہ ہوئے ناظم صاحب پرگنہ نے اپنی سرحد تک پیشوائی کی سوم جنوری سنہ مذکور کو تقریباً صاحب کلان بہادر مع سکرٹران وغیرہ منکار کو تشریف لے گئے صرف دو روز یہان قیام فرما کر بتاریخ چہارم ماہ مذکور صاحبان والا شان

جانب سوہت روانہ ہوئے - ناظم صاحب بڈلوہ صاحبان بہادر موصوف کو تا سرحد پہنچانے گئے - صاحبان عالی شان
بعد ملاحظہ کے خوشنودی مزاج اظہار فرما کر ناظم صاحب پرگنہ کو رخصت فرمایا بتاریخ بست و ہشتم ماہ جنوری سنہ صدر روز شنبہ
آٹھ بجے دن کے بندگان حضور فیض گنجور جو کہ بتقریب دورہ پرگنہ نیاہیڑہ کو تشریف لے گئے تھے پرگنہ مذکور سے بذریعہ
اسٹیشن ٹرین مراجعت فرمائے قریب ایک گھنٹہ کے دار الخیر اجمیر میں گاڑی ٹھہری گیارہ بجے اسٹیشن جگت پورہ
علاقہ سے پور پر فروکش ہوئے تھوڑی دیر قیام فرما کر اسٹیشن سے بسواری کالسکہ مع جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خان
صاحب بہادر کہ ٹونک تک ڈاک بیٹھی تھی بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور روز یکشنبہ سات بجے دن کے مع الخیر و عافیت رونق
افروز دار الریاست ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۲ء روز چہارشنبہ چار بجے دن کے کرنیل جی ایچ ٹریور صاحب
بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان مع اسسٹنٹ خود فائز دار الریاست ہوئے - بندگان حضور والا نے تا شاہراہ بند آب
قریب رود بناس صاحب بہادر ممدوح کی پیشوائی کی حسب معمول اتواپ سلامی سر ہوئیں دوسرے روز پنجشنبہ کو صاحب
کلاں بہادر واسطے ملاقات حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کے تشریف لائے یہ ملاقات نظر باغ کی رنگین کوٹھی
میں بغرض ظہور آئی کوٹھی مذکور کے دو طرفہ ایک کمپنی پلٹن کی مع مین باجہ اور بہت سے سوار صف بستہ کھڑے تھے
پونے بارہ بجے صاحب کلاں بہادر مع صاحب پولٹیکل بہادر اسسٹنٹ بنابر ملاقات تشریف لائے سپاہ صف بستہ
اور مین باجہ نے حسب آئین مستمرہ سلامی ادا کی - بندگان حضور فیض گنجور نے تا لب فرش صاحب بہادر ممدوح کی مشایعت
فرمائی اس دربار میں عالیجناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی
نائب الریاست - وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل - و برادران حضور پرنور صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ
ممبران کونسل - مولوی محمد عبد الرحمٰن خان سکرٹری کونسل - و حافظ محمد یوسف صاحب منشی خاص و میر منشی دربار ٹونک وغیرہ
وغیرہ اہلکاران ریاست موجود تھے صاحب کلاں بہادر راجستان نے تھوڑی دیر قیام فرمایا اس عرصہ قیام میں حضور نواب
صاحب بہادر سے گفتگوئے شوقیہ ہوتی رہی بعد ادائے رسم عطر و پان و ہار وغیرہ صاحب بہادر ممدوح رخصت ہوئے
دربار برخاست ہوا - حضور پرنور دام اقبالہ نے تا لب فرش استقبال کیا سلامی اتواپ حسب معمول سر ہوئی - اوسی دن
دو بجے دن کے حضور فیض گنجور بنابر ملاقات بازدید صاحب کلاں بہادر کے بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے - جمعہ کو سات
بجے صبح کے صاحب کلاں بہادر بہمراہی صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک و ڈاکٹر نیومین صاحب بنابر معائنہ جیل و شفاخانہ

مطبع و سنٹرل ہائے اسکول ٹونک تشریف فرما ہوئے ہر جگہ تھوڑی تھوڑی دیر قیام فرما کر قیام گاہ خود پر تشریف لے گئے
اوسی دن چار بجے شام کے بمقام والڑ ہسپتال جو دربار نے بصرف زر کثیر بنا بر آسائش زنان رعایائے خود ترتیب دیا
ہے دربار منعقد فرمایا - اِس ہسپتال کے مکان کو خوب آراستہ کیا گیا تھا جا بجا رنگ برنگ بیرقین خوشنما نصب کی گئی
تھین عمارت ہسپتال کے روبرو ایک شامیانہ بڑے تزک کے ساتھ نصب تھا اُسکے قریب بین باجہ کا اہتمام کیا گیا
تھا اس شامیانے کے تلے جملہ حضار دربار مجتمع تھے ہر ایک اہل دربار علی قدر مراتب اپنی اپنی جگہ پر جاگزین تھا -
ٹھیک چار بجے صاحب کلان بہادر و میجر تھارنٹن بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر و ڈاکٹر نوین صاحب و لیڈی
پیرس صاحب بہادر و ہمشیرہ صاحبہ میجر تھارنٹن صاحب بہادر و ہمشیرہ لیڈی پیرس صاحب بہادر رفائز والڑ ہسپتال ہوئے
صاحبان موصوفین نے عمارت والڑ ہسپتال کو ملاحظہ فرما کر خوشنودی ظاہر کی اور زیر شامیانہ کرسیون پر نشست فرمائی
بعد پندرہ منٹ کے بندگان حضور فیض گنجور بھی رونق افروز دربار ہوئے حاضرین دربار نے تعظیم دی بین باجہ نے
سلامی ادا کی بعد ازان حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ نے حسب الحکم حضور پرنور السرور ایک اسپیچ بتقریب افتتاح
شفاخانۂ زنانہ موسوم بہ والڑ ہسپتال حاضرین دربار کو کھڑے ہو کر سنائی اوس اسپیچ کی بجنسہ نقل ہے -

اسپیچ بتقریب افتتاح شفاخانۂ زنانہ موسوم بہ والڑ ہسپتال منجانب حضور پُرنور دام اقبالہٗ

ٹونک مین اسوقت تک کوئی زنانہ ہسپتال نہین تھا اکثر بوقوع حادثہ مستورات کی جانین تلف ہوتی تھین لیڈی ڈفرن
صاحبہ کی ڈالی ہوئی بنیاد جو واسطے رفاہ عام و علاج مستورات ہند کے تھے اوسی قابل رحم سلسلہ کے اثر سے ۱۸۹۰ء
مین وقت تشریف آوری کرنیل والڑ صاحب بہادر بالقابہ کے ٹونک مین زنانہ ہسپتال کا بنیادی سنگ اونکے مبارک
ہاتھون سے نصب کیا گیا تھا آج اوس ہسپتال کے افتتاح ہونے کی مجکو بیحد خوشی ہے کہ میرے شفیق میجر تھارنٹن
صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ میری ریاست کے و دیگر صاحبان اِس مبارک جلسہ مین رونق افروز ہین اور خاص کر مین اپنی
دلی دوست کرنیل ٹریور کے اس جلسہ مین موجود ہونے سے نہایت مشکور ہون جنکے ہاتھ سے اس مبارک رسم ہسپتال

کو ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ہر قسم کی مستورات میری ریاست کی رعایا کو اسکے جاری ہونے سے پورا آرام حاصل
ہو گا اس ہسپتال کی تیاری کا تخمینہ عہ/ روپیہ کا کیا گیا اب تک صرف عہ/ روپیہ تعمیر مین صرف ہو چکا ہے
اور ہنوز چودہ مکان اس ہسپتال کے احاطہ مین تیار ہوئے ہین جنہین چھہ مکان ہنود اور چھہ مسلمانون کے لئے اور
دو درزین قوم کے لئے جملہ چودہ مریضون کے رہنے کی گنجایش ہے اور معزز بیمارون کے لئے ایک مکان مین
چار کمرے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہین جسمین چار بیمار معزز رہ سکتے ہین اور وقت ضرورت آٹھہ شخص عام سکونت
کر سکتے ہین باقی روپیہ اون مکانات مین جو متعلقہ شفاخانہ زیر تجویز ہین یا دیگر ضروری عمارات مین جب ضرورت صرف
ہوگا اس بات کے اظہار سے بھی مین باز نہین رہ سکتا کہ ہندوستان مین جو نو بانو خیالات کو شایستگی و ترقی ہوتی
جاتی ہے یہ سب گورنمنٹ برطانیہ کے مبارک حکومت کا اثر ہے - رئیسون کو اپنی ریاستون مین شائستگی و رفاہ عام
جاری کرنے کی موقع بہت آسانی کے ساتھہ حاصل ہین باوصف اسکے ہم لوگ اپنے فرائض ذاتی کی جانب توجہ نکرین
تو کمال افسوس ہے حکام انگلشیہ یعنی صاحبان اجنٹ کے صلاح و مشورونکے ہم لوگون کو بہت قدر کرنا چاہیئے مین
یقیناً کہہ سکتا ہون کہ بمقابلہ حالت سابقہ کے مین نے اور میری ریاست نے اس بات سے جو فائدہ اُٹھایا ہے
یا ہر صیغہ کی درستی انتظام کی جانب میری توجہ کو ترقی ہوئی وہ درحقیقت لابیان ہے - مین اپنے دلی دوست کرنل
ٹریور صاحب بہادر و میجر تھارنٹن صاحب کے عمدہ مشورونکو کبھی فراموش نہ کرونگا آیندہ بھی صاحبان ممدوحین سے
یہ بھی امید رکھتا ہون کہ وہ اپنے مفید مشورون سے ہمیشہ مدد دیکر مجکو ممنون کرینگے کرنل ٹریور اب مین آپ سے یہ امید
کرتا ہون کہ آپ اس ہسپتال کو افتتاح کرین - آخر مین یہ تقریر اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ عالیہ حضرت ملکہ قیصرہ ہند کی حکومت
اور سلطنت کی بنیاد ہمیشہ مضبوط اور ترقی پذیر ہو - بعد سماعت اسپیچ صاحب کلان بہادر نے چند فقرے بجواب اسپیچ
کھڑے ہوکر ارشاد فرمائے کہ مجکو اس جلسہ مین شریک ہونے سے نہایت خوشی ہوئی یہ ہسپتال زنانِ باشندگانِ
ریاست کے لئے نہایت مفید چیز ہے آخر ختم کلام پر صاحب کلان بہادر ممدوح نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے اس وقت
اس امر کا نہایت افسوس ہے کہ کرنل والٹر صاحب جو کہ اس شفاخانہ کا بانی تھا جسکے نام سے یہ شفاخانہ ہوا ہے اوس کا
وجود اس دنیا مین نہین ہے بعدہ صاحب بہادر ممدوح الشان نے ہمراہ نواب صاحب بہادر تشریف لیجاکر اپنے ہاتھہ
سے ہسپتال مذکور کو افتتاح فرمایا بعد اوسکے رسوم افتتاح پانچ بجے شام کو دربار برخاست ہوا سب صاحبان دربار

رخصت ہوئے اِس دربار مین بروقت موجودگی حضور پرُنور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ وحکام والاشان یعنی صاحب کلان بہادر راجستان وصاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی وٹونک ودیگر حاضرین دربار کی رائے بہادر بابو ونایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ سے بجاعت بابو دامودر داس سپرنٹنڈنٹ شتہ پبلک ورکس کے بہ صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ دربارہ نشست خلاف تہذیب وخلاف آداب دربار کسی قدر تنازع ہوا چونکہ خلاف آداب دربار تھا اِسلیئے باعث ناخوشنودی مزاج حضور پرُنور وصاحبان والاشان ہوا اس جرم مین ہردو صاحبان کی نسبت یہ حکم حضوری نافذ ہوا کہ بابو ونایک راؤ ممبر کونسل جب تک صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجستان وصاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک سے اِس بے ادبی کی معافی نچاہین گے اور صاحبان ممدوح جب تک اونکا تصور معاف نفرماینگے آیندہ ہرگز کسی دربار سرکاری مین باریاب نہونگے اور صاحبزادہ احمد خانصاحب بہادر کو باوجود معافی صاحبان والاشان کے ایک سال تک دربار مین آنے کی اجازت نہوگی۔ کیونکہ یہ پہلے بھی اِس قسم کے امور خلاف وضع حضور کے مرتکب ہو چکے ہین شنبہ کو صاحب کلان بہادر راجستان بوقت ساڑھے سات بجے صبح کے مع اپنے اسسٹنٹ صاحب و ڈاکٹر نیومن صاحب بہادر راجستان نہضت فرمائے جانب جےپور ہوئے تیرہ فیر سلامی کے سر ہوئے صاحب کلان بہادر بندگان حضور فیض گنجور جناب نواب صاحب بہادر کے انتظام ومصروفی بکار دربار ریاست سے غایت درجہ رضامند وخوشنود ہوئے اور حضور کی تعریف اندرین باب بہت فرمائی یکشنبہ کو میجر تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی وٹونک بوقت سات بجے دن کے روانہ چھاؤنی دیولی ہوئے حسب معمول بانواب سلامی سر ہوئین شب شنبہ کو مقابلہ بنگلہ دربار کی جانب سے صاحب کلان بہادر وصاحب اجنٹ بہادر وغیرہ کی دعوت ہوئی جسمین خود حضور والا بھی تشریف لے گئے تھے۔ بتاریخ بست وہفتم ماہ جنوری سنہ صدر بعد بارہ بجے شب کے اہلیہ صاحبزادہ عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ بنت صاحبزادہ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ نے انتقال فرمایا۔ اور بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۱ھ اہلیہ صاحبزادہ عبدالقدوس خان خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ بنت صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب نے اِس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی قطعۂ تاریخ ہردو دختران صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر وصاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب برادران حضور انور دام اقبالہٗ منشی محمد عباد اللہ خان کاتب۔ مینجر مطبع محمدی ٹونک سے یادگار ہے ؎

حمیرا زاکیہ دو پاک صاحبزادیاں جنکی
نظیر اس وقت میں کم ہے شرافت میں شرم و عفت میں

حمیرا بنت صاحبزادۂ اسحٰق خانصاحب
وہ صاحبزادۂ ذیجاہ جو یکتا ہیں سطوت میں

شب جمعہ رجب کی آٹھوین تاریخ وہ بیگم
گئیں خوش تہا جو مطلب قرب رحمت قصر رحلت میں

وہ صاحبزادہ عبد الحمید خان ذی شان کی
بڑی بیٹی عفیفہ زاکیہ بہی خوش تہیں نہفت میں

کہ تہا قرب جوار رحمت حق اونکا بہی مقصد
رجب کی تیرہوین کو بدھ کے دن پہنچیں وہ جنت میں

ہوئے دو حادثے یہ ایک ہی ہفتہ میں غم افزا
جگہ کی غم نے ہر دل میں الم نے ہر طبیعت میں

نہیں جز صبر چارہ اور کیا بہی صبر تا امکان ہو
مگر مشکل ہے غم کا بہولنا اس رنج حسرت میں

مجہے تاریخ کی تہی فکر ہاتف نے کہا مجہسے
کہو۔ کاتب حمیرا زاکیہ ہیں قصر جنت میں

قطعۂ تاریخ انتقال پر ملال دختر صاحب زادہ حافظ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ از شاعر نازک خیال شیرین گفتار مولوی حکیم سید احمد علی صاحب المتخلص بہ سیماب ؎

چو صاحب زادۂ اسحٰق خان را
عقیب شادی آمد غم ہویدا

ز فوت دختر فرخندہ کردار
مسرت شد نہان رنج آشکارا

عزیزان را بدر افزود کاہش
برآمد از دہان خلق غوغا

شب آدینہ ہشتم از رجب بود
کہ در خلد برین شد منزل آرا

ز دہر رنج بخش افزا رفت خوش رفت
بگلزار جنان بہجت افزا

خداوند جہان بخشد بخلد تش
کنیز و منزل و گلزار و کالا

چو پرسیدم ز ہاتف سال فوتش
کہ ماند یادگار پیر و برنا

برآمد از لبش تاریخ بیباک
حمیرا گشت ہم بزم حمیرا

قطعۂ تاریخ ہائے انتقال دو صبیات صالحات جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر و جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادران حضور پرنور دام اقبالہم من نتائج فکر رسا حکیم مولوی سید سعید احمد صاحب المتخلص بہ اسعد سلمہ اللہ الصمد ؎

چون دو عفیفات پاک متقیہ محصنہ
متحدات الشرف متفقات العلا

هم گهر و هم جد و هم سن و هم مهر و پدر | اختر برج عفاف گوهر درج حیا
فرع یک اصل اصیل همسر پیوند جسم | بانو و سایه دو عفت و احسان را
تازه جوان نوعروس پیر خرد فخر نوع | گشته ز هدردی و همرهی عمده برآ
هفتم و دوم رجب جانب جنت شدند | یابند از باغ جنان یا شد از لخزاه جا
آن یک از اسحق خان سرور عالم بهم | بنت کبیره بد و متقیه پارسا
دوم ز عبد الحمید حسان کریم الشیم | دخت کلان تر بد و محصنه با حیا
هست عموم عموم کس نتواند شناخت | خویش ز بیگانگان واز ابوین اقربا
داب وقائع نگار ضبط چنین ماجراست | اسعد مغموم بود در سر تاریخها
گفت بیک مصرعه هاتف غیبش دو سال | حادثه کبری صبر ۱۳۱۰ھ - واقعه غم فزا ۱۳۱۰ھ
سال دعائیه حسبت آه کشید و بخواند | باد بهشت برین موطن یکی دعا ۱۳۱۰ھ

بتاریخ دوازدهم ماه رجب المرجب سنه صدر روز شنبه وقت صبح صادق جناب صاحبزاده حافظ محمد اکرم خان صاحب خلف اصغر حضرت نواب امیر الدوله بهادر شمشیر جنگ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ یہ قطعۂ تاریخ وفات ہے ؎

از سرای دہر اکرم خان برفت | باغ در چشم جہان چون راغ شد
از سر آه آبرو تاریخ او | ملہم غیبی بگفتا - داغ شد ۱۳۱۰ھ

بتاریخ سیزدهم ماه مذکور سنه صدر صاحبزاده مجید الله خان خلف جناب صاحبزاده احمد الله خان صاحب نے اس سرای فانی سے کوچ کیا - اسی ایام مین دختر صاحبزاده محمد الیاس خان صاحب خلف جناب صاحبزاده محمد اسحق خانصاحب بہادر سطوت جنگ نے بعمر یکساله اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت کی چنانچہ یہ قطعۂ تاریخ انتقال حضرت اسعد سے یادگار ہے ؎

بنت الیاس خان بہادر | یکساله گئی جہان سے رنجور
سب کو ہوا خاندان مین رنج | پر صبر کیا ہون تا کہ ماجور
الحق ہے قضا سے کسکو چاره | سب ہین حکم خدا سے مجبور

یارب نعم البدل بہت دے	دشمن غمگین ہون دوست مسرور
تاریخ دعا کی منکر ہے گر	اسعد کہو - ہو رضیعہ حور

۱۳۱۰ھ

اسی ایام مین حسب الحکم سرکار عظمت مدار دام اقبالہ مطبع محمدی کے لئے جو ایک نہایت عمدہ مکان تعمیر ہوا ہے اور فی الحال مطبع اوسی مین قائم ہے منشی محمد عباد اللہ خان کاتب مینیجر مطبع مذکور نے مکان مسبوق الذکر کی تاریخ مین یہ قطعہ کہا ہے

حسب ایمائے بندگانِ حضور	گشتہ تعمیر این بنائے سترگ
کلکِ کاتب نگاشت تاریخش	مطبع دلپسند خرد و بزرگ

۱۳۱۰ھ

جو کہ میجر ڈی - سی - پیرس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست دربار ٹونک عہدۂ اجنٹی ریاست الور پر مامور فرمائے گئے بنا بر علیہ حضور انور دام اقبالہ نے براہ بیدار مغزی و مصروفیت بکار دربار ریاست محکمہ بندوبست کا تعلق خاص اپنے ہی ذمہ فرمایا - اور اسی ایام مین صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر عالیجناب وزارت مآب بالقابہ جو ایک لائق اور تجربہ کار اور علم انگریزی سے واقف کار اور زبان فارسی وغیرہ سے بخوبی ماہر ہین اپنے والد بزرگوار کے پرائیوٹ سیکرٹری اور اسسٹنٹ صیغۂ مال کے عہدہ پر بجائے لالہ کلیان رائے کے مامور فرمائے گئے - بتاریخ دوازدہم ماہ شوال المکرم ۱۳۱۰ہجری مطابق بست و نہم ماہ اپریل ۱۸۹۳ء جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب برادر خورد حضرت وزیر اعظم بالقابہ کو بجناب حضور پر نور دام اقبالہ پروانہ متضمن عطائے خطاب و خوشنودی مزاج اقدس حضور انور مرحمت ہوا - چنانچہ پروانہ مذکور کی بجنسہ یہ نقل ہے -

عمو صاحب مجمع الطاف فراوان صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد در یولا از راہ عنایت و تفضلات و مزید قدردانی و توجہات پیشگاہ حضور با دولت و اقبال سے تمکو بخطاب (امیر الامرا معین الملک صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر غالب جنگ - مخاطب فرمایا گیا بنا بر علیہ قلمی ہوتا ہے کہ قدردانی و عنایات حضور فیض گنجور سے مطمئن ہوکر مدام جویاے رضامندی حضوری ہو اور حضور یقین فرماتے ہین کہ اگر کوئی کام ریاست تم سے لیا جاوے گا تو تم اوس کام کو بھی خوب ترین وجہ حسب منشاے حضوری انجام دے سکوگے طبیعت حضوری متوجہ بحال عقیدت اشتمال خود تصور کرو اور پروانۂ ہذا کو سند خوشنودی مزاج سرکار فیض مدار تصور کرکے بسند اپنے پاس رکھو فقط المرقوم بتاریخ ۱۲ شوال ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۹ - اپریل ۱۸۹۳ء بموجب حکم حضور فیض گنجور دام اقبالہ نگاشتہ شد بقلم محمد عبد الصمد محرر منشی خانہ -

بتاریخ بست وپنجم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۰ھ ہجری شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب با دختر فرخندہ اختر صاحبزادہ محمد یعقوب خان بصد توزک عمل مین آئی۔ مولف نے حسب فرمائش یہ سہرا ایک مبارکباد اس تقریب فرحت قریب مین کہے

سہرا

اہل محفل ہوئے بیہوش جو دیکھا سہرا
مطلعِ نور کہ ہے نور کا ترکا سہرا
واہ رے طرز ادا واہ رے آویزشِ ناز
بدہی مالا ہے عجب طرفہ ہے کنگنا سہرا
تہا عجب کیسے خریدے گا دلِ عالم کو
روح بنکر مرے قالب مین سما یا سہرا
خضر کی عمر سے الیاس کی ہو عمر سوا
بے سبب جہک کے نہین پاؤن تک آیا سہرا
سر سے بندھے کے یہ توقیر بڑی سہرے کی
غیرتِ سلک گہر ہے ترے سر کا سرپیچ
ہو مزا وار و مبارک یہ گھڑی سہرے کی

شعلۂ طور کہ ہے برقِ تجلا سہرا
خیرگی دیدۂ بینا کو ہے اسکے فروغ
کیا دکھاتا ہے لٹک کر مجھے لٹکا سہرا
پہول سکتے ہین ہین آئینۂ رخ سے تیرے
کھل گیا عقدہ کہ ہر گانٹھ کا پورا سہرا
تا رہین تار شعاعی تو گلِ مہر ہین پہول
یونہین سر سبز رہے باری تعالیٰ سہرا
سہرا دیگر بنا بر تحفظ اربابِ نشاط
سرفرازی ہوئی کلغی کو سر نوشہ سے
رشک سیارہ ہے ہر ایک لڑی سہرے کی
آبرو آکے سر بزم جو گا یا اسکو

حسن ترکیب عجب تاب و تجلی یہ کچھہ
برق چمکی کہ ترے چہرہ سے سر کا سہرا
ہین رباعی عناصر کے یہ چارون مصرعے
لب شیرین سے ہے طوطیِ شکر خا سہرا
شکل مردم مری آنکہونمین کبھی وہ صورت
کنگنا مہتاب تو ہے عقد ثریا سہرا
آبرو میرے بنے کی ہے بلائین لیتا
عقد پروین بنی ہر ایک لڑی سہرے کی
منہ سے دولہا کے ہے یہ بات بڑی سہرے کی
تجہہ پہ افضال الٰہی رہے دائم الیاس
سب محل مین کچہہ عجب دہوم پڑی سہرے کی

مبارکباد

شادی الیاس کی مبارک ہو
دہوم ہے اک طرف سلامت کی
کہہ رہے ہین دل و جگر باہم
فضلِ خالق سے تمکو اے صابر
آبرو تم بھی شوق سے کہدو (تخلص ہر دو نوشہ)

عیش تا زندگی مبارک ہو
کہہ رہا ہے کوئی مبارک ہو
سبکو یہ دل لگی مبارک ہو
عمر بہر یہ خوشی مبارک ہو
یہ ہنسی یہ خوشی مبارک ہو

لطف ڈونون کا بزم کا وہ سمان
یہ دکہایا اثر دعاؤن نے
ایک سے اک محل مین کہتی ہے
خوش رہین دست ہون علیہ پامال

مصحف اور آرسی مبارک ہو
بزم شادی رچی مبارک ہو
جشن شادی اری مبارک ہو
سبہہ گھڑی یہ اچی مبارک ہو

بتاریخ بست وششم ماہ اپریل ۱۸۹۳ء صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ وارد ٹونک بتقریب تعزیت جناب صاحبزادہ احمد علیخانصاحب مرحوم

خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ صاحبزادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ مغفور کے کانپور تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر موصوف نہضت فرمائے چھاؤنی دیولی ہوئے۔

اسی ماہ سال مین مرزا محمد مظہر علیخان خلف مرزا محمد اکبر علیخان صاحب ناظم پرگنہ سرونج براہ وفور قدردانی ومزید مہربانی عہدۂ نظامت سائرات صدر ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ بتاریخ سوم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ وجناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بنابر قدمبوسی والد ماجد خود راہی بلدۂ بنارس ہوئے

بتاریخ ششم ماہ مذکور سنہ صدر پونے دس بجے دن کے بندگان حضور والا نے بنظر اصلاح وانتظام ریاست پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک مع چند اہلکاران ومختصر سامان قصد دورہ فرمایا ہنگام روانگی اتواپ سلامی سر ہوئین حضرت وزیر اعظم بالقابہ بسبب ناسازی مزاج کے ہمراہی حضور پرنور السرور سے مقصر رہے حضور والا نے جیپور سے ریل گاڑی پر سوار ہو کر اسٹیشن باسودہ پر نزول اجلال وحلول اقبال فرمایا۔ ناظم صاحب سرونج ودیگر اہلکاران ومعززان وجاگیرداران پرگنہ مذکور نے تا اسٹیشن مرکوز استقبال کیا۔

بعد ازان حضور والا نے فائز سرونج ہو کر دیہات پرگنہ کا دورہ فرمایا اور مقدمہ غبن رقوم سائر وغلہ بر کے تحقیقات انفصال کو پہونچایا۔ بعد ختم دورہ پرگنہ سرونج حضور معدلت نشور پرگنہ چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے وہانکا بھی انتظام قرار واقعی فرمایا۔ ازان بعد حضور والا پھر پرگنہ چھبڑہ سے پرگنہ سرونج مین تشریف فرما ہوئے۔ اور جو کچھہ انتظام پرگنہ مین خرابی معائنہ کی اوسکی اصلاح فرمائی۔ بتاریخ بستم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء سلسلہ تار برقی از چھاونی دیولی تا ریاست ٹونک قائم ہوا اور پیغامات تار کی آمدورفت نے آغاز پایا اور تار کا تعلق خاص ڈاکخانہ سے رکھا گیا۔

بتاریخ بست وششم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ء حسب الحکم حضور پرنور دام اقبالہ محمد حسن مرزا خانصاحب پرنسپل سررشتہ تعلیم راہی نیماہیڑہ ہو کر بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور ہنگام شام فائز پرگنہ مذکور ہوئے اور بصلاح ومشورہ ناظم صاحب پرگنہ مسطور مدرسہ انگریزی وعربی وہندی وغیرہ تجویز کیے بتاریخ بست ونہم ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ بوقت سات بجے دن کے سیٹھہ چتر بھوج سالڑہ کے مکان پر جلسہ افتتاح مدرسہ منعقد ہوا جس مین ناظم صاحب پرگنہ وجملہ اہلکاران وملازمان سرکاری ورؤسا نیماہیڑہ وساہوان وغیرہ حسب درخواست پرنسپل صاحب شامل تھے۔ پرنسپل صاحب نے ایک مختصر اسپیچ متضمن بر فوائد قوم حاضرین جلسہ کے روبرو پڑھی چنانچہ اوس اسپیچ کو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آج بڑی خوشی کی بات ہے اے حاضرین جلسہ کہ مین حسب الحکم جناب آقائی نامدار سرکار ابد قرار حضور فیض گنجور جناب مستطاب

خدیو زمین و زمان قبلۂ عالم و عالمیان جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولتجنگ ۔ جی سی
آئی ۔ ای دام اقبالہ و اجلالہ مدرسہ کے افتتاح کیواسطے اس پرگنہ مین آیا ہون اس پرگنہ مین کوئی مدرسہ نہین ہے کہ جس مین فارسی یا
اُردو یا ہندی وغیرہ کی تعلیم دیجائے اسی سبب سے اکثر بچے جنکی عمر علم حاصل کرنے کی ہے آوارہ پہرتے ہین یہان تک کہ
قرآن شریف بھی بہت کم بچونکو پڑہایا جاتا ہے چونکہ ہماری سرکار دولتمدار حضور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ کی توجہ کامل انتظام
مالی و ملکی کیطرف علی العموم اور جانب تعلیم و شائستگی رعایا علی الخصوص مبذول و مصروف ہے ۔ باین دلیل کہ صیغہ تعلیم ریاست
ٹونک مین بعہد ہمایون مہد حضور فیض گنجور جاری ہوکر ترقی پذیر ہوا ہے اور برابر ترقی پر ہوتا جاتا ہے اور بہت کچھ اشاعت علم
و ہنر عہد حضور پرنور مین ہوچکی ہے اور روز بروز ہوتی جاتی ہے پس بندگان عالی متعالی حضور انور دام اقبالہ نے بہنگام
دورہ اس پرگنہ کی رعایا کو جاہل و محروم از علم پاکر براہ دریادلی و علم گستری و ہنر پروری بنظر بہبودی و شائستگی رعایا اس پرگنہ
کیطرف خاص توجہ و عنایت کو مبذول فرماکر حکم محکم بابت اجراے مدرسہ نافذ فرمایا ہے چنانچہ آج اوسی مدرسہ کے افتتاح کا
یہ جلسہ ہے جسمین آپ سب صاحب براہ عنایت تشریف لائے ہین اس مدرسہ مین بالفعل حسب تجویز ناظم صاحب آپ صاحبونکی
خواہش کے موافق ایک مدرس انگریزی بنا بر تعلیم انگریزی و فارسی و یک حافظ قرآن شریف براے تعلیم قرآن مجید و اُردو و یک
مدرس ہندی تعلیم ہندی و حساب دُوکانداری مقرر کئے گئے ہین اور جسقدر کہ آپ صاحبونکا شوق تعلیم بڑہتا جائیگا اوسی قدر
اس مدرسہ کے عملہ مین سرکار سے ترقی ہوتی رہیگی اب اس مدرسہ کی ترقی آپ سب صاحبون کی دلی کوشش و شوق پر منحصر ہے
یعنی آپ سب صاحب اپنے اپنے فرزندون اور اپنے عزیز و اقارب کی اولاد کو اس مدرسہ مین پڑہنے کیواسطے بہیجنے کی پوری
کوشش کرین اگر آپ سب صاحب ساعی ہوئین گے تو امید واثق ہے کہ یہ مدرسہ بہت جلد ترقی پکڑ جائیگا اور جسطرح کہ پڑہے لکہے
اس شہر مین معدوم ہین اوسی طرح ان پڑہ اور جاہل نہایت کم بلکہ بالکل ناپید ہوجائین گے اب آپ سب صاحب و تمام
رعایاے پرگنہ ٹہابرہ پر فرض اور واجب ہے کہ حضور فیض گنجور خلد اللہ ملکہ کے اس مرحمت خسروانہ و رعایا پروری کا دل سے
شکریہ ادا کرکے علم و ہنر سے مستفیض ہون اور دعای دولت حضور مین راتدن مصروف رہین الٰہی ہمارے آقائے نامدار سرکار
دولتمدار کو باین رعایا پروری و علم گستری ابدالآباد سلامت باکرامت رکہہ اور تمام قلمرو سرکار مین اسقدر اشاعت علم فرماکہ رعایای
حضوری مین کوئی متنفس جاہل و بیعلم نرہے اور رونق ریاست کو خیر و برکت سے بہردے آمین ثم آمین ۔ آخر مین جناب
ناظم صاحب کے اس امداد فرمائی کا جو کہ تجویز مکان مدرسہ و دیگر تمامی امور رفاہی مدرسہ مین مجکو دی ہے تہ دل سے

شکریہ ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جناب ناظم صاحب کی توجہ سے یہ مدرسہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا = حضور انور پرگنہ سرونج سے
بتاریخ سوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق ہیجدہم ماہ جون سنہ ۱۸۹۳ع یوم یکشنبہ سوا دس بجے دن کے نہضت فرماے دار الریاست ہوئے
اس دورۂ انتظامی پرگنات مین حضور والا نے ناظمون کی جو جو تعلیمیان ملاحظہ فرمائین اونکا انتظام والصرام پورا پورا فرمایا - مرزا محمد اکبر علی
خانصاحب ناظم پرگنہ سرونج بوجوہات چند در چند جسکی تفصیل سرسری بھی لکھنا درد سری سے خالی نہین صرف یہی فقرہ تل
اپنی پوری دلیل کا پتہ دے رہا ہے مرزا صاحب کا دربار نے استعفا منظور فرمایا مرزا صاحب ٹھنڈے ٹھنڈے دہلی تشریف
لے گئے اور حضور والا نے پیشکاران و تحصیلداران پرگنہ سرونج کو موقوف فرمایا یہ کارروائی پولیٹکل تحت ریاست و رعایاے پرگنہ
سرونج باحسن وجوہ عمل مین آئی اور منجانب حضور والا افضل الامرا انتظم الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ
برادر حقیقی حضور انور دام اقبالہ پرگنہ سرونج کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے -

برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز و افر تمیز افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ طال عمرہ
بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - دریمولا جو انتظام پرگنہ سرونج روبانحطاط لایا تمکو ناظم سرونج مقرر فرمایا گیا تمکو چاہیے کہ
سرونج پہونچکر کام نظامت کا اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ سے سنبھال لو اور کار نظامت
اس طرح انجام کو پہونچاؤ کہ جو امور مراتب انتظامی مین خدشے رونما ہوئے ہین اون سبکی درستی بوجہ احسن عمل مین آئے اور کاروبار
متعلقۂ نظامت کو روز بروز شایستگی حاصل ہو اور اہلکارون مین حسب گزارش تمہارے حسام الدین پیشکار فوجداری مقرر کیا گیا اور
محمد فاروق کو کہ تین برس سے کار سرکاری انجام دیتے ہین پیشکار مال مقرر کیا گیا ان دونون سے اس خدمت کو لیتے رہو اور
دو سو روپیہ ماہانہ تمہارا عہدۂ نظامت فوجداری مقرر ہے یہ عہدہ تمہارے نام بدستور مع تنخواہ مستقل ہے اور اب جو تم سرونج
بھیجے جاتے ہو بابت انجام رسانی خدمت نظامت تین سو روپیہ تمہارے نام مقرر کئے گئے تاریخ پہونچنے سرونج یہ ماہانہ تمکو بلا
وضعات و کسرات تا انجام رسانی خدمت نظامت ملتا رہیگا پیشکاران و تحصیلداران و گرداوران و عملۂ ماتحت سے جس کسیکی کارروائی
تمکو ناپسند معلوم ہو نسبت اوسکی گزارش کرو حسب گزارش تمہارے لحاظ مناسب صادر ہوگا اور جو تم بمقام سرونج پہنچکر درخواست
مزید ضابطہ کی ارسال کروگے اوسپر بھی توجہ فرمائی جائیگی اور جو چوری و ڈکیتی و قزاقی مویشی و رہزنی اور دیگر امور ناجائز کا پرگنہ
مین ایسا ہی انتظام کیا جائے اور دار و گیر مجرمان و بدمعاشان مین کامل سرگرمی رہے اور جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سزائے
قانونی سے وہ شخص ہرگز محفوظ نہ رہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم دکھہ درد ہر ایک کا غور سے سنوگے

تم سب کام ایسے کروگے کہ قصبہ و دیہات مین آبادی کو ترقی ہو- اور دست برد رہزنان سے رعایا کو پوری امنیت حاصل رہے جو کوئی اپنے دکھہ درد کی عرضی پیش کرے اوسکا تصفیہ نظر بر احقاق حق عمل مین آئے اور جو حکمنامہ ملفوف پروانہ ہذا ہے اوسکو علی الاعلان گوش گذار رعایا و برایا کیا جائے بلکہ ایک مجمع معززان اہل شہر و عہدہ داران منعقد ہوسکے روبرو مضمون اوسکا باواز بلند پڑہوا دیا جائے اور تمکو اس بات کی اجازت دیجاتی ہے کہ اپنے ماتحتان سے جس کسیکو معطل کرنا ہو یا تبدیل کرنا چاہو اوسکی تمکو اجازت ہے حسب ضرورت اوسکی اطلاع کرتے رہو فقط   المرقوم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ ہجری زبانی نائب صاحب بہادر بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ مطابق بست و یکم ماہ جون سنین صدر شیخ محمد انوار الدین صاحب ناظم پرگنہ چھیترہ نے بعارضہ ردگردہ انتقال کیا- بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ مطابق ہفتم ماہ جولائی سنین صدر جشن سالگرہ حضور پر نور دام اقبالہ نہایت دہوم دہام سے بمعرض ظہور آیا چنانچہ مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ہے

زہے بامر دوام تو عالی مامور
زبستن کمر ز فخر تو قیصر و فغفور

زتاک روضۂ جاہ تو از نسیم صبا
فتد بطارم افلاک خوشۂ انگور

ہمین بمدح تو جاییکہ آشکار شود
ماثر برکات از نواصی جمہور

نہیب نام تو در رزم گہہ در اندازد
تزلزلیکہ بگیتی درآید از دم صور

خیال مہچو رائے تو در دل خورشید
چنانچہ شعشعۂ برق ستر شب دیجور

زعکس شمسۂ سیمای تو مجسم عقل
کند مطالعۂ صفحۂ سنین و شہور

چنان حسود تو در رنج و غم گرفتارست
کہ طبع عافیت از نسبتش شود رنجور

بفکر وصف ضمیرت شود بعقل سلیم
تحیریکہ بموسیٰ شد از تجلی طور

باحتمال چنانت برون کند ز دماغ
صبا بعطسۂ عنبر فشان بخار بخور

خیال شمسۂ رایت گر آورد بہ ضمیر
ز پشت آئنہ سر کشد تجلی بطور

زبسکہ عدل تو در دہر طرح صلح فگند
بود ز چنگ عقاب آشیانۂ عصفور

توہم بغور نظر بین کہ از خزینۂ طبع
نثار مدح تو کردم لآلی منثور

بذوق نغمۂ من ہر کہ آشنا گردد
چکد ز ہر بن مویش ترانۂ منصور

ایں دولہ کہ چرخ از سپاس فطرت
ندید چو تو امیر مظفر و منصور

حساب عمر تو از سال و مہ تواں کردن
اگر شود بخرد دور آسمان محصور

ہمی رود بحسود تو حالتے زملال
کہ روز حشر زباد فراہ فسق و فجور

اگر ز بزم تو زاہد برد خبر داند
کہ میکند بعبث آرزوی حور و قصور

حساب بذل و عطائے تو بلنو اندکرد
مگر کسیکہ کند حصر موجہای بحور

اگر حجاب ضمیر تو مرتفع گردد
محال عقل شود احتمال سایہ و نور

زبسکہ رائے تو در حسن و قبح تجربہ کرد
کند فلک بصلاح تو انتظام امور

قضا عتاب کند بر مآثر افلاک
اگر شود بضمیر تو خواہشی مخطور

شود ز صیحۂ قہر تو بر دل اعدا
ہمان اثر کہ بکون و مکان ز نفخۂ صور

اگر نہیب تو در دہر عشہ عام کند
بنور نار شود در وصل ہمدگر مخطور

ورای راحلہ بخشد ہزار بدرۂ زر
اگرچہ قیصر و خاقان فرستم این منشور

سواد لفظ چنان از لوامع معنی
کہ از مداد شب افروز مشعلۂ کافور

چو طبع من بطریق طلب عرق ریزد
شود ز چشم جہان بین عقل کل مستور

زبسکہ معنی رنگین نیاورد تسلیم ‖ درو تجلی جلوہ ازبیاض این سطور
ز رشک دانہ نظر کن تراوش کافور ‖ زحسن شاہد معنی مپرس زیور او

ہزار غوطہ بدریای فکر تا زنم ‖ نیاورم بکف این گونہ لولوی مبرور
اگر بجائزۂ این جواہر شہوار ‖ کنی بہ بندگی خویشتنم امنظور

ازان خوش ست کہ بخشی ہزار بدرہ زر ‖ کہ نیست در خور اشرف عطیہ مشہور
ہمین سزد کہ درآرم بمعرض تقریر ‖ بآن قدر کہ مرا ہست شوق بزم حضور

ولے زطعنۂ ارباب ذوق میترسم ‖ کہ در قفایہ نعمت زنند لاف شعور
ولے عجب کہ چو خصم تو مستحق قدیم ‖ بود بحسرت شداد جاودان مہور

بجرئتم کہ چہ سر زد زما گناہ عظیم ‖ کہ شد زصورت احباب خاطر تو نفور
اگر تو فرق کنی در میان دشمن و دوست ‖ شود ثبات تو مصئون ز انقلاب دہور

ازان سبب کہ نگردد بخاطر تو گران ‖ کنم سخن بدعای تو ختم بر دستور
ہمیشہ تا کہ وزد از ہبیب یاس امید ‖ سموم غم بریاض دل و نسیم سرور

ریاض عمر تو باد از نسیم عیش و نشاط ‖ چنانکہ خاطر ارباب معرفت از نور
بہ نیش تیر خدنگ حوادث افلاک ‖ دل حسود تو باد آشیانۂ زنبور

بتاریخ بست و چہارم ماہ ذی الحجہ مطابق ہشتم ماہ جولائی سنین صدر میجر تہارنٹن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک رونق افروز ٹونک ہوئے۔ حسب معمول مشایعت و سلامی اتواپ عمل مین آئی۔ اسی سال ہجری مین بمشکوی جناب صاحبزادہ حامد خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد عبدالکریم خانصاحب مرحوم فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حیات خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ولادت جناب نواب محمد سلیمان بہادر اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

چو حامد خان بہادر یافت فرزند * بافضال خدای پاک و یکتا * اسد از بہر تاریخ ولادت * دلم گفتا۔ مکرم بخت بادا [۱۲]

اسی ایام مین محمد خان داروغہ سائر امیر گنج نیٹو ڈاکٹر نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کوچ کیا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ وفات ہے ؎

محمد خان چو رفت از دار دنیا ‖ بسا رفتند و خواہد رفت عالم
چو فکر سال تاریخ آبرو کرد ‖ سر بزم جہان بگرفت و بنوشت

بشد زین جہان بیرون زین دار فانی ‖ کہ دنیا نیست ملک جاودانی
ز نقد فضا بستہ زنوحہ خوانی ‖ محمد خان کتاب زندگانی

اسی ایام مین مولوی حکیم سید احمد علی صاحب سیماب نے مصرعہای تضمین غزل حافظ شیرازی پر متضمن حال محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کیا خوب فرمائے ہین شعر فارسی سے مصرعہائے اردو کیا دست و گریبان ہین۔ بطور عبرت لکھا جاتا ہے۔

محمد شاہ نے بازیچۂ عشرت مین جو [illegible] ‖ الٰہی آئے نکو دولت پہ بگڑا کھیل جب سارا
بنایا رہنمائی نے تمیز عقل کو یارا ‖ [illegible] عروج تخت کا تارا

ہوئے رہزن جو ادس کے ساقیان مست مہپارا
تمنائی ایک کی گونا صحو نے لاکھہ سر مارا

نہ پایا جب کوئی اقبال و بخت و جاہ نے چارا
طلب میں شاہ ایران کی ہوئی یوں سرو دارا
اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

ہوا آگاہ جب اِس حال سے سلطان نصرتمند
شہ نادر لقب گردن بر انداز دشمن بند
زبس تھا ہند و ایران میں ہمیشہ سے دلی پیوند
تاسف سے رہا یہ سنکے نادر شہ غمین یکچند
لکھا آخر کو اک مکتوب بالفاظ ہمہ معنی قند
بنام بادشاہ ہند عشرت کیش جم مانند
کئی بھیجے سفیران سخن پرداز دانشمند
زبانی بھی کہا اونسے سنا دینا اسے یہ پند
نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوستر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

سفیروں نے نہ پایا جب حضوری کا کوئی اسلوب
مہینوں تک نہ آیا ہاتھ اونکے وہ مطلوب
گئے وہاں سے واپس دیکے صفدر جنگ کو مکتوب
کیا آگاہ حال ہند سے آقا کو اپنے خوب
یہاں تھا بادشاہ ایسا ہوائے نفس کا مغلوب
کہ عز و ذکر می و ساغر تھا کبھی اوسے محبوب
نصیحت کرنیوالا جب ہوا کرتا کوئی معتوب
امیروں کی زبان پر تب یہ آتا نغمہ مرغوب
فغان کین لولیان شوخ شیرین کار شہر آشوب
بردند صبر از دل کہ ترکان خوان یغما را

سفیروں کی زبانی جب ہوئی اِس حال کی تجدید
تو کی فرماندہ ایران نے عزم جنگ کی تشدید
لئے ہمراہ سوار اک لاکھ اور کی کوچ کی تمہید
ہوئے حاضر جلو میں بخت اور فتح و نصرت و تائید
وہاں نکلا نہ کار آل کار سے کچھ پاس کچھ امید
یہاں ہر شب شب قدر طرب ہر روز روز عید
اودھر یلغار پر تھی افسران فوج جنگی تہدید
ادہر خلوت سرا میں ساقی مہوش کو یہ تاکید
بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت
کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلا را

فرد پر آگیا جب طوس سے شاہ تہور خو
وہاں اک اور خط لکھا کہ اب ہشیار ہو جاؤ
نہ پایا جب جواب اونکا ہی تب تو سخت برہم ہو
لیا کابل کو اور فرمایا اب لاہور کو بھی لو
امیروں کو لکھا جب اہل ہند نے کہ اب سنبھلو
کہا سنکے سعادت خان سے تم عرض خبر کر دو
سنایا حال اِس نے عین روز جشن میں شہ کو
کہا یوں بیخودی میں شاہ نے سن اے نصیحت گو
حدیث از مطرب و مے گوی و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

غرض اس روز رکھکر عذر مے شہ ہو گئے بے غم
کہا کل دیکھکر لشکر کو دینگے حکم نہضت ہم
لئے فیلان جنگی نہ ہزار اور توپیں اژدر دم
ہوئے آراستہ ہو ہو کے لشکر پیش بیش و کم
سحر قلعہ سے آیا کوتلہ پر شاہ رشک جم
چنے سب تین لاکھ اتنی سواران قضا توام
نکلکر دوسرے دن شہر سے با حسرت و ماتم
عزیز مصر عشرت نے کہا آنکھوں میں لاکر نم
من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم

کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

ادہر غفلت سے ادراک اس شہ کو خواب مین گذری
محمد شاہ نے بھی پھر تو بڑھنے کی اجازت دی
امیر خان دوران خان کی ہمت و شجاعت کی

اودہر لاہور سے بھی شہر ایران نے سبقت کی
مقابل جب ہوئے لشکر تو باہم جنگ کی ٹھہری
زبان خامہ سے تعریف ہرگز ہو نہین سکتی

سنا جب فوج نادر شاہ پانی پت پر آ پہونچی
زمین پر تین دن تک برق تیغ و تیر کی چمکی
ز عشق ناتمام ماست حسن یار مستغنی

بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روی زیبا را

ہوئی جب گرمی بازار عرض جوہر ذاتی
عوض مین مایہ جانکے متاع نیکنامی کی
جو کی نادر نے ان گستاخیون سے معذرت خواہی

جو تھے ہندی اصل اونہون نے بھی چورایا آبرو بیچی
گریز و قتل لشکر سے شکست فاش جب پائی
محمد شاہ نے ہنسکر کہا اسے مایہ خوبی

خریداران ننگ و نام نے بیع و شراء یون کی
ملا تہا شہ ایران سے جا کر خسرو ہندی
بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

ہوا سعدین برج جاہ و حشمت کا قران حافظ
عیان ہے پہر جہان مین صورت امن و امان حافظ
سنا ہے مینے اسعد کی زبانی یہ بیان حافظ

ہلا اہل ہند سے پہر موافق آسمان حافظ
ہوئے جب صلح کر کے دونو باہم شادمان حافظ
کہ پہر سید احمد سعید نکتہ دان حافظ
کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را

ہوئی شکل جدال و قتل عالم سے نہان حافظ
ہوا پہر ایک دار الملک کو اپنے روان حافظ
غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخوان حافظ

واضح رائی ناظرین باتمکین ہو کہ محمد شاہ بادشاہ کا نام ایام شاہزادگی مین روشن اختر تہا اوسکا مختصر حال بارین منوال ہے کہ بہادر شاہ عالمگیر اورنگ زیب کے بیٹے نے باپ کے بعد سوا پانچ برس بادشاہت کی لیکن اسکے بعد امیرون مین باہم اختلاف واقع ہوا اور تخت کے وارثون مین ایسی جنگ و جدال ہوئی کہ ایک سال مین کئی شاہزادے مارے گئے آخر فرخ سیر تخت نشین ہوا مگر وہ عیش و عشرت کا ماتی تاج شاہی کو سر پر سنبھال نہ سکا بلکہ وزیر اور سپہ سالار جو اسکے معاون تھے اونکے مارنے کے درپے ہوا۔ جب وزیر اور سپہ سالار نے بادشاہ کا یہ رنگ ڈہنگ دیکہا تو چہ مہینے مین پے در پے دو اور شاہزادے بہولے بہالے ڈہونڈ ہکر تخت پر بٹہالے۔ یون تو شاہزادے بہت سے نظر بند پڑے تھے مگر انہین ایسا عقل کا پورا مد نظر تہا جو پتلی کی طرح انکے اشارے پر چلے۔ آخر روشن اختر شاہزادہ بہادر شاہ کا پوتا سلیم گڑہ مین قید تہا چند امرای دولت نے اوسکو لا کر تخت پر بٹہایا اور تاج سر پر رکہکر محمد شاہ بادشاہ غازی بنا دیا پہر باہم امیرون مین اختلاف واقع ہوا وزیر اور سپہ سالار مارے گئے

اور انکی قوم کا نام ونشان دربار سے بالکل مٹ گیا تو بادشاہ کی رنگین طبیعت نے اپنا اصلی رنگ دکھانا شروع کیا چنانچہ
انتظام ملکی ومالی کو امرا و وزرا کی رای پر چھوڑا اور خود ناچ رنگ کے دریا مین غوطے لگانے لگا اور جب کبھی موج مین آتا اور
طبیعت لہراتی تو شراب وکباب کی نہر مین گر کے بیخود ہوکر ہاتھہ پاؤن مارتا اور یہ مستانہ کلام زبان پر لاتا ع

مارا بجہان خوشتر ازین یکدم نیست   کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

اسکے عہد مین گھر گھر عیش وعشرت سے
دن عید اور رات شب برات ہوگئی اہل دربار بادشاہ کی طبیعت کو رنگینی پر مائل دیکھکر سب رنگین طبع ہوگئے جو امرا علاقو پر متعین تہے
دربار کی بہار دیکھنے کو اپنی اپنی جگہہ اپنے اپنے نائب مقرر کرکے حاضر دربار ہوئے۔ ظاہر ہے کہ جہان اہل دربار ایسے ایسے خیالات
مین مبتلا ہون وہان انتظام ملکی کا کیا ٹھکانا اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ وزیر اور سپہ سالار کے توڑنے کے لیے نظام الملک آصف جاہ کو دکن
سے بلوایا اور کل کاروبار سلطنت اوسکے تفویض کیا مگر یہ دیرینہ سال گرگ باران دیدہ عالمگیر اورنگ زیب کے عالم دیکھے ہوئے
تہا اوسنے دربار کے رنگ کو دیکھکر بہت کچھہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلا اور بادشاہ کو صلاحیت پر لانا چاہا اہل دربار آصف جاہ کا یہ
پیچ دیکھکر توڑ جوڑ چلنے لگے مگر اسکے مقابلہ کے قابل نہ تھے آخر ایک دن بادشاہ نے خوش ہوکر نظام الملک آصف جاہ کو ملبوس
خاص کا خلعت اور وزارت کا عہدہ عطا فرمایا اہل دربار کو اور بھی ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اہل دربار نے اسکا یہ توڑ کیا کہ اسی رنگ
جلسہ خاص مین ملبوس خاص کا خلعت بادشاہ سے ایک بھانڈ کو دلوا دیا۔ آخر الامر آصف جاہ تنگ ہوکر کسی بہانے سے دکن کو
چلا گیا کہ ایسی وزارت سے حیدر آباد کی صوبہ داری بہتر ہے اتفاقاً اسی ایام مین نادر شاہ بادشاہ افغانونکو ایران سے نکالتا ہوا
قندہار تک آیا اور وہان سے افغان نکلکر تمام کوہستان کابل مین منتشر ہوگئے چونکہ خاص کابل مین دہلی کے دربار کیطرف سے
صوبہ رہتا تہا اسلئے نادر شاہ بادشاہ ایران نے محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کے پاس اپنا ایلچی بھیجا کہ تم بھی اپنے صوبے کے نام حکم بھیجدو
تاکہ دونون طرف سے افغانونکو دباکر قرار واقعی گوشمالی ہوجائے یہان ان دنون مین عیش وعشرت کے یہ رنگ ڈھنگ تھے کہ
کوئی کسیکی نہین سنتا تہا چنانچہ کئی ایلچی راہ مین کُتّون کی موت مارے گئے کہتے ہین کہ آصف جاہ بروقت روانگی دکن نادر شاہ کو
خفیہ ایلچی بھیجکر سنکار گیا تہا کہ آپ ہندوستان مین بے تکلف چلے آئین یہان دلی تک میدان صاف ہے چنانچہ بعد چند روز کے
نادر شاہ نے اپنے ایلچیون کی تباہی کا حال سنکر خط لکھا اور آخر مین خطون کی بیجوابی نے کمند بنکر اسے خود ہندوستان کی
طرف کھینچا حالانکہ حاکم کابل نے عرضداشت اندرینباب دربار مین بھیجی مگر جواب ندارد۔ بلکہ جو لوگ نادر شاہ کے آنے کی
خبر سناتے تو امرائے دربار از بسکہ خفا ہوکر یہ کہتے کہ ہنوز دلی دور ہے۔ علاوہ اسکے دلی کے مکانات بہت اونچے اونچے ہین

نادر شاہ کا لشکر آتا ہوا نظر آجائیگا۔ الغرض نادر شاہ نے مجبور ہوکر اول کابل کو فتح کیا پھر لاہور کو لینا چاہا حاکم کابل نے عرضی دربار میں بھیجی اوسوقت بادشاہ مہتاب باغ میں عالم آب کا تماشہ دیکھہ رہے تھے اور سامنے ناچ ہو رہا تھا گویا عین سرور کا عالم تھا حاکم کابل کی عرضی کو لیکر اوسکا گوشہ شراب میں ڈبویا اور یہ مصرع پڑہا۔ این دفتر بے معنی غرق مئ ناب اولے ؛ چونکہ امرائی دربار نے کر آصف جاہ کی دانائی اور تجربہ کاری کو مانے ہوئے تھے نادر شاہ کی آمد آمد کی خبر سنکر اسے بھی دکن سے بلوالیا ادہر نادر شاہ نے کابل کو فتح کرکے پھر ایک نامہ منظوم بمصاحبت مرزا حمزہ بیگ معتمد خود محمد شاہ بادشاہ کو بھیجا چنانچہ اوس نامہ منظوم کی نقل باصرار و استبداد بعض محبان صادق الوداد بنا بر توضیح حال بجنسہ درج ذیل ہے۔

نامہ پادشاہ نادر شاہ بنام محمد شاہ پادشاہ دہلی بمصاحبت حمزہ بیگ

پادشاہی آنکه بر سر سایه ام ۔ گرد والاتر ز شاہان پایه ام
از مہابت تیر در دستم چو موم ۔ ہر نفس از من ملوک شاہ روم
از نہیب تیغ من خاقان چین ۔ بلے جبل گردد نہان زیر زمین
از نہیب خنجر گردان من ۔ در تزلزل شاہ چین و ہم ختن
شاہ زنگ و سم زنگ و ہم حبش ۔ از خدنگم میگریزد زلرزه دش
گر شود آہنگ من سوی عراق ۔ شه عراق از کف بیندازد یراق
جوہر تیغم چو میگردد فروز ۔ تیره گردد چشم شاہ نیمروز
گر بلند آوازه گردد کوس من ۔ شاہ روس آید پئے پابوس من
ملک ترکستان و ایران عجم ۔ زیر حکم من در آمد یک قلم
موکب کشورستان کردم روان ۔ از خراسان جانب ہندوستان
خار تندباری که در راه داشتم ۔ خار را کندیدم و گل کاشتم
قوم افغان را سپردم زیر خاک ۔ کردم آن گلشن از ان خاشاک پاک
فتح کابل کردم اندر یک زمان ۔ قید کردم ناظمش سردار خان
تیغ چون بر خیبری ہا آختم ۔ کوه خیبر غرق در خون ساختم
بلدهٔ لاہور و ملتان بیدرنگ ۔ از بہادر خان ستانم غیر جنگ
گر بہادر خان شود جویای کین ۔ نقش او بردارم از روی زمین
گر مطیعم گردد از بخت بلند ۔ نقش آن بندم چو موم نقشبند
فتحیاب از التفات قادرم ۔ از ہمه شاہان عالم نادرم
خود پرستانرا کنم در خاک پست ۔ ذوالفقار حیدری دارم بدست
تیغ تیزم بر عدوان ذوالفقار ۔ سرخرو باشد بروز کارزار
چون کشم شمشیر از روی عتاب ۔ کوه آہن را کنم دریای آب
عکس تیغم گرفته بر روی یم ۔ از خطر در بیم لرزانند ہیچ نم
گر بعزم جنگ بردارم عنان ۔ لرزد از ہیبت زمین و آسمان
دارم از جنگی ہزاران صد ہزار ۔ ہر یکی رستم دل اندر کارزار
ہر یکی چون بہمن و اسفندیار ۔ شیر شرزه پیش شان روباه وار
باستان پہلوی شیران میکند ۔ با تبرزین فرق پیلان بشکنند
دارم امید آنکه با نیروی بخت ۔ گیرم از شاہان عالم تاج و تخت
ہر که از شاہان شود فرمان پذیر ۔ تاج ور سازم ورا صاحب سریر

هرکه آید سوی من با عزم جنگ
خرمنش سوزانم از دود تفنگ

هرکه با فولاد بازو پنجه کرد
ساعد سیمین خود را رنجه کرد

جزیه نستاند چو شه از مشرکین
باشد آن از خیل کفار لعین

شه چو باشد غافل و بیدادگر
بهر کینش فرض شد بستن کمر

چون نشان معدلت کردم عیان
از نمایت شد نهان نوشیروان

نادرم در تاج بخشی چون شما
کیست از شاهان چو من صاحب عطا

آنچه جستم با همایون پادشاه
کرد انعامات با گنج و سپاه

بر امیر انکه داری اعتبار
فی الحقیقت جمله را دشمن شمار

لشکر بی ریش تو امثال زن
زن نباشد در وغا شمشیرزن

با سیه زلفان هر مردک سیاه
در جنابت عمر خود کرد تباه

ریش بر رخ زینت مردان بود
ریش روگن کش ز نامردان بود

هست قمرالدین ز زیبت خبر
در خروشش آورم همچون قمر

از خدا خواهم که بر بالای دار
آورم منصور را منصوروار

خان دوران ار زند سیر کار
با تبرزین از سرش برزم دمار

چیست کافر کهنی زناردار
سوی من آید بقصد کارزار

تیرها بارم بدکهن چون تگرگ
ملک دکهن را کنم بی بار و برگ

گر مدد یابم ز ایزد پاک ذات
معبد اسلام سازم سومنات

در همه بتخانه ها آتش زنم
چون خلیل الله بتان را بشکنم

نامه سابق میانجی برده است
پاسخ آن دیر ناورده است

ور نیاید در آیم زود تر
ملک هندوستان کنم زیر و زبر

با اولوا العزم آنکه گشته کینه خواه
روز او چون تیره شب گردد سیاه

قول سعدی را بگوش دل شنو
همچنین گفتست مرد راه رو

آنچنانان راه حق را گم کند
کفر را بر مسلمین ترجیح دهد

بهر تنبیهش کمر بستن رواست
زانکه آن گمره بر راه خطاست

روز و شب از مرتضی خواهم مدد
تا به مظلومان من داوری رسد

چون نهادم از سخا خوان کرم
حاتم از حسرت شود رو در عدم

در همایون نامه از احوال جد
خوانده باشی ای شه والاخرد

باز شه تسخیر هندوستان نکرد
ای شه والاخرد سنجیده مرد

این امیران سپاهت دشمن اند
رایگان سیم و زرت ضایع کنند

چون ترا نان بازیب و زینت کارشان
همچو فطرت جامه و دستارشان

گر بصورت لاف مردی میزنند
لیک در معنی ز زنها کمتر اند

بر چنین لشکر ز سپهداری امید
جان شان از باد میلرزد چو بید

گر نظام الملک از دکهن رسید
پر و سالوس او خواهم درید

هم ظفرخان را کنم از خواب باز
طره بر تابم ز فرق طره باز

خون بخواهم ریخت از ضرب سنان
از سعادتخان و هم شمشیرخان

برگمارم لشکر خونخوار را
بگسلم زنار آن مردار را

گر کشم شمشیر با آهنگ جنگ
بحر خون رانم ز دکهن تا فرنگ

از زمین گنگا برانگیزم غبار
معبد کفار را سوزم بنار

می پرستان را کنم یکسر هلاک
هند سازم زان همه ناپاک پاک

حمزه بیگ این بار دیگر میبرد
پاسخ آن تا بزودی آورد

گوش کن این نکته عطار را
اهل ایمان واقف اسرار را

پایدار ای خسرو هندوستان
گر برائی خدمتم بندی میان

تا کہ صاحب نصرت سازم زود ‖ در تیں خو سنت نبی آری بجا
ور کنی تاخیر نارد ہیچ سود ‖ تا شوی مقبول درگاہِ خدا
از رسوم کفر باشی برکران ‖ بانصائح ای شہ ذوالاحترام
تا ز قہر ایزدی یابی امان ‖ ختم کردم این سخن را والسلام

الحاصل نادر شاہ نے دریای اٹک اوتر کر دہلی پر قبضہ کرنیکا ارادہ کیا یہان بقول آصف جاہ کے میدان صاف تہا کرنال پر ہنگامہ آرائی ہوئی ہنگام صف آرائی برہان الملک نے تنگ آکر حسب آئین ملک ایران کمان اپنے ہاتہہ سے رکہدی گویا خواہان امن ہوا پہر نادر شاہ کا دہلی پر قبضہ ہوا اس کرنال کی لڑائی مین سپاہ نادری سے کل تین ولایتی اور بیس آدمی زخمی ہوئے البتہ جب نادر شاہ داخل شہر ہوا تو اہل شہر کے ہاتہہ سے صدہا سپاہی نادر شاہ کے مارے گئے پہر نادر شاہ روشن الدولہ کی مسجد مین جسکو سنہری مسجد کہتے ہین تلوار کہینچکر آبیٹہا اور دہلی کے قتل عام کا حکم دیا جب قتل عام انتہا کو پہونچا تو محمد شاہ نے حسرت سے یہ شعر پڑہا ؎ دیدۂ عبرت کشا قدرتِ حق را ببین ؛ شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت۔ پہر آصف جاہ گلے مین تلوار ڈال کر سر برہنہ خاموش نادر شاہ کے سامنے آکہڑا ہوا اور زار قطار رونے لگا نادر شاہ کے دل مین بہی خدا نے رحم ڈالا پوچہا۔ چہ میخواہی۔ اوسنے یہ شعر پڑہا ؎ کسی نہ ماند کہ دیگر بہ تیغِ ناز کشی ؛ مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی ؛ نادر شاہ نے شرما کر سر جہکالیا اور تلوار کو میان مین کیا اور کہا۔ بہ ریش سفیدت بخشیدم۔ اوسیوقت شہر مین امن ہوگئی۔ پہر نادر شاہ نے اپنے شاہزادہ میرزا نصر اللہ کی شادی ایک شاہزادی سے کی اور دو مہینے دہلی مین رہا اور خاطر خواہ نقد و جنس جواہر بیش بہا و تخت طاؤسی وغیرہ کل تیس کرور روپیہ کا اثاثہ لیکر جانب ملک ایران روانہ ہوا نہ خان دوران خان کے دور دورے نے کام دیا نہ برہان الملک کی برہان نے کام کیا امیر الامرا کی راے خلاف پڑی سعادتخان حاکم کابل نے بحضور نادر شاہ سعادتمندی ظاہر کی۔ سردار خانکی سرداری منصور وار سر دار کہینچی۔ منصور خان نے اس دار الحکومت فتوت سے دار جانب افضل جانی۔ بہادر خانکی بہادری بہر میدان گہٹی۔ ظفر خان خجل ہوکر ظفر یعنے ناخن دیکہنے لگے شمشیر خان تیغ رانی سے دم چورا کر میان راجہ و پرچار سوا ہوئے۔ گو طرہ باز خان نے کیکی زلف پیچان کی طرح پیچ و تاب بہت کہا لے۔ مگر شانہ جرأتِ نادری نے اوسکے سب بل نکالدالے

نوٹ

دربار رؤسا رعالیشان مین رزیلون کا جمع ہونا باعث پریشانی شرفا و موجب تخریب رعایا و برایا ہے۔ بلکہ اس کے صدمے سے انہدام سلطنت متصور اور ہیولہ ویرانی مملکت مضمر ہے۔ اس سے جوہر عرض نامرادی عیان اور جوہر آئینہ

نیکنامی پنہان ہے۔ دربار رؤسا مین عقلا کا جمع ہونا سبب ترقی ثروت و دولت۔ اور باعث ارتقائی مدارج حشمت و سلطنت ہے۔ آمدم برسر مطلب۔ بتوفیق رب بتاریخ دوم ماہ نومبر ۱۹۱۳ء روز شنبہ سوا گیارہ بجے دن کے کرنیل۔ آئی۔ پی تھارنٹن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بطور دورہ فائز دار الریاست ہوئے۔ بسبب بارش علی الاتصال استقبال نہوا التواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین حضور والا سے ملاقات بدستور قدیم عمل مین آئی۔

بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۱ ہجری مطابق بست و دوم ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء روز جمعہ حضور پرنور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ ٹونک سے بجانب موضع چوگائین تشریف لے گئے اول نظر باغ سے سوار ہوکر رود بناس تک بسواری کالسکہ تشریف فرما ہوئے پھر رود بناس سے تانگہ پر سوار ہوکر موضع ڈھونڈھیہ مین آکر نماز مغرب و عشا ادا فرمائی زمینداران موضع مذکور نے ماحضر پیش کیا اس سفر وسیلۃ الظفر مین محلات عالیات سے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمراہ تھین انکی اردلی مین چالیس سوار تھے دوسرے روز حضور انور بعد صدور احکام ضروریہ صبح کو بنا بر شکار سوار ہوئے ایک مرغابی اور ایک کبود موضع چوگائین کے تالاب سے شکار کیا وہان سے آگے چلکر دو قلنگ شکار کیے موضع چوگائین سے حضور والا جنگل کو معائنہ کرتے ہوئے ہری پورہ کے تالاب پر رونق افروز ہوئے اس تالاب پر برگد کے درخت کے نیچے تھوڑی دیر قیام فرما کے خاصہ تناول فرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ ٹونک سے روانہ ہوکر موضع ہری پورہ مین ہمراہی رکاب نصرت انتساب مشرف ہوئے بعدازان حضور انور مع مخصوصان ہمراہی بنا بر صید افگنی آہوان و حشت توامان موضع سندیڑہ کی بیڑ مین کہ خاص رکھت ہی تشریف لے گئے صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ نے حسب الحکم حضوری ایک بہت بڑا ہرن کالا شکار کیا پھر وہان سے حضور انور موضع حاجی پورہ مین تشریف فرما ہوئے پھر وہان سے آکر خرمن گاہ ہری پورہ مین استراحت فرمائی اور بعد نماز ظہر کے سوار ہوکر قبل از نماز عشا خیام دولت انضمام پر تشریف لائے اسی تاریخ صاحبزادہ اسفندیار خانصاحب جنرل فوج ظفر موج و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جنرل صاحب موصوف و کپتان سید محمد سید زین العابدین میر منشی حضور مین حاضر ہوئے بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر سنہ حال مطابق چہاردہم ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور چار گھڑی دن چڑھے حضور انور دام اقبالہ بعد ادائے نماز نوافل و فرائض و وظائف معمولی چہل قدمی فرماتے ہوئے باہزاران ہزار شان و شوکت بہمراہی عمائدین ریاست فیض بشارت موضع چوگائین کے تالاب پر تشریف لائے وہان زمینداران موضع کٹھمانہ و بیگم پورہ و رانولی چوگائین نے نذرین مرۃ بعد اخری پیش کین بعدازان حضور والا مع مخصوصان بارگاہ رفعت پناہ بنا بر شکار تشریف فرما ہوئے صاحبزادہ

صاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب بہمراہی حضور والا تانگہ کی سواری پر شرفیاب تھے اور دوسرے تانگہ
پر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب وصاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب تھے اور تیسرے تانگہ پر سید تفضل علی عرف ببا نجان
و شیخ محمد نایب اتالیق تھے موضع ہری پورہ اور چوگائین اور سوندی بھیل کے میدان مین حضور والا نے ہرن کا شکار کیا اور موہنی
کے تالاب پر مرغابی وغیرہ کا شکار ہوا۔ بارہ بجے حضور والا نے اسی تالاب پر خاصہ نوش جان فرمایا اور خیام دولت انضمام
مین داخل ہوئے سہ پہر کو بعد نماز عصر کے حضور انور تانگہ پر سوار ہوئے ہمراہ رکاب حضور والا صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ
وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وکپتان سید محمد تھے اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب وصاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب
ٹونک سے آکر فیضیاب ملازمت ہوئے حضور انور جنگل کی سیر فرماتے ہوئے قریب مغرب کے خیام دولت انضمام مین تشریف لائے
اسی مقام پر حضور والا نے کپتان سید محمد کو ایک منزل بہ عطا فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم حضور انور نے موضع چوگائین سے نواٹیلہ کوچ
فرمایا۔ وہان سے صحرای موضع سندیڑہ کا قصد فرمایا ہنگام روانگی زمینداران موضع پیپلو نے نذرین پیش کین سرکار دولتمدار نے
قبول فرمائین۔ چونکہ موضع نواٹیلہ جاگیر مین صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے ہے اور یہ موضع ٹونک سے جانب غرب
سولہ میل اور مقام چوگائین سے بگوشۂ جنوب وغرب آٹھہ میل ہے وقت روانگی بندگان حضور والا سیر کنان و شکار افگنان
مغرب کے بعد داخل نواٹیلہ ہوئے زمینداران پیپلو نے ہنگام پیشی نذر درجہ رعایتی کے بارہ مین عرض کیا اونکی نسبت
یہ حکم ہوا کہ نواٹیلہ مین حاضر ہو وہان حکم مناسب دیا جائے گا سندیڑہ کی بیڑ مین بارہ بجے تک جانورونکا تماشا دیکھا گیا کچھہ
ہرن زخمی ہوئے تھے اونکا پتہ نہ ملا اسی سبب سے بیڑ مین ہرن کا شکار نہ کیا باہر بیڑ کے دو ہرن شکار کئے مگر وہ بھی زخمی ہوکر
بیڑ مین چلے گئے پتہ نہ لگا یہین حضور والا نے کچھہ ناشتہ تناول فرمایا پھر ایک بجے موضع سندیڑہ مین فائز ہوکر خاصہ تناول فرمایا
اور مابقی ہمراہیان کو تقسیم فرمایا اور وہین نوہرہ مین استراحت کو کام فرمایا حضور انور تین بجے خواب سے بیدار ہوکر ظہر وعصر کی نماز
سے فارغ ہوکر بجانب نواٹیلہ روانہ ہوئے اور سواران اردلی کی نسبت یہ حکم ہوا کہ براہ راست فرودگاہ پر جائین ہنگام روانگی
جو مواضع پورکھنڈی اور احمد نگر وغیرہ دیہات جاگیر صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب درمیان مین واقع ہوئے زمینداران مواضع
مذکور نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین حضور نے اسی جگہہ بندوق خاص سے تین فاختہ اور دو تیتر شکار کئے صاحبزادہ صاحب
بہادر سطوت جنگ موضع پورکھنڈی سے بموضع مذکور بالا بیڑ کے راستہ سے بغرض شکار ہرنون کے تشریف لائے صاحبزادہ
حمید اللہ خان وصاحبزادہ محمد ایوب خان نے حسب الحکم ایک ہرن شکار کرکے پیش کیا صاحبزادہ محمد حنیف خان وصاحبزادہ

محمد عبد المجید خان خلف صاحبزادہ صاحب بہادر تہور جنگ و زمینداران موضع نواٹیلہ قریب بیڑ کے شرفیاب ہوئے پٹیلوں اور بوہریوں
نے نذرین دین قبول ہوئین۔ بعد عشا تہور جنگ بہادر کو شرف حاصل ہوا اور اونکی نذر بحیثیت جاگیرداری قبول
ہوئی بعد ازان زمینداران دیہات جاگیر موصوف نے نذرین پیش کین وہ بہی قبول فرمائی گئین تہور جنگ بہادر نے
دعوت کا سامان مہیا کر رکہا تہا وہ قبول ہوکر جملہ لشکر کی دعوت ہوئی عمائدین ہمراہی کو طعام دعوت اون کے
قیام گاہ پر پہونچا اور اہل لشکر کو اجناس خوردنی تقسیم کئے گئے سید زین العابدین صاحب میر منشی بیمار ہوگئے تہے حسب الحکم
حضوری کپتان سید محمد نے اس کام کو انجام دیا تہا تاریخ بست و ششم دسمبر ۱۸۹۳ء چار بجے حضور خوابگاہ سے برآمد ہوکر
بعد نماز و وظائف معمولی ہنگام طلوع آفتاب بسواری خاص تانگہ پر مع صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ الیاس خان
و کپتان سید محمد سوار ہوئے اور دوسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و ہدایت اللہ خان و حمید اللہ خان سوار
ہوئے اور تیسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد امان خان برادر خرد فتح جنگ بہادر کہ ٹونک سے آکر شرف یاب ملازمت ہوئے تہے
مع صاحبزادہ ایوب خان سوار ہوئے چوتہے تانگہ پر سید افضل علی و شیخ نذیر اور پانچوین تانگہ پر صاحبزادہ شمس الامرا بہادر
چہٹے تانگہ پر پسران صاحبزادہ شمس الامرا بہادر سوار ہوکر نواٹیلہ کی بیڑ کیطرف شکار کو گئے نواب عالیہ ظلیل الزمانی بیگم صاحبہ نے
بسواری بگہی روانہ ہوکر نانیر مین قدرے توقف فرمایا۔ بعد ازان اپنی جاگیر خاص موضع ہنوتیا مین خاصہ نوش جان
فرماکر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائین حضور مع ہمراہیان بیڑ مین سیر فرماتے رہے حسب الحکم سطوت جنگ بہادر نے
ایک ہرنی شکار فرمائی اوسوقت جو شکم چاک کیا گیا اوسکے پیٹ مین بچہ نکلا اوسکو بہی ذبح کیا پہر حضور انور بیڑ سے
موضع مواسی پورہ مین تشریف لائے وہان سے بجوار ہوتے ہوئے موضع نانیر کے باغ مین کہ وہ بہی جاگیر متعلقان
سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے استراحت فرمائی اور وہین خاصہ پہونچ گیا تہا اور بخشی الملک بہادر نے بہی کہ جلوس
سے موضع مذکور مین آگئے تہے کچہ کہانا حضور انور کیواسطے پکوایا تہا حاضر کیا حضور والا نے کہانا نوش فرماکر عزت افزائی فرمائی
اوسی باغ کی تیاری کی نسبت کہ اب ویران ہوگیا ہے سید محمد کو حکم دیا اور اوسی باغ مین متصل تالاب جدید حضور والا
نے آرام فرمایا بعد نماز عصر حضور وہان سے روانہ ہوئے لانک کی بیڑ مین محمد نذیر نے ایک بڑا ہرن سیاہ شکار کیا لیکن
گولی سخت لگی تہی ہرن مُردہ ہوگیا۔ اور قبل غروب آفتاب جناب نائب الریاست بہادر خیمہ گاہ پر آکر شرف یاب ملازمت ہوئے
اور تا دیر حضور مین رہے آسامیان دیہات مفصلۂ ذیل نے نذرین پیش کین پٹیل پٹواری حمزہ پورہ پٹیل محمد پورہ
عصہ/ عہ/

پٹیل رحیم نگر پٹیل احمد پورہ پٹیل ہولسی پورہ پٹیل موضع نانیر پٹیل پٹواری رحیم پورہ پٹیل پٹواری ہنوتیا پٹیل خلیل نگر۔
اور ہنگام روانگی نواٸیلہ موضع ڈھونڈیا کے پٹواری نے بوقت تشریف آوری از مقام ٹونک ڈھونڈیا کی ندی پر طعام ارادتاً
پیش کیا تھا حضور والا سے بخلعت دوشالہ سبز و دستار سرخ معزز فرمایا گیا۔ بتاریخ بست و ہفتم لانک مین مقام ہوا حضور بعد ادای
نماز فرائض و وظائف معمولی لباس شکاری زیب بدن فرماکر قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب
بہادر فیروز جنگ کو ایک تلوار نہایت عمدہ قبضہ طلائی و نقرہ عطا فرمائی اور بعد ازان حضور پر نور تانگہ پر مع ہمراہیان لانک
کی بیڑ مین بغرض شکار تشریف لے گئے بضرب بندوق خاص ایک ہرن زخمی ہوا مگر باوجود تلاش نہ ملا اور ایک ہرن صاحبزادہ
محمد حمید اللہ خان نے شکار کیا قریب دوپہر حضور والا نے واپس تشریف لاکر بعد تناول طعام آرام فرمایا اور محمد فضل یار خان ناظم
نیماہیڑہ لشکر مین فائز ہوئے اور بعد دوپہر کے حضور نے خواب سے بیدار ہوکر دربار فرمایا۔ اور نائب الریاست بہادر نے کمیٹی افیون کے کاغذات
سنائے اور جو کاغذ پیش ہوئے اون پر حکم مناسب دیکر حضور نے دستخط ثبت فرمائے اور بوقت ناظم نیماہیڑہ نے حاضر ہوکر سلام
عرض کیا اور حسب دستور نذر پیش کی اور شب کو حضور والا تفریحاً صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ سطوت جنگ
بہادر کے ڈیرہ پر تشریف لے گئے اور تہوڑی دیر قیام فرماکر واپس تشریف لائے اور ایک چوب دستی کہ جسکے اندر ایک ہتہیار تہا دست
خاص سے عنایت فرمائی اور بخشی الملک بہادر و صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر کی قیام گاہ پر شیرینی خدمتگاران خاص کے ہاتہ
بہیجی اور اسی تاریخ ہرن زخمی مردہ سندیڑہ کی بیڑ مین سے جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے زمینداران دیہات حضور مین لائے بتاریخ
بست و ہشتم لشکر بوقت معمول موضع لانک سے روانہ ہوکر بمقام کہیڑہ دیہہ جاگیر صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ
مین پہونچا اور حضور والا لانک کی بیڑ مین بغرض شکار تشریف لے گئے اور دوپہر کو حضور والا نے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کے
ڈیرہ مین کہ اپنے ہمراہ لے گئے تہے آرام فرماکے ایک گہنٹہ دن رہے جانب لشکر ارادہ فرمایا درمیان مین جسقدر کہ مواضع آئے
اونکے پٹیل اور بہومیون نے نذرین دین نماز مغرب و عشا موضع اریناں مین ادا فرماکے قریب آٹہ بجے شب کے مقام پر رونق افروز ہوگئے
نائب الریاست بہادر نے تمام لشکر کی دعوت کی ناظم نیماہیڑہ بعد سلام ٹونک کی جانب روانہ ہوئے بتاریخ بست و نہم
ماہ دسمبر اعلیٰ حضرت نواب صاحب بہادر خواب استراحت سے بیدار ہوکر بعد فراغت نماز و وظائف بسواری تانگہ خاصہ مع صاحبزادہ
سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ صفدر جنگ بہادر ناظم فوجداری جو ٹونک سے آکر بمقام کہیڑہ شرف یاب سلام ہوے تہے اور
کپتان سعید محمد و صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ اسفندیار خان و صاحبزادہ محمد امان خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان

و شیخ محمد نذر و سید افضل علی عرف میان جان و سید احمد کہ ٹونک سے ہمراہ صفدر جنگ بہادر آئے تھے کہیڑہ سے روانہ ہوئے اور بوقت طلوع آفتاب نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ مع لشکر جانب دہوان کہ ٹونک سے جانب جنوب ۱۸ میل ہے اور کہیڑہ سے پانچ میل واقع ہے روانہ ہوئیں حضور انور تہوڑی دیر کیواسطے رودبناس پر کہ جو قیام گاہ کہیڑے سے بہت ہی قریب ہے بغرض شکار تشریف لے گئے لیکن تہوڑی دیر ٹھہر کر جانب دہوان روانہ ہوئے موضع علی پورہ - دیہہ استمرار نائب الریاست بہادر کے تالاب پر نزول اجلال فرمایا اور کہارون کی نسبت حکم ہوا کہ تالاب مین جال ڈالین چنانچہ حسب الحکم حضوری کہارون نے پانچ بار جال ڈالکر مچھلیان شکار کین اور نائب الریاست بہادر کہیڑہ سے آکر تسلیمات بجالائے حضور مین نذر پیش کی وہ نذر قبول ہوئی اوسی تالاب کی پال پر حضور نے کاغذات مال وغیرہ کی سماعت فرمائی اور حکم مناسب دیکر دستخط کئے اور باوجود سیر و شکار کے کاروبار ریاست کا ہاتھہ سے نہ دیا اوس کے بعد حضور نے خاصہ تناول فرماکر مع دیگر صاحبان نشانے پر گولیان لگائین بعد نماز ظہر و عصر روانہ خیام دولت التیام ہوئے اور نائب صاحب بہادر اور صاحبزادہ بہادر صفدر جنگ و سید احمد ٹونک کی جانب روانہ ہوئے اور حضور ہاڑوتی کے تالاب پر تشریف لائے وہان سے شکار کنان جانب دہوان قصد فرمایا بعد مغرب نزول اقبال و حلول اجلال سراپردہ عالی مین ہوا اس تاریخ مین جو شکار کیا وہ یہ ہے

تفصیل

نام جہان شکار ہوا	نام شخص کا	نام جانور کا	تعداد
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ حمید اللہ خان	بہٹ تیتر	یک
کہیڑہ درمیان	صاحبزادہ صفدر جنگ	کبوتر	یک
چہان علی پورہ	سید محمد	کبوتر	یک
ایضاً	صاحبزادہ سطوت جنگ	کبوتر	یک
ایضاً	سید افضل علی	ایضاً	ایضاً
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ اسفندیار خان	مرغابی کلان	یک
ایضاً	صاحبزادہ سطوت جنگ	ایضاً	یک
موضع علی پورہ	بضرب خاص	کبوتر	دو

موضع علی پورہ	بضرب خاص	فاختہ	یک
تالاب اندردہ	صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر	مرغابی	یک

اور مفصلہ ذیل نذرین پیش ہوئین۔ پٹیل چہان پٹیل علی پورہ نائب صاحب بہادر پٹیل ہاکنہ ہاڑوتی
اقبال گنج ٹہاکران اندردہ۔ بعد ازان لالہ شیوکرام سررشتہ دار کونسل و رراج نراین سررشتہ دار رسال و قائم حسین
منصرم بندوبست و ٹہاکران مذکور سے جو چہر صاحبزادہ سطوت جنگ کا گر گیا تہا لائے تہے نذرین دین تین یوم سے
طبیعت بندگان عالی متعالی بدمزا تہی مگر سیر و شکار فرماتے رہے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بوجہ درد پا اسی مقام سے
ٹونک کو روانہ ہوے۔ بتاریخ سی ام دسمبر اگرچہ مقام دہوان مین قرار پاچکا تہا مگر حضور والا نے یہ فرمایا کہ سب لشکر والے
کہانا کہا کر بہوڑ کو روانہ ہوجائین اور حضور کوہ اندردہ کا شکار فرماکر شام کو خیام گاہ پر پہونچ جائین گے بندگان عالی
نے چار بجے خواب استراحت سے بیدار ہو کر بعد ادائے نماز و اوراد و وظائف شکاری لباس زیب بدن فرمایا
اور قریب آٹھ بجے کے حضور والا مع جملہ ارا کین و معززین و ملازمین ہمراہی جنکے نام پہلے آچکے ہین روانہ ہوے
اور جناب نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ بہی خیمۂ عصمت ضمیمہ سے روانہ ہو کر باغ دہوان مین تشریف لائین یہ باغ
نہایت عمدہ تفرج گاہ ہے محمد امین جمعدار پہلے سے باغ مذکور مین حاضر تہے حضور نے براہ تفضلات جملہ کمیران باغ کو انعام دیا اور
چودہری اور داروغہ کو علاوہ انعام کے ایک ایک دستار بہی عنایت فرمائی۔ پہر صبح کو ڈالی باغ کی پیش ہوئی
حضور نے اس ڈالی مین سے چند نارنگیان کپتان سید محمد کو دین حضور انور باغ کی سیر فرما رہے تہے کہ نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ
و ہمشیرہ صاحبہ حضور یعنی مجہلی بیگم صاحبہ و چہوٹی بیگم صاحبہ کہ ٹونک سے شکار کو تشریف لائی تہین باغ مین آئین تہوڑی دیر قیام فرماکر بسواری بگہی و رتہ
تشریف فرما ہوئین اور اسیوقت حضور کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ ٹونک کو تشریف لے گئین بعد روانگی بیگم صاحبہ موصوفین
حضور والا بجانب اندردہ تشریف فرما ہوے حضور والا نے متصل موضع دہوان باغ سے برآمد ہوتے ہی اڑتے ہوے
کبوتر ون کا شکار فرمایا کہ تفصیل شکار ذیل مین ظاہر ہوگی چونکہ موضع اندردہ دیہہ جاگیر سطوت جنگ بہادر ہے وہان ایک
تالاب جدید کندہ ہوا ہے وہین حضور والا نے قیام فرماکر خاصہ تناول فرمایا اور بعد تناول طعام حضور والا پہاڑ کی جانب
تشریف لے گئے صاحبزادہ محمد الیاس خان نے ہانکہ کا سامان کر رکہا تہا پاپیادہ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اول ہی
ہانکہ والے اپنی اپنی جگہہ ٹہہرا دئے گئے تہے خاص حضور کے پاس صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و کپتان سید محمد

وعرفان خان و سید سعید الدین احمد تھے اور ایک خدمت گار بنا بر خدمت حاضر تھا افسوس بروقت ہانکہ ہونے کے اوس
تجان چہار کی پہاڑی مین کوئی شکار نمودار نہین ہوا۔ البتہ چند نیل گای دوسرے راستہ سے کٹ کر نکل گئین قریب دو
بجے کے حضور والا نے اس پہاڑ سے اوتر کے ایک املیون کے باغچہ مین قیام فرمایا اور اسی جگہہ نماز ظہر و عصر کی ادا
فرمائی اس باغچہ کے قریب ایک کنڈ ہے اوسکا پانی بہت عمدہ ہے اوسجگہہ سرکار والا نے چائی ہمراہیان خود کو پلوائی
سند چاہ و باغچہ ایک گوشائین جو اندورہ مین رہتا ہے ابو ظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کے عہد سے
اوسکے نام وہ آراضی معاف ہے اوسجگہ ایک فقیر ہندو ٹھہرا ہوا تہا اوس نے کچھہ بھجن گائے سرکار نے دو
روپیہ انعام دئے اوس نے دعائین دین اب پہر اوسی پہاڑی پر کچھہ فاصلہ سے ہانکہ ہوا ایک گھنٹہ دن
باقی تہا کچھہ شکار نہوا بعد ہو جانے رات کے حضور والا مع ہمراہیان خود موضع اندورہ مین تشریف لائے
اوس مکان مین جو صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر نے جدید بنوایا ہے حضور والا نے نماز مغرب و عشا ادا فرمائی
صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر نے بحیثیت جاگیرداری نذر پیش کی اور پہر وہین فرزند ارجمند اور معتمدان خود
سے کہ جنکی تفصیل ذیل مین ہے نذرین دلوائین۔ بعد عشا حضور بسواری تانگہ مع ہمراہیان تشریف فرمائے موضع بہنوکہو ہوئے
بعد ازان حضور انور وہان سے بہی روانہ ہوئے اثنا راہ میں ... کنور پورہ کے پٹیل نے نذر پیش کی اور
عورات نے جمع ہو کر کلس پیش کیا اوس کلس مین روپیہ ڈالا گیا تفصیل آسامیان جنہون نے نذرین پیش کین

محفوظ علی گرداور عا — مبارکعلی خان تعلقدار عہ — پٹیل اندورہ عہ — قلندر پورہ — صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بحیثیت جاگیرداری
صاحبزادہ الیاس خان عا — سید افضل علی عرف میان جان عا — مولوی محمد یحیی عہ — محمد یار خان عہ — پٹیل ... بنواری کنور پورہ
پٹیل کنور پورہ عہ

تفصیل شکار

بضرب بندوق خاص کبوتر یک — بضرب بندوق خاص فاختہ یک — بضرب بندوق سید محمد کپتان کبوتر یک — بضرب بندوق سطوت جنگ بہادر کبوتر سے عدد

بضرب بندوق صاحبزادہ حمید اللہ خان کبوتر یک — بضرب بندوق صاحبزادہ محمد ایوب خان کبوتر یک — بضرب بندوق سعد اللہ خان کبوتر یک

بضرب بندوق سید افضل علی عرف میان جان کبوتر — جملہ جانوران سید شدہ ۷ عدد —
بتاریخ سی ام دسمبر حضور والا نے بعد ادائے نماز و وظائف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان سے سات ضرب بندوق اور ایک
تین تپنچے بقیمت یکہزار روپیہ خرید فرمائے از انجملہ ایک صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کو اور ایک بندوق اور ایک تپنچہ
سطوت جنگ بہادر کو اور ایک تپنچہ شیخ محمد نذیر کو تقسیم فرما کے باقی سلحہ خانہ مین داخل کیے پہر بسواری تانگہ بہمراہی صاحبزادہ
اعظم الامرا و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و کپتان سید محمد بغرض شکار کوہ بہنور کہو پرکہ
رکہت سرکاری ہے تشریف لے گئے ہانکہ کا انتظام پہلے سے ہو چکا تہا چنانچہ حسب الحکم حضوری ہانکہ ہوا ایک سور نکلا
صاحبزادہ الیاس خان نے اوسکو مارا اوس عرصہ مین بجلی نے اپنی تلوار چمکائی بادل نے کالی وردی دکھائی
حضور والا خیمہ آسمان آسا مین تشریف لائے تمام شب پانی کا چہترا برسا اولون کی گولیان پڑین صبح کو میدان خیر و انجم
کے ہاتہ رہا حضور انور نے یکم جنوری ۱۸۹۴ع کو یہین قیام فرمایا بعد فراغت نماز و وظائف حضور پر نور خیمہ بخشی الملک
بہادر مین تشریف لائے اور چاے نوش فرمائی اور شکار کا قصد کیا تہا کہ یکایک بادلون کے دل کے دل نمودار ہوے
اور بسان سقہاے آب پاش زمین پر چہڑکاؤ کرنے لگے حضور اندرون خیمہ تشریف لے گئے بعد چار بجے مطلع صاف
ہوگیا پہر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہین نکلا حضور [illegible] واپس تشریف لائے بعد ادائے نماز مغرب و عشا
خاصہ تناول فرما کے استراحت کو کام فرمایا اور راہی استقام سے سید زین العابدین صاحب میر منشی بوجہ ناسازی مزاج
ٹونک چلے آئے۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۸۹۴ع حضور والا نے بہنور کہو سے بسواری بگہی بسمت موضع اوم کوچ فرمایا
ہمراہی [illegible] صاحبزادہ صاحب بہادر سطوت جنگ و کپتان سید محمد تہے حضور سیر فرماتے ہوے خیام گاہ پر دیر مین پہونچے
موضع ناکوئی علاقہ بوندی کہ جو درمیان مین ہے وہان کے دفعدار اور پٹیل نے نذر پیش کی قبول ہوئی بمقام اوم
صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ صاحب بہادر اشرف الامرا کہ ایک روز پہلے حاضر ہوے تہے شرفیاب
ملازمت ہوے حضور رونق افزاے خیمہ نائب صاحب بہادر ہو کر خاصہ تناول فرمایا پہر شکار کے لئے بسواری تانگہ تشریف لے گئے
ہمراہی مین سطوت جنگ بہادر و نائب الریاست بہادر تہے اور تانگہ ہای دیگر پر صاحبزادہ اشرف الامرا بہادر و صاحبزادہ
اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ حمید اللہ خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان و کپتان سید محمد و شیخ
محمد نذیر و میان جان تہے ایک نیل بضرب بندوق خاص زخمی ہوا باوجود تلاش نہ ملا حضور شام کو خیام گاہ پر تشریف

لائے اور بعد تناول خاصہ استراحت کو کام فرمایا بتاریخ سوم جنوری بندگان حضور بعد فراغت نماز زوالنت
لباس شکاری زیب تن فرماکر خیمہ سے باہر تشریف لائے اور بسواری تانگہ شکارگاہ کو تشریف لے گئے ہمراہی
مین نائب الریاست بہادر و سطوت جنگ بہادر اور تانگہ ہای دیگر پر صاحبزادگان ومعززین دیگر تھے خاص اوم کے
جنگل مین ایک ہرن ضرب بندوق خاص سے شکار ہوا بعدازان ایک ہرن اور ایک نیل ضرب بندوق سطوت جنگ بہادر سے
شکار ہوا اسی تاریخ حکیم عبدالصمد خان ناظم پڑاوہ حضور مین حاضر ہوئے اور دس؁ روپیہ نذر کئے اور اسی تاریخ حضور والا نے
ایک بندوق صاحبزادہ عبدالرحمان خان خلف اشرف الامرا بہادر کو عنایت فرمائی۔ اور اسی تاریخ اوم رکابردہ دلوار
کے زمینداروں نے نذرین پیش کین وقبول ہوئین بتاریخ چہارم ماہ جنوری حضور نے کاغذات کونسل
ونیابت ومنشی خانہ سماعت فرمائے اور حکم مناسب دیکر دستخط ثبت فرمائے گیارہ بجے دربار برخاست ہوا حضور پر
انور خاصہ تناول فرماکر بسواری تانگہ بہمراہی سطوت جنگ بہادر و کپتان سید محمد اوم کے جنگل کیطرف بغرض شکار
تشریف لے گئے اور صاحبزادہ الیاس خان وصاحبزادہ اسفندیار خان واشرف الامرا بہادر وصاحبزادہ حمید اللہ خان
وصاحبزادہ ایوب خان وشیخ محمد نذیر وغیرہ دوسرے تانگون پر تھے اثناے راہ مین ایک سور مارا ازان بعد حضور
شکار کھیلتے ہوئے قریب آٹھ بجے کے محمدگڑھ مین تشریف لائے جملہ خدم وحشم محمدگڑھ مین اول سے آگیا تھا
سترہ ضرب اتواپ سلامی قلعہ محمدگڈہ سے سر ہوئین۔ اسی تاریخ صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر وبابو ونایک راو
ٹونک سے آکر شرفیاب ملازمت ہوئے۔ اسی تاریخ بابو ونایک راو ونائب صاحب بہادر حسب الحکم حضوری بجانب
ٹونک روانہ ہوئے اور صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ہمراہ لشکر رہے اور اسی مقام پر ایک سوار نے رئیس
اونیارہ کی جانب سے آکر یہ عرض کیا کہ رئیس اونیارہ سلام کے لئے حاضر ہونا چاہتے ہین حضور والا نے جواب دیا
کہ ہم ٹھہر نہین سکتے بتاریخ پنجم جنوری پٹیلان محمدنگر ومحمدگنج وزمینداران بھیم گنج وپٹیلان رگھنانند پورہ
کلان وخرد ویعقوب پورہ نے محمدگڈہ کے تالاب پر نذرین پیش کین بعدازان حضور انور خیمہ سطوت جنگ بہادر
پر تشریف لائے اور خاصہ تناول فرماکے بسواری کالسکہ ہمراہی سطوت جنگ بہادر وصاحبزادہ دلیر جنگ بہادر
جانب علیگڈہ تشریف لے گئے۔ اور خاص تانگہ پر شیخ محمد نذیر وسید محمد کپتان ہمرکاب تھے درمیان مین علاقہ
اونیارہ کے دو گانوٴن والون نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اور اسی گاوٴن مین عورتون نے

کلس پیش کیا اوس مین روپیہ ڈالا گیا قریب دس بجے کے حضور علیگڈہ مین پہونچے اور نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ پیشتر سے داخل علیگڈہ ہو چکین تہین ناظم و پیشکار و جملہ اہل کار سرحد علیگڈہ پر بنا بر استقبال حاضر ہوئے سبکا سلام ہوا اور سترہ ضرب توپ سلامی سر ہوئین حضور نے کچہری مین آرام فرمایا اور بعد استراحت نماز جمعہ جامع مسجد مین ادا فرمائی بعد نماز ہمراہی دلیر جنگ بہادر و کپتان سید محمد خیام گاہ پر تشریف لائے بعد ازان حضور تانگہ پر مع سطوت جنگ بہادر و کپتان سید محمد او کہلانہ وچورو و علی پورہ کے جنگل مین بغرض شکار تشریف لے چونکہ وقت تنگ ہو گیا تہا اس لیے واپس تشریف لائے۔ اور بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرما کے آرام فرمایا بتاریخ ششم جنوری حضور والا نے بعد ادائے نماز صبح و وظائف معمولی خیمہ سے برآمد ہو کر ناظم و دیگر اہل کاران نظامت علی گڈہ کی نذرین قبول فرمائین سات بجے لشکر کا کوچ بجانب دیولی ہوا اور نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ بسواری کالسکہ تشریف فرمائے دیولی ہوئین اور حضور والا نے مع ہمراہیان بجانب موضع دیولی ہو کر موضع پاٹودی و ہیہ جاگیر صاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر مین کہ باثنار راہ واقع ہے قدرے قیام فرمایا و پٹیل نے نذرین پیش کین قبول ہوئین تالاب پر حسب تفصیل ذیل شکار ہوا۔ مرغابی بضرب بندوق حضور سے عدد

مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ الیاس خان مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ ایوب خان مرغابی بضرب بندوق صاحبزادہ حمید اللہ

بعد ازان حضور وہان سے روانہ ہو کر ایک بجے کے قریب خیام دولت انضمام مین تشریف لائے موضع کے پٹیل وغیرہ نے نذرین پیش کین قبول ہوئین بعد مغرب خیمہ عشرت خیمہ خود مین تشریف لائے اور تناول کے بعد استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ ہفتم ماہ جنوری کوچ لشکر کا چہان کی جانب ہوا۔ اور بیگم چہان کی طرف روانہ ہوئین۔ اور حضور والا بعد فراغت نماز باہر تشریف لائے حکیم عبدالمجید ناظم چہٹرہ گو حضور مین حاضر ہو کر پانچ روپیہ نذر رکہے وہ قبول ہوئے۔ بعدہ دہوموخان و دیگر افغانان موضع کہاتولی نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین پہر موضع کے زمینداران نے نذرین دیکر عرض کی کہ جس دن حضور تشریف لائے روز تمام لشکر کی دعوت ذمہ بندگان اطاعت توامان ہے۔ چنانچہ یہ اونکی درخواست قبول ہوئی بہر حضور مع ہمراہیان خود موضع مہوہ کے باغ مین تشریف لائے یہ موضع۔ بخشی الملک بہادر کی جاگیر مین ہے حضور نے نارنگیان وامرود باغ مذکور کے ہمراہیان خود کو تقسیم کر کے خاصہ تناول فرمایا بعدہ بخشی الملک بہادر و پٹیل و

مہود نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اور اوسی جگہہ منشی عبد اللہ تعلقدار موضع شوب ملازم نائب صاحب بہادر
نے مع صیغہ داران کے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین وہان سے حضور انور تانگہ پر جانب چہان تشریف لائے
اور اوسی وقت ہانکہ ہوا اگرچہ چند شیل گاے نکلکر بہاگ گئین کوئی بندوق سر نہوئی پہر زمینداروں نے نذرین پیش کین
وہ قبول ہوئین - بعد مغرب حضور نے خیام گاہ پر تشریف لاکر بعد نماز عشا خاصہ تناول فرماکے استراحت کو کام فرمایا - اسی
تاریخ بروز چہارشنبہ سات بجے شب کے افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ
ناظم پرگنہ ... بنج بحصول رخصت پندرہ روزہ فائز ریاست نہ ہوئے اسی روز کپتان - ڈی - سی - پیرس صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست بجائے کپتان - آئی - ایچ - پریچارڈ صاحب بہادر مہتمم محکمہ بندوبست مامور ہوکر تشریف لائے
اور بنگلہ واقع کوچہ پر فروکش ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ جنوری بعد نماز صبح حضور نے پوشاک شکاری کو زیب بدن فرمایا پانچ
بجے لشکر بجانب کرواڑیہ مع بیگم صاحبہ کے روانہ ہوا اسی تاریخ گوردہن پٹیل سابق چہان کہ جو موقوف ہوچکا تہا بحال فرمایا گیا
اور دستار سرخ پٹیلائی کی اوسکو بندہوائی گئی - قریب آٹہہ بجے کے حضور پرنور جانب خیام دولت انضمام
تشریف فرما ہوئے - خاص تانگہ پر صاحبزادہ دلیر جنگ وکپتان سید محمد تہے اور صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بغرض انصرام
بمقام کرواڑیہ پہلے سے چلے گئے تہے دوسرے تانگوں پر ہمراہیان حضور تہے بعد فائز ی موضع کرواڑیہ ہانکہ کا انتظام
ہوا اگرچونکہ وقت غروب آفتاب تہا اس لئے شکار ملتوی رہا صرف ضرب خاص سے ایک تیتر شکار ہوا بعد ازان حضور بسواری
فیل مادہ مع ہمراہیان خیام عشرت انضمام مین تشریف لائے اور دیہات حسب تفصیل ذیل کے صیغہ دارون نے نذرین
پیش کین وہ قبول ہوئین - پٹیل لطیف پورہ دیہہ جاگیر نائب صاحب بہادر - پٹیل پایگا پٹیل سیدری مالبیان
شیخ امیر تہانہ دار پٹیل محمد پورہ پٹیل ٹہواریان متعلقہ تعلقدار کرواڑیہ - اسی تاریخ ایک سپاہی اندرگڈہ کی رانی
کی طرف سے آیا کہ حضور بنا بر شکار تشریف لائین - مگر حضور نے فرمایا کہ ہم جلد جانے والے ہین اس سبب سے
آگے نہین جاسکتے صرف سلام کہلا بہیجا - بتاریخ نہم ماہ جنوری حضور انور تانگہ پر بنا بر شکار بجانب دیہوان تشریف لیگئے
تہوڑی دیر مین ایک فیر مین دلیر جنگ نے دو تین شکار کئے بندوق خاص سے ایک تیتر شکار ہوکر گم ہوا
پہر حضور والا بعد تناول خاصہ بسواری فیل مادہ مع ہمراہیان خود اوسی مقام پر جہان سطوت جنگ بہادر نے
شکار کے لئے نالی کہدوائی تہی پہونچے شکار ... اپنے موقعہ بموقعہ بٹہائے گئے اور حضور انور ایک چہوٹی سی

پہاڑی پر رونق افروز ہوئے اوسی جگہہ آواز توپ کی آئی گھڑی ملائی گئی تو سات منٹ زیادہ تھی معلوم ہوا کہ سات منٹ مین آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور یہ آواز ٹونک کی توپ کی تھی۔ اوسوقت حضور کے پاس صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و کپتان سید محمد و محمد عرفان و سید سعید الدین احمد و شیر علیخان افغان و عبد الحی تھے علین ہانکہ مین یہ خبر معلوم ہوئی کہ چور کہو مین شیر نے گار اکیا ہے اور وہین موجود ہے حضور والا اوسی مقام پر نماز ظہر و عصر ادا فرمائی اور بسواری فیل جانب چور کہو تشریف لے گئے شام ہو گئی تہی شکار نہوا حضور والا نے عزم واپسی کا فرمایا جب ندی پر تشریف لائے مہاراجہ آملی نے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی بتاریخ دہم ماہ جنوری لشکر کا کوچ موضع گرواڑیہ سے آملی کو ہوا بعد طلوع آفتاب حضور خیمہ سے برآمد ہوکر ممتاز الامرا اعظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ کے خیمہ مین تشریف فرما ہوئے وہان سے تانگہ پر سوار ہوکر دلیر جنگ و سید محمد کپتان آملی کو تشریف لے گئے دوسرے تانگو نپر اشرف الامرا عمدة الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب و صاحبزادہ حمید اللہ خان صاحب و صاحبزادہ الیاس خانصاحب و شیخ محمد نذیر و سید افضل علی وغیرہ سوار تہے اور نواب جلیل الزمانی بیگم صاحبہ پہلے سے بموضع آملی فائز ہو چکی تہین۔ واضح ہو کہ کوہ آملی خاص شکارگاہ دربار عالی اقتدار ہے اور یہان سے وہ پہاڑ اٹھا ہے جسکا سلسلہ کسیکی مار زلف کی طرح پشت زمین پر بل کہاتا ہوا اور شہرو قصبات کو اپنے حصار مین آباد کرتا ہوا اکناف عالم تک چلا گیا ہے اس پہاڑ پر بہت بڑی جہاڑی اور ہر قسم کا شکار رہتے ہے الغرض حضور والا نے آملی مین تشریف فرما ہوکر خاصہ تناول فرمایا بعد انفراغ خاصہ مع ہمراہیان مخصوص دامن کوہ مین تالاب پر زیر درخت برگد تہوڑی دیر قیام فرمایا ٹھاکر لکہی سنگہ جاگیردار موضع کربلیا پرگنہ ٹونک کو ایک تلوار اور دونالی بندوق عنایت فرمائی اوسنے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی ایک بجے حضور انور جانب کوہ آملی مع ہمراہیان تشریف لیگئے شکاریون کو جا بجا بٹہا دیا پہر حضور والا نے نماز عصر کی یہین ادا کی اور ایک ضرب رفل کنور مہاراجہ آملی کو دیا اوس نے آداب بجا لاکے شکریہ ادا کیا بعد ازان تین بجے ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور برآمد نہوا بعد غروب آفتاب سرکار خیمہ پر تشریف لائے بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرماکر استراحت کو کام فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ جنوری ۱۹۰۸؁ سرکار والا نے بستر استراحت سے اوٹہکر بعد ادائے نماز و وظائف شکار کا قصد کیا خیمہ حشمت ضمیمہ سے پا پیادہ تالاب پر تشریف لائے وہان خاصہ کہایا اور صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ

احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و صاحبزادہ محمد اناخان
صاحب و کپتان سید محمد کو بھی ساتھ ہی کھانا کھلایا بعد تناول خاصہ بسواری یابو تشریف لے گئے اسی اثنا مین ٹھاکر بہوپال سنگہ
استمرار دار چی پور نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور چار روپیہ نذر کر کے عرض کیا کہ ہمکانہ مین بہت شکار ہے وہان تشریف لے چلیے
جواباً کہا گیا کہ اسقدر فرصت نہین ہے پہر حیدری کا حکم نسبت ٹھاکر فرمایا گیا بارہ بجے تک سب شکاریون کو اپنی اپنی جگہہ بٹہا دیا گیا
پہر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا۔ دوبارہ ہانکہ ہوا تین سانبہر نکلے وہ بھی کتاکر نکل گئے قریب مغرب حضور خیام گاہ پر واپس
تشریف لائے۔ اور بعد ادائے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرماکر استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جنوری
روز جمعہ لشکر کا کوچ بجانب چورہو ہوا جناب بیگم صاحبہ اول سے چلی گئین سرکار پاپیادہ قریب ڈیڑہ میل کے موضع آملی
سے بجانب کروائیہ تشریف لے گئے مہاراجہ آملی ہمرکاب تہے ایک کوچہ صیدگاہ کہ جو درمیان آملی و چورکہو کے واقع ہے
ہانکہ شروع ہوا ایک جرخ اوسمین سے نکلا سرکار نے اوسپر گولی نہ لگائی وہان سے آگے چلکر حضور والا نے نالہ کے متصل زیر
درخت پیپل خاصہ تناول فرمایا اتنے مین خبردار نے خبر دی کہ چورکہو مین شیر آگیا ہے چونکہ اول ارادہ حضور والا کا ملاپورہ کے ہانکہ
کا تہا اوسکو ملتوی فرماکر چورکہو پر حضور والا تشریف لائے اور دو بجکر پر نماز ظہر ادا کی پہر ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا
خدام والا نے عرض کیا کہ وقت تنگ ہے سرکار خیام گاہ پر تشریف لے چلین حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہانکہ اور ہونا چاہیے
چنانچہ ہانکہ شروع ہوا ایک تیندوا سید افضل علی عرف میانجان کے مول پر نکلا اونہون نے اوسپر گولی لگائی زخمی ہوگیا اور
ایک مالی اور ایک چمار کو زخمی کر کے ایک نالہ مین گہسا سرکار نے محمد عرفان خان کو بہیجا کہ وہان سے تیندوے کو باہر نکالو
حضور انور مع صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ جہان وہ جانور
چہپا تہا آئے سبحانجان ملازم اردلی خاص نے تبر مارکر اوٹہایا سید ممتاز علی ملازم سہ بندی قلعہ علیگڈہ کے جو شریک ہانکہ تہا
جست کر کے لپٹ گیا ممتاز علی کے سر مین زخم آیا اوس نے تلوار لگائی مگر تلوار اچہی نہ تہی خفیف زخمی ہوا پہر مہاراجہ آملی کے
بہائی نے تلوار کا ہاتہہ مارا مگر کاری نہ لگا۔ پہر حضور والا نے چند گولیان مارین اور بحکم سرکار شبیر علیخان و دہوموخان نے چند
گولیان لگائین گولیون سے بالکل مردار ہوگیا۔ الحمد للہ حسب خاطر بندگان عالی خوب شکار ہوا حضور نے براہ قدردانی ممتاز علی
کو ایک قبضہ شمشیر اور پانچ روپیہ اور مالی مجروح کو دس روپیہ اور چمار کو ایک روپیہ عطا فرمایا اور اسی جگہہ نماز مغرب و عشا ادا فرما کے
براہ کروائیہ و شوب و منڈا و خیمہ عالی پر بمقام چورہو بسواری فیل گیارہ بجے شب کے مع صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر

دلیرجنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ تشریف لائے اثنا راہ مین شوپ اور منڈاور و فیروزپورہ و
وشاہ پورہ کلان کے زمینداروں نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین اس جگہہ زمینداران چورو کی جانب سے سب
لشکر کی دعوت ہوئی بتاریخ سیزدہم ماہ جنوری حضور انور نے بعد ادائے نماز و وظائف معمولی دربار فرمایا اور عرائض
مستغیثان سنکر حکم مناسب لکھواکر دستخط فرمائے ازان بعد ٹھاکر بھوپال سنگہ استمرار دار ریاست جی پور کہ بمقام آملی
شرفیاب ملازمت ہوچکا تھا اور حضور نے فرمایا تھا کہ بمقام چورو حاضر ہونا چنانچہ اوسکو حضور نے خلعت شش پارچہ قیمتی صعہ
عطا فرمایا صبح کے سات بجے لشکر کا کوچ بجانب علیگڈہ ہوا اور بیگم صاحبہ بھی تشریف لے گئین۔ اور حضور قریب دس بجے کے
خیمۂ عشرت ضمیمہ سے برآمد ہوکر تانگہ پر بجانب علی گڈہ روانہ ہوئے قریب بارہ بجے کے داخل علیگڈہ ہوئے اور بستر استراحت
پر آرام فرمایا بعد ادائے نماز عصر حضور انور نے ارادہ ٹونک کا کیا اور بمقام بنیٹہ نماز مغرب ادا فرماکے خاصہ تناول فرمایا اور روانہ
روانہ ہوکر دس بجے فائز ٹونک ہوئے اور لشکر شبا شب داخل ٹونک ہوا بتاریخ بستم جنوری ۱۸۹۴ع بخشی الملک سید محمد
عثمان خان بہادر شہامت جنگ حسب درخواست سیٹھہ چاندمل مع خلعت تعدادی ایک ہزار روپیہ بہمراہی آلہی بخش
جمعدار اور ایک چپراسی اور ایک ہرکارہ مع پروانۂ حضوری موسومہ سیٹھہ مذکور بتقریب ادائے مراسم تعزیت بجانب
رتلام گئے اور بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور داخل رتلام ہوئے اور بتاریخ بست و نہم رتلام سے روانہ ہوکر حاضر دربار دولت
ہوئے اور کبھی کھانا سیٹھہ جی کے یہان سے آتا تھا اور کبھی جنسی اور وقت روانگی خلعت رخصتانہ حسب تفصیل ذیل پایا

بخشی الملک بہادر شہامت جنگ — آلہی بخش جمعدار چوبداران

کمخواب یک تھان — دوشالہ یک — سیلا یک — جامدانی دو تھان — سیلا یک — مندیل یک — تھان جامدانی یک

للعہ ۵ — عہ ۵ — لوعہ ۳۹ — ے ر — عنہ ۲ — نہ ۳ — للعہ ۲ ر

چپراسی — ہرکارہ

دوپٹہ زرین یک — دستار یک — دوپٹہ زرین یک — دستار یک

عہ ر — سے ر — عہ ر — سے ر

بتاریخ بست و ہشتم جنوری عباس علیخان معتمد رامپور مع حافظ عبدالقادر خان و غفدار علی بہادر خان چوبدار و غلام عثمان خان
واحمد خان چپراسی بتقریب شادی نواب حامد علیخان بہادر رئیس رامپور خریطہ جانبی کرنیل ایچ ای نسٹ صاحب بہادر

پریزیڈنٹ رام پور آئے اور مکان نائب صاحب بہادر واقع علی گنج پر ٹھہرائے گئے۔ فرش اور پلنگ اور دیگر سامان کا بندوبست ریاست سے کیا گیا اور عبدالرحمن جمعدار و دو فراش و دو ہرکارہ اور ایک باورچی اور ایک پہرا پولیس کا اور ایک بگھی اور ایک تانگہ بغرض ہوا خوری مقرر کئے گئے۔ بتاریخ سی و یکم جنوری معتمد مذکور مع حافظ عبدالقادر خان بنا بر سلام حضور میں تشریف لائے اور ایک اشرفی کلدار معتمد نے نذر کی وہ قبول ہوئی۔ پھر معتمد مذکور نے خریطہ پیش کیا پھر سرکار کیطرف سے چندی معتمد مذکور کی مع ہمراہیان سولہ روز تک ملتی رہی۔ بتاریخ چہارم فروری کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر سپرنٹنڈنٹ بندوبست ریاست مقرر کرکے اختیارات مندرجہ روبکار دئے اور چوپہرہ اور سوار ہمراہ صاحب بہادر بندوبست مقرر تھے مامور کئے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۴ء حضرت وزیر اعظم امیر افخم بالقابہ بجواداے شہادت افیون مقام دارالخیر اجمیر میں تشریف فرما ہوئے تھے نہضت فرمائے ریاست ہذا ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نو بجے دن کے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ محتشمہ کونسل۔ و راؤ بہادر بابو دنایک راؤ ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ بنا بر ملاقات صاحب رزیڈنٹ بہادر راجستان بجانب جیپور تشریف لے گئے اور اسی تاریخ عباس علیخان معتمد ریاست رامپور کو مع حافظ عبدالقادر خان دفعدار وغیرہ حضور والا سے حسب تفصیل ذیل خلعت عطا ہوا۔

تفصیل خلعت معتمد

پارچہ	نقد
[illegible]	[illegible]

دوشالہ ستارہ زرین یک، سیلہ یک، مندیل یک، کمخواب یک تھان، جامدانی یک تھان

چوبدار

پارچہ	نقد
[illegible]	[illegible]

سیلہ، دستار

تفصیل خلعت دفعدار

پارچہ	نقد
[illegible]	[illegible]

دوشالہ یک، سیلہ یک، دستار

ہرکارہ دو اسم

پارچہ	نقد
[illegible]	[illegible]

سیلہ دو، دستار دو

اور ہنگام خلعت معتمد نے ایک اشرفی اور دفعدار نے پانچ روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے اور وقت روانگی ۵ روپیہ معتمد نے کسان مفصلہ ذیل کو تقسیم کئے۔

ملازمان توپخانہ　چوبداران　سپاہیان پہرہ نظر باغ　پہرہ پولیس　چپراسی　سقہ و فاکروب　فراش دواسم

عـــ۵　لـــ۵　للعہ　ـــے ر　ـــے ر　عـہ ر　ع

عملہ نائب صاحب بہادر　کوچبان　کہار　باورچی

ـــے ر　للعہ　عـہ ر　غـہ ر

بتاریخ بست و سوم ماہ فروری سنہ صدر جنابہ فردوس اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ محل سوم حضور پرنور دام اقبالہ و جنابہ افتخار زمانی بیگم صاحبہ محل دوم حضرت وزیر اعظم بالقابہ مع شش صاحبزادگان سعادت توامان مفصلہ ذیل بنا بر حج بیت اللہ شریف تشریف فرما ہوئیں۔ تفصیل اسمای ہر شش صاحبزادگان سعادت توامان — صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب و صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب و صاحبزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب فرزندان حضور انور دام اقبالہم و صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب ہمشیرہ زادہ و داماد حضور انور و صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خانصاحب خلف حضرت وزیر اعظم بالقابہ و جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل فوج ظفر موج حضوری اس سے بیشتر حسب الحکم حضوری بنا بر انتظام جہاز و مکان وغیرہ شیخ محمد قلندر بخش جمعدار چوبداران و چند سپاہیان پلٹن روانہ ہو چکے تھے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خانصاحب بہادر جرنیل و محمد عبدالرزاق خان کرنیل و حافظ محمد نائب بخشی الملک و شیخ محمد نذیر اتالیق صاحبزادگان حضوری و منشی عباد اللہ خان مینجر مطبع محمدی ٹونک و احمد یار خان میجر توپخانہ نمبر اول اور ہفت پہرہ سپاہیان پٹالن جہت انصرام اہل قافلہ مامور تھے۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۱ ہجری قافلہ حجاج ٹونک جنکی مجموعی تعداد یکصد و شصت و یک ۱۶۱ آدم تھی از انجملہ (مرد ۸۶) (زن ۷۵) مع الخیر والعافیت داخل حرم محترم ہوا مشتاقان زیارت کی آنکھیں اپنے پیارے خدا کے گھر کے دیکھنے سے منور ہوئیں جنابہ بیگم صاحبہ از راہ دریا دلی و بنظر حصول ثواب بہت سے زوار مشتاق دیدار خانۂ ایزد غفار کو اپنے ذاتی صرفہ سے ہمراہ لے گئیں ہنگام فائزی مقام جدہ برٹش کانسل نے اعزاز و اکرام کے ساتھہ استقبال کیا۔ مراتب مدارات و تواضع رئیسانہ شان کے لائق عمل میں لائی گئی صاحبزادگان والاشان و معتمدان و معززان ہمراہی جنابہ بیگم صاحبہ نے سفیر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا

ادھر ہنگام فائز ہی کہ معظمہ شریف صاحب مکہ نے مراسم استقبال خاص طور پر ادا کیے اور ہر گونہ اہتمام و سر انجام مین کافی مدد دی اور خوانہای شیرینی و فواکہہ و انواع اطعمہ و اغذیہ عرب پیش کیے جو اکرام اور وقعت کی نگاہ سے دیکھے گئے بقیہ ایام صیام اور پورا مہینہ ذیقعدہ کا حصول انوار و تجلیات بیت اللہ و عبادت معبود یکتا مین صرف ہوا۔ بتاریخ سوم ماہ شوال المکرم سنہ صدر قافلہ حجاج برہنمونی طالع میمون و بخت ہمایون روضۂ پاک صاحب لولاک کی زیارت فیض اشاعت کا فیضان حاصل کرنے کو بجانب مدینۂ طیبہ روانہ ہوا۔ اسی ایام مین حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ کی طبیعت حق طویت جادۂ اعتدال سے منحرف ہوئی ابتدا مین شکایت دردِ شکم تھی بعد ازان تہیگاہ راست سے نصف حصۂ شکم جانب راست مین درد کا دورہ دو تین گھنٹہ کے فاصلہ سے ہونا شروع ہوا اولاً علاج ڈاکٹری ہوا پھر حسب رائے بندگان حضور پرنور دام اقبالہ علاج ڈاکٹری موقوف ہوکر یونانی علاج شروع ہوا پھر مقام دہلی سے حکیم محمد عبد المجید خان صاحب خلف اکبر حکیم محمود خانصاحب مرحوم کو بنا بر معالجہ ٹونک مین طلب کیا گیا۔ بارے بفضل مفضل حقیقی سے مرض مذکور رفع ہوا

بتاریخ پنجم ماہ مارچ ۱۸۹۴ء صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ وارد ٹونک قریب آٹھہ بجے دن کے داخل ٹونک ہوئے پیشوائی بسبب ممانعت صاحب موصوف کے نہ ہوئی۔ صرف گیارہ فیر سلامی کے سر ہوئے۔ قریب پانچ بجے دن کے حضور پرنور مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ و اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و بابو ونایک راؤ ممبر خزینہ و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل بغرض ملاقات بنگلہ پر گئے صاحب اجنٹ بہادر نے حد مقررہ تک بسواری ہوا دار پیشوائی کی اور بعد عطر و پان بنگلہ سے واپس تشریف لائے۔

کیفیت آمد سیٹھہ چاندمل از رتلام و سمیرمل از کوٹہ بتقریب شادی کیسری سنگھ پسر سمیرمل و راج مل

حسب درخواست نتھہ مل منیب چاندمل پانچ پہرہ بنا بر حفاظت سامان سیٹھہ چاندمل بوندی بھیجے گئے اور بعد ازان سیٹھان مذکور کے استقبال کو بخشی الملک بہادر و کرنیل غوث محمد خان نبیرۂ کرنیل مہتاب خان مع دو چوبدار و چپراسی سوار سنگی کے کنوین تک گئے وہان سے اونکو لاکر فرودگاہ پہونچایا بتاریخ دوم ماہ مئی ۱۸۹۴ء شام کو پانچ بجے چاندمل و سمیرمل و راج مل مع نتھہ مل و ہزاری مل گماشتگان سیٹھان مذکور حضور کے سلام کو آئے سرکار والا نے سمیرمل و چاندمل کو سرفراز تعظیم دی پھر سیٹھان مذکور و گماشتگان مسطور نے نذرین پیش کین جسکے کل دو اشرفی

وصول ہوئے تفصیل نذر کنندگان یہ ہے ۔

چاندمل سیٹھہ رتلام و ہمیرمل سیٹھہ کوٹہ دو اشرفی مع عہ

چاندمل ایک اشرفی گماشتگان چاندمل ہمیرمل ایک اشرفی راجمل پسر ہمیرمل نذر ایک اشرفی نچھاور

نتھمل منیب ہزاری مل منیب نذر ایک اشرفی نچھاور نذر نچھاور

آسامی نذر کنندگان سیٹھان اجمیر

ایک اشرفی مع عہ

سیٹھہ راجمل ایک اشرفی سیٹھہ کلیانمل داماد امیدمل کیسری مل پسر ہمیرمل گمانمل پسر راجمل

بہاگمل خزانچی ۔ جب یہ اشخاص نذر کو آئے تعظیم نہین دی گئی اور ان سب صاحبون کو سامان چندی یک روزہ سرکار سے دیا گیا اور تا قیام سیٹھان مذکور ایک چوبدار بنا بر مزاج پرسی سیٹھان رتلام و کوٹہ و اجمیر مامور فرمایا گیا ۔ اور حسب الحکم حضوری ایک ہاتھی مع ہودج نقرہ اور ایک چوبدار چاندمل جی کے ساتھہ جیپور تک بہیجا گیا ۔ سیٹھان مذکور نے ملازمان سرکاری کو انعام بدین تفصیل دیا ۔ تفصیل انعام

سواران رسالہ کوچبان فیلبان چوبدار سائیس

بتاریخ سوم ماہ مئی ۱۸۹۴ء یوم پنجشنبہ نو بجے رات کے راؤبہادر بابو نایک راؤ ممبر کونسل کے بنگلہ مین جو آبادی شہر کے شرقی جانب بہیر کے راستہ پر لب شاہراہ واقع ہے یکایک واقعہ سخت آتش زدگی کا وقوع پذیر ہوا بنگلہ کے متصل ہی زنانہ مکان تہا وہ بہی آتش زدہ ہو گیا اشتعال آتش کی یہ کیفیت تہی کہ دو دو بانس اونچے شعلے اوٹہتے تہے ۔ کپتان پری چارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست موقع آتش زدگی پر پہونچکر ضروری انتظام مین مصروف ہوئے کمیٹی اور پلیس کے لوگ اور بہت سے سقے فوراً موقع پر پہونچکر اپنے کام مین مشغول ہوئے

مگر حدت اشتعال آتش کے سبب سے قریب موقع کے کسیکا گذر نہین ہوتا تہا تمام بنگلہ اور زنانہ مکان جلکر خاکستر ہوگیا۔ عمدہ عمدہ سامان وملبوسات فاخرہ وزیورہاے نفیس بیش قیمت کتب آتش برد ہوگئین جسوقت آگ لگی بابو دنایک راؤ اندرون بنگلہ کار سرکار مین مصروف تھے آگ کے شعلون کو دیکہتے ہی ہکا بکا ہوکر سراسیمہ آ بنگلہ سے باہر نکل آئے مگر جب ضروری کاغذات سرکاری کا خیال آیا آتش زدہ بنگلہ مین اوس دروازہ سے کہ ہنوز آگ کی آنچ سے محفوظ تہا نہایت تیزی کے ساتہہ جیسے شمع پر پروانہ گرتا ہے اپنی جان کو پروانہ کرکے پروانجات سرکار کے لانے کو چلے گئے بابو صاحب کا اندر جانا تہا کہ وہ محفوظ دروازہ بہی آتش زدہ ہوگیا۔ بابو صاحب نہایت مضطربانہ حالت سے باہر نکلے جو کپڑے پہنے ہوئے تہے اونین آگ لگ گئی ملازمان وغیرہ نے کپڑونکو پہاڑکر دور کیا دونون پاؤن اور داہنے ہاتہہ اور سینہ پر آگ کا سخت صدمہ پہنچا۔ جابجا آبلے پڑ گئے جناب حضرت وزیر اعظم بالقابہ بفور اطلاع واقعہ موقع پر پہونچے بابو صاحب اور اونکے متعلقین کے ساتہہ بہت ہمدردی کے الفاظ ظاہر فرمائے ضروری موقع پر پولیس کے پہرے مامور کئے اور مستورات کو بابو داموددراس صاحب کے بنگلہ پر پہونچایا ڈاکٹر پربہولال صاحب ولیڈی ڈاکٹر صاحبہ کا علاج ہوا چونکہ بابو صاحب کو صدمہ زیادہ پہونچا تہا ہرچند علاج ہوا مگر کچہہ افاقہ بمعرض وقوع نہ آیا۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور بخشی الملک بہادر وصاحبزادہ ہدایت اللہ خان بمقام جیپور بتقریب ادای مراسم نیوتہ شادی کیسری مل پسر ہمیرمل سیٹہہ مع پانصدر روپیہ بہیجے گئے تہدمل ہمیرمل کے باغچین ٹہرائے گئے تین روز چار رات وہان قیام رہا سیٹہان مذکور کی طرف سے چندی کی جنس آئی تہی۔ بتاریخ ہشتم ماہ مئی سنہ صدر یوم پنجشنبہ بارہ بجے رات کے بابو صاحب کے طائر روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔ بتاریخ دہم ماہ مئی سنہ صدر پانچ بجے دن کے کپتان پیچارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست وصاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب ریونیو اسسٹنٹ بحکم دربار عالی اقتدار بنابر انتظام تخم تقاوی زمیندارن پرگنہ سرونج سنٹرل انڈیا کے روانہ ہوئے۔

بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ صدر یوم یکشنبہ بزم شادی کتخدائی صاحبزادہ حسام الدین خان خلف صاحبزادہ محمد عبد القیوم خانصاحب سنبہلی کی صاحب النساء بیگم دختر حضور والا سے بمعرض ظہور آئی۔ بارہ بجے رات کے برات نہایت شوکت وجلوس کے ساتہہ مکان نوشہ سے قلعہ معلے کو روانہ ہوئی۔ اہل برات فیلان قوت توامان واسپان خوش عنان وکالسکہ وتانگہ وغیرہ پر سوار تھے۔ روشنی کا انتظام جدا کمپنی جوانان پلٹن عابدیکا

انتظام الگ - بین باجہ کے ترانون کا آواز سب سے علیحدہ - آتشبازی کا رنگ ڈھنگ سب سے اعلی تھا
غرض بہزار تجمل برات قلعہ معلی مین پہونچی ایوان خاص مین برات کا قیام ہوا دو بجے نکاح خوانی حسب دستور
شاہی عمل مین آئی - صبح کو دعوت ولیمہ مین انواع انواع و اقسام اقسام کے اطعمۂ لذیذہ تیار ہوکر اہل
برات کو کہلائے گئے - ایک بجے سے سامان جہیز عروس باہر نکالا گیا - اور ترتیب وار موقع بموقع
جمایا گیا - رسم رخصت عروس بمینت مانوس عمل مین آکر برات واپس روانہ ہوئی سامان جہیز کی تفصیل
باعث طوالت ہے ناظرین باتمکین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایک رئیس اعظم صاحب علم و بیہم کی صاحبزادی
محترمہ کے سامان جہیز مین جسقدر تجمل ہوسکتا ہے وہ سب کچھ تھا ادنی یہ ہے کہ علاوہ زیورات
وغیرہ وغیرہ کے پندرہ ہزار روپیہ کے توڑے نقد بہنگام وداع خزینۂ عامرہ سے منگوا کر ہمراہ کئے گئے
بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ والاجاہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب کی شادی کتخدائی کے متعلق
رسم [illegible] ن عروس بکمال احتشام و جلوس شاہی کچھ بیشتر شادی سابقہ سے عمل مین آئی - بتاریخ ۲۰ ام
ماہ مذکور [illegible] شان و شوکت کے ساتھ تقریب شادی بمعرض ظہور آئی اسکی تفصیل لکھنے کو ایک دفتر چاہیے
صرف [illegible] کی کیفیت اختتام کیجاتی ہے دکہ بڑے صاحبزادے کی شادی بڑے کروفر سے رونق پذیر
ہوئی) بتاریخ [illegible] عروس و وداع ہوئی یکم ماہ جون کو طعام ولیمہ دیا گیا سوم ماہ جون سنہ رسم چوتھی
بمعرض [illegible] آئی - اللہ تعالی یہ شادی خانہ آبادی مبارک کرے - چنانچہ یہ قطعۂ تاریخ شادی کتخدائی
جناب [illegible] حضرت [illegible] سلمہ اللہ القوی سے یادگار ہے ؎

دل [illegible] شادمان باد ✽ نشاط عیش حاصل جاودان باد ✽ مبارک ای اسعد شادی فرزند

شگفتہ روی زیبا در جہان باد

[illegible]

جو سر سے باندھے ہین عبد الحفیظ خان سہرا	[illegible] کہتا ہے بالائی آسمان سہرا	زنور شوق سے نوشہ کی رونمائی ہین
دیا ہے بادبہاری نے ارمغان سہرا	ستارے پھول بنے عکس رو نما ہے	چمک کے کہتا ہے ہمشکل کہکشان سہرا
ہزار جان سے صدقے ہوئی عروس چمن	جو لایا گوندھ کے نوشہ کا باغبان سہرا	ہر اک [illegible] گندھے ہین ہزار ہا موتی

نہ کیون ہو پھر مخمس گہرفشان سہرا
ہے ارسکے پہولونکو خوشبو مین اس سے کیا نسبت
پڑہے حضور مین ہر ایک مدح خوان سہرا

خدا کے فضل سے کہلتے ہین کیا ہی نوشہ پر
کہان مہک گل عارض کی اور کہان سہرا
بھر رہنگے منہ کو ترے آبرو جواہر سے

یہ شمامہ طرہ یہ پہولون کی بہ بہیان سہرا
یہ ہین رچی رہین قلعہ مین شادیا یارب
سُنین گے آج جو نواب قدردان سہرا

سہرا دیگر بنا بر حفظ ارباب نشاط

ہو نہ کسطرح چمک اور دمک کا سہرا
ساعتِ نیک مین نوشہ نے ہی باندہا سہرا
گل عارض کی مہک اسپہ لپٹ پہولونکی
اینگنا دستۂ نرگس گلِ تر کا سہرا
یان روز رچیں جلد بہیں اور پہولیں
خوش کیون نہو پہر اپنا پرایا سہرا
پنڈا ہے بنے کا تو بنا ای مالن
راوار و مبارک ترے سر کا سہرا
ماہینی نہو کیون پہولونین اخلاص کی بو
دیکہا سرکار نے آنکھون سے پسر کا سہرا

رنگ دولہا کا سنہری ہی سنہرا سہرا
گوری رنگت ہی تری اور ہی پیاری صورت
روپ نوشاہ کا رکہتا ہی دوبالا سہرا
رخ پہ دولہا کے یہ موجہ نہین ہلتا ہے
دہنِ غنچۂ گل سے ہے یہ گویا سہرا
خاندان والے ہین سب جمع براتی ہین کہڑے
نئے پہولونکا طرحدار اچہوتا سہرا
تان سے ڈومنیونکی وہ سہانے ٹولے
ل کے بہنو نے محبت سے ہے باندہا سہرا
دیکہکر آبرو کہتی ہی یہ ساری خلقت

سبہ گہڑی دیکہ کے کیا خوب رچی ہی شادی
کیون نہ سرکنند تجہے ہو قربان ترے سر کا سہرا
رخ پہ سہرا ہی تو سہرے پہ نگاہونکا ہجوم
کر نہ جہک جہک کے سر نرم ہی مجرا سہرا
تانین لے لیکے غضب گاتی ہین کیا ڈومنیان
نگر ہے ہائین مگر نوشہ کا انوکہا سہرا
ایک مدت مین خدا نے ہے دکہایا یہ دن
چمپئی پہولونکا وہ رخ پہ سہانا سہرا
شادی نت نت ہو مبارک رہے جم جم یہ خوشی
دیکہنا دیکہنا دہوم سے آیا سہرا

قطعۂ تاریخ شادی از محمد ابراہیم علیخان رمز

مبارک ہو سرکار والا کو شادی
خوشی جسکی ہر اک جہان نے منائی
ز روئی طرب رمز تاریخ کہدو
ہمایون و سعید کی کتخدائی
سنہ ۱۳۱۱ھ

بتاریخ یازدہم ماہ جون سنہ صدر بتقریب شادی کتخدائی سہرا مد مخدرات سرادق عفت و عظمت یعنی صاحبزادی صاحبہ دوم دختر فرخندہ اختر حضور پرنور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب خلف جناب اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل سے بصد زیب و تزئین ما لا کلام عمل مین آئی صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ نے اپنے اکلوتے فرزند جگر پیوند کی شادی مین نہایت کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی کو

کام فرمایا۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سنہ صدر دعوت ولیمہ مین جملہ افواج ریاست کو کھانا کھلایا گیا۔ بتاریخ سیزدہم بسلہ اہل قسلم محکمہ جات و اہالی عدالتہائی ریاست کو کھانا دیا گیا۔ اور اسی تاریخ اہل خاندان و ممبران کونسل و دیگر معززان ریاست کو کھانا کھلایا گیا۔ محفل دعوت ایرانہ۔ و رسوم مائیان مہندی وغیرہ قبل از شادی جانبین سے رئیسانہ تکلفات کے ساتھ عمل مین لائی گئی۔ اور نوبت خانہ کی محراب پر منجانب والد ماجد نوشہ ذیجاہ یہ اشعار ثبت کیے گئے تے

یارب این محفل شادی طرب افزا بادا * برہمہ خرم و فرخندہ و زیبا بادا * برکت بقدم نواب معلی القاب عزت افزا و فرح بخش دل ما بادا * ہر کہ آید ز رہ لطف درین عشرت گاہ * عشرتش ہمدم و شادی ہمہ جا بادا

مخلص حضرت نواب جہان احمد یار * خدمتش در نظر خاص پذیرا بادا

بتاریخ بست و کیم ماہ جون صدر یوم پنجشنبہ دس بجے شب کے برات نہایت شان و شوکت سے قلعہ معلیٰ مین فائز ہوئی۔ برات کی کیفیت قابل دید تہی جسکے اجمال مین تفصیل لکھنے کیواسطے ایک دفتر طویل درکار ہے ہان البتہ یہ قابل اظہار ہے کہ علاوہ سامان جہیز کے سترہ ہزار روپیہ کے توڑے نقد سرکار والا سے ہنگام وداع برات مرحمت ہوئے اس تقریب میمنت قریب مین اکثر شعرای شہر نے قطعات تاریخ شادی و سہرے کہے این اس موقع پر مولف بنا بر مسرت ناظرین بانتکین چند اوستادونکا کلام فصاحت التئام درج کرتا ہے۔

قطعہ تاریخ حضرت اسد لکہنوی سلمہ اللہ القوی

بنا ہے عبدالرحمن خان بیحد دولہا * دل فتح جنگ آج خوش تقدیر ہے * پے سال فرخندہ فال ہمایون * اسد یہ کہو مشتری و قمر ہے

قطعہ تاریخ من نتائج افکار محمد ابراہیم خان رمز بصنعت توشیح و معنوی

شادی فرزند فتح جنگ سے مخلوق کو * آجکل سچ پوچھئے تو ہے مسرت بیحساب * غور سے ای رمز کہدو منوی توشیح سال

یہ ملے کیا خوب آکر آفتاب و ماہتاب

سہرہای شعرای بلاغت انتما بطرز جداجدا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلف الصدق اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ ممبر کونسل صیغہ فوج

سہرا من نتائج افکار گہربار شاعر مستند حضرت نواب سلیمان بہادر اسد لکہنوی سلمہ اللہ القوی۔

مک گل خورشید سہرا ہو تو ایسا ہو
ہ چاند تو ایسا جو ہالا ہو تو ایسا ہو
قامت نوشہ وہ بدہی کی پہن آئین
ی ہو تو ایسی ہو جو سہرا ہو تو ایسا ہو
ت کہ سہرے نے سر نوشہ پہ جا پائی
اختہ سب نے کہ دولہا ہو تو ایسا ہو

ثریا منفعل جس سے ہے طرا ہو تو ایسا ہو
ادہر سر پیچ کی زینت ادہر طرہ کی زیبائش
سرہی ہو تو ایسی ہو جو بالا ہو تو ایسا ہو
پدر کی شوکت و ہمت پسر خوش قسمت و سیرت
بلندی پر نصیبون کا ستارا ہو تو ایسا ہو
اسد ہون شاد جسکو سنکے احمد یار خان صاحب

سر نوشہ پہ شملہ دیکھکر یہ لوگ کہتے ہین
یہ نو ہو تو ایسا ہو ستارا ہو تو ایسا ہو
وہان ہی نقشہ عصمت یہان ہی خلعت عزت
اگر ہو باپ تو ایسا جو بیٹا ہو تو ایسا ہو
بنا نوشاہ جس دم عبدالرحمن خان بصد شادی
نیا ہو رنگ سب سہرون سے سہرا ہو تو ایسا ہو

ن نتائج افکار گہربار جناب حافظ سید محمد حسین صاحب بسمل خیرآبادی وکیل رینٹ ٹونک معینہ چہاونی دیولی۔

سے عقد ثریا کا مشتری سہرا
ہی مصحف ناطق تو جنتری سہرا
ص کا رشتہ زیادہ تر مضبوط
ہدایت دین پیمبری سہرا
شم سے نوشاہ کے مقابل ہے

بنا کے لائی ہی کیا حسن مین پری سہرا
ڈہلا ہی نور کے سانچے مین تار تار اسکا
جو آگے باندہے اہل برادری سہرا
لڑی ہوئی ہین نگاہین ہزار رخ پر
بڑا دلیر ہا ہے بسمل بڑا جری سہرا

بندہا ہی آجکی تاریخ فرق نوشہ پر
شعاع مہر سے کرتا ہے ہمسری سہرا
پڑھے درود برہمن جو سونگھ لے خوشبو
سکھا رہا ہے بہم جنگ زرگری سہرا

نتیجہ طبع سخن گستر جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی وکیل سرکار حاضر باش محکمہ ریزیڈنسی کوہ آبو

سبزۂ خط پر ہے کیا پری سہرا
لا سے اے ہے چرخ اخضری سہرا
لئے سر نوشہ پہ مانگ دیکھ کے ہم
مبے کے سر پہ ہے عجیب سے بری سہرا
یقین ہوگا کہ برج سے چاند نکلا ہے
بنا ہے اسلئے سد سکندری سہرا

لگا کے لایا ہے ڈالی ہری ہری سہرا
اڑا کے دیدۂ حاسد مین خاک جھونکے گا
بنا کے قاف سے لائی ہی اک پری سہرا
جمیگا پانؤن نہ حاسد کا وقت نظارہ
کھلے گا جب سر نوشاہ سے زری سہرا
گلو نگار رنگ ہوا ہو کے اڑ گیا مضطر

یہ کہکشان تری کس روز کام آئیگی
جھکا زمین پہ جھپٹے کو کنکری سہرا
تری گلو کے تو پہلو مین خار ہین بلبل
عدو کی چشم مین ڈالے گا تھرتھری سہرا
نگہ کسیکی نہ پڑ جائی روئی نوشہ پر
نہ کر سکا رخ گلگون کی ہمسری سہرا

سہرا از نتیجہ طبع خداداد جناب مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغہ سرحدات و جنگلات وغیرہ تخلص علی

محمد رحمن ہو مبارک تجھے سر زر سہرا

کیا ہی زیبا ہے تری روئے نکو پر سہرا

کیا ضیائے رخ پر نور ہے ماشاء اللہ

کہ ترے روئی مبین سے ہے منور سہرا
آج جامہ سے ہی باہر چمنستانمین بہار
ہو گیا ہے قدِ موزون کے برابر سہرا

جلوۂ روی مبین سے ترے ای مایۂ حسن
کہ ترے حسنِ دل آرا کا ہی زیور سہرا
ایک کو ایک پہ زینت ہی دمِ آرائش

بنگیا ہی ہمہ تن نور کی چادر سہرا
کیا ہی بالیدگی ناز ہی ابتدا اللہ
خوشنما طرا ہے اور طرہ سے خوشتر سہرا

آج کیون غنچۂ خاطر نہ شگفتہ ہو علی | کہ گوندہا ہی گل عشرت سے سراسر سہرا

سہرا طبعزاد جناب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب تخلص آرزو خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنیل فوج ظفر موج شاگرد مولف

کیا ترے رخ پر وہ کہاتے ہین ہین سہرے کے پہول
داد کیا دکہلا رہے ہین بانکپن سہرے کے پہول
رشتۂ الفت رہے دولہا دلہن مین تا بحشر

بن کے شادی ہین گویا چمن سہرے کے پہول
گن کے سہرے مین ترا ای عبد رحمن خان بنے
یہ دعائین کر رہے ہین یا دہن سہرے کے پہول

پنکہڑی ایک ایک کہتی ہی جدا لگا نہ کبھی
فرط شادی سے ہوئے ہین خندہ زن سہرے کے پہول
آرزو بیوبہ سہرے کی نہین لڑیان جہکین

بنگئے ہین سرنگون ہو کر دلہن سہرے کے پہول

سہرا من نتائج طبع مضامین مظاہر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب صابر سلمہ اللہ القادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ
محمد امان خان صاحب برادر خرد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ شاگرد مولف

جگہہ دے سر پہ تو اللہ رے توقیر سہرے کی
اودہر تاب رخ روشن ادہر تنویر سہرے کی
ہوائین باندہ رکہی ہین خوشی کی غنچہ و گل نے
جسے سننا ہو وہ آکر سنے تقریر سہرے کی
مجال اسکی نہین نکلے جو تیری بزم عشرت سے
کہنچی اور کہنچتے ہی گویا ہوئی تصویر سہرے کی
کبہی سہرا نظر پر ہی نظر ہے گاہ سہرے پر
نہو گی پر صفت کچھ شمع سے گلگیر سہرے کی
جمال ابرو نوشاہ ہے ناوک فگن کیسا
ترے آگے بنی ہی ہر کلی تصویر سہرے کی

خوشا قسمت خوشا طالع خوشا تقدیر سہرے کی
فزون تر تابش رخ آفتاب عالم آرا سے
چمن مین کر رہی ہین بلبلین تقریر سہرے کی
کہنچا ہی یون کہ نقشہ بولتا ہی منہ سے ای مانی
خوشی کا پاؤن ہی تہامے ہوئے زنجیر سہرے کی
تری شادی کا چرچا چار جانب ہی زبانو پر
برابر آج چوٹین چل رہی ہین تیر سہرے کی
فروغ حسن خود پردہ ہے تیری روی روشن کا
شعاعین جا رہی ہین آج سو تدبیر سہرے کی
بنا ایوب نوشہ عبد رحمن شاہ کی صورت

کبہی عارض چمکتی ہین کبہی موتی دمکتے ہین
شعاع ماہ انور سے سوا تنویر سہرے کی
ہند امین آ رہی ہین لیے صد بزم کلیان چٹکتی ہین
بنی ہے عیسی معجز نما تصویر سہرے کی
گندہا اور گندہتے ہی ایک ایک غنچہ خود بخود چٹکا
کہین ہے ذکر کنگنے کا کہین تقریر سہرے کی
کرے کر گل ہزار اس کی زبان چمکائے محفل مین
نظر کی ہے خطا اس مین کچھ تقصیر سہرے کی
رخ انور کا نقشہ دیکھ کر سہرے کا عالم ہے
خوشی کیونکر نہ عالم مین ہو عالمگیر سہرے کی

مبارکباد

یہ شادی یہ جشنِ مسرت مبارک
فلک کہہ رہا ہے کہ رفعت مبارک
تمنا یہ ہے روزِ ازل کی
ترے دوستونکو ہو راحت مبارک
زمانے مین چارون طرف ہے یہی غل
مبارک ہون حضرت سلامت مبارک
خزانہ خوشی کا ترے ہاتھ آیا
تجھے دوہری دوہری مسرت مبارک
ترے دل کو آرام و تسکین میسر
تجھے ہر گھڑی عیش و عشرت مبارک

مبارک ہو اور تا قیامت مبارک
یہ آواز ہر سمت سے آ رہی ہے
ابد تک رہے شام وصلت مبارک
زبانوں پہ یہ ہے وہ سب کے دلونمین
خوشی شادی و عیش و عشرت مبارک
چمک کر یہ ہر خالِ رخ کہہ رہا ہے
ملی تجھکو شادی کی دولت مبارک
خوشی تیری لونڈی رہے زندگی بھر
تری آنکھ کو خوابِ راحت مبارک
تمنا تھی مدت سے آئی ہے جسکی

دعا گو زمین فرشِ راحت کا تیرے
مبارک سلامت سلامت مبارک
ترے دشمنونکو نصیب آفتین ہون
کہ جلوت سزاوار خلوت مبارک
یہ کنگنا یہ سہرا یہ شادی کے جلسے
ہوا اوج پر نجمِ قسمت مبارک
خوشی خوش ہے اور شاد ہے جی مین شادی
رہے رات دن عیش و عشرت مبارک
رہے تجھپہ ظلِ خدا عبدِ رحمٰن
خدا نے دکھائی وہ ساعت مبارک

سہرا طبعزاد جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب تخلص حمید خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خانصاحب تخلص رسا مرحوم ابن جناب صاحبزادہ محمد بخت بلند خانصاحب مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

سر پہ نوشاہ نے جس وقت کہ باندھا سہرا
ایسا دیکھا ہی نہیں ہم نے کسی کا سہرا
کیوں نہ تم سر پہ جگہ دو کہ خوشی ہو ہو کر
دیا دلجسپ دل آرام ہے کس کا سہرا
تیرے دشمن رہیں پامال احباب ہوں شاد
لائے گا رنگ بس اب دیکھئے کیا کیا سہرا
تیرے سہرے کی بس خوبی کہیں دیکھی ہم نے

ہو گیا حسن مین کچھ اور دوبالا سہرا
بعد مدت کے گلونکا بھی نصیبہ چمکا
قلعہ سے آیا ہے دولہن کے ہے گھر کا سہرا
ہے زبان پر یہ ہر اک شخص کی عبد الرحمٰن
الغرض ایسا ہمایون ہو یہ تیرا سہرا
ایک مخلوق ہے مشتاق نظر کا ڈر ہے
اک زمانے کا تو ہمنے بھی ہے دیکھا سہرا

زرچہ بنتا ہے کس انداز سے کس ناز سے یہ
کہ بنایا گیا نوشاہ کے سر کا سہرا
پوچھتا ہے یہ تعجب سے ہر اک ماہ جبین
تا قیامت ہو مبارک تجھے تیرا سہرا
ہے رسائی بسی رسائی ترے سہرے کی پہنچا
دیکھنا سہرے کو ہرگز نہ نوشاہ کا سہرا
واہ جی گر نہ ملے وان ہے تو نہیں آفت ہے

ای حمید ہمنے ہے کس شوق سے لکھا سہرا

سہرا طبعزاد جناب مولوی مفتی نور الحق صاحب تخلص خستہ خلف جناب مولوی خیر الدین صاحب مغفور

آج ہے زیب رخ غیرت گلشن سہرا
پرتو روی منور سے ہی روشن سہرا
کم نہیں سیر بدخشان سے تماشا اسکا
آج ہے معتکف وادی ایمن سہرا
لعل و گوہر سے جو مالن نے کیا ہی تیار

بھر لے اپنا گل امید سے دامن سہرا
دیگا عارض پہ جگہہ تجکو بت غیرت حور
گوہر و لعل و زمرد کا ہی مخزن سہرا
اہل محفل جو سبا دیکھہ اوٹھکے قدم لیتے ہین
عبد رحمن کے لئے ہے یہ مزین سہرا

کیون نہون اوسکی تجلی سے خجل شمس و قمر
روضۂ خلد مین ہوگا ترا مسکن سہرا
کیون مشرف نہون دیدار سے موتی کیطرح
لائی ہی کسکے لئے گوندہکے مالن سہرا
مختصر مدح لکھون طول سے حاصل خستہ

میرے نوشاہ کے عارض کا ہی جوبن سہرا

سہرا از مولف

واہ کیا آج ہے زیب رخ زیبا سہرا
رکہتا ہی مہر جہانتاب کا نقشا سہرا
دم بدم اوٹھتی ہے جو موج لطافت اسسے
دیتا ہے مہر جہانتاب کا دہوکا سہرا
دن بہرے اوج ملامنہ سے ترے بات بڑہی
گلبن شادی کہ ہی عیش کا گجرا سہرا
شکل پروانہ بھلا ہونگا ہی گرد اسکے ہجوم
پاس کیا کچھہ نہین رکھتا ہے خزانا سہرا
دیکہتا غنچہ۔ دہن کو ہے ترے ای نوشہ
کہ ترے وصل کا پیغام ہے لایا سہرا
اہل محفل کا نہ کیون دیکھہ کے دل ہو بشاش

قدرت حق کا دکہاتا ہی تماشا سہرا
طرۂ مہر فلک ہے کہ جڑاؤ کلغی
بحر انوار ہے یا حسن کا دریا سہرا
سینکتا ہین گرمی رخسار سے ہمنے آنکھین
کرتا اسو جہ سے جہک جہک کے ہی مجرا سہرا
قوت جسم کہ ہی قوت دل۔ نور نظر
شعلۂ نور ہے یا شمع تجلی سہرا
دیدۂ اہل نظر کو نہ تحیر کیون ہو
تکتا ہے منہ صفت نرگس شہلا سہرا
فرط شادی سے نہ ستونکی طرح کیون جہومے
دلکشا ہی تر ادلچسپ دلآرا سہرا

چرخ پر کیون نہ مٹے کاہکشان کا سہرا
جلوۂ نور سحر ہے کہ بنے کا سہرا
صاف مہتاب سمجہتا ہی ہر اک کنگن کو
شعلۂ رخ سے جو نوشاہ کے سر کا سہرا
ہے ستم رنگ غضب روپ ہی آفت ہی مہک
راحت جان ہی کہ ہی آنکہہ کا تارا سہرا
زر گل سے ہمہ تن دیکھلو ہی مالا مال
کہ دکہاتا ہی رخ یار کا جہمکا سہرا
سرفرازی نہو کیون بزم مین اس کو حاصل
چشم بیگونیہ تیری ہو گیا شیدا سہرا
آبرو نوشۂ ذیجاہ کی خاطر سے نے

رشتۂ ذوق و گل شوق سے گوندہا سہرا

سہرا دیگر از مولف بنا بر تحفظ ارباب نشاط حسب فرمائش نوشہ

شبھ گھڑی سہرو نوشاہ نے باندھا ہے
ہار گردن مین ہی رخ پہ گل تر کا سہرا
پٹا چیرہ ہی پہر او سپر ہی جڑا و طرہ
ویسے اچھو نکے لئے چاہیے اچھا سہرا
موتیون کی ہی لڑی یا در انجم کی لڑی
سر کا سرپیچ ہزاری ہی ہزارا سہرا
دھوم نت نت ہو مبارک رہے جم جم شادی
دیکھنا کھلتا ہی کیا رخپہ چھبیلا سہرا
ہو تا مان باپ کا اس سے ہی کلیجہ ٹھنڈا

اوج قسمت سے بنا صبح کا تارا سہرا
ایسا ویسا نہو مالن سے گرہ بنڑے کے لئے
بانکپن کیون نہ دکھائے ہمین بانکا سہرا
مکھڑا مہتاب ہی سرپیچ ہی رشک انجم
سر سے ہی تابقدم ایک کنہیا سہرا
جگ مین جگ جگ جیو بنڑا مرا عبد الرحمٰن
وقت کیا خوب سہانا ہی سہانا سہرا
میوہ و نقل و حنا عطر سہاگ اور پھلیل
نور آنکھونکا ہے یا منہ کا اوجالا سہرا

کنگنا ہی ہاتھہ مین نوشاہ کے سر پر سرپیچ
خوب سے خوب ہوا اعلیٰ سے ہوا اعلیٰ سہرا
میرا اچھا ہے بنا اوس سے بنی اچھی ہی
ہی دھنک بدہی رسیلا ہی چھبیلا سہرا
موتیا چمپا چنبیلی کے ہین بےگنتی پہول
شوق سے سات سہاگن نے یہ گایا سہرا
سننا کیا دھوم سے بجتی ہی وہ روشن چوکی
پہول پھلواری کے ساتھہ آیا دولہن کا سہرا
عبد رحمٰن بنا شکر خدا ان دولہا

آبرو رکھتا ہی کیا اوچہ طرا سہرا

بتاریخ ہشتم جون ١٨٩٤ء حکیم عبد المجید خان خلف اکبر حکیم محمود خان دہلوی بنا بر معالجہ نائب صاحب بہادر وارد ریاست ہذا ہوے واسطے سلام کے حضور مین مع صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب برادر خرد نائب صاحب بہادر نظر باغ مین آئے ایک نہیر ترا شاہوا زہر مہرہ کی قسم سے حضور مین پیش کیا سرکار نے صرف اسقدر تعظیم دی کہ زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ آئیے اور اسی تاریخ مولوی عبد الحق صاحب آئے سرکار والا نے انکو بہی اسی قدر تعظیم دی کہ زبان گوہر فشان سے فرمایا کہ آئیے پانچ روپئے مولوی صاحب نے نذر کئے تہوڑی دیر کے بعد رخصت ہوئے۔ دو سو روپیہ مولوی صاحب کو سرکار سے بطور ضیافتانہ مرحمت ہوے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جون میجر آئی۔ پی تہارنٹن صاحب بہادر اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک قبل نو بجے دن کے ٹونک مین داخل ہوے گیارہ ضرب توپ سلامی کی سرہوئی پیشوائی بسبب ... صاحب موصوف نہین ہوئی بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور پانچ بجے دن کے حضور انور مع صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ عبد الحمید خان صاحب و صاحبزادہ محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان صاحب فتح جنگ و صاحبزادہ عبد العلیم خان صاحب و محمد یوسف خان صاحب و مرزا محمد علی خان صاحب انگلے ہمراہ واسطے ملاقات صاحب اجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے صاحب بہادر موصوف نے حد مقررہ تک

پیشوائی کی ۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات سرکار والانظر باغ مین آئے اور
صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ صاحب اجنٹ بہادر کے
لینے کو گئے بعد ملاقات و رسم عطر و پان دربار برخاست ہوا بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر جشن سالگرہ حضور انور
بصد شان و شوکت بمعرض ظہور آیا معززین و اہل خاندان دربار مین حاضر ہوئے صاحب اجنٹ بہادر تشریف لائے
اور کامدار الیسرو بھی حاضر دربار رہا ۔ یہ دربار بوجہ خاطر صاحب اجنٹ بہادر کے کرسیونپر ہوا اسی اثنا مین منڈاور کی بھی
گفتگو آئی بعدازان دربار برخاست ہوا مؤلف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ پیش کیا ؎

ای از رخت شجاعت و ہمت نشان ہمہ
مشغول در دعای تو اہل جہان ہمہ
آنانکہ بوسہا بر کابِ تو مے زنند
از طوق بندگی تو گردن کشان ہمہ
کن پرورش رعیتِ خود را کہ خرم اند
جویند در نبرد ز بیمش امان ہمہ
خوانی ز خطِ ناصیہ احوالِ خلق را
پابند از تو قوت و تاب و توان ہمہ
نظم و نسق جدا نبود گہ ز دستِ تو
در نعمتِ تو خلق بود شادمان ہمہ

آثار فرخی ز جبینت عیان ہمہ
بر آستانِ جاہ و جلال تو حاجب اند
محمود و شیر شاہ و بدیع الزمان ہمہ
نگذاشت بوی خلق تو محروم خلق را
گلہا ز فیضِ تربیتِ باغبان ہمہ
از بال شاہباز در ایامِ عدلِ تو
باشد نہان جملہ برایت عیان ہمہ
شعر تو روح پرور و کلک تو جان نواز
داری کلیدِ قفلِ قضا و زبان ہمہ
تا در جہان نشان بود از ماہ و آفتاب

انصاف تست منصف آبادیِ انام
اسفندیار و رستم و سہراب خان ہمہ
در ہمگنان بدہر مباہات می کنند
چون گل شگفتہ اند درین بوستان ہمہ
گردد چو دست و تیغ تو در معرکہ علم
بستند طائران جہان آشیان ہمہ
از پا فتادہ را بجہانے تو دستگیر
حکم تو باد درین عالم روان ہمہ
از حق تعالی آبرو خواہد دعا مدام
تیر ترا ہدف شود این خاکدان ہمہ

بتاریخ پانزدہم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بسواری پالکی جانب دیولی گئے بوجہ شام ہوجانے کے دوسرے روز
اتواب سلامی سر ہوئین ۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ مذبور بوساطت جناب نائب صاحب بہادر سہ کس سرداران
قرولی ایک ٹھاکر و دو کنور مفصلۂ ذیل بنابر پرورش حضور مین حاضر ہوئے چندی سرکار سے مقرر ہوگئی تفصیل ہر سہ سرداران
قرولی یہ ہے ۔ گنپت سنگھ ٹھاکر ۔ لائق سنگھ کنور ۔ موہن سنگھ کنور ۔ بتاریخ سوم اگست سنہ صدر یوم جمعہ وقت
سات بجے بندگان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بتقریب تعزیت اعلیحضرت صاحبزادہ احمد علی خان بہادر مرحوم بر دولت از در

کان صاحبزادہ علی احمد خان وصاحبزادہ علی محمد خان صاحب ہوئے تخمیناً نصف گھنٹہ قیام فرمایا ہمرکاب حضور انور دام اقبالہ
صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ وصاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف صغر نائب صاحب بہادر
تھے۔ حضور والا نے صاحبزادگان موصوف سے بعد ادای تعزیت کلمات تسلی وتشفی آمیز فرمائے اور باہم اتفاق و
مصالحت رکھنے کی بابت ارشاد کیا۔ بعد ادای مراسم تعزیت وہان سے سوار ہوکر حویلی صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب
بغرض ماتم پرسی والدہ صاحبہ صاحبزادہ صاحب موصوف جنکا انتقال کچھہ دنون پہلے ہوچکا تہا تشریف فرما ہوئے بعد ادای
مراسم عزا واپس تشریف لے گئے صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خان
صاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادران حضور کہ جو حسب الحکم حضوری بنارس تشریف لیگئے تہے
بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور داخل ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بست وہفتم ماہ مذکور صدر دس بجے دن کے کرنیل
آئی۔ پی۔ تہارنٹن صاحب اجنٹ ہاڑوتی وٹونک فائز ریاست ہذا ہوکر کوٹھی بالائی کوہچہ پر قیام پذیر ہوئے بروز داخلہ
تین بجے دن کے جناب جلالت مآب حضرت وزیر اعظم بالقابہ واسطے ملاقات صاحب بہادر کے کوٹھی فرودگاہ پر تشریف لے گئے
بروز دوم ملاقات بازدید حضور انور دام اقبالہ عمل مین آئی۔ انتظام ریاست در پیش ہوکر معرض عمل در آمد آیا بتاریخ
سی ویکم ماہ مذکور سیٹھہ امید مل نے حضور مین حاضر ہوکر ایک اشرفی نذر کی۔ اور پانچ روپیہ نچھاور کے اور گماشتہائے
سیٹھہ مذکور نے دو دو روپیہ نذر کئے بتاریخ نہم ماہ ستمبر ١٨٩٤ء کرنل آئی۔ پی۔ تہارنٹن صاحب بہادر پولٹیکل
ایجنٹ مع کپتان پریچارڈ صاحب بہادر ریونیو افیسر ریاست مراجعت فرمائے چہاونی دیولی ہوئے۔ پالکی کی ڈاک
منجانب سرکار دولتمدار بنابر صاحبان موصوف بٹہائی گئی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر
ممدوح بحصول رخصت ایک ماہ تشریف فرمای کوہ شملہ ہوئے۔ اونکی جگہہ کپتان پریچارڈ صاحب بہادر انچارج ہوئے
بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور سنہ صدر بعد لینے چارج عہدۂ اجنٹی کے شب جمعہ کو چار بجے رات کے صاحب بہادر موصوف
فائز ریاست ہوئے حسب دستور انتواپ سلامی ہنگام صبح سر ہوئین۔ تمام دن قیام فرماکر شب شنبہ کو بارہ بجے بغرض
ملاقات کرنل ٹریور صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ روانہ ہوئے صبح کو فیر اتواپ سلامی کے سر ہوئے۔ جیپور
تک بگہی کا انتظام منجانب ریاست کیا گیا۔ صاحب اجنٹ بہادر موصوف بعد ملاقات کرنیل ٹریور صاحب ممدوح
معاودت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ٹہاکر گنپت سنگہ وموہن سنگہ ولائق سنگہ

بغرض سلام حضور مین حاضر ہوئے سرکار سے خلعت حسب تفصیل ذیل عطا ہوا۔ تفصیل خلعت؛

ٹھاکر گنپت سنگہ	موہن سنگہ	لائق سنگہ
دو شالہ یکس	یک سیلہ	یک سیلہ
منڈیل یک	یک دستار	
تھان کمخواب یک	تھان جامدانی یک	تھان جامدا یک
تھان جامدانی یک		

ہنگام رخصت گنپت سنگہ نے دو روپیہ نذر کئے ایک روپیہ نچھاور کیا لائق سنگہ اور موہن سنگہ ۔۔ روپیہ نذر کیا گنپت سنگہ کو دو شالہ اوڑہایا گیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور بندگان اشرف و اعلیٰ حضور جلالت ظہور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ مع مختصر عملہ اردلی و خیمہ وغیرہ سامان ضروری بموضع بنواڑہ علاقۂ ریاست ہذا بغرض شکار تشریف فرما ہوئے اور بعد چار روز واپس تشریف لائے۔ اسی تاریخ عالیجناب رفعت مآب نائب الریاست بالقابہ کہ کوہ شملہ تشریف لے لئے تھے فائز دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر کرنل آئی پی تھارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک اپنی رخصت کا زمانہ کوہ شملہ کے پُرفضا مقام مین گزار کر چھاونی دیولی مین داخل ہوئے اور عہدۂ ایجنٹی کا چارج لیا کپتان پریچارڈ صاحب بہادر نے اسی تاریخ عہدۂ ایجنٹی کا چارج کرنل صاحب موصوف کو تفویض کیا اسی تاریخ عملہ و دفتر ایجنٹی دار الریاست سے چھاونی دیولی کو روانہ ہوا۔ اسی ایام مین بموجب حکم حضور پرنور سید حیدر حسین پیشکار رسال پرگنہ علی گڈھ کا تبادلہ بعہدۂ پیشکاری مال پرگنہ ٹپراوہ و سید امجد علی پیشکار رسال ٹپراوہ کا تبادلہ بجای پیشکار مال پرگنہ علی گڈھ عمل مین آیا بتاریخ سی ام ماہ اکتوبر سنہ صدر کپتان پریچارڈ صاحب ایجنٹ دیولی سے فائز ٹونک ہوئے سلامی سر ہوئی پیشوائی نہین ہوئی بتاریخ سی و یکم ماہ مذکور سنہ مذکور سرکار دولتمدار بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے ہمراہی مین نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خان صاحب تہور جنگ و صاحبزادہ اسمٰعیل خانصاحب سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد خالصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و مرزا محمد علی خان ممبر کونسل و خانصاحب محمد نجف خالصاحب ممبر کونسل و مشیر قانونی جوڈیشل تھے صاحب بہادر نے حد مقررہ تک پیشوائی کی۔ بتاریخ یکم نومبر ۱۸۹۶ع صاحب ایجنٹ بہادر بنا بر ملاقات بازدید حضور معدلت ظہور کوٹھی واقع نظر باغ مین تشریف لائے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و دیگر سرداران خاندان و عمائدین ریاست شریک جلسۂ ملاقات ہوئے۔

رسیونپر نشست درباری ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف چار بجے دن کے بنا بر ملاقات
حضرت وزیر اعظم بالقابہ کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور تین گھنٹہ تک قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور صاحب بہادر
موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ دفتر خسیر ریاست کو معائنہ فرمایا بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر بہنگام
شب کپتان پریچارڈ صاحب بہادر ریاست ہذا سے بریاست جیپور تشریف لے گئے جیپور تک ڈاک کا انتظام
بجانب ریاست عمل مین آیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ صدر حضرت وزیر اعظم بالقابہ تھانہ صدر مین تشریف
لے گئے کتب روزنامچہ و دیگر امور انتظامی ملاحظہ فرمائے بعدہ ہدایات مناسب تحریر فرما کر واپس تشریف لائے بتاریخ
ہفدہم ماہ مذکور سنہ صدر بہنگام شب منشی سیوک رام سررشتہ دار کونسل نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ اور بجائے
منشی متوفی شیخ عبد الرحیم خلف حافظ محمد نعیم کی تقرری عمل مین آئی۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مرقوم الصدر صاحب ایجنٹ
بہادر موصوف مقام جیپور سے فائز دار الریاست ہوئے بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۱ ہجری مطابق نوزدہم
ماہ نومبر ۱۸۹۳ء سید ناظر حسین شاگرد رشید مولف بعہدہ جیلری جیل ریاست مامور کیے گئے۔ اسی ایام مین حسب الحکم
حضور پر نور دام اقبالہ دروازہ نظر باغ پر بجانب جنوب محاذی قلعہ معلی کوٹھی نہایت دلچسپ و طرحدار تعمیر ہوئی مولف
نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

بناکرد نواب والا تبار — مکان طرب خیز و راحت فزا — چو کرد آبرو فکر تاریخ او — بگفتا خرد جای خلعت سرا

حسب ارشاد یہ قطعہ کوٹھی نو تعمیر پر بسمت شرق ثبت کیا گیا اور صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان صاحب شمیم نے بھی یہ قطعہ کہا جا کہ ثبت ہوا

چو شد از حکم نواب ملک سیر فلک رفعت * اساس منزل عالی بلند از قبہ اخضر — شمیم از بہر سال اختتام قصر عالی شان

بگفتا ہاتف غیبی کہ۔ دولت خانہ اطہر
۱۳۱۱ھ

اسی سال میں حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کا دیوان طبع ہوا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ طبع دیوان لکھا ہے

چو گشت مطبوع طرفہ دیوان — آنکہ ہست وصفش برون ز امکان * ز شوخی حرف و لفظ و مضمون دل زمانہ شدست ممنون

چو آبرو فکر سال کردم سروش گفتا ہمین بگوشم * بعون از کلک خود نوشتم کلام معجز نظام موزون
۱۳۱۱ھ

اسی سال میں سید یٰسین احمد لکھنوی شاگرد مولف نے فسانہ طلسم بے نظیر تالیف کیا تھا کہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

طلسم بے نظیر از حسن معنی * ید طولی چہ دارد قصہ کوتاہ * رقم کرد آبرو تاریخ طبعش — تماشا دیدہ گفتم ماشاء اللہ
۱۳۱۱ھ

ایضاً

دلِ مضمون نسیم طبع گل کرد   چسان پر گشت دامانِ محبت   نوشته آبرو از شاخ نرگس   طرب افزا گلستانِ محبت

اسی سال مین مولف نے ایک رسالہ موسوم باسم تاریخی (معالجۂ امراض الحمام) تالیف کیا۔ بتاریخ دوم ماہ شوال ۱۳۱۱ھ
بتقریب عید الفطر مؤلف نے یہ قصیدہ پیش کیا

عید آمد و آرایشِ نو داد جهان را
خورشید بخرمای ترا راسته خوان را
امروز عجب روز سعید ست که هر سو
انداخته تفریح بدل تاب و توان را
مطرب بسرائیدنِ قول و غزل آمد
در مدحت نواب کشاد ند زبان را
در شکر کرمهاش کشود ست جهان لب
خورشید تو گوئی به کرد قران را
طبعش چو کند جانب انصاف اگر میل
نمرود صفت مغز خورد پیل دمان را
تا از شبِ نوروز نگردد بجهان حال

آئین دگر بست زمین را و زمان را
از بادِ بهاران شده ریان چمنِ دهر
آماده طرب گشته تماشائی جهان را
کرد ست هلالِ مه شوال بشارت
بازار طرب گرم شده نغمه گران را
خوش گشته بدربانی او دولت جاوید
از شکوهٔ افلاک فرو بست دهان را
هر جا که فشاند کفِ همت بنماید
یک مو ز هم پوست دُرّ و شیر ژیان را
این چنین نمود درج نهایت نه پذیرد
تا عید بود باعث تفریح جهان را

با شیر سحر شد قدح چرخ لبالب
نخل گل شگفانید دلِ پیر و جوان را
بنواخته عشرت دُهلِ شادی جاوید
از ابروی خود سوی قدح باده کشان را
اکنون خوشی و خرمی و دولت و اقبال
اقبال بخدمت گریش بسته میان را
هر گاه که بر مسند زرین بنشیند او
مهر مایه محصول یم و حاصل کان را
از محفل عالیش چو پر دیشه نا چیز
معطوف کند سوی دعا خامه عنان را
هر شب شب نهایدش بود و در مر زچه مقرور

تا هست ابهم کار زمین را و زمان را

اسی ایام مین بمشکوی جناب ... احسان الله خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی مستفید الله خان
بتاریخ بست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ بتقریب جشن سالگرہ حضور پرنور دام اقبالہ مؤلف نے یہ قصیدہ پیش کیا

چون غنچه عقدهٔ دلم بی دل از خراش زرست
گویا که نخل خامه مهال صنوبرست
بی برگ یم شهد ست چو باعث خروش

رنگ شکسته بر رخ من کیمیا گرست
دریافتم ز پهلوی نرم و ز جسم گرم
هر ناله که میکشم از دل موثرست

آورده در چمن دل صد پاره برگ و بار
چون شمع قسمتیم سلک آب و آذرست
نقشم که بسته است مصور بکلک صنع

بسوز رنگِ خون چو صدف دیدۂ ترست
بودند کامیاب ز دوران گذشتگان
خون جگر ہمیشہ غذای سخنورست
دریابد آن کسیکہ ذہین و فہیم ہست
از تار زلف یار مرا خطِ مسطرست
آوردہ است سوی تو اکنون کشان امید
مجروح پہلوی من ازین خار بسترست
آئی کنی بصیقل ہمت تو منجلی
خاتم کجا بہ پیش سخایت برابرست
اقبالش از حضیض رساند بسوی اوج
دامان و جیب من چو صدف پُر ز گوہرست
از پست ہمتی صفت ای آبرو مکن
آن مدح در حقیقتش از ہجو بدترست
ہرگز بسمع کس نرسانیدہ نالہ ام
چون عہد من رسید فلک سفلہ پرورست
شد قدر گوہر سخنم در جہان خراب
از آب در جہان سخن من روان ترست
ستانہ ہست با ہمہ کس گفتگوی من
بے مایہ ہر کہ گشت در آفاق مضطرست
پوشیدہ نیست صورتِ حالِ خرابِ من
در سینہ ام کہ آئنۂ دل مکدرست
در محفلیکہ حفظ تو فانوس شمع شد
دستت بہر کہ ہمچو ہما سایہ گسترست
گر حاتمم روا بکنی می سزد ترا
تیغ زبان دراز کہ کلکِ سخنورست
آوردہ ام ز مدح تو سوی دعا رجوع
گوئی کہ گوشِ نہ فلک از شور من کرست
منقار کردہ طوطیِ نطقم تمام سرخ
صد حیف قدردان نہ کدامی تو نگرست
چون شانہ من بشعر نہ پیچیدہ ام عبث
موجِ شرابِ ناب مرا خطِ ساغرست
من مخمل در خواب ندیدم چو گل بباغ
آئینۂ ضمیرِ تو رشکِ سکندرست
نسبت کند کسیکہ بحاتم ترا خطاست
پروانہ را بدل چہ تفکر ز صرصرست
گر بر سرم چو ابر بیفشانی آستین
خواہد دلِ تو ہر چہ ز دنیا میسرست
ہر کس شنید مدح و نکوشید در سخا
سرمایۂ قبول ز اللہ اکبرست

باشی ہمیشہ کام روا بر مرادِ خویش
تا بر فلک نشان ز مہ و مہر و اخترست

بتاریخ سوم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق دوم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ع کپتان سید محمد پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ سید صاحب موصوف یہ ہے —

خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی کپتان سید محمد سلامت + بعد سلام مسنون واضح باد کہ تمکو براہِ پرورش و پرداخت اوپر عہدۂ نظامت پرگنہ سرونج کے مامور فرمایا گیا۔ بعد پہنچنے سرونج کے کام عہدہ نظامت کا صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ سے سمجھکر نظامت کے کام کو دیانت و امانت و سرگرمی سے انجام دو اور ایسی کارروائی چاہیے کہ تم سے جملہ رعایا خوش رہے اور معاملات انصافی مین خوب غور سے کارروائی کرنا اور گرانی مال

واجب سرکاری سائر وغیرہ سے عمل مین لاتے رہنا اس مین اور معاملات انصافی مین کسیکی رعایت مت کرنا سال گذشتہ
مین حالت رعایا کی اور کاشتکاران کی بسبب نقصان فصل ربیع کے خراب ہوگئی تھی اوسمین رعیت کی اچھی تسلی کرنا اور ترتیب
کاغذات خسرہ وغیرہ متعلقہ بندوبست مین حسب منشاء ریونیو افیسر صاحب بہادر کوشش کرنا اور پٹواریون سے اونکی خدمت کو
پورے طور سے انجام دلانا گرداوران و تحصیلداران کے کام کی کامل نگرانی رکھنا اور جو احکام وقتاً فوقتاً پیشگاہ حضور سے
تمہارے نام نافذ ہون اونکی تعمیل مین توقف نکرنا اور زرمال واجب سرکار اقساط معینہ پر دام و درم سے وصول کیا جائے
ایسا نہو کہ ذمہ کسی آسامی کے کچھ باقی رہجائے۔ ہان کسی آسامی مین مقدرت نہو اور وہ بہت نادار ہو تو اوسکی کیفیت حضور مین
عرض کرو اور جیسا حکم ہو اوسکے موافق عمل مین لاؤ اور جسقدر کاغذ معمولی جمع وخرچ ماہوار و کاغذات ششماہی رپورٹ
و کاغذات متعلقہ بجٹ ہوا کرین سب اپنے اپنے وقت پر پہنچا کرین ان امور کا پورا انتظام عمل مین لاؤگے تو خاطر حضور انور تم سے
راضی اور خوشنود ہوگی فقط المرقوم سوم ماہ جمادی الثانی مطابق دوم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء۔

بتاریخ سوم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء یوم پنجشنبہ سرکار والاتبار بسواری کالسکہ ٹونک سے روانہ ہوکر سات بجے علی گڈہ
علاقہ ٹونک مین غائز ہوئے سلامی کی توپین سر ہوئین عامل اور پیشکار نے حد مقررہ تک پیشوائی کی نواب جلیل الزمانی بیگم
صاحبہ ہمرکاب تھیں اور صاحبزادگان مفصلہ ذیل ہمرکاب تھے۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ
محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ صاحبزادہ
بلند اقبال محمد عبد الحفیظ خان صاحب صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد احسان اللہ
خان صاحب۔ شیخ رشید احمد نائب بخشی الملک بتاریخ چہارم ماہ مذکور صبح سرکار حضور والا نے بنا بر آرام ہمراہیان خود قیام فرمایا
اور نماز جمعہ وہان ادا کی بعد ازان حسب اجازت حضوری صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب واسطے شکار کے گئے اور ایک ہرن
شکار کرکے لائے۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سرکار والاتبار نے وہان سے کوچ فرماکر بمقام چہان قیام فرمایا حسب الحکم
حضوری ہانکہ شروع ہوا۔ دو نیل گائیں شکار ہوئیں بتاریخ ششم ماہ جنوری حضور انور دام اقبالہ نے وہین مقام
کیا بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حسب الحکم حضور لامع النور لشکر ظفر موضع آملی مین داخل ہوا۔ سرکار والا اقتدار شام تک موضع
کرواڑیہ مین رونق افروز رہے ہرچند ہانکہ ہوا مگر کوئی جانور نہ نکلا سرکار آٹھ بجے آملی مین پہونچے اور بعد تناول خاصہ آرام
فرمایا۔ رات کو صاحبزادہ عبد الحفیظ خان و صاحبزادہ محمد اسحق خانصاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب

بغرض شکار ہول بیٹھے وو سانبہر ہاتھ آئے بتاریخ ہشتم جنوری سنہ پہر ہانکہ ہوا ایک نیل گائے ہاتھ آیا کوئی اور جانور نہ نکلا
بتاریخ نہم ماہ مذکور پہر ہانکہ ہوا کچھہ نہ ملا اسی تاریخ محمد خان جاگیردار و راؤ میدن معتمدان ٹھکانہ اندرگڈھ ڈالی لیکر آئے
کوئی خریطہ نہ تھا مگر کامدار کی تحریر نائب صاحب بہادر کے نام تھی معتمدان مذکور کو مع کسان ہمراہی چندی حسب معمول ملتی رہی
بتاریخ دہم ماہ مذکور سنہ علی الصباح معتمدان مذکور نے ڈالی پیش کی۔ دو دو روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے اوس وقت
دربار مین صاحبزادہ احمد یار خاں صاحب بہادر فتح جنگ و بخشی الملک سید محمد عثمان و محمد آصف خان ناظم پرگنہ علیگڈہ نے معتمدان
مذکور کی تعظیم نہین ہوئی۔ اسکے بعد سرکار شکار کو تشریف لے گئے ایک سانبہری شکار ہوئی اور اسی تاریخ نائب صاحب بہادر ٹونک سے آکر لشکر مین
داخل ہوئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور لشکر علی گڈہ کو روانہ ہوا نائب صاحب بہادر ٹونک مین واپس تشریف لائے سرکار
موضع کرواڑیہ مین بغرض شکار رونق افروز ہوئے اور معتمدان مذکور کو اسی تاریخ خلعت مفصلۂ ذیل دیکر رخصت کیا تفصیل
خلعت یہ ہے۔

خلعت محمد خان جاگیردار۔ خلعت راو میدن جی

دوشالہ ایک جامدانی ایکتھان دوشالہ ایک جامدانی ایکتھان دستار ایک
دستار ایک سیلہ ایک کمخواب نصف تھان سیلہ ایک کمخواب نصف تھان

چوبدار جمعدار ہرکارہ
دستار ایک ململ نصف تھان دستار ایک ململ نصف تھان

اور خریطہ کا جواب نائب صاحب بہادر کی طرف سے راجہ صاحب کو لکھا گیا حسب الحکم بندگان حضور پرنور دام اقبالہ
کرواڑیہ مین ہانکہ ہوا ایک تیندوا نکلا بندوقین سر ہوئین زخمی ہوگیا مگر بسبب رات ہوجانے کے تلاش نہین کیا گیا
دہو مو خان و سکندر خان افغان کہاتولی کو تلاشی کیواسطے چھوڑ آئے اور سرکار موضع بخشی الملک مین تشریف لے گئے
چونکہ دعوت تھی بعد تناول خاصہ قریب گیارہ بجے کے رونق افروز علی گڈہ ہوئے بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور
سنہ حسب الحکم سرکار کرواڑیہ مین پہر ہانکہ ہوا وہی تیندوا نکلا سکندر خان نے بندوق ماری وہ آکر
لپٹ گیا کسیقدر زخمی ہوا مگر سکندر خان نے ایک ایسی تلوار ماری کہ وہ مردار ہوگیا۔ سرکار نے دس روپیہ انعام
سکندر خان کو دئے اور ایک گھوڑی شیخ امیر تھانہ دار کرواڑیہ کو دی کہ ہانکہ کا انتظام اچھا کیا تھا بتاریخ سیزدہم

ماہ مذکور حسب دستور لشکر کا کوچ جانب ٹونک ہوا اور سرکار والاشکار کھیلتے ہوئے بنیٹہ مین تشریف لائے بتاریخ ہفتدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق سیزدہم ماہ جنوری ۱۸۹۵ء حضور انور دام اقبالہ آٹھہ بجے رات کے ٹونک مین داخل ہوئے اسی تاریخ روز یکشنبہ نو بجے شب کے سید زین العابدین صاحب شکری میر منشی ریاست نے بعارضہ تخمہ و ذات الصدر صرف چند گھنٹہ بیمار رہکر انتقال کیا۔ (اللہم اغفر وارحم) میر منشی صاحب مرحوم ریاست کے قدیمی اہل کارون مین یادگار تھے ورع و صاف گوئی انکا خاصہ تھا لیاقت علمی و ملکۂ اہلکاری انکا حصہ تہا گاہے ماہے شعر فارسی فرماتے تہے اکثر شعر و سخن مین خاکسار سے شورہ لیتے تہے اور جب کبھی سرکار والا مین ایسی طرح ہوتی تہی کہ اوسکا قافیہ اور ردیف فارسی ہوتا تہا تو جناب مغفرت مآب اوس طرح پر غزل فارسی فرماتے تہے چنانچہ یہ مصرع طرح کا شعرای ہم جلسہ حضوری کو دیا گیا (مصرع طرح یہ ہے) کسطرح پہونچیگا قاصد کوی جانا دور ہے) جناب مغفور نے اس مصرعۂ طرح پر یہ غزل فرمائی۔

غزل

والہ ذوق تو از خواہش سامان درست | سر ازین راہ نتابد کہ ز نقصان درست

زہر آغشتہ تلخی عتاب تو مدام | در دو عالم ز مذاق شکرستان درست | ہر کہ او محو جمالت شدہ از خود بگذشت
از زبان و دل او شکوہ ہجران درست | جلوہ حسن تو چون طور مرا سوخت ولی | پاس این سوختہ از خاطر دوران درست
جان من ناز طبیبان بچہ امید کشم | چون بر نخورد ز غمت در ز درمان درست | دفتر شوق من آنست کہ بینی او را
زان حدیث دل شوریدہ ز پایان درست | گر تو از من زرہ مہر بہ پرسی گویم | اجتماع دلم از زلف پریشان درست

عقدہا سخت بکار است شکری مارا | قاصدم سست پی از منزل جانان درست

قطعۂ تاریخ انتقال و ارتحال میر منشی صاحب موصوف از حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی ؎

تاریخ

میر منشی رئیس باوقار | سید ذی رتبہ زین العابدین | مشفق من دوست من یار من | حق نیوش و حق پرست و حق گزین
دار دنیا سے گئے عقبیٰ کی سمت | روز یکشنبہ رجب کی سولہوین | اسکی تاریخ ہاتف نے اسد | یون کہا از بسکہ تھے وہ پاک بین

چھوڑ کر اس دہر بے بنیاد کو | ہوگئے رونق دہ خلد برین

قطعہ تاریخ میر منشی صاحب مغفور از مولف

میر منشی بود زین العابدین | کاتب قدرت ورا از دش بخواند | داخل دفتر نشد عرضی عمر | کلک نقاش ازل چون حکم راند
گشت لبریز آبرو جام حیات | زہر مرگ او را اجل در دم چشاند | گفت سال از چرخ مینای سروش | آن قدح بشکست آن ساقی نماند
۱۳ ھ ۱۲

بتاریخ پنجدہم ماہ مذکور سنہ مذبور تقریب جلسہ رواج برات صبیہ رضیہ صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ بایوسف علیخان صاحب برادر خُرد میر احتشام علی خانصاحب سردار پرورده حسن زیبائی کے ساتھ عمل مین آئی۔ بتاریخ بست ودوم ماہ رجب المرجب مطابق نوزدہم ماہ جنوری سنین صدر مرزا محمد نواب علیخان صاحب بعہدہ اسسٹنٹی اول محکمہ حساب وجانچ بماتحتی حضرت وزیر اعظم امیر مفخم مقرر کیے گئے۔ چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ مرزا صاحب موصوف درج ذیل ہے۔

فضیلت وشرافت عنوان نجابت ودیانت نشان مرزا محمد نواب علیخان بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد اس سے پہلے پیشگاہ حضور انور سے خدمت نظامت سائرات تمہارے نامزد تھی اب بوفور قدر دانی وخاوندی بعہدہ اسسٹنٹی اول محکمہ حساب وجانچ بماتحتی نائب الریاست بہادر مقرر کیا گیا۔ چاہیے کہ جملہ امورات متعلقۂ خود کا انصرام واہتمام بخوبی ودستعدی کرتے رہو اور پہلے تمہاری تنخواہ عہدہ نظامت سائرات ایک سو بیس روپیہ تھے اب بتفویض خدمت اسسٹنٹ محکمہ حساب وجانچ اسی ۸۰ روپیہ اضافہ کیا جاکر دو سو روپیہ سکہ چہور شاہی ماہوار تمہاری تنخواہ مقرر کی گئی چاہیے کہ اپنے فرائض کو نہایت سرگرمی اور مستعدی سے انجام دیتے رہو کہ موجب خوشنودی مزاج مابدولت بحق تمہارے متصور ہو فقط ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری۔

بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ اہل مددار الانشار۔

اور اسی تاریخ مولوی عبد الرحمن صاحب عہدۂ نظامت سائرات پر مامور کیے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری درج ذیل ہے۔

سیادت مآب شرافت انتساب سید عبد الرحمن بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ تمنے ابتدائی ملازمت سے اب تک جو خدمت کہ تم کو سپرد کی گئی اوسکو باحسن الوجوہ انجام دیا خاطر اشرف حضور مابدولت ہمیشہ تم سے نہایت خوشنود اور رضامند رہی۔ لہذا اب اس انتظام مین بنظر پرورش وپرداخت تمکو بعہدۂ نظامت سائرات صدر وپرگنات مامور فرمایا گیا۔ اور چونکہ تنخواہ تمہاری خدمت سپرنٹنڈنٹی جیل صدر کی پچاس روپیہ ماہوار تھی اب پچاس روپیہ کا اور اضافہ کیا جاکر کل تنخواہ تمہاری سو ۱۰۰ روپیہ سکہ چہور شاہی مقرر کی گئی۔ چاہیے کہ کار متعلقۂ خود کو امانت ودیانت وسرگرمی سے انجام دو کہ جس سے خاطر اشرف حضور مابدولت تم سے خوشنود ورضامند رہی اور آئندہ کو بہبودی اور ترقی کا باعث ہو المرقوم ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر

فیروز جنگ نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل بقلم محمد منیر خان اہلمد دفتر دارالانشار دربار ٹونک -

بتاریخ بست و دوم ماہ جنوری ۱۹۰۸ع خبر تشریف آوری صاحب کلان بہادر گوش زد سرکار والا ہوئی حسب الحکم حضوری سید افتخار حسین وکیل نے ہمراہی صاحبزادہ محمد ضیا خانصاحب و صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب و بخشی الملک بہادر و کپتان عبد اللہ خان اسسٹنٹ جنابت ضلع نیمچ سرحد ریاست تک جا کر استقبال کیا - اور وہان سے ہمراہی صاحب کلان بہادر راجستان دریای بناس کے اوس کنارہ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ ملے اور اس کنارہ تک نائب صاحب بہادر نے استقبال کیا - اور سرکار سے اثنای راہ مین ملاقات ہوئی اور اکثر سرداران ریاست دربار سے لیکر بہیر تک ملتے گئے دربار نے صاحب کلان بہادر کو دامن کوہ تک پہونچایا -

بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور تین بجے وقت ملاقات مقرر کیا گیا سید محمد افتخار حسین و صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب نظر باغ سے کوٹھی صاحب کلان بہادر پر گئے اور صاحب بہادر کے ہمراہ ہو کر واپس نظر باغ آئے توپین سلامی کی سر ہوئین نائب صاحب بہادر نے کوٹھی کے باہر تک صاحب موصوف کا استقبال کیا - اور سرکار نے تالب فرش پیشوائی کی دربار مین سرداران و اہل کاران مفصلہ ذیل موجود تھے سید محمد افتخار حسین وکیل و سید حسین احمد نائب وکیل موجود تھے ہمراہ صاحب کلان بہادر کے کپتان پریچارڈ ایجنٹ بہادر و پریچارڈ اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر و ڈاکٹر ایڈیس صاحب بہادر شریک دربار تھے بعدہ عطر و پان ہو کر دربار برخاست ہوا بعدہ سرکار والا بازدید کی ملاقات کے واسطے گئے ہر دو پریچارڈ پیشوائی کو آئے اور صاحب کلان بہادر نے تالب فرش استقبال کیا - اسمار حاضرین دربار یہ ہین - نائب صاحب بہادر - صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر - صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر - صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر صاحبزادہ عبد الوہاب خانصاحب بہادر صاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب صاحبزادہ محمد خان صاحب صاحبزادہ محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ صاحبزادہ احمد اسد خانصاحب مرزا محمد علی خانصاحب محمد نجف خانصاحب مولوی ارشاد حسین خانصاحب مولوی عبد الرحمن سکرٹری سید محمد افتخار حسین سید حسن احمد نائب وکیل - بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر نے مع ہمراہیان خود جیل و شفا خانہ معائنہ فرمایا سید محمد افتخار حسین و سید حسن احمد ہمراہ تھے مدرسہ کے طالب علمونکا امتحان لیکر انعام دیا پھر دربار سے کشتیہای میوہ پیش ہوئین اور دعوت طعام دربار سے بمعرض ظہور آئی دعوت مین صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ محمد اسحٰق خانصاحب بہادر سطوت جنگ

وصاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ وصاحبزادہ عبد الحفیظ خان وصاحبزادہ محمد خان شریک تھے بعد تناول طعام منجانب دربار صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب نے اسپیچ پڑھکر سنائی۔
اسی تاریخ جناب بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام اقبالہ واسطے زیارت حرمین شریفین تشریف فرما ہوئیں صاحبزادہ عبد الرشید خان صاحب خلف اصدق حضور انور دام اقبالہ وسید احمد نائب بخشی الملک وشیخ کریم بخش میر سامان وحافظ قلندر بخش جمعدار ہمراہ بھیجے گئے اور بموجب مشورہ صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر بمنظوری دربار فیض مدار مسٹر جان ہوپر صاحب بہادر واسطے نگرانی کا سسٹمٹ اوفس ریاست کے ایک خاص مدت کے لئے مقرر کئے گئے ڈہائی ہزار روپیہ مشاہرہ صاحب موصوف کا قرار پایا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ شعبان مطابق دوم ماہ فروری سنین صدر قریب دو بجے شب شنبہ کے صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خان صاحب خلف اصغر حضرت وزیر اعظم صاحب بہادر بالقابہ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا قطعہ تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از سید محمد حسین صاحب بسمل وکیل دربار ٹونک ؎

غفران مآب حضرت عبد اللطیف خان	چون زین جہان بسوی جہان دگر شدند	گردون بچرخ آمد وجامہ بہ نیل زد
داغ الم بدل ہمہ اہل زمین شدند	بر سر زدند دست تا گہم یگانگان	غمگین شدند والدہ والد حزین شدند

ہاتف اشارہ از پے سال وفات کرد ۔ بسمل بگو۔ بجانب خلد برین شدند
۱۲ ۱۳ ھ

ایضاً

خلف نائب ذیجاہ عبید اللہ خان	رفت و نور نظر از چشم پدر یکسر رفت	بود چون عاشق محبوب خدا وند کریم
سوی خلد از پے پابوسی پیغمبر رفت	گفت بسمل زپی سال وفات مرحوم	کہ دل وجان وجگر از بدن مادر رفت

۱۲ ۱۳ ھ

اور ابو سعید خان کفیل کے ان مصرعون سے بہی تاریخ وفات صاحبزادہ صاحب مرحوم برآمد ہوتی ہے ؎

عبد اللطیف خان ابہی فردوس کو گیا	اجی جوان مرے عبد اللطیف خانصاحب	داخل ہوئے ارم مین رہ عبد اللطیف خان
۱۲ ھ ۱۳	۱۲ ھ ۱۲	۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء

قطعہ تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از نتائج افکار حضرت اسد لکہنوی سلمہ اللہ القوی
جو مزار مرحوم پر کندہ ہے

رنج عظیم بر دل فیروز جنگ رفت	صد حیف نوجوان پسرش زیر خاک شد	مشہور خلق بود بہ عبد اللطیف خان
گشت آن چنان علیل کہ آخر ہلاک شد	جان گشت بیقرار ازین صدمہ والم	از مرگ آن جمیل ہمہ کس دردناک شد

جیب قرار ودامن صبر وشکیب ہم | از پنجۂ ملال وغمش چاک چاک شد
ہاتف بگوشم از پئی تاریخ ای اسد | گفتا بگو کہ - داخل فردوس پاک شد

قطعۂ تاریخ از حافظ محمد سلیمان خانصاحب مسکین

قلم دل شگاف ای مسکین | نہین قائل عدو وغیرہ کا
ہجر عبد اللطیف خانکا سال | ہندسہ لکھا - بارہ تیرہ کا
۱۲ ھ ۱۳

ایضاً

شب شنبہ تھی اور پچھلا پہر اور نور کا تڑکا | کہ نکلی جان اوس نور نظر اور راحت جانکی
سر پر کلک سے آئی ندا سر کاٹکر میرا | یہ کہہ تاریخ ای مسکین چھٹی تھی ماہ شعبانکی

ایضاً از مولف

متحیر ہو کیوں دیدۂ دیدار طلب | ابھی آنکھوں سے ہوا ہا پسر غائب کا
ستاپردہ نہین ہی یہ ہاں نہین چھپ سکتی | ہفت قلزم ہی گر دیدۂ تر نائب کا
دل پہ کیونکر نہ فلک رنج والم کا ٹوٹے | چھپ گیا زیر زمین نور بصر غائب کا
سارے عالم مین ہے غم اوسکی جوانمرگی کا | حال اب دختر خاتم کا ابتر ہی و دختر غائب کا
آبرو کو جو ہوا نظر سال وفات | دل نے حسرت سے کہا داغ جگر غائب کا
۱۳۱۲ ھ

بتاریخ ہیجدہم ماہ شعبان مطابق چہاردہم ماہ مذکور سنین صدر سید حافظ محمد حسین صاحب بسمل عہدۂ میر منشی گری ریاست پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری موسومہ میر منشی صاحب موصوف درج ذیل ہے - سیادت وشرافت انتساب فضائل وشرائف مآب سید محمد حسین بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - جوکہ اس سے پہلے تمہاری ماموری بعہدۂ وکالت اجنٹی ہاڑوتی حضور سے فرمائی گئی تھی اب بوادید حسن کارگزاری ہائی سابقہ ولیاقت تمہاری کے تمہکو اوپر عہدۂ میر منشی ریاست کے مقرر فرمایا گیا چاہئے کہ کار مفوضہ بوجہ احسن بہت مستعدی وسرگرمی سے انجام دیتے رہو کہ جس سے باعث خوشنودی مزاج حضور مابدولت ہو فقط ۱۸ شعبان سنہ ۱۳۱۲ ہجری م ۱۴ فروری سنہ ۱۸۹۵ء حسب الحکم حضور پرنور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس - آئی - نائب الریاست ووائس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ احمد دفتر دار الانشار دربار ٹونک -

بتاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ صدر منشی نول کشور - سی - ایس - آئی - مالک اودہ اخبار صفحۂ عالم سے اوٹھہ گیا

بتاریخ بست ودوم ماہ مذکور سید مفضل حق صاحب وکیل دربار متعینۂ ایجنٹی ہاڑوتی وٹونک مع خریطہ حضوری

روانہ وکالت گاہ ہوئے - بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب خلف اکبر حضور پرنور دام اقبالہ مع صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب بمقام بنارس بنابر تقدمبوسی جد امجد حضور روانہ ہوئے - اسی تاریخ نواب شمس الدین خانصاحب جاگیردار دارالخیر اجمیر جو بتقریب تعزیت صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان صاحب مرحوم آئے تھے معاودت فرمائے دارالخیر اجمیر ہوئے - اور اسی تاریخ مین چار بجے دن کے کپتان سی ان ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب تعزیت صاحبزادہ صاحب مرحوم جناب نائب صاحب بہادر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے علاوہ نائب صاحب بہادر کے صاحبزادہ عبدالرحمن خانصاحب بہادر غالب جنگ برادر نائب صاحب و صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ عبدالعلیم خانصاحب و بخشی الملک سید محمد عثمان خان بہادر شہامت جنگ موجود تھے صاحب بہادر نے بعد شرکت جلسہ نہایت ہمدردی الفاظ مین تعریف فرمائی نائب صاحب بہادر آبدیدہ تھے اور فرط ملال سے بات تک منہ سے نہین نکلتی تھی جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کیطرف سے حسرت آمیز الفاظ مین اظہار رنج کرتے جاتے تھے پاؤ گھنٹہ کے بعد صاحب بہادر موصوف واپس تشریف لے گئے بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور رتن لال نیب سیٹھان متھر البطریق دورہ ٹونک مین آئے سرکار مین سلام کو حاضر ہوئے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر کئے اور جمن لال نے پانچ روپیہ نذر کئے بتاریخ بست وششم ماہ فروری واسطے رخصت کے حضور مین حاضر ہوئے سرکار سے خلعت بدین تفصیل دیا گیا۔

تفصیل خلعت رتن لال صہ پارچہ — خلعت جمن لال چار پارچہ

دوشالہ ایک	مندیل ایک	سیلہ ایک	دوشالہ یک	دستار ایک	سیلہ یک
۱۵۰	۸	۸	۵	۳	۵
تھان کمخواب ایک	چکن یک تھان		تھان چکن یک		
۸	۱۲				

کیفیت تشریفبری حضور پرنور دام اقبالہ بنابر ملاقات صاحبکلان بہادر راجستان بمقام دارالخیر اجمیر

بتاریخ بست وششم ماہ فروری ۱۹۰۵ھ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ بحکم سرکار براہ جیپور روانہ ہوکر بتاریخ یکم مارچ سنہ صدر داخل دارالخیر اجمیر ہوئے - اور حضور پرنور

دام اقبالہ بتاریخ چہارم ماہ رمضان المبارک مطابق یکم مارچ سنہ صدر چھ بجے صبح کے بسواری پالکی روانہ ہوئے
گیارہ بجے شب کے سری نگر پہونچے صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ہمرکاب تھے حضور والا نے شب کو
آرام فرمایا اوسی شب کو صاحب کلان بہادر فائز دار الخیر اجمیر ہوئے۔ نائب صاحب بہادر نے معاملہ پیشوائی سرکار کو طے
فرمایا۔ بتاریخ دوم مارچ سنہ صدر سرکار والا چھ بجے شام کے داخل دار الخیر اجمیر ہوئے مسٹر مارٹنڈیل صاحب
کمشنر اجمیر و مسٹر گلڈسٹون صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس مع دو سوار بنا بر پیشوائی سرکار میور کالج اجمیر تک آئے سرکار
والا نے بگھی سے اوتر کر دونون صاحبان موصوف سے مصافحہ کیا صاحبان ممدوح بھی بگھی سے اوتر آئے جسوقت حضور
انور سیٹھہ سمیرمل کے باغ پر پہونچے سپاہیان انگریزی نے سلامی ادا کی اور توپخانہ اجمیر مین نہ تھا اس لئے سلامی
سر نہوئی۔ بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ صدر ساڑھے آٹھہ بجے دن کے حضور انور صاحب کلان بہادر کی ملاقات کو گئے
پلٹن نے سلامی ادا کی اور صاحب کلان بہادر نے تالب فرش سرکار والا کی مشایعت کی اسمای سرداران ہمراہی حضور انور
دام اقبالہ۔ اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ
محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ علی احمد خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ سرکار والا بعد ملاقات
واپس تشریف لائے عطر و پان معمولی ہوا قریب ۹ بجے کے صاحب کلان بہادر بطور ملاقات بازدید حضور انور تشریف لائے
صاحب کمشنر بہادر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے برآمدہ تک سرکار والا کا استقبال کیا چند منٹ کے بعد عطر و پان ہوا
پھر رخصت ہوئے سرکار چار بجے شام کے مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ علی احمد خانصاحب و سیٹھہ ہمیرمل بسواری شکرم
پوکھر کو تشریف لے گئے اول گھاٹ کا ملاحظہ فرمایا اور سو روپیہ برہمنون کو انعام دئے اور مسجد پوکھر مین عصر کی نماز پڑھی اور
پچیس روپیہ غربا و مساکین کو عطا فرمائے اور قریب مغرب واپس تشریف لائے۔ بعد تناول خاصہ جانب اجمیر درگاہ پر گئے اور
حسب گزارش متولی مکان متولی پر تشریف لے گئے چند منٹ قیام فرماکر واپس تشریف لائے اسمای ہمراہیان حضور انور یہ ہے
جناب نائب الریاست بہادر۔ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔ بخشی الملک بہادر۔ سید محمد حسین میر منشی
سیٹھہ ہمیرمل۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور سرکار والا مع صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے تالاب ساگر
پر تشریف لے گئے ساڑھے دس بجے واپس آئے میجر لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج سرکار والا کی ملاقات کو
آئے چند منٹ ٹھہر کر واپس گئے پونے بارہ بجے دن کے اسٹیشن کی کوٹھی پر تشریف لے گئے خاص گاڑی مین بتفصیل ذیل

آدمی تھے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ محمود جمعدار۔ عبدالحی خدمتگار۔ بتاریخ پنجم ماہ مارچ سرکار والا ٹونک میں داخل ہوئے سلامی سر ہوئی۔ اسی تاریخ احتشام الدولہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر شوکت جنگ والی ریاست جاورہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق ششم ماہ مارچ سنین صدر یوم چہارشنبہ نواب والی جاورہ کے خلف الصدق نواب محمد افتخار علی خان بہادر حسب قاعدہ ریاست مسند نشین ہوئے سلامی کی توپین سر ہوئین اراکین دولت نے نذرین پیش کین۔ اسی تاریخ حضرت وزیر اعظم بالقابہ سفر دار الخیر اجمیر سے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق دہم مارچ سنین صدر کپتان سی۔ ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ دورہ دیہات سے فائز ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ مسٹر جان ہوپر صاحب بہادر نگران کار محکمہ بندوبست پرگنہ چھاؤہ ریاست ٹونک سے واپس تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب اسسٹنٹ ریونیو افیسر صاحب دورہ دیہات علاقہ صدر سے انفراغ حاصل کرکے داخل ریاست ہوئے۔ اسی ایام مین صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم عہدہ نظامت پرگنہ چھاؤہ علاقہ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ انہین دنون مین صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب عہدہ سپرنٹنڈنٹی صدر جیل پر سرفراز فرمائے گئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق شانزدہم ماہ مارچ سنین صدر روز شنبہ صاحبزادہ محمد خانصاحب ناظم پرگنہ چھاؤہ بنابر انتظام راہی پرگنہ موصوفہ ہوئے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ رمضان المبارک مطابق بست ودوم ماہ مارچ سنین صدر سیٹھ امیدمل لودہا مقام دار الخیر اجمیر سے فائز دار الریاست ہوئے حسب قاعدہ قدیم مراسم پیشوائی ریاست سے عمل مین آئے۔ بتاریخ سی اَم ماہ رمضان المبارک مطابق بست وہشتم ماہ مارچ سنین صدر مسٹر جان ہوپر صاحب سکرٹری بورڈ ممالک شمالی ومغربی نگران کار محکمہ بندوبست ریاست چار بجے دن کے بنابر ملاقات حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے کوٹھی پر تشریف لائے قریب نصف گھنٹہ کے قیام رہا بعد عطر وپان کے رخصت ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ شوال المکرم مطابق بست ونہم ماہ مارچ سنین صدر آٹھ بجے صبح کے حضور پرنور جناب نواب صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ ودولتہ مع حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے برسم ملاقات قیام گاہ مسٹر جان ہوپر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ دورہ دیہات ریاست سے معاودت فرمای دار الریاست ہوئے بتاریخ پنجم ماہ

شوال المکرم مطابق یکم ماہ اپریل سنین صدر سید جان ہوپر صاحب سکرٹری بورڈ ممالک مغربی و شمالی بعد ختم
کارروائی نگرانی محکمہ بندوبست ریاست رخصت ہوکر آگرہ آباد کو تشریف لے گئے ٹونک سے جیپور تک منجانب
ریاست بگھی کی ڈاک بٹھائی گئی تھی بتاریخ ہفتم ماہ شوال المکرم مطابق سوم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ
محمد عبدالحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور انور جو بمقام بنارس بنا بر قدمبوسی جد امجد خود تشریف لے گئے تھے نہضت فرمائے
دارالریاست ہوئے۔ اسی تاریخ ٹھاکر گہنانند سنگھ ٹھکانہ دار جیپور نے حضور میں حاضر ہوکر ایک اشرفی نذر کی اور
پانچ روپیہ نچھاور کئے تعظیم نہیں دی گئی۔ اسی تاریخ اسید مل و سری مل بغرض سلام سرکار میں حاضر ہوئے
بھاگ مل خزانچی صدر بھی ساتھ تھا۔ ایک اشرفی نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور کئے اور سری مل اور بھاگ مل خزانچی
نے پانچ پانچ روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ اپریل سنہ ۱۹۵ء ٹھاکر گہنانند سنگھ واسطے رخصت کے حضور
میں حاضر ہوئے دربار نے خلعت حسب تفصیل ذیل عطا فرمایا۔ دوشالہ یک مندیل یک سیلہ یک
کمخواب یک بوقت رخصت ٹھاکر نے چار روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے علاوہ خلعت کے سرکار والا نے
ایک تانگہ اور ایک تلوار مع پیٹی کے عطا فرمائی۔ اسی ایام میں کپتان سی۔ ایچ پریچارڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
فائز ریاست ہذا ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور چھاؤنی دیولی کو واپس تشریف لے گئے اسی ایام میں ہز ہائینس
فرزند دلبند دولت انگلشیہ نواب محمد حامد علی خانصاحب بہادر والی ریاست رامپور کو منجانب گورنمنٹ آنریری کپتان
کا درجہ عطا ہوا۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ شوال المکرم مطابق پانزدہم ماہ اپریل سنین صدر کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب
بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چھاؤنی دیولی سے فائز ریاست ہوئے مشایعت و اتواپ سلامی بدستور
عمل میں آئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شوال مطابق ہیجدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب بہادر موصوف تشریف
فرمائے کوہ آبو ہوئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ شوال المکرم مطابق بست و دوم ماہ اپریل سنین صدر یوم
دوشنبہ پانچ بجے دن کے حضرت وزیر الاعظم بالقابہ مع بابو دامودر داس اسسٹنٹ خزینہ و منشی چنی لال اسسٹنٹ
نیابت صیغہ مال براہ سوائی جیپور کوہ آبو کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ سوم ماہ ذیقعدہ مطابق بست و نہم ماہ اپریل
سنین صدر منشی محمد فصیح اللہ صاحب عہدہ نائب میر منشی گری ریاست پر مامور ہوئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری
موسومہ منشی صاحب درج ذیل ہے۔ شرافت پناہ نجابت دستگاہ منشی محمد فصیح اللہ بعافیت باشند۔ بعد

سلام مسنون باضح باد دریں ولا بواد پیدا لیاقت وہوشمندی وحسن کارگزاری تمہاری کے ازراہ مراسم تفضلات وبنظر پرورش وپرداخت تمکو ابر عہدہ نائب میر منشی دفتر دارالانشاء مقرر کیا گیا لازم ہے کہ کار متعلقہ اپنے کو بکمال دیانت وہوشیاری وسرگرمی انجام دیکر سرمایہ رضامندی وخوشنودی مزاج معلای حضور با بدولت حاصل کرتے رہو المرقوم ۳ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۸۹۵ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شبت ناصیہ عرضی حافظ محمد حسین میر منشی دارالانشاء دربار ٹونک بقلم میر خان ابلمد بتاریخ پنجم ماہ مئی سنہ صدر حضرت وزیر اعظم بالقابہ کوہ آبو سے فائز ریاست ہذا ہوئے۔ باردوم نہضت فرمای کوہ آبو ہوئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۵ء صاحبزادہ نصیر الدین حیدر خان خلف نواب زین العابدین خان حضور کے سلام کو حاضر ہوئے سرکار والا سے بتفصیل ذیل خلعت عطا ہوا۔ دوشالہ یک سیلہ سفید یک معہ سندیل یک للمعہ کمخواب یک تھان دوشالہ سفید یک تھان چکن دو مالای مروارید ماعیہ شمشیر سپیر۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مئی سنہ صدر حضرت وزارت مآب برسم مشایعت کپتان سی ایچ پریچارڈ صاحب بہادر سابق اجنٹ ریاست ٹونک کوہ آبو سے بمبئی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مئی تقریب سالگرہ ملکہ معظمہ بمعرض وقوع آئی قریب پانچ بجے شام کے دربار میں بتفصیل ذیل سردار واہل کار حاضر تھے صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خانصاحب برادر نائب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب سطوت جنگ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر ظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ۔ صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب۔ صاحبزادہ ہدایت اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ عبدالغفار خان۔ صاحبزادہ محمد خان۔ صاحبزادہ عبدالغفور خان۔ صاحبزادہ حفیظ اللہ خان۔ صاحبزادہ نور الدین خان۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحبزادہ غلام غوث خان۔ بخشی الملک بہادر۔ سید محمد حسین میر منشی دربار۔ مولوی ارشاد حسین خان شیخ فیض احمد پیشکار نظامت ٹونک سرکشن سرشتہ دار نیابت۔ لالہ ہنومان پرشاد سید ریاض الحسن ناظم عدالت دیوانی۔ عبدالعلیخان آسسٹنٹ۔ نتھل منیب ٹپہان رنلام۔ سید حسن احمد وکیل۔ زبرچند منیب۔ جاگمل خزانچی۔ منشی سید عبدالرحیم پرائیوٹ سکرٹری دربار۔ کرنیل عبدالرزاق خان مولوی عبدالرحمن۔ سید ظہیر الدین۔ حکیم برکات احمد۔ حکیم ابرار احمد۔ رحیم اللہ خان۔ شیخ محمد نذیر۔ منشی عبداللہ خان۔ بتاریخ ششم ماہ جون سنہ صدر کپتان بیل صاحب بہادر انچارج پولیٹکل اجنٹ آٹھ بجے دن کے چھاؤنی دیولی سے ریاست ہذا میں تشریف لاکر بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سنہ مذبور واپس تشریف لے گئے وقت فائزی وواپسی معمولی سلامی سرہوئی

بتاریخ دہم ماہ جون سنہ حال ساڑھے سات بجے شب کے حضرت وزیر اعظم بالقابہ سفر سے واپس تشریف لائے اس سفر مین جناب موصوف کا بمقامات مختلف - آبو - بمبئی - پونا - وغیرہ جانے کا اتفاق ہوا اسی سلسلے مین بمقام جاورہ بتقریب ادای رسم تعزیت معتشم الدولہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر مرحوم والی جاورہ تشریف فرما ہوئے ریاست جاورہ مین پہونچتے ہی دوسرے روز یکایک لقوہ کا اثر چہرۂ مبارک پر بجانب راست عارض ہوا بحالت سفر عین روا روی کے موقع پر جو یہ مرض پیدا ہوا تو فوراً ڈاکٹر صاحب جاورہ معالج مقرر کیا گیا اور اسی حالت غیر مین مع ڈاکٹر صاحب روانہ ہوکر دار الخیر اجمیر مین تشریف لائے دار الخیر اجمیر مین سول سرجن ڈاکٹر صاحب سے رجوع بعلاج کیا گیا اور چار روز تک قیام رہا اس علاج سے کچھ کچھ افاقہ معلوم ہوا بعد ازان حضرت وزیر اعظم بالقابہ دار الخیر اجمیر سے مع ڈاکٹر مسلمان شیخ الٰہی بخش صاحب کے فائز ریاست ہوئے اسی ماہ مین حضور پرنور دام اقبالہ نے بنا بر انتظام ملکی ومالی پرگنات کا دورہ فرمایا اولاً پرگنہ چھبڑہ گوگور مین تشریف لے گئے بعد ازان پرگنہ مرونج مین رونق افروز ہوئے - پھر وہان سے ہفتہ عشرہ قیام فرما کر رونق افروز دار الریاست ہوئے اس دورہ مین حضور والا نے وہ کل ابتریان جو کہ پرگنات مذکورہ مین واقع تھین یک قلم دفع کردین اور رعایا وبرایا پرگنات کو حضور والا کے عدل نوشیروانی سے بہت بڑا فائدہ ہوا اور صورت تحقیقات غبن وغیرہ باحسن وجوہ عمل مین آئی اسی ایام مین جشن سالگرہ حضوری بصد تزک واحتشام اور شان وشوکت مالاکلام بمعرض ظہور آیا مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ہے

قصیدہ

ای از جمال روشن تو انور آفتاب
صبح از خطا شعاع کشد بسطر آفتاب
در عہد تو بجاست بنازد اگر جہان
ہرگز نہ یافت رتبۂ یک اختر آفتاب
خندد اگر سحر گل خورشید باغ تو
انجا رسد برتبۂ خشت زر آفتاب
در امر ونہی تو چو سلیمان بود جہان

پیش رخت نہ ذرہ بود کمتر آفتاب
اقبال تو کشادہ جبین ہمچو صبح عیش
طالع شدست چو تو درین کشور آفتاب
گستردۂ تو خوان کرم ہین آن چنان
ماندہ این فروغ تجلی در آفتاب
تا صبح خواند خطبۂ مہری بنام تو
باشد ترا نگین سر انگشتر آفتاب

بر صفحۂ کہ وصف جمالت رقم کنند
یک نیزہ دار جاہ تو در لشکر آفتاب
بر آسمان قدر تو در عالم وجود
کز صبح لطف تست نمک پرور آفتاب
شان عمارت تو اگر بست گرد چشم
بنہا دبر چہار فلک منبر آفتاب
در محفل تو از پے چشم بد حسود

ہر ذرہ چون سپند شود مجمر آفتاب
در گلشن تو صبح بہاری شگوفہ ایست
آن را بجای طرہ نہد بر سر آفتاب
گلگون کند بخون جگر چہرہ چون شفق
تا می دمد بگلشن نیلوفر آفتاب

این چراغ دولت تست از ہوای دہر
بر شاخ اوست بلبل زرین پر آفتاب
طبع تو گر بادہ کند میل وقت صبح
بر دشمنت سحر چو کشد خنجر آفتاب
ماند بر آستان تو شب ماہ پاسبان

اندیشہ گر کند بدل از صر آفتاب
از نقش پای تو شگفد گر بباغ گل
معوج ہوا شراب شود ساغر آفتاب
ہر ذرہ در دعای تو ذاکر بود مدام
باشد مطیع تو فلک و چاکر آفتاب

مہر سپہر برتری و ذرہ آبروست
لازم شدست ذرہ نوازی بر آفتاب

اسی سال مین جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب حضور انور کے ماموں نے کوٹھی عمدہ روبرو سے مکان خود تعمیر فرمائی چنانچہ اوس کوٹھی کی تاریخ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے ؎

فرمود بنا خان فلک رتبہ و ذیجاہ
از شان مکین ست بآفاق نشانے

کز نام محمد شدہ مشہور جہانے
ہاتف پی تاریخ اسد از سر افلاک

قصرے چہ خوش اسلوب زہی رفعت و شوکت
برگفت کہ خوش قطع و دلچسپ مکانے
۱۳۱۲ھ

اسی سال مین بشکوی صاحبزادہ صاحب موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا اور سامہ میان نام رکھا گیا۔ اسی سال مین بشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد اکتفار اللہ خان ۱۳۱۲ھ رکھا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ جون سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب اسسٹنٹ ریونیو افیسر صاحب بہادر بنابر دورہ دیہات ریاست ہذا تشریف فرما ہوئے اسی ایام مین لالہ کلیان رائے سابق منصف پڑاوہ پیشکاری مال پرگنہ موصوف پر تبدیل ہوئے اور حافظ عبد القادر سابق نائب ناظم عدالت دیوانی صدر بعہدہ منصفی پڑاوہ مامور ہوئے اور منشی حسام الدین سابق پیشکار فوجداری پرگنہ سرونج پیشکاری فوجداری پرگنہ پڑاوہ پر مقرر ہوئے اور مرزا واجد علی بیگ سابق وکیل آگرہ وکالت رزیڈنسی میواڑ پر متعین فرمائے گئے بتاریخ ششم ماہ جون سنہ صدر کپتان جی۔ ای۔ بیل صاحب قائم مقام اجنٹ دیولی ساڑھے آٹھ بجے دن کے ٹونک مین داخل ہوئے حسب الحکم حضوری اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ، و صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب پیشوائی کو موضع باڑہ تک تشریف لے گئے پھر صاحب اجنٹ بہادر ساڑھے پانچ بجے سرکار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ و صاحبزادہ محمد عبد الغفور خانصاحب لینے کو گئے بعدہ صاحب اجنٹ بہادر نے دار الشفا خانہ و اسپتال و جیل کو ملاحظہ کیا حضور والا کی طبیعت فیض طویت ناساز تھی

اس لئے پیشوائی اور بازدید کی ملاقات نہوئی صرف تخلیہ کی ملاقات بمعرض ظہور آئی دربار مین کوئی سردار اور اہلکار نہ تھا بتاریخ ہشتم ماہ جون ۱۸۹۵ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے سلامی سر ہوئی بتاریخ چہاردہم ماہ جون سنہ صدر صاحبزادہ غازی الدین حیدر خان خلف نواب زین العابدین خان صاحب حضور مین سلام کو آئے خلعت حسب تفصیل سرکار سے عطا ہوا - دوشالہ سرخ یک سیلہ سفید یک مندیل سفید یک کمخواب یک تھان دوشالہ سیاہ یک چکن دو تھان مالای مروارید یک سپر و شمشیر

بتاریخ شانزدہم ماہ جون ۱۸۹۵ء تقریب جشن سالگرہ حضور انور بعد تزک و احتشام باجتماع اہل خاندان و اہلکاران ریاست بمعرض ظہور آیا سلامی توپین سر ہوئین کھانا کھلایا گیا - اس تقریب فرحت قریب مین مولف نے یہ قصیدہ پیش کیا ہے

خرمی امسال می بارد ز بام آسمان
ہمچو گل بسیار خندان و شگفتہ کامران

صد کلاہ قاقم برف از سر کہسار برد
رنگ عشرت می چکد از نغمہ ہای بلبلان

صفحۂ گلزار را نشو و نمائی تازہ داد
پیرہن بر تن ز استبرق قبای پرنیان

دور دور راحت و بزم بزم خوشدلی
صبحدم شد صندلی رنگے دو چارم ناگہان

این خبر تا حال در گوش تو شاید رہ نیافت
زین کمندے می توانی کرد قصد آسمان

گر تو میخواہی شوی بر مقصد خود کامیاب
بر در والای او دار البسان داربان

پیش جود او بود حاتم یکے دریوزہ گر
شیر میدان شجاعت ہست و منصور زمان

بر چنین آثار ہر یک فرح دارد در جہان
غنچۂ خاطر شگفت و خار غم شد بر طرف

چون ترک شد تابش خورشید دیگر دادوان
ابر آسائش ہجوم آورد بر صحن چمن

در خیابانہا کشید جدول آب روان
نرگس مستانہ دارد آن پریوش ساقی

عیش گردید آشکارا درد و محنت شد نہان
از پئے الطاف با من گفت کے شوریدہ حال

یافتہ نظم دگر مستحسن ارکان جہان
چند نکتہ معنی آفرین در دہر کے پیدا شود

گوہر نظم فشان در مدح آقای جہان
ہر غلامش رستم و سہراب و حر آب جری

معدن اخلاق و عالی ہمت گردون مکان
چون شنیدم من از وین مژدہ با چندین نشاط

بہمن و دے رفت و آمد شاہد اردی بہشت
لشکر باد بہار آورد نصرت بر خزان

تازہ از سبز و ریان گشت باغ روزگار
از ترشح بست ہر سو نقش مثل سایبان

نونہالان چمن از برگ و بر پوشیدہ اند
در قدح از شیشہ می ریزد شراب ارغوان

چون کشودم من خمار آلودہ چشم از زر در
تا کجا غافل توانی خفت در خواب گران

در سخن بسیار فکر نو رسا افتادہ است
با زبان تو نمی ماند زبان شاعران

آنکہ ابراہیم خان اسمش تخلص دان خلیل
ہر یکے پیل دنان و ہر یکے شیر ژیان

منبع احسان و دریای کرم در سخا
مطلع روشن مرا آمد بوصفش بر زبان

مطلع ثانی

ای کفِ گوهر فشانت آبروی بحر و کان
همچو سایه در قفای تو بود دولت دوان
حکم تو جاریست همچو باد بر هر بحر و بر
بست در جائیکه باز همت تو آشیان
مثل تو دیر پرور دهر گزنه کان در هیچ قرن
ملک از تو در حمایت خلق از تو در امان
دولت از تو مایه دار و چتر از تو سایه دار
در عدالت از تو گردد منفعل نوشیروان
تیغ جوهر دار تو بران چنان افتاده است
زیبد از قوسِ قزح در قبضه و سنت کمان
رشحه الطافِ تو کم نیست از آبِ حیات
هر طرف رفته ست در پروانه گان این داستان
هر سپاهی تو از بهرِ عدو گردن شکن
چون خرامد گل دماد از نقشِ پایش بیگمان
با شکوهِ فیلِ تو کی آسمان گردد عدیل
وقتِ رفتن از نسیمِ صبح چابک تر روان
تقویتِ اسلام را دادی شکستی پشتِ کفر
بشکنم نرخ طبرزد در میانِ مصریان

از سحابِ فضلِ تو سرسبز شد هندوستان
نیزه بردارِ تو کسری با هزاران کر و فر
مهر تو پنهانست همچو روح در هر جرمِ جان
از تو آید شهسواری و عنان داری بسے
مثل تو گردون نه اختر آورد در صد قران
ملک داری ملک گیری ملک بخشی کارِ تست
کرسی از تو پایه دار و مسند از تو زرفشان
خنجرِ تو عقربست و نیزه تو اژدها
احتیاج او را نیاید گاه بر سنگِ فسان
کاو را لطفِ تو بسازد قوی مانندِ کوه
مردگان را می دهی تو زندگی جاودان
از نهیبِ دست و از بازوی سردارانِ تو
هر یکی شیر ژیان و هر یکی پیلِ دمان
شیحهٔ او آب سازد زهرهٔ شیرِ اجم
بر زمین از هیبتِ او می هراسد آسمان
چون نگین بنشاند نقشِ نامداری نامِ تو
رایتِ دین ساختی برپا تو چون صاحبقران
کن دعای آبرو حق میکند او را قبول

آفتاب آسا بهر جائیکه رخ می آوری
جام وار بزمِ تو جمشید با این عز و شان
طاقتِ پروانه هرگز نیست در سیمرغِ وهم
توسنِ ایام می باشد ترا در زیرِ ران
عقل از تو با فضیلت فضل از تو با شکوه
از تو آرائش گرفته جمله سامانِ جهان
در سخاوت از تو ذکرِ حاتمِ طی - طی شود
تیغِ تو جوشن شگاف و توپِ تو کشورستان
تیرِ تو کم نیست در پرواز از تیرِ شهاب
کوه را قهرِ تو گرداند چو کاهِ ناتوان
دودمانِ سلطنت از شمعِ تو روشن بود
شد بلند از لشکرِ اعدای این آه و فغان
غاشیه بردارِ گلگونِ اسپ تو جوشِ نوبهار
نعل در آتش بود از تیزیش برقِ جهان
وقتِ بنشستن چو کوه و ابر در برخاستن
تا دکن از ٹونک و از هندوستان تا اصفهان
طوطیِ هندم که از شیرین مقالیهای خود
بسکه از نامِ خدا تاثیر داری در زبان

تا زمین و آسمان ماند تو مانی برقرار
تا که جان باشد تو باشی کار فرمائی جهان

بتاریخ بست و هفتم ماهِ جون ۱۸۹۵ء روزِ پنجشنبه بشکوی صاحبزاده محمد عبد الحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور پرنور دام اقباله فرزند ارجمند

تولد ہوا۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور پانچ بجے صاحبزادی صاحبہ حضور پرنور نے بعمر دہ سالہ بامراض چند در چند انتقال کیا۔
بتاریخ ششم ماہ جولائی سنہ صدر سیٹھہ امیدمل دار الخیر اجمیر سے فائز ٹونک ہوئے۔ کپتان عبد العلیخان مع پنج سواران رسالہ
ویک چوبدار صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ کے باغ تک گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر کپتان بیل صاحب
بہادر ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دار الریاست ہوئے پیشوائی نہین ہوئی صرف سید احمد وکیل موضع بارہ تک گئے سلامی
کی توپین سر ہوئین۔ پانچ بجے دن کے سرکار والا تبار بنابر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر تشریف لے گئے کوئی سرداران و اہلکاران
ریاست سے موجود نہ تہا بطور پنچ کے ملاقات ہوئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر بنابر ملاقات
حضور والا نظر باغ مین تشریف لائے کوئی سرداران و اہلکاران ریاست سے نہ تہا تخلیہ کی ملاقات ہوئی۔ بتاریخ
نہم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر ٹونک سے دیولی گئے سلامی کی توپین سر ہوئین۔ اسی تاریخ سیٹھہ
امیدمل حضور مین سلام کو حاضر ہوئے۔ پانچ روپیہ نذر اور دو روپیہ نچھاور کئے اور دیبی پرشاد ملازم انگریزی علاقہ
پولیس ہمراہی سیٹھہ صاحب نے دو روپیہ نذر کئے کچھ تعظیم وغیرہ نہوئی۔ بتاریخ بست و نہم ماہ جولائی سنہ صدر
محمد افتخار علیخان ولیعہد رئیس جاورہ بجائے والد مرحوم مسند نشین ریاست جاورہ ہوئے۔

واقعہ عظیم و حادثہ جسیم انتقال پر ملال و ارتحال سراپا کمال حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب
محمد علیخان بہادر صولت جنگ فرمان روای دار الاسلام محمود آباد عرف ٹونک۔

حضور مغفور کی بیدار مغزی۔ اولو العزمی۔ دینداری۔ پرہیزگاری۔ سخاوت۔ شجاعت وغیرہم ایسے معروف و
مشہور صفات ہین جن سے عموماً اہل ملک اور خصوصاً اہل ٹونک زیادہ تر واقف ہین۔ اور کیون نہو۔ کہ حضور جنت
آرامگاہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ کے پوتے جنکی تہور و شجاعت کے واقعات اور حضور فردوس
منزلت حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کے برگزیدہ صفات زبان زد کائنات
ہین اگر حضرات مرحومین کے ذات ستودہ صفات کو جامع حسنات دارین کہا جائے تو کوئی بیجا مبالغہ یا ناجائز
تملق پر محمول نہین ہوسکتا۔ حضور مغفور حضرت نواب یمین الدولہ بہادر کی تاریخ ولادت پانزدہم ماہ رجب
المرجب ۱۲۵۹ ہجری ہے چنانچہ اس سجع تاریخی سے سال ولادت ظاہر ہوتا ہے۔ خبردار رجال محمد علی
حضور پرنور بتاریخ چہاردہم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ ہجری مین جبکہ سن مبارک ۲۲ سال کا تہا مسند نشین ریاست ہوئے

اور تین سال آٹھ ماہ تک مسند ریاست پر متمکن رہے بعد ازان حسب تجویز گورنمنٹ آف انڈیا مسکن پذیر شہر بنارس
ہوئے اسکے جملہ اجمال کی کیفیت بدین منوال ہے کہ بتاریخ بست وسوم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ ہجری مطابق بستم ماہ
اگست ۱۸۶۷ء خریطہ صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک حسب تجویز صاحب کلان بہادر دربارہ معزولی حضرت نواب غفران مآب
بجرم کشش ٹھاکران لاوہ واجازت مسند نشینی خلف اکبر یعنی حضرت نواب امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر
صولت جنگ صادر ہوا۔ حضرت نواب یمین الدولہ بہادر نے بمجرد اطلاع حکم گورنمنٹ عالیہ قیصرہ ہند حسب تجویز صاحبان انگریز
اپنے خلف اکبر اقبال مظہر کو مسند نشین فرمایا۔ بتاریخ بست ونہم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۴ھ ہجری مطابق بست وششم ماہ اگست ۱۸۶۷ء
حضرت یمین الدولہ بہادر بتجویز صاحبان انگریز راہی بلدہ بنارس ہوئے چنانچہ مولف نے قطعہ تاریخ معزولی نواب غفران مآب
یون موزون کیا ۵ یمین الدولہ۔ اہل لاوہ۔ راکشت ؛ سزا این بود بہر شان سزاوار ؛ بآخر اہل لاوہ صورت گوی
فگندہ فرق خود برپای نہار ؛ مگر حسب رضای قیصر ہند ؛ رئیس ٹونک شد از کار بیکار ؛ بنارس راگزیدہ بہر مسکن
بجای خود پسر را کرد مختار ؛ اگر پرسد کسے تاریخ مشخون ؛ بگوای آبرو۔ خون تبہ کار۔ (۱۲۹۴ھ) حضور مغفور کا تیس سال تک بنارس مین
قیام رہا اس قیام کی مدت مین بڑے بڑے کام رفاہ عام وانتفاع عوام جاری فرمائے۔ ایک عالیشان مسجد پچاس ساٹھ ہزار
روپیہ کی لاگت سے بنوائی مدرسہ علوم اسلامیہ کی بناڈالی مدرسین لائق کو معقول تنخواہ کے ملازم رکھے طلبا کے وظیفے مقرر
فرمائے شبانہ روز علما کی صحبت اہل علم سے رغبت کتب دینیہ کا شوق تھا احادیث قال الرسول کا ذوق پیرامون خاطر عاطر تھا
اکثر عمدہ عمدہ کتب دینیہ مفید عام تصنیف فرمائین اور ہزار ہا روپیہ کے صرفہ سے چھپوائین اور بغرض حصول ثواب عقبیٰ غربا وطلبا
اور ہر ایک اہل طلب کو مفت جلدین تقسیم کین۔ ترجمہ صحیح بخاری شریف۔ قرۃ العیون۔ حلیہ شریف وغیرہ مشہور تالیفات حضور
مغفور کی دریادلی وکریم النفسی سے شہر بنارس کے تجار۔ ساہوکار۔ دوکاندار ہر قسم کے اہل حرفہ بہرہ کافی پاتے تھے اور آپکے
وجود باجود کو اپنے کارخانونکی رونق کا ذریعہ سمجھتے تھے آپ ہی کی ذات فیض آیات کی برکات کا وسیلہ تھا کہ شہر سے فاصلہ بعیدہ
پر کوٹھی اقامت گاہ کے گردوپیش ایک وسیع آبادی ڈہائی سوتین سو آدمی کی جہان پہلے سوا چٹیل میدان کے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا
ہوگئی تھی اور یہ جگہہ حضور مغفور کے قدم میمنت لزوم کی برکات سے ایک اسلامی شوکت کا دلفریب منظر بنی ہوئی تھی۔ الحمدللہ
حضور مغفور کو ایک عرصہ سے ہچکی کا دورہ ہوا کرتا تھا کہ دم رک جاتا تھا بیہوشی طاری ہوجاتی تھی غذا مطلقاً چھوٹ جاتی تھی
مرض الموت مین ایک ہفتہ پہلے سے ہچکی کا دورہ شروع ہوا اس دورہ سے ہنوز فرصت نہوئی تھی کہ تخمہ کا عارضہ عارض

ہوا اس مرض محنت کی اطلاع پر صاحب کمشنر بہادر بنارس برسم عیادت کوٹھی پر تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق چہارم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۵ء کو بنارس سے تار اطلاعی بنام حضور پرنور دام اقبالہ دارالریاست مین آیا اوسی روز حسب الحکم حضوری صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الحمید خانصاحب برادران حضور پرنور بجانب بنارس روانہ ہوئے۔ صاحبزادگان موصوف کے پہونچنے کے بعد بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر مطابق نہم ماہ اگست سنہ مذکور شب جمعہ کو تین بجے حضرت یمین الدولہ بہادر نے بعارضۂ مذکور داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس تاریخ تک بموجب صحیح حساب کے عمر شریف شصت و چہار سال و ہفت ماہ و دو روز کی ہوئی۔ یوم جمعہ کو مراسم تجہیز و تکفین عمل مین آئے صاحب کمشنر بہادر اور شہر کے امرا و رؤسا و ساہوکاران و تجار وغیرہ شریک تعزیت ہوگے حسب وصیت مزار مبارک مسجد حضوری مین تیار ہوا۔ اور میت کو دفن کیا گیا۔ بتاریخ ہفدہم ماہ صفر المظفر مطابق دہم ماہ اگست سنین صدر تار اطلاعی دارالریاست مین آیا ماتم عظیم محلات مین برپا ہوا۔ تین روز تک بازار مین ہڑتال رہی دفاتر سرکاری مین تعطیل و نوبت نوازی و قواعد فوجی موقوف ہوئی عمال پرگنات کے نام بھی یہی حکم بذریعۂ تار نافذ ہوئے محکمۂ اجنٹی و رزیڈنٹی مین تار اطلاعی بھیجے گئے خیرات و صدقات وغیرہ حسب آئین اہل اسلام عمل مین آئے۔ اور ختم قرآن شریف کا پورا اہتمام کیا گیا۔ محکمۂ اجنٹی و رزیڈنٹی و حکام یورپین [illegible] و والیان ملک کی طرف سے تار و چٹھیات و خرائط تعزیت آئے حضور والا کو اپنے قبلہ گاہ غفران پناہ کے انتقال کا [illegible] صدمۂ عظیم ہوا کہ اوسکی تفصیل احاطۂ تحریر و تقریر سے منزہ و مبرا ہے۔ اللہ تعالی حضور مغفور کو [illegible] جوار رحمت مین جگہہ دے اور بندگان حضور لامع النور کو صبر و شکیبائی عطا فرمائے۔

تاریخ وفات حضور مغفور من نتائج افکار جناب مولوی مفتی محمد نور الحق صاحب خستہ یہ ہے ؎

منکہ ریزم اشک خونین دمبدم	سینہ افگارم غمے دارم بہ غم	رحلت نواب زین محنت سرا	آن رئیس ٹونک رشک افزای جم
از امیر الدولہ در گیتی ستم	از وزیر الدولہ در عالم علم	صورتش آئینۂ حسن ازل	سیرتش گنجینۂ لطف قدم
مخزن اسرار دانش فکر او	نطق او مفتاح ابواب حکم	عالم عامل امیر دادگر	اہل ایمان را امام محترم
سرفراز دین و ہر دیندار نیز	قدردان علم و اہل علم ہم	سائلان را فتح باب مشکلات	طالبان را گنج دینار و درم
آن یمین الدولہ کش دولت کنیز	آن وزیر الملک ملکش از خدم	برترین نواب فرخندہ خطاب	یادگار سرفرازان عجم
آن محمد نام و ہمنام علی	خان والاشان باقبال و حشم	آن بہادر مرد میدان وغا	نزہ شیرش بود از روباہ کم

۱

سولت جنگش بند ریکہ بود — دشمنش از زخم ناخوردہ ذرم
مسجد و مہمانسرای و مدرسہ — نامہ ہای دین و دانش بیش و کم
وانکہ رفت و خیر جاری ماند ازو — نیست ہر گز ہستی او را عدم
اہل ٹونک از ماتم او دلفگار — سینہ ریش اہل بنارس زین الم

رفت و ماند از دست خیر شہ یادگار — در جہان صد گونہ احسان و کرم
چاہ و مسجد نیز چاہ و والدین — کریم جود و بودش بود کم قطرہ یم
کرسی او تا بگردد آسمان — نام نیکش زندہ ساز دو میدم
خستہ فکر سال نقش مینمود — گفت ہاتف ۔ حاکم باغ ارم

۱۳۱۲

قطعۂ تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

یمین الدولہ نواب فلک جاہ — ہوئے رونق دہ ملک عدم جب
اسد ہاتف یہ بولا از پئے سال — ملی خلد بریں جاگیر میں اب

۱۳۱۲

قطعۂ تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار حافظ محمد سلیمان خانصاحب مسکین خلف محمد امان خان رسالہ دار مرحوم ساکن عسکر فیروزی

گشت این حادثہ در ٹونک چنان — کس ندیدہ نہ شنیدہ در خواب
مرد و زن نالہ و فریاد کنند — چہ ملازم چہ اقارب احباب

یعنی نواب یمین الدولہ — عازم ملک بقا گشت شتاب
فکر کردم چو بسال رحلت — ملہم غیب بمن کرد خطاب

از سر آہ بگو ای مسکین — داخل خلد بریں شد نواب

۱۳۱۲ ۔ ۹۵

بتاریخ بست و پنجم ماہ اگست ۱۸۹۵ء کپتان آر ۔ سی ۔ برکلی صاحب اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک نوبجے دن کے فائز دار الریاست ہوئے پیشوائی نہوئی صرف سید حسن احمد وکیل لینے کو گئے ۔ ہنگام فائزی صاحب موصوف سلامی کی توپین سر ہوئین ۔ بتاریخ بست و ششم ماہ اگست سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ میں آئے ۔ حضرت وزیر اعظم بالقابہ و صاحبزادہ محمود خان بہادر نہور جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ موجود تھے ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاحظۂ جیل خانہ و سلح خانہ تشریف لے گئے نائب صاحب بہادر ہمراہ تھے ۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا ۔ مرزا محمد علی خانصاحب ممبر کونسل و حسن مرزا خانصاحب پرنسپل موجود تھے بعد ازان عدالت دیوانی و فوجداری کا معائنہ کیا ۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف حضور والا کی ملاقات کو آئے یہ ملاقات تخلیہ کی تھی کوئی سرداران و اہل کاران ریاست سے موجود نہ تھا بعد عطر و پان کے صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے ۔ بتاریخ سی ام ماہ اگست سنہ صدر صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و خانصاحب

محمد نجیب خان ممبر کونسل ہینہ جوڈیشل حسب الطلب صاحب موصوف بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بڑی خوشی کی بات ہے
کہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے جو قریب سہ ماہ سے مرض لقوہ مین مبتلا تھے جسکا ناموزون اثر چہرۂ مبارک پر بجانب راست
نمایان تھا بتاریخ بست وسوم ماہ اگست سنہ صدر یوم جمعہ وقت عصر غسل صحت فرمایا۔ اول سے آخر تک علاج خان بہادر
ڈاکٹر شیخ الٰہی بخش اجمیری کا رہا حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بصلۂ حسن معالجہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو خلعت فاخرہ سات
پارچہ کا مع زر نقد کثیر التعداد کے عطا فرمایا۔ اوسی روز مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اور زر نقد فقرا کو تقسیم کیا گیا۔ حضرت اسد لکھنوی نے
کیا خوب قطعۂ تاریخ غسل صحت فرمایا ہے ؎ غسل صحت نمود فخر الملک ؛ گشت ازین مژدہ عالمی دلشاد
این اسد گفت از پی تاریخ ؛ حق تعالیٰ نگاہ دار تو باد۔ ۱۳۱۲ھ بتاریخ بست وپنجم ماہ اگست سنہ صدر آٹھ بجے دن کے
کپتان آر۔ سی۔ برکل صاحب بہادر انچارج پولیٹکل اجنٹ فائز دار الریاست ہوئے توپین سلامی کی سر ہوئین۔
بتاریخ بست وششم ماہ مرقوم الصدر صاحب بہادر بتقریب تعزیت حضور مغفور نواب محمد علیخان بہادر صولتجنگ نظر باغ
کی کوٹھی مین تشریف لائے بتاریخ بست ودوم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۳ ہجری روز شنبہ محفل میلاد شریف کا آغاز ہوا
تفصیل اس اجمال کی اس طرح ہے کہ میدان قلعۂ معلی مین پیش دروازہ کوٹھی نظر باغ قریبا دو سو فٹ مربع زمین
مین ایک احاطہ قائم کیا گیا۔ اول مین چار سمت آہنی ستونون کی بڑی بڑی لال ٹینین قطار در قطار نصب کی گئین۔
لال ٹینون کے ستون مین تین قطار روشنی کی باندہی گئین جسپر کنول روشنی کے بیچ رنگے برابر جمائے گئے چارون سمت
چار بلند دروازے آمد ورفت کیواسطے ترتیب کیے گئے جنپر فند منڈہا ہوا تہا با رنگا رنگ کپڑے کی چھوٹی بڑی
بیرقین قائم کی گئی تہین اسکے بعد تخمیناً چھہ سات گز کے فاصلہ سے دوسرا احاطہ اسقدر فاصلہ چھوڑکر تیسرا احاطہ قائم کیا گیا
تہا۔ ان دونون محیطون مین علاوہ لال ٹینون کی قطار کے روشنی کے گلاس اور ہانڈیان سفید اور رنگین شیشہ
کی سلسلہ وار قطار در قطار قائم کی گئین تہین۔ ان دونون احاطون مین چاندنی کا فرش کیا ہوا تہا کہ سامعین وتماشائی
جوق جوق آئین اور صف بصف بیٹھین وسط مین ایک وسیع اور بلند چبوترہ بنایا گیا تہا جسکو صدر مقام کہنا چاہیے اسپر شامیانہ
تانا گیا تہا۔ نیچے مکلف فرش بچھا ہوا تہا۔ اس خاص حصہ مین گذشتہ موقعون سے بہت زائد فرشی جہاڑ سبز وسرخ رنگ
برنگ شمع ہای مومی اور بیشمار شیشہ آلات کی نہایت دلفریب سجاوٹ تہی۔ اس موقع پر حضور انور دام اقبالہ بنفس نفیس
اور سرداران خاندان ومعززان واہل کاران وجاگیرداران کی نشست تہی اس چبوترہ کے وسط مین بلند جگہہ پر قاریان

میلاد شریف کی نشست تھی۔ ایسے برگزیدہ میلاد شریف کے پڑہنے کو دو شخص منتخب تعلیم یافتہ حضوری مامور فرمائے گئے یعنی سید سعید الدین احمد خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد نثر خوان اور محمد شیر علیخان ملازم اردلی خاص حضوری نظم پڑہتے تھے۔ ان دونون صاحبون نے اپنے فرائض منصبی کو بآئین بہین وطرز خوشترین انجام دیا انکے سامنے جہاڑ فانوس شمع ہائے کافوری روشن تھین لوبان کا بخور رہوتا جاتا تہا۔ اگر کی بتیان روشن تھین اور دوسرے عطریات کا اعلی اہتمام تہا۔ بالای سر خوشبودار پہولونکی چادر بعمدہ صنعت کے ساتھ آویزان کیجاتی تھی۔ گرد پیش ہار پہول اور انواع اقسام روح پرور خوشبوئین کام مین لائی جاتی تھین اور روشنی کی قطار کے متصل جابجا پہولون کے ہار آویزان کئے گئے تھے جسکی خوشبو سے دماغ تمام اہل محفل کے معطر ہوتے تھے۔ اہل محفل کے واسطے عطر اور ہار کا خاص جدا اہتمام تہا صدر مقام پر چوبداران ہوشیار اور نیچے کی صفون مین جابجا پولیس کے آدمی مستعد کار انتظام کیواسطے مامور تھے۔ غرض ایک عجیب بابرکت و پر رونق محفل منعقد ہوتی تھی جسکی خوبی وزیبائی کا اندازہ کچھہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہی وہ کیفیت وہ لطف خاص وہ دلچسپی وہ محویت عام کا عالم بجز چشم دید طریقہ کے کسیطرح سے لکھنے مین نہین آسکتا شب تارین اوس مجموعی روشنی چراغان کا عالم۔ لال ٹینون گلاسون جہاڑ فانوسونکی پاکیزہ اور رنگ برنگ کی روشنی وہ دلفریب شان دکھارہی تھی کہ سبحان اللہ۔ یہ محفل مبارک رات کے آٹھہ بجے سے دو بجے تک ہوتی تھی۔ بعد ختم جملہ حاضرین جلسہ کو شیرینی تقسیم کی جاتی تھی۔ گو اس تقسیم کیواسطے ذی عزت اور باسلیقہ مہتمم مقرر کئے گئے تھے لیکن بنظر مسرت وارادت بعض موقع پر حضور انور بہ نفس نفیس ہی اس برکت خاص سے حصہ لیتے تھے۔ شیرینی کے اہتمام اور کیفیت تقسیم کے لئے ایک بیان طویل درکار ہے ادنی یہ ہے کہ ایک ایک روز مین سو سو من شیرینی پر نوبت پہونچتی تھی شرکائے محفل کے واسطے صلای عام تہا بلا قید روک ٹوک جسکا جی چاہے آئے اور سبکو نام بنام پوری کوشش اور تلاش سے شیرینی دیجاتی تھی ہجوم خلائق شائقین وسامعین وتماشائی مرد عورت طفل و پیر و مسلمان و ہندو کی یہ کثرت ہوتی تھی کہ بازار کا تو ذکر ہی کیا ہے سڑکون اور گذرگاہون پر تل رکہنے کو جگہہ نہین ملتی تہی کاندہے سے کاندہا چھلتا تہا۔ غرض اسی شان و شوکت و حسن زینت سے پانچ روز متواتر مردانہ محافل منعقد رہین۔ بعد اختتام میلاد شریف ہشت کسان مفصلۂ ذیل کو سات سات پارچہ کا خلعت مع زر نقد علی قدر مراتب سرکار والا سے عطا ہوا اور چھٹے روز زنانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی جس مین کل شہر کی مسلمان عورات ادنی و اعلی کو شریک ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ کوئی مرد اندر نہین جانے پاتا تہا۔ عورتین ہی مہتمم تھین۔ تفصیل اسمار جنکو پیشگاہ حضور والا سے خلعت و زر نقد عطا ہوا۔ مولانا امام الدین صاحب۔ مولوی عبداللہ خانصاحب خلف خانصاحب محمد سکندر خان افغان

ایک

مولوی فضل حق صاحب ۔ فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب ۔ سید سعید الدین احمد صاحب ۔ محمد شبیر علی خان ملازم اردلی خاص
مولوی عبد الغفار خان صاحب ایم ۔ سید محمد صغیر علی آنریری مولف تاریخ ہذا ۔ بتاریخ یکم ماہ ستمبر سنہ صدر صاحب ایجنٹ بہادر رجپوتانی
دیولی کو تشریف لے گئے سلامی کی توپین حسب معمول سر ہوئین ۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ صاحبزادہ محمد سعادت علی خان خلف حضور
پر نور دام اقبالہٗ و صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ جو ایک مدت سے
بخدمت حضرت جد امجد مرحوم مغفور قیام گزین بنارس تھے مع مولانا محمد عبد اللہ صاحب پنجابی ساکن ٹونک جو صاحبزادگان موصوف کے
اوستاد ہین وارد دار الریاست ہوئے ۔ اسی ایام مین حسب الحکم حضور معدلت گستر دام اقبالہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب
بہادر مسعود جنگ و خان صاحب محمد نسیم اللہ خان افسر کارخانجات بنا بر تصفیہ جملہ امور مثل قرض و تنخواہ ملازمین حضرت نواب مغفرت مآب بمقام بنارس
روانہ ہوئے ۔ بتاریخ دوازدہم ماہ اکتوبر سنہ مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر والی جودھپور بیکنٹھ باشی ہوئے چونکہ فیمابین ہر دو ریاست قدیم سے
اتحاد چلا آتا ہے بنا بر علیہ حسب دستور مستمرہ جملہ دفاتر و محکمہ جات مین تعطیل یک روزہ و تختہ بندی دکاکین و موقوفی نوبت نوازی و قواعد فوجی عمل
مین لائی گئی ۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور روز پنجشنبہ دس بجے دن کے جناب صاحبزادہ حاجی محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جرنیل فوج
نے جو ایک عرصہ سے بعارضہ [illegible] مبتلا تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ قطعہ تاریخ نواب محمد سلیمان خان بہادر
اسعد لکھنوی سے یادگار ہے

دریغا شد از گردش روزگار	بزیر زمین خان اسفندیار	شجاع و غیور و فہیم و خلیق
تواضع شعار و زکی و لئیق	جوانمرد جرار و جرنیل فوج	روان دل مین دریای جرات کی موج
دلیر و جری رستم شیردل	صد افسوس یون خاک مین جا ملے	عزیزون کو اور دوستون کو الم
ہوا جسقدر ۔ ہو وہ کیونکر رقم	روان چشمہ چشم سے جوئی خون	ہر اک شخص کے تھی کہانتک لکھون
بھروسا نہین زندگی کا ذرا	رہے گا نہ کوئی نہ کوئی رہا	بقا دار فانی مین ہرگز مدام
کسی کو نہین جز خدا لاکلام	مرا دل ہی تھا رنج سے نوحہ گر	نہ کچھ وہان اس بات کا تھا اگر
بارشاد عالی ہمسر فتح جنگ	ہوئی فکر تاریخ کی جسدم رنگ	سپئے سال اسعد ہاتف دردناک
	یہ بولا ۔ ہوئے داخل خلد پاک	
	۱۳۱۳ھ	

بتاریخ بست و دوم ماہ اکتوبر سنہ در دس بجے دن کے محمد سعید اللہ خان صاحب جنکو پیشگاہ گورنمنٹ آف انڈیا سے خطاب رسالدار بہادر کا

داخل بدسیاحتا وارد دارالریاست ہوئے ۔ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کی کوٹھی مین قیام پذیر ہوئے ۔ ریاست کی طرف سے مہمانداریکا مدد واہتمام عمل مین آیا ۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور پانچ بجے دن کے رسالدار مذکور بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ بنابر سلام وپیشکشی نذر حضور مین حاضر ہوئے ۔ بتاریخ چہارم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۳ ہجری مطابق بست وچہارم ماہ مذکور منجانب دربار عظمت مدار خلعت رخصتانہ ۔ دوشالہ زرین سیلہ مندیل تھان جامدانی چکن یک تھان کمخواب یک تھان شمشیر قبضہ طلادار نقد چہور شاہی ۔ رسالدار مسطور کو عطا ہوا ۔ اسی تاریخ بوقت شب صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر مسطوت جنگ کے دولت خانہ پر رسالدار مذکور کی دعوت ہوئی بعد الفراغ دعوت رسالدار مرقوم الصدر براہ جیپور راہی قیامگاہ خود ہوئے ۔ اسی تاریخ بوقت عشا قصر نوتعمیر حضرت وزیر اعظم بالقابہ مین میلاد شریف کی محفل کا بڑا بھاری جلسہ ہوا ۔ ایوان عالی شان مین شیشہ آلات جہاڑ فانوس لیمپ ہانڈی بلوری دیوارگیری انواع انواع واقسام اقسام کے تکلفات سے آراستگی عمل مین آئی ۔ اور روشنی بخوش اسلوبی کیگئی بعد تشریف آوری حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ میلاد شریف کا آغاز نو بجے سے ہوکر گیارہ بجے اختتام ہوا ۔ بعد اختتام میلاد شریف غزلہای نعتیہ پڑہی گئین بعدازان قاریان میلاد شریف ونعت شریف کو خلعت پارچہ وزر نقد منجانب حضرت وزیر اعظم بالقابہ عطا فرمایا گیا ۔ اور شیرینی تقسیم ہوئی دوسرے روز اسی تکلف سے زنانہ محفل منعقد ہوئی جسمین بیگمات عالیات وغیرہ مستورات شریک تھین ۔ بتاریخ ششم جمادی الاول مطابق بست وششم ماہ اکتوبر سنین صدر محل نوتعمیر مین حسب الحکم حضرت وزارت مآب بالقابہ شہر کے جملہ فقرا ومساکین ومسافرین کو کہانا پرتکلف کہلایا گیا ۔ مولف نے قطعہ تاریخ قصر نوتعمیر حضرت وزارت مآب یون موزون کیا ۔ ؎

فیروز جنگ ظفر مکانے بنا نمود
دیوار ودر برنگ گلستان وبوستان
گلدستہ اش برنگ چمن رشک صد بہار
بام رفیع او ہمہ فرحت فزائے جان
از آستان او شود آفاق کامیاب
گشتہ بحسب خاطر نو د زود کامران

معمار صنع کرد زر د بکار آن
زین گونہ لاجورد وطلائے بسقف اوست
ہر طاق او دہد ز بلند ابروان نشان
ہر گل نمودہ تازہ دماغش برنگ وبو
آغوش را کشودہ در شش بر جہانیان
از روی انشراح ۔ مکان بے نظیر وپاک

سقفش منقش ست وستونش بس استوار
گویا ستارہ دوختہ در سقف آسمان
صحن وسیع او ہمہ مطبوع ودلکشا
ہر نخل اوست رشک فزای سہی قدان
کرد آبرو چو فکر پئے سال آن مقام
کردہ رقم کہ دیر بماند درین جہان

قطعۂ تاریخ از نتیجۂ طبع محمد ابراہیم خان رمز بصنعت توشیح وصوری ومعنوی

نائب نواب ٹونک ساخت چہ خوش منزلے
ظرف دل وجان بشد پر ز نبید خوشی
یعنی شراب ۱۲
غور ثلاثہ سنین رمز نمود ونوشت

پنج نود یک ہزار ہشت صد عیسوی

بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۵ء صاحب ایجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور پرنور دام اقبالہ کوٹھی واقع نظر باغ مین تشریف لائے حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران خاندان و عمائدین ریاست شریک جلسۂ ملاقات تہے کرسیون پر نشست ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف برسم ملاقات کوٹھی حضرت وزارت مآب پر چار بجے دن کے رونق افروز ہوئے تین گھنٹہ قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ دفتر خزینۂ ریاست کو ملاحظہ فرمایا۔ اور اسی تاریخ بموضع سوڑہ باوڑی دیہہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ ہنگام شب یکایک ایک مہیب آواز نہایت زور شور سے پیدا ہوئی بعد تہوڑی دیر کے زلزلہ آیا تین منٹ تک یہ آواز اسی طرح رہی پہر بند ہوگئی یہ نہین معلوم ہوا کہ یہ آواز کہان سے آئی اور کس طرح پیدا ہوئی فاعتبروا یا اولی الابصار جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ بتاریخ چہارم ماہ نومبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ بتاریخ ششم ماہ مذکور جو بنا بر انتظام و انصرام مہام معاملات بنارس متعلقہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب بہادر جنت آرامگاہ بمقام مرقوم الصدر تشریف لے گئے تہے واپس تشریف لائے۔ اسی ماہ و سال مین مولوی محمد خانصاحب برادر کلان مولوی عبدالکریم خانصاحب خوشنویس نے کہ ایک مدت سے پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک مین مفتی تہے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ بجائے مفتی مرحوم مولوی عبداللہ خان پسر مفتی مغفور عہدۂ مفتی گری پر سرفراز فرمائے گئے بتاریخ بستم ماہ جمادی الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنین صدر حضرت وزیر اعظم بالقابہ بکار سرکار چہاونی دیولی کو بخدمت پولیٹکل ایجنٹ بہادر تشریف لے گئے بتاریخ بست و دوم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ دسمبر سنین صدر دیولی سے واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق پانزدہم ماہ دسمبر سنین صدر پانچ بجے دن کے مسٹر ٹکر صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چہاونی دیولی سے فائز ریاست ہذا ہوئے شایعت و سلامی التواپ وغیرہ عمل مین آئی بتاریخ بست و نہم ماہ جمادی الثانی مطابق ہفتدہم ماہ دسمبر سنین صدر چار بجے دن کے دربار کی ملاقات بعرصۂ ظہور آئی۔ بتاریخ یکم ماہ رجب المرجب مطابق نوزدہم ماہ دسمبر سنین صدر سرداران خاندان و ممبران کونسل و اہل کاران و معززان ریاست بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر موصوف کوٹھی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ دسمبر سنہ صدر یوم شنبہ ایک بجے دن کے صاحب ایجنٹ بہادر نے اسکول دار الریاست کا معائنہ فرمایا مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغۂ التعلیم وغیرہ و دیگر افسران مدرسہ و مدرسین موجود تہے صاحب بہادر نے جماعتہای مڈل وغیرہ کا امتحان لیا اور مختلف سوالات متعلقۂ التعلیم طلبا مدرسہ سے فرمائے۔ بتاریخ سی ام ماہ مذکور

روز دوشنبہ دن کے تین بجے سے پانچ بجے تک صاحب بہادر موصوف نے بمعیت حضرت وزیر اعظم بالقابہ محکمہ جات وغیرہ جات
بیرونی و شفاخانہ مردانہ زنانہ کا ملاحظہ فرمایا بعد ازان بنابر معائنہ محکمجات اندرونی قلعہ معلی و دفاتر کے تشریف لے گئے محکمہ
عالیہ کونسل محکمہ محتشمہ نیابت اضلاع غیر محکمہ نیابت صیغہ مال۔ دفتر بخشیگیری محکمہ حساب و جانچ۔ دفتر خزینہ کو کچھ کچھ وقفہ
کے ساتھہ دیکھا۔ ہر صیغہ کے اہلکار بجای خود موجود تھے حضرت وزیر اعظم بالقابہ ہر ایک کو روشناس فرماتے جاتے تھے۔
بعد ازان جیل صدر معائنہ فرماکر کارخانہ پارچہ باقی وغیرہ دیکھا۔ وہان سے سوار ہوکر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ
کی ملاقات بازدید کیواسطے نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ سی و یکم ماہ دسمبر ۱۸۹۵ء روز آدینہ پانچ بجے دن کے حضور والا
بنابر ملاقات بازدید صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف تشریف فرمائی چھاونی دیولی ہوئے
حسب معمول سلامی اتواپ عمل مین آئی۔ اسی ایام مین پیشگاہ حضور پرنور دام اقبالہ سے حسب درخواست حضرت وزیر اعظم بالقابہ
محمد سید حمید حسین پیشکار پلاوہ بجای منشی لالہ راج نراین سررشتہ دار محکمہ مال صدر مقرر ہوئے۔ اور لالہ مذکور عہدہ تحصیلداری قصبہ ڈونگلہ
علاقہ نیماہیڑہ پر مامور ہوئے۔ اور منشی خادم حسین خان رامپوری گرداور نظامت صدر عہدہ پیشکاری پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست
ٹونک پر سرفراز فرمائے گئے۔ اسی ایام مین حافظ سید محمد حسین صاحب بسمل میر منشی دربار نے کہ جن خدمات نائب وکالت و خاص
وکالت محکمہ اجنٹی راجپوتانہ واقع آبو ۱۸۹۴ء مین عہدہ میر منشی گری پر ترقی حاصل کی تھی اپنی ذاتی خواہش اور اصرار سے ملازمت ریاست
سے سبکدوش ہوئے انکے سرکار والا سے بنظر قدامت و خیرخواہی پچاس روپیہ ماہانہ بلاقید خدمت بطور دوام مقرر ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم
ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ہجری مطابق یکم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء میر یوسف علیخان برادر خرد میر احتشام علیخان سردار بڑودہ گجرات جو صاحبزادہ
محمد خان بہادر شمشیر جنگ کے خویش ہین بوقت واپسی بڑودہ حسب استصواب حضرت وزیر اعظم بالقابہ پیشگاہ حضور والا مین بنابر ادای
سلام رخصت تشریف لائے دربار سے خلعت ہفت پارچہ میر صاحب موصوف کو عطا ہوا۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ رجب المرجب مطابق
چہارم ماہ جنوری سنین صدر روز شنبہ میر صاحب موصوف بڑودہ کو روانہ ہوئے۔ اسی تاریخ پانچ بجے دن کے تقریب مائیان
صبیہ رضیہ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ با نوشہ ذیجاہ صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان خلف اکبر صاحبزادہ
محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ بعد تزئین عمل مین آئی۔ بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء
بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بنابر سیر و شکار بجانب پرگنہ علیگڈہ علاقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے۔ اسی تاریخ سید فضل حق صاحب
وکیل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک عہدہ میر منشی گری ریاست پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ سید صاحب

سیادت مآب شرافت انتساب فضیل حق وکیل سرکار بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ موصوف یہ ہے۔ چونکہ بلحاظ پرورش و پرداخت و دادِ حسن خدمات تمہارے کے تمکو عہدہ وکالت ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک سے تبدیل کیا جاکر عہدہ میر منشی ریاست پر مامور کیا جاتا ہے۔ چاہیے کہ سررشتہ وکالت کا چارج مولوی سخاوت حسین وکیل کو دیکر حاضر آستانہ دولت ہو اور بابت تقرری تعداد تنخواہ متعاقب حکم صادر ہوگا فقط۔ المرقوم بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء بموجب حکم حضور پرنور دوام اقبالہ زبانی انتی زالامر افتخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک بقلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی دربار ٹونک۔ بتاریخ سی ام ماہ رجب المرجب مطابق پانزدہم ماہ جنوری سنین صدر روز چہارشنبہ نو بجے دن کے برات راجہ ارجن سنگھ جی برادر مہاراجہ رئیس بوندی کے پسر کی کہ دختر مہاراجہ رئیس جیپور سے قرار یاب ہوئی تھی عمدہ کر و فر کے ساتھ وارد ریاست ہذا ہوئی اور اقیام اس برات کا بتاریخ سیزدہم ماہ جنوری سو نواعلاقہ دار الریاست میں ہوا۔ چونکہ فیمابین ریاست بوندی و ریاست ٹونک قدیم سے رسم اتحاد چلی آتی ہے بناء علیہ فرودگاہ برات پر سامان رسد مثل کاہ و ہیمہ و سوختنی و ظروف گلی وغیرہ منجانب ریاست دیا گیا۔ اور شیخ فیض احمد پیشکار صدر نظامت و عبد السبحان جماعہ دار عملہ حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ مع چار سواران رسالہ سربراہی کیواسطے موقع پر بھیجے گئے اور بوچہ ہای شیرینی اہل برات کیواسطے پہونچائے گئے۔ اور منجانب حضرت وزیر اعظم بالقابہ بسبب از دیاد اتحاد و وداد و غایت خصوصیت و محبت کہ فیمابین مہاراجہ ارجن سنگھ جی نقبلہ گاہ نوشہ کے قدیمانہ ہے پنج کے طور پر برسم مہمانداری خوانہای شیرینی و سبد ہای نارنگترہ بھیجے گئے۔ بعد ازان یہ برات جس طرح منزل بمنزل ریاست بوندی سے آرہی تھی اوسی طرح ریاست ٹونک سے بجانب ریاست جیپور روانہ ہوئی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جنوری سنہ صدر حسب الحکم گورنمنٹ عالیہ ہند ایجنسی ریاست ٹونک۔ ایجنسی ہاڑوتی کے شامل ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ شعبان المعظم مطابق ہیجدہم ماہ جنوری سنین صدر بندگان عالی متعالی بعد الفراغ سیر و شکار علیگڈہ سے نہضت فرمائے دار الریاست ہوئے۔ بتاریخ بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم ماہ جنوری سنہ صدر رسم مائیان عروس و نوشہ ہر سہ سرداران مفصلہ ذیل کے دولتخانوں پر باشکوہ رئیسانہ و احتشام سردارانہ بمعرض ظہور آئی جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ کے دو فرزندان کامگار یعنی صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان صاحب و صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان صاحب عرف مجو میان نوشہ بنے۔ جناب صاحبزادہ امیر الدین خان صاحب کے فرزند ارجمند یعنی صاحبزادہ نصیر الدین خان نوشہ بنے۔ الغرض بتاریخ بست و یکم ماہ جنوری سنہ صدر ہر سہ نوشہ ہای موصوفین کی شادی کتخدائی بڑے کر و فر کے ساتھ عمل میں آئی۔ اس تقریب میں جناب صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق نے ہر سہ نوشہ ہای موصوفین کے یہ سہرے کہے ؎

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبدالسمیع خان صاحب

کیوں نہ ہو دنگ و تامل ترے سہرے کے لئے
پھول خود لائی ہے بلبل ترے سہرے کے لئے
تجھ سے دولھن ملی نوشہ تری سہرے کے لئے
پھر تو لازم تھا تغافل ترے سہرے کے لئے

چاہئے اور زر و گل ترے سہرے کے لئے
دیکھتے ہی ترے سہرے کے یہ دنیا پہ کھلا
اور دولھن کو تجاہل ترے سہرے کے لئے
ہیں تماشائی جو سہرے کے انہیں لازم ہے

تو جو نوشاہ بنا دہر میں اے عبدالسمیع
زینتیں خلق ہوئیں گل ترے سہرے کے لئے
تا کئے جہاں کتنے کا جب تجھے لکھا ہی نہیں
مول لیں صبر و تحمل ترے سہرے کے لئے

ہیں مبارک یہ جہاں ہوں دو جہاں فرخ ہو — عاشق زار نے یوں گل تری سہرے کے لئے

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ رضاء الدین خان صاحب عرف مجو میاں

مشک و عنبر سے بھی افزوں ہے یہ خوشبو سہرا
گایا جاتا ہے یوہیں شہر میں ہر سو سہرا
ہو مبارک تری شادی تو پھلے اور پھولے
کس تمنا سے ہے تجھ پر رخ نیکو سہرا
ہے بیاہی جو دلہن کا تو چڑھایا سر پر
بنگیا آج نقاب رخ نیکو سہرا
تو حسین خود ہی ہے سہرا ہے کوئی شرط نکاح

بنگیا آج مہک میں ترا گیسو سہرا
یوں ہی اولاد کا سہرا ترے دیکھیں ماں باپ
اور کرجائے جہاں میں تجھے خوشخو سہرا
سہرا تو باندھ لیا گانے سے پرہیز ہے خوش
اسفند ر ہو گیا پیارا تمہیں مجو سہرا
دولہا بد شکل کوئی ہوگا کہ سہرا نکلا
رسم ہی ہو گئی اب کھولدے خوشخو سہرا

آج نوشاہ بنا شکر رضاء الدین خان
آج جس طور سے باندھے ہوئے ہے تو سہرا
جس تکلف سے ہے نوشہ ترے سہرے میں جھلک
فرق اوس سے نہیں کھتا ہے سر پہ سو سہرا
پہلے تو رعب نہیں دیکھنے دیتا تھا جمال
تا چھپائے رہے لوگوں سے وہ بارو سہرا
یار و انتخاب ہر اک کو یہ پسند آتا ہے

تنے لکھا ہے یہ عاشق کوئی بادو سہرا

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد نصیر الدین خان صاحب

بندھا ہے اور بندھا تیرے نصیر الدین خان سہرا
اوٹھا گر بزم شادی میں کسی کا ناگہاں سہرا
فقط اک رسم تھی بے اسکے نادان طعنہ زن ہوتے
جوان قسمت جوان دولت جوان نوشہ جوان سہرا
اقارب شاد ہوں پامال ہوں دشمن جلیں حاسد

نہ ہو کیونکر زمانے کا بھلا پھر جان جان سہرا
لگے ہیں تیرے سہرے میں جواہر اور گل اتنے
وگرنہ تھا حسین دولہا کہاں دولہا کہاں سہرا
رہیں یارب ہمیشہ یہ دولہن دولہا خوش و خرم
کچھ ایسا ہو یہاں سہرا کچھ ایسا ہو وہاں سہرا

زمانہ کو نظر آجائیگا یاں طور کا جلوہ
کہ یہ کھلتا نہیں معدن ہے یا ہے گلستاں سہرا
نہ کیوں ہو بزم رنگیں نہر سے رعنائی [illegible] دل میں
دعا کرتا ہے دولہن [illegible] کہ ہو گویا زباں سہرا
نہیں سہرے کی بو اس میں [illegible] دعوی تھا

یہ تمنے کیا لکھا آغا شق بہادو بیان سہرا

چنانچہ یہ قطعہ تاریخ شادی کتخدائی فرزندان جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب برادر حقیقی حضور پرنور دام اقبالہ حضرت اسد لکھنوی سے یادگار ہے

ہوئی شادی جو اخلاف رئیس فیض گستر کی کہا یہ دوستون نے شادیان ہوئین مبارک ہو پئے تاریخ سال کتخدائی ای اسد تم بھی

قران آفتاب و ماہتاب اچھا ہو اکہدو

بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور مولوی سخاوت حسین خان سابق پیشکار فوجداری سرونج عہدۂ وکالت اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک پر مامور فرمائے گئے

اسی تاریخ مہاراجہ ارجن سنگہ جی برادر رئیس بوندی کے پسر کی برات جو ریاست جیپور گئی تہی بدستور سابق واپس آتی ہوئی صدر ریاست مین

ہو کر گذری اور موضع سونوا مین مقام کیا تین بجے دن کے مہاراجہ ارجن سنگہ جی مع دو معزز جاگیرداران راج بوندی کے حضرت وزیر اعظم بہادر بالقابہ کے

دولتخانہ پر بنا بر ملاقات تشریف لائے حضرت وزارت پناہ نے تا سواری گاڑی استقبال کیا۔ بعد انفراغ کلمات شوقیہ و رسم عطر والائچی وغیرہ بعد پون

گھنٹہ کے مہاراجہ صاحب موصوف رخصت ہوئے حضرت وزارت مآب کی جانب سے تا سواری گاڑی مشایعت فرمائی اور بوجہ ہای ثمیر نیی و دید ہا

فواکہ و سامان رسد حسب دستور سابق قیامگاہ پر پہونچائے گئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ ہجری مطابق چہارم ماہ فروری ۱۸۹۶ء

روز شنبہ جملہ دفاتر و محکمہ جات سرکاری مین بحکم دربار دولتمدار بتقریب ماتم شاہزادہ ہنری مارس آف بیٹن برگ داماد اصغر حضرت ملکہ معظمہ تعطیل دی گئی

اور بزرالطاف بمقتضای جناب دربار کمکہ جات نائبہ گورنر[illegible] رزیڈنسی راجستان و محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک مین بہیجے گئے اسی تاریخ سید

محمد سبیل الدین احمد صاحب [illegible] اکبر جناب فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب پیشگاہ سرکار والا سے عہدہ تحصیلداری لیٹری پرگنہ

سرونج علاقہ ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان مطابق ششم فروری ۱۸۹۶ء صدر یوم پنجشنبہ ساڑہے آٹھ بجے دن کے

نواب آنریبل اسویٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ راجستان اور مسٹر [illegible] صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ دفاتر دار الریاست

مین[illegible]۔ رکنای ریاستہای راجستان انگریزی فوج پلٹن و سواران رسالہ ہمرکاب نہر[illegible] واقع کوتہ پر قیام فرمایا لشکر کا میدان پائین کوچہ

مین قیام مہاوقت تشریف آوری حضور والا مع حضرت وزیر اعظم بالقابہ و دیگر سرداران خاندان نے استقبال کیا اور دوسری روز کو [illegible] تشریف

میں دربار منعقد ہوا [illegible] سرداران خاندان و عزیزان و ملکاران ریاست [illegible] صاحب [illegible] مع ذمت [illegible]

صاحب [illegible] پولیٹکل اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور انور تشریف فرما ہوئے ہنگام ملاقات توپخانہ معلی سے سلامی اتواپ عمل مین آئی بعد انفراغ

کلمات شوقیہ [illegible] صاحبان بہادر رخصت فرمائے قیامگاہ ہوئے اور سلامی حسب دستور سر ہوئی۔ بعد آدہ گھنٹہ کے حضور موفور السرور مع

حضرت [illegible] وزیر اعظم بالقابہ و دیگر اراکین اہل خاندان بنا بر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر کے قیامگاہ پر تشریف لے گئے اور معمولی شوقیہ

گفتگو کے بعد واپس تشریف لائے شبکو ۹ بجے بجانب دربار بدولت مدار جلسہ دعوت صاحبان والاشان عمل مین آئی۔ اس جلسہ خاص مین حضور
والا نے ایک مختصر اسپیچ زبان فیض ترجمان سے دربارۂ اظہار شرکت جلسۂ دعوت بمضمون شکریہ ادا فرمائی چنانچہ نقل اوسکی بجنسہ درج ذیل ہے
آج میرے واسطے نہایت مسرت افزا موقع ہے کہ مین اپنے معزز مہمانونکو اس جلسہ مین شریک دیکھتا ہون اور مسٹر مارٹنڈیل صاحب بہادر
اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بسلسلہ اپنے دورہ کے میری ریاست مین اول مرتبہ تشریف لائے ہین۔ مسٹر مارٹنڈیل صاحب و لیڈی
مارٹنڈیل صاحبہ نے آجکی رات جلسۂ دعوت مین شریک ہوکر مجھے مسرت بخشی ہے۔ اونکا مین تہ دل سے مشکور ہون۔ میرے واسطے
یہ تازہ خوشی کی بات ہے کہ کپتان برس صاحب بہادر جو پہلے میرے زمانۂ نابالغی مین میری ریاست کے پولٹیکل اجنٹ تھے اونکے پسر بھی اسوقت
میرے معزز مہمان کی جماعت مین شامل ہین۔ مین نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہون کہ آپکے اسلاف نے میری ریاست کی سرسبزی
و خوشحالی کی غرض سے اپنے مشورونکا مجھکو مرہون منت بنایا ہے۔ تھوڑا عرصہ گذرتا ہے کہ خاص آپکی جانب سے بھی ایسی ہی مفید
صلاحین اور لطف آمیز مشورے معرفت کپتان ہنک سنیڈ صاحب بہادر سی ای اے پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک کے مجھے
دئے گئے ہین جنکی مین نہایت قدر کرتا ہون اور مین اونکی تکمیل کرونگا جہانتک کہ وہ آسانی کے ساتھ عمل مین آسکین۔ میری آرزو
ہے کہ وقتاً فوقتاً اسی قسم کی امداد مین آپ سے حاصل کرتا رہون۔ میرے معزز دوست مسٹر رابرٹ کراسٹویت صاحب بہادر سابق اجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ نے میری ریاست کی منفعت کی غرض سے پرگنہ چہبڑہ مین ریلوے جاری کرنے اور اس ضرورت سے فیصدی چار روپیہ
سود پر دربار گوالیار سے قرض لینے کی بابت جو مفید تجاویز گورنمنٹ انڈیا کی خدمت مین بھیجی تہین اور گورنمنٹ نے اونکی منظوری فرمائی
اس احسان کو مین کبھی فراموش نہین کرونگا میری ریاست کے صدر مقام کو ریلوے کے سلسلہ سے ملائے جانے کی بابت جو تجویز ہے اوسکی
نسبت مین امید کرتا ہون کہ برٹش گورنمنٹ کی بابرکت حکومت مین جسطرح اکثر دیسی ریاستین ریلوے کے پرفوائد نتائج سے حظ اوٹھا
رہی ہین اب میری ریاست بھی اوس سے محروم نہ رہیگی۔ مین اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہون کہ اس ریاست
کے بانی بندوبست کا اجرا میری حکومت کی تواریخ مین کچھ کم وقعت معاملہ نہین ہے۔ میرے بزرگون کے عہد حکومت مین آراضی
اور رقبہ ریاست کے متعلق کوئی امر واضح طور پر معلوم نہ تہا۔ اس بندوبست نے ہر بات کو اوس تاریکی سے نکالکر صاف روشن تشریف
مین اپنے تمام یورپین احباب کا مشکور ہون جنہون نے اس انتظام کی تکمیل مین مجھے پوری مدد دی ہے۔ گو بندوبست نے بحالی مالگزاری
سابق کی کسیقدر کمی کے درجہ پر ہے لیکن مین جانتا ہون کہ اس بندوبست کی موجودہ تجویزین آخرکار ریاست کے لئے بہت
مفید ثابت ہونگی۔ مین اپنی مختصر تقریر کو اب اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ اللہ تعالی ہمیشہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کا حامی ہو اور ہر دو صاحبان

سایہ عرصۂ دراز تک ہمپر قائم رکھے اور اونکی عمر مین برکت دے اور ہمکو اونکی اطاعت اور فرمانبرداری اور رضامندی کے وسائل حاصل کرنے مین ہمیشہ سرگرم و مستعد رکھے۔ آخر مین میری آرزو ہے کہ میرے معزز مہمانان مسٹر مارٹنڈیل صاحب بہادر و لیڈی صاحبہ کا جام صحت نوش کرکے اس جلسہ کی مسرت کو دوبالا کیا جائے۔ بعد الفراغ طعام آتش بازی چھوڑی گئی اور مین باجے نے سلامی ادا کی دس بجے پر جلسہ برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و دوم ماہ شعبان المعظم مطابق ہفتم ماہ فروری سنہ صدر اسکول صدر و شفاخانہ دوا اثر شفاخانہ و جیل خانہ سلح خانہ و کتب خانہ بمعیت حضرت وزارت مآب بالقابہ ملاحظہ فرمایا ایک بجے جناب نائب صاحب بہادر سے اور دو بجے حضور انور دام اقبالہ سے تخلیہ کی ملاقات ہوئی چار بجے ممبران کونسل و بعض سرداران ریاست ملاقی ہوئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ شعبان المعظم مطابق ہشتم ماہ فروری سنہ صدر یوم شنبہ سات بجے دن کے صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے رسم مشایعت ادا فرمائی۔ اور شلک اتواپ سلامی حسب معمول عمل مین آئی۔ منجانب دربار و سرداران سرکار برسم مشایعت بھیجے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری سنہ صدر مسٹر ٹکر صاحب بہادر راجنٹ ہاڑوتی و ٹونک بتقریب دورہ موضع سونواعلاقہ ریاست ٹونک مین تشریف لائے۔ اسی تاریخ معتمد راجہ ارجن سنگھ رئیس بوندی کو خلعت بدین تفصیل دیا گیا۔ تفصیل خلعت یہ ہے۔

معتمد			چوبدار		صدر
دوشالہ یک	سیلہ یک	دستار یک	سیلہ بنارسی یک	دستار یک	

بتاریخ دوازدہم ماہ فروری سنہ صدر نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام اقبالہ حج بیت اللہ شریف سے فائز دارالریاست ہوئین۔ اسی تاریخ بروز چہارشنبہ عقد نکاح محمد گوہر علیخان خلف محمد حسن علیخان مرحوم جاگیردار بمبت گدھ و پرگنہ چھبڑہ علاقہ ریاست ٹونک با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب بمعرض وقوع آیا۔ اسی تاریخ اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کی والدہ صاحبہ نے اس دار ناپائدار سے انتقال کیا۔ بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۳ سنہ ہجری مطابق ہیجدہم ماہ فروری سنہ ۱۸۹۶ع روز شنبہ آٹھ بجے دن کے مسٹر ٹکر صاحب بہادر راجنٹ ہاڑوتی و ٹونک دورہ دیہات تحصیل جات ٹونک سے فراغت حاصل کرکے فائز دارالریاست ہوئے بسبب امتناع صاحب بہادر موصوف توپونکی سلامی سرنہوئی۔ اسی ایام جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خان عرف آغا میر خلف صاحبزادہ عبد الحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور انور دام اقبالہ کو خطاب خانصاحب بہادر دلیر جنگ سے بمعرض ظہور آئی چنانچہ تاریخ حضرت احمد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے یادگار ہے

رب	فرزند رئیس فیض بنیاد	برنوشۂ والدش مبارک	باشد بطفیل نون والصاد

گفتم است از برای تاریخ — فرخندہ و شاد دائما باد ١٣ ١٣

چونکہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب آئین اہل ہند سہرا نہین باندہا تہا چنانچہ صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق نے یہ سہرا ہی بطرز نو کہا ہے

رسم کفار تہی آغا نے نہ باندہا سہرا
ورنہ بیکار تہا بے لطف تہا بیجا سہرا
یا یہ ہوگا کہ نظر دولہہ کی ہوگی ہر بانک
اسمین دو وجہہ ہین دونونکو ہی زیبا سہرا
یہی باعث ہون تو دولہہ ہوان عیبون سے پاک
نوشہ کو تاکتی ہین انکا ہی پردا سہرا
نام رکہتی ہین کہ پنہان ہے تری ناموری
ہے مبارک تری شادی کہ نہ آیا سہرا

جبکہ ہو عقد ہی فاسد تو کہانکا سہرا
یا یہ ہوگا کوئی بدشکل سا دولہہ ہوگا
غیر کو دیکہہ نہ لے اس لئے نکلا سہرا
یا تو دیکہا ہے جسے اوسکو ہو رنج کہین
پہر برا کیا ہے جو اوس نے نہین باندہا سہرا
وہ تجہے نام دہرین گر تو قباحت کیا ہے
یا گلو زر ہین جسے کہتے ہین سہرا سہرا
حق نہ رہ جائے دولہن کا کوئی کرکے یہ نظر

ہو نہو چند سبب سہرے کی ایجاد کے ہون
اوسکی بدروئی چہپانے کو ہو باندہا سہرا
منع جو دیکہنے سے اور کے آئے موجد
یا دولہن سے کوئی اچہا ہو تو کسکا سہرا
سو نہین اس لئے سہرے کی ہین کرتی تاکید
ہم مین تو پہلا ہی جس نے نہین باندہا سہرا
غیر حق جو ہو کبہی اوس سے سروکار نہ رکہہ
تا وہ تابع رہے عاشق نے یہ لکہا سہرا

بتاریخ بست و پنجم ماہ فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے سلح خانہ سرکاری کو معائنہ کیا اور نظر باغ مین آکر حضور انور سے ملاقات کی نائب صاحب ہمراہ تہے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر علیگدہ علاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے وہان سے بنا بر شکار موضع کرواڑیہ گئے مگر کچہہ شکار نہوا اسی تاریخ سرکار والا علیگدہ تشریف لے گئے سلامی انتواپ سر ہوئی پہر حضور والا وہان سے رونق افروز کرواڑیہ ہوئے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ ہمراہ تہین اور صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب و صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب و صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب ہمرکاب تہے بعد فراغت نماز ظہر سرکار شکار کو تشریف لے گئے کچہہ شکار نہوا پہر صاحب اجنٹ بہادر کو لیکر حضور والا کرواڑیہ کے پہاڑ پر گئے ہانکہ شروع ہوا ایک نیل نکلا وہ شکار ہوا اور کچہہ نہ ملا قریب مغرب دربار مع صاحب اجنٹ بہادر واپس تشریف لائے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری سنہ صدر حضور انور مع صاحب اجنٹ بہادر شکار کو گئے اور چورکہال کا ہانکہ ہوا ایک شیرنی جنگلی ماری گئی شام کو صاحب اجنٹ بہادر و حضور انور خیام گاہ پر تشریف لائے اور اسی تاریخ بخشی الملک بہادر ٹونک سے آکر شریک لشکر ہوئے بتاریخ بست و نہم ماہ فروری سنہ صدر صاحب بہادر مع صاحب دیگر نا معلوم الاسم دربار کی ملاقات کو آئے عطر و پان ہوا پہر ہردو صاحبان

موصوف بجانب اندرگڈھ روانہ ہوئے اور اسی تاریخ دربار دلتدار کرواویہ سے علیگڈھ واپس تشریف لائے شام کو آرام فرمایا علی الصباح روانہ ہوکر مع الخیر ٹونک مین داخل ہوئے۔ اسی تاریخ معتمد پٹیالہ مع چارکس مفصلہ ذیل بنابر تعزیت نواب محمد علیخان صاحب بہادر آئے منجانب حضور ایک چوبدار مع کالکہ پاس پہ لینے کو گیا وہان سے آکر ڈاک بنگلہ پر ٹھہرائے گئے حسب تفصیل ذیل آدمی ہمراہ معتمد تھے۔ محمد حنیف خان عزیز معتمد۔ طالب حسین عزیز۔ ہدایت حسین عزیز۔ چھجو چوبدار۔ پیربخش ملازم معتمد۔ معتمد کیواسطے سب سامان ضروری کا انتظام ہوا کھانا باورچی خانہ سے بھیجا گیا چندی حسب شرشتہ جاری ہوئی اور چونکہ چوبدار ہندو تھا ایک سیر شیرینی مقرر کی گئی بعدازان ہمراہیان معتمد سے دو عزیز واپس گئے معتمد نے سرکار والا مین حاضر ہوکر خریطہ پیش کیا معتمد مذکور کو خلعت رخصتانہ نہین دیا گیا صرف کرایہ از ٹونک تا جیپور دیا گیا۔ بتاریخ یکم مارچ سنہ ۱۸۹۶ء حافظ حسین صاحب عرب بغدادی کہ خاندان حضرت غوث صمدانی قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہین اور حضرت سجادہ نشین صاحب مزار رحمت بار حضرت غوث ابرار کے حقیقی ماموں ہین فائز دارالریاست ہوئے۔ منجانب ریاست انکی فرودگاہ اور طعام اور دیگر تواضع کا اہتمام پورا پورا کیا گیا اور بتاریخ ہفتم مارچ تاجدار بیگم صاحبہ ہمشیرہ نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ محل دوم سرکار دارالریاست رامپور سے داخل ٹونک ہوئین اور اپنی بہن کے پاس ٹھہرین اور چندی سرکار سے حسب معمول مقرر ہوئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور سنہ صدر کپتان حافظ سید محمد صاحب ناظم پرگنہ سرونج بجانب ملازمت گاہ روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور حافظ سید حسین بغدادی سرکار سے رخصت ہوئے جانبدا اہل عرب سے چارسو روپیہ رخصتانہ دیا گیا۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور سات بجے دن کے بندگان حضور پرنور دام اقبالہ بنابر سیر و شکار موضع سندڑہ کی بہیر مین مع حضرت وزیر اعظم امیر مکرم بالقابہ و جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ مع جوانان اردلی خاص تشریف فرما ہوئے یہ موضع ریاست سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ بتاریخ سی ام ماہ مذکور سنہ مذکور حضور پرنور السرور نہضت فرمائے ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ سوم ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبدالتواب خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خانصاحب بہادر صفدر جنگ کی دختر نیک اختر صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خانصاحب رآقی ماموں نوشہ سے بصد حسن اختتام بعرصہ ظہور آئی اس جلسہ مین حضور انور بھی رونق افروز تھے۔ بتاریخ چہارم ماہ مذکور مسٹر مگر صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز دارالریاست ہوئے حسب دستور سلامی سر ہوئی پیشوائی نہین ہوئی۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بالقابہ و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ صاحب اجنٹ بہادر کی ملاقات کو بنگلہ پر تشریف لے گئے

بتاریخ ششم ماہ مذکور سیٹھ ہیرل ساہو امیدوار وارد ٹونک ہوئے سید احمد نائب بخشی الملک مع دس سوار صاحبزادہ محمد اسحاق خان
صاحب بہادر کے باغ تک گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد یوسف علیخان خلف صاحبزادہ
محمد یعقوب علی خان ابن قلعدار مرحوم کی دختر فرخندہ بیگم صاحبزادہ عبدالعلیخان عم نوشہ سے بعد زیب وزینت بعرض ظہور آئی
بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ محمد عبدالعلیخان با دختر نیک اختر جناب
صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ بہزار تزک واحتشام منعقد ہوئی اس تقریب فرحت قریب میں حضور معدلت
گستر رونق افروز ہوئے۔ اسی تاریخ سیٹھ ہیرل سرکار میں سلام کو آئے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ نذر کئے اور بہاگ مل نے
کچھ نذر نہیں کیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ میں آئے اور رنگین کوٹھی میں حسب
دستور ملاقات ہوئی۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور تاجدار بیگم صاحبہ رخصت ہوئیں سرکار سے مفصلہ ذیل خلعت دیا گیا۔ پارچہ
نقد۔ اسی ایام میں پیشگاہ دربار دولتدار سے جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب
مرحوم ناظم پرگنہ چھبڑا و علاقہ ریاست ٹونک۔ خطاب (مفخر الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ) سے معزز و مفتخر فرمائے گئے
بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور سنہ صدر سیٹھ ہیرل روانہ جیپور ہوئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے جیل و
شفاخانہ کو معائنہ فرمایا اور حضور والا سے صاحب اجنٹ بہادر نے پانچ بجے دن کے عیدگاہ باغ میں ملاقات کی۔ اور بتاریخ
بست و ہفتم صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک دارالریاست سے بجانب چھاونی دیولی روانہ ہوئے۔ انواب سلامی
سر ہوئیں۔ اسی تاریخ مولوی سخاوت حسین خان وکیل حاضر باش اجنسی ہاڑوتی و ٹونک بجانب چھاونی دیولی روانہ ہوئے۔ بتاریخ
یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۶ء مسٹر مکر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوتی و ٹونک چھاؤنی دیولی سے بحصول رخصت سہ ماہ بجانب ولایت خود
تشریف فرما ہوئے صاحب بہادر موصوف کی انچارجی میجر بیل صاحب بہادر کمانڈنگ ارریگولر فورس کرینگے۔ بتاریخ بست و ششم
ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق دہم ماہ مئی سنہ ۱۸۹۶ء سید محمد حسین صاحب بسمل کو سرکار والا سے خطاب مفصلہ ذیل عطا ہوا در شعر و سخن
میں حضور انور نے سید صاحب موصوف سے مشورہ لیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔

سیادت و شرافت انتساب فضائل و شرائف مآب سید محمد حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ بوادید
حسن لیاقت و سخن گوئی تمہاری کے حضور یا بدولت شعر و سخن میں تم سے مشورہ فرماتے ہیں لہذا از راہ مزید مراحم و تفضلات و بنظر
قدر افزائی و توجہات بخطاب (ملک الشعراء لسان الملک) تمکو معزز و ممتاز فرمایا جاتا ہے۔ چاہیے کہ پروانہ ہذا کو سنداً اپنے پاس رکھو فقط

مرحوم ۱ مئی ۱۸۹۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۱۳ ہجری بموجب حکم حضور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست ووائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک بقلم کرپا نراین روزنامچہ نویس دفتر دار الانشا بتاریخ یازدہم ماہ مئی سنہ مذکور صاحبزادہ محمد ادریس خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد ایوبخان صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل کی شادی کتخدائی بادختر صاحبزادہ یعقوب علیخان صاحب قلعدار عمدہ واہتمام اور امیرانہ شکوہ سے عمل مین آئی جانبین سے تمام مراسم متعلق تقریبات پوری کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی سے عمل مین آئی۔ بندگان حضور انور دام اقبالہ بھی رونق افروز تھے تقریب مذکور عمدہ دلچسپی اور حسن خوبی کے ساتھ اختتام کو پہونچی اس تقریب فرحت ترتیب مین مولف نے حسب فرمائش بنا بر تحفظ ارباب نشاطیہ سہرا کہا ہے

ایسا دیکھا ہے کسی نے کہین اچھا سہرا
میری نظرون مین سبے کا یہ سمایا سہرا
دیکھنے والے بھی کہتے ہین کہ ماشاءاللہ
بانکی مالن نے عجب گوندھا ہی بانکا سہرا
کیون کھلے غنچہ خاطر نہ ہوا خواہون کا
اہل محفل کی نظر مین یہ سمایا سہرا
ہیرے مونگے ہین جڑے لعل زمرد مین بہت
کیسا پیارا مرا بنڑا ہے پیارا سہرا

رشک خورشید ہی بنڑے کا مرا یا سہرا
رنگ محفل کو دکھا کر نہ لبھائے کیونکر
دولھا ایسا نہین دیکھا ہے نہ ایسا سہرا
دل ہی فرہاد مرا حسن اگر ہے شیرین
خندہ پیشانی ہے نوشہ تو شگفتا سہرا
دیکھکر اسپہ درودین نہ پڑہین کیون بنڑے
زر و یاقوت و گہر سے ہی بنا یا سہرا
دیکھکر اوسکو نہ حیران ہون کیونکر آنکھین

جسطرف آنکھ اوٹھائی نظر آیا سہرا
ہے رنگیلا مرا بنڑا تو رنگیلا سہرا
بانکپن کیون نہ دکھائے یہ جہان کو اپنا
قیس مجنون ہی اگر دل تو ہی لیلی سہرا
اپنے جامے مین نہین پہولا سماتا ہے آج
جلوہ حسن خداداد ہے تیرا سہرا
دیکھنا دولھا ہے کس شان سے ادریس بنا
صورت آئنہ ہی صاف سراپا سہرا

آبرو خوش رہین دنیا مین دلہن اور دولھا ‖ تاریخ ماہ منور پہ ہے بالا سہرا

ظرافت بہ سمدہن

جب سادگی پہ بھولی مری آتی ہی سمدہن
لو اور سنو غیرون سے لگواتی ہی سمدہن
لتے ترے لے ڈالیگا سمدہی ابھی مہ مین
یہ جذبہ دل ہی کہ چلی آتی ہے سمدہن

اوس بات مین سمدہی سے بہی شرماتی ہی سمدہن
ٹھمری کوئی آواز رسیلی سے سنا دے
کیون کپڑے یہ غیرون سے تو پہڑواتی ہی سمدہن
سمدہی کو نہین دیکھتی ہے آنکھ اوٹھا کر

ہم پان لگائین تو کرے غصہ سے منہ لال
سمدھی سے بہلا آگ عبث لاتی ہی سمدہن
منت سے نہین آئی منانے سے نہین آئی
چھیڑا اور رون سے بیواسطہ کرواتی ہی سمدہن

رکھدینگے کوئی ہم بہی کہ ہین نام کے استاد ‖ کیون نام نہین اور رون سے رکھواتی ہی سمدہن

ایضاً

تم تو ساتون ہی سنگار آج کراؤ سمدہن
شرم کی بات ہو کیا آنکھ ملاؤ سمدہن
سکا تم سے نہ لگایا ہے تو اب لگوالو

اپنے سمدہی کو ذرا روپ دکہاؤ سمدہن
چوٹی کرواکے ذرا مانگ مین صندل بہی بہرو
ناچ اور گاکے ذرا بہاؤ بتاؤ سمدہن
آج وہ باپ کے دولہے کے کراؤ سمدہن

دیکھو پاس آکے مرے ہار گلے ڈلوا دو
تم نہ بہرجانو تو سمدہی سے بہراؤ سمدہن
جو بڑا کار ہو دشوار بقول اوستاد

اور انہین دنون مین صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب کی بہو صاحبہ جنکے شوہر نے پہلے ہی دار فانی سے رحلت فرمائی تہی انتقال کیا مراسم تعزیت خاص طور پر عمل مین لائے گئے۔ بتاریخ بستم ماہ مئی ۱۸۹۶ء سنہ صدر چار بجے دن کے بتقریب جشن جوبلی ایک عالیشان دربار حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا ترتیب دیا گیا۔ اس دربار مین سرداران خاندان اور معزز اہلکاران ریاست شریک تہے بندگان حضور انور دام اقبالہ کے رونق افروز ہوتے پر صاحبان دربار تعظیم کو کہڑے ہوگئے۔ منشی فضیل حق صاحب میر منشی ریاست نے ایک طویل اسپیچ پڑہا حضور انور دام اقبالہ باواز بلند پڑہی جسمین مراتب سپاس و شکر گزاری و انعقاد دربار برٹش گورنمنٹ و اظہار مزید خوشنودی بانعقاد دربار جشن موصوفہ بیان کئے گئے ختم اسپیچ پر تواپ جشن سر کی گئین باجہ بجتا رہا عطر و پان اہل دربار کو ہوا دفاتر ریاست مین تعطیل دی گئی چہہ قیدی رہا کئے گئے مساکین اور محتاجونکو کہانا کہلایا گیا۔ پہر دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر جناب نائب الریاست صاحب بہادر بموقع تعطیل عید الضحیٰ برای شکار بموضع آملی علاقہ علیگڈہ و پرگنہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر بابو دامودر داس مہتمم خزینہ و سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعمیرات بحصول رخصت اپنے وطن مالوفہ کو گئے۔ بتاریخ یکم ماہ جون ۱۸۹۶ء کو جناب نواب محمد حامد علیخانصاحب بہادر والی رامپور کو ریاست کے اختیارات پورے پورے بجانب گورنمنٹ ملکہ معظمہ قیصر ہند دئے گئے بتاریخ دوم ماہ مذکور سنہ صدر ایک بڑا دربار باجتماع جمیع ارکین ریاست منعقد ہوا ہنگام دربار قبل ازین کہ حاضرین دربار نذرین پیش کرین نواب صاحب بہادر موصوف نے اسپیچ کہڑے ہوکر ارشاد فرمائی۔ ای حاضرین دربار مجہے سات برس سے جسوقت کا انتظار تہا الحمد للہ کہ وہ وقت آپہونچا گورنمنٹ نے مجہے کامل اختیارات عطا فرمائے کونسل ٹوٹ گئی مین جانتا ہون کہ شکست کونسل سے میری رعایا مجہہ سے بہی زیادہ خوش ہے مین ہمیشہ رعایا کی ترقی اور بہبودی مدنظر رکہونگا۔ نواب اسحاق خانصاحب بہادر کو جو ایک خاندانی معزز برٹش گورنمنٹ کے اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار ہین اور میرے بزرگون کے دوستانہ تعلقات انکے بزرگون سے پچاس برس کے عرصہ سے ہین مین اپنا مدار المہام مقرر کرتا ہون اسوقت جتنے بڑے عہدے ہین وہ بیشتر اہل شہر کو دئے اور آئندہ بہی مجہے ہر طرح سے

انکا خیال رہیگا۔ اسکے بعد جملہ حاضرین دربار نے پیشگاہ رئیس موصوف مین نذرین پیش کین۔ اتواپ سلامی سر ہوئین۔ غرض جو سامان جس کا چاہئے وہ سب مہیا اور موجود تہا یہ جلسہ ساڑہے سات بجے سے ساڑہے آٹہہ بجے تک رہا بعدازان دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ چہارم ماہ جون سنہ حال حضرت نائب الریاست صاحب بہادر بالقابہ موضع آملی سے داخل ریاست ہذا ہوئے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب خلف اکبر حضور انور دام اقبالہ و مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل بہی اس موقع پر شریک شکار تہے ایک تیندوا اور سانبہر اور ہرن جناب نائب الریاست صاحب بہادر نے خاص اپنی بندوق سے شکار کئے اور دوسرے صاحبون نے بہی جانور شکار کئے۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سنہ صدر یوم جمعہ پانچ بجے دن کے جشن سالگرہ بندگان رفیع منزلت حضور لامع النور دام اقبالہ غایت تکلف اور زیبائی سے ترتیب دیا گیا اس جشن عالی مین سرداران خاندان و معززان و اہل کاران و جاگیرداران مدعو تہے لباس زعفرانی و گلابی وغیرہ حسنار سرکاری جلسہ کے زیب تن تہا دیوانخانہ خاص مین یہ دربار ترتیب دیا گیا۔ رقص و سرود مین باجہ مع کمپنی پلٹن کے آراستگی موقع بموقع تہی نذرین حضوری اہل دربار کی جانب سے پیش ہوئین توپین خوشی کی بیرون دروازۂ قلعۂ معلی سر ہوئین طعام پر تکلف کہلایا گیا آتش بازی چہوڑی گئی شب کے ایک بجے تک یہ جلسہ نہایت فرحت و انبساط کے ساتہہ رہا ایک روز کی تعطیل اہل دفتر کو دی گئی ہجوم تماشائیان بکثرت تہا مولف نے اس تقریب مین قصیدہ پیش کیا

در بہاران نہ ہمین خندۂ گل شور فزاست
گرد از سرو قسم مصرع موزون چپ و راست
آب بر کاغذ ابری خط گلزار نوشت
سرخ و زرد آنکہ بہ پیمانہ نماید پیداست
خواستم نقش امیدی بچمن بنشانم
گویم از نکہت پیراہن یوسف برخاست
نام او نقش نگین مہ و خورشید بود
سایۂ مرحمت او بجہان ظل ہماست
ہست در شعر تخلص چو فلیلش آرے
خضر دریوزہ کند از رشحۂ کلک بجاست

بلبلان را بچمن غنچہ نمکدان نواست
مائل باغ و بہارست کدامی ساقی
شفق سوسنی و یاسمنی ارض و سماست
خواب راحت بشب زلف گلی کردیم
تا کہ از راہ ہوس بوی بہاران برخاست
والی ٹونک کہ بود دست رعیت پرور
گر شود حلقۂ انگشتریش افلاک سزاست
دل صافش کند از آئینہ زائل حیرت
فیضش از دیدۂ صاحب نظران پردہ کشاست
نیست در فن سخن ہیچکس استاد چو او

کاغذ فاختۂ یافت بہاران بہ چمن
نرگس از دو جنن چشم بجاش شہلاست
فرق در عاشق و معشوق بود یکرنگی
کہ سحرگاہ باہنگ چمن نخلہ ساست
مژدۂ بندگی کرد سخن را سر سبز
زان سزاوار با افسر و اورنگ ولواست
بحر و کان چشم بدریوزۂ او دوختہ اند
ہچو من طوطی تصویر ز عکسش گویاست
زندگی بخش سخن آب حیات معنی
گر کند جز وکشی ناطقۂ پیشش برجاست

زیر یک پیرهن اعجاز لب او چو مسیح
هست ابروش بفرمان الٰهی طغراست
بسکه پیچیدگی زلف سخن میداند
زین سبب موقلمش صورت اندیشه نماست
از گریبان اگر باد سحر بوے برد
آبروے بلبل کلکم ست نم بدعاست

میتواند که زند نقش نشست و برخاست
سعی نیست که پابوسی شعرش بکند
ناخن سایه فکرش بیقین عقده کشاست
چه عجب مطلع خورشید فتد از نظرش
دامن یاسمن دل شده وار نجه رهاست
موجب روشنی مردم احباب بود

مو بمو معنی باریک بود پیوسته
میتوان گفت که سرکوب خیال شعراست
فکر سر رشتهٔ نازک سخنی داو بدست
طبع او بسکه در اندیشه طرازی بالاست
سایه اش بر سر اقبال سلامت باشد
آنچه در مد نظر کوری چشم اعداست

بتاریخ دوم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء صاحبزادہ محمد رضا الدین خان خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ نے کہ ایک عرصہ سے بعارضہ ضعف معدہ وغیرہ علیل تھے اب تھوڑی مدت سے بنا بر تبدیل آب وہوا و علاج بمقام کانپور گئے تھے انتقال کیا۔ بتاریخ بست ویکم ماہ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق سوم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء فرمان عالیشان حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بوساطت خریطہ محکمہ اجنٹی ہاڑوتی و ٹونک باظہار خوشنودی و شکرگزاری بوصول دربار ولتمدار ہوا اوسکی نقل بجنسہ بنابر معائنہ ناظرین باتمکین درج کیجاتی ہے۔

افسوس ہزار افسوس کہ ایک ایسی نوبت بار دیگر پیش آئی کہ جسکے باعث ہم اپنے خیرخواہ صداقت شعار رعایا کے حق وسچی ہمدردی اور غمخواری خواہون نے ایسی دلگداز مصیبت کی تقریب پر جو ہم اور ہماری دختر عزیزہ حضرت شاہزادی معظمہ شاہزادی پرنس لیڈی آف مارگ پر طاری ہوئی ہے ظاہر کی اوسکی شکرگزاری کرتے ہین فی الحقیقت ہم اس نئے بحر مصیبت مین گویا غرق ہو گئے ہین ازبسکہ ہمارے لئے یہ بلا دوگانہ ہے اول آنکہ دانا وعزیز و محبوب قوۃ الاعضا و راحت القلوب فوت ہو گیا ہے جسکے پرتو رخ سفید کی تجلی ہمارے گھر کے لئے آفتاب کی کرنونکا کام دیتی تھی دوم یہ کہ ہماری لخت لخت شاہزادی موصی الیہا اپنے شریف و معزز جان نثار و محبت وثار شوہر سے مفارقت نصیب ہوئی کہ اون دونون مین اتفاق یگانگی و رابطہ محبت و یکجہتی اسقدر مضبوط و مستحکم تہا کہ ایک جان دو قالب کہا جائے جب ہم اس قصہ پر درد کو دیکھتے ہین اور اوس دختر عزیزہ کے غنچہ مراد کو باد خزان تفرقہ سے سوختہ و پژمردہ پاتے ہین حالانکہ وہ دختر عزیزہ ہماری نظرون سے کبھی جدا نہین ہوئی سچ تو یہ ہے کہ یہ بلای بیدرمان بلکہ حادثہ مالایطاق نظر آتا ہے لیکن وہ ہمدردی عام و غمخواری خواص و عوام جو کافہ رعایا و طائفہ برایا چہ وضیع چہ شریف ایسی رقت قلبی خلوص دلی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین۔ ہمارے اور ہماری دختر عزیزہ کے دل مین اسقدر موثر ہوئی ہے کہ ہم دونون کے لئے تائید و تقویت بلکہ تسلی و تشفی کا باعث کلی ہوئی ہے ہم یہ خواہش رکھتے ہین کہ ہم اون ساری خورش خدمتون کے عوض مین اپنی پوری رضامندی و خوشنودی کا اظہار کرین جس کے علاوہ

یہ بھی خواہش ہے کہ اوس عزیز و شجاع شاہزادہ کے حق مین جو ہماری رعایا نے تعریف و تحسین کی ہے ازین رو کہ اولین مردانہ وار اپنے وطن و ہموطنین پر جان نثار کی اوسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرین۔ الحق کہ ہماری دختر عزیزہ بانرہ وی رضاؤ تحمل تسلیم و توکل ایسی نظیر ہے کہ جسکی تقلید کرنی سب پر فرض ہے فقط وکٹوریا۔ بفضل خدا ملکہ معظمہ قیصرہ ہند۔

بتاریخ پنجم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء جناب افضل الامرا منتظم الملک صاحبزادہ حافظ عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ ناظم محکمہ گیرائی و فوجداری کانپور سے بعد تجہیز و تکفین اپنے لخت جگر صاحبزادہ رضا الدین خان کے فائز دار الریاست ہوئے جملہ اعزہ و اقربا سرداران اہل خاندان و معززان ریاست برسم تعزیت صاحبزادہ صاحب موصوف کی کوٹھی پر جمع ہوئے اور بصد سرگرمی و ہمدردی مراسم عزاداری عمل مین آئی۔ اسی تاریخ غلام علی پہلوان عرف غلام مع شاگردانِ خود داخل دار الریاست ہوا۔ پندرہ روز قیام پذیر رہکر واپس گیا۔ دربار سے خلعت پارچہ و زر نقد عطا ہوا۔

بزم خلیل

بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق بست و چہارم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء روز دوشنبہ حسب الحکم حضور پرنور معدلت نشور رونق بخش نزدیک و دور بندگان عالی متعالی مسیحا دم خضر شیم انجم حشم قمر خدم اریکہ آرائے دولت و اقبال مہر سپہر جاہ و اجلال کاؤس کوس فریدون فر سکندر در منوچہر چہر سیاوش وش مؤید تہمتن تن سردار زمن آفتاب آسمان امارت و سروری اختر برج جلالت و برتری ابو النصر المؤید من عند اللہ نواب فلک بارگاہ سمی خلیل اللہ حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ و نوالہ۔ یہ مصرع طرح دیا گیا۔ (نہین منظور لب یار کو صحت میری) بزم مشاعرہ بمکان جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر شہر ر بوقت نو بجے شب کے منعقد ہوئی فی الحقیقت اس ریاست مین محفل مشاعرہ اسقدر دھوم دھام سے آجتک نہین ہوئی۔ جملہ شعرائے نامی گرامی شریک جلسۂ صحبت ہین اپنا اپنا رنگ سخن دکھا رہے ہین

اول ہر ایک شاعر کے حال کی کیفیت اوس کے بعد صورت کی وجاہت من بعد نتیجہ طبع کی حالت درج ہی۔ ابتدا مین کلام طرحی و غیر طرحی اہل خاندان و غزلہای غیر طرحی شعرای سحر بیان عالی قدر مراتب اس غرض سے درج تذکرہ ہین کہ غزلہای مطروحہ کا سلسلہ علاوہ اہل خاندان کے جو آخر مین بلقید حروف تہجی قرار دیا گیا ہی منقطع نہو مصداق ہو الاول ہو الآخر کوئی صاحب تقدیم و تاخیر کا خیال نہ فرمائین اور جس شاعر نامور کی تصویر دستیاب نہوئی اوسکے حال اور کلام پر اکتفا کی گئی۔

خلیل۔ ناثر و ناظم بیعدیل حضور لامع النور رونق بخش نزدیک و دور بقدر بقدرت فلک رفعت فریدون فر سکندر در کیکاؤس کوس خلیل کعبۂ دل برجیس منزل جناب مستطاب معلی القاب علی حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فرمانروائے دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک خلد اللہ ملکہ و دولتہ حضور پرنور کا سال میلاد ۱۲۶۵ھ ہجری ماہ ذی الحجہ ۲۲ تاریخ روز پنجشنبہ وقت عصر ہے چنانچہ تاریخ ولادت۔ خدا ترس۔ سے برآمد ہوتی ہے ۱۲۶۵ھ ۱۲۸۴ھ ہجری مین جبکہ سن شریف اٹھارہ سال کا تھا بحین حیات والد خود مسند نشین ریاست ہوسے چنانچہ یہ قطعۂ تاریخ مسند نشینی ہے ؎

شد امین الدولہ بیش از الدرین سند نشین	تا ابد قائم بدارش سندش رب العباد
از سر و تاریخ سالش این دعائیہ بگفت	صاحب ارشاد ابراہیم عادل شاہ باد

اور (صدر نشین دولت و اقبال) سے بھی تاریخ مسند نشینی برآمد ہوتی ہے۔ حضور والا نے روز مسند نشینی سے آجتک وہ وہ کار نمایان بنا بر رفاہ عام و انتفاع عوام جاری فرمائے کہ زبان زد ہر دیار و امصار ہین آپ کے اوصاف حمیدہ و صفات پسندیدہ مین دست تحریر زبان تقریر بیکار ہین حضور ممدوح المدح کی طبیعت خوش طبیعت مضامین اعلیٰ کے لئے حاضر اور اصناف سخن پر قادر ہے ہر زبان مین کلام فرماتے ہین حضور والا کے تین دیوان ہین ایک مین غزلہای حمد باری تعالیٰ عز اسمہ درج ہین دوسرے مین غزلہا نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہین۔ تیسرے مین غزلہا عاشقانہ تسطیر ہین مولف نے حسب الحکم حضور پر نور ہر ایک دیوان کو ردیف وار مجلد اجلد الگ الگ کر مرتب کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ کلام حضور عنقریب خاص بزیر انطباع مزین ہو کر شائع عام ہوگا یہان ہر زبان کا کچھ کلام منتخب نمونہ از خروارے درج تذکرہ ہے علاوہ کلام الملوک ملوک الکلام کے کلام بلیغ و فصیح فرمانا حضور والا ہی کا حصہ ہے حضور انور کا کلام نذر اہل بصیرت ہے اور حسن خداداد کی یہ صورت ہے۔ غزل حمد باری۔

یا من بعینیک لا تخفی۔ تو کریم و منت ممنون کرم	سنتا ہے تو ہی بندونکی دعا۔ رکھتا ہے تو ہی ہم سب کا بھرم
یا رب بنا اللہ بنا ضاقت۔ ایہم را امید اشفاقت	جز تیرے کسی مین نہین طاقت۔ جو گھٹائے سخن جو بڑھائے الم

یا من بہ ابتدأنا آذرنی ۔ رحم مجھے بنا رکھے ہما
مل من احلنی ہتک سترت ۔ کرکند از بار گناہ سبک
یا غوث عبیدک یا مولی ۔ ہست از ہمہ مرضی تو اولی
اصرف عنا کل الضیق ۔ اے خالق جان واسع لقبی
انت الحی انت المغنی ۔ تو ہی مالک و قادر لم یزلی
الطف بعبادک یا ربی ۔ مجھے ہر اسامی ربی

کہیں کس سے غم دل تیرے سوا کہ خدا ہے تو ہی ترے بندے ہیں ہم
تری جانب جاتے ہیں سر جھک جھک تو اوتار دے بار غموم و الم
دریائے نجات میں وہ رولا جو بہادے یہ دفتر جرم اکدم
دینے کو نہیں ترے گھر میں کمی تو ہے صاحب جود و فیوض و نعم
تو جلائے جسے وہ مرے نہ کبھی نہ جلائے تو جی نہ سکے اکرم
محتاج کرم دنیا ہے تری دنیا ہے تری محتاج کرم

مشتی یا رب و لا تحرم ۔ افضل بحق ابو القاسم
بندہ ہیں خلیل ہوں تو حاکم مجھے کردے مسافر راہ حرم

جلوہ اوسی کا جلوہ نمائی اوسی کی ہے
سب کچھ وہی ہے سب میں سمائی اوسی کی ہے
مالک وہی ہے سبکا اوسے اختیار ہے
رنگت ہر ایک پہول میں پائی اوسی کی ہے
مشکل میں نام یاد جو آیا اوسی کا ہے
شاہی سے بڑھ کے شان گدائی اوسی کی ہے

سب کا وہی خدا ہے خدائی اوسی کی ہے
جو کام بنگیا ہے بنایا اوسی کا ہے
اپنی ہے کوئی شی نہ پرائی اوسی کی ہے
غافل جو اوس سے ہے وہ برا اور بہت برا
مشکل میں یاد دل میں جو آئی اوسی کی ہے
بندہ کو کیوں پکارتے ہیں لوگ ای خلیل

ہر چیز میں ہے پرتو انوار کبریا
جو بات بن گئی ہے بنائی اوسی کی ہے
جلوہ ہر ایک رنگ میں دیکھا اوسی کا ہے
جو اوسکی یاد میں ہے بہلائی اوسی کی ہے
اوسکی رہ طلب کا جو ادنی فقیر ہے
سچا اوسی کا نام دہائی اوسی کی ہے

کبت حمدیہ

جاڑن کی دہوپ نیکو۔ سندر سروپ نیکو
رکے سوٹیس نیکو۔ نیکو گیان سیام کو
کہن سون چوپ نیکو۔ دہیر نیکو کام کو
رہے تو ہر دم نیکو۔ بچے تو دہرم نیکو
اوتم اسیس نیکو۔ جھکے سو سیس نیکو
خلیل کرم نیکو۔ نیکو ریت اسلام کو
چلن کو پاؤن نیکو۔ رہن کو ٹہاؤن نیکو
چین کو ناؤن نیکو۔ ناؤن نیکو رام کو

مناجات

ہے اک تو ہی تو خالق ذو الجلال
نہ ثانی ہے کوئی نہ کوئی مثال
سوا تیرے باقی ہے سبکو زوال
خدائی کرے کیا خدا کی صفت
تری ذات ہے وحدہ لاشریک
نہ طاقت ہے اتنی نہ اتنی مجال

پڑی ہے گناہون کی منجدہار مین
سوا تیرے کس سے کرین ہم سوال
کسی کچھ نہین تیری سرکار مین
شرف تو نے بخشا علی الاتصال
بنائے ہین مٹی سے کیا کیا بشر
نہین کام دیتی یہان دیکھہ بھال
تو چاہے تو سب رنج و حسرت ہون دور
اوسی کا ہے دنیا مین چہرہ بحال
بہت ناتوان ہین خدا ای کریم
تو ہی سب کے سر سے بلا دن کو ٹال

الٰہی تو تو ہے [illegible]
بڑا دینے والا ہے تو اے کریم
تری دین مشہور ہے ذوالجلال
بڑہاتا ہی تو ہے گھٹاتا ہی تو
اوگائے ہین مٹی سے کیا کیا نہال
سہارا ہے سب ڈوبتون کو ترا
تو چاہے تو مٹجائین رنج و ملال
اوسی کے لیے عیش و راحت ہین سب
تو بندون پہ اپنے مصیبت نہ ڈال
تو ہی سب کی سنتا ہے یارب پکار

مصیبت مین ہی ایک تو ہی دستگیر
دیا تو نے سب کچھ بجز بے سوال
دیا چاند کو ہر مہینے عروج
ہے قبضہ مین تیرے کمال و زوال
سمجھتا نہین کوئی قدرت کے بھید
بچاتا ہے سب کو تو ہی بال بال
تری یاد ہے جسکے دل مین نہان
ہے تیری محبت جسے ذوالجلال
ترے ظل رحمت کے محتاج ہین
تو ہی سب کے کرتا ہے پورے سوال

گنہگار بندہ ہے تیرا خلیل
کرم کر کرم خالق ذوالجلال

نعت شریف

یاد خالق مین غم احمد مختار بہی ہے
حامی دین بہی ہے دنیا کا مددگار بہی ہے
قافلہ امت عاصی کا پریشان نہو
کہ رضامند کیے جانے کا اقرار بہی ہے
سچ ہے خاک در نام حضرت والای عرب
کہ خدائی متحمل ہی نہین زار بہی ہے
فرق امت عاصی کہ رسول اکرم
وہی رسوا بہی ہے بدنام بہی ہے خوار بہی ہے
آپکے پای مبارک پہ فدا ہونے کو

دل مین اللہ بہی اللہ کا دلدار بہی ہے
جلوۂ نور مبارک تو عیان ہے ہر سو
یاد رکھیے کہ کوئی قافلہ سالار بہی ہے
دل وہی دل ہے جسے شوق لقا ہو چکا ہو
سرمۂ چشم و دوائے دل بیمار بہی ہے
ذات پاک نبوی کو یہ شرف جسنے دیا
شافع حشر بہی ہے اور طرفدار بہی ہے
عرصۂ حشر مین کیونکر نہو رحمت کا ورود
سر شوریدہ بہی ہے اور دل زار بہی ہے

دونون عالم مین محمد کا سہارا ہے مجھے
چشم باطن سے کوئی طالب دیدار بہی ہے
آپکی مرضی سے ہوگی دم محشر بخشش
آنکھہ وہ آنکھہ جسے حسرت دیدار بہی ہے
نار دوزخ سے بچاتا ہے محبوب خدا
واقف حال بہی ہے محرم اسرار بہی ہے
آپ پر جو کوئی ایمان نہ لایا ای دل
کہ وہان آپ بہی ہین داور دادار بہی ہے
روز و شب یاد محمد مین بسر کرتا ہون

عشق گیسو ہی سے اور الفت رخسار بھی ہی
غم عصیان مجھے کیون ہو کہ نہایت پہ خلیل
رحمت حق بھی ہی لطف شہ ابرار بھی

غزلہای عاشقانہ

صاحب حسن بھی ہی دل کا خریدار بھی ہی
مست کے قبضہ مین چلتی ہوئی تلوار بھی ہی
اوسکی عادت سے دل زار خبردار بھی ہی
کہ تعلق بھی نہین اور سروکار بھی ہے
اوسکے عارض سے ہی نیرنگی گلشن پیدا
کیون یہ پیشانی پہ قشقہ بھی ہی زنار بھی ہی
جسطرح جاتی ہی دل لیکے چلی آتی ہے
اپنے گھر مین بھی ہی اور جانب کہسار بھی ہی
دل کو گیسو سے عجب واسطہ الفت ہی
ویدۂ تر بھی ہی اور ابر گہربار بھی ہے

یار مطلوب بھی ہی اور طلبگار بھی ہے
بیخبر بھی ہی مرے دل سے خبردار بھی ہی
جسکو تو یار سمجھتا ہی وہ عیار بھی ہی
خوشنما گل ہی تو ہوا ونسے بھلا کیا نسبت
شیفتہ گل ہی نہین بلبل گلزار بھی ہے
منہ سے کہتے تو وہ سب کچھ مین فنا ہی تو کرین
نگہ ناز مین کیا شوخی رفتار بھی ہے
نہین ممکن کہ جہان مین دل بے رنج نہو
کہ یہ آزاد بھی ہی اور گرفتار بھی ہے
سنکے وہ حال دل زار لگے کہنے مین خلیل

چشم میگون کے قریب ابروی خمدار بھی
چشم مخمور تری مست بھی ہشیار بھی
اسمین کچھ بھید ہی ورنہ یہ تغافل
گل کے پہلو مین تو چبھتا ہوا اک خار
طرز کیا اے بت کافر یہ نکالی تو
یونتو پیمان بھی ہی وعدہ بھی ہی اقرار بھی
پوچھتے کیا ہو کسی دل وحشی کا
چمن دہر مین کوئی گل بے خار
ہجر مین کون برستا ہی معتا
کچھ بناوٹ بھی ہی کچھ شوق کا اظہار

دیگر

ای شوق جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گر گل نہین تو تو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
راحت ملی نہ عشق مین اسکے تو غم نہین
ملنے کی آرزو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گل تک جو عندلیب تجھے دسترس نہین
خیر اوسکی جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو

اوسکا طواف کو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
بیداد گر ہو تم تو سہینگے جفائین اسم
ای یاس پاس تو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گر ہم کلام مجھسے وہ غنچہ دہن نہین
گلشن مین اوسکی بو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
لطف و کرم کی اونکو جو عادت نہین خلیل

کانٹا اوٹھا کے کہتی ہی گلشن مین عندلیب
صبر و رضا کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ
مانا کہ اپنے پاس وہ دلبر نہین
قاصد سے گفتگو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو
ملنا کٹھن ہے اوسکا یہ مین جانتا ہون
جور و ستم کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو

دیگر

الفت نہین جفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہی
اچھا وہ بے وفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
آپس مین میل جول کی باتین نہین

شکوہ سہی گلا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
ارمان ہزار ہا مرے دلمین نہین نہون
ظالم کو حوصلا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

الفت کے واسطے فقط اک لاگ چاہیے
اک آدہ مدعا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
حاضر ہمارا دل ہے تو حجت سے فائدہ

وہ خوش نہین خفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
کرتا نہین وفا نہ کرے اس کا رنج کیا
اچھا نہین برا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

اچھے ہین وہ خلیل برے دل مین کیون رہین
غیر او نکا مدعا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

یَا وَیْلَ فُؤَادِی فِی الْمِحَنِ ۔ بکن از سر لطف تو رنجہ قدم
یُجَازُ الصَّبُّ کَمَا تَلْقَ ۔ انصاف بکن اے عربدہ جو
سُکْرَانِ لِحَاظِکَ لَمْ یَصْحُوا ۔ نہ بجام نظر نہ نظر بسبو
حَتّٰی یُعَنُّونَکَ فِی النَّوْمِ ۔ نہ سزد کہ بخواب بمن نہ رسی
خَابَتْ آمَالِی وَالظَّنُّ ۔ از جور و جفائے تو اے بدخو
مَا طَوْلُ لَیْلِ الْهِجْرَانِ ۔ ہمہ حیرتم ای غم بے وطنی
حَتّٰی مَ أَبِیتُ عَلَی السَّهَرِ ۔ وقت ست بیا بت رشک پری
[illegible] الْجَفَانُکَ مِنْ نَاسِک ۔ تا جذبہ عشق شود سالک
یَا حُسْنَ خَیَالٍ یَکْفِی ۔ کہ بقلب توئی بنگاہ توئی
[illegible] مَعَکَ مِنْ بَسّ ۔ ہمہ حال خراب و زبون گری
[illegible] ذَاکَ وِصَالَکَ غَیْرَ نُهی ۔ مگر این دل من بہزار خوشی
[illegible] الْهَجْرِ کَمَا بَعُدَکَ ۔ چہ ز بار فراق شوم سبک
[illegible] أَزْمَانَ الْوَصْلِ ۔ اے ہجر بگو وجہ اصل
[illegible] وَبَقَاتُ الْهَجْرِ ۔ اینک چہ تمنا و چہ خوشی
[illegible] وَالسُّهْجِیِّ ۔ نظر از سر لطف چرا نکنی
[illegible] بِاللّٰهِ مُحَیَّاکَ ۔ بکن از غم و دید نزار مرا
[illegible] الْوَصْلِ أَتٰی ۔ گذر از سر جرم و قصور و خطا
درگذر تو نیا لی جرم و قصور و خطا سے

کہ قرار ہو دل کو ذرا تو کبھی نہ رہے یہ قلق نہ رہے یہ الم
یہ تو سچ کہ جفا کا مجاز ہے تو مگر ایسا ہی کیا کہ ستم پہ ستم
نظر آتا ہے چارون طرف تو ہی تو نہ خوشی کی خوشی نہ الم کا الم
ترا وصل جو ہو تو یہ جاگے ابھی جو یہ جاگے تو دور ہون حسرت و غم
مری حسرتِ دلکو نکالے گا تو تجھے دیکھ لیا مجھے دے نہ یہ دم
یہ بڑہی تو گھٹی یہ گھٹی تو بڑھی یہ گھٹے تو بڑھے یہ بڑھے تو ہو کم
مرے حال سے کیون ہے یہ بیخبری اسے چھوڑ کے چین ملے کوئی دم
ترے ہاتھ گیا تو نہین ہون مین بلکہ مین جاگون تو چین سے سوئے صنم
یہی حال رہا تو گھٹے گا کبھی نہ یہ ذوقِ وفا نہ یہ لطفِ ستم
یہ نکالی ہے تو نے کہانکی بدی کہ ہے چاہ پہ جور وفا پہ ستم
اسے لذتِ ہجر ہے جب سے ملی یہ وصال کی کھائے ہوئے ہے قسم
جو خیال مین باندہین وصال کی ٹھنک رہی جھیلین یہ دکھ وہی کھائین یہ غم
کیون جانے پہ اس نے کمر کسلی ہوئی کونسی مجھسے خطا یہ ستم
دستور زمانے کا جب ہے یہی تو پھر اسکے گذرنے کا رنج نہ غم
ترے دل مین یہ کیا ہے بتا تو سہی تو بتا تو سہی کہ یہ کیا ہے ستم
کہ بڑہا ہے ستم ترا شوقِ لقا ترے شوق لقا کا ستم ہے ستم
بت عربدہ مجھے اب نہ ستا مجھے اب نہ ستا تجھے میری قسم

عشق گیسو بھی ہے اور الفت رخسار بھی ہے

غم عصیان مجھے کیون ہو کہ بہ تایید خلیل
رحمت حق بھی ہے لطف شہ ابرار بھی ہے

غزلہای عاشقانہ

صاحب حسن بھی ہے دل کا خریدار بھی ہے
مست کے قبضہ مین چلتی ہوئی تلوار بھی ہے
اوسکی عادت سے دل زار خبردار بھی ہے
کہ تعلق بھی نہین اور سروکار بھی ہے
اوسکے عارض سے ہے نیرنگی گلشن پیدا
کیون یہ پیشانی پہ قشقہ بھی ہے زنار بھی ہے
جسطرح جاتی ہے دل لیکے چلی آتی ہے
اپنے گھر مین بھی ہے اور جانب کہسار بھی ہے
دل کو گیسو سے عجب واسطۂ الفت ہے
دیدۂ تر بھی ہے اور ابر گہربار بھی ہے

یار مطلوب بھی ہے اور طلبگار بھی ہے
بیخبر بھی ہے مرے دل سے خبردار بھی ہے
جسکو تو یار سمجھتا ہے وہ عیار بھی ہے
خوشنما گل ہے تو ہوا ونسے بھلا کیا نسبت
شیفتۂ گل ہی نہین بلبل گلزار بھی ہے
منہ سے کہتے تو وہ سب کچھ مین فنا ہو کرین
نگہ ناز مین کیا شوخی رفتار بھی ہے
نہین ممکن کہ جہان مین دل بے رنج نہو
کہ یہ آزار بھی ہے لاگ لگاؤ بھی ہے
سنکے وہ حال دل زار لگے کہنے خلیل

چشم میگون کے قریب ابروئے خمدار بھی ہے
چشم مخمور تری مست بھی ہشیار بھی ہے
اسمین کچھ بھید ہے ورنہ یہ تغافل کیسا
گل کے پہلو مین نہ چبھتا ہوا اک خار بھی ہے
طرز کیا اے بت کافر یہ نکالی تو نے
یونتو پیمان بھی ہے وعدہ بھی ہے اقرار بھی ہے
پوچھتے کیا ہو کسی دل وحشی کا پتا
چمن دہر مین کوئی گل بے خار بھی ہے
ہجر مین کون برستا ہے مقابل ہکین
کچھ بناوٹ بھی ہے کچھ شوق کا اظہار بھی ہے

دیگر

اے شوق جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گر گل نہین تو بو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
راحت ملی نہ عشق مین ونکے تو غم نہین
ملنے کی آرزو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گل تک جو عندلیب تجھے دسترس نہین
خیر اوسکی جستجو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو

اوسکا طواف کو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
بیداد گر ہو تم تو سہینگے جفائین اسم
اے یار ہے پاس تو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
گر ہم کلام مجھ سے وہ غنچہ دہن نہین
گلشن مین اوسکی بو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
لطف و کرم کی اونکو جو عادت نہین خلیل

کانٹا اوٹھا کے کہتی ہے گلشن مین عندلیب
صبر و رضا کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
مانا کہ اپنے پاس وہ دلبر نہین نہو
قاصد سے گفتگو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو
ملنا کٹھن ہے اوسکا یہ مین جانتا ہون خوب
جور و ستم کی خو ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہو

دیگر

الفت نہین جفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

اچھا وہ بے وفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

آپس مین میل جول کی باتین نہین نہون

شکوہ سہی گلا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
ارمان ہزار ہا مرے دل میں نہیں نہوں
ظالم کو حوصلا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

الفت کے واسطے فقط اک لاگ چاہیے
اک آدھ مدعا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
حاضر ہمارا دل ہے تو حجت سے فائدہ

وہ خوش نہیں خفا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے
کرتا نہیں وفا نہ کرے اس کا رنج کیا
اچھا نہیں برا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

اچھے ہیں وہ خلیل برے دل میں کیوں رہیں
خیر انکا مدعا ہی سہی کچھ نہ کچھ تو ہے

یا ویل فؤادی فی اللهف — بکن از سر لطف تو رنجہ قدم
[illegible] — قدم رنجہ کر تو مہربانی سے
ایجاز الصب کمالک — انصاف بکن اے عربدہ جو
[illegible] — انصاف کر اے بے وفا
سکران لحاظک العمو — نہ بجام نظر نہ نظر بسبو
[illegible] — نہ جام پر نظر اس کی نہ سبو پر
حتی عیونک فی النوم — نہ سزد کہ بخواب من نہ رسی
میری قسمت تیری آنکھوں کو [illegible] نیند میں ہے — نہیں زیبا کہ تو میرے خواب میں نہ آئے
خابت آمالی والظنن — از جور و جفائے تو اے بد خو
[illegible] میری امیدیں اور گمان — تیرے جور و جفا سے اے بد خو
ما اطول لیل الهجران — ہمہ حیرتم ای غم بے وطنی
کس قدر [illegible] شب ہجر کو — ہمہ تن حیرت ہوں میں اے غم بے وطنی
حتی ام ابیت علی السهر — وقت ست بیا بت رشک پری
کب تک رات گذاروں میں جاگ کر — وقت ہے آ
شبه الجفانک من تاسلا — تا جذبہ عشق شود سالک
[illegible] — اگر جذبہ عشق [illegible]
یا حسن خیال یمضی بی — کہ بقلب توئی بنگاہ توئی
کیا اچھا خیال گذرتا ہے مجھپر — کہ تو ہی دل میں ہے اور تو ہی نگاہ میں ہے
کم ابلی ہجرک من جسد — ہمہ حال خراب و زبون تری
بہت [illegible] تیرے ہجر نے میرے جسم کو — سب حال خراب اور برا ہے اور ردی
من ذالوصالک غیر شهی — مگر این دل من بہ ہزار خوشی
وہ کون ہے جو [illegible] تیرے وصال کا خواہش مند — مگر ایک یہ میرا دل ہزار خوشی کے ساتھ
لغریم الهجر کفا بعدک — چہ زبار فراق شویم سبک
گرفتار ہجر کو کافی ہے دوری تیری — کیونکر فراق کے بوجھ سے ہو جائیں ہم ہلکا
ما اشهر ازمان الوصل — اے ہجر بگو وجہ اصلی
[illegible] — اے فراق بیان کر اصل سبب
الوصل او نعمات الهجر — اینک چہ تمنا و چہ خوشی
زمانۂ وصل [illegible] — اب کیا تمنا اور کیا خوشی
یا عمدۃ قلبی والمهجی — نظر از سر لطف چرا نہ کنی
[illegible] — نظر مہربانی سے کیوں نہیں کرتا ہے تو
ارنی باللہ محیاک — بکن از غم و دید نزار مرا
[illegible] مجھے چہرہ اپنا — [illegible] زار مجھکو
یا لیت زمان الوصل اتی — گذر از سر جرم و قصور و خطا
[illegible] کاش زمانہ وصل کا آتا — درگذر تو خیال جرم و قصور و خطا سے

کہ قرار ہو دل کو ذرا تو کبھی نہ رہے یہ قلق نہ رہے یہ الم
یہ تو سچ کہ جفا کا مجاز ہے تو مگر ایسا بھی کیا کہ ستم پہ ستم
نظر آتا ہے چاروں طرف تو ہی تو نہ خوشی کی خوشی نہ الم کا الم
ترا وصل جو ہو تو یہ جاگے ابھی جو یہ جاگے تو دور ہوں حسرت و غم
مری حسرت دل کو نکالے گا تو تجھے دیکھ لیا مجھے دے نہ یہ دم
یہ بڑھی تو گھٹی یہ گھٹی تو بڑھی یہ گھٹے تو بڑھے ہے یہ بڑھے تو ہو کم
مرے حال سے کیوں ہو یہ بیخبری اسے چھوڑ کے چین ملے کوئی دم
ترے ہاتھ گیا تو نہیں ہوں میں بکا کہیں جاگوں تو چین سے سوئے صنم
یہی حال رہا تو گھٹے گا کبھی نہ یہ ذوق وفا نہ یہ لطف ستم
یہ نکالی ہے تو نے کہاں کی بدی کہ ہے چاہ پہ جور وفا پہ ستم
اسے لذت ہجر ہے جب سے ملی یہ وصال کی کھائے ہوئے ہے قسم
جو خیال میں باندھیں وصال کی آس وہی جھیلیں یہ دکھ وہی کھائیں یہ غم
کیوں جانے پہ اس نے کمر کسلی ہوئی کونسی مجھ سے خطا ہے صنم
دستور زمانے کا جب ہے یہی تو پھر اسکے گذرنے کا رنج نہ غم
ترے دل میں یہ کیا ہے بنا تو سہی تو بتا تو سہی کہ یہ کیا ہے ستم
کہ بڑھا ہے ستم ترا شوق لقا ترے شوق لقا کا ستم ہے ستم
بت عربدہ مجھے اب نہ ستا مجھے اب نہ ستا تجھے میری قسم

بعیونِکَ قَتلی مُستَبِطُ نظرے چہ کنم سوی این سوی او | کہ جو تو ہے رہ ہین ہون جو ہین ہون رہ تو کبھی ہوش جدا ہوا ہے ہم

اگر کو بخیالِکَ مایُرجی - تو بیا بر او تو بیا بر او

جو جفا ہے تو دا و دو فا ہی دے تو کہ تجہی سے ہے رسم وفا کا بہرم

ٹھمری بہار

رسین رسیا گن بجے رے	ت لبنت مہا رنگ بارے	پر تر یا نے بس کر راکھے	سنین سوچ کرت سکہیارے
	ابراہیم کہا کچھو کیجے	جون ہوے سپل لبنت سمیرے	

ٹھمری بہار سوا

رنگ بینے آج بسنت چلے رے	کچھ لتون مین کسم کہل رہے	کویل گونج بہنور گنجت ہین	پون مدر مکر ند چلی رے
	ابراہیم سجن سجنے دُوُد	ہل مل پہول بہار لہی رے	

ترانہ

توم تنوم توم تا درو انی تا درانی اودانا نا تنا توم اودادانی درر رو ردیم تادیم اودانانا تنا توم

اودانانا توم تنا تا ریدانی تنّی لا نا تنا درنا توم تنا نا توم تادردانی اودانانا اودانانا دیم تا دردانی درتوم

مستزاد

دل خود رفتہ کو الفت میں سنبہالا تو بہت - پر یہ سنبہلا ہی نہین	اسکو انجام محبت کا بتایا تو بہت - کچھ یہ سمجہا ہی نہین
دل کی تقدیر مین کا کل ہی کا رہنا تہا بدا - نہوا اس سے رہا	دام گیسو سے اسے ہمنے چہڑایا تو بہت - پر یہ چہوٹا ہی نہین
مائل اوس شوخ کو اقرار پہ ہر چند کیا - نہوا پر نہوا	راہ پر اپنی اوسے ہمنے لگایا تو بہت - پر وہ آیا ہی نہین
اللہ اللہ یہ نخوت یہ تکبر یہ غرور - نہ خطا کچھ نہ قصور	چہیڑنے کو بت مغرور کو چہیڑا تو بہت - منہ سے بولا ہی نہین

اوس نے جہنجہلا کے خلیل اپنا جو منہ پہیر لیا - یہ بہی قسمت کا لکہا

میرے قاصد نے خط شوق دکہایا تو بہت - اوس نے دیکہا ہی نہین

فیروز - کلاش مہر عالم افروز - جناب وزارت مآب امیر مکرم رئیس معظم افتخار الامرا فخر الملک - صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - سی ایس آئی - نائب الریاست و الیس پریزیڈنٹ محکمہ حشمتہ کونسل دربار ٹونک ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ

خلف حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ و ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس مورث اعلی ریاست ٹونک شاگرد سرآمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ آپکا سال میلاد ۱۲۶۳ ہجری ماہ شوال ۲۳ تاریخ ہو جنا نچہ زیب افزای انجمن فخر الملک ۔ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے آپکی علو ہمتی و بیدار مغزی و نیک نیتی ور و ہدار و دار السلطنت وکوائف انقطاع بدعت و فساد تاریخ ہذا سے ظاہر ہے۔ جو کہ ملک شداد دمین براہ داد انتظام ملکی و مالی فرمایا ہی اس سے ہر ایک ادنی و اعلی ماہر ہے بقول شخصی عیان را چہ بیان۔ آپ حسب الحکم حضور یا تفریح خاطر قدسی بشرط الفراغ امور سرکاری گاہے ماہے غزل فرما لیتے ہین۔ یہ آپکا کلام پر تنویر ہے۔ ماشاء اللہ یہ تصویر ہے۔

غزل غیر طرح

ہوئی جب سے نصیب جدائی تری مرا چین گیا مری نیند گئی
نہ جگر کو قرار نہ بس مین ہی جی مرا چین گیا مری نیند گئی

مین ہون طالب دید ترا بخدا یون اگر نہین آتا تو خواب مین آ
مرا ان کہا مری جان کبھی مرا چین گیا مری نیند گئی

یہ انوکھے غمزے نرالے ستم کبھی دیکھے نہ بھالے خدا کی قسم
تمہین چاہ کے ناک مین دم ہی ابھی مرا چین گیا مری نیند گئی

رخ یار پہ جب سے نظر ہے پڑی وہی شکل ہے پیش نگاہ گھڑی
کبھی آنکھ لگی نہین ایک گھڑی مرا چین گیا مری نیند گئی

کبھی وصل سے دل مرا شاد کرو کبھی آ کے یہ پر دہ فساد کرو
کبھی غم کے عوض مین تو پاؤن خوشی مرا چین گیا مری نیند گئی

کسی دم مرے دل کو قرار تو ہو کبھی بند یہ دیدۂ زار تو ہو
کبھی آنکھ دو چار ہو یون ہی سہی مرا چین گیا مری نیند گئی

تمہین یاد وہ دن تو ہونگے صنم کہ جو رات کو سوتے تھے ملکے بہم
نہین اب وہ نگاہ کرم کی رہی مرا چین گیا مری نیند گئی

بت پردہ نشین سے جو آنکھ لڑی دل و دین کی خبر مجھے کچھ نہ رہی
رہی رنج و تعب مین یہ جان پھنسی مرا چین گیا مری نیند گئی

ہوا سنتے ہی آگ وہ رشک پری یہ تو غصے کی بات بھی کوئی نہ تھی
ابھی فیروز اتنی زبان تھی ہلی مرا چین گیا مرا نیند گئی

رسا۔ کلامش چون در بے بہا۔ امیر الامرا امین الملک جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب بہادر ثاقب جنگ ابن حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ برادر حقیقی جناب وزارت مآب بالقابہ۔ شاگرد سرآمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۴۴ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کبھی کبھی باصرار تمام و استدعاء بالا کلام شعر فرما لیتے ہین واقعی آپکی طبیعت رسا ہے نتیجہ طبع کا یہ نمونہ ہے۔ غزل طرح

ہے ترے فضل سے یہ صورت تدبیر میری
دے نہ دشمن کو بھی اللہ مصیبت میری
بے مروت ہیں یہ سب جان حسینوں پہ نہ دے
ہوگی اللہ سحر کب شب فرقت میری
ہجر میں ہو گئے اپنے بھی پرائے دیکھو
میں انہیں دیکھتا ہوں وہ نہ صورت میری
ورنہ جز خاک نہیں کچھ بھی حقیقت میری
ہار جاتی ہے جو الفت سے طبیعت میری
مان لے اے دل ناکام نصیحت میری
شکل وصل اس سے کبھی خواب میں ہو جاتی ہے
ہے کہیں جان کہیں دل کہیں حسرت میری
آرزو وصل کی رکھتا ہوں وہ نہیں ہیں ایسا
صبح ہوتی نہیں شام شب فرقت میری
شوق دل اور بڑھا دیتا ہے ہمت میری
روز محشر سے بھی افزون ہے درازی اسکی
میری ہشیاری سے بہتر ہے یہ غفلت میری
فرط شادی سے شب وصل ہیں دونوں حیران
روز دشمن سے جو کرتے ہیں شکایت میری

فدا۔ ناظم بے ہمتا۔ جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر ہاؤں حضور پرنور دام اقبالہ خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خانصاحب بہادر رشترق ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۵۲ سالہ شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف گاہے ماشے شعر فرمایا کرتے ہیں فن سپاہ گری میں یکتای روزگار ہیں آپکے طبعزاد یہ اشعار ہیں اور سپر حسن سیرت مزید براں خوبی صورت۔ غزل غیر طرح

فضل تیرا ہے ہر اک حال میں شامل میرا
کسی دشمن کو بھی اللہ نہ دے دل میرا
نہ کسی دوست کا شکوہ نہ گلا دشمن سے
سر جھکائے ہوئے روتا رہا قاتل میرا
تم شب عیش دعائیں نہ سحر کی مانگو
قافلہ لٹ گیا آکر سر منزل میرا
اپنی شکل آئنہ میں دیکھ کے وہ کہتے ہیں
سینۂ یار سے سینہ ہی گیا مل میرا
کام آسان ہے مشکل سے بھی مشکل میرا
کس طرح مہر جمال رخ جانان دیکھوں
جان آفت میں پھنساتا ہے مری دل میرا
اپنی آنکھوں سے دم گریہ یہ کہتا ہے غیرت
وصل فرقت میں ہوا جاتا ہے شامل میرا
قتل کے بعد بھی ہے شوق شہادت باقی
ڈھونڈ لاتا ہے کہاں سے یہ مقابل میرا
اوروں سے ہے شب وعدہ زیادہ بیتاب
ہو کے یہ مونس جان بن گیا قاتل میرا
شوق نظارہ ہوا جاتا ہے حائل میرا
جرم میرا جو پس قتل کسی نے پوچھا
تم سلامت ہو تو ٹوٹے گا کبھی دل میرا
کھو گئے وصل کی شب صبر و خرد ہوش و حواس
آب شمشیر میں اب خون ہے شامل میرا
دل لئے آغوش تصور میں یہاں تک پہنچا
آ گئے جلد کہ پہلو سے چلا دل میرا

بحر غم جوش میں آ کے یہ کہتا ہے فدا
تھاہ ملتی ہے شناور کو نہ ساحل میرا

وافی۔ یہ کلام سطر وافی جناب صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر آفی مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۴۲ سالہ۔ صاحب دیوان شاگرد

سرآمد شعرائے متقدمین استاد لکھنوی سلمہ اللہ القوی - یہ طرز سخن ہے شعر شعر میں بانکپن ہے - غزل طرح

اوس میں یہ مہر و مروت نہ محبت میری
باعث نفرت و اغماز ہے چاہت میری
چھائی دل پہ تمہارے یہ کدورت میری
دیکھے ول گیسوی شبرنگ کو شامت میری
دیکھ زاہد کہ قیامت میں گناہوں کے سبب
کہ سرشت ازلی ہو گئی الفت میری
آج مقتل میں وہ شمشیر بکف آتے ہیں
درد ہے کیا مرے اللہ مصیبت میری

غیرت رکھتی ہے اغیار سے غیرت میری
مر مٹے پر بھی ہے یہ شان یہ شوکت میری
کہ مل جاتی ہے سب خاک میں حسرت میری
کھون کسطرح کہ ہے داب شریعت مانع
لب اعجاز پہ کس کے ہے شفاعت میری
زندہ درگور رشک سے ہو جاتے ہیں
المدد المدد ای جرأت و ہمت میری
وہ بھی مجبور ہیں دشمن بھی ہے شاکی ہیں بھی

پھیر لیتے ہیں وہ منہ دیکھ کے صورت میری
کہ زیارت گہ عشاق ہے تربت میری
دیکھتا آنکھ سے ہوں روز سیہ کیا کیا کچھ
ورنہ میں جانتا ہوں جو ہے حقیقت میری
جائے فہمائش ناصح سے یہ ممکن ہی نہیں
روندتے ہیں جو کبھی آ کے وہ تربت میری
ایک جا بیٹھنے دیتی نہیں دم بھر مجھکو
اب کریں یاد کسی مروت کہ مروت میری

دیکھنا تفرقہ پردازی گردون وافی
میں تڑپتا ہوں کہیں یہ کہیں حسرت میری

تضمین بر غزل والد خود حضرت آقی مرحوم

اینک کشد سر بر فلک ای سرو قد غوغائی تو
طوبای گلزار جنان پست است از بالائی تو
دارد لبہر آہوی چین سر رشتۂ سودائی تو

ای عیسی معجز نفس شرمندہ لبہائی تو
بنگر چون جان میدہم دور از رخ زیبای تو

ایجان بے مردہ دلان ای شادی رنج و الم
ای منکر عہد وفا اے بانی بیداد و ستم
ای موجد جور و جفا ای بانی ظلم و ستم

گیرم نداری ای صنم با من سر مہر و کرم
شبہای من در کنج غم یاد نمہ سیمای تو

ایجان ز عجز پیر پا میگویمت درد نہان
کاہے نگاہ مہر کن بر حال زار بیکسان
از قصۂ ہجرت چہ می پرسی دمے از بیدلان

از محنت درد نہان یا رب چہ آرد بر زبان
چون می نگنجد در بیان حال غم شیدای تو

خوی تو از لطف و غضب ہم گلشن ہم خار من
ہر دم مگر بے مہر کین ہم عیش ہم آزار من
ایجان من ایثار تو ای یار من دلدار من

ای دلربا عیار من و سرو خوش رفتار من
گرد آفتے در کار من قد قیامت زای تو

ای لعل لب جان پرورت فخر دعا افسرت
از بندگان من کمترت چند ار کنم جیا کرت
گوئی کہ ریزم پیکرت گفتم کہ من فرمان برت

گفتی کہ آیم در برت از تن جدا دارم سرت
ایجان نہ ام لیکن تجربت اینک سرم در پای تو

گریہ وفا گوید مرا آن فتنۂ آشوب جان | از ورشۂ الشود و آفی نہایت خیر و عیان | در دل چہ فکر این و آن حشش ہین مقطع بحران
آفی کہ در بزم جہان گردند ردا زگمان | تا جان بود ای جان جان دلبر سودای تو

سعید۔ کلامش قابل دید۔ جناب صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب بہادر مرحوم مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۴۵ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب شاگرد کسی کے نہین ہین۔ علم موسیقی مین مہارت کافی و مداخلت وافی سے طبیعت کی یہ جودت صورت کی یہ کیفیت ہی۔ غزل طرح

شرکت عیش نہین چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو شب فرقت شب وصلت میری
بہیس مین غیر کے ملتے ہین وہ مجھسے یارب
شب فرقت سے ہو بدتر کہ شب وصلت میری
رشک آتا ہے بہت اپنی محبت سے ہی تو
منہ نہ کعبے کو کرونگا یہ ہے نیت میری
کیا کہون حال مین اپنا کہ عیان را چہ بیان
نہ تو غیرت مری ایسی نہ طبیعت میری

یا تو اغیار کی ہو یا شب وصلت میری
نہین معلوم اسے کتنی ہے الفت میری
میری ہو غیر کی اور غیر کی صورت میری
مانع وصل خیالی تو نہین ہے کوئی
دل مین اپنے جو وہ رکھتے ہین محبت میری
شب فرقت ہی بہت کہتی ہے مجھ سے الفت
بے کہے خود ہی کہے دیتی ہے صورت میری
تم سے الفت ہی نہین جب تو بہلا تم سے پھر

غیر کی ہے شب وصلت شب فرقت میری
اپنے دل مین جو وہ رکھتا ہے کدورت میری
جب ہی نکلے نہ کچھ ارمان مرے دل کا اگر
دشمن جان ہوئی پر انکی نزاکت میری
اب خدا چاہے تو بت کو نہین چاہونگا کبھی
شب فرقت کا مین عاشق ہے شب فرقت میری
غیر کو منہ تو لگاتے ہین لگاؤن تجھے منہ
غیر کیون کرتے ہین بیوجہ شکایت میری

مین سعید اور وہ کافر ہے ہم دونون ضد | کونسی شکل سے ہو وصل کی صورت میری

شمشیر جنگ۔ تیغ نیام کلام زنگار رنگ۔ خاص الامرا اعتماد الملک جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ خلف جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب بہادر ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ابن حضرت نواب امیر الدولہ [illegible] ۴۲ سالہ شاگرد جناب مولوی محمد علی صاحب مغفور مرحوم۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف غزل کبھی کبھی فرماتے ہین۔ مرقع نگاری کا شوق [illegible] طبیعت کی یہ جودت ہے [illegible]

غزل [illegible]

ترے عشاق مین صورت مین سیرت دیکھنے والے
بہت کم ہین مگر عاشق کی محنت دیکھنے والے
نہین ای بخت برگشتہ رسائی اندنون لیکن

وہی ہین کچھ حقیقت مین [illegible] دیکھنے والے
[illegible] وصلت ہو کہ جان و دل
ابھی تم ہی ستاؤ انکی بزم خلوت دیکھنے والے

زمانہ مین بہت ہین اپنی حالت دیکھنے والے
سراپا منتظر ہین تیری حرات دیکھنے والے
الٰہی کیا تعجب ہے غنچہ تبسم ہے ان ابرو کو

مجھی پر آزماتے ہین یہ طاقت دیکھنے والے
چھپاؤ لاکھ درد دل نہین چھپتا نہین چھپتا
تعجب مین کھڑے ہین میری صورت دیکھنے والے

مرا دل بھی کبھی آئینۂ رخسار جانان تھا
مریجان تار ہوجاتے ہین یہ حالت دیکھنے والے
بھلا موقع ہوا ای شمشیر جنگ و دست بخشش کا

بہت سے ہین ابھی اہل محبت دیکھنے والے
الٰہی اجنبی کیسا بنا ہون بزم جانان مین
کہ سارے سست بیٹھے ہین سخاوت دیکھنے والے

محمود۔ ماحی کلام مطرود۔ شمس الامراء النظام الملک جناب صاحبزادۂ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ خلف اکبر جناب صاحبزادہ نصیر محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ عمر ۲۵ سالہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نہایت پابند شرع ہین جب کبھی غزل کہنے کا اتفاق ہوتا ہے حمد و نعت مین فرماتے ہین۔ یہ کلام تحریر سے ہے۔ یہ تصویر سے ہے۔ غزل غیر طرح۔

کب ای محمود حمد حق ادا ہو
وہی ہے پیش عاقل مرد کامل
بقا باللہ کہتے ہین اوسی کو
نہو تیرے کرم کا گر اشارہ

نبی نے جبکہ لا احصی کہا ہو
جو ہر دم شاغل ذکر خدا ہو
تری جو ذات مطلق مین فنا ہو
کسی کا بھی نہ حاصل مدعا ہو
پرستش کے وہی لائق ہے محمود

وہان کیا دخل شرک و مثل و تشبیہ
کرے ذکر الٰہی کا جو شیوہ
نہو گر جلوہ افگن نور تیرا
نظر تیری عنایت کی ہو جس پر
ہو جبتک زندگی یاد خدا ہو

جو ذات پاک بے چون و چرا ہو
تو اوسکا طائر قسمت ہما ہو
تجلی مہ و خورشید کیا ہو
اگر ذرہ ہو خورشید سما ہو

صفی۔ واقف نکات جلی و خفی۔ جناب صاحبزادۂ محمد صفی اللہ خان صاحب بہادر الملقب بہ سید القیوم ابن حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور عمر ۳۰ سالہ صاحب دیوان شاگرد سرآمد شعراء امیر لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مرادآبادی کے مرید ہین۔ شعر کا رنگ ڈھنگ سب سے جدا ہے مصرع مصرع درم تیغ ادا ہے۔ حسن سیرت کا کیا کہنا صورت شباب خود گواہ ہے۔

شرم عصیان سے یہی چاہتا ہے دل میرا
کام آسان تمہارا ہے تو مشکل میرا
ٹھوکرون مین ہی یہ پامال رہا کرتا ہے
ٹوٹ جاتا ہے تجھے دیکھتے ہی دل میرا
رنگ اوڑا دیتی ہے گوش گل تر مین کہکر

عکس بھی آئنہ مین ہو نہ مقابل میرا
تیرگی بخت کی رونے سے کہین جاتی ہے
ہاتھ مین آپنے رکھا نہ کبھی دل میرا
کھو گیا ہاتھ سے مٹ مٹ کے جو دیکھی شوخی
حال بانگ پر پرواز عنا دل میرا

اک نہین رہ بھی گئی عرض تمنا کا جواب
ہے سپید آنکھ مین تل پھر بھی ہوا تل میرا
پھوٹ بہتا ہے وہین آبلہ آسا اے یاس
بنگیا اوس کا ہر اک نقش قدم دل میرا
ہے زمین کوچۂ جانانہ کی از بس الفت خیز

توڑکے جو دانہ پڑا اوس میں بنا دل میرا
دلبری کا اوسے دعویٰ ہے جانبازی کا
دیکھا اوبت نہ گرانا کہیں نظروں سے اسے
دل ربا دل پہ فدا اوسپہ فدا دل میرا
جا بل عرش اوٹھالے نہ کوئی دل میرا
و بال اہی رہا گرد کدورت کے سبب
صورت شیشۂ ساعت ہی صفئی دل میرا

رفیق - کشاف مضامین دقیق جناب صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر خلف اصغر حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۱ھ ہجری میں تولد ہوئے ہیں کتب تواریخ وغیرہ سے نہایت شوق ہے اور علم سیر کا شوق اس سے بھی مافوق ہے کبھی کبھی غزل فرماتے ہیں اس پر ستم ڈہاتے ہیں کیا کہنا کیا طبیعت ہے ترہ بران یہ صورت ہے - غزل غیر طرح

ذرا پتیغ اوٹھا دیں اپنی صورت دیکھنے والے
ہمیشہ سے ہیں ہم بھی اچھی صورت دیکھنے والے
سنائینگے وہ اپنا قصۂ غم وصل کی شب میں
ذرا میں تامہ جاتے ہیں محبت دیکھنے والے
کرینگے حسن کی سب اوس کی شہرت دیکھنے والے
برہمن دیکھ لیں تصویر تیری گر بت کافر
ملینگے آپ سے جس وقت فرقت دیکھنے والے
رہیں تا عمر رفیق اپنے رئیس ٹونک تا محشر
حسین دیکھے بہت ہمنے نہ دیکھا آپسا کوئی
تو صورت توڑ کر ہوں تیری صورت دیکھنے والے
چھپائے لاکھ دل میں پر چھپائے سے نہیں چھپتی
یہی ہیں صورت انسان میں سیرت دیکھنے والے

شرر - شاعر نامور جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخانصاحب بہادر خلف الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر شرت مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲۸۹ھ ہجری میں تولد ہوئے ہیں چنانچہ مولف نے حسب ایمائے پدر بزرگوار مولود مسعود کا اسم تاریخی - عبد الشکور خان تجویز کیا اور یہ قطعۂ تاریخ ولادت کہا

یافت عبد الرحیم خان شرف
پور خوش رو بسان بدر دوجا
فکر تاریخ آمد و چو نمود
گفت ہاتف کہ - اعظم الامرا

پھر جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق بہم پونچائی خط خوبان شہر انکے خط کے روبرو گرد ہے - خطاطان مشاق کا دم انکے سامنے سرد ہے فی الواقع اہل خاندان میں ایسا خوشنویس خوش قلم کوئی نہیں ہوا ہے علی ہذا القیاس رنگ سخن کا بھی یہی ڈہنگ ہے جسکے طرز کا نام سے فکر شعرا دنگ ہے سبحان اللہ کیا طبیعت ہے ماشاء اللہ کیا صورت ہے - مصرع - خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے - غزل طرح

اب مجاب نگہ شوق سے ہے غفلت میری
آس ٹوٹی ہے بندھا جائیے ہمت میری
عشق نے تفرقہ ڈالا ہے ہم فرقت مین
ابھی چھپ جائین جو آجائے طبیعت میری
لن وفائون پہ مجھے وہم و گمان ہوتے مین
یہی ارمان یہی چاہت یہی حسرت میری
ہر جگہہ ایک ہی صورت کئے مین سو سو پردے

تم ہوے پردہ تو پردہ مین ہے حسرت میری
کہین بڑھ کر ہے نزاکت سے نقاہت میری
کہین مین ہون کہین دل ہے کہین حسرت میری
میری بگڑی ہوئی صورت ہے خرابی کا بناؤ
تمکو سمجھا نہ بنا دے کہین الفت میری
دل مین آکر بھی نہ آیا تمہین انداز وفا
سو طرح ایک تماشا ہے کہین ہے صورت میری

دل ہی کیجئے کچھہ تو دم رخصت میری
نیچی نظر و نیہ بھی چہرہ تکتی نہین صورت میری
گو تصور مین وہ بے پردہ ہین مجسے آگے
غم کی تصویر ہے اور بری ہوئی مرجھاتا ہی
تم اگر چاہو تو سب کچھہ ہے نہین کچھ ہستی مین
رہ کے آنکھون مین جو سیکھی نہ مروت تو نے ...یا
وہی چالین ہین کسی فتنہ دوران کی ...

اہل محشر پہ بھی بھاری ہے قیامت میری

غزل غیر طرح

ہے برق طور یا دل شوریدہ سر مین ہے
انبوہ اشک حلقہ چشمان تر مین ہے
پیسا ہے حسرتون نے دل پایمال کو
ثابت ہوا کہ ریگ روان تک سفر مین ہے
مین جانتا ہون لاکھہ چھپائین دل و جگر
کیا برق کی چمک مرے زخم جگر مین ہے
کہتی ہے چشم یار کہ جلاد ہون مگر
لغزش چھپی ہوئی قدم راہبر مین ہے
پہنچے گا خط شوق سے پہلے پیام وصل

شوخی تری نگاہ کی میری نظر مین ہے
شامل یہ جب سے فیض دعائے سحر مین ہے
ہستی خراب اسکی تری رہگذر مین ہے
دُہرے اُٹھا رہا ہے جراحت کے دل مزے
ناوک نگاہ ناز کا میری نظر مین ہے
لا انتہا ہے نشۂ جام مے شباب
تم کا بھی چسکا مرے پائے نظر مین ہے
دیتا ہے کچھہ شتاب روی کا مری پتہ
چلتی ہوئی زبان ہر نامہ بر مین ہے

فرقت مین جوش مجلس ماتم نظر مین ہے
تاثیر فغان کو بھی بد مبتلا اثر مین ہے
قابل نہین قیام کے اے دل سرائے دہر
ناسور سم ہی پہلوی زخم جگر مین ہے
حد سے گذر گئی ہین جو بیان بیقراریان
بیدہب سرور چشم تغافل اثر مین ہے
یہ رعب و داب کوچۂ قاتل کا دیکھنا
پس ماندہ جو نشان قدم رہگذر مین ہے
ہوتے مین آب آب بتان جہان کے دل

وہ درد جانگداز کلام شمر مین ہے

چھپانا تھا رہا راز نہان کا
دل الجھا ہے کسی سے رازدان کا

جگر تک چھن گیا ہے رازدان کا
خدا حافظ مرے راز نہان کا

شب فرقت خیال اس جان جان کا
محبت اور دل بیچہ ناتوان کا

بنا پتلا مرے وہم و گمان کا
اٹھا تا اور اس بار گران کا

سلام اون کو اپنا دور سے ہے
اٹھو مین آمادہ کرتا ہون پئے قتل
دکھتے ہین کہ دل پر کیسے جبر
ستم کشتان دیا ہے خورش اندرون نے
وہ حضرت نوح دیا پر ہین نازان
پیدا تولد ہو اگر انکار سے وصل

جہان ہو پاس خاطر پاسبان کا
کہ مجکو شوق ہے خود امتحان کا
نیا سوجہا ہے پہلو امتحان کا
عبث جہنڈے پر ہا نام آسمان کا
نگاہین کام دیتی ہین زبان کا
تو ہم منہ چوم لین چہوٹی زبان کا

اوسے کیون فوقیت ہے اہل وفا پر
برا تہم تہم کے اور رہ رہ کے اوٹہنا
مین دل کو روکتا ہون وہ نظر کو
عیان ہے گفتگو سے بدگمانی
ستم ایجادیان وقف ستم مین
مقرر کانین اونکے پڑا ہے

کہ دو دشمن درست ہے ایسا کہان کا
جنازہ درد تہا مجہہ ناتوان کا
ہے ارمان دیرتون جانب امتحان کا
کہ دل لیتے ہو میرے رازدان کا
گمان بد ہے حصہ بدگمان کا
شہرہ فقرہ قینچیونکی زبان کا

[illegible] ۔ لائق رنائق جناب صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب بہادر خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب بہادر رامپور حضور پر نور دام اقبالہ ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب بہادر شرق مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مغفور صاحب دیوان شاگرد حضرت حالی و داغ و ظہیر دہلوی - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف سنہ ۱۲۸۲ ہجری مین تولد ہوئے ہین بیت فرخ ۱۲۸۲ مادۂ تاریخ ولادت ہے یہ صحیح ہے - احمد سعید ابن محمد سعید خان - صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا کتب درسیہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کو منشی نیاز علی خان صاحب سے حاصل کیا بعد ازان حضرت حالی و داغ و ظہیر دہلوی سے وقتاً فوقتاً غزلیات پر اصلاح لیکر فن شاعری مین استعداد بہم پہنچائی - ماشاءاللہ غزل مین چہچہا لکھنا انکا حصہ ہے بنا بر ناظرین انکی غزل مع شبیہ درج تذکرہ ہے - شبیہ کشی مین اوستاد ہین تصویر کی رنگ آمیزی مین رشک بہزاد ہین - غزل طرح

اوسے کس طور سے ہو جائے محبت میری
یون ہی دشمن سے گریزان شب فرقت میری
نہ قسمت ہی مین ملنا تو ہے کوشش بیکار
آنکے اغیار ہی کرتے ہین زیارت میری
ہے مرے دعوئ الفت پہ یہ سوائی دلیل
سن کے فرقت نے بدل دی ہے یہ صورت میری
تمنے پیمان وفا غیر سے جو باندہا ہے
آج وہ پوچھتے پھرتے ہین جو تربت میری

یہ تمنا ہی جو سمجھو تو ہے وحشت میری
دیکھا سبات مین اک عشق کا پہلو ہے نہان
نہ تمہاری کوئی غفلت ہے نہ غفلت میری
غیر پامال کرین اس لئے الطاف ہین یہ
کچھہ نہین ہون تو یونہی ہوگئی شہرت میری
سخت جان وہ ہون کہ مشکل نہین آسکتی موت
اوس سے کمزور نہین عشق مین ہمت میری
یہ بری شکل ہی کام آئی کہ آج آئنہ مین

آئی صحبت مری اسمین ہی غیرت میری
تو نکرنا کہین اعدا سے شکایت میری
اللہ اللہ مرے عشق و وفا کا شہرہ
اپنے کوچہ مین بناتے ہین جو تربت میری
میری تصویر کا دہوکا ہے جہانکو مجہہ پر
ہے تری تیغ کے قبضہ مین شہادت میری
کیا کوئی تازہ ستم بعد فنا یاد آیا
ہنس پڑے دیکھہ کے بیساختہ صورت میری

لیکے دشمن کو وہ آجائین وہین تو کیا ہو
پیٹ بھر جائیگا بھرتی نہین نیت میری
وصل کیا خاک ہو تدبیر جب الٹی پڑ جائے
بات رکھ لے وہ اگر روز قیامت میری
اب نہ چھیڑو کہ مجھے رنج مین کچھ ہوش نہین
خاک مقبول نہ ہو سچ تو ہے طاعت میری
غیر او حسرت خونابہ فشانی توبہ
اس بھری بزم مین دیکھے کوئی خلوت میری
تم مجھے پیار کرو اور محبت سے ہٹو

نہ بتانا نہ بتانا کہین تربت میری
ولولے دل مین یہان شوق وہان دامنگیر
تو پسند آئی تو کیا غیرت میری
لیکے دشمن سے اوسے جلد کہین چاک کرو
بس مرے دل ہی مین رہنے دو ٹکا بیٹھی ہی
نہین ملتا ہے مری عرض تمنا کا جواب
کیا ہوس مین بھی ہے تاثیر محبت میری
نہ پڑھو فاتحہ یہ سب ہین شہیدان وفا
ابھی آجائیگی مجھپر ہی طبیعت میری
ایخدا مجھپہ ہی آجائے طبیعت میری

یہ بھی کچھ ساغر و مینا و سبو ہے ساقی
پھر نہو وصل یہ تقدیر یہ قسمت میری
مین نہ چاہون کبھی بیداد کا بدلا ہرگز
آگئی آپکی تصویر مین حیرت میری
نہ لگے دل تو ہر اک کام بگڑ جاتا ہے
چپ شب وصل مین تکتے ہین یہ صورت میری
جس سے کہتا ہون وہی بات سمجھتا ہے یہان
آپ ہر قبر ہی کو جانتے تربت میری
ہوکے عاشق نہ کہین صدمہ جانکاہ سہون

احسان - سحربیان - جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خانصاحب بہادر ہمشیرہ زادہ و خویش حضور انور دام اقبالہ خلف الرشید مفخر الامرا ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اللہ خانصاحب بہادر صفدر جنگ مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مورث اعلی ریاست ٹونک - شاگرد رشید جناب صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق - مولف نے تاریخ ولادت صاحبزادہ صاحب موصوف یہ کہی ہے

بشکوی سردار والا نژاد
شد احسان سعد کہ پورے بزاد
چو کرد آبرو فکر تاریخ سال
کہ ماند بعالم بطور مثال
بیک مصرع و گفت تاریخ آن
بلند اختر و اشرف خاندان
۱۲۹۶ھ

انکے کلام کا یہ رنگ ہے تصویر کا یہ ڈھنگ ہے - غزل طرح

تو زمانے کو جتا بات دے قسمت میری
بس یہی سمجھو کہ تمپر سے طبیعت میری
دل مضطر کو ہو تسکین یہ ممکن ہی نہین
منہ سے چونک کے وہ ٹوٹی ہمت میری

دیکھتا ہون کہ جہانکو ہے شکایت میری
کیا مرے ملنے نہ ملنے کی نہین ہے پروا
تم سے بیچین یہ آلے جو طبیعت میری
رنج سے میرے بہت رنج اوٹھانے ہونگے

خیر مین کیا کہون تم سے تو ہے حالت میری
لطف دیتی ہے مجھے صرف محبت میری
خواب مین بھی نہ جتانا وہ محبت تیری
نہ مکدر کرے اورونکو کدورت میری

ہو رسائی جو جہان مشکلِ حصولِ مطلب
یون نہین کہتے ہو ملین نہ محبت میری
یون تو ہر حال مین ہے خاطر دشمن پہ نظر

آئی اور آئی کہان ہای طبیعت میری
اب سنبہالے سے تمہارے بھی نہ سنبہلینگے کبھی
امتحان کے لئے ہوتی ہے مروت میری
کام آجائیگی اک روز یہ شہرت میری

بیوفائی کہین بنجائے نہ آئین سے یہ ڈر
اپنے وعدہ پہ وہ لیتے ہین ضمانت میری
منت بدنام نہین ہونین جہائین احسان

حنیف ـ مخزن مضامین لطیف جناب صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر خلف شمس الامرا النظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ ابن جناب صاحبزادہ نصیر محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مبرور عمر ۲۴ سالہ شاگرد حضرت بسمل و مضطر خیرآبادی - اچھی طبیعت ہے اوسیر یہ صورت ہے

غزل غیر طرح

ہمین ہین ناتوانِ عشق صورت دیکہنے والے
قیامت مین تو لاکہون ہونگے صورت دیکہنے والے
ہمارا دل نہ دیکہین اسکا ایسا مول ہی کیا ہی
ذرا شکل اپنی دیکہین میری صورت دیکہنے والے
ذرا ہشیار اے دل آج تیرا امتحان لینگے
کئے ہین بند آنکہین تیری صورت دیکہنے والے
مری رسم وفا کا نام کیا دہرنے کو آئے ہین

اودہر تو دیکہہ اپنی نزاکت دیکہنے والے
یہ شغل خود نمائی پہر سہی پہلے یہان آکر
اگر دیکہین تو دیکہین اپنی ہمت دیکہنے والے
یہ دونون کان ہین تیری باتین سننے والے ہین
محبت مین تماشائی محبت دیکہنے والے
تماشا میری حیرت نے دکہایا آئینہ بنکر
ذرا عادت تو دیکہین اپنی عادت دیکہنے والے
حنیف ایسے کہانکے آپ صورت دیکہنے والے

وفائے وعدہ دیدار کا وہ کون موقع ہی
ہمارا حال دیکہین اپنی صورت دیکہنے والے
وہ بولے نامہ بر سے آئنہ دیکر کہ یہ لیجا
یہ دونون دیدۂ تر تیری صورت دیکہنے والے
تجہے دیکہا تو اب کچہہ دیکہنے کو جی نہین ہوتا
مرا منہ تک رہے ہین اپنی صورت دیکہنے والے
وہ کہتے ہین تقاضہ حیرت دیدار کا سنکر

وفا ـ فصاحت انتما جناب صاحبزادہ محمد حسن خانصاحب بہادر خلف اصغر خاص الامرا اعتماد الملک جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ ابن جناب صاحبزادہ فیض محمد خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان ـ شاگرد جناب سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندر آبادی جلیلہ جلیل صدر ریاست ٹونک تلمیذ مولف ـ صاحبزادہ صاحب موصوف سنہ ۱۲۸۴ ہجری مین تولد ہوئے ہین انکی تصنیف سے دو دیوان ہین ایک بزبان فارسی دوم بزبان اردو شعر گوئی مین پختہ کار ہین یہ انکے اشعار مین تصویر سے ظاہر فراست ہے دیکہئے یہ صورت ہے ـ

غزل غیر طرح

یہ کیا کہا کہ جائیے ایسا نہین ہون مین
انداز کہہ رہا ہے اچہوتا نہین ہون مین
ہان ہان شرہ تو پاک ہی الفت مین ہے مگر

انسان ہون حضور فرشتا نہین ہون مین
پیدا ہوا ہون خاک اڑانے کے واسطے
سمجھی ہو کیا یہ ناز کسیکا نہین ہون مین
ملتا ہون تم سے خاک مین ملنے کے واسطے
در پر پڑا ہی رہنے دو پروا نہین ہو نہین
میرا عدم وجود سراپا خیال ہے
اوس تیکھی نظر کا اشارا نہین ہو نہین
یہ سب سہی کہ مجھپہ بھی اوٹھتی ہین اونگلیان
آجاؤن محفل مین آپکی ایسا نہین ہون مین
کیون دل کے ساتھ مجھکو ملاتے ہو خاکمین

مین تو وہی ہون پر مری حالت نہین ہو وہ
جھونکا اگرچہ باد صبا کا نہین ہون مین
تم ایک بوسہ دیکے اوڑ گئے تھے بولا کہ بار
گرنے کی جستجو ہی سنبھلتا نہین ہون مین
بالکل غلط گمان ہی بیجا خیال ہے
ہون اسطرح جوانین کہ گویا نہین ہو نہین
وہ عہد توڑتے ہین تو کہتا ہی اون سے عہد
لیکن تمہاری طرح تو رسوا نہین ہون مین
مین دیکھتا ہون دیکھنے دیتا نہین تمہین
ملنے کی آس آس کا نقشا نہین ہون مین
کیا کہہ رہا ہی کچھ بھی سمجھتا نہین ہون مین

کسکی جبین پہ پڑ کے ہوا جنبا نہین ہو نہین
بزم جہان سے وحشت اوٹھاتی ہی کیون مجھے
دل دیکے ایکبار اوگھٹتا نہین ہون مین
کیا فائدہ ہے مجھکو اوٹھاتے ہو کس لئے
دم بھو کا کرون حضور سے ایسا نہین ہو نہین
دل کہہ رہا ہی غم سے نہ رکھہ مجھکو بیقرار
کیون توڑتے ہو مجھکو کھلونا نہین ہو نہین
الفت کبھی جتاؤن تو ملتا ہے یہ جواب
پھر کیا ہون گر حضور کا پردا نہین ہو نہین
کرتا ہون عرض حال تو کہتے ہین وہ وفا

شمیم - ہمزبان نسیم جناب صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد منیر خانصاحب مرحوم نواسہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ عمر تخمیناً ۵۵ سالہ - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف شعر بہت کم فرماتے ہین بخاطر احباب گاہے ماہے کہنے کا اتفاق ہوتا ہے یہ رنگ طبیعت ہے یہ تصویر کی صورت ہے - غزل غیر طرح

چمن ہو گل ہو قمری نغمہ زن بلبل غزلخوان ہو
کہ جسکو دیکھکر گل کھائے گل گل شمع سوزان ہو
سنوارو زلف کو اپنی دکھاؤ حسن جوبن کا

گلستان مین چتر سر ہون ہم لعل وہ جان جانان ہو
ہمین بھی وصل جانان کی ہوائین اب تو آتی ہین
کبھی تو مطمئن اپنی بھی یہ خاطر پریشان ہو
شمیم اپنے بھرین دن محتسب نادم پشیمان ہو

بھرے وہ پھول کی ساقی پیالے ہوئے تر گلشن
در میخانہ وا ہو جشن جمشیدی کا سامان ہو
الٰہی ساعد جانان گلے کا ہار ہو جائے

صابر - برانواع سخن قادر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد امان خانصاحب داماد و برادر زادہ اشرف الامرا اعتقاد الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ عمر تخمیناً ۲۰ سالہ شاگرد مولف - صاحبزادہ صاحب موصوف گاہے ماہے شعر فرماتے ہین یہ اونکا کلام فصاحت التیام ہے

کم نگاہی سے تری ہو گئی شہرت میری
سینہ چھپانے سے ترے کھل گئی الفت میری
روز وصلت سے جو بدلی شب فرقت میری

آئین وہ غیر سے جانے یہ مصیبت میری
آپ ہی حضرت دل ہین کوئی طرفہ معجون
پاس ہے [illegible] ہی دہر مین عزت میری
خاک تژین کا اثر نہین اسو یہ ستم
تیغ قاتل کی زبان پر ہے شہادت میری

راتدن یار کا رہتا ہے تصور ان مین
آپکی مہر سے اچھی ہے طبیعت میری
چال کیون بھولتے ہو جو چلتے ہین [illegible] کی چال
قد آدم ہے مجسم یہ کدورت میری
وصف جس منہ سے وہ کرتے تھے مرا اے صابر

کیون کرین لوگ نہ آنکھونکی زیارت میری
پاس آنے سے مرے آپکو آتی ہے جو عار
غیر اڑا سکتا ہے کب طرز محبت میری
کیون لگا کر مین لہو جاکے شہید نہین ہون
اب اوسی منہ سے وہ کرتے ہین شکایت میری

افسر - سرتاج فرق اقبال برتر جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خانصاحب کہ نبیرہ خلف اشرف الامراء عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ داماد حضرت امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ - سنہ ۱۲ سالہ شاگرد مولف - کبھی کبھی حسب استدعائے بعض بعض احباب شعر گوئی کا اتفاق ہوتا ہے ورنہ مدتون شعر سخن کی طرف ملتفت ہی نہین ہوتے - صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ کلام پر تنویر ہے یہ شباب کی تصویر ہے - غزل طرح

تم جو بدلے تو بدل جائیگی حالت میری
شرم تیری تجھے اور مجھکو مروت میری
کیون شب وصل پریشان ہو ذرا دیکھو تو
اب تو جائیگی تم سے یہ مصیبت میری
دیکھ کر دیگی یہ بدنام جہان دونون کو
آپکو پہرا سی منہ پر ہے محبت میری

غم سے کچھ اور ہی ہو جائیگی صورت میری
زلف کی یاد کسی کی نہین آتی ہے اگر
ہین وہی ہون مری صورت ہی سیرت میری
یار برتجبہ سے جو خط لیکے گیا چاک اوسنے
دشمنی تیری تجھے مجھکو مروت میری
دیکھکر تمکو وہ حیران ہوا اے افسر

مانع وصل ہے دونونکو شب خلوت مین
کیون پریشان ہوئی جاتی ہے طبیعت میری
جز خدا کوئی نہ ٹالے گا بلا یہ سر سے
میری تقدیر یہ لکھا مرا قسمت میری
شکوہ جور یہ ہر بار یہ کہنا اون کا
آئنہ ہوگئی اوس شوخ پہ حیرت میری

رنگین - مضامین آفرین جناب صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان بہادر مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت سنہ ۱۲۷۹ ہجری ہے اولا صاحبزادہ صاحب نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر اکتساب فن شاعری کا شوق کیا چند روز کی مشق مین اس فن کو بہی حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کر لیا یہ نتیجہ طبع ہی صورت کی یہ ضخم ہے

قائم اک شکل پہ کیونکر ہو طبیعت میری
موت آنے کی شب غم آکے عیادت میری

شان ہفتاد و دو ملت ہے محبت میری
ذلتین دیجئے محفل مین نہ دیکر دشنام

اوسکے دیکھی نہ گئی جبکہ اذیت میری
پاس الفت ہے تو کچھ کیجئے عزت میری

عشق کیا شی ہو سمجھ مین نہین آتا کچھ بھی
ورنہ جو شکل ہو انکی وہی صورت میری

حسن کیا چیز ہے جس پہ ہو طبیعت میری
عہد طفلی مین یہ کہتی ہو کسیکی شوخی

دلکشی ان مین نہ جانا یہ ایسی کیون ہے
شعلہ بن جائیگی اک روز شرارت میری

قم عیسی کا اثر رکھتے ہین نالے رنگین
عشق سے دہر مین قائم ہو کرامت میری

شیدا۔ مذاق انتا جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جنرل لشکر خیر بیکر حضور پر نور دام اقبالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ١٢٨٣ھ ہجری ہی۔ صاحبزادہ صاحب نے درسیہ کتابین مولف سے پڑہکر خط نستعلیق کی مشق کی اور خط عربی کی اصلاح جناب مولوی احمد نور خانصاحب خوشنویس خط عربی شاگرد رشید حضرت میانجی عبد اللہ صاحب رامپوری سے لی۔ حسب فرمائش بعض احبای صادق الوداد کبھی شعر بھی فرما لیتے ہین اچھی طبیعت ہے یہ نتیجہ طبع کی صورت ہے۔ یہ صورت تصویر پر تنویر ہے۔

نقش تسخیر حسینان ہوئی تربت میری
لی خبر کس نے بتاؤ شب فرقت میری
ایسے ویسونکی سنون کس لیئے ایسی ویسی
پونہچی کس شان پہ ہے شان محبت میری

بعد مرنے کے کھلی سب پہ محبت میری
تاؤ کاغذ کی ہمیشہ سبہے ممکن ہی نہین
ایسی کیا اوڑ گئی دنیا سے ہو غیرت میری
پونہچا اون تک ہو مرا تذکرہ ذہن رسا

رنج و غم مین ہوئی ساتھی مری غیرت میری
اشک خطا ونکا مٹائے یہ ہو غفلت میری
چمکا کس اوج پہ ہے اختر حسن دلدار
چل گئی چال رسائی کی بلاغت میری

اونکی زلفون کی طرح دل ہو پریشان شیدا
ایک آفت ہو بلائے شب ہجران میری

سحر۔ سحر اثر جناب صاحبزادہ محمد شفیع خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان بہادر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ١٢٨٥ھ ہجری ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے درسیہ کتابین مولف سے پڑہکر دیگر فنون مثل شناخت وساخت کبوتران پری پرواز و مرغان جنگ باز وغیرہ وغیرہ کما حقہ حاصل کیئے۔ شعر اردو کم کہتے ہین بہاکا زبان مین اچھی مداخلت رکھتے ہین چنانچہ یہ رنگ طبیعت سے

ٹہمری راگنی تلک کامود

آستائی شروع تال تیسری سے

پیا بن تڑپت ہون دن رتیان

انترہ خالی تال سے

اون بن جیا گھبراوے چین نہین آوے - کاسے کہون ہین سکی ری اپنے من کی بتیان

انترہ خالی تال سے

نس اندھیاری کاری جیارا ڈراوے - سحر پیا پردیس سدہارے - جاکی کہو کوئی اتنی عرجوا -

دہرکت ہین موری چھتیان

ٹھمری

استائی شروع خالی تال سے

جاؤ جی ستیان تم نپٹ اناری رے | باتین نہ بناؤ بہولی بہولی پیاری پیاری رے

انترہ خالی تال سے

پیت کی ریت تمہے سمجھت ناہین | سکر جتن کرین ہاری ہاری رے

انترہ خالی تال سے

سحر پیا تم کاہو کی نہ مانو | سب سکھیان سمجھائین نیاری نیاری رے

ہوری

استائی شروع خالی تال سے

موری رنگ سے بہجوئے ڈاری سگری چنگ

شروع تال سم سے

لیسو چل تہے کیوا ایسو ناتہی جانت - تمکو شیام سندر

انترہ خالی تال سے

سحر پیا تم سے ہوری نہ کہیلون - جات رہے اجی دیکھو مور مندر

ملار

استائی شروع خالی تال سے

آئی گھٹا جھوم ات پیاری پیاری | کاری کاری بادل چہائے چمکے دامنی نیاری نیاری

انترہ خالی تال سے

ہا کہات واکے پتیاں پرت ہون ۔ بار بار وا کی منتی کرت ہون

انترہ خالی تال سے

سحر پیا موری مانت ناہین ۔ تو ہی سکھی سمجھاری جاری ۔

خوش گفتگو جناب صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب عرف چھٹن صاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد یار خانصاحب بہادر مرحوم جنرل فوج ظفر موج حضور پرنور دام اقبالہ ۔ صاحبزادہ صاحب ممدوح ۱۲۸۰ھ ہجری مین تولد ہوئے ہین ۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر شعر و سخن کیطرف توجہ کی چند روز مین کیا سے کیا ہو گئے انکا ایک دیوان مکمل موجود ہے مگر ابھی تک انطباع مفقود ہے کلام کا یہ رنگ ہے تصویر کا یہ ڈہنگ ہے

غزل طرح

روز افزون ہے ستم پر بھی محبت میری
چل گئی چال کسی دن جو نقاہت میری
تا قیامت جو نہ بر آئے وہ ہے میری مراد
تو ڈبوتی ہے عزیزو مجھے چاہت میری
درد اوٹھتا ہے تو پہلو مین یہ دل بیٹھتا ہے
قابل داد ہے مانی یہ نقاہت میری

بردباری نے بگاڑی ہے یہ عادت میری
گوشۂ دل مین جو بیٹھا تو نہ نکلا باہر
حشر تک جو کہ نہ نکلے وہ ہے حسرت میری
ہون وہ کم ور کہ رہا وصل کے دن بھی یہ خیال
اور گہٹتا ہے تو بڑہتی ہے نقاہت میری
روز سنتے ہین مکرر مری تقریر کو وہ

تیرے قدمون سے کبھی سر نہ اوٹھائے دیگی
او کماندار بنا تیر ہی حسرت میری
دل سے اوس یوسف ثانی کا نہین جاتا عشق
آج کس جا پہ رہیگی شب فرقت میری
ساتھ تصویر کے مین خود بھی کھنچا جاتا ہون
نقش تسخیر ہے ای آرزو لکنت میری

اشرف برادرزادہ حضرت شرف جناب صاحبزادہ اشرف احمد خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان صاحبزادہ صاحب موصوف آخر ۱۲۸۵ھ ہجری مین تولد ہوئے ہین چنانچہ مولف نے حسب ایماے پدر بزرگ رمولود مسعود ۔ اشرف احمد خان ۱۲۸۵ اسم تاریخی تجویز کیا انہون نے درسی کتابین مولف سے پڑہکر چند روز مشق سخن کی یہ نتیجہ طبع کی صورت ہے ۔ غزل طرح

ایکدم وہ جو خبر لین شب فرقت میری
نور رحمت سے بدل جائیگی زحمت میری

آٹھ آٹھ آنسو دل کیون نہ رولائے حسرت میری
دل سے ہے دل کو جو لاگ اوسی وجہ سے اب

منفعل ہے جو گنا ہونپہ ندامت میری
بڑہ گیا رنج ترا گھٹ گئی الفت میری

ہاتھ وہ کب کمر پر نہین کرتے ہین خرام
تنگ حسرت سے ہر ایک شب وصلت میری

روپ بدلے ہوئے پھرتی ہے نقاہت میری
ایک مدت سے مین زندان الم مین ہون اسیر

اختر بخت چمک پر ہے برنگ خورشید
خیر سے آکے بڑہائے کوئی منت میری

آئی اشرف رخ گلرنگ کی جو مین یاد
کھل گئی صورت گل اُد طبیعت میری

ظہور - کلامش نور علی نور جناب صاحبزادہ ظہور احمد خانصاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خانصاحب بہادر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خانصاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف ٹونک مین تولد ہوئے ہین انہون نے ابتدائی کتابین مولف سے پڑہکر شعر گوئی کیطرف توجہ کی مگر گاہے ماہے شعر کہنے کا اتفاق ہوتا ہے انکا کلام فصاحت انضمام ہے - غزل طرح

کہتے ہین ضعف مین وہ دیکھہ کے حالت میری
خیر خواہون پہ مصیبت ہے مصیبت میری
توبہ توبہ یہ کوئی قبلہ حاجات ہین بت
کس قیامت کی بلا خیز ہے شامت میری

آپنے خوب اوڑائی ہے نزاکت میری
جیسے کو تیسا زمانے مین ہے مشہور مثل
بندہ رکھیگا وہ اللہ نہ حاجت میری
بولے شوخی سے پریوش جو کہا مینے انہین

جگر و دل پہ مرے آگئی آفت میری
جھوٹ وعدہ ہے ترا جھوٹی ہے منت میری
یان ہر دم عشق قد و گیسوی جانان سے ملا
اونہہ یہ ری کیا ہے کہان اسمین شرارت میری

اون سے کرتا ہے سفارش دل ریشہ ظہور
مدعی دیتا ہے خود آکے ضمانت میری

عیش - کلامش چون عیش جناب صاحبزادہ محمد عبد الشکور خانصاحب خلف الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبد الغفور خانصاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خانصاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد مکان - صاحبزادہ صاحب موصوف سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین تولد ہوئے ہین شاعری مین حافظ عالمگیر خان کیف کے شاگرد ہین - یہ طرز کلام ہے - غزل طرح

روز کمبخت بدل دیتی ہے حالت میری
او سنکے جاتے ہی لو زر جاتی ہے صورت میری
اک تری زلف کے اندہیرنے دور ائین کہیں
مین لبشرہ کہ نکلتی ہے محبت میری
بنکے آنسو شب غم دل سے لہو ہی نکلا
کسنے کی کون ہے دو کیا ہے شکایت میری

یہ فلک ہے کہ زمانہ ہے کہ قسمت میری
میری الفت سے ترے ظلم کا جی بڑہتا ہے
ہے شب وصل عدو کی شب فرقت میری
سو بلاؤ نکا نزول ایک دل زار پہ ہے
کس بُرے وقت مین نہ رہی حسرت میری
سونیوالے تو سحر ہوتے ہی اٹھتے ہین عیش

وہ مجھے رنج کی تصویر بنا جاتے ہین
اور ترے ظلم سے گھٹتی نہین الفت میری
تو لبشرہ کہ ترا ظلم بھی کار آمد ہے
رشک اغیار ترے جور مصیبت میری
تم نے کیون مان لیا کیون تمہین باور آیا
حشر کی نیند مگر سوئی ہے قسمت میری

یاس - براعت اساس جناب صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خانصاحب صابر ابن جناب صاحبزادہ محمد امانخان صاحب ابن خانصاحب بخشی محمد زمانخان شاگرد مولف عمر تخمیناً ہفتدہ سالہ - کتب درسیہ مولف سے پڑھکر آجکل محکمہ فوجداری کی کارروائی سیکھتے ہین - شعر گاہے ماہے کہتے ہین یہ طرز تقریر اور یہ تصویر ہے - غزل طرح

عشق مین ناصح نادان یہ شکایت میری
وہ بھی دیکھے کبھی یارب یہین صورت میری
مین ہی تو جاتا ہون اغیار سے ملنے ہر شب
اپنے مطلب کی ہی ہشیار یہ وحشت میری
آپ روپوش ہوگیا کہ جہان ہی پنہان
بر سر خاک ہو کیا خاک یہ تربت میری

تری عادت ہی تری میری طبیعت میری
دین وہ کاندہا مری میت کو یہ امید نہین
تم ہی تو کرتے ہو ہر روز شکایت میری
بعد مردن بھی رہا ساتھہ مرے تربت مین
میری آنکھون سے بھی معدوم ہی صورت میری
فرط شادی سے کہین جان نہ نکلے شب وصل

آج جسطرح مین تکتا ہون کسی کی صورت
جیتے جی جب نہ نکالی کوئی حسرت میری
دل ٹھہرتا نہین اوس در کے سوا اور کہین
کی غم یار نے اس درجہ رفاقت میری
ہستی تار نظر سے بھی ہون پنہان مین زار
کہ ترقی پہ ہی اے یاس یہ حسرت میری

حمید - کلامش قابل دید جناب صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خانصاحب مرحوم تخلص رسا ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد بخت بلند خانصاحب مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس - عمر ۲۳ سالہ افسوس صاحبزادہ صاحب موصوف کے والد ماجد نے عین شباب مین سفر آخرت اختیار کیا - بنا بر ناظرین قیافہ شناس اونکی تصویر ذیل مین درج ہے اور اونکا کلام بسبب نایابی کے نایاب ہوگیا ہے - غزل نعتیہ غیر طرح

مومنو فکر فنا کر لو بقا سے پہلے
عشق احمد مین عجب کیا ہی جو ہوتا شیر
مہر احمد نہین جبتک نہین ایمان کامل

وہی زندہ ہین کہ ہان جو فنا ہی پہلے
کہین پہنچ جاؤن مدینہ مین قضا سے پہلے
چاہیئے حب نبی عشق خدا سے پہلے

عاشق شیفتہ ہون اوس شہ والا کا مین
اب یہ حالت ہی کہ بیتاب ہوا ہوتا ہی
لب پہ پیاسے تھے یہ کاش کہ کریں تو خونبیر

نور جسکا کہ بنا نور خدا سے پہلے
دلکو تہا چین مدینہ کی ہوا سے پہلے
کوئی آیا بھی تہا مجھہ آبلہ پا سے پہلے

نعت احمد جو لکھی خلد مین جائیگا حمید
قصد بادشہ ہر دو سرا سے پہلے

زار - فصاحت شعار صاحبزادہ احمد نور خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جنرل افواج ریاست ٹونک شاگرد مولف - عمر ۱۶ سالہ - زبان انگریزی مین اچھی مداخلت ہے انکے کلام کا یہ رنگ ہی تصویر کا یہ ڈہنگ ہے - غزل نعتیہ غیر طرح

رسول پاک کی جو یاد مین آنسو بہاتا ہے
سویدا ان کے صورت مہر کی جلوہ دکہاتا ہے

وہی تو شعلۂ نار جہنم کو بجہاتا ہے
بلا شک وہ ہی مقرون اجابت ہو دعا ایسی

خیال روی پاک مصطفے جس دل مین ہی ہر دم
درود پاک کے جو ساتھہ ہاتھہ اپنا اوٹھاتا ہے

نکیوں عشق رسول اللہ سے ہوں مشکلیں آساں
جو پروانہ کی صورت آپ پر لیکر جلا آتا ہے

یہ وہ شعلہ ہے جو خرمن گناہوں کا جلاتا ہے
روان ہے آپکا دریای فیض و کرم ایسا

او سے شمع تجلی کا نظارہ برملا ہوگا
کہ ہر نزہت فزا ہر پھول غنچہ مسکراتا ہے

او سے ای زائر حاصل ترا دیدار ہوتی ہے
رسول پاک کے جو آستان تک بار پاتا ہے

انور۔ متانت مظہر صاحبزادہ محمد انور خان خلف جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خانصاحب اسسٹنٹ جنرل فوج حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ۔ شاگرد مولف عمر ۱۴ سالہ۔ انکا یہ کلام اور تصویر ہے۔ غزل نعتیہ غیر طرح

دل کو خیال روی شہ دوسرا ہوا
محبوب ذوالجلال لقب آپ کا ہوا
احکام دین پاک سے تہی کچھ نہ آگہی

محسود مہر و غیرت بدر الدجے ہوا
عشق جناب سید عالم ہوا جسے
دین کیطرف وہ قبلۂ دین رہ نما ہوا

روز ازل سے آپ ہین مختار دو جہان
خاطر سے اوسکی دور غم ما سوا ہوا
انور جو روی پاک نبی پر ہوا فدا

زنگ ہوس سے آئنہ دل صفا ہوا

حافظ۔ بکلام ربانی محافظ۔ صاحبزادہ حافظ محمد واجد نور خان خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب شیدا شاگرد مولف۔ عمر ۱۴ سالہ۔ انکا یہ کلام اور یہ تصویر ہے۔ غزل غیر طرح

ترا گیسو جو خم در خم نہوتا
گذرتی زندگی عیش و طرب مین
جو ملجاتی دوائی وصل جانان

ہمارا حال یون برہم نہوتا
جو عقبیٰ مین دل پر غم نہوتا
تو دل اپنا مریض غم نہوتا

قیامت تھی اگر صبح شب ہجر
تو دیتے تم سے گر ناقدر کو دل
نہ بھرتا زخم تیغ فرقت یار

طلوع نیر اعظم نہوتا
تو یون رتبہ ہمارا کم نہوتا
جو حاصل وصل کا مرہم نہوتا

اگر خواہان نہوتا اونکا حافظ
تو شیدا اونپہ یون عالم نہوتا

نور۔ سراپا شعور صاحبزادہ محمد حبیب نور خان خلف جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا شاگرد مولف عمر ۱۲ سالہ یہ انکا کلام ہے یہ تصویر ہے۔ غزل غیر طرح

تمہارا دہیان جو ہر دم نہوتا
نہوتا ایک پیر گر ایک کو فضل
مزا کچھ وصل کا ہونا نہ حاصل

تو حسن لینے ہمارا دم نہوتا
سکندر کوئی بیش و کم نہوتا
اگر فرقت کا درد و غم نہوتا

نہوتی آدمی کو عیش کی قدر
جو دنیا یار جام می شب وصل
نہ رہتی جان نتھین یان شب ہجر

اگر پیدا جہان مین غم نہوتا
تو ہر گز کم اوس سے جام جم نہوتا
اگر مونس تمہارا غم نہوتا

نہوتا راز دل ای نور افشا
رودن گر اشک چشم نم نہوتا

صابر۔ کلامش نادر جناب صاحبزادہ محمد صابر علی خانصاحب وکیل ریاست ہذا متعینہ رزیڈنسی جیپور خلف جناب صاحبزادہ محمد مختار علیخان صاحب مرحوم رامپوری خسر جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ عمر ۳۰ سالہ شاگرد و برادرزادہ سرآمد شعرای مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ صاحب دیوان۔ ماشاء اللہ عجب رنگ ہی سخن کا طرفہ ڈھنگ ہے غزل طرح

اوج پر ہے بہر و عشق مین نحوست میری
ہوبہو صورت دلدار ہے صورت میری
صورتِ عکس وہ بنکر مرے دل مین بیٹھے
ملتی جلتی ہے مرے یار سے عادت میری
بیقرار آپ کی صورت نے کیا ہے مجھکو
ورنہ کب تہی یہ مجال اور یہ قدرت میری

کہ عیان رنگ شفق سے ہے شہادت میری
سحر ذخار بنایا کرم ساقی نے
روبرو اونکے بنی آئنہ حیرت میری
بے رخی اونکی ہے جب باعث نقص الفت
آپکو رکھتی ہے بے چین محبت میری
عینیت غیر مین پیدا ہوئی آخر صابر

پونچھی ہے فیض تصور سے یہ حالت میری
ورنہ ہے قطرۂ ناچیز حقیقت میری
بے خبر مجھسے ہے وہ اپنے سے مین بیگانہ
شکوۂ یار ہے پہر عین شکایت میری
اضطراب دل مضطر نے بنایا گستاخ
دشمنِ غیر ہیا ننگ ہوئی غیرت میری

خاور۔ سخن پرور جناب صاحبزادہ محمد مجید اللہ خانصاحب خلف الرشید جناب صاحبزادہ بخشی صلح محمد خانصاحب مرحوم عمر ۲۹ سالہ۔ صاحبِ دیوان۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا مین حضرت تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی شاگردی اختیار کی بعد انتقال اون کے سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کے شاگرد ہوئے۔ ماشاء اللہ طبیعت کیا مضمون خیز ہے دیکھئے یہ کلام کیا فصاحت انگیز ہے۔ غیر طرح

دیر تک پہر سے سرہانے رہا قاتل میرا
کہ ہوا افسانۂ غم سننے کے قابل میرا
ایک کو دو بہت اور دو کے لئے چار بہت
تم سمجھتے ہو نہین کوئی مقابل میرا

کہ کرے کوئی وصیت مجھے بسمل میرا
نشتر غم تجھے کیون اس سے خلش ہے ہر دم
سواد ایئن ہین اودہر اسطرف اک دل میرا
صیدِ خائف ہون گذرتا ہے گمان صیاد

ایک شب پاس بلاکر مجھے تم بہی تو سنو
نہ تو پہوڑا نہ کوئی آبلہ ہے دل میرا
آئنہ تمکو دکھاکر مین کرون گا نادم
دل اوڑا دیتی ہے پرواز عنادل میرا

حضرتِ خضر کا لون کس لئے احسان خاور
جبکہ ہو غوث جہان رہبر کامل میرا

ضبط۔ معدن کلام باربط جناب صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خانصاحب مصنف دیوان خونابۂ خیال خلفِ اصغر جناب صاحبزادہ محمد عظیم اللہ خان صاحب عرف بنی میان۔ عمر ۳۱ سالہ۔ انہون نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری مین نوابصاحب محمد سیف الدین خانصاحب سیف کی شاگردی اختیار کی اور اپنا تخلص حسبِ برونرن سیف رکھکر غزلیات پر

اصلاح لی - بعد ازان حضرت سنیت نے اپنے اوستاد سر آمد شعرا مستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی کی خدمت مین انکو تفویض کر دیا پھر انہون نے اپنا تخلص تبدیل کر کے ضبط تخلص رکھا کیا کہنا اچھی طبیعت ہے - یہ رنگ سخن کی صورت ہے -

دور ہو شیشۂ دل سے جو کدورت میری
مین وہ مجنون ہون کہ لیلیٰ کو ہی چاہت میری

بزم دشمن مین بلایا پئے تعزیر وفا
ابھی بن جائیگی بگڑی ہوئی قسمت میری

دم ہی آنکھون سے گران دید رخ قاتل مین
کھب گئی ہے تری آنکھون مین مروت میری

آکے دو پھول چڑہا جاؤ کسی دن تم بھی
بیکسی ڈہونڈتی پھرتی رہی تربت میری

ناتوانی سے مین ہون عاشق معشوق مزاج
جھوٹی قسمونکی ہمیشہ سے ہے عادت میری

غیر پھر غیر ہین بدنام کرینگے تم کو
دیکھ لین حضرت واعظ جو کرامت میری

واہ مین وادی جہان گذران مین آنکھین
داور حشر کے آگے ہے شکایت میری

جادو گستر ہو پری بن کے طبیعت میری
سیبھی دہلیز پہ سمجھائے قناعت میری

آخر کار پڑی اونکو ضرورت میری
تنگ اتنا نکر اے کشمکش غم مجھکو

بیکسی دیکھ نکلتی ہے وہ حسرت میری
دل مرا چشم فسون ساز سے کہاتا ہے ربط

کہ مرادونکا محل آج ہے تربت میری
درد الفت سے ہوا ہے یہ مری رنگ ضعیفی فرق

غش نہ آجائے تمھین دیکھکے صورت میری
عاشقون سے کمر یار کا ایما ہے یہی

یاد آئیگی پس مرگ محبت میری
آتے ہی فصل بہاری گل تازہ یہ کہلا

کیون تماشا گہ عالم نہ ہو حیرت میری
باغ عالم مین اوڑائی ہے دم نالہ کشی

چشم جانان ہے ہوا خواہ محبت میری
پاؤن اس حرص کے ٹوٹین جو بدولت میری

ہاتھ رکھنے دو نہین سر پہ برائی سوگند
دل سے گھبرا کے نکلجائے نہ حسرت میری

نازنے سرمہ کو دریردہ کیا ہے بدنام
نگہ شوخ سے ملتی ہے طبیعت میری

کی ہوئے پر بھی مری خاک صبا نے برباد
رنگ کے ساتھ بدلجاتی ہے صورت میری

خوگر وعدہ خلافی تو نہین آپ کی خو
ملتی جلتی ہے رگ جان سے نزاکت میری

بزم رندان مین کرین دست سبو پر بیعت
لے اوڑی مجھکو پری بنکے طبیعت میری

دیکھنا اوس بت کافر کے جگر کو واللہ
بلبل زمزمہ پیرا ہے فصاحت میری

عوض ضبط وہ کہنے لگے رسوا مجھکو
رفتہ رفتہ یہ ہوئی عشق مین شہرت میری

شائق - مطبوع خلائق جناب صاحبزادہ محمد یوسف علیخان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان صاحب قلعہ دار قلعۂ اسیر گڈھ ریاست ٹونک عمر ۲۵ سالہ - صاحب دیوان - شاگرد حضرت عاشق - بشکل نام خود طبیعت بھی حسین ہے دیکھئے کلام کیا متین ہے - غزل طرح

غیر کو ہنس کے جتاتے ہین محبت میری
کسقدر پیار سے کرتے ہین شکایت میری

مجھسے کہتے ہین کوئی شعر سناؤ اپنا

دیکھتے ہین اسی پہلو سے طبیعت میری
نہ گیا دل سے نہ یہ جائیگا ارمان تیرا
انجمن ہی کے برابر ہے یہ خلوت میری
نہ گھٹائے سے گھٹے گا کوئی ارمان میرا
بات بگڑے کہ بنے روز قیامت میری

ناامیدی نہ سہی رشک و عداوت نہ سہی
کبھی نکلی ہے نہ نکلے گی یہ حسرت میری
دل گیا جان گئی شوق گیا رنج گیا
نہ مٹائے سے مٹے گی کوئی حسرت میری
مین تو شائق ہون فقط آپ یہ کسنے کہا

سو بلاؤن سے سوا ہے شب فرقت میری
آپ مین شوق ہے ارمان ہے تنہائی ہے
دیکھئے جائے کہ رہ جائے محبت میری
کچھ ہو کہنا ہی پڑیگا مجھے اونکی سی زبان
توبہ توبہ جو ذرا بھی ہو طبیعت میری

واقف - رموز سخن راکاشف صاحبزادہ عبدالغفار خانصاحب خلف صاحبزادہ عبدالعزیز خانصاحب مرحوم خلف صاحبزادہ بخت بلند خانصاحب مغفور خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۲۲ سال شاگرد حضرت ظہیر دہلوی - یہ طرز سخن ہے - تصویر کا یہ رنگ و روغن ہے - غزل طرح

کیا برے طور سے آئی ہے طبیعت میری
کہ ٹپکتی ہے نگاہون سے محبت میری
یہ قیامت کی ادا ہے یہ غضب کی شوخی
آرہے آئیگی کبھی تیرے محبت میری
ایسی کمبخت ہلی ہے مرے گھر سے کہ کبھی
رازدان کرنے لگے اون سے شکایت میری
تم ہو برہم گلہ غیر پہ مین رشک سے چپ

دن پہ دن ہائے بدلنے لگی حالت میری
بیوفا کون بنے رشک عدو سے مرکر
چلتے پھرتے وہ ہلا دیتے ہین تربت میری
غیر کے ایک ہی فقرہ مین مجھے کھو بیٹھے
غیر کے پاس نہ پھٹکی شب فرقت میری
دیکھنا رحم بھی آیا ہے تو کب آیا ہے
بیمروت ہے تمہاری کہ مروت میری
بڑھ گئی اور مٹانے سے کدورت میری

تم سے ہرگز نہ چھپے گی کبھی الفت میری
کاش ہو آپکے ہاتھون سے شہادت میری
گھر مین دشمن کے ذرا سوچ سمجھ کے جانا
مہربان اتنی ہی تھی دل مین محبت میری
ہائے اظہار محبت کا برا ہو یا رب
نزع مین کرنے کو آئے ہین عیادت میری
خود پریشان ہے وہ واقف مجھے کرکے پامال

مخزون - بلاغت مشحون جناب صاحبزادہ محمد حسن رضا خانصاحب عرف نواب دولہا صاحب - عمر تخمیناً ۱۹ سال جنرل افواج ریاست رامپور خلف جناب صاحبزادہ احمد رضا خانصاحب عرف پیارے صاحب بہادر خویش حضرت نواب یمین الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف پہلے ایک عرصہ تک مقیم ریاست ہذا رہے اور برفاقت جناب منشی محمد ابراہیم خانصاحب رمز مذاق شعر و سخن اختیار کرکے سرآمد شعرائے مستند حضرت اسد لکھنوی کے شاگرد ہو گئے حسن اتفاق سے مشاعرہ ہذا مین بھی شریک جلسہ ہوئے - اگرچہ اونکی

گرابھی سے یہ رنگ سخن ہے کہ ہر شعر مین قیامت ادا غضب کا بانکپن ہے - غزل طرح

کشش دل سے اوسے کھینچ لے جاہت میری
آئینہ بن گئی اوس شوخ کا حیرت میری
آئینہ دیکھ کے کہتا ہے وہ کم سن مجھ سے
اب وہ اگلی سی یہ صورت ہے نہ سیرت میری
کھیل لڑکوں کا نہین ہے اسے آسان نہ سمجھ
کیا ہی ہین وہ انہین کو ہے محبت میری

ہو شب وصل الٰہی شب فرقت میری
تو بھی ظالم کسی بیدرد کا شیدائی ہے
کون ہے جو تکا کرتا ہے صورت میری
دیکھنا حشر کے دن حشر بپا کر دون گا
بت ناداں یہ طبیعت ہے طبیعت میری
رمز کی بات ہے کہتے ہین وہ یہ مخزون سے

ہر گھڑی دیکھتا رہتا ہے وہ صورت میری
کہ نزاکت نے تری لی ہے نقاہت میری
حال میرا بھی دگرگون ہے تلون سے ترے
ہو گئی فریاد قیامت مین قیامت میری
دیکھ کر مجھکو سر بزم عدو سے کہتے ہین
کہ تمہین یاد بھی ہو گی نہ رفاقت میری

اسد ۔ شیر بیشۂ سخنوری سرآمد شعرا مستند استاد مکرمی جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۲۷ سالہ

جناب موصوف کا حال غزل طرح کے ہمراہ مفصل لکھا جائیگا۔

اوڑی یہ گلشن عالم مین گفتگو میری
کہ روح تن سے کھنچ آئی سوی گلو میری
وہ عندلیب خوش الحان ہون باغ ہستی مین
اوسے بھی ہو تم عیسیٰ سے ہے گفتگو میری
کہا یہ قالب خاکی نے روح سے دم نزع
جہان بھر کے دلون مین ہے آرزو میری
زمین سے تا الفلک ایک ہو کا عالم ہو
تری زبان پہ قاصد سے ہے گفتگو میری
بتو نہ جان خدا کی بلحاظ ایمان سے
برآئے آج الٰہی یہ آرزو میری
بتون کے سامنے کچھ بات بن نہین پڑتی
عبث ہے تمکو نکیرین جستجو میری

کسی مین رنگ ہے میرا کسی مین بو میری
دکھا دے سیف زبانی کا لطف حسن بیان
کہ بلبلون نے اوڑائی ہے گفتگو میری
دکھا دے فصل خزان مین بھی جوش رنگ بہار
نہ مین ہون آج سے تیرا نہ اب سے تو میری
مٹے پہ خاک بھی میری ہو تو وہ اکسیر
نہو بلند جو ستانہ ہاؤ ہو میری
کسی کی تیغ نے دم بند کر دیا ایسا
پڑی ہے دیر مین بھی لاش قبلہ رو میری
نئی طرح سے ہے درد دل و جگر کا بیان
مجھی کو کرتی ہے قائل یہ گفتگو میری
کسی کے وصل کی جتنی مجھے تمنا ہے

ہوئی ہے تیغ جفا کار کیا عدو میری
سخن کے معرکے مین رکھ لے آبرو میری
سنے تو چونک پڑے خواب مرگ سے سحبان
گھٹا نہ دیدۂ خونبار آبرو میری
تمہارے وصل کی حسرت ہے اک زمانے کو
ذبح خوش آب ہو ڈوبے جو آبرو میری
کچھ اس طرح سے بیان ہو کہ رحم اوسے آجائے
کہ سانس رہ گئی آ آ کے تا گلو میری
سمائی شیشۂ دل مین وہ بت پری بنکر
نوائی نے ہے صدائے رگ گلو میری
ملیگا قبر مین مجھ ناتوان کا خاک نشان
الٰہی اوسکو بھی اتنی ہو آرزو میری

رکے نہ دستِ کرم دور ہوے پیرِ مغان
جو وقتِ نزع ہی نیت سبوئے وضو میری
کسی کے قامتِ موزون پہ جان دیتا ہون
یہ چشم بن گئی گویا حبابِ جو میری

شکست پائے نہ یہ بیعتِ سبو میری
رخِ فلک پہ شفق کیون خوشی سے پہول آج
بپا کریگی قیامت یہ آرزو میری
کہان سے لائیگا وہ یہ زبان و کام و دہن

ڈبلے ہیں اشکِ ندامت ہی بنکے آنکہ سے نیل
کہین شہید ہوئی ہو نہ آرزو میری
سرشک اس سے جو تل ہوتے ہی بہتے ہین
اوڑائیگا ہی اگر کوئی گفتگو میری

مٹائے سے وہ کسی کے بہی مٹ نہین سکتی — اسد یہ ہو کہ خدا داد آبرو میری

زاہد سالوس را در کوی عرفان راہ نیست
در دلم صد گونہ درد و بر زبانم آہ نیست
پاس ایمان نیز ملحوظ است در یادِ بتان
خضر راہ و غولِ صحرائی کسے گمراہ نیست

خود نمائی میکند او از خدا آگاہ نیست
نور وحدت سائے از سینۂ زاہد نتافت
ورد لبہا یم کرامی رقت الا اللہ نیست
بندۂ محتاج تو ہستند درویش و غنی

جان بلب آمد ولے باکس نگویم رازِ عشق
سالہا بگذشتہ و بر آسمانش ماہ نیست
ہادی و مضلل بکارِ خویش از حکمِ قضا
جملہ ہستند از گدایانت کدامی شاہ نیست

از کہ خواہم دادِ بیدادِ بتانِ سنگدل — ای اسد فریاد رس ما را بجز اللہ نیست

بسمل - ہم خیال بیدل - ملک الشعر لسان الملک جناب حافظ سید محمد حسین صاحب خیرآبادی سابق میر منشی ریاست ہذا عمر ۴۴ سالہ شاگرد حضرت مولوی منشی عتق سید امیر احمد صاحب امیر مینائی لکہنوی سلمہ اللہ القوی۔ ماشاء اللہ سخن کا عجب رنگ ہے سبحان اللہ کلام کا طرفہ ڈہنگ ہے۔ انکے دو دیوان یکے بزبان فارسی و دوم بزبان اُردو یادگار ہین۔ انکے یہ اشعار ہین۔ غزل غیر طرح

دل ہستی سے جائیگا ہی با عز و شان ہو کر
احد ظاہر ہوا ہی میم احمد مین نہان ہو کر
نہ وقتِ نزع بہی کوئی وصیت کر سکے اون سے
نکل جائے ترا دیوانہ او ظالم جہان ہو کر
بنایا ہی سبو مٹی کا میری بادہ نوشون نے
محبت تیری آئی ہی مرے قالب مین جان ہو کر

کرے نام و نشان حاصل جو بے نام و نشان ہو کر
نہ تیرا ساتہ بعد از مرگ بہی چہوڑونگا او قاتل
رگین ہاتہین جو کہنی تہین گلے مین ہچکیان ہو کر
نہین گر سائبان تربت پہ مجہ بیکس کی کیا غم ہی
رہا یہ مرتبہ خاکِ رہِ پیرِ مغان ہو کر
نہین کروٹ تلک بہی مجہ سے لیجاتی ہی اے بسمل

دکہایا جلوۂ وحدت کو کثرت مین عیان ہو کر
ترے دامن سے لپٹونگا غبارِ ناتوان ہو کر
تماشا گاہِ طفلان و زمین کیونکر نہ بن جائے
مرا دردِ جگر سایہ کئے ہے آسمان ہو کر
جفا و جور کرنے سے کبہی الفت نہ جائے گی
ضعیف اور یہ ناطاقتی ایسے جوان ہو کر

مضطر - سرآمد شعرا ہند - افتخار الشعرا اعتبار الملک مولوی سید محمد افتخار حسین خان بہادر افتدار جنگ - استاد حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ کلکٹر و مجسٹریٹ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک - برادر خورد حضرت بسمل خیرآبادی عمر ۳۲ سالہ صاحب دیوان

شاگرد حضرت امیر مینائی لکھنوی رحمۃ اللہ القوی۔ انکے کلام میں عجب روزمرہ و طرفہ چوچلا ہے طبیعت اصناف سخن پر حاضر۔ تناسب الفاظ خوبی مضامین پر قادر۔ برجستگی ترکیب شستگی الفاظ پر قادر۔ بندش و ترکیب بسان لازم و ملزوم دست و گریبان۔ درستی و چستی اشعار برنگ عاشق و معشوق باہم آویزان۔ انکے کلام کا یہ رنگ ہی تصویر کا یہ ڈھنگ ہے۔ غزل غیر طرح

بیوفا چاہیں کے دل جان بھی نذر کر دی
غم کی تعداد بھی لے دیکھے برابر کر دی

ہائے کچھ بن کہ شب وصل کا خود حال کہا
موت نے اسکی بھی میعاد مقرر کر دی

کشتۂ ناز کا کچھ ڈھیر سا آتا تھا نظر
جب سب انکے لگے جان کے اندر کر دی

وہ جفا غیر پہ کیوں کی کہو وہ کون جفا

زندگی تو نے مری موت سے بدتر کر دی
جینے جی جان انہیں دن کہ مرا نام تو ہو

صبح ہوتے ہی شکایت مری گھر گھر کر دی
کچھ تو شرمائے کرنے پہ دم خواہش وصل

آئے اور روند کے مٹی بھی برابر کر دی
تو ہی دنیا میں تو سُنا کہ خدا نے اک دن

وہ جفا و۔ جو جفا آپنے مجھپر کر دی

کر لیا میں نے انہیں رنج محبت میں شریک
ورنہ یہ ہوگا کہ یوں آ کے سر کر دی

زندگی مانگ کے لائے تھے خدا کے گھر سے
اوسکا یہ پھل ہے کہ جو بات کہی کر کر دی

پہلے آنکھوں میں تھی اب دل میں ہے تصویر تری
سب خدائی ترے اوپر سے نچھاور کر دی

صدقے اوس آنسوؤں والے کے کہ جس نے مضطر
روتے روتے مری تربت کی زمین تر کر دی

فصیح۔ مخزن کلام بلیغ و فصیح۔ فصیح الملک جناب کپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب خلف اصغر سید محمد مسعود الدین احمد صاحب مرحوم اہل کار اعلیٰ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ۔ عمر ۴۸ سالہ۔ جناب موصوف اکثر غزل کم فرماتے ہیں حسب الحکم حضوری گاہے ماہے غزل کہنے کا اتفاق ہو جاتا ہے چنانچہ یہ غزل حمد یہ انکی طبعزاد ہے یادگار صفحۂ ایجاد ہے۔ غزل غیر طرح

یاد کرنے کے لئے کافی ہے نام اللہ کا
پڑھتی ہے ساری وظیفہ صبح و شام اللہ کا

کوئی سمجھا ہے نہ سمجھے گا جو کچھ کرتا ہے وہ
رات دن جاری ہے کیا انعام عام اللہ کا

ہے وہی مشکل کشا سب کا وہی حاجت روا
اور نبی پر ہو رحمت مدام اور ہو سلام اللہ کا

اور پڑھنے کے لئے بہتر کلام اللہ کا
ٹوٹ جاتا ہے جہان الٹو کا سب نظم و نسق

سب کے فہم و وہم سے باہر ہے کام اللہ کا
عرش سے تا فرش سب کچھ بس کے ہے زیر نگین

ذکر یوں کرتے ہیں ہر دم خاص و عام اللہ کا
یاد اوسکی ساری پابندی ہے بہتر اے فصیح

جسقدر مخلوق ہے اوسکو ہی سب کرتی ہے یاد
ہان وہی رہتا ہے جو ہے انتظام اللہ کا

ہے در نعمت کشادہ کا فرو دین ادر پر
شرق سے تا غرب قبضہ ہے تمام اللہ کا

احمد مرسل کو بیچارہ نمائی کے لئے
کیوں نہ لیں پھر نام ہم دل سے مدام اللہ کا

گرامی۔ ہمزبان نظامی۔ مسیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعرا مولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر مظفر جنگ۔ جناب موصوف کو

نظم و نثر فارسی میں دستگاہ کافی اور علم طبابت وغیرہ میں بہرہ وافی ہے۔ ترجمہ نظم صولت فاروقی اور ایک کتاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت میں لکھی ہے۔ آپکا سلیب مشہور عام ہے یہ طرز کلام ہے۔

دوزخ شرارۂ الیست ز دود چراغ ما
تا گم نشد ز وادی صورت سراغ ما
قرابۂ فلک نشود چون تہی ز مے
آتش کم افسرد ز سر چوب تاغ ما
گر جنبش ازل ز رسیق سفر بود
صورت نہ بند داز غم دنیا فراغ ما

جنت نظارۂ الیست ز گلگشت باغ ما
نارستر چو برق درخشید بر فرد
اہل من مزید جوشش زندازایاغ ما
در کام اثر دریم وہم از خویش فارغیم
کے میتوان رسید بمنزل الاغ ما
باد لبش گرامی اگر بے اثر بود

کس بے بعنی باز رہ مقصد زبانبرد
از زہر خند دود سر شمع داغ ما
کے سکہ بستر ز سر نقرہ و زرم
در کوچہ کہ آنچہ بود جائے زاغ ما
ہرچند روز و شب ہمی سعی و کوششیم
چون لالہ شگفد ز در دو شت وراغ ما

رشکی۔ جوہر عرض نازک خیالی۔ مولوی محمد عبد الصمد خانصاحب خلف اکبر مولوی فقیر اللہ خانصاحب قوم ازبک ہمشیرزادہ حقیقی مولوی عبد الملک خانصاحب ملک امرحوم و مغفور اہلکار اعلیٰ حضرت یمین الدولہ بہادر آسودۂ جنت الفردوس آپ حضرت غوث علی شاہ صاحب کے مریدان خاص ارادت اختصاص سے ہیں پابندی امور دنیوی سے آزاد اہل اللہ سے کمال اتحاد تصوف کا شوق ملفوظات کا ذوق۔ گاہے ماہے حسب استرضائے احباب شعر بھی فرماتے ہیں مگر فارسی میں اکثر۔ اردو میں کمتر۔ آپکا یہ کلام تصوف انضمام ہے۔

عاشقان را شغل خود دیدن بود
در رہ توحید لغزیدن بود
اندران دیدن مژہ بر ہم زدن
خود حجاب خویش گردیدن بود

بر خودش از خویش بالیدن بود
دیدہ ہا چون آئنہ وا داشتن
کیف و وجد و رقص غلطیدن بود
رشکیا این تیرگی در تیرگی

سنگہای تفرقہ چیدن زراہ
دیدہ ور را حیرت دیدن بود
آرزوئے جلوہ ہائے بیحجاب
آفتاب فقر رخشیدن بود

آپکے یہ اشعار متفرقات ہیں

در عالم تنہائی صد انجمن آرائی
یکتائی و ہر جائی ہر جائی و یکتائی
پیدائی و پنہانی پنہانی و پیدائی
از فرط خود آرائی در شوخی زیبائی

ایضاً

عقاب ہمتم چون برزند بال | بگیرد عنقائے وحدت را بچنگال

ایضاً

در طریق عشق رسم کافری درکار نیست | جوش ہر شیشم کفر و دو شمع خستہ زنار نیست

ایضاً

عشق را میرم کہ با این بیکسی فرہاد را | بہر شیرین جوئی شیر از تیغ کہسار آورد

ایضاً

از لبان و زلف میریزد دما دم باربار | قند و شکر تنگ تنگ و مشک و عنبر بار بار

اشعار اُردو

وہ رشکِ حور دلبین آج اک ہمنہ اوتاری ہی | ادہر دیکھو تو کچہ ملتی ہوئی صورت تمہاری ہی

ولہ

آپ کے انداز سر تا سر سے دیکہے ہوگئے | آپکی عادت مری دیکھی مری جانی ہوئی
باوجودِ شوق اپنی آپ اتنی احتیاط | یہ تو خودداری نہ ٹھہری اک نگہبانی ہوئی

سیماب - موجد کلام نایاب جناب مولوی حکیم سید احمد علی صاحب مولف گلدستۂ خرد و مترجم توزک جہانگیری و فتوح الشام حضرت امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ و غیرہم عمر ۵۵ سالہ - جناب مولوی صاحب موصوف قصائد و غزل وغیرہ زبانِ فارسی میں فرماتے ہیں - بنا بر یادگار یہ غزل درجِ تذکرہ ہے گویا طبعِ صافی کا نتیجہ ہے - غزل غیر طرح

نظر ز دیدہ و از شوق تو ایجانانہ بہر قصد
برقص از گردش حشمت ہمہ کاشانہ بہر قصد
بہر جا شمع رخسار تو بزم افروز میگردد
مگر زلفت بدین شادی چنین بر شانہ بہر قصد

بسودائی سر زلف دل دیوانہ بہر قصد
بہنگام نشید نغمہ خاک کشتہ یارش
گداز و شمع برگرد سرت پروانہ بہر قصد
تو پاکوبان و دست افشان نزاہی گریہ تنجانہ

ز شوخی مردم چشم تو اندر خانہ بہر قصد
بسانِ گردباد دشت بیتابانہ بہر قصد
کشیدی چون بدامم خود بہ عشرت پر ستانرا
ز شور انگیزی نازت بت و بتخانہ بہر قصد

گدای شعلہ رو سیماب کرد آہنگ رقصیدن | کہ برق از طرز شوخیہاش بیتابانہ بہر قصد

اسعد - ناظم و ناثر بے حد و عد - جناب سید سعید احمد صاحب مترجم امیرنامۂ فارسی خلف اکبر جناب حکیم مولوی احمد علی صاحب سیماب

عمر ۴۰ سالہ۔ زبان فارسی و اُردو مین شعر خوب فرماتے ہین انکا کلام سنکر اچھے اچھے شعرا داد دیتے ہین۔ قدرے کلام فارسی و اردو درج تذکرہ ہے۔ بلاغت و فصاحت انکا معتقد ہے۔

ہینے زور و زر و زاری کیہہ او ہتھیار کہا ہے
اب ترے واسطے کیا دستِ دعا رکہا ہے
غیر کے ہاتھ نہ لگجائے یہ اندیشہ ہے
تمنے کس چیز کو برقع مین چہپا رکہا ہے

یہ تو فرمایئے اغیار مین کیا رکہا ہے
حق سے واون ہو تو تمین کیا آپ نثار کہا ہو
وہ بہی دیدہ و مجھے جو ظالم او ہتھیار کہا ہے
نامہ بر تجہپہ او ر امید یہ رحم آتا ہے

غیر کے ہاتہ کو وان ہار بنار کہا ہے
ایک وعدے پہ مجھے کب سے بہلار کہا ہے
حسن انداز ادا چال سے سبکچہ ہی عیان
نامۂ شوق کئی دن سے لکہار کہا ہے

شعر گوئی کے وہ سامان کہان اب اسعد
رخت بیوقت کو کچہہ درد لگار کہا ہے

بہ شیخ شہر بنمائی اگر این روے زیبا را
بلب بخشی حیات تازہ اعجاز مسیحا را
بامید تجلی محشرے برپاست در کویت
بلے یوسف چہ داند لذتِ خوابِ زلیخا را

بصد حجت کند ثابت بہشت این اور دنیا را
جہان پر حسن بے عشق ست یک بلبل چو مجنون نیست
سرت گردم قیامت کردہ قصدِ تماشا را
چو از حسن و کلام ست دو نبود بہرہ عاشق را

توئی کز رُخ بیاری حجتے معراج موسیٰ را
چو لیلیٰ صد ہزاران گل بدامان ست صحرا را
حسین ست از شیوۂ حسن باصد آگہی غافل
نجوید چشم بینا را نخواہد گوش شنوا را

ہمیں زادہ را در خور نباشد تحفۂ دونان
بہر خار و خس نپذیر م اسعد زال دنیا را

معجز۔ اعجاز نما بکلام موجزہ جناب حافظ قاضی مولوی حکیم عبد الحلیم خانصاحب خلف جناب حافظ قاضی مولوی عبد الکریم خانصاحب مرحوم عمر ۴۹ سالہ۔ قاضی صاحب موصوف ابتدا مین شعر بزبان اُردو کہتے تہے پہر اشعار اُردو یک لخت ترک کرکے ایک عرصہ تک اشعار بزبان فارسی کہتے رہے پہر چند روز سے شعر گوئی بالکل ترک کرکے علم حکمت و ترکیب بمطلب جناب حکیم سید علی حسن صاحب خلف اصغر جناب حکیم سید نثار علی صاحب مرحوم ساکن امروہہ سے حاصل کیا۔ اب بلا تکلف مریضان شہر کا علاج کرتے ہین ان کا یہ کلام بطور یادگار درج تذکرۂ ہذا ہے۔

شب بہ بزمیکہ در آن با تو جز اغیار نبود
کہ کسے را فلک اندر پئے آزار نبود
عشق در جرم پرستاری بت آوردش
ورنہ مردن بغم عشقِ تو دشوار نبود

گر کنم نالہ مفر با کہ سزاوار نبود
طاقت ما نبود کز ستمش منع کنیم
برہمن در کمر آویختہ زنار نبود
ذکر من آمد و تنہا بر قیبت نگذاشت

من ازان روز بموئی ستمت خو کردم
این قدر ہست کہ گوئیم سزاوار نبود
کے لیسندم کہ کنی جور پس من برقیب
گرچہ شب بر سر بزم تو مرا بار نبود

بجواب غزل خواجہ نظیری مجسن | صد سخن گفت کرشائستہ اظہار نبود

جرمی - کلامش از سقم بری - نواب سلطان احمد خان عرف نواب بہادر خلف اکبر سر آمد شعراء ستند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی عمر ۲۸ سالہ - غزل غیر طرح -

ہماری فکر سے مضمون یون ڈہلکر نکلتے ہین
کہ پرزے جیب و دامن کے ہمرے گہر گہر نکلتے ہین
بہلائی اور برائی کام سے معلوم ہوتی ہے
کہ اشک آنکھون سے آخر لہو بنکر نکلتے ہین
بپا عالم مین تھی ہلچل خرام ناز سے جنکے
کہ نالے بہی گلے سے اتو گہنگہر و بنکر نکلتے ہین
غضب کے تیر ہین ناوک فگن کے موی مژگان ہین
شجر ایسے بہی ہین اکثر کہ جو چہلکر نکلتے ہین
جہلو ہی مکشان عشق و فتنہ ناو نوش آیا
قضا آتی ہے جینے کی تو اور سکے پر نکلتے ہین

کہ جیسے بعد صیقل تیغ کے جوہر نکلتے ہین
نہ کیونکر جہلملائین آسمانپر رشک سے تارے
پڑے جب کہیت تو شمشیر کے جوہر نکلتے ہین
رہا ہونے نہین پاتے جو وحشی موسم گل مین
قیامت اور دیکہو وہ سر محشر نکلتے ہین
نہ کیونکر خانۂ دل مین ہمارے ہو قیام اون کا
کہ سینے کو جگر کو دل کو برباد کر نکلتے ہین
نظر آتا نہین جب شب شہجت مین ایک ہی تہسا
کہ میدان جزا مین ساقی کوثر نکلتے ہین
جرمی پوچہے تو کوئی حال انکی بیقراری کا

بہار آتے ہی در اس جنون کا کس قدر پہیلا
کہ رہ جاتے ہیں افشان ان کو چہنکر نکلتے ہین
رولایا مدتون ایسا مجہے قاتل کی فرقت نے
تو مانند صدا زنجیر سے باہر نکلتے ہین
گلوگیر اس قدر بہی کمند زلف جانان ہے
کہین اہل حیا کے بہی قدم باہر نکلتے ہین
عجب کیا ہے دل سوزان سے نخل آہ کا ہونا
تو قید جار عنصر سے بہی ہم باہر نکلتے ہین
ہوا ہین کے بہر استادون سے کم طرف اوڑتے ہین اکثر
اسیران قفس کے جب قفس مین پر نکلتے ہین

ممتاز - کلامش اعجاز - منشی محمد ممتاز الدین خلف پیر جی محمد امین الدین صاحب میر منشی ریاست - عمر ۳۸ سالہ ما دیوان شاگرد دولت - انکو سرکار والا سے چند عہدے مرۃً بعد اخریٰ بہ تفصیل ذیل عطا ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ فروری ۱۸۸۸ء نائب منشی خاص کے عہدے پر مامور ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۲ ہجری اہلکاری مرافعہ پر مقرر ہوئے بتاریخ بست و ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۰۲ ہجری مطابق چہاردہم ماہ مارچ ۱۸۸۵ عیسوی مطبع محمدی ٹونک کے اڈیٹر قرار دیے گئے بتاریخ دہم ماہ جولائی ۱۸۹۲ء عہدۂ نائب ناظمی عدالت دیوانی صدر پر مامور ہوئے - انکا جیسا نام ہے ویسا ہی کلام ہے غزل غیر طرح

انداز تجھ مین کونسا ای دلربا نہین
کیا نہ تیرے ہجر مین ہمنے سہا نہین
اک بوسہ پر تم آگ بگولہ ہوئے عبث

شوخی نہین کہ ناز نہین یا ادا نہین
اللہ رے تجاہل شوخ جفا شعار
اے جان یہ مدام رہیگی ہوا نہین

گردون کے ظلم جہیلے و تمہارے غم کے جور
قصہ کو میرے سنکے کہا کچھ سنا نہین
بیجا گلے ہین آپ کے بیجا شکایتین

وہ کونسا ستم ہو کہ جو پیرہوا نہین
عکس وصال کا مین خریدار کب نہین
وہ کونسا ہی دل کہ جو اسمین پھنسا نہین

پژمردہ اپنا غنچہ خاطر نہ کیون رہے
کس دن خیال زیر ابھی مدلقا نہین
اوس شاہ دوسرا کی ہو ممتاز کیا صفت

خوشبوئی زلف یار بھی لالہ صبا نہین
زلف سیاہ یار مین لٹکا بلا کا ہے
عالم مین جسکا ثانی کوئی دوسرا نہین

اثر۔ فصاحت مظہر۔ فدا احمد خانصاحب خلف الرشید جناب حکیم احمد حسین خانصاحب مرحوم ابن حکیم محمد مظفر حسین خانصاحب منغفور دہلوی عمر ۲۲ سالہ۔ انہون نے درسیہ کتابین مولف سے پڑہکر فن شاعری کو سرآمد شعرا مستند حضرت اسد لکہنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کیا۔ برسون شعر نہین کہتے گاہے ماہے احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہین انکا یہ کلام فصاحت التیام ہے

غزل غیر طرحی

غیر سے تجھکو ہوا اے مہ تابان کیا ہی
اے خوشا روز ہوا سے چمنستان کیا ہی
دل اغیار ہے یا ہے دل محزون میرا
جان عیسیٰ ہی تصدق ہو مری جان کیا ہی

تو اور اوس رخ کے مقابل ہو یہ امکان کیا ہے
ہر کبھی دل کی جو لیتی ہو تو مجہہ وحشی سے
سچ بتا دے تری مٹھی مین مری جان کیا ہے
جان کو ہو نکا جگر قلب جلائے تو نے

باغ سرسبز ہی جو بن پہ ہے پتہ پتہ
کچھہ تو کہہ دل مین ترے زلف پریشان کیا ہے
بخدا اوس لب جانبخش پہ ای حضرت دل
اب ارادہ ترا ای سوزش پنہان کیا ہے

ای اثر آپ کہین دل کو پھنسا بیٹھے ہین
کچھہ تو کہیئے سبب نالہ و افغان کیا ہے

غزلہای طرح بقید حروف تہجی

مصرع طرح

نہین منظور لب یار کو صحت میری

اسد۔ سرحلقہ اہل خرد۔ شیر بیشہ سخنوری سرآمد شعرائے مستند حضرت استاد مکرمی جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب بہادر لکہنوی سلمہ اللہ القوی جناب بکرم الدولہ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خانصاحب بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ نور اللہ مرقدہ کے پوتے ہین جب نواب حافظ الملک بہادر بتاریخ یازدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۱۸۸ہجری مطابق ۲۸ اپریل ۱۷۷۴ء روز شنبہ بجنگ نواب شجاع الدولہ بضرب گولہ فوج سرکار انگریزی مقام فتح گنج مین کہ شہر بریلی سے بجانب شرق پندرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے شہید ہوئے چنانچہ کسی شاعر نے صنعت مین یہ تاریخ کہی ہے۔

شہادت یافت نواب فلک قدر
بضرب گلہ توپ علی الصدر
زبس در جنگ آن شیر نر سہ

دلاور بہ سپر بنمود سینہ | خطابش حافظ الملک است مشہور | باکناف جہان نزدیک و ہم دور

قلم سالش بطرز نو رقم کن | دو انگشت از چہار انگشت خم کن

تب نواب محبت خان بہادر کو بسبب ولیعہدی ریاست قانون نے گرفتار کر کے بطور حراست لکھنؤ مین رکھا اور اجازت قیام ملک روہیلکہند کی نہ دی بنائرعلیہ مسقط الراس و قیام گاہ جناب موصوف زائدعرصہ صد سال سے شہر لکھنؤ ہے ۱۱۸۷ھ ہی مین نواب شجاع الدولہ نے بماہ شوال بمقام فیض آباد انتقال کیا اور نواب آصف الدولہ مسند نشین ریاست ہوئے۔ بعدازان بہ تقاضای سرکار انگریزی بتاریخ ہفتم ماہ شعبان المعظم ۱۱۸۹ ہجری مطابق نہم ماہ اکتوبر ۱۷۷۵ء نواب محبت خان بہادر نے حراست سے رہائی پائی اور سرکار نواب آصف الدولہ سے قریب ایک لاکھ روپیہ کے سالانہ بضمانت سرکار انگریزی بہ سر فیض نواب صاحب ممدوح بنا برحمایہ خاندان حافظ الملک بہادر مقرر کیا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ شعبان ۱۲۱۲ ہجری مطابق بست و یکم ماہ جنوری ۱۷۹۸ء عیسوی بہنگام مسند نشینی نواب سعادت علیخان بہادر ملک روہیلکہنڈ وغیرہ سرکار نواب اودہ سے نکل کر سرکار انگریزی کے قبضہ مین آیا جب سے مشاہرہ مذکور تا زمانہ غدر یعنی ۱۲۷۳ ہجری مطابق ۱۸۵۷ء نواب صاحب موصوف کو نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن سرکار انگریزی سے ملتا رہا بعد ایام غدر بوجہ مسند نشینی نواب خان بہادر خان بشہر بریلی سرکار انگریزی نے مشاہرہ مرقوم الصدر باستناد بغاوت بلاوجہ ضبط فرمایا بعدازان ۱۲۸۴ ہجری مین بعہد حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان صاحب بہادر صولت جنگ جناب موصوف بطور سیر ٹونک مین تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شمشیر جنگ کے مکان پر قیام فرمایا اور نواب صاحب بہادر والی ٹونک سے ملازمت حاصل کر کے واپس لکھنؤ تشریف لے گئے اسی اثنا مین جناب موصوف حضرت وزیر اعظم امیر مفخم بالقابہ و دیگر حضرات اہل خاندان و شرفاء ٹونک سے ملاقی ہو چکے تھے۔ حسب الطلب جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بعد عقد ثانی جناب ممدوح السلحج پھر ٹونک مین تشریف لائے اور ایک عرصہ تک قیام پذیر رہے اس درمیان مین جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و بعض حضرات اہل خاندان و شرفای شہر ٹونک فن شاعری مین جناب موصوف کے شاگرد ہو گئے ازان بعد سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین تشریف لائے اور بعنایات حضور فیض گنجور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ ملازم ہوئے پھر بعہدہ اجنٹی جناب میور صاحب بہادر آپکا اسم تخفیف مین آگیا ازان بعد بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری ۱۸۹۴ء بنظر عنایت حضوری بعہدہ ... ملازم ہوئے بعدہ بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ ہجری مطابق یکم ماہ اگست ۱۸۹۶ء بعہدہ وکالت اجنٹی بھوپال مامور

فرمائے گئے جناب موصوف نے بعد حصول پروانہ امور ریاست خود بمقام سیہور پہونچکر بکمال ہوشیاری و خیرخواہی و دیانت و امانت کار وکالت کو انجام دیا اور نیکنامی کی چٹھیات وقتاً فوقتاً صاحبان اجنٹ بہادر سے حاصل کین چنانچہ اون چٹھیات کی نقلین جو نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور و میجر ایم جی میڈ صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ بھوپال و کپتان سی۔ آئی کیمبال صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ بھوپال و ایل ایس کپتان نیومارچ صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ بھوپال کی جانب سے عطا ہوئین مع وجہ برخاستگی عہدۂ وکالت جناب موصوف ۱۳۱۵ھ ہجری مین درج ہونگی طرز کلام بے نظیر ہے طرح مین آپکی یہ غزل اور یہ تصویر ہے۔

بھیس اس شکل سے بدلے کبھی قسمت میری
دل مرا دل ہے محبت ہے محبت میری
کچھ سمجھتے نہین یہ بت ہی حقیقت میری
کہ تری شکل کا آئینہ ہے صورت میری
شکر صد شکر کہ پہونچی تو لبون تک تیرے
پوچھنے آئے وہ کسوقت طبیعت میری
وحشت مین خاک بسر پھرتے ہین چکرائے ہوئے
ہے فزون اونکی نزاکت سے نقاہت میری
وہ شب وصل ہر اک بات پہ اونکا انکار
نازکی اونکی ہے زور و نہ نقاہت میری

کہ حسینون سے ہو کچھ وصل کی صورت میری
مجھکو رسوائے جہان کرتی ہے شہرت میری
اب یہ صورت ہوئی اسد کی قدرت میری
یہ تری طرح سے ہرجائی نہین اے شب وصل
میری تعریف سے بڑھکر ہے شکایت میری
شوخیون نے کہا [illegible] کہ باہر باہر
کچھ نگہ لیلیٰ نے اڑائی ہے جو وحشت میری
آئنہ دیکھ کے [illegible] سے یہ کہتے ہین وہ
اور وہ منت وہ لجاجت وہ سماجت میری
نابکارہ مجھے کہتے ہین جو نالائق ہین

ظلم و ستم کر ترے دونی ہوئی چاہت میری
ذلتین دیتی ہے کیا کیا مجھے عزت میری
طرفہ نیرنگ دکھاتی ہے یہ حیرت میری
غیر سے ہے متنفر شب فرقت میری
دم لبون پر ہے زبان بند ہے آنکھین بے نور
کبھی اون آنکھون مین آئی جو مروت میری
بار دان جنبش لب جان یہان ہونٹون پر
اسمین کسطرح اوتر آئی ہے صورت میری
نہین آغوش تصور مین ہے [illegible] آسکتے
جانتے اہل لیاقت ہین لیاقت میری

دین و ایمان کا خدا حافظ و ناصر ہے اسلم
آگئی اک بت کافر پہ طبیعت میری

احسن۔ مخزن مضامین نو و کہن جناب حافظ آغا جان صاحب دہلوی عمر تخمیناً ۵٦ سال خلف میرزا نور اللہ بیگ صاحب مرحوم کابلی عم بزرگوار جناب حسن مرزا خانصاحب دہلوی پرنسپل اسکول صدر دربار ٹونک۔ یہ صاحب بھی حسن اتفاق سے وارد ریاست ہذا ہوکر جلسہ بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے اشعار کی اچھی بندش ہے کلام کی یہ روش ہے۔ غزل طرح

رشک سے غیر مرین دیکھ کے حسرت میری
زیر پا یار کے آجائے جو تربت میری
اوسکو وہ لوگ سناتے ہین حکایت میری

جسکی اک بات مین سو طرح شکایت ہوئی
سننے آتا ہے نصیحت کے بہانے اکثر
مل چکی دزد کفن بہت وزینت میری
بنکے بیمار ابرو ہے رشک مسیحا سی ملون
روح نکلے گی مری جان ہم رخصت میری
ایک کیا لاکھ ہی تجھ سے ہون جو فتنے برپا

کیا تو ہم زندہ جانے کہ اوس کافر نے
کچھ تو مرغوب ہے ناصح کو حکایت میری
خواب مین ہاتھ مرا اپنے صنم تک پونہچا
کیا ہی اچھا ہو جو یہ بن پڑے حکمت میری
ضعف سے قالب بیجان ہون اگرچہ لیکن
نیند اوچٹے نہ ذرا شور قیامت میری
چاہتا ہون اوسے اللہ رحمت میری

دیکھکر شکل عدو دیکھی ہے صورت میری
بے نشان عشق میان وہان یار بین ہون
بخت یاور ہے مددگار ہے قسمت میری
کیون نہ فریاد کرون کہتے ہو مین جاؤن گا
کوی جانا نکو لئے جاتی ہے ہمت میری
ہے جو محبوب خداوند دو عالم احسن

ارمان - خوش بیان جناب سید [illegible] الرحمن صاحب خلف اکبر سید حمید الدین صاحب رعنا ملازم نظامت مال صدر ریاست ٹونک - عمر ۲۱ ساله نوخیز جوان خوش [illegible] شاعری [illegible] صاحب عاشق کے شاگرد ہین [illegible]

[illegible] طبیعت میری
[illegible] میری
[illegible] لیکن
دیکھنے اونکو نہ دی غیرت [illegible] میری
[illegible] وفادار سہی
امتحان لینے مین تکتے ہین وہ صورت میری

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آپ سے ایک ہی ارمان شکستہ [illegible]

[illegible] ناز [illegible] ہے عیان
ایک [illegible] نہین [illegible] میری
[illegible] دل [illegible] ہو تو نے
[illegible] میری
[illegible] وقت آیا
[illegible] محبت میری

افغان - سخن توامان محمد خان خلف حافظ محمد اکبر خانصاحب خلف اکبر کپتان محمد اختر بلند خانصاحب مرحوم مصطفی آبادی جاگیردار موضع پاڑی عمر ۲۰ ساله - شاگرد مولف - یہ کتب درسیہ مولف سے پڑھتے ہین اور ابتدائی شوق شعر و سخن ہے یہ طرز کلام سے یہ غزل طرح یادگار عام ہے -

کہتے ہین ناز سے دیکھو تو مروت میری
آپ آسان سمجھتے تھے محبت میری

خفگی ہی ہوی عین عنایت میری
چین پاتا نہین مین ایک جگہہ بھی دم بھر

دیکھکر مجھکو پریشان وہ فرماتے ہین
دربدر مجھکو پھراتی ہے مصیبت میری

دل ہو فرقت سے ترے رشکِ سپہرِ سینہ
لاکھہ اغیار کرین خلق مین غیبت میری

دیکھہ او ترکِ نگہ افشائی تہمت میری
نعت کی یاد کسی کی نہین آتی ہے اگر

وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے
کیون پریشان ہوئی جاتی ہے طبیعت میری

رات دن نالۂ اکبر سے بپا ہے افغان
پہیر دے اوس بت کافر سے طبیعت میری

تمکین ۔ فصاحت آگین محمد عبدالرحیم خان خلفِ جناب احمد خانصاحب ابن جناب زردار خانصاحب مرحوم برادر عم زاد وشاگرد منشی محمد ابراہیم خان ۔ رمز ۔ انکا سال پیدائش ۱۲۹۳ ہجری ماہ شوال المکرم چہارم تاریخ روز شنبہ بعد نصف شب ہے ۔ انکا یہ طرز کلام یادگار رہام سے ہے ۔ غزل طرح

تیری الفت مین یہ ابتر ہوئی حالت میری
تیری چاہت مین جوانی ہوئی غارت میری
صحبتِ غیر سے دم بہر نہین فرصت اونکو

دیکھہ سکتا نہین آئینہ بہی صورت میری
میرے منہ سے تو کوئی بات نکلتی ہی نہین
پوچہتے آئین وہ کسوقت طبیعت میری
فیضِ اُستاد سے تمکین ہے یہ شہرت میری

رحم کر اب تو خدارا بتِ کم سن مجہہ پر
مہربان آپکو کیونکر ہو شکایت میری
سچ اگر پوچہو تو مین کیا ہون کہ شعر مین کیا

ثاقب ۔ شہابِ ثاقبِ آسمانِ فکرِ صائب جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب بدایونی ساکن بڑودہ عمر ۲۳ سالہ شاگرد حضرتِ داغ وظہیر دہلوی ۔ یہ صاحب بہی حسنِ اتفاق سے فائز دار السلطنت حیدرآباد ہوکر بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے منکر ہولہ حیال یہ مرتع ہے یہ نتیجۂ طبع ہے ۔ غزل طرح

رشکِ ست مرہم پہ ہے تیرِ نظر ہے غارت میری
آئنہ بزمِ تحیر کا ہے پہر تو صورت میری
لن ترانی کے عوض خود مجہے دیتی ہو جواب
عہد لشکستہ ہے ہوئی ہوئی قسمت میری
جا نگزا ہو نہ غم دوریٔ یارانِ وطن
آئنہ تیرے تغافل کا ہے حیرت میری
پوچہتے ہین وہ حسابِ غمِ روزِ فرقت
ہے شبِ وصل بہی گویا شبِ فرقت میری

دل نشین ہے ترے سینے بن آئی ہے میری
کیون نہ مانے وہ مری بات بدلتی ہی نہین
حجت وعدۂ دیدار پہ لکنت میری
جہیلتا ہون ستمِ بارِ گرانِ الفت
ہو کہین خانہ بر انداز نہ غربت میری
حسن اور عشق مین الجہاؤ ہوئی ہین پیدا
ہو شبِ وصل نہ فردائے قیامت میری
رکہدیا کس نے زلیخا پہ وفا کا الزام

دورِ عالم تصویر ہے صورت بیری
ہے تری چشمِ جفا چشمِ مروت میری
اوس جفا جو سے پہر امید وفا ہو کیونکر
کہ نزاکت سے نہ اُٹہجائے نقاہت میری
جذبۂ عشق نے کچہہ فرق نہ رکہا باہم
زلفِ برہم ہے پریشانیٔ قسمت میری
صورتِ دیدۂ بیخواب ہے بختِ بیدار
سر اوٹہانے نہین دیتی مجہے غیرت میری

دامن شام جدائی سے کر دنہین پیوند
کوئی فتنہ تونہین چادر تربت میری

ہاتھہ آجائے جو کوتاہی قسمت میری
صاف جدت مضمون سے عیان ہی شاب

کیون اوٹھادیتی ہی رہ رہ کے ہوا دم سرد
ہی مگر عالم ایجاد طبیعت میری

جوہر سخن پرور منشی محمد عبد الحکیم خان سیاہہ نگار نظا[illegible]ت خلف جناب سعادت خانصاحب جماعہ دار ملازم سرکار ٹونک متینۂ ایجنسی ہاڑوتی ابن جناب بھیکن خانصاحب [illegible]م ۔ عمر ۲۱ سال ۔ آبا و اجداد انکے ملک اودہ کے رہنے والے ہین بعہد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر خلد مکان [illegible] سید احمد صاحب غازی ٹونک مین آئے انہون نے بعد عبور کتب درسیہ برفاقت منشی محمد ابراہیم خان رقم [illegible] بارکی اور جناب صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر حلیت کے شاگرد ہوئے انکے کلام کا یہ رنگ ہی غزل طرح کا یہ دیکھ

شکل آئینہ بنی عشق مین حیرت میری
آج ہوتی ہی زمانے سے شکایت میری
تم زمانے مین ہو بدنام کہین ہون تم حبیب
بیمروت تجھے کچھہ بھی ہی مروت میری
کیون سنا کرتے ہو اغیار کے منہ سے ہر روز
تم تو تم مجھہ سے مکدر ہی کدورت میری

کچھہ نہ کچھہ ابتو نکل آئیگی صورت
حسب خواہش کوئی تدبیر بن پڑ[illegible]
یہ زمانے مین تمہاری ہی کہ شہرت میری
شکوۂ وعدہ خلافی پہ یہ کہتا ہی وہ شوخ
کیا کہانی ہی مری جان حکایت میری
رستے جو ہر یونہین مجبور اگر الطاف حبیب

کل کا دن تہا کہ وہ مشکور تہے دنیا بھر سے
[illegible]تا ہون مین تجھے واوری قسمت میری
یون سر بزم رقیبون سے اشارے افسوس
مین تو آ[illegible]ن جوانے دی نزاکت میری
[illegible]ی تمنا کی بہی مٹی ہی خراب
ہو جائیگی شہرت میری

حسن ۔ منبع کلام احسن جناب منشی علی حسین خانصاحب خلف الہ یار خانصاحب مرحوم ابن [illegible]انصاحب مغفور المخاطب بہ محسن الدولہ بہادر ساکن مصطفی آباد عرف رامپور ۔ عمر ۷۵ سال ۔ یہ صاحب عرصہ چالیس [illegible]ہاسے مختلف ملازم سرکار ٹونک ہین ۔ اول چھہ سال تک مہتمم ذخیرہ رہے بعدہ نو برس تک عدالت [illegible]ن روبکار نویس رہے ازان بعد پانچ سال تک محکمہ پبلک ورکس مین تحویلدار رہے اب عرصہ گیارہ سال سے [illegible]پولیس پرگنات مین بعہدہ سر رشتہ داری مامور ہین ۔ فن شاعری مین سر آمد شعرای مستند حضرت اسد لکھنوی [illegible]سے تلمذ حاصل ہی اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے ۔ غزل طرح

ایک دونون مین رہی ہی یہی حسرت میری
کچھہ نکلتی ہی نہین وصل کی صورت میری

مین رہون پاس مین تیری یار کے الفت میری
راستہ تنگ کا سیدہا تہا نکلی تا دل

اپنی تصویر بہی دواب نہین چھوڑ دینے دیتے
بہنس گیا کوچہ کاکل مین یہ شامت میری

ملک الموت و مسیحا نہین ہوتے باہم
ہین یہ سمجھا کہ ہے پھوٹی ہوئی قسمت میری

دیکھکر آئنہ وہ شوخ حسین کہتا ہے
ہے رگ گل مین تپ غم کی حرارت میری

کیجیے ساتھ عدو کے نہ عیادت میری
فاتحہ کو کبھی دیکھے ہی سے وہ ہاتھ اٹھاتا ہین

ملتی ہے حضرت یوسف مین شباہت میری
دم دلاسے شب فرقت رہے دونون دیتے

میکشی مین جو کبھی گر کے صراحی ٹوٹی
نور کی قبر کے پہلو مین ہو تربت میری

بے سبب باغ کے غنچون کا چٹکنا یہ نہین
ہین طبیعت کو حسن مجکو مناسبت میری

حسرت - مرجع فصاحت جناب مولوی محمد عبد الوحید خانصاحب خلف اصغر جناب مولوی عبد الغنی خانصاحب مرحوم سابق سیشن مجسٹریٹ فوجداری حیدر آباد ملک دکن و نبیرہ جناب مولوی حکیم عبد العلی خانصاحب مغفور مصطفی آبادی شاگرد رشید حضرت زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما جناب مولوی حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم والد ماجد مولف تاریخ ہذا عمر ۴۰ سالہ انکو آجکل پسند ملک دکن ہے یہ رنگ سخن ہے - غزل طرح

شکر الحمد ہوئی وصل کی صورت میری
قطع ہونے کی نہین زیست مین حجت میری

خون ناحق تو چھپاتا ہے عبث ای قاتل
مردم دیدۂ عالم مین ہے صورت میری

تکتی ہے غیر کے منہ کو شب فرقت میری
کیا کہون کس سے کہون حالت درد فرقت

خود زبان تیغ کی دیتی ہے شہادت میری
آب شمشیر سے کرتے ہین عدو کو سیراب

ذبح کردے مجھے قاتل کہ یہ جھگڑا چک جائے
ہوش ہے پیر نہ بجا ہین نہ طبیعت میری

ہین وہ سمجھے خاک کا پتلا کہ بغور دیکھین
سر مقتل ہی ڈبوتے ہین وہ غیرت میری

جان دی مفت غم عشق پری رویان مین
حسرت افسوس نہ نکلی کوئی حسرت میری

خرد - بہ جرگہ شعرا سر آمد - سید نیاز احمد خلف جناب سید حسین احمد صاحب مرحوم عمر ۲۶ سالہ - انہون نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولفیا سے پڑھکر فن شاعری کو سر آمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے حاصل کیا واہ کیا کہنا کیا طبیعت پائی ہے سحر بیانی انکی ادنیٰ طبع آزمائی ہے - ایک دیوان ان سے یادگار ہے یہ رنگ اشعار ہے ملتی جلتی رنگ طبیعت سے صورت معنی ہے طبع روان کی یہ روانی ہے -

مرض عشق مین اچھی نہین حالت میری
وہ اگر آپکی خو ہے تو یہ عادت میری

غیر کے پاس نہ ٹھہرو کبھی تم نہ ڈرو
بو ہی گل بنکے اڑی خلق مین شہرت میری

ضعف بڑھتا ہے گھٹی جاتی ہے طاقت میری
جان بھی ساتھ وہ لینگے دم رخصت میری

میرا دل چھوڑ کے جائیگی نہ حسرت میری
داغ وہ دل کے مٹاتے ہین غضب کرتے ہین

شکوۂ جور پہ کیون ہے یہ شکایت میری
دیکھتے جاتے ہین مڑ مڑ کے وہ صورت میری

بسکہ عاشق تھا ازل سے مین گل اندامونکا
انہین پھولون سے بہلتی تھی طبیعت میری

لقد ایمان و دل و جان تو حسینون پہ نثار
تجھکو سودا نکرے خلق مین وحشت میری
مین بناؤن بہی تو کچہہ اور بگڑ جاتی ہی
ہڈیان پہونکتے سوز تپ فرقت میری
ہان نگاہ ستم آمیز ستم اور سہی
اونکی ضد تو ہے آفت ہی طبیعت میری
تم نہین ہوش نہین صبر نہین ضبط نہین
لٹ رہی ہے سر بازار یہ دولت میری
جسے چاہا اوسے چاہا جو ہر آئی آئی
تم بگڑو بہی تو بن جاتی ہے قسمت میری
لاکہہ دامن کو مرے عقل نے تہاما لیکن
ہان مرے شوق بڑہا اور بہی ہمت میری
نہ خوشامد مری مقبول نہ طاعت منظور
آج کس طرح کٹے گی شب فرقت میری
جوشش عشق یہ ترتیب جنون خوب نہین
تہری موت ہے آفت ہی طبیعت میری
دل جلانے سے تو بالکل نہوا کام تمام
لے اوڑی سوی بیابان مجھے وحشت میری
یہ ستائے نہ بنے اور وہ گہٹائے نہ گہٹے
وا دری قدر تری واہ ری قسمت میری
سینے ہمسایون کے سن سنکے ترے پہٹتے ہین
ناشکیبانہ صدا ہی شب فرقت میری

راقم۔ بے بدل ناثر و ناظم جناب خواجہ میر محمد قمر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا خان دہلوی مترجم بوستان خیال نبیرہ حضرت نجم الدولہ دبیر الملک نواب مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مرحوم صاحب دیوان۔ عمر ۵۰ سال یہ صاحب بہی حسن اتفاق سے جلسہ بزم مشاعرہ مین شریک ہوئے۔ اچہی طبیعت ہی طبیعت کے رنگ کی یہ صورت ہے غزل طرح

فرد دامن عشق تمنا ہوئی رخصت میری
غیر نے جا کے سنبہالی نہو قسمت میری
ایکدن ہم وہ رہ غیر مین جائیگی ضرور
خاک مین پہر نہ ملادے مجھے حسرت میری
ناز اور ناز جفا اور وہ زاہد تہا نہ سہا
حسرتین دل کی مرے دینگی شہادت میری
اوسکا وعدہ نہین پیمان نہین اقرار نہین
یان تو بن بن کے بگڑ جاتی ہے صورت میری
اب کوئی دن کی ہے مہمان شب فرقت میری
شادمان غیر نہو کہل گئی قسمت میری
آبروئے غیر کی شرم آپکی غیرت میری
سایہ قامت کا سہی ساتہہ تمہارے کیون ہو
واہ رے مشق گرانباری ہمت میری
صبر اور نالہ شبگیر دو ہائی موقوف
منتظر رہنے کی کچہہ ہوگئی عادت میری
وصل کی رات عجب حال رہا وقت وداع
اوجہی اوجہی کئی دن سے ہے طبیعت میری
دیکہہ رکہے وہ بلائے شب فرقت میری
لیچلی پہر اوسی کوچہ مین یہ امید وصال
شرکت غیر سے آزردہ ہے غیرت میری
آپکی روز جزا غیر گواہی دینگے
وان تسلی خاطر نہو شہرت میری
ایسی ہوگی کوئی صورت جو بگڑ کر بن جائے
مین اونہین دیکہتا تہا اور وہ صورت میری
دوست کے پاس لئے جاتے ہو مجکو راقم
ساتہہ اپنے نہ ڈبونا کہین حسرت میری

رمز۔ رموز دان غوامض نظم منشی محمد ابراہیم خان خلف منشی ڈاکٹر محمد خان مرحوم سابق داروغہ سائر منشی حسن نام مرحوم

بتاریخ سیزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۴ ہجری مطابق ہفتم ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۸ء ہر ... ل حضرت وزیر اعظم بالقابہ سائر امیر گنج کے د... روغہ قرار دئے گئے او تا حیات اوسی عہدہ پر برقرار رہے ... جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز پنجشنبہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت گزین ہوئے۔ ا... ر ... سال پیدائش سنہ ۱۲۹۱ ہجری بست ودوم ماہ شوال المکرم ہے اور انکا اسم تاریخی اشرف جہانخان ہے ا... ت والد خود و بعد انتقال آن ابتدا سے کتب فارسی و طب وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کو ... د شاگرد مولف سے حاصل کیا۔ جب سید موصوف کو بیرونجات مین رہنے کا اتفاق ہوا تو انہون نے ... ابسد لکھنوی کی خدمت مین تفویض کیا از آن دم تا این دم جناب موصوف کی خدمت مین فیضیاب ہوتے ہ... ن تاریخ گوئی مین خوب استعداد بہم پہنچائی ہے خوش بیانی انکی طبع آزمائی سے ہے انکی تصنیفات۔ یکے بزبان فارسی و دوم بزبان اردو مکمل و مرتب ہین نشست کرسی الفاظ بے نظیر ہے طرح مین انکی ... ت

مہر لب بن گئی فرقت مین نقاہت میری
رنگ لائی جو کسی روز طبیعت میری
تیر انداز ترا ناز و ادا مین تیری
غیر کی لاگ تری شرم طبیعت میری
آئنہ دیکھکے بولے وہ دم آرایش
تک رہی ہے نہین کس یاس سے حسرت میری
قاصد اس طرح سے کہنا کہ وہ پوری ہو ... لے
مجھسے اچھی ہے بہر کیف کدورت م...
صبر تیغ ستم و لیکن بہ شیر...
منہ ترا پاس سے تکتی ہے شہا...
گرچہ بھی دل کی صفائی ہے تو از...
میر ایمان مریجان طبیعت مر...

دل ... ت کے شکایت میری
... غاہت ہون
صد ... مری وحشت میری
... لی ہے اوس محفل مین
... بیٹھی گھر کر گئی صورت میری
... اس طرح الفت گلرویان مین
... د ہوسکے مین حکایت میری
... ید تو بہت کچھ مین اب آگئے اے دل
... دیکھی ثمر نیک قناعت میری
... ن اک جان دو قالب ہین شب فرقت مین
... کل آئینہ کوئی دیکھ نہین ہے صورت میری
... ین معشوق تو مین عاشق معشوق مزاج

گل نئے اور کہلائیگی محبت میری
میری آنکھون سے نہان آپ ہے صورت میری
سچ تو یہ ہے کہ محبت مین مزا دیتی ہے
ہان نہین ہے تو فقط ایک اجازت میری
دامن تیغ نظر اور بڑھاؤ للہ
رگ گل کہتے ہین جسکو وہ ہے تربت میری
دلمین اوس ساقی مہوش کے رہتی ہی مدام
ہے یہ تقدیر پہ مقسوم یہ قسمت میری
وار ادہر بھی کوئی شمشیر نظر کا قاتل
چھوڑ تنہا مجھے کسطرح مصیبت میری
عشق مین جا کے آئے تجھے کیا اے ناصح
مل گئی او تنگی نزاکت سے نقاہت میری

جسکو سمجھے ہین ... ہے یہ غبار خاطر
ایک کاغذ بھرا اوتر جاتی ہے صورت میری

جسکو سمجھے ہین تم یہ کدورت میری
روز افزون ہے خیال بت کمسن دل مین

ضعف کی ہے یہ ترقی کہ دم عکس کشی
کیون نہو رمز او سنگو نیہ طبیعت میری

رعنا ـ فی الواقع جوان رعنا اسم باسمی ـ جناب سید حمید الدین صاحب سررشتہ دار نظامت مال صدر ٹونک خلف جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست ـ صاحب دیوان برادر خرد و شاگرد حضرت کلامی ـ انکی طبیعت مذاق کا مخزن ہے یہ طرز سخن ہے ـ

کام آجائے الٰہی کہین الفت میری
سیر ہوتی ہی نہین اس سے طبیعت میری
خلش خار الم صدمۂ درد پیہم
ضبط یہ ضبط محبت یہ محبت میری
واعظا شورش محشر تو ہے تسلیم مگر
کون کہتا ہے کہ نکلے گی نہ حسرت میری
میرا ہر شعر ہے اک ساغر میخانۂ عشق

کاش بن جائے مری مقبرے مین تربت میری
حال دل مجھ سے کہے گر بری صورت دیکھو
یہ دل زار رہا ہے ... میری
کسکے جلوہ نے کیا ... ایسا
کونسی بات مین کم ہے ... میری
ضعف سے گھٹ گئے ...
مست ہے بادۂ الفت سے طبیعت میری
میرے قابو مین نہین ہاے طبیعت میری

کیا مزہ ہے غم الفت مین الٰہی توبہ
میری صورت ہی کہے دیتی ہے حالت میری
آہ نکلی نہ لبون سے نہ اوٹھا دل سے دھوان
رشک تصویر بنی جاتی ہے صورت میری
جان کے ساتھ ہے یہ جانکا نکلنا ہے ضرور
تیری فرقت مین ہوئی اب تو یہ حالت میری
الفت یار نے مجبور کیا ہے رعنا

راغب ـ بعلوم سراپا طالب ـ محمد سعید خان خلف جناب محمد شریف خان رسالہ دار مرحوم انہون نے کمسنی مین کچھہ کتابین مولف سے پڑہی تہین اب بعد مرور عرصۂ سی سال علم کا شوق ہوا ہے زبان کی صرف نحو حاصل کر کے علم فلسفہ منطق و معانی و بیان و فقہ حاصل کر رہے ہین ـ گاہے ماہے شعر کہتے ہین وہ بھی شعر و سخن مین کسی کے شاگرد نہین صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب عاشق کی رفاقت مین مجبور ہو کر یہ مذاق اختیار کیا ... کا بے لطف کرنا گوارا نہ جانا یہ رنگ طبیعت ہے ـ غزل طرح

اونہین اپنی ہی نہین خاک ہو غیرت میری
بیشک اتنی تو مجھے بھی ہے شکایت میری
کیا کرون میری تو مٹی ہین وفا کا خمیر

کیا گلا غیر سے گر اب ہو شکایت میری
سب ترے حسن کو حیرت سے کھڑی تکتے ہین
تم بدل جاؤ نہ بدلے گی یہ عادت میری

ہای شوخی کہ وہ کہتی ہین مرے شکوہ پر
کون فریاد سنے روز قیامت میری
اوسکی پرسش پہ یہ راغب نے کہا حسرت سے

حال کیا پوچھتے ہو دیکھلو حالت میری

سیف - شاعر و ماہر بہرکیف - جناب نواب صاحب محمد سیف الدین خانصاحب خلف خانصاحب محمد شاہ دین خان صاحب مرحوم خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۹۵ سالہ صاحب دیوان شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

پھر ستم پیشہ پہ آئی ہے طبیعت میری
غیر کے منہ سے وہ سنتا ہی حکایت میری
جب سے مخلوق نے جانا ہی تمہارا عاشق
وہ جو خصلت ہی تمہاری تو یہ عادت میری
دست رنگین کی محبت مین اگر دم نکلا
اپنی صورت سے ملاتے ہین وہ صورت میری
لکھ لطف ادہر ہو تو مین اچھا ہو جاؤن
اودہر جس رو سے آئی ہی طبیعت میری
آبلہ پائی نے عالم مین کیا ہے مشہور

پھر مصیبت کی طلبگار ہی راحت میری
اوڑ گئی وحشت سے اکدم مین ہوا کے مانند
کونسا دل ہی کہ جسمین نہین الفت میری
عمر بھر گیسوے پرپیچ کی بیڑی پہنی
خون رولائیگی ہزارونکو شہادت میری
وہ نظر باز ہون دنیا مین کہ بعد مردن
چشم بیمار کے قبضہ مین ہی صحت میری
لاکھ چھیڑا وا نہین پر منہ سے نکلی نہین بات
میرے قدمون سے لگی رہتی ہی شہرت میری

ابتو کچھ رنگ دکہانے لگی الفت میری
دیکھ پائی جو کبہو لونے کدورت میری
تم جفا دوست ہو اور مین ہون وفا پر مائل
موت لینے آکے پڑ رہی ہی یہ منت میری
مرض عشق بیان وان غم کو نہین نہین
آکے چوبین گے حسین آنکھون سے تربت میری
دل جگر دشمن جانی ہی عیاذاً باللہ
بے رہائی یہ ہوئی مہر محبت میری
جب سے رکھا ہی قدم کوچۂ محبوب مین سیف
بس اوسی دم سے ہوا خواہ ہی جنت میری

سراغ - خورش دماغ - جناب محمد حضرت نور خانصاحب خلف اصغر حافظ محمد جمال خانصاحب رسالدار مرحوم ابن ہمت خانصاحب رسالدار مغفور عمر ۳۲ سالہ گاہے ماہے کسی مشاعرہ مین مجبوراً احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہین انکو پہلے تلمذ صاحبزادہ محمد رفیع الدین خانصاحب دانش سے تہا بعد انتقال اونکے غزل حضرت داغ دہلوی کو دکھاتے ہین - مولف کے خسرال کے رشتہ سے پھوپی زاد بہائی ہوتے ہین - ورزش کا شوق بکثرت ہے یہ رنگ طبیعت ہے - غزل طرح

کچھ زمانے سے نرالی ہی طبیعت میری
اوسکی تقدیر ہی اوسکی مری قسمت میری

نہین سنتے نہین سنتے وہ حقیقت میری
روز ہو ہو کے بدلجاتے ہین عدا اونسے

کیون کرون غیر کے گھر جانے کا شکوہ اونسے
روز بن بن کے بگڑ جاتی ہی قسمت میری

اوسکی تصویر ہی لادے تو مجھے ای قاصد
اور وفا غیر سے ہو خوبیٔ قسمت میری

کچھ تو نکلے گی شب ہجر مین حسرت میری
چلبلا جب کوئی معشوق نظر آتا ہے

آپ یون وعدہ کرین اور قسم بھی کھائین
گدگداتی ہے مگر اب بھی طبیعت میری

سہا - اختر برج سخن بے بہا جناب مولوی امیر حسن خانصاحب مدرس اسکول صدر ٹونک خلف جناب مولوی محمد غضنفر علی خانصاحب مرحوم ابن جناب مولوی نجف علی خانصاحب مغفور عمر ۲۳ سالہ فارسی شعر اکثر اُردو کمتر کہتے ہین۔ انکے اشعار کی کیا بندش چست ترکیب درست ہے۔

مجھکو الفت ہے تری تجھکو محبت میری
آپ کس بات پہ کرتے ہین شکایت میری
مین اور اوس شوخ کا محشر مین ہو شاکی توبہ
نظر آتی نہین مٹھی بھر امانت میری
یا الٰہی مین تری شان کریمی کے نثار
اسکے ملنے سے بگڑتی ہے طبیعت میری
لطف ہے بندۂ بیدام بنالے ہین مجھے

اور اگر اب بھی نہو وصل تو قسمت میری
مین وہ ناکام ہون مرجاؤن جو ناکامی مین
کہین وہ ہی نکرے جاکے شکایت میری
بعد مرنے کے وہ میت پہ تو کیا آئیگا
وہ رقیبون سے لڑے لڑگئی قسمت میری
دیکھلی شرم و حیا منہ پہ نہ آنچل ڈالو
مول لیکر بھی وہ دیتے نہین قیمت میری
جسجگہہ مین ہون سہا ساتھ ہے قسمت میری

مین تو یون کرتا ہون شکوہ کہ نہ بولے برسون
سارے ناکام کرین آکے زیارت میری
طائر رنگ حنا اوڑ گیا لیکر دل زار
زندگی مین ہی نہ کی جسنے عیادت میری
مین متانت سے بھی بیٹھون تو وہ فرماتے ہین
صاف کہدو کہ بری لگتی ہے صورت میری
یہین ملجائیگا جو کچھ مجھے ملنا ہوگا

سوز - کلاش تیر جگر دوز - منشی لچھمی سہای ولد منشی راج کنوار صاحب نمبردار قصبہ بلکیہ ضلع کول علیگڈھ عمر ۱۲ سال شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔

جان لیگی کسی دن شب فرقت میری
مجھکو یہ فخر کہ یکتا ہے طبیعت میری
شکوہ کرتا ہون تو شوخی سے وہ یہ کہتے ہین
اونکی آنکھوں مین کرے گھر جو مروت میری
کشش دل مین کہان وہ کہ جگر تھامے آئین
ہر گھڑی دیکھکے روتے ہین وہ تربت میری

رائیگان جائیگی اگر وزیہ دولت میری
چکنی صورت پہ پھسلتی ہے ندیدونکی طرح
واہ واواہ مجھی سے ہے شکایت میری
غیر کے ساتھ ان آنکھوں سے مین دیکھون اونکو
رائیگان جائے الٰہی نہ یہ محنت میری
اہل مجلس کے نہ آجائین کلیجے منہ کو

اونکو یہ ناز کہ بے مثل ہے صورت میری
کچھ انوکھی ہے نرالی ہے طبیعت میری
بھولکر جانب اغیار نہ دیکھین وہ کبھی
واہ رے بخت مرا واہ رے قسمت میری
آبرو بخشتے ہین بعد فنا بھی مجھکو
محفل عیش مین پوچھو نہ مصیبت میری

سو اُستادوں میں ہے اسند نام آور | کس لئے اہل سخن میں ہو شہرت میری

شاکر - ناظم و ناشر - محمد علیخان نبیرۂ جناب غلام اکبر خانصاحب مرحوم ساکن قدیم سنبھل مرادآباد کلکتہ ملازم ریاست جےپور - عمر ۳۰ سال - شاگرد مولف - انہوں نے ابتدا سے کتب درسیہ مولف سے پڑھکر انشا پردازی کے شوق کو بڑھایا پھر تحریرات کارروائی محکمہ جات کا کام سیکھا آخرش بدولت استحصال کارروائی دفتری و اکتساب امور لابدی و تحقیقات مقدمات سخت و دشوار و انصرام معاملات سرکار بتدریج عہدۂ ڈپٹی کلکٹری ریاست جےپور پر فائز ہوئے - کبھی کبھی احباب کی خاطر سے شعر بھی کہہ لیتے ہیں یہ اشعار ان کے طبعزاد ہیں -

آئنہ دیکھوں تو کھل جائے نقاہت میری
وائی کاوش سے ہی صورت راحت میری
ہے وہی دل کہ ہے جس دل میں غم عشق ترا
ایک میں ہوں کہ بھری غم سے ہے نیت میری
ظلم نے تجھکو سکھایا تو مجھے الفت نے
گر نہیں دیکھتے دیکھو تو طبیعت میری

دیکھا تو ترا ہوا نقشہ ہے کہ صورت میری
یہ ہوئی طاق تری ہجر میں طاقت میری
ہے وہی آنکھ کہ جسمیں ہے مروت میری
میں ہی تو جور و جفا کرتا ہوں اک عالم پر
رنگ تیرا ہے نہ اب وہ نہ ہے صورت میری
وہ خوشی سے مجھے دیتے ہیں الٰہی شاکر

ہائے رنجش سے گئی لذت وصلت میری
ضعف سے نقش بدیوار ہے صورت میری
ایک وہ ہیں کہ چھپاتے نہیں الفت کا مزہ
اک زمانے کی زبان پر ہے شکایت میری
گر نہیں سنتے مری شعر ہیں : بچار سنو
مایۂ راحت صد جان ہے مصیبت میری

شاد - فصاحت بنیاد منشی جگن ناتھ پرشاد اہلمد نظامت مال صدر ٹونک خلف منشی لالہ رشک بہاری لعل صاحب عمر ۲۰ سال - آبا و اجداد انکے قصبۂ سوردن ضلع ایٹہ میں منجانب سرکار گورنمنٹ سات گاؤں مثل شام سرونگری سیٹرو رام پور وغیرہ کے نمبردار تھے انکے والد بتاریخ ہیزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۶ہجری مطابق نوزدہم ماہ مئی ۱۸۸۹ء داخل دارالریاست ٹونک ہوئے اور بتوسل جناب صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیر جنگ بتاریخ بستم رجب المرجب ۱۳۰۷ہجری مطابق ۱۲ مارچ ۱۸۹۰ء عیسوی بعہدۂ سیاہہ نویسی نظامت مال صدر پرگنہ ٹونک پر مقرر ہوکر بعد چندے جسن کارگزاری عہدۂ جمع خرچ نویسی نظامت موصوفہ پر مامور ہوئے اور تاحال کار مفوضۂ خود کو بخوبی انجام دیتے ہیں - انہوں نے بعد حصول علم فارسی و انگریزی و ناگری فن شاعری میں منشی محمد ابراہیم خان رمز کی شاگردی اختیار کی اور تاحال اصلاح لیتے ہیں

غزل طرح

آپ کرنے لگے غیروں سے شکایت میری | ابھی ایسی تو نہ بہکی تھی طبیعت میری | نہ کھنچی مانی و بہزاد سے صورت میری

کہیں گر کون کا نہ کیا کوئی یہ حسرت میری
واسطہ شیخ سے مجھکو نہ برہمن سے غرض
آنکھیں کھل جائینگی بیناہو گئے جو صورت میری
آئنہ دیکھکے چپ کیوں ہوئے شکل تصویر
کیا محبت میں محبت یہ محبت میری
تجھہ میں شوخی ہے غضب تجھہ میں بلا دلسوزی
تو نہیں ہے آرزو ہے تری الفت میری
اسقدر جبکہ تلون ہو ترقی پہ ترا
بت پرستی بھی ہے واللہ عبادت میری
مرسے پر بھی نہ ان دل سے ہوا دور غبار
آپ کیوں آئے ہیں کیا شوق ہے عیادت میری
دیر و کعبہ سے مبرا ہے عبادت میری
مجھسے وہ کہتے ہیں ان سب کی حفاظت رکھنا
تمتو کہتے تھے کہ بے مثل ہے صورت میری
اس دشمن کی بھی توڑی نہیں جاتی صاحب
فتنہ ہے چال تری آہ قیامت میری
چاک دامن سے بری ہوگئی پہلے ہی قبا
ایک صورت رہے ممکن نہیں سیرت میری
دھیان قاتل کا بھی ہے شوق شہادت بھی ہے
ہے عیاں شیشۂ ساعت سے کدورت میری
جائیے جائیے اب غیر ہی حالت میری
تمنے دیکھا ہے کہاں چاہنے والا کوئی
برہمن دل میں ہے جلن جان میں ہے الفت میری
کیا علامت میں علاوت وہ عداوت اونکی
یہ نزاکت ہے تمہاری یہ نقاہت میری
دل کو بہلاتا ہوں اسکے ہی میں تنہائی میں
بند و بست اپنا عبث کرتی ہے وحشت میری
دیکھکر شکل صنم منہ سے کہا الا اللہ
یہ محبت ہے مری اور وہ ہمت میری
صدقۂ حضرت استاد سے دیکھو ای شاد
ہٹ کیا شہرۂ آفاق ہے شہرت میری

طپش - مذاق منش - منشی لالہ امراؤ لال جمع خرچ نویس محکمۂ نظامت سائرات دربار ٹونک شاگرد مولف عمر تخمیناً ۲۵ سال اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے -

رفتہ رفتہ یہ ہوئی ہجر میں حالت میری
خود بخود اسکو گوارا ہوئی صحبت میری
تجھکو کیا سمع خراشی سے ہے ناصح مطلب
آپسا دوست کرے جبکہ حمایت میری
کہ نہ پہچانی احبا نے بھی صورت میری
آپ تو جور و ستم کچھہ نہیں کرتے مجھہ پر
کہیں اسطرح جلتی ہے طبیعت میری
بے بلائے مرے گھر آپ چلے آئینگے
یکبیک آگئی زور و نیہ جو قسمت میری
مفت بدنام کیا کرتی ہے وحشت میری
شکلیں سخت پڑیں کیوں نہ عدو کو پیہم
آگئی جذبہ میں جب زور طبیعت میری
ای طپش سوز محبت کی طپش ہے آفت
طپش مہر سے بھی بڑھ چلی حدت میری

ظہیر - فصاحت و بلاغت تخمیر - جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب مصنف قصۂ ممتاز سابق داروغہ ماہی مراتب شاہ دہلی حال ملازم سرکار ٹونک - عمر تخمیناً ۵۶ سال - صاحب دو دیوان شاگرد حضرت ابراہیم ذوق دہلوی - خلف اکبر صلاح الدولہ مرصع رقم خان سید جلال الدین حیدر خان مرحوم بخطاب استاد بادشاہ دہلی - ماشاءاللہ اچھا رنگ طبیعت ہے صفحہ تاریخ پر

بنا بر یادگار یہ صورت سہے ۔

دل مین کس پیار سے رکہتے ہو عداوت میری
ٹپکی پڑتی ہی عداوت سے محبت میری

ہون بہی دنیا مین نہین بہی ہون برنگ عنقا
دل مین تم خوب سمجہتے ہو محبت میری

حشر آیا غضب آیا جدہر آئی ظالم
بند و پرور رہی مرے ساتہہ ہی قسمت میری

ٹوٹنے ہی کے لئے ہے مری توبہ زاہد
گل مین نکہت ہی نہ غنچون مین نزاکت میری

میگسارو مری توبہ کا بہروسہ کیا ہے
چہین لی روز ازل غیر نے قسمت میری

مجہسے بہتر ہی بہرحال کدورت میری
ناتوانی سے وہ نازک ہی طبیعت میری

بے لیاقتی ہی مجہے آفاق مین شہرت میری
خواب مین بہی تو بس مرگ نظر آتا ہون

ملتی جلتی ہی تری ضد سے طبیعت میری
سرِ مطلب کبہی منہ سے نکلتی ہی نہین

بار مانے ہی کے لئے رہ گئی ہمت میری
داورِ حشر سے کہنے کی تو گنجائش ہو

دیر لگتی نہین بہرتے ہوئے نیت میری
وہ نہون پاس نہون رشک تو ہو دلمین طپہ

آپ اور غیر سے کرتے ہین شکایت میری
تم سے پہلے ہی بدلنے لگی حالت میری

یہ تو کہنے ہی کی باتین ہین بہت ہین تم سے
روز ہوتی ہی رقیبون کو زیارت میری

آپ دشمن کے طرفدار ہوئی تو ہو جائین
آپ کی ہان ہی یہ کمبخت کہ حسرت میری

آئنہ دیکہہ کے اک اک وہ فرماتے ہین
غیر کے ہاتہہ سے ہو کاش شہادت میری

جو کہے سچ ہی وہ جو ناز کرے ہی وہ بجا
دخل اغیار سے خالی نہین خلوت میری

عنایت - مرکز دائرۂ درایت جناب مولوی عنایت حسین خانصاحب خلف مولوی سیف اللہ صاحب اخوند باشندۂ رامپور افغانان مقیم حال ٹونک - عمر تخمیناً ۴۹ سال - آبا و اجداد انکے ہمیشہ سے ملازم سرکار ٹونک رہے اور دیہات پرگنۂ ٹونک سے بطور جاگیر پاتے ہین - انہون نے بزمانۂ سابق فن شاعری کو جناب شیخ امداد علیصاحب بحر لکہنوی سے رامپور مین حاصل کیا بعد انتقال انکے فائز دارالریاست ہو کر سرآمد شعرا مستند حضرت اسیر لکہنوی سلمہ اللہ القوی کی شاگردی اختیار کی اور کتب متداولہ متعارفہ درسیہ مولف سے دیکہین - بنظر توجہات سرآمد شعرا مستند حضرت اسیر لکہنوی سلمہ اللہ القوی چند روز مین صاحب دو دیوان ہو گئے دیوان اول بطور سراپا یعنی از فرق تا قدم دو دیوان دوم مانند دواوین شعرا مکمل و مرتب ہین انکا یہ کلام یادگار عام ہے ۔

بسنکے مرنے بعد فنا برسے گی رقت میری
حالِ دل صاف کہے دیتی ہی صورت میری

مر کے بہی ہین اسے دنیا سے لئے جاتا ہون
مجہکو مقتل مین لئے جاتی ہی ہمت میری

خاک اُڑ آئی مری قبر پہ حسرت میری
زاہد خشک کا دل کیون نہو جل جلکے کباب

دفن ہوتی ہی مری ساتہہ ہی حسرت میری
اپنی آنکہون مین انہین رکہتا ہون پتلی کیطرح

نہین بیگانہ سے کوئی حقیقت میری
آتش تر سے جو ساقی ہو ضیافت میری

آج مشتاق شہادت کے پہرے ہین صد شکر
کرتے ہین طفل سرشک اسپہ شکایت میری

جان اسی واسطے اٹکی ہے لبون پر آکر
شوخیان آپکی ہین یہ کہ شرارت میری

کیا پڑہے فاتحہ وہ فتنۂ محشر آیا
پاؤن پھیلاتی ہے اوس تربت کے طبیعت میری

کہ دمِ مرگ بہی سن لین نہ وصیت میری
دہیان اوس زلفِ مسلسل کا بہت رہتا ہے

زلزلہ مین ہے پسِ مرگ جو تربت میری
کیون برا جانتے مجہکو یہ حسینان جہان

بزم مین خلل ہے یا غیر کو کہنے کہیے
کہین پابند جنون ہو نہ طبیعت میری

ہاتہ ایمان سے اوٹہا کر بخدا الفت مین
اچہی تقدیر اگر ہوتی عنایت میری

عشق۔ سراسر رفق۔ منشی سید برکت علی خلف سید علی محمد صاحب ساکن قدیم بہوپال حال خوشباش ریاست ٹونک عمر ۲۱ ساله ملازم نظامت سائر بیمار۔ انہون نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر خط تعلیق و نستعلیق کی مشق اسدرجہ بہم پہنچائی کہ بڑے بڑے خطاطان خوشنویس کی سرمشق سے مشق ملادی مولف کے کہنے سے کبہی کبہی شعر بہی کہہ لیتے ہین یہ انکے اشعار ہین۔

خوب ہوان سے جو پہر جائے طبیعت میری
کیا بتاؤن ہین تمہین دیکہ لو صورت میری

لب پہ آتے ہی دو عالم کو جلا ڈالے گی
مانتے حضرت ناصح جو نصیحت میری

مجہکو تو آپکی جانب سے نہین کچہہ شکوہ
کوئی آفت سی ہے آفت شبِ فرقت میری

کہ حسینونکو ذرا بہی نہین الفت میری
تیرا چرچا جو ہوا بہی تو مرے صدقے مین

تہرہے آتشِ آہِ شبِ فرقت میری
یون نہوتا اگر آتا تو وہ چہپکر آتے

آپ کسو جہ کرتے ہین شکایت میری
بعد مردن بہی نہ آئے وہ کبہی تربت پہ

مجہسے کیا پوچہتے ہو ہجر مین حالت میری
تیری شہرت جو ہوئی ہی تو بدولت میری

یون نکر کبہی بک بک سے مرا سر خالی
کچہہ بہی ہوتی انہین قدر جو محبت میری

کاٹے کٹتی ہے نہ ٹالے سے کبہی ٹلتی ہے
مل گئی خاک مین اے عشق محبت میری

غمگین۔ فصاحت آگین شیخ محمد خلف شیخ نور محمد تاجر۔ عمر تخمینا ۳۰ سال انہون نے بعد مطالعہ کتب درسیہ وغیرہ شعرگوئی کا شوق کیا اور فن شاعری مین منشی محمد ابراہیم خان رمز کے شاگرد ہوئے۔

عشقِ گیسو مین پریشان ہے طبیعت میری
بعد مردن بہی ہے منظور نہین ذلت میری

لالہ سان داغ محبت ہے ترا اس دل مین
دیکہ لے آکے کسی دن جو نقاہت میری

میرے دل سے نہین جاتا ہے تصور تیرا
مجہکو چلنے نہین دیتی ہے نقاہت میری

کیا دکہائیگی الٰہی مجہے قسمت میری
کہتے ہین دیدۂ آہو مین ہے میری شوخی

دیکہلو ترکِ گل افشانیِ ہمت میری
اس سے نکلے گی تو یہ کس کے یہان جائیگی

تیرے دل مین نہین آتی ہے محبت میری
اسکے دل مین ہی کدورت ہے اوسی بت کیطرح

عوض فاتحہ ٹہکراتے ہین تربت میری
اور دلِ سنگ مین دربردہ شرارت میری

بہولجائے بخدا سب وہ نزاکت اپنی
میرے دل ہی مین ہے رہتی ہے حسرت میری

کالے کوسون ہے ابہی کوچۂ قاتل صد حیف
کہ مجہے خاک کیے دیتی ہے تربت میری

سے کبھی سنتے نہین اک بات بھی وہ | اف رے تقدیر مری واہ رے قسمت میری
ہی محبت مین یہ ہمت میری | صورت بحر روان ذہن مرا ہی غمگین

مرا یا خیال و وہم۔ امین الدین خان عرف ننا خلف محی الدین خان مرحوم ابن سراج الدین خان مرد
ہر فن شاعری کو سید محمد ناظر حسین۔ ناظر جلیل جیل صادر ٹونک شاگرد مولف سے حاصل کیا۔ بنا بر یادگار یہ اشعار

ہ نہ محبت کو محبت میری | آہ منظور کسیکو نہین شرکت میری
جنت نکلتی نہین حسرت میری | یار کی چشم عنایت کا جو ایما ہو جائے
لسکو کہا اہل ریا کسکو کہا | یہ گلہ غیر کا ہے یا کہ شکایت میری
ے طرفدار قیامت میری | اضطرابی وہی تیور مین ہی طرز وہی
صو پر وکھاتے ہین جب دشمن کو | فرط غیرت سے بدل جاتی ہے صورت میری
سے بہی زیادہ شب فرقت میری | وصل کے باب مین کیا عرض کرے بندہ ای فہم

ملاش اختر خورشید نظر۔ حافظ محمد نصرت اللہ خان عرف محمد احمد خان خلف جناب
ل پیدائش ۱۳۱۳ہجری ماہ ذیقعدہ نہم تاریخ روز یکشنبہ وقت صبح ہے انکو
دنگ کار پرداز ہین۔ بعد حفظ کلام ربانی کتب درسیہ آجکل انکے زیر مطالعہ ہین

ے ہین وہ غفلت مین طبیعت میری | خواب مین دیکھتے ہین آگے محبت میری
دیکھو نہ مچل جائے طبیعت میری | آگئے چرخ مین افلاک زمین ہل چل مین
آتے ہی جاتی رہی تیری دل سے | وہ تواضع وہ مدارات وہ عزت میری
چہپا لیتے ہین وہ دیکھ کے صورت میری | خاطر مین دشمن بدبخت کی میرے ہوتے
دیتا ہون مین اگر یار کی نظروں سے اد نہین | وہ بہی الفت سے نگاہ کرتے ہین صورت میری
کرتا ہون کہ ادہری نہ طبیعت میری | کہتے ہین تم جو قمر ہو تو مقابل آ دے

غلامی۔ ہم پلہ شعرا زمانی۔ جناب سید محمد عبد الرزاق صاحب حسینی خلف اکبر جناب
سید حمید الدین صاحب مغفور متخلص حمیدی میر منشی ریاست صاحب دیوان شاگرد جناب مولوی الہی بخش

ہ فرقت میری
ین محبت میری
یہ بیاں کی چلتی کی نہین
ی طبیعت میری
سے تیرے گیسوی دراز
ہین ہمت میری
دہلوی
نور انور دام اقبالہ
نان آم مرزی تلمذ کہتے ہین
سینے پہ آنچل ڈالو
دیکھکے وحشت میری
زنیا سیکھا ہے
ہ مرجان مروت میری
کو دکھاتے تھے دو سینہ کا داو بیا
تمہاری ہی کہ صورت میری
مرحوم اہلکار ریاست ابن گلوی
اختر دین۔ سے ان کی
۱۲۶۵ھ

تاریخ ولادت ... سب ہو ... سادات قطبی سے ہین - اور سادات قطبی قطب الاقطاب امیر قطب الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے ... باالتواریخ مولفہ خود مین لکھی ہین مثنوی صمصام الاسلام ترجمہ فتوح الشام انکی یادگار عام ہی - یہ طرز کلام ہے -

فرقت یار مین ... میری
خاک نکلے کی شب ... ت میری
مین ہون اور کوی ... قسمت
یہی آئے ہین ... میری
کہتے ہین دیکھ کے للچا ... میری
شکل یہ شکل ہی حسرت ... میری
وصل چاہون تو یہ کہتے ... ہی بہیدہ
دو لیاقت ہی تمہاری ... میری
ذکر جانان سے ہی کثرت ... ال
بڑہ کے بدبخت سکندر سے ... میری

آشنا ہی نہین پہچانتے صورت میری
حسرت دید نکلنے پہ بڑہی جاتی ہے
آپکا باغ ارم ہی تو یہ جنت میری
وہ دغا باز ہی کافر ہین مسلمان شہید ہا
یہ شا جاتا ہی کیون دیکھکے صورت میری
مین نہ کہتا تھا غم ہجر مین مر جاؤنگا
روز کمبخت کیا کرتا ہے منت میری
آئنہ دیکھکے کہتے ہین کہ آفت ہون مین
کیا تصور ہی کہ جلوت مین ہی خلوت میری
میکش خمکدہ حضرت نازش ہون مین

کم نہین انکی نزاکت سے نقاہت میری
جان لیکر بھی نہ جائیگی یہ حسرت میری
یار کے پائے نگارین ہین غبار آلودہ
وائے قسمت کہ تری کس سے ہے قسمت میری
تم سا معشوق جہان مین ہی نہ عاشق مجھ سا
ای ستمگر تری غفلت ہی کہ غفلت میری
تم مری شکل سے بیزار مین قربان تم پر
کس طرح جیتے ہو تم دیکھکے صورت میری
وہ سنورتے ہین اور آئینہ دکھاتا ہون مین
کیون کلامی نہو مستانہ طبیعت میری

کیف - زبانش ... حافظ عالمگیر خان خلف جہانگیر خان عمر تخمیناً ۴۵ سال صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ و دوم نعتیہ شاگرد سرآمد شعرا استاد حضرت ... سلمہ اللہ القوی - انہون نے اگرچہ مولف سے کچھ برای نام پڑہا ہی مگر شعرگوئی مین استقدر ملکہ بڑہا ہوا ہی کہ انکی طبیعت خداداد شعرا کے نزدیک قابل تحسین ... دیوان انکی طبعزاد ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ شخص صاحب استعداد ہے -

غیر کی شکل رہے یار ہے ... میری
تیری خوبی گئی بگڑی ہوئی ... میری
منہ چہپاتے ہو عبث دیکھکے صورت میری
ناامیدی کی ہی تصویر کہ صورت میری
دلکو اوٹھنے نہ دیا اشک کو گرنے نہ دیا
رو رہی ہی مرے لکھنے کو یہ قسمت میری

خود مٹے ورنہ مٹا دے مجھے حسرت میری
خاک اوڑائیگی مرے بعد کدورت میری
غیر مین تو نہین گر غیر ہی حالت میری
کچھ نہ آیا مجھے لیکن تری الفت آئی
واہ رے ضعف مرا واہ رے طاقت میری
سامنے غیر کے کب پردہ نشین آتے ہین

پڑگئی اور خرابی مین مصیبت میری
پھر کے گھر گھر مجھے ڈھونڈہے گی مصیبت میری
میری ناکامی کا پتلا ہی کہ مین ہون یارب
سب کچھ آیا تجھے آئی نہ محبت میری
عرق اور چین جبین پر نہین غصہ کے سبب
دل مین چھپ جاوگے آتے ہی طبیعت ...

رات پروہ بت کمسن جو نہ آئے شب وصل
کوئی حصہ ہو تو بٹ جائے طبیعت میری
تجھ سے جوبن ہے ترا تنگ قبا جوبن سے
ٹھوکریں کھائیگی آآکے قیامت میری
یاس دانا رہ کا میلا سا ہے میلا دل میں
کل کے دن کی وہ نکالی ہوئی حسرت میری
گور سے حشر کے دن خاک اوٹھونگا یارب
پاؤں تک مجھکو نہ چھونے دو یہ قسمت میری
صبح کو ہوکے جدا ساتھ لگی رہتی ہے
میں کہیں ہوں پس مردن کہیں تربت میری
اسکے آئینہ میں بال آئیں یہ قسم خط شکست
ناز کرتی ہے نکالی ہوئی حسرت میری
یا تصویر تصور ہے تصور تصو یر

پاؤں پھیلا کے مچل جائے طبیعت میری
منہ بنائے ہوئے روٹھا ہوا بیٹھا ہے کوئی
دل سے میں تنگ ہوں اور مجھ سے طبیعت میری
دل سے نکلے گی یہ میرے تو کہاں جائیگی
کیونکر اس ہٹ میں نکلے کوئی حسرت میری
بات اتنی ہے کہ موت آج نہیں کل آئے
دابکر بیٹھ گئی ہے مجھے تربت میری
کم نہ ہونگے وہ اگر تو نہ گھٹے گی یہ بھی
بڑھکے پرچھائیں شب بہ شب فرقت میری
چوس لیتا ہے زبان یار کی شکوہ میرا
دل ہے ٹوٹا ہوا پھوٹی ہوئی قسمت میری
دل دیا میں نے تمہیں تم نے زبان تک بھی دی
سکتہ حیرت میں ہے سکتے میں ہے حیرت میری
رنگ انوکھا ہے نرالی ہے طبیعت میری

ہو کوئی طفل تو بہلاؤں دل ... کو
سامنے بیٹھی ہے بگڑی ہوئی قسمت میری
تنتنہ آسا قدم اوٹھا او جھکے یہ کہتا ہے ترا
میں بھی خوش ہوں نکالے کوئی حسرت میری
آج اغیار کا ارمان بنی بیٹھی ہے
ایک دو دن کی ہے مہمان مصیبت میری
غیر کو سر پہ چڑھاؤ یہ خدا کی قدرت
ہے جواب اونکی جفاؤں کا محبت میری
ہوں وہ مضطر کہ مری خاک بنی ریگ رواں
منہ ملا دیتی ہے ہونٹوں سے شکایت میری
فخر ہے خواہش دشمن کو تری ملت پر
ہوشیاری وہ تمہاری ہے یہ غفلت میری
بات میں بات نئی کیوں نہ ہو پیدا ئی ...

گوہر - سخن گستر منشی شیخ احمد محافظ دفتر محکمہ نظامت سائرات خلف اکبر جناب منشی شیخ محمد یوسف صاحب ابن شیخ کلو صاحب مرحوم کارپرداز جناب صاحبزادہ احمد علیخاں صاحب بہادر متخلص بہ رونق مغفور عمر تخمینًا ۲۸ سال - بزرگ انکے دہلی کے رہنے والے ہیں بعہد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ مورث اعلیٰ ریاست ہذا دہلی سے یہاں آکر قیام پذیر ہوئے - انہوں نے کتب درسیہ وغیرہ علی رضا ہمشیرزادہ مولف سے پڑھکر فن شاعری کو ... لت ... سے حاصل کیا نعتیہ غزل اکثر عاشقانہ کمتر کہتے ہیں مجبور ہوکر باعث رفاقت منشی محمد ابراہیم خان رمز یہ مذاق اختیار کیا مزاج میں دوراندیشی و سہولیت بدرجۂ انتہا ہے انکی یہ غزل طرح ہے

تیری افضال ... ج پہ قسمت میری
شافع حشر کریں ... شفاعت میری
تیرے اکرام سے جاگیر ہے جنت میری
جنگی میدان قیامت میں دہائی ہوگی
کیوں مرا منہ نہ تکے خلق خدا محشر میں
میرے آقا ہیں و اللہ رے قسمت میری

سپر ہوتا ہے اگر خنجر عصیان مجھپر
کرم نہ بہر خدا شافع امت میری

نہ بال بیکا ہو اگر تری رحمت میری
کچھ نہ ہستی تھی مری ہان مگر اب کچھ ہون

حشر کا دن ہے یاور عاجز و بیکس ہون مین
ہو نزول ہی سے مدد پر تری رحمت میری

ہے جو مطلوب خداوند جہان ای گوہر
اسکا طالب ہون مین اسے رحمت میری

مائل۔ جوہر شمائل حافظ حمید اللہ خانصاحب صوبہ دار پلٹن خاص حضوری عمر تخمیناً ۲۰ سال۔ انہون نے ابتدا مین جناب منشی نیاز علی خانصاحب سے غزل پر اصلاح لی بعد ازان حضرت عاشق کو غزل دکھائی انکا یہ کلام ہے۔

غیر سے اونکو سوا ہے مگر الفت میری
کیجئے کیجئے اللہ سے شکایت میری
ہون وہ مظلوم گواہونکی ضرورت ہی نہین
رنگ پر رنگ بدلنے لگی صورت میری
اچھی صورت نظر آتی ہے تو کیسا کیسا
کر خدا اب نہ دکھائے انہین صورت میری
آپکو غیر او سے آپ مبارک ہین کون

دمبدم رہتی ہے لب پر جو شکایت میری
تو وفادار سہی مین ہون وفا سے عاری
بیگناہی مری وان دیگی شہادت میری
غیر سے ملکے ملین مجھ سے وہ توبہ توبہ
گدگداتی ہے مرے دلکو طبیعت میری
جان سے تجھکو بھی رکھے گی صدا چکر مین
مہربان آپکو کیون ہوگی محبت میری
آئنہ سے بھی بکدر ہی کدورت میری

سر بسجدہ دو مجھے دیکھہ کے فرماتے ہین
رحم کی خو ہی تری ظلم کی عادت میری
ہائی جب وصل کی شب ہونے لگی آخر ہائے
مین ہی جا ہون تو نہ جا کبھی غیرت میری
بے تکلف جو ہوا مین تو وہ جھلکر بولے
ایسی ویسی نہین ای چرخ مصیبت میری
مائل آئینۂ رخسار ہوا ہون جب سے

مشتاق۔ بکلام اردو مشتاق۔ مشتاق احمد عطار خدمتگزار حضوری خلف محمد عبد القادر چوبدار سرکاری شاگرد حافظ عالمگیر خان کیف تلمیذ سرآمد شعرا استند حضرت اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی۔ عمر تخمیناً ۲۵ سال انکا یہ کلام ہے۔

غیر اس رنج سے کیونکر نہو حالت میری
سب پہ کہل جائیگی اگر روز حقیقت میری
نام لیلیٰ نہ رہا ہے ترا چرچا گھر گھر
آئی اور آئی بھی کیسے یہ طبیعت میری
تارے گنتا ہون سحر تک تری زلفونکی قسم
جان نکلتی ہے کسی طرح نہ حسرت میری

کہ وہ اغیار سے کرتے ہین شکایت میری
مجھکو کمبخت کہین غیر کو اچھا سمجھین
دھوم مجنونکی گھٹی ہوگئی شہرت میری
جیتے جی دل سے یہ نکلے مجھے امید نہین
آنکھہ دم بھر نہین لگتی شب فرقت میری
یون نہ دیکھا تو نہین خواب مین دیکھا جاکر

شکل آئینہ بنے گی یہی صورت میری
بوالہوس ہیچ ہے وہ تقدیر ہے قسمت میری
جا بجا چلین باقی ہین [illegible] جو بد کیش
جان کے ساتھ گیا [illegible] حسرت میری
پائی اسیلئے آفت ہے [illegible] غمزہ مار کھا ہے
ہوشیاری ہے جبکہ [illegible] آئے ملت میری

تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شہید ابن صاحبزادہ محمد سیف یار خان بہادر



دل بھی نہ دان دو اپنی نام خدا کم سن سے
اب سنے بھی تو سنے کون نصیحت میری
نامہ بر سے مرے وہ شوخ یہ ہنسکر بولا
کیا بہت شاق ہے مشتاق کو فرقت میری

ماہر - خوش فکر شاعر - غلام قادر خان خلف اصغر حافظ احمد خان ملازم سرکار ٹونک عمر تخمیناً ۲۲ سال شاگرد منشی محمد ابراہیم خان رمز

کچھ نرالی ہے یہ تاثیر محبت میری
ورنہ وہ کرتے نہ غیروں سے شکایت میری
وہ جو ہے آپکی عادت تو یہ عادت میری
دل کو تھامے ہوئے تم آپ چلے آؤ گے
دیکھکر انکو جو ہو جاتا ہوں نہیں سکتے ہیں
دو بدو جو کبھی لڑتے ہیں بت دیکھکے صورت میری
رخ پھرا جاتے ہیں وہ دیکھکے صورت میری
حلم ہے آپکی خو صبر ہے خصلت میری
راستی پر جو کبھی آئیگی قسمت میری
ہو نہ ہو کچھ تو ہے ماہر کہ جہان سنتے ہیں

ناظر - موجد کلام نادر سید محمد ناظر حسین خلف جناب سید برکت علی صاحب مرحوم سکندر آبادی جیلر جیل صدر دربار ٹونک - صاحب دو دیوان یکے عاشقانہ دوم نعتیہ - عمر تخمیناً ۲۵ سال - انہوں نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑہکر فن شاعری کے اکتساب کا شوق کیا چنانچہ بعد اکتساب نکات شاعری و استحصال علم عروض و قوافی و تحفظ نوزدہ بحور متعارفہ وارکان و اوزان و اوتاد و اسباب وغیرہ سے بخوبی واقف ہوکر ہر ایک طرز و رنگ میں قصائد و غزل و قطعات و رباعیات وغیرہ کہے - ماشاء اللہ اچھی طبیعت ہے نتیجہ طبع کی یہ جودت ہے

رہے اک ڈھنگ پہ کس طرح محبت میری
دیکھیں سو رنگ بدلتی ہے طبیعت میری
تم ستم پر جو تلے بڑھ گئی ہمت میری
ہیں بسے ہوئے کسکا ہے نقاہت میری
کیسی افتاد ہوا ئی زور نقاہت میری
کہ نظر میں بھی تو پھرتی نہیں صورت میری
چلبلی ہو گئی دردیرہ طبیعت میری
غیر سے کرتے ہو کس منہ سے شکایت میری
وصل کی رات تو یکجا تھی ہم شام و سحر
آج ہی چھین حائل شب فرقت میری
تو وہ نازک کہ نکلتی نہیں حسرت میری
نامرادی کے گلے پر ہو عبث چین بجبین
اب بھی ہو جائے صفائی تو بہت بہتر ہے
دلکو دھبا نہ لگا دے کہیں کلفت میری
ٹھوکریں کھانے کو خود آئیگی تربت میری
منزل عشق کٹھن ہے ادکری کا لے کوس
ہے کوئی دشمن دین رہزن جان و ایمان
میرے اللہ ترے ہاتھ ہے عزت میری
اس سے مجبور ہوں لڑتی نہیں قسمت میری
اسکے پہلو کو بچائے ہوا ہے ناوک یاس
ظلم سہ سہ کے جفا جو ہوئی خصلت میری
اجنبی مجھکو نظر آتی ہے صورت میری
شوخ چشموں سے رہی گرم جو صحبت میری
آج اثبات دہن میں ہے یہ حجت میری
ہیں وہ لاغر کہ بر آتے نہیں دل کے ارمان
تم سے نکلے تو نکالو کوئی حسرت میری
دو قدم آپ سوئے گور غریبان تو چلیں
ناتوانی کا یہ زور اور یہ غربت میری
جنگجو ہیں وہ مگر صلح کے خواہاں ہوتے
دل میں کچھ تجھ سے کھٹک جاتا نہ حسرت میری

کثرت یاس سے مطلق نہین جو یائے وصال
لا کہہ کی ایک گواہی ہے شہادت میری
رمز کی بات اشارون مین وہ کہہ دیتے ہین
دل جو دیدہ رون تمہین کیا آئی ہے شامت میری
دونون جانب سے جو ہو لطف ہے اوس الفت کا
ڈر گئی سنگ در یار سے قسمت میری
کعبہ دل کو اجاڑا تو صنم کچہہ نہ کیا
مین ہوا دفن تو شق ہو گئی تربت میری

کسکی ٹوٹی ہوئی امید ہے ہمت میری
آپکے عشق مین وہ رنگ وہ رنگین ہی نہین
نہین جلوت ہی مین ہو جاتی ہے خلوت میری
جو نہ نکلا ترے منہ سے وہ ہے اقرار وصال
چاہیے آپ تو پھر دیکھیے چاہت میری
وائے قسمت کہ مسیحا ہے مرا دشمن جان
یہ نہ سمجھے کہ کہان جائیگی الفت میری
اونکے پیکان کو نہ سینے سے نکال اے جراح

خون ناحق مرا ثابت ہے مرے قاتل پر
میری آنکھون سے ذرا دیکھیے صورت میری
قہر ہو فتنہ ہو آفت ہو غضب ہو صاحب
جو نہ نکلی مرے دل سے وہ ہے حسرت میری
سجدہ شکرانہ کے کعبہ مین ہوئے مجہہ پر فرض
نہین منظور لب یار کو صحت میری
چاک دل کی نہ گئی بعد فنا بہی تاثیر
وہ کبہی یہ نہ کہین لاؤ امانت میری

توڑتا دم کا دم مرگ ہے مشکل ناظر
کثرت ضعف سے نازک ہے یہ حالت میری

یاس۔ بلاغت اساس۔ سید شرف الدین احمد خلف سید نظام الدین ابن سید محمد اسحق صاحب ساکن قدیم مصطفی آباد عرف رامپور حال خوشباش ریاست محمد آباد عرف ٹونک شاگرد رشید مولوی حکیم سید سعید احمد صاحب اسعد۔ عمر ۲۲ سالہ پیش ازین تنخواہدار علاقہ ریاست ٹونک کے سات برس مدرس ہے اب چند روز سے بمدرسہ ناصریہ اسلامیہ مدرس ہین طبیعت کا عجب رنگ ہے کلام کا طرفہ ڈھنگ ہے۔

چارہ گر غیر کی نفرت سے ہے غیرت میری
اور کچہہ حد سے سوا بڑہ گئی ہمت میری
درد درمان ہے مرا رنج ہے راحت میری
ورنہ سو بار نکل آئی ہے صورت میری
اب نہ کچہہ وصل کی لذت ہے نہ آزار فراق
ہمنشینون سے ہی ہر وقت شکایت میری
خود ہون گم گشتہ مگر ڈھونڈ رہا ہون تجہکو
ہے تری بزم سے بہتر کہین خلوت میری
ہم سمجھتے ہین نہ آئینگے دم آخر وہ

غیر ہوتی نہین حالت شب فرقت میری
سخت حیرت ہے اونہین دیکھکے حیرت میری
غم سے خوش رہتی ہے ہر وقت طبیعت میری
جان نہین خون نہین اشک نہین آہ نہین
دل ہے وہ دل نہ طبیعت وہ طبیعت میری
جان نکلی تو مرے دل نے کہا لکہا تہا
ہین وہ کچہہ ہوش کہ حیرت مین ہے خبر میری
مین تو اے بیکسی عشق تجہے مان گیا
اپنی آنکہون سے نہ دیکہینگے یہ حالت میری

کی کسی نے جو نہ الفت مین مخالفت میری
آئینہ بن گئی بگڑی ہوئی صورت میری
ہائے غیرت نے مجہے حال بدلنے نہ دیا
دل سے کسطرح نکل سکتی ہے حسرت میری
مین خفا تجہہ سے مگر صبر نہین ہو سکتا
تو چلا اور رہی جاتی ہے حسرت میری
توہی تو یان ہے فقط غیر کیا ہین ہی نہین
کیا کہون تو نے بڑہائی ہے جو ہمت میری
یاس سو رنگ زمانے کو بدلتے دیکہا

اگر بدل تو یہ کمبخت طبیعت میری

آبرو۔ خاکسار ازلی بے گفتگو۔ سید محمد اصغر علی۔ بعد حمد پروردگار عالم و نعت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنا کچھ حال بطور اجمال نوک زبر قلم ضراعت رقم کرتا ہے کہ والد ماجد خاکسار عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حضرت مولانا حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم و مغفور مصطفےٰ آبادی نے سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین رامپور سے آکر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ آسودۂ جنت الفردوس سے ملازمت حاصل کی۔ اور اسی سال مین مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر اور حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بمعرض وقوع آئی۔ چنانچہ تاریخ ملاقات اس قطعہ سے ظاہر ہے ؎

چو بر خوردہ امیر و راؤ ہولکر ۔ معاہدہ مہر و رزی را بہر حال + ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت ÷ قران ترک و ہند حل اقبال

بعد ازان والد ماجد مؤلف ہمرکابی حضور نواب امیر الدولہ بہادر اکثر جدال و قتال مین شریک حال رہے۔ سنہ ۱۲۱۷ ہجری مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر برفاقت مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر پرگنہ ٹونک وغیرہ پر قابض ہوئے۔ چونکہ اوسوقت تعداد فوج حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا نمبر ۲۵۰۰۰ ہزار پر پہونچ چکا تھا یہ جاید ادمقبوضہ اس فوج کثیر التعداد کے لئے کافی و وافی نہو سکی آخر سپاہ نواب امیر الدولہ بہادر نے مجبور ہوکر راجپوتانہ و مالوہ و بندیلکھنڈ کے راج کو تاراج کیا۔ سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین نواب وزیر الدولہ بہادر عالم ارواح سے عالم اجسام مین ظہور پذیر ہوئے بعد مرور مدت چار سال و چہار ماہ حسب آئین اہل اسلام بموجب حکم قضا شیم حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مؤلف نے نواب وزیر الدولہ بہادر کو بسم اللہ پڑھائی ازان بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے والد ماجد خاکسار سے جمیع علوم دینی و دنیوی وقتاً فوقتاً حاصل کئے سنہ ۱۸۰۷ء مین مہاراجہ جگت سنگہ والی جیپور حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے دربار و تنبیہ رئیس جودہپور کہ بسبب نسبت دختر مہاراجہ جگت سنگہ منسوبہ مہاراجہ بھیم سنگہ متوفی والی جودہپور باہم ناچاقی سخت و تنازعہ شدید ہوگیا تھا مستدعی استمداد ہوا چونکہ پیش ازین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ مانسنگہ رئیس جودہپور مین بذریعہ رسل و رسائل اندرین باب عہد و پیمان ہوچکے تھے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے عہد شکنی کو کہ عین دل شکنی تھی ناجائز تصور کرکے والی جیپور کی فوج کا سخت قافیہ تنگ کیا۔ چنانچہ ان واقعات سے ایک جہان واقف کار ہے۔ مؤلف کو اس قدع پر خلاصہ سے سروکار ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ملک راجپوتانہ و مالوہ وغیرہ کو سخت عاجز کرکے راجستان کا قابض ہونا چاہا تو منجانب برٹش گورنمنٹ سنہ ۱۸۱۷ء مین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بذریعہ صلح نامہ ششش پرگنات مقبوضہ سابقہ یعنی ٹونک ٹیلکہ۔ سرونج۔ پڑاوہ۔ چھبڑہ گوگورسنیا ہیڑہ۔ سند دربار عطا ہوئی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دو ملک گیری کے خیالات کو

پیش ازین سر اقتس مین سودا بنکر سمائے ہوئے تھے سر اسر نکالڈالے اور اپنے اسی ملک خداداد پر قانع رہے سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین جب
حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند اس دار ناپایدار سے رحلت فرمائی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے مسند ریاست کو
اپنے قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی اور نہایت بیدار مغزی سے امور ریاست کا انتظام شروع کیا اور والد ماجد مؤلف کو بخطاب
عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا معزز و مفتخر فرمایا اور اپنا معالج خاص مقرر کرکے بہت کچھ اعزاز بخشا حتی کہ بجز والد ماجد کے محلات زنانہ حضور میں
بنا بر علاج اندر جانے کا کسی حکیم کو حکم نہ تہا۔ بعد وفات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مؤلف نے تیئیس ۲۳ سال تک اپنی کار مفوضہ کو
باٰئین بہین وطرز خوشترین انجام دیا اور بصلہ ہای حسن خدمات شائستہ وبالخصوص صلتہای گران بہا وانعامات متکاثرہ تا حین حیات خود
سرکار والا تبار سے پاتے رہے اور بڑے بڑے سخت موقعون پر ایسے ایسے علاج کیے کہ مورد تحسین وآفرین ہوئے سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین خاکسار
عالم غیب سے عالم شہود مین آیا۔ چنانچہ قطعہ تاریخ ولادت مؤلف یہ ہے ؎ مشفق من حکیم وہم سید # یافت فرزند مثل دُرِ نجف
ہاتفے گفت از پے تاریخ # کہ بگو۔ آفتاب برج شرف ۱۲۶۹ ھ ابتدائی سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین کہ یہی سال غدر ہندی ہے خاکسار کو
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مغفور کی والدہ صاحبہ نے کہ والد ماجد مؤلف کو برادر
خواندگی سے معزز فرمایا تہا باجازت والد ماجد متبنّٰی کر لیا۔ اسی سال کے آخر مین حضرت والد ماجد مؤلف نے بعارضہ ذات الصدر
وذات الجنب اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ اوسوقت مؤلف کم سن تہا۔ سن بلوغ کو نہین پہنچا تہا جسقدر
زر نقد والد خاکسار نے بنظر مآل اندیشی مردانے مکان مین مدفون کیا تہا کامداران ناعاقبت اندیش حق فراموش نے براہ نمک حرامی
کہود کر نکال لیا۔ ازان بعد جناب صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خانصاحب کی والدہ ماجدہ نے اس سرای فانی سے کوچ کیا
جناب ... بیگم صاحبہ اہلیہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب وصیت خوشدامن صاحبہ مرحومہ خود خاکسار کی تعلیم
کیواسطے ایک معلم اور ایک اتالیق مقرر کیا۔ خاکسار نے تہوڑی مدت مین درس قرآن شریف وکتب ابتدائیہ سے انفراغ حاصل
کیا ... ہجری مین ... سے بریاست رامپور کہ وطن مالوفہ خاکسار ہے فائز ہوکر اکتساب علوم واستحصال فنون مین سعی کی اور
حضرت ... سید ... قندہاری المخاطب بہ نادر رقم خان شاگرد رشید معجز رقم خان قندہاری سے خط تعلیق ونستعلیق
کی مشق ... بہم پہنچائی ... حضرت ... استاد مرحوم نے باجتماع جمیع شاگردان عقیدت منش وخطاطان خوش روش خاکسار بمقدار
کو خطاب جواہر رقم ... عنایت فرمایا ... پیچ کشی کے پیچون کی مہارت حسب ترتیب وترکیب حضرت میر امام علی صاحب
بریلوی پیدا کی جب خاکسار نے ... چند ... اسم ... نامی گرامی کے پنجے پہیرے اور ایک آدہ کی اونگلی کا بل

ضرب پونچیائی تو جناب استاد مسلم الثبوت غفران مآب نے خاکسار ہیمقدار کو میر پنجہ شکن کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ بعدازان خاکسار نے ترکیب ورزش و کشتی و بندہای عجیب و غریب مین مشق بہم پہونچائی چنانچہ فی زماننا فنون متذکرہ بالامین اکثر شاگردان خاکسار کامیاب ہوگئے بتاریخ ہشتم ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۶ ہجری خاکسار نے رامپور سے تا دارالریاست ہوکر حضرت میر نواب صاحب مرحوم سے کہ مولف کے بہنوئی ہوتے تھے علوم باقی ماندہ کی تکمیل اور ترکیبات تعویذات و عملیات کی تحصیل کی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۱ ہجری روز یکشنبہ دو بجے دن کے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر رہگرای منزل ناگزیر ہوئے اور بجائے حضرت نواب غفران مآب کے حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولتجنگ مسند آرای ریاست خداداد ہوئے۔ اسی ایام مین خاکسار نے فن حکمت جناب مولانا حکیم عبدالحلی صاحب سے کہ والد ماجد کے شاگرد رشید تھے سیکھنا شروع کیا۔ اولاً مطب کا ڈھنگ جناب حکیم سید نثار علی صاحب مغفور امروہوی سے سیکھا بعدازان حکیم احمد جان خانصاحب خلف حکیم مرزا جان خانصاحب مرحوم دہلوی سے مطب کیا بعدازان خاکسار ذرہ بیمقدار نے رسالہ انشاء صغیر تصنیف کیا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ شعبان ۱۲۸۴ ہجری مطابق بست و ششم ماہ اگست سنین صدر حضرت نواب یمین الدولہ بہادر بالقابہ بتجویز صاحبان انگریز راہی بلدہ بنارس ہوئے۔ اسی ایام مین والدہ خاکسار نے انتقال فرمایا۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ رجب المرجب ۱۲۸۶ ہجری مطابق بست و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۶۹ء حضور بندگان عالی متعالی حضرت نواب امین الدولہ بہادر بالقابہ نے نواب لارڈ آف میو صاحب گورنر جنرل بہادر وبسرائے کشور ہند سے اول ملاقات بمقام دارالخیر اجمیر فرمائی۔ اسی سال مین خاکسار کے اول شادی معرض ظہور آئی۔ ۱۲۸۶ ہجری مین مولف وطن مالوفہ کو گیا اثنای راہ مین چند افغانان نکبت توامان نے رفیق طریق بنکر جو روپیہ کہ نقد خاکسار کی کمر مین تھا اور وہ سامان جو سفر کی حالتین موجود تھا اوسپر براہ طمع دانت لگایا اور یکبارگی ٹوٹ کر خاکسار پر آگرے اس واقعۂ ناگاہ اور حادثۂ جانکاہ مین دست بخیر خاکسار کے ہاتھ مین کئی جگہہ ضرب آئی اور سر مین ایسی چوٹ لگی کہ بیہوشی طاری ہوگئی ایسی غیر حالت مین اون عیاروں نے غنیمت کو غنیمت سمجھا پھر خاکسار بصد دقت وطن مالوفہ مین پہنچا اور وہان سے ایک نامہ بنام ایسے سردار صاحب مروت صاحب فہم و ذکا کے لکھا کہ خاکسار سے ایک گونہ خصوصیت تھی چنانچہ اوس نامہ کی یہ نقل ہے۔ ~

صبا گوئی ز من بآن یار جانی	کہ با دوستان این چنین سرگرانی	کجا رفت آن ارتباط و محبت	چہ شد التفات و چہ شد مہربانی
نہ خلق و سلوک و نہ لطف و مروت	نہ اخلاص ماند نہ آن قدردانی	دگر باکدامی مئے ناب مستی	کہ بر طاق غم شیشہ را می نشانی
فراموشی از من چنین نیست لازم	تو آنی کہ در کار کس در نمانی	مگر رست مشق سخن چون تو دیگر	بروی تو بازست باب معانی

حلاوت ز نظم تو خوش می تراود — بکلکِ تو ختم ست شیرین زبانی
شود مرده و ده غرقة العین زنده — بکامش ازان قطرهٔ گر چکانی
ز بس داشتم طبع موزون ازان من — چو نیسان شدم مائلِ رفشانی
هر آنکس که بر جایگاه خود کرده باشد — بآیین خوش مدتے زندگانی
نخواهم ازین بخلگان خوانِ نعمت — هما ئیم و قانع بیک استخوانی
نمی داشتم با کسے جز تو ربطے — ازان آمدم بر سرِ نکته رانی
ز بیدادِ افغانیانِ ستمگر — سخن گر تخلص نمایم فغانی

بنثر تو معنی چنانست پنهان — که در تیرگی مایهٔ زندگانی
مرا نیست از شاعری هیچ فخرے — کز نیک منست اینچنین نکته رانی
من و این نوای سرودن چه امکان — سخن کار من نیست با هیچ خوانی
کجا سر فرا آورد پیش و نان — نریزد بخاک آبرو یک زمانی
ولیکن ضرورت و نا آزمائش — کند تا گیرم از دوستان امتحانی
چه گویم که آمد چها بر سرِ من — درین دور از گردشِ آسمانی
ببلبل کلام آبرو نیست حاجت — بیک نکته کوتاه کن داستانی

مرا بست در دل کنم ترکِ دنیا — که باقی همان و همه هست فانی

سنه ۱۲۹۱ ہجری مین خاکسار کو خداوند کریم نے فرزند عطا فرمایا اوسکا اسم تاریخی اظفر علی ۱۲۹۱ھ عرفاً اشرف علی نام رکھا مگر گھر والون نے سید جان کے نام سے مشہور کیا یہ اوس فرزند کے اسم تاریخی کا قطعۂ تاریخ ہے ؎

چون تولد گشت پورِ نیک فال — رو نمود و راحت و سورِ دلی
در خیال اسم او بودم که طبع — بے تامل گفت گو- اظفر علی ۱۲۹۱

اسی ایام مین مفخر الامرا ممتاز الملک صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ نے بذریعۂ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب شرف فرمائش دو تا قطعات تاریخ ہر دو فرزندان خود خاکسار سے کی مولف نے بدیہہ اوسی وقت یہ ہر دو قطعات تاریخ کہکر صاحبزادہ صاحب موصوف کے حوالے کئے وہ ہر دو قطعہ یہ ہین قطعۂ تاریخ ولادت صاحبزادہ محمد انعام اللہ خان ؎

یافت از انعامِ اللہ پورِ نیک — سرور برو الا گہر عالی مکان
آبرو چون کرد فکرِ سال او — تا بماند یادگار اندر جہان
ملہمِ غیبی براہ فخر گفت — انتخاب جہ- بگو تاریخ آن ۱۲۹۱

قطعۂ تاریخ ولادت صاحبزادہ محمد اکرام اللہ خان ؎

بفضل خالق چون عنایت اکرام شد — چہ پور یافتہ شد جان با دل شاد
نمود آبرو چون فکرِ سال تاریخش — سروش غیب بگفتا- بلند اختر باد ۱۲۹۴ھ

بتاریخ بست و ہشتم ماہ ذی الحجہ سنه ۱۲۹۲ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ جنوری سنه ۱۸۷۶ء حضور بندگان عالی متعالی نے شہزادۂ پرنس آف ویلز صاحب بہادر ولیعہد ملکہ معظمہ سے بمقام اکبرآباد ملاقات فرمائی- اسی تاریخ اللہ تعالیٰ نے مولف کو فرزند عنایت فرمایا مگر اوسکا کمسنی مین انتقال ہوگیا- بتاریخ بست و چہارم ماہ دسمبر سنه ۱۸۷۶ء حضور والا نے جناب ویسرائے بہادر کشور ہند سے بمقام دہلی ملاقات فرمائی- اسی ایام مین خالق لایزال نے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا اوسکا اسم تاریخی مظاہر الدین احمد ۱۲۹۴ھ عرفاً غضنفر علی نام رکھا مگر گھر والون نے

میان جان کے نام سے مشہور کیا بتاریخ بست و یکم ماہ نومبر ۱۸۸۹ء حضور والا نے بمقام دار الخیر اجمیر نواب لارڈ رپن صاحب بہادر نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے ملاقات فرمائی۔ اسی سال مین مولف نے کتاب قرابادین آبرو تالیف کی سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین میرے استاد مکرم و معظم حضرت میر نواب صاحب نے بامراض چند در چند انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے یہ قطعۂ تاریخ کہا ؎ حامی شرع و ہادی ملت ٭ قبلۂ دین و کعبۂ اعظم ٭ عالم عصر و نامی بدعت ٭ فاضل دہر و اکمل و اکرم ٭ بود از بود او وجود کمال ٭ رفت از رفت او کمال بدم ٭ زرد رخ آفتاب از حسرت ٭ بار غم کرد پشت چرخ بخم ٭ ماہ رانگشت از وقوع غمش ٭ حلقہ ہا حلقۂ ماتم ٭ چون زغم سر نہ از پی قبرش ٭ میر نواب رفت زین عالم — چونکہ عالم اسباب مین والدین و استاد سے کوئی شفیق زائد نہین ہوتا ہے خاکسار اکثر محزون و متعلم رہتا تھا اور بسا اوقات سب سے تنہا ہو کر شعر و سخن کی طرف راغب ہوتا تھا آخر دل مین یہ خیال آیا کہ کوئی ایسی تاریخ لکہنا چاہئے کہ یادگار رہے مگر اس خیال کے آتے ہی یہ خیال بہی آیا کہ ؎ حریفان بادہا خوردند و رفتند ٭ تہی خمخانہا کردند و رفتند۔ اسی کشمکش تردد و کشاکش تفکر مین تہا کہ عقل و دل سے یون گویا ہوئی کہ خیال کا یہ محض خیال خام ہے تصنیف و تالیف سے تو مصنف و مولف کا جہان مین نام ہے خاکسار نے بتائید قول دانش اوسی روز سے تاریخ ٹونک کو بزبان فارسی لکہنا شروع کیا چنانچہ ایک ہفتہ مین چار جزو مرتب کر کے بطور نمونہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے ملاحظہ مین پیش کئے حضرت ممدوح المدح نے ملاحظہ فرما کر یہ ارشاد فرمایا کہ اس تاریخ کو نہایت عرق ریزی و سرگرمی کے ساتہ مرتب کرو انشاء اللہ تعالی اسکے صلہ مین ریاست سے تمہاری پرورش کافی عمل مین آئیگی پہر وہی چار جزو مرتب شدہ پیشگاہ حضور والا مین پیش ہوئے حضور انور نے خوشنودی مزاج کا اظہار فرما کر مزید قدر دانی و قدر افزائی یہ پروانہ جسکی نقل درج ذیل ہے خاکسار کو عطا فرمایا — سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد اصغر علی بعافیت باشند بعد سلام مسنون واضح باد آغاز کتاب یعنی تاریخ اہل خاندان ریاست ملاحظۂ حضور انور مین گذرا استعداد و لیاقت علمی تمہاری بظہور ترتیب کتاب مسطورہ نسبت تمہاری منظور ہوئی چاہئے کہ باتمام تاریخ مذکور مستحق پرورش و عنایات حضوری رہو انشاء اللہ تعالی پیشگاہ ما بدولت و اقبال سے پرورش کافی تمہاری عمل مین آویگی۔ چونکہ والد تمہارے عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی مرحوم عہد نواب امیر الدولہ بہادر و نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم و مغفور سے ممتازین ریاست مین شمار کئے جاتے تہے بخیال پاس و لحاظ والد مرحوم تمہارے کے حضور کو پورا پورا خیال نسبت تمہارے ہے مطلع و مطمئن رہو اور پروانہ ہذا کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکہو فقط مرقوم ۶ شعبان سنہ ۱۲۹۷ھ

بموجب حکمِ حضور پرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ۔ بقلم حافظ محمد ممتاز الدین۔ سنہ ۱۲۹۸ ہجری مین مولف سخت بیمار ہوا کہ جینا دشوار ہوا جب حاضریِ حضور سے مقصر رہا تب یہ قصیدہ بحالت بیماری لکھکر حضور مین بھجوایا ہے

دلستان وز دیدہ سوی من نظر می افگند
شمع گردش سے شود پروانہ پر می افگند

گر کنم با یار شرحِ سوزناکِ دل ستم
پاروِ اش میسازد و در رہ گذر می افگند

تا لباسِ تازۂ دیوانہ را بخشد بہار
گر طپیدن در بیابان شور و شر می افگند

من کجا و سیر جوشِ گل کجا ای عندلیب
ہر زبان در روزطۂ خونِ جگر می افگند

تہمتِ سودا طبیبِ بیمروت بستہ است
زور قم در روزطۂ چندین خطر می افگند

این قدر غافل ز فریادِ دل سوزان مباش
سنگ بر مینائی اربابِ ہنر می افگند

کاشکے بر آستانِ او دہد جایم مدام
آنکہ بر ذرات از رحمت نظر می افگند

روی دل افروزِ تو چشمے کہ بیند صبح و شام
آبروی خویش با صد کر و فر می افگند

ہمتِ تو در جہان ہمچون نگین بنشاند نقش
بیخ و بنیاد ستمگر زود تر می افگند

گر مقابل با سگِ کوئی تو گردد رستمے

مژدہ باد ای دل کہ خوش طرحِ دگر می افگند
عیش و چین رخ حق قربان بہر یک نگاہِ او

تا مرا در آتش بجانِ نامہ بر می افگند
گر بزور تیغہ تازہ آن کمان ابرو بجاست

کہنہ پیراہن بہر خاری ز بر می افگند
گر دکام کوہکن گر تلخ شیرین کردہ است

نخل من پیش از بہاران برگ و بر می افگند
بینا بد طرۂ آشفتۂ لیلی خیال

کار ز نخلِ جانِ من بر نیشتر می افگند
یا جرایِ نوح از خود باش و از کشتی خویش

آتشے در ہر دو عالم یک شرر می افگند
بر سلوک او مباش ایمن کہ چرخِ سفلہ خو

آسمان گر این چنینم در بدر می افگند
ای مہِ گردونِ رفعت تیر چرخِ کرم

کے نظر بر جانبِ شمس و قمر می افگند
در جہان گردید تا دستِ نوالت سر بلند

سر بپائی جودِ تو ہر تا سور می افگند
گر بر آید خشمگین روباہ تو از بیشہ‌ سر

از نہیب او ز کف تیغ و سپر می افگند

حسنِ گرمِ او بر افروزد اگر محفل سے تہیے
چشمِ مشکین را چو آن مہ پیکر می افگند

می دہد جانان جواب نامۂ من این چنین
بر نشان تیرے باندازِ دگر می افگند

یارب این نخچیر پیکان خوردۂ از تیر کیست
زہر در پیمانہ اش جای شکر می افگند

آرزوی بوسۂ لبہای رنگینش مرا
قیس کے بو جہ بر سنبل نظر می افگند

دوستان گوئید بسم اللہ مجرہا کہ عشق
طرح طوفان در جہانم چشمِ تر می افگند

ناتوان بین آسمانِ عیب جو افتادہ است
ہر کرا بر پا کند زودش بسر می افگند

والیِ ٹونک آفتابِ آسمانِ برتری
بر درت خورشید خود را ہر سحر می افگند

ہر زمانے حسبِ توفیر بر خاکِ درت
کیمیا گر نسخہ ہای سیم و زر می افگند

آور د طبعِ تو ہر گہ جانبِ انصاف میل
بر زمین خونِ دلِ ہر شیر نر می افگند

گر شود سنجیدہ علمِ تو بمیزانِ دو کون

کوہ گر پاسنگ گردد از کمر می افگند
نیست از پایم طاقت کہ بر خیزم ز جا
طائر دل از طپیدن بال و پر می افگند
دور دستان را بجنبش یاد کردن ہمت است

آبروی امکان تو حیفش ندارد اندکے
آرے بر بستر مرا این درد سر می افگند
یاد بیت میرزا صائب مرا آمد کہ او
ورنہ ہر نخلے بپائی خود ثمر می افگند
در دعای من خدا رنگ اثر می افگند

زین سبب طرح کلام مختصر می افگند
زان سبب نامہ بتقریر آستان بوسی تو
از سحاب کلک گوہر زا گہر می افگند
پایہ کرسی تو بادا برفعت آسمان

سنہ ۱۸۸۷ء میں حسب تجویز صاحبان انگریز کونسل کا محکمہ دار الریاست میں قائم ہوا اسی سال کے آخر میں خاکسار کو سرکار والا سے خرائط نگاری و وقائع نگاری کے عہدے مرحمت ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۸ء کے شروع میں ہر دو فرزندان خاکسار نے جنکو سید جان — میاں جان کہتے تھے اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا مولف کو ہجوم رنج والم نے پائمال کیا۔ ایک مدت خاکسار قید علائق سے آزاد رہا۔ ایک زمانہ شعر و سخن سے ناآشنا رہا۔ اسی اثنا میں خبر وحشت اثر انتقال و ارتحال تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر لکھنوی گوش زد ہوئی مولف نے یہ ترکیب بند تعزیت میں لکھکر لکھنو روانہ کیا۔ ترکیب بند

دلم از فکر شعر محزون شد
بر زمین آسمان نظم افتاد
گشت سرد و دراوحی امروز
رانہ جنازہ لیلی معنی
چشم از گریہ کرد طوفانے
سنگ بر شیشہ سخن افتاد
مرد در لکھنو مدبر ملک

سہو چندین ہزار مضمون شد
مرگش اندوہ طبع موزون شد
مصطفای سخن بگردون شد
گلبن خامہ بید مجنون شد
کاسہ انش حباب جیحون شد
بادہ کم شد خمار افزون شد
لونک در دیدہ ام گرگون شد

مہر افتاد بر دہان دوات
نقش شیرین دگر کہ بنشاند
درد دل خامہ بر زبان دارد
گریہ کن کہ چشم غمناکان
نظم من خونچکان ز مردن او ست

خامہ در ماتم سخن گرید
تیشہ در مرگ کوہکن گرید
شمع سان تا در انجمن گرید
پیشتر بر گریستن گرید
بشنود ہر کہ شعر من گرید

خاک از ماتمش بسر دارم
پای در گل ز چشم تر دارم

گل بدامن ز چشم تر گیرید
از دل خونفشان خبر گیرید

بلبلان امروز در چمن گرید
خاک بر سر نسیم افشاند

گل کند چاک پیرہن گرید
سنبل و سوسن و سمن گرید

غم گلشن چو بار بکشاید
خار شیون ز دیدہ بلبل
چشم تر بر رخم ز گریہ دری
بہ تمنائی کس محال بود

غنچہ از کف نگار بکشاید
رگ ابر بہار بکشاید
از جدائی یار بکشاید
سر خم روزگار بکشاید

دهن خنده را فرو بندد ... لب هر سوگوار بگشاید
عقده از طرهٔ عروس سخن ... کیست تا شانه وا بگشاید
گو به سنبل که تا بماتم گل ... طره تا بدار بگشاید

چون شگفتم بهار آخر شد
عمر در انتظار آخر شد

کارم آخر بگریه یار گذاشت ... گوهر اشک در کنار گذاشت
رو چو طوطی بآئینه چه کنم ... او مکدر بروزگار گذاشت
مرغ روحش سبک پرید از تن ... داشت بر خود جسم بار گذاشت
روز حشرست وعدهٔ دیدار ... دوستان را در انتظار گذاشت
از پی امتحان نکته وران ... نظم تر شعر آبدار گذاشت
سخن خوب و معنی روشن ... در همه خلق یادگار گذاشت
بیخزان گلشن روائن او ... داغ خجلت بنوبهار گذاشت

بلبل باغ نغمه زائی مرد
مرد چون او سخن سرای مرد

خسرو نظم مرد وا فریاد ... تاج معنی ز فرق شعر افتاد
گشت بی او خراب ملک سخن ... این قلمرو که بیک آباد
ماند بیوه عروس اندیشه ... هیچ او کی بهم رسد داماد
مرغ معنی کرا بدست آید ... رفت بگسسته دام اصیاد
بر نفس اعتبار نتوان کرد ... که بنایش نهاده اند بباد
گر بماند هزار سال آخر ... خانهٔ زندگیست بی بنیاد
طائر روح چون طپد شکند ... قفسش گرچه باشد از فولاد

چرس کاروان یارانم
ناله پرداز دستدارانم

تا غمش باعث خروش شده ... آفت دل بلای هوش شده
آفتاب سخن غروب نمود ... صبح معنی سیاه پوش شده
نوحه پروانه گان بلند کنید ... شمع بزم بیان خموش شده
سبک از بستر آنکه بر می خاست ... خوابش امروز بار دوش شده
چون گهر داد آبرو بجهان ... هر که از وی سخن نیوش شده
ساغر مغفرت باو دادند ... رفت در خلد و باده نوش شده
زهر قاتل اجل بکاش ریخت ... غافل از کار زنا و نوش شده

از خمارم خبر نمیدارد
صندل درد سر نمیدارد

امشب آشفتگی دل دگرست ... تیره از طرهٔ الم سحرست
در جگر ریزه ریزه الماس ست ... بر قره پاره پارهٔ جگرست
شعله در کاغذ افگند ز صریر ... خامه در ماتمش که نوحه گرست
سوی معنی نمی کشاید بال ... عندلیب سخن شکسته پرست
می کند خامه همچو نی فریاد ... خالی این انجمن ز نکته ورست
نالهٔ خستگان نمی شنود ... گوش چرخ ستیزه کار کرست
آسمان از همیشه دارد رشک ... در پی دفع صاحب هنرست

خامشی و مرگ دل تنگی
نیست بر لب ز گفتگو رنگی

بی پری سوی باده رو چه کنم ... شیشه و ساغر و سبو چه کنم

چاک دامن اگر بود دوزم — دل صد چاک از تو چہ کنم
طوطی از آئنہ شود گویا — بے تخرش سیل گفتگو چہ کنم
گر میسر شود مرا وصلش — در جہان دیگر آرزو چہ کنم
دشمن ست آسمان باہل زمین — شکوہ از چرخ جنگجو چہ کنم
قصۂ غم چو زلف بس طول ست — شرح تسطیر مو بمو چہ کنم
خامہ و سینہ ام شکستہ ہمان — لب نہ بندم من آبرو چہ کنم

غنچہ سان لب ز گفتگو بستم
دہن غنچۂ گلان فرو بستم

گفتگو من بمدعا کردم — حق اوستادیش ادا کردم
برمزارش بہ لکھنؤ نشدم — بسکہ در ٹونک گریہ ہا کردم
صرف در خدمتش نشد عمرم — در جہان من ہمین خطا کردم
بر نیامد ز دست من کارے — من چنین زندگی چرا کردم
کار زخم مرا مرہم نیست — بنمک من کہ اکتفا کردم
غم او بحر بے کنارے بود — من در و مدتے شنا کردم

ہر چہ آموختم سخن ماندے — ہر چہ آئینہ دعا کردم
ابر و مختصر سخن بہتر — ز ری دل بپاس دعا کردم

نالہ در خون طپیدہ می آید
بر اجابت دویدہ می آمد

تا سخن ہست تاک پاش باد — بر زبان قلم ثنایش باد
ملک معنی ست تا کہ آبادان — تاج اشعار شعر ہایش باد
تا ابد در صریر خامۂ من — فیض از کلک نغمہ زایش باد
بود او بادشاہ ملک سخن — علم خامہ پیشوایش باد
رشحۂ کلک اوست آب حیات — باعث شہرت بقایش باد
روشنائی شمع خامۂ او — محفل افروز مدعایش باد
از خدا مغفرت طلب دارم — گلزمین بہشت جایش باد

مرکب از سطح سخن راندم
آستین بر دو عالم افشاندم

سنہ ۱۳۰۵ ہجری میں خاکسار نے یہ قصیدہ بمدح حضور انور دام اقبالہ حضرت ابراہیم ذوق کے قصیدہ پر لکھکر پیشگاہ حضور پرنور میں پیش کیا۔

فروغ صبح جبتک مطلع خورشید سے انور ہو — سواد شام جبتک صورت زلف معنبر ہو
قران مشتری و ماہ جبتک سعد اکبر ہو — درخشان نجم دولت تا بر نگ مہر انور ہو

کف تو لے ابراہیم خان گنجینۂ زر ہو — ضیا بار و حشمت آفتاب ذرہ پرور ہو

ریاض دہر تا جلوہ گہ صناع اکبر ہو — دماغ اہل عالم بوئے گل سے تا معطر ہو
نہال آرزو جبتک جہان میں بارآور ہو — قد خوبان دلجو تاکہ محسود صنوبر ہو

ترا باغ جوانی ابر جوش عیش سے تر ہو — امنگوں سے بہار سبزۂ رخسار انور ہو

دہن میں تا زبان ہے اور زبان میں نامیہ لسانی — کرے مخلوق تا جبتک خالق کی ثنا خوانی
فلک تا ہے میں اختر اور اختر میں حسن معانی — سہر کونین میں جبتک باقی شان یزدانی

ترے جلوے سے ای مہر عطا عالم منور ہو — حشم کو اوج ہو اور اوج پر طالع کا اختر ہو

ہے سمن تا کہ گل جو اور گل سے رنگ ہے اظہر ادا ہو پیر اشک سے شبنم بجا وزتار کے گوہر
گلو پہ نالہ رشیدہ ہے جب تک بلبل مضطر جہاں میں حسن اور الفت کا چرچا ہو گھر گھر

ہو خواں الست دو کا تر دل تازہ و تر ہو نہال تا رہا سدا شور فرش مشجر ہو

رہے جب تک جبین آسمان تارون سے پرافشان رہے مطلب ضیائی مہر کا تا ذرۂ بے جان
زمین افلاک کے تا ہفت اختر تابع فرمان عروس گل تا باد بہاری کرے قربان

تری بزم تماشا شمع طرب سے نور گستر ہو ترنم قلقل شیشہ ہو اور پیمانہ ساغر ہو

رہے گیسوی سنبل گلستانین تا کہ جوبن پر پڑے جب تاک کہ چشم نرگس بیمار گلشن پر
لگائے تازیانہ برق تا بادل کے تو سن پر کمان چرخ سے ہو تیر قوس و قزح تا کہ دشمن پر

تری خورد و لست دوزخ عشرت پر مظفر ہو ترا بد خواہ ابتر ہو ترا ہمسر نگون سر ہو

رہے آمرزش ابر کا جب تک موج زن دریا سر مخلوق پر تا رحمت خالق کا ہو سایا
رہے تا لحن داؤدی کا شہرا سامعہ پیرا خلیل اللہ کی مہمان نوازی کا رہے تا چرچا

ترا خوان ضیافت خوان گردون سے بھی بڑھ کر ہو ترا جشن مبارک جشن جمشیدی سے بہتر ہو

رخ خوبان پہ تل جب تک رہے مثل سنگ اسود ہے دل عشاق تا پابند گیسوئے مجعد ہے
بپا تا عالم ہستی میں ذوالقرنین کی سد ہے عرب میں شہرۂ تابرش تیغ مہند ہے

تری تیغ دو دم شمر دکن کے حق میں قہر داور ہو جو ہو سینہ سپر اسکا مشاور غدہ برابر ہو

دو دستی مہر کی تا فلک مشعل کرے گردش دکھائے اور جھمکے ستارہ گمشا زندہ کنو تا جوبن
رہے جب تک باد بہاری تازہ گلشن کھری زریں بزرے تا ہون جا بجا خرمن

تری تیغ نظر میں آبرو بخشی کا جوہر ہو تری شمشیر ہمت سے سد املاک سخا سر ہو

سرکار والا نے یہ قصیدہ سماعت فرما کر بوفور قدر دانی و قدر افزائی خوشنودی مزاج کا اظہار نسبت خاکسار فرمایا خاکسار نے جو عنایت حضوری ابتدا دل بحال خود تصور کی تو ایک عرضداشت باستدعائی عطائی خطاب و اظہار استحقاق و کارگزاری خود حضور والا میں پیش کی پیشگاہ حضور انور سے جو بہ مثبتۂ ناصیہ عرضداشت مرقوم الصدر حکم نافذ ہوا اوسکی نقل بجنسہ درج ذیل ہے۔

نقل حکم حضور انور دوام اقبالہ مثبتۂ ناصیۂ عرضداشت سید محمد اصغر علی آبرو معروضہ ۲۳ رجب ۱۳۰۵ ہجری مطابق ۱۷ مارچ ۱۸۸۸ء باستدعای عطای خطاب بعد مدح سرکاری کہ میرے والد کو بھی حضور کے جد امجد حضور نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ نے بخطاب (عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی اوستاد و معالج خاص معزز فرمایا تھا چونکہ فدوی بھی ہمیشہ سے حضور کا نمک خوار رہا ہے اور اپنی نیک چلنی کو انتہا پر پہونچا دیا ہے اور میری کارگزاری سے حضور خوش بھی ہیں امید وار ہون کہ بنظر عزت افزائی پیشگاہ حضور سے مناسب الفاظ میں خطاب سے اعزاز بخشا جاوے بادیگر مراتب۔

حکم ہوا کہ

چونکہ تمہارے والد عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حکیم سید انور علی بہمد حضور جنت آرامگاہ عمائدین مین سے تھے اور تم بھی ایک عرصہ سے وابستگان و نمک خواران ریاست سے ہو حضور تمہاری کارگزاری سے خوش ہین قصیدہ پیش کردہ تمہارا حضور نے سماعت فرمایا طبیعت مابدولت واقبال خوشنود ہوئی لہذا الصلۂ مرحمت پیشگاہ حضور سے بجنس مستند ردائی خطاب (فخر الشعرا معتمد الملک) سے تمکو معزز فرمایا گیا لازمہ خیر سگالی و خیرخواہی یہ ہے کہ عزت افزائی و قدردانی مابدولت سے ہر آئینہ مطلع ہو کر دوام مشغول بدعاگوئی ازدیاد دولت و اقبال رہو فقط اصل عرضی دفتر مین رہے اور نقل حکم عارض کو دیجاوے فقط ۔ ۸ رجب ۱۳۰۵ ہجری مطابق ۲۱ مارچ ۱۸۸۸ عیسوی ۔

۱۳۰۵ ہجری مین حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے خاکسار کو دفتر دار الانشار سے محکمہ عالیہ کونسل مین متعین فرمایا دو روز تک خاکسار نے کام محکمہ خود کو محکمہ موصوفہ مین انجام دیا تیسرے روز حضور والا نے خاکسار کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تمکو مابدولت واقبال نے دفتر خاص دار الانشار مین بوجہ حسن کارگزاری و امانت داری مامور فرمایا ہے بدستور اپنے کار مفوضہ کو انجام دیتے رہو ۔ حسب الحکم حضور پر نور دام اقبالہ خاکسار ذرہ بیمقدار خدمت سرکاری کو بدستور سابق انجام دیتا رہا بعد چندے حسب الارشاد زیادہ تر تمتہ جلدین قانون کی بصیغہ ہائے مختلف مرتب فرمائین ۔ بعد ازان ترجمہ تزک بابری و امین اللغات مصنفہ حضوری کو تمام کیا آخر سنہ مذکور الصدر مین حسب الحکم حضوری خاکسار نے یک جلد میلاد شریف کہ بقدر دس جزکے ہے اور ہر ماہ مین اسکی مجلس ہوتی ہے لکھی ۔ ابتدائے ۱۳۰۶ ہجری مین باصرار و استدعائے بعض محبان صادق الوداد و دوستان واثق الاتحاد خصوصاً جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست دوسری شادی خاکسار کی خانصاحب نواب محمد خان نبیرۂ خانصاحب عبداللہ خان قدیمی کی دختر سے کہ جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شمر کے حقیقی نانا ہوتے ہین بمعرض ظہور آئی چنانچہ اس تقریب مین جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب بہادر عاشق نے یہ سہرا اور مبارکباد دو رنگ اور تاریخ شادی لکھکر لائے اور شریک جلسۂ شادی ہوئے۔

سہرا۔

ہو مبارک تجھے ترا سہرا
رخ نوشہ سے اب اوٹھا سہرا
تیرا سہرا ہے باوفا سہرا

سر نوشاہ پہ بندھا سہرا
پہلا سہرا بندھا تھا اچھی گھڑی
رہے آپس مین الفت و اخلاص
یہ خدا سے دعا ہے عاشق کی

جامہ زیبی سے کیا کھلا سہرا
کہ بندھا آج دوسرا سہرا
کرتا جھک جھک کے ہے دعا سہرا
کہ مہکتا رہے سدا سہرا

سب یہ کہتے ہین سید اصغر علی
کھڑے ہین یہ سب تماشائی
آملا تجھ سے ایک مدت مین
مبارکباد

بیاہ یہ دوسرا مبارک ہو
تم ہی استاد سید اصغر علی

اک نیا دلربا مبارک ہو
سچ تو یہ ہے کہ کیا مبارک ہو

ہم نشین کہہ رہی ہین دولہن سے
تم نے دولہن کی کھول دی قسمت

تجھے یہ مہ لقا مبارک ہو
جب یہ سب نے کہا مبارک ہو

اب دلشاد ہون عدو پامال — تیری عاشق دعا مبارک ہو

دیکھئے رنگ کا کچھ عجب رنگ ہے

الہی آج کیا یہ چھا گیا رنگ — ہے شاید شادی استاد کا رنگ

کوئی افشاں گلابی ہے کوئی دہانی — جسے دیکھو تو دیکھو کے نیا رنگ

لب شوق مین ہی اب نہین ہے — تری شادی مین کچھہ اتنا اڑا رنگ

مذاقاً کہتے ہین نوشہ سے ہمدم — کرو خوشیان کہ یہ ہے دوسرا رنگ

کرو تسلیم عاشق تم سے استاد — یہ کہتے ہین کہ اچھا تو کھا رنگ

قطعۂ تاریخ

بنے دولہا جو سید اصغر علی — دہوم شادی کی ہوگئی گہر گہر

کوئی سہرا کوئی مبارکباد — لکھہ کے لایا کہ خوش ہون پڑہ پڑہ کر

مین کہ اک خوشہ چین ادنی تہا — مجہہ مین کچھہ بہی نہ تہا کوئی جوہر

آخر الامر شکر سال ہوئی — اسمین بہی ناتمام تہا احقر

جیسی کچھہ ہوسکے ابہی کہدے — یہ بری ہو اگر تو مین ہون بشر

شعر آخر کا مصرع ثانی — سال شادی بتاتا ہے یکسر

سن کوئی پوچھے تو ابہی کہدو — اہل اخلاص شادی دیگر

۱۳ ھ

اسی سال مین حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت یمین الدولہ بہادر بالقابہ سے بمقام ٹونک ملاقات فرمائی- اسی سال کے آخر مین خانصاحب نیاز محمد خان کی دختر سے اللہ تعالی نے خاکسار کو فرزند نرینہ عطا فرمایا- سنہ ۱۳ ہجری کے آغاز مین حسب الحکم حضور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ خاکسار نے علاوہ اپنے فرض منصبی کے ہر ایک کام جو متعلق سرکاری کو باحسن وجوہ انجام دیا- خاکسار بر وفق پروانۂ فیض کاشانۂ حضور پر نور مورخہ ہفتدہم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق یکم ماہ جون سنہ ۱۸۸۵ع جو پیشگاہ بندگانعالی متعالی سے خاکسار کو عطا ہوا تہا چنانچہ اوسکی نقل بجنسہ دیباچۂ تاریخ ہذا مین درج ہے کاربند ہوکر مورد تفضلات حضوری ہوا یعنی حضور پر نور دام اقبالہ نے کارروائی احقر العباد و اصغر الافراد سے خوش ہوکر خاص اپنے نج کے کام سے اعزاز بخشا- بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ع حضور والا نے نواب ویسرائے کشور ہند سے بدار الخیر اجمیر ملاقات فرمائی- اسی سال کے آخر مین مولف تاریخ نے حسب الحکم حضور فیض گنجور دام دولتہ کتاب میلاد شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جسے حضور والا نے بنفس نفیس بہت کچھہ شرح و بسط کے ساتھہ تصنیف فرمایا ہے از ابتدا تا انتہا لکہی یہ کتاب کثیر الحجم ساٹھہ جز سے کچھہ زائد تر ہے اور اسکی سات جلدین ہین ہر روز متواتر بوقت شب ایک جلد پڑہی جاتی ہے اس کتاب میلاد شریف کی کیا تعریف کیجائے کہ قلم اسکے اوصاف سے عاجز اور زبان اسکے بیان سے قاصر ہے

تمامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھئے ؎ ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہئے ؎ واضح ہو کہ حضور پر نور دام اقبالہ نے
چند سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں اس محفل عظیم مجلس فخیم میلاد شریف کا التزام لازمی طور سے مقرر فرمایا ہے - ناظرین کو ضرور
یہ خیال ہوگا کہ ہر جگہ عموماً اس محفل کی سیادا ایک ہی وقت اور ایک ہی جلسہ پسندیدہ ہوا کرتی ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں - یہ محفل تک
متواتر بیات روز تک بوقت شب حسن انعقاد باقی ہے اس میں روایات عجیب وحکایات غریب معتبر ومستند طور پر علمائی کرام کے
مشورے سے جمع کی گئی ہیں اور بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ثبوت ہر ایک روایت کا دیا گیا ہے حق تو یہ ہے کہ علم سیر میں یہ
کتاب لاجواب ہے اور غزلیات حمد ونعت موقع بموقع حضور والاہی کی تصنیف سے چسپاں کی گئی ہیں جب مؤلف تاریخ نے
بروفق حکم حضوری کتاب میلاد شریف کو تمام وکمال لکھکر حضور میں پیش کی پیشگاہ حضور والا سے بنظر عنایت ومزید قدردانی
خلعت ہفت پارچہ وسہ صد روپیہ نقد مرحمت ہوا چنانچہ ابراہیم خان رقمؔ خلف منشی محمد خان میٹھو اکثر داروغہ سائر امیر گنج نے عطائی
خلعت خاکسار کی یہ تاریخ کہی ہے ؎ جو خلعت دیا اپنے نواب نے ؎ فزون کرنے کو عزت آبرو ؎ کہا ہاتف غیب نے رقمؔ سے
پئے سال کہہ - خلعت آبرو - ۱۳۰۹ھ آجتک مؤلف خاص حضور پر نور دام اقبالہ کے گنج کے کام پر مامور ہے - ۱۳۱۱ سنہ ہجری میں خاکسار نے
چند رسالے جدا جدا علوم وفنون میں تالیف وتصنیف کئے اونکے نام علاوہ مثلث ادراک - وباغ افکار کے یہ ہیں - بحر الفیوض
تشریح المصادر - تصریح القواعد - واحد نامہ - گنجینۂ نصیحت - کار آمد طلبا - منتخب التواریخ ۱۲۹۶ھ - گلزار آبرو ۱۳۰۵ھ - جوہر آبرو - گوہر آبرو -
قرابادین آبرو - دستور المطلب - خلاصۃ الاخبار - فی ذکر الاخیار - علاج ہندی - انکے سوا اور چھوٹے چھوٹے چند رسالے ہیں - اسی
سال میں بتاریخ ہجدہم ماہ ذی الحجہ افسوس صد افسوس میرا وہ فرزند دلبند کہ خانصاحب موصوف کی دختر کے شکم سے تولد
ہوا تھا اور جس سے میرے دل کو سرور میری آنکھوں کو نور میرے جسم کو طاقت میری جان کو قوت حاصل تھی رہگرای منزل ناگزیر ہوا -
وہ جشن عشرت فرط غسرت سے بدل گیا ؎ درین حدیقہ بہار وخزان ہم آغوش است ؎ زمانہ جام بدست وجنازہ بردوش است
تران پس بعد اخراج حافظ محمد یوسف میر منشی ریاست حسب الحکم بندگان عالی متعالی چند سے مؤلف نے کار میر منشی گری
کو بانجام پونچایا - بتاریخ سوم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۲ سنہ ہجری بخانۂ کمترین فراعت گزین دختر فرخندہ اختر تولد ہوئی اوسکا نام
سعیدہ خاتون رکھا - بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۳ سنہ ہجری مطابق نہم ماہ اگست ۱۸۹۵ سنہ ع حضرت یمین الدولہ وزیر الملک
نواب محمد علیخان بہادر صولتجنگ نے بمقام بنارس انتقال فرمایا - اسی ماہ وسال میں خاکسار نے تاریخ ٹونک کو کہ پہلے زبان
فارسی میں لکھی تھی حسب استبداد بعض احبای صادق الوداد بزبان اردو کہ فی زمانناً رائج ہے اور زبان فارسی نافہمون کے

دائرۂ درایت سے خارج ہے عبارت سلیس عام فہم مین لکھا۔ اسی سال مین بتاریخ نہم ماہ ربیع الاول بخانۂ خاکسار سراپا انکسار دختر نیک اختر تولد ہوئی اوسکا نام زبیدہ خاتون رکھا۔ اسی ایام مین بتقریب محفل میلاد شریف حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیات خاکسار کو خلعت فاخرہ و زر نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اور یہ عطای خلعت کا شیوہ بطور علی الدوام مقرر کیا گیا اللہ تعالی اس رئیس دریا دل کیوان منزل آبرو بخش فلک رخش کو تا صد وسی سال سلامت باکرامت رکھے۔ مصرع۔ این دعا از من واز ہمہ جہان آمین باد۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق بست وچہارم ماہ جولائی ۱۸۹۶ء حسب ارشاد فیض بنیاد بندگان والاشان بزم مشاعرہ جو بمکان جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر منعقد ہوئی تھی اون شعرای نامی گرامی کا کلام مطروحہ بیش ازین خاکسار ترتیب وار درج تذکرہ کرکے اندراج کلام خود مین بمصداق شعر ہذا ؎ حریفان بادہا خوردند و رفتند؛ تہی خمخانہا کردند و رفتند۔ مقصر تہا مگر حسب ارشاد جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف بانی مشاعرہ اپنا کلام خرافات انضمام سب سے آخر مین درج تذکرہ کرتا ہے۔

نوٹ

یوں تو سوانح عمری کے لئے ایک عمر نوح درکار ہے علاوہ ازین طوالت کلام باعث سمع خراشی صغار و کبار ہے بنا برعلیہ غزل مطروحہ درج ذیل ہے۔ طفیل طبع روان کشت زار مضامین مین آبیاری ترکیبات کی ریل پیل ہے۔ تصویر کی یہ صورت ہے۔ یہ صورت طبیعت ہے۔

رائیگان جائے یہ ممکن نہین محنت میری
بلبے تقدیر مری واہ رے قسمت میری
صورت آئنہ تکتے ہین وہ صورت میری
نقصہ دلچسپ ہے پہر اوسپہ فصاحت میری
دل مین اوس بت کے بہی گہر کر گئی الفت میری
غیر حالت ہو جو دیکہے کوئی حالت میری
کیا کہون کیا ہے ترے ہجر مین حالت میری
رنگ لائی ہے یہ شوخی طبیعت میری

ای جفا دوست محبت ہے محبت میری
کر گئی دل مین جگہہ ہو نہو الفت میری
اپنے مطلب کی ہے ہشیار یہ حیرت میری
آپ آئینہ مین دیکہین جو وہ صورت میری
نقش پتہر کا بنی صاف محبت میری
صاف کلفت کا نمونہ ہوئی الفت میری
نالہ آفت ہے تو فریاد قیامت میری
شاق ہے خاطر دشمن پہ رفاقت میری

پوچہتے اپنی زبان سے ہین وہ حالت میری
رک گئے غیر سے سنکر وہ شکایت میری
گوش دل سے نہ سنین کیون وہ حکایت میری
کہولدے حسن کی قلعی ابہی حیرت میری
یہ بہیانک ہے ترے ہجر مین صورت میری
صاف محنت کی بنی شکل محبت میری
شکل گل ہنستے ہین وہ دیکہکے صورت میری
کچہہ نہین یون تو لقول رنگے حقیقت میری

تودۂ رنج و الم بسکہ ہی تربت میری
گرد دامانِ مصیبت ہی کدورت میری
جو ترے دل مین رہے وہ ہی کدورت میری
آئے آندہی کی طرح وہ ہی طبیعت میری
جو زمانے مین ہی افواہ وہ ہی حسن ترا
جس سے نیند آئے اونہین وہ ہی حکایت میری
جو نہ آئے تری خاطر مین وہ ہی میرا خیال
کان تک تیرے نہ پونہچے وہ ہی حالت میری
جو نہ نکلے مرے منہ سے وہ ہی میرا مطلب
دل جو الفت مین بڑہائے وہ ہی جرأت میری
اوج پر جو رہے ہر دم وہ ہی تیری تقدیر
جسپہ پژمردگی چہائے وہ ہی صورت میری
میری عادت کو پسند آگئی اونکی عادت
ایک وہ ظلم ہو کہ کرتے ہو شکایت میری

پانی بن بنکے برس جاتی ہی حسرت میری
آگئی دس بت کمسن پہ طبیعت میری
جو مرے دل سے نہ نکلے وہ ہی حسرت میری
جس سے خفت ہو مجہے وہ ہی تری شرم و حیا
جو ہی افسانۂ الفت وہ ہی شہرت میری
جو مٹائے نہ مٹے وہ ہی مرا حرف وفا
جو نہ جائے مرے دل سے وہ ہی کلفت میری
جو بڑہائے نہ بڑہے وہ ہی ترا وصف دہن
لب تک آئے نہ ترے وہ ہی حکایت میری
ٹہنڈا دل غیر کا ہو وہ ہی شرارت تیری
جسکو پستی ہو میسر وہ ہی قسمت میری
صاد آنکہون سے کرے تو وہی میر نظر ہے
آگئی حسن طبیعت پہ طبیعت میری
کر دیا عشق نے دونونکو جہانمین رسوا

حسرت دید کی کہ ہو نسبت میری
آبرو بادۂ تر زنسے کے عزت میری
جو زمانے کی طرح بدلے وہ ہی ترا مزاج
غیر کو جس سے ہو خفت وہ ہی غیرت میری
جو مجہے راتون جگائے وہ ہی فرقت اونکی
جو ہٹائے نہ ہٹے وہ ہی طبیعت میری
جو نہ آئے مرے لب تک وہ ہی تیرا شکوہ
جو گہٹائے نہ گہٹے وہ ہی طبیعت میری
گذرے جو وقت کے مانند وہ ہی تیرا شباب
جو بڑہے بہار مین وہ ہی تپ فرقت میری
ہر اونکو نشہ وہ جوبن جو ہی چڑہتا ہے
نقش ہو دل پہ ترے وہ ہی عبارت میری
ایک وہ مین ہون کہ لاتا نہین لب تک فریاد
آگئی اب وہ حیا ہے نہ وہ غیرت میری

آبرو آپ کہر رو برو میرے دہو بی — عشق زندان نے بڑہائی ہی یہ عزت میری

غیرتِ غیر سے کچہہ غیر ہی غیرت میری
روز لیتی ہی بلائین شبِ فرقت میری
واہ رے بختِ رسا واہ ری قسمت میری
ایک تصویر خیالی ہوئی صورت میری
مجہپہ معشوق بہی عاشق ہین ہوا عشق زار
مجہسے خود آنکہہ چراتی ہی مروت میری

غیر حالت ہو عبث کیون شبِ فرقت میری
یاس ٹکرائیگی سر پہوڑیگی حسرت میری
غیر کو خود وہ جتاتے ہین محبت میری
لب پہ رہتی ہی سدا اونکے مسی کی صورت
اپنی تاثیر مین کامل ہی محبت میری
آگئے وہم گمان دلمین تری یاد کے ساتہ

غیر سے بڑہ کے جو پاتی ہی یہ غیرت میری
شکل دیوار بنی دل مین کدورت میری
جسم گہٹ گہٹ کے بڑہا زور تمنا ہست میرا
رنگ لاتی ہی انکو کہا یہ شکایت میری
بیوفائی کو تری دیکہکے اوی بانی جو رس
بڑہ گئی جلوت سے بہی اب ہو گئی خلوت میری

قائمی طبع عدد کا رہے گو اون پہ اثر
صورتِ حرفِ غلط مٹ گئی کلفت میری

بھول جائے ابھی سب آنکھ لڑانا وہ شوخ
نکلی کچھ خواب مین ہی وصل کی صورت میری

کشتۂ ناوکِ مژگانِ ستمگار ہون مین
کام آئی یہی پھوٹی ہوئی قسمت میری

اے دلِ زار بنے کام تو کس طرح بنے
گلشنِ حسن نزا بو سے محبت میری

وہ نہین آتے تو آجائے تصور اون کا
یاس سے تشنگیِ پس پس گئی حسرت میری

جوہرِ تیغِ ستم ہے کہ تغافل اونکا

گولیان کچی نہ کھیلے گی مروت میری
ہوگیا مقدمِ دلدار سے مین شادی مرگ

اوسکی آنکھون مین جو آجائے مروت میری
میری الفت سے ہوا حسن کسی کا دو چند

تو وہ مشقِ ستم کیون نہو تربت میری
ماہِ کامل کی طرح ٹڑ کے گھٹے مین دن دون

ٹوٹی ہمت ہی نری پھوٹی ہے قسمت میری
کھینچ لائی بتِ عیار کو بے منتِ غیر

دل بہل جائیگا ٹھہریگی طبیعت میری
ہان مین ہان تیری ملائیگا تو لطف آئیگا

عرض جوہر کلفت سے ہے کہ الفت میری

خط کے آنے سے ترے آگئی راحت دلمین
خاک مین مل گئی صد حیف مسرت میری

ای خوشا طالعِ بیدار زہے بختِ رسا
غازۂ روئے مصفا ہوئی حیرت میری

اوس لئے تقدیر سے لکھا ہے مجھے خطِ شکست
نہ وہ صورت ہے تمہاری نہ وہ الفت میری

وہ بہار و نہ ہے یہ دوشِ صبا پر سے سوار
کشش دل کا مزہ دے گئی الفت میری

آیا جب دل مین ترے بائی جفائی کا خیال
اور بھی تمکو فزہ دیگی شکایت میری

دیتے ہین بت بھی مجھے دادِ سخن خوش ہوکر

آبرو ہے یہ خداداد طبیعت میری

ڈھونڈتی جسکو نظر ہے وہ ہے صورت تیری
لب تک آتی ہی نہین وہ ہے شکایت تیری

جس سے آزردہ ہون مین وہ ہے ترا لطف و کرم
جسکا سر پیر نہین وہ ہے شکایت تیری

کرتی ہے حشر بپا وہ ہے مری آہِ رسا
جس سے زندہ ہے مرا دل وہ ہے الفت تیری

ایکدم ایک جگہ کب ہے ٹھہرنے دیتی
اوسپہ آئی دلِ نادان ہے طبیعت تیری

نیچا ہونے دکھایا ہے جو وہ کہتے ہین

جسکی جویا ہے طبیعت وہ ہے سیرت تیری
بیٹھتی ہے جسے حسرت وہ ہے میری قسمت

جس سے اغیار ہین خوش وہ ہے عنایت تیری
بیکسی جسپہ برستی ہے وہ ہے یاس مری

ڈھاتی ہے دم مین قیامت وہ ہے قامت تیری
ہوگیا مین ترا مہمان تو اب مان نہ مان

مجھکو بیتابیِ دل تجھکو شرارت تیری
لب پہ لاتا نہین ای دردِ تجھے شکلِ گلہ

اور میری دل سے مین کرتا ہون شکایت تیری

دل سے جاتی ہی نہین وہ ہے محبت تیری
جس سے بیخود ہے زمانہ وہ ہے غفلت تیری

جو سراپا ہے مدلل وہ ہی میرا شکوہ
شوخیان جس سے عیان ہین وہ ہے صورت تیری

مردنی چھائی ہے جسپر وہ ہے میری صورت
ای غمِ عشقِ صنم وہ ہے حقیقت تیری

وہ جو عالم مین ہے مشہور ستمگر عیار
دلمین کہتا ہون نہان یہ ہے حفاظت تیری

داغِ دل سے کے مر خورشیدِ فلک مٹ جائے

چاند تارا ہوا بھی دیکھکے صورت تیری
تو بنا آئنہ ای دل تو مرا کام بنا

لائی کیا کیا ہی حرارے تپ فرقت تیری
آئنہ دیکھ لیا سونگھ لیا پھولون کو

ای کبوتر گئی بیکار سفارت تیری
لینگے دم کوچۂ دلدار مین ہم بعد فنا

دیکھی جاتی نہین کمبخت مصیبت تیری
اپنی تقدیر کے لکھے کے سوا کیا سمجھون

چھا گئی اوس بت خود کام پہ حیرت تیری
شکوۂ جور پہ وہ ناز سے فرماتے ہین

اوسمین صورت ہی تری انمین ہی سیرت تیری
مین نہین قتل دہن کو ترے جھوٹا کہتا

تجھکو رضوان یہ مبارک رہے جنت تیری
تیری تو یہ دل میخوار ہی کیا عہد اونکا

شکوۂ خط پہ وہ کہتے ہین کہ قسمت تیری
دل الگ جلتا ہی پھنتا ہی کلیجہ بھی جدا

نہین جاتی ارے کمبخت شکایت تیری
اڑتی چڑیا کا بھی وان تک ہی گذر نا ممکن

کھل گئی آپ ترے سنہ سے حقیقت تیری
باز آ ای دل غم دوست وفا سے باز آ

بدلی آتے ہی بدل جاتی ہی نیت تیری

آبرو کہتے ہین رہ ڈوب نہ جائے لیکن
مجکو غیرت یہ مری تجکو یہ عزت تیری

جس رات کو یہ مشاعرہ ہوا اس شب کی صبح کو یعنی بتاریخ سیزدہم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق بست و پنجم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ع جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر نے بعد از کار تذکرۂ شعراء مولف سے یہ ارشاد فرمایا کہ پیش ازین تم نے شغل شعر و سخن یک لخت ترک کر دیا تھا اب جو حسب الحکم بندگان عالی متعالی حضور پر نور دام اقبالہ چند مشاعرون مین تمہارا غزلین کہنے کا اتفاق ہوا ہی انہین مشاعرون کے پتے اس تذکرۂ شعرا کے آخر مین لگا دینا مناسب ہے۔ خاکسار حسب ایماء جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف اونہین مشاعرون کے پتے سے غزلہای مشاعرہ درج تذکرۂ شعرا کرتا ہے۔ غزلہای بزم مشاعرۂ حضرت وزیر اعظم امیر معظم افتخار الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب کہ عین ساون بہادون مین منعقد ہوئی تھی یہ ہین۔

مانع آمد دلدار ہین ساون بہادون
سبب درد دل زار ہین ساون بہادون

صورت دیدۂ عشاق جو ہین یہ گریان
نہین آنکھون سے گرانبار ہین ساون بہادون

ساتھ روتے ہین مرے وہی تو صبح شب وصل
آجکل اونکے طرفدار ہین ساون بہادون

میری آنکھونکو ہی حسن نمکین کا لپکا
باعث فرحت اغیار ہین ساون بہادون

فرقت یار مین بیکار ہین ساون بہادون
کس ستمکش کے عزادار ہین ساون بہادون

آ اوبھی ابر بہاری کا تماشا کیسا
دیکھئے دو کھڑے چار ہین ساون بہادون

ابر باران کہین دیدۂ گریان ہین سوا
خوگر لذت دیدار ہین ساون بہادون

حجت عذر ستمگار ہین ساون بہادون
خود مرے دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون

بچھے بچھے سے نظر آتے ہین یہ اک تیلی کے
دیکھو یہ دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون

عذر بارش ہی وہ آتے نہین ورنہ ہے یہی
آنسوؤنکی مری بوچھار ہین ساون بہادون

ہجر مین دل کی لگی آنسے بھڑک جاتی ہے

بدلے بوندون کے شرر بار ہین ساون بہادون
آنکھین روتی ہین خیال رخ گلگون مین ترے
بستۂ رشتۂ زنار ہین ساون بہادون
زلف شبگون تری ای یار ہو بادل کا جواب
میری آنکھون سے نگونسار ہین ساون بہادون
برق تلوار ہے ہر بوند ہے بوندی کی کٹار

برق کچھ مال نہین نالۂ سوزان کے حضور
جوش زن کیا سر گلزار ہین ساون بہادون
کشتی ابر مین کس بحر کے موتی لائے
اور مرے دیدۂ خونبار ہین ساون بہادون
چشم گریان کا اثر اس بت کافر پہ ہوا
مجھہ پہ باندھے ہوئے ہتیار ہین ساون بہادون
روتے دل دل کے جو ہر بار ہین ساون بہادون

چشم کے سامنے نادار ہین ساون بہادون
الفت موی کمر مین ہین گرفتار آنکھین
کہ لگاتار گہر بار ہین ساون بہادون
ساونی پر ہے پڑی اوس دوپٹے سے ترے
کیا ہی بر سر کہسار ہین ساون بہادون
آبرو رہتے ہین یہ ایک برس تک بچھڑے

خط شبگون سے ہمسر مشک اذفر ہو تو بیجا ہے
قیامت سے تیر قامت کی برابر ہو تو بیجا ہے
محبت دلمین رکھہ شکل سویدا بوالہوس پنہان
تمہاری گر شکایت میرے لب پر ہو تو بیجا ہے
زمین و آسمان کا ذرہ و خورشید مین بل ہے
تمہارے دلمین اب بھی غیر کا گھر ہو تو بیجا ہے
لب رنگین جانان سے کہان ہے لعل کو نسبت
جو آئینہ بشکل دیدۂ تر ہو تو بیجا ہے
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

مقابل گیسوی پیچان کے عنبر ہو تو بیجا ہے
دم قتل عدو یارب نہ جھپکے آنکھہ قاتل کی
جو چرچا یار کی الفت کا گھر گھر ہو تو بیجا ہے
نہ پھیر نامہ بر آنکھین الہی دیکھکر اوسکو
تمہارے خال سے ہمسر جو اختر ہو تو بیجا ہے
تصور چشم میگون کا رہے دلمین مرے ہر دم
جو ہمسنگ جواہر کوئی پتھر ہو تو بیجا ہے
لگا رکھا ہے جسنے اوسکی خاطر آئنہ دل کا
الم مین کشتی مے کا جو لنگر ہو تو بیجا ہے
کہ اس عہد عرض مین عرض جوہر ہو تو بیجا ہے

لب شیرین سے تیرے بہرہ شکر ہو تو بیجا ہے
شکستہ فوج مژگان کا جو لشکر ہو تو بیجا ہے
گلہ شکوہ تمہارا سب بجا ہے جو کہو ایجان
جو طوطا دان ہو نخچیر یہ کبوتر ہو تو بیجا ہے
تمہارے عشق مین ہم خانہ ویران ہو گئے ایجان
مۓ الفت سے گر خالی یہ ساغر ہو تو بیجا ہے
وہ آب منجمد ہے اور یہ بحر روان ای دل
خیال یار اسپر بھی مکدر ہو تو بیجا ہے
بجا ہے آبرو خاموش جو ہشیار رہتے ہین

اس غزل کی طرح نہین دی گئی تھی صرف فرمائش پر لکھی گئی ہے لہذا ان ہر دو غزل کا رنگ جدا جدا ہے۔

غنچہ بھی تیری طرح ایدل ناشاد رہے
زخم ہنسنے رہین روتا ہوا جلاد رہے
نہ سہی لطف محبت ستم طنز سہی

آہ بڑھتی ہوئی بڑھتی ہوئی فریاد رہے
دل غمکش کی رعایت ستم ایجاد رہے
نہ سہی داد وفا کاوش بیداد رہے

مجھہ ستمکش پہ ستم وہ ستم ایجاد رہے
لطف گھٹتا ہوا بڑھتی ہوئی بیداد رہے
حسرتین دل کی شہید آپ سے ہو جائین گی

باڑ پر کچھ تو ترا خنجرِ بیداد رہے
دم فنا ہوتے رہین حسرت و ارمان ہون شہید
یاد کے بدلے جو دل مین تری بیداد رہے
دل دکھاتے تو ہو عشاق کے ای بندہ نواز
میری صورت سے وہ کمبخت بھی ناشاد رہے

دل سے جائے نہ کبھی کاوشِ مژگانِ صنم
دم سلامت ترا ای خنجرِ جلاد رہے
مانی نقشہ کو ترے دیکھ کے حیران ہو جائے
سکھہ نہ پاؤ گے کبھی یہ بھی ذرا یاد رہے
امتحان سینے مین رہ رہ کے کرے اپنے لیے

رگ مین ہر دم خلشِ نشترِ فصاد رہے
او ستمگر تجھے دین داد وفا کس منہ سے
شکل تصویر ترے سامنے بہزاد رہے
شاد ہو غیر بھی اوس بت سے نہ مکر یا رب
کچھ ترے اسمین بھی کم او ستم ایجاد رہے

آبرو آپکا عزت مین کسی دن ہے بتہ
عشق بازی نہین اچھی ہو ذرا یاد رہے

تا کجا ضبطِ محبت دلِ ناشاد رہے
صورتِ نکہتِ گل عشق مین برباد رہے
نام کو کچھ بھی نہ بیداد کی بنیاد رہے
دیکھو آنکھون پہ وہ لکھے ہوئے دو صاد رہے
تا کجا خندہ زنی تیری رہیگی ای شوخ
ہنتو پابندِ بلا ہو کے بھی آزاد رہے
تیرے الطاف سے محروم ہین عاشق تیرے
جا گزین اس مین مگر یاد پریزاد رہے

شورِ محشر سے نکلتی ہوئی فریاد رہے
تیری ہر دم جو نہ بیداد پہ بیداد رہے
وقتِ بیداد اگر یاد تمھین داد رہے
خاطرِ تنگ مین ہر وقت رہے یادِ بتان
تا کجے لب پہ مرے نالہ و فریاد رہے
میری دیوانگی گر دشت و جبل مین دیکھین
نامرادای ستم ایجاد یہ ناشاد رہے
ہو اُنکو نہ یہ جوانی رہے جوبن پہ شباب

ہم گلستانِ جہان مین نہ کبھی شاد رہے
کیون نکلتی لبِ فریاد سے فریاد رہے
بیت ابرو بھی کسی کی نہ رہی اب نظری
چھوٹی بستی یہ الٰہی یونہین آباد رہے
یادِ گیسو مین رہا سرو قدِ یار کا دھیان
قیس مجنون ہے سر ہو تو تا فرہاد رہے
جان پر یہ دلِ دیوانہ بلا سے کھیلے
اوج پر نام فدا حسنِ خداداد رہے

آبرو کہتے ہین وہ سب ہی تغزل کو سنکر
کیا کہون آپ تو ہر رنگ مین اوستاد رہے

غزلہائے بزم مشاعرہ جو شمس الامرا انتظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ کے مکان پر منعقد ہوئی تھی - یہ ہین -

دل سے ہے خیالِ رخِ دلدار یہ آنے والا
تشکیلِ دل کسکا تصور ہے یہ آنے والا
کیون غمِ یار کو ہر وقت نہ دل مین کہون
وہ وہ ہے پاؤن چلا آنکھ بتانے والا
آج ہی کل مین وہ اوٹھتا ہوا جوبن اونکا

گولی یہ سینہ سپر آپ ہے کھانے والا
المدد طالعِ بیدار ز ننگ آیا ہون
یہی مونس ہے مرا گلے زمانے والا
دل وہ چٹکی سے مسل کر یہ دلے بولے
کشورِ حسن پہ سکہ ہے بٹھانے والا

صورتِ ہوش مری جان ہے جانے والا
بختِ خفتہ ہے مری نیند اوڑانے والا
دل مین قائل ہوا خود حال مرے ناصح
ہے یہی رمز سرِ دست کا پانے والا
میرے آنے کی خبر سنکے کہا دربان سے

ادہر مری جانے بلا کون ہے آنے والا
چل گئی آج زبان اپنی ہی خنجر کیطرح
شعلۂ حسن یہ جہونکا ہی بجھانے والا
ای نسیم سحری ہجر مین جہونکا تیرا
شگہہ اوٹھاتا ہی نہین دل کا دکھانیوالا
لذت از بام ہوئی بات وہ ہونیوالی
کٹ گیا دل ہی مین خود میرا ستانے والا
دلِ وارفتۂ رفتار کا حال ابتر ہے
موت کی نیند ہے عاشق کو سلانیوالا
آبرو کی تمہین عزت کا ذرا دہیان رہے
دل یہ جا کر ہی رہا گو کہ تہا آنے والا
سرد مہری سے تری بندہ گئی نالے کی ہوا
ہائی آتے ہی یہ ہاتہون سے ہے جانے والا
کبہی ہوتی کسی ظالم کی نہین عمر دراز
ایسا رہا نہین سید ہے گہرانے والا

دیکھتا ہجر بھی ہے وصل کا پانے والا
ہائی یہ دل ہے کسی شوخ پہ آنے والا
نشۂ بادۂ الفت نہو کیونکر دونا
پردہ جوبن ہی نہین اگلے زمانے والا
نہ رہی ہائی مجھے آنکھ اوٹھانے کی جگہہ
آنیوالا ہے کوئی کوئی ہے جانے والا
شکوۂ جور پہ مجھسے وہ یہ فرماتے ہین
سرنگون آپ ہوا سر کا اوٹھانے والا
وہ سکت اگلی سی لمین ہے نہ وہ تاب و توان
پٹیان یہ ہی سید ہے پڑہانے والا
جھیلتا رنج بھی ہے عیش اوٹھانیوالا
تیر اکوئی نہ بنا یار دلِ مہر طلب
پینے والا ہے کوئی کوئی پلانیوالا
مین نے نوئی نئی شکایت ابھی توبہ توبہ
ملگیا غیر سے وہ آنکھ ملانے والا
ایک آفت ہے بلا ہے وہ نگہہ منوالی
پہر کیا تمنے گلا اگلے زمانے والا
شکوۂ جور پہ یہ اوس بت کافر نے کہا
کیا کہون بیٹھ گیا بوجہ اوٹھانے والا
آبرو چاہے عزت تو نہ اوچھون سے ملو
اوئی طبیعت مری قابو سے ہے جانیوالی
تہر اکوئی نہ ہوا درد بٹانے والا
چشم بد دور ہزارون مین ہے آج ہی ایک
منہ کی خود کہائیگا یہ جہوٹ بنانے والا
اوسکے مقدم سے نہو کیون غم دل شادی مرگ
اک قیامت ہے وہ قد فتنے اوٹہانے والا
گر پڑا چاہ زنخدان مین دلِ وارفتہ
لوگ ناحق مجھے کہتے ہین ستانے والا
کان ہے اوسکے لگا رہتا ہے گیسو شب روز
ڈہونڈہ معشوق کوئی اپنے گہرانے والا

روٹھے جاتے ہین بلا وجہہ وہ آنا کیسا
وہ بدل جاتے ہین نیرنگِ زمانا کیسا
وصل مین رخ پہ ہین یہ دہری نقابین کیسی
اونکی زلفون مین ہے اولجہا ہوا شانا کیسا
جب وہ ملتے ہی نہین پہر یہ حیا ہے کیسی
پہونکتی جان ہے لگی کی بجھانا کیسا
ہمکو دشوار ہوا دل کا لگانا کیسا
شکوے اوس بت نے مرے قصۂ الفت کو کہا
آج کہل کہیلے منہ کا یہ چھپانا کیسا
شکوۂ جور پہ وہ ناز سے فرماتے ہین
جب ملاتے نہین دل آنکھ ملانا کیسا
حالِ زارِ دلِ بیمار کو سنکر یہ کہا
وہ پلٹ جاتے ہین تقدیر کی گردش کیسی
یہ تو اک رام کہانی ہے فسانا کیسا
نہین جاتا نہین جاتا مری تقدیر کا پیچ
پیشتر ہمنے کہا آپ کا آنا کیسا
گرمجوشی حسینان جہان کیا کہئے
ایسی حالت مین محبت کا جتانا کیسا

نام لیکے لیکے مرا آپ مٹاتے ہین عبث
ورنہ اوس شوخ کا گھر پر مرے آنا کیسا
میرے گھر آئین نہ وہ خانۂ دل مین آئین
پر سمجھ لیجئے ہے دل کا ستانا کیسا
قول تو دیجئے ہان آج سے کل ہی نزدیک
جان کا جانا ہے کیا دل کا ہی آنا کیسا
ڈالی ڈالی مین اگر وہ تو مین پتے پتے
کیا غرض اس سے کہ ہے رنگ زمانا کیسا

خود مٹا ہو جو کوئی اوس کا مٹانا کیسا
روٹھکر وہ جو چلے ہین ہوا دل کا طالب
دیکھہ تو لین کہ ہے رہنے کا ٹھکانا کیسا
ہم بھلے اپنا بھلا گھر یہ کہا قاصد سے
یہ تو ہم جانتے ہین آپ کا آنا کیسا
یاد جانا کو کہین رہنے کی تکلیف نہو
کچھہ تو ہی اون کا لگاتار یہ آنا کیسا
آپ بیتی ہی کہانی یہ نہین جگ بیتی

ہتکنڈا ہے اثر جذب محبت کا ضرور
بولے وہ یہ کسے کہتے ہین دلانا کیسا
آبنی جان پہ مری آپکی ہو جانے دو
جانا کیا تو نے ہمین یان نہ آنا کیسا
روکین آتے کو نہ جاتے کو کبھی ہم کہین
حسرتون نے یہ کیا دل مین ٹھکانا کیسا
ہی غرض یار کی یاری سے نہین فعل سے کام
آبرو کو وہ ڈبوتے ہین رولانا کیسا

آ کے ہمت وہ گھٹاتے ہین بڑہانا کیسا
ورنہ مرقد پہ مرے پھول چڑہانا کیسا
ناز اوٹھاتے ہین ہمین کتنے ہین مدت سے نیاز
مثل سر پھر گیا ای وا اسے زمانا کیسا
اک نظر دیکھ کے مرجائینگے لاکھون عاشق
سو سنا جانتے ہین وہ حال سنانا کیسا
آ گئی نیند اونہین وصل کی شب وا نصیب
دل گیا بیٹھے بٹھائے یہ بہانا کیسا
آپ تو ڈوبے تھے ساتھ اپنے مجھے لے ڈوبے

مجھکو در پردہ رولاتے ہین ہنسانا کیسا
جان جائیگی کسی روز ہماری اسمین
بزم خلوت سے ابھی ہمکو اوٹھانا کیسا
میری قسمت کی طرح بدلی ہی اون کی نظر
دل لڑا اور ابھی آنکھہ لڑانا کیسا
وعدہ بھولا تو کیا عذر حنابندی کا
بخت بیدار کو آتا ہے سلانا کیسا
قصۂ غم کو مرے سنکے اوڑی انکی نیند
جاتا ہے حضرت دل آپ کا آنا کیسا
آبرو لیتا ہی عزت کا بڑہانا کیسا

بعد مردن وہ چڑہاتے ہین مہ بستر سہرا
بزم اغیار مین دلدار کا جانا کیسا
شکل دل آ گئی جان پر مصیبت کیسی
بدلے لیتا ہے یہ ہر پھر کے زمانا کیسا
کیا کہون کیا نہ کہون مین کشمکش پیچ مین ہون
یار اوس شوخ کو ہے دل کا جلانا کیسا
اپنے آنسو جو بہائے تو اٹھے پاس سے وہ
بخت خفتہ کو ہی آتا ہی جگانا کیسا
تیری ہٹ دھرمی سے اب بچائے او بت

بہر صورت سے اوس بتکی صورت دیکھنے والے
سنبھل جا ای دل غمگین مصیبت دیکھنے والے
یہ کیا کہتے ہو ہم آزار سے کب جی چراتے ہین

بظاہر ہے حقیقت ہین حقیقت دیکھنے والے
نگاہ شوق اٹھتو شوق سے نظارہ بازی کر
مصیبت چاہتے ہین خود مصیبت دیکھنے والے

عیادت کو تری آئے وہ راحت دیکھنے والے
ہوئے ہین شہرہ ہم تیری بدولت دیکھنے والے
نہ ہٹ جانا تو ای دل غمزہ و انداز جانان پر

تمہین بتا تو نزاکت دیکھنے والے
رخ گلرنگ پر تل ہے کہ ہے باروت کا دانہ
قیامت ڈہا ئی اک عالم پہ قامت دیکھنے والے
خط شبگون کیے مائل ابرو ہیں کیون دین ہا مین
تمہین اچہا ہی کہتے ہین قباحت دیکھنے والے
تمہاری دوستی مین ہو گئے ہین دوست دشمن
شرارت سے ہوئے ہین یہ شرافت دیکھنے والے

ترے قامت کے شیدائی تری آنکھون کے ہین آئے
کہین اسکو نہ پہر کہو نگر کرامت دیکھنے والے
چڑھا ہو ختم ز ابروی سیری حجاب بزم دشمن مین
لکہین ہین ہی خط کی عبارت دیکھنے والے
ہوئے رحمت کی لائق کسلئے ہم قابل رحمت
رقابت دیکھتے ہین اب رفاقت دیکھنے والے
نہوائی آبرو پایوس رنگی کم نگاہی سے

ہین آفت دیکھنے والے ... دیکھنے والے
زمین پر آرہیگا آسمان او دل نہ کرنا لے
اشارہ اسکو سمجہین گے اشارت دیکھنے والے
برائی بہی تمہاری ہے بہلائی انکی نظرون مین
سزاوار جفا ہین کیون عنایت دیکھنے والے
شریفونکا نہ پوچہو حال کچہہ اشراف گردی سے
کہ گرگر چڑہتے ہین نظرون پہ عزت دیکھنے والے

سبزہ تمہین عارض کا دکہانا ہی تو آئے
پیچون مین کبہی زلف کے شانا ہی تو آئے
آجائین بصد شوق وہ پہلو مین ہمارے
مقتل مین تمہین رنگ جمانا ہی تو آئے
مانا تری پاپوش مین ہے شور قیامت
ان ٹہنڈی ہوا ٹونکو سلانا ہی تو آئے
آتا ہے تمہین آنکہہ ملانا ہی ادا سے
اس بادۂ الفت سے چہکانا ہی تو آئے
وزدیدہ نگاہون سے کیون مجہے دیکہین
زلفونکو تری دام بچہانا ہی تو آئے

طوطے مرے ہاتہون کے اوڑانا ہبی تو آئے
یہ رنج بہی راحت ہو نہو کوئی شکایت
لیکن صفت دل انہین آنا ہی تو آئے
رونے پہ مرے کیون نہون افروختہ خاطر
خوابیدہ نصیبونکا جگانا ہی تو آئے
گو قتل مین مشاق تری تیغ ہے قاتل
ایجان جہان دل کا ملانا ہی تو آئے
کیا حاجت شمشیر ہو جب تیغ ادا سے
عاشق سے ذرا آنکہہ چرانا ہی تو آئے
چمکے سر دشمن پہ وہ شمشیر دو دستی

یہ کیا کہ دل اپنا ہی گرفتار بلا ہو
دل اونکو سلیقے سے دکہانا ہی تو آئے
سر تن سے اوڑا جاوے مرا رنگ کی صورت
پانی مین اونہین آگ لگانا ہی تو آئے
سرد آہین اوڑا دیتی ہین کیون نیند ہماری
پر آپ مرے سنہ مین چہوانا ہی تو آئے
متوالی نگاہون سے مجہے دیکھنے جاؤ
بے لاگ نہین سر کا اوڑانا ہی تو آئے
پہننے کے لئے طائر دل اپنا ہے موجود
ہاتہہ اپنے کبہی ایسا زمانا ہی تو آئے

ہے رحمت حق آبرو جویائے بہانہ ۔ بندے کو مگر اشک بہانا ہی تو آئے

مرا جو دم ہی لینا ہے تو آجائے ادا بنکر
اوڑا یا اونکی خاطر کی کدورت نے ہوا بنکر
نہو ہم سے بتو نا آشنا تم آشنا بنکر

خیال یار آتا ہے عبث تیغ قضا بنکر
رہی بعد فنا یہ صلح کل نقش وفا بنکر
لگا دو گہاٹ پر بیڑا خدارا نا خدا بنکر

ملا کیا خاک دلکو شکل خاک نقش پا بنکر
شریک رنج ہین اغیار بہی اہل عزا بنکر
وہ آئی بات میری اونکے ہونٹون پر گلا بنکر

وہ بیباکی نگہ مین آگئی ظالم حیا بنکر
ہوا ای عزت و غیرت مدد ای عصمت و عفت
خیال یار آئینہ بنا رہتا ہے مدعا بنکر
بنا دیتے ہیں ونکی آنکہونکی طرح یہ دردِ دل اصلا
لیا کیا آپنے کہئے تو مجہہ سے بیوفا بنکر
تھا لیتا ہی ہاتہون ہاتہہ بر رکہکر جذبۂ الفت
بگڑ جائے کہین یارب نہ یہ اپنی ہوا بنکر
یہ کس نے ظلم ڈہایا کسکو آرائش کا دہیان آیا
وہ آئے جان کی صورت گئے شکلِ قضا بنکر
ہوئے جاتے ہین پہر وہ عہد کرکے مجہہ سے آزردہ
بسانِ تیغ محفل مین کہنچے جب ذرا بنکر
مثل مشہور ہے جیسے کو تیسا کان دہر کے سُن

پہرا جاتا ہی وعدہ سے زمانے کیطرح پیارا
سماتے ہین نگہ و غمزہ مین اب وہ حیا بنکر
تم اپنے اور وہ اپنے چہتے ہین جہوٹی محبت ہی
مرے پہلو مین آبیٹہین جو وہ وہ آشنا بنکر
مرا پہلے بنا سکے فقرہ آج وہ میرے ہی گہر آئے
وہ جب پہلو سے اوٹہتے ہین مردِ دستِ دعا بنکر
نہ آنے دونگا دلمین تمکو دردو و غم و حسرت
یہ کس نے غم دیا مجکو یہ کس نے دل لیا بنکر
وفاداروں کو کیا مطلب غرض ہی بیوفاؤن سے
ہوئے جاتے ہین پہر نہ بیوفا لو باوفا بنکر
سناتے ہین جوابِ تلخ وہ شیرین بیانی پر
ارے تنگی کیطرح تو بہی تو ای گوشِ وفا بن کر

برنگِ نیلت ہتری ہاتھ سنگ مدعا بنکر
مرو دین سب تری بر آئین ایدا ہو مقطع
چلو چہپے وہ میری جان جہوٹی تو برا بنکر
یہ دل نوال ہی کیا ہی ہین نہ جان بچی تیا
بگڑ جائے الٰہی عشق کا مدعا بنکر
صبا کی قاصدی پر وہ بتِ بدخو ہوا راضی
اگر آتے ہو تو آؤ کسی کا مدعا بنکر
وہ آئے بہی تو کیا آئے گئے بہی تو گئے وہ کیا
جو آتے ہین تو وہ آئین مرے دلمین قضا بنکر
حسینانِ جہان کہٹ کہٹ گئے مرتے ہین منگو دلمین
بگڑ جاتا ہی میری بات کا کیسا مزا بنکر
جو بنکر باغ مین ای آبرو دو رشکِ گل آئے
برنگِ بو اوڑے رنگِ چمن ہم مین ہوا بنکر

غزلہائے بزم مشاعرہ جو صاحبزادہ محمد رفیق خانصاحب بہادر برادر حضور پرنور دام اقبالہ کے مکان پر منعقد ہوئی تہی۔

پردہ خود نمائی کا اونکا حجاب ہے
ہی سیدہی بات کا اولٹا جواب ہے
کچہہ کوئی ترکِ شراب ہے
لیلیٰ کی حیا پہ خراب ہے
آہونکی ہوا باندہ نہ آنکہ
پابندی اوقات تو شاغل ہی
آئے دل پر داغ مباہتہ ہون

تارِ نگاہِ شوخ کہ تارِ نقاب ہے
کیونکہ کسی پہ رحم نہ کہانا ثواب ہے
مدت سے جامِ عیش کی مٹی خراب ہے
ہان ہان عدو سے ربط نہوگا یقین ہوا
میرا خیال دلمین تری خطِ بر آب ہے
قدِ سرو کا ہی جو بڑا تو گل کا جواب رُخ
اک تو کہ میری شکل سے بہی اجتناب ہے

کیون بے سبب یہ مجہہ پہ کسی کا عتاب ہے
کیونکہ کسی غریب سے ملنا عذاب ہے
دامن بہی ہی کسی کا بچائے ہوئے ہوا
ہین ہین قسم نہ کہاؤ یہ فعلِ خراب ہے
ای چشمِ یار دیکہہ نہ تیر ہی نگاہ سے
ای خال انتخابِ نوخطت لاجواب ہے
میرا ہی سر جہکا ہی ندامت سے سر بسر

میری ہی آنکھ غیر سے ہان حجاب ہی
بیشک غلط و دروغ ہمارا سوال ہے
یوجہ رخ پہ رشک قمر کیون نقاب ہے
شیرین کلامی ہوتی ہی دشمن کی بھی عزیز

اک ایک ظلم اسپہ لکھا ہے جدا جدا
بیشک بجا درست تمہارا جواب ہے
وہ اور مرا خیال سراسر خیالِ خام
کچھ شان ہی سے اوج پہ شانِ ذیاب ہی

دل کا ورق نہین ہی یہ فردِ حساب ہے
سورج کو کیون بناتے ہو تم چاند عید کا
وہ اور میرا ذکر اجی ذکرِ خواب ہے
ہی آبرو کہ جوہر اعراض عز و شان

آپ گہر کہ گوہر کم دستیاب ہے

آئے تیرِ غمزۂ یار جو ناوک ہو کر
رشتی جو گئی ہوجائیگی چوبک ہو کر
درد کی ۔ ۔ ہوکے چمک دل سے جو نکلا یہ غبار
آئے ہین دل مین مرے خنجر و ناوک ہو کر
کی تپ ہجر نے تبدیل یہ صورت میری
یہ اضافت رہے اس بیت سے منفک ہو کر
بن گئے نقش قدم رشکِ گل تر فورًا
نامبارک رہا طالع یہ مبارک ہو کر

رہ گیا دل مرے سینے مین مشبک ہو کر
منہ چھپانے لگے وہ کیون مجھے دیکر صدمے
زینتِ دامن دلدار ہی چپک ہو کر
قیمتِ بوسۂ رخ دل کے سوا اور نہین
کیون نہ دیکھین وہ مری شکل بھیانک ہو کر
جا گزین اسمین ہوئی آکے نہ صورت تیری
میرے کوچے سے جو نکلے رہ گیا پک ہو کر
رنگ لایا یہ غم ہجر بقول سرکار

سوز دل سے اگر آجاین گے اشک آنکھون مین
درد دل پر مرے کیون رہ گئی دھنک ہو کر
تیرے ابرو کے لئے تو ترے مژگان کے خیال
کر دیا طے خطِ رخسار نے بیجک ہو کر
ابروون نے اشارے ہون مری جان ہر دم
پردے آنکھون کے مرے رہ گئے توشک سا ہو کر
مجھ سے وہ روٹھ گئے وصل کی شب ہائے نصیب
رہ گئے منہ تکتے مرا حال وہ بھو چکا ہو کر

آبرو ہوش سنبھالو نہوا تنے بیتاب
تم تو نادان بنے جاتے ہو زیرک ہو کر

بحرِ کامل مثمن سالم - وزن - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن -

ترے قد سے رکھتا برابری نہین ہے یہ سروِ چمن ذرا
یہ وہ کہتے مجھ سے ہین برملا نہین تجھ مین فہم سخن ذرا
ہین ستم وکبک کے قہقہے ہین عندلیب و سبزے کے لہلہے
لگے شاخ شاخ مین پھول پھل چلے بادلون کے وہ دل کے دل
تری تیغ ناز اوچٹ گئی مری کاش عمر نہ کٹ گئی
جو بگڑ کے غیر گیا گیا کرو اپنی خو کو نہ تم برا

جو دہن سے کرتا ہے ہمسری تو بنائے غنچہ د[illegible]
[illegible] ائے
کھلا اونکے کہنے سے مدعا ملا اس [illegible]
ہین نہال باغ بھی ڈھونڈھتے ہے انہین [illegible] گلِ خاک نقشِ پا بنکر
وہ چلی نسیم لے تو بھی پھل م[illegible] ہ مین اغیار بھی اہل عزا بنکر
جو بڑھی تھی آس وہ گھٹ گئی میری اونکے ہونٹون پر گلا بنکر
مری جان روگ یہ نہا کسا نہ

مجھے لطف دید کا کیا جو یہ چشم زیر مژہ رہے — نہیں لیتا دم سے جھری تلے کبھی تک کے ہی یہ ہرن ذرا
کہوں کس سے قصۂ جانگزا وہی مٹنے والا ہے جا بجا — مری قدر اوسکو پھر آئے کیا نہیں جسکو سنج و محن ذرا
ہے خیالِ زلف میں یادِ خط ہیں تسلیاں مجھے ہر نمط — جو ہے دہیان ہی تو ہے یہ فقط کہ مقام ہے یہ کٹھن ذرا
پڑہا نامہ اوس نے ہنسی خوشی ہوئی دستگیر یہ خوش خطی — گئی پوچھی بات نہ علم کی کوئی کام آیا نہ فن ذرا

کہیں سچ ہم اون سے یہ آبرو کبھی ہونگے آکے جو دوبدو
مرجان پھرتے ہو کو بکو نہیں ٹھیک چال چلن ذرا

غضب است اگر غضبت بروکہ بجوی چرخ کہن درآ
تو ز قلب غیر زبون برا بروانِ خستہ بدن درآ
چہ خوش است داغِ دلِ حزین چہ خوش است باغ دل گلشن
منگر دو راہ کہ گم شوی ز خطا گذر بختن درآ

ز رہِ خطا گذرو بیا برہِ وفا بسخن درآ
بخیال زلف تو سر بسر ہمہ تن چو موی کمر نگر
چہ خوش است گلشن دلکشا پئے سیر رشک چمن درآ
بہ گل زمردِ لعل بین شدہ ہر سہ افضل بہترین

نشاں بہار وبہار ز افشاں خزان مو حزان فزا
تو روانِ مں دلم اگر چو خیال در دل من درآ
بحذ جیب چو مائل زمرد گلالۂ او رہی
چو بخواہی قد ز فرون تن تو مکن سفر ز وطن درآ

بایں کشمکش مشو آبرو گر بی قناد چو مو بمو — ز خیال زلف دوتا برآ ہمہ تن بنشکر دہن درآ

غزل محفل مشاعرۂ جناب اعزاز الامرا معز الملک جناب صاحبزادہ احمد خاں صاحب بہادر شوکت جنگ ۔

وہ تیغ دو دم گردن بسمل کے لئے ہے
حیرت نگہ دیدۂ بسمل کے لئے ہے
کٹنے کا تو خط گردن مائل کے لئے ہے
بیچین دل ان کا ہی مرے دل کے لئے ہے
کچھ ایسے رہ ہستے ہیں کہ رو دیتے ہیں عاشق
لیلیٰ کی حیا پردۂ محمل کے لئے ہے
آہو کی ہوا بانده نہ ای قیس ادب کر
پابندی اوقات تو شاغل کے لئے ہے
آکے دل پر داغ میں اوس رخ کا تصور

وہ پرتو رخ چاندنی گھائل کے لئے ہے
بیدرو ترا درد مرے دل کے لئے ہے
چلنے کا مزہ خنجر قاتل کے لئے ہے
میرے دل پر داغ کا ہے کہ ہر اک جا
یہ خندۂ گل شور عنادل کے لئے ہے
نیہر و نکا تصور ہے ترے دل میں مرجان
یہ رخنہ گری پردۂ محمل کے لئے ہے
رفتار الم ریاں نے کیا کچھ نہیں گھیرا
یہ باغ اوس حور شمائل کے لئے ہے

تیزی مرہم تیغ بت قاتل کے لئے ہے
آنکھوں میں مری تو ترے تل کے لئے ہے
لائی یہ حرارا طپش سوز محبت
گلدستہ یہ آرائش محفل کے لئے ہے
مجنوں کی صبا ہے جو ہوا دار تو حائل
عالم میں جو حسرت ہے مرے دل کے لئے ہے
آزاد ہر اک قید تعلق سے ہے آزاد
دنیا میں جو آفت ہے مرے دل کے لئے ہے
مجنوں نکلا وجہ نہیں چاک گریبان

یہ پہ زور دری صاحب محمل کے لیے ہی
وہ کھینچے شمشیر وہ دم ناز سے بولے
بیمار وہ نقطہ بحث مسائل کے لیے ہے
دیوانہ ترا قید تکلف سے ہے آزاد
ہر کارہ یہ گویا خبر دل کے لیے ہے
اچھی ہے کہیں بیخودی ای یار خودی سے
کب عقدہ کشا ناخن انامل کے لیے ہے

بہتا دم خنجر کا ہو دم کیا دم بسمل
دو چلو تو یہ پانی مرے بسمل کے لیے ہے
بے یاد رخ یار ہوا دل مرا ویران
مخصوص یہ رسم ادب عاقل کے لیے ہے
اوس زلف گرہ گیر میں دل کیون ہو نالان
ہشیاری یہ دیوانگی عاقل کے لیے ہے
ہمراہ نہ غیرون کے یہان لائیے تشریف

مشغلہ زخم خنجر دم بسمل کے لیے ہے
کیا جانے بھلا مسئلہ عشق کو واعظ
اوجڑا یہ علاقہ اسی عامل کے لیے ہے
جی پر جو گذرتی ہے زبان کہتی ہے اوسکو
آسان یہ عمل عقدہ مشکل کے لیے ہے
ہرچند کہ ہو تیز مگر ناخن تدبیر
کیا حلقہ ماتم مری محفل کے لیے ہے

ای آبرو انصاف سے ہے یان باعث رونق
وان عرش کا سایہ شہ عادل کے لیے ہے

غزلہای بزم مشاعرہ جناب صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب بہادر

دل آئے ترے مائل لیکر
اوڑ گئے پھول عنادل لیکر

وان سے تسکین دل عاشق کو
قاصد آیا خط باطل لیکر

ہجر نے تا لب گور پونہچایا
مرگ آیا سر منزل لیکر

حال دل سنکے وہ یہ کہتے ہین
آج آپ آئے ہین نالہ دل لیکر

روبرو عارض روشن کے ترے
رہ گیا مہ مہ کامل لیکر

تیغ ابرو کے مقابل تو ہوا
دم مرا خنجر قاتل لیکر

گئے دنیا سے عدم کیجانب
عشق ابرو ترے گھائل لیکر

پھل لایا یہ شجر الفت کا
داغ دیتے ہین اب دل لیکر

کئے اس ردو بدل سے حاصل
پھیرتے کیون ہو مرا دل لیکر

دوست ہو کر وہ بنے دشمن جان
سیکڑون دیتے ہین دم دل لیکر

نجد سے ناقہ لیلی ای قیس
کیا ہوا ہو گیا محمل لیکر

خال رخ دل کو مری لیگا ضرور
جان چھوڑیگا یہ حاصل لیکر

پھر آرائش روے رنگین
میری آنکھوں کجے لگا تل لیکر

کثرت اشک بھی ہو آہ کے ساتھ
رہبر آیا ہے قوافل لیکر

آئنہ میںنے دکھایا تو کہا
آئے ہو میرا مقابل لیکر

جان کیون اوس بت کافر پہ نہ دین
کیون رہین ہم مرض سل لیکر

ناز سے آؤ مرے پہلو مین
شوق سے جاؤ مرا دل لیکر

مرگئے ہون یاد تری جان کے ساتھ
تو وہ سے بھول گیا دل لیکر

گل تازہ یہ محبت سے کہلا
ہنس رہے ہین وہ مرا دل لیکر

مجھکو لوٹا ہے ابھی ہاتھوں ہاتھ
کیو نکر تے ہو مرا دل لیکر

آبرو اب وہ لے پھیرتے ہین
ہم کہین چھوڑ ہین ہم دل لیکر

مربع مشتمل بر چہار زبان

بادۂ گلگون بیار۔ آئی گھٹا ساقیا

زبان فارسی

مہر درخشان بیا شمع شبستان بیا | زیب گلستان بیار گریۂ چوبان بیا | شکر ایمان بیا دردر او رمان بیا | رونق باغ و بہار آئی گھٹا ساقیا

زبان عربی

[illegible] | من [illegible] المعلت | من [illegible] | اجمل [illegible] آئی گھٹا ساقیا

زبان ترکی

[illegible] شکستہ [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] آئی گھٹا ساقیا

زبان بھاکا

ابروی برہ کا توری [illegible] | چھب [illegible] | [illegible] | [illegible] آئی گھٹا ساقیا

مربع مشتمل بر ہفت زبان

سر بکف ہم ہی این او تیغ ستم کرنہ کمی

فارسی

اے مسیحا دل بیمار آکن درمان | ہمہ تن سوختہ از گرمی سوز ہجران | شدہ در سینہ نفس حیف حریف حرمان
یافتہ دست درازی ز الم کونہ دمی

زبان عربی

جمل اجمل من [illegible] | سقط [illegible] | [illegible]
[illegible]

زبان ترکی

[illegible] ظالم ہشیار | [illegible] | [illegible]
[illegible]

زبان بھاکا پشتو انگریزی

بروکی آگ نے پہونکا من تن سگرا | آتشہ رآفتہ صنما ناوراُکلول درکا
صاف صاف اتنو ہوا اُردو معلّٰی قلمی | فیس ٹرنیس ٹوکنورس فریڈان انکیا

زبان اردو

ہاے اوس بحر لطافت نے غضب منہ موڑا | ہاے غم سے مرے سینے مین بنا دل پھوڑا
نہ رہی نام کو ای آبرو آنکھو نہین نمی | توڑ کیا کہ ہوا پانی کا بالکل توڑا

رخ پہ ترے زلف سیہ فام ہو
پڑرہے جو کرتے ہو مرا خدا شوق
تیرے سوا اور یہ مرتا ہو کون
پریون کا سایہ ابھی ہو جائیگا
چھائی ہے گھنگھور گھٹا چار سو

طائر دل اپنا تہ دام ہے
غیر سے کیا نامہ و پیغام ہے
منت کا ای یار یہ الزام ہے
بال نہ کھولو کہ سر شام ہے
رو برو جام مے گلفام ہے

پھیرنا ای شوخ تری آنکھ کا
منہ مین جو آئے وہ کہو ای بتو
غیرت یوسف ہے تو ای سیم تن
سیب ذقن ہے تو کہین ہین انار
عام تخلص ہے مرا آبرو

اپنے لئے گردش ایام ہے
مہر ہین تلخی و دشنام ہے
تیرا جہان بندۂ بیدام ہے
پستہ ہے لب آنکھ جو بادام ہے
اصغر علی خاص مرا نام ہے

آمدم بر سر مدعا۔ بفضل خدا۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء بابو دامودر داس مہتمم خزینہ و سپرنٹنڈنٹ محکمۂ تعمیرات جو بجدول رخصت وطن مالوفہ کو گئے تھے واپس آئے۔ اسی ایام مین بشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد رشد اللہ خان رکھا گیا۔ بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق یکم اگست سنہ ۱۸۹۶ء نواب محمد سلیمان خان بہادر راسند لکہنوی سرکار سے بعہدۂ وکالت سیہور ممتاز فرمائے گئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۴ ہجری محفل میلاد شریف کا آغاز بعد اختتام ہوا پہلی محفلون سے کچھ بیشتر انتظام ہوا جو سال گذشتہ مین اس محفل مبارک کی تعریف و توصیف لوگ بزرخامہ ہوئی ہے بہ نسبت اوس محفل کے اس محفل مین دو چند سامان تزک و احتشام تصور کرنا چاہیے۔ سات روز متواتر میلاد شریف کی محفلین منعقد رہین اور ہر روز بعد اختتام ہر جلسہ شیرینی وغیرہ بدستور سابق بصد حسن انتظام تقسیم ہوتی رہی بعد اختتام جلسہ ختم میلاد شریف پیشگاہ حضور والا سے اشخاص مفصلۂ ذیل کو خلعت و زر نقد مرحمت ہوا آٹھوین روز زنانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی اس محفل کا بندوبست سرکار والا سے عورات منتظمہ کے تفویض فرمایا گیا۔ اکثر شہر کی مسلمان عورات شریک جلسہ محفل میلاد شریف ہوئین۔ بعد اختتام میلاد شریف شیرینی بڑے انتظام کے ساتھ بمعرض تقسیم آئی۔ تفصیل اسماء جنکو پیشگاہ حضور والا سے خلعت و زر نقد عطا ہوا۔ سید سعید الدین احمد صاحب خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب قاری میلاد شریف و



تصویر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب مرحوم و ہمشیرزادہ و داماد حضور پُرنور والی ٹونک

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

محمد شیر علیخان افغان ملازم اردلی خاص حضوری قاری النظم میلاد شریف۔ مولوی محمد عبدالغفار خان صاحب کاتب میلاد شریف۔
سید اصغر علی مولف تاریخ ہذا۔ بتاریخ نہم ماہ اگست سنہ ۱۸۹۶ء نواب محمد سلیمان بہادر راشد لکھنوی پیشگاہ حضور پرنور سے بہ پولیٹکل
ایجنسی بھوپال مامور ہو کر روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ احمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب
مقام رامپور سے فائز ریاست ہذا ہوئے چونکہ صاحبزادہ صاحب سلسلہ دامادی ریاست مین داخل ہین بنا بر علیہ منجانب ریاست
رسم استقبال عمل مین آئی۔ سید ظہیر الدین نائب ناظم عدالت دیوانی شاگرد مولف خلف اصغر جناب سید زین العابدین صاحب مرحوم
میر منشی ریاست مع سواران اردلی و چوبدار و ہرکارہ بنا بر استقبال حد مقررہ تک گئے اور صاحبزادہ صاحب ممدوح کو شہر مین لائے
بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر ایک بجے دن کے مسٹر گر صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و ٹونک فائز ریاست ہذا ہوئے
بروز فائزی بوجہ یکشنبہ سلامی اتواپ سر نہوئی دوشنبہ کے روز علی الصباح سلامی اتواپ عمل مین آئی۔ پانچ بجے دن کے
حضرت وزیر اعظم امیر کبیر بالقابہ بنا بر ملاقات صاحب بہادر ممدوح بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے بتاریخ بست و ششم حضور پرنور دام اقبالہ
بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے سرداران ریاست سے کوئی ہمرکاب نہ تھا بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر
کنور بجے سنگھ پسر راؤ کیسری سنگھ استمرار دار بنوتہ مع برادر خرد کیسری سنگھ سرکار مین بغرض سلام حاضر ہوئے۔ بجے سنگھ نے پانچ روپیہ
اور دوسرے سنگھ نے دو روپیہ ایک شمشیر نذر کی۔ اسی تاریخ سری مل نیب ساہوان اجمیر واقع دوکان نیماہیڑہ حضور مین حاضر ہوئے دو
روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ ستمبر سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے
سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار ہمراہ نہ تھا۔ اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب کو چار سو روپیہ
بطور رخصتانہ سرکار سے عطا ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب رامپور کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ مذکور سنہ مذبور کامدار ریاست
بوندی بغرض ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر ریاست ہذا مین آئے نائب صاحب کے باغ کی کوٹھی مین ٹھہرائے گئے دربار سے
رسد مع ہمراہیان وکیل بوندی مقرر کی گئی اور ایک چوبدار سرکاری معین کیا گیا سرکار سے ملاقات نہین ہوئی نائب صاحب سے
ملاقات ہوئی بوقت رخصت ایک پگڑی اور ایک تھان ڈوریہ اور سات روپیہ نقد چوبدار کو کامدار بوندی نے دئے۔ بتاریخ بست و ششم
ماہ مذکور صاحب ایجنٹ بہادر نے جیل و شفاخانہ کو معائنہ کیا۔ بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۴ ہجری مطابق سی ام ماہ
ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء ڈاکٹر الہی بخش خان بہادر اجمیری کو بعہدہ گرداوری شفاخانہ جات پرگنات چھبڑہ و پڑاوہ و نیماہیڑہ و بشاہرہ
مبلغ پانصد روپیہ سالانہ مامور فرمایا گیا۔ بتاریخ چہارم ماہ اکتوبر صاحب ایجنٹ بہادر روانہ دیولی ہوئے۔ بتاریخ دہم ماہ مذکور

سنہ صدر حسب درخواست راؤ کیسری سنگھ استمرار دار بوتہ دربار سے تہنیت بجے سنگھ منظور فرمائی گئی سرکار والا سے خلعت دیا گیا۔
دستار یک سیسہ یک دوشالہ یک۔ بجے سنگھ نے پانچ روپیہ نذر کئے پیشگاہ سرکار سے پروانہ دیا گیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ اکتوبر سنہ صدر سرکار والا نے
دیوانخانہ خاص میں دربار عام بغرض انتظام مردمان قحط زدہ فرمایا حاضرین دربار نے شریک ہو کر چندہ دیا بتاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب اجنٹ
بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ سی و یکم ماہ مذکور سنہ صدر روانہ دیولی ہوئے بتاریخ ہفتم ماہ نومبر حضور انور بغرض ملاقات
ویسرای کشور ہند اجمیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سری نگر علاقہ اجمیر میں ٹھہرے۔ بتاریخ نہم ماہ مذکور فائز دار الخیر اجمیر ہوئے
پیشوائی معمولی اور سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء مع سرداران ہمراہی مفصلہ ذیل بغرض استقبال ویسرای کشور ہند
اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ نائب الریاست۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خانصاحب
سطوت جنگ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب
ولیعہد۔ صاحبزادہ سعادت علی خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد عبد الرشید خانصاحب۔ صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب
دس بجے حضور ویسرای کشور ہند آئے اور سب رئیسوں سے ملاقات کی پھر سب اپنے اپنے خیموں پر گئے ساڑھے دس بجے دربار ویسرای کشور ہند
کی ملاقات کو تشریف لے گئے چند منٹ ٹھہر کر ایک سو ایک اشرفی حضور والا نے ویسرای کشور ہند کو کھڑے ہو کر نذر کی ویسرای کشور ہند نے
نذر پر ہاتھ رکھدیا صاحب اجنٹ بہادر کے ایما سے ہر ایک سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی نذر کی ویسرای کشور ہند نے وہ بھی
ہاتھ رکھکر معاف فرمائی اوسی دن شام کو پانچ بجے ملاقات بازدید ویسرای کشور ہند قرار پائی چنانچہ قریب لب شاہراہ چار سرداران مفصلہ ذیل
بنا بر استقبال ویسرای کشور ہند گئے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر
مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خانصاحب ولیعہد صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب۔ پھر سرداران ہمراہی نے ایک ایک اشرفی
نذر کی وہ نذریں ہاتھ رکھکر معاف ہوئیں پھر ویسرای کشور ہند نے میو کالج اجمیر دیکھکر انعام دیا سرکار والا بارہ بجے دن کے ملاقات
کر کے درگاہ میں گئے خدام وغیرہ کو مبلغ سہ صد و ہشتاد و پنج روپیہ انعام دیا۔ بتاریخ چہاردہم ماہ نومبر سنہ صدر سرکار دار الخیر اجمیر سے
روانہ ہو کر فائز ٹونک ہوئے سلامی توپ عمل میں آئی۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور سنہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر وارد ٹونک
ہوئے۔ پیشوائی نہیں ہوئی گیارہ فیر سلامی کے سر ہوئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ نومبر سنہ صدر سرکار والا بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ
بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ نومبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر جانب موضع برونی گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ دسمبر
سنہ مذکور واپس ٹونک آئے۔ بتاریخ دہم ماہ دسمبر سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات سرکار والا نظر باغ میں تشریف لائے

اسی روز براہ جیپور بمبئی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ دسمبر سرکار روالا بتقریب شکار موضع دیوان کو تشریف لے گئے
اور دیوان سے بہو رکھو و محمد گڈھ ہوتے ہوئے علیگڈھ کو تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ جنوری ۱۸۹۶ء واپس ٹونک
تشریف لائے۔ بتاریخ سوم ماہ جنوری صاحب اجنٹ بہادر مع یک یورپین کے دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ
چہارم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر مع یورپین سرکار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ ہشتم ماہ جنوری
سنہ صدر آٹھ بجے صبح کے بتقریب دورہ صاحب اجنٹ بہادر ریذیڈنٹ ملاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہارم ماہ مئی
۱۸۹۶ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر سرکار روالا مع نائب صاحب بہادر
بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر واسطے ملاقات
دربار کے نظر باغ مین تشریف لائے سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار نہ تہا۔ بتاریخ بست وسوم ماہ مذکور سنہ صدر
صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو تشریف لے گئے بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور جشن سالگرہ ملکہ معظمہ بمعرض ظہور آیا دربار معمولی
ہوکر برخاست ہوا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ مئی سنہ صدر جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ بصد تزک واحتشام بمعرض ظہور آیا دربار
ہوکر برخاست ہوا رسوم معمولی ادا ہوئین۔ بتاریخ سی ام ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے
آخر ۱۳۱۳ ہجری مین سیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعراء مولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر مظفر جنگ نے انتقال کیا۔
اسی سال مین ملک الشعراء لسان الملک سید حافظ محمد حسین صاحب بسمل نے اس جہان فانی سے ملک جاودانی انتقال کیا۔
بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ صدر حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے بتاریخ
پانزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر دیولی تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ مذکور سنہ صدر راو نہار سنگہ جاگیردار دنگاری
جو بغرض تیرتہ گئے تہے وارد ٹونک ہوئے باغ رامانند بال چند مین ٹہہرے حضور مین اطلاع ہونے پر ایک بگہی ہمراہی کے واسطے
تعین کی گئی اور چندی دی گئی۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور سنہ صدر سید سعید الدین احمد صاحب تحصیلداری قصبہ ڈونگلہ پرگنہ
نیمانہیڑہ پر مقرر ہوئے بتاریخ بست ودوم ماہ مرقوم الصدر سنہ صدر احمد اللہ خان خلف فیض اللہ خان ابن عبد اللہ خان
ملازم جودہپور دیولی سے فائز ٹونک ہوئے فیروز باغ کی کوٹہی مین ٹہہرائے گئے چونکہ عبد اللہ خان مرحوم جد احمد اللہ خان کا
مکان عسکر فیروزی مین ہی خان مذکور فیروز باغ سے اپنے مکان پر جاکر فروکش ہوئے ریاست سے ایک بگہی اور ایک فراش
مقرر ہو گئے اور دو وقتہ کہانا باورچیخانہ سے مقرر ہو گیا اور سامان پلنگ وغیرہ توشک خانہ سرکاری سے بہیجا گیا۔ اسی تاریخ

جشن جوبلی ملکہ معظمہ ہوا حسب معمول دربار وغیرہ جو کہ برخاست ہوا بتاریخ بست سوم ماہ مذکور احمد اللہ خان سلام کو بیٹھا کو حضور میں
حاضر ہوئے سات روپیہ نذر کئے اور دو روپیہ اونکے بھائی محمد سعید خان نے نذر کئے جو قبول ہوئے سرکار نے تعظیم دی
اور اسی تاریخ مہاراجہ اونکار سنگہ جاگیردار رودنگاری سرکار میں بغرض سلام آئے سرکار نے سرو قد تعظیم دی مہاراجہ نے ایک اشرفی
نذر کی اور پانچ روپیہ نچھاور کئے سرکار والا نے وقت رخصت سرو قد تعظیم دی۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ جون سنہ صدر احمد اللہ خان
بغرض رخصت حاضر دربار ہوئے سرکار سے ایک تانگہ عنایت فرمایا گیا اور بروقت روانگی خان مذکور نے ملازمان سرکاری کو
حسب تفصیل ذیل انعام دیا فراش چوبدار پولیس چپراسی کہار کوچبان فیلبان۔ بتاریخ چہارم ماہ جولائی سنہ صدر مہاراجہ
اونکار سنگہ کو سرکار والا سے خلعت بدست حافظ محمد یوسف جمعدار بھیجا گیا۔ مہاراجہ ہمراہیان بیاراسم اسپ یک گردنی اسپ
مہاراجہ [illegible] نے وقت رخصت [illegible] کہاران وغیرہ کو [illegible] انعام دیئے۔ بتاریخ چہارم ماہ ستمبر سنہ [illegible] صاحب
[illegible] بہادر [illegible] بریلی سے [illegible] آئے۔ بتاریخ ہشتم [illegible] صدر [illegible] صاحب بہادر [illegible] بغرض ملاقات
صاحب بہادر تشریف لے گئے [illegible] ملاقات [illegible] تقسیم [illegible] ہمراہ صاحب ایجنٹ بہادر
[illegible] تقسیم [illegible] حضور انور واپس نظر باغ آگئے اور صاحب بہادر [illegible] بتاریخ چہاردہم ماہ ستمبر سنہ صدر صاحب
ایجنٹ بہادر [illegible] ملاقات حضور انور نظر باغ میں تشریف لائے۔ بتاریخ [illegible] ستمبر صاحب ایجنٹ بہادر [illegible] گئے [illegible]
[illegible] قیام کرکے پھر واپس آگئے حضور [illegible] صاحب بہادر مع [illegible] صاحب بہادر [illegible] ملاقات [illegible] تشریف لے گئے۔ بتاریخ
[illegible] ماہ ستمبر صاحب ایجنٹ بہادر [illegible] گئے۔ بتاریخ [illegible] ماہ اکتوبر [illegible] صاحب ایجنٹ بہادر ردیولی سے
[illegible] آگئے۔ بتاریخ [illegible] اکتوبر صاحب بہادر [illegible] ملاقات حضور انور نظر باغ میں تشریف لائے تنہا رہا۔ بتاریخ دہم اکتوبر سنہ مذکور
صاحب ایجنٹ بہادر ردیولی کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ نومبر پھر صاحب ایجنٹ بہادر ردیولی سے فائز ٹونک ہوئے
بتاریخ ہجدہم ماہ مذکور حضور انور بنگلہ پر صاحب ایجنٹ بہادر کی ملاقات کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۱۵ ہجری
روز پنجشنبہ مولوی احمد نور خانصاحب خوشنویس عربی ساکن رامپور نے اس جہان بے بنیاد سے کوچ کیا غفر لہٗ مادہ تاریخ وفات ہے ۱۳۱۵ھ
بتاریخ ہفتم ماہ صفر سنہ ۱۳۱۵ ہجری صاحبزادہ محمد ادریس خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب صابر نے اس جہان فانی سے
رحلت کی۔ بماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ ہجری صاحبزادہ امیر اسعد خان خلف صاحبزادہ بخشی صالح محمد خان نے انتقال کیا۔ اسی
ماہ و سال میں صاحبزادہ امداد اسعد خان خلف صاحبزادہ محمد غلام قادر خان مرحوم رنگراے منزل ناگزیر ہوئے اسی سال میں

صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ عبداللہ خان صاحب سنبھلی نے اس جہان فانی سے عالم جاودانی انتقال کیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ شعبان المعظم سنہ مولوی محمد حسن خانصاحب خلف الصدق بیان خان رسالہ دار مرحوم نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ اسی سال مین مشکوی صاحبزادہ عبدالمجید خان خلف صاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب فرزند تولد ہوا قطعہ تاریخ ولادت باسعادت یہ ہے ؎ گشت مولود چو فرزند ہمایون اقبال ✤ ساعتے بود حمید و خوش و بد نیک زمان فکر تاریخ جو کرد آبرو از چرخ برین ✤ ملہم غیب بگفت۔ اختر امید جہان ۱۳۱۵ھ۔ اسی سال مین صاحبزادہ محمد خانصاحب حضور کے ماموں نے موضع ککرا ج مین باغ نو احداث فرمایا چنانچہ محمد ابراہیم خان راقم نے یہ قطعہ تاریخ بصنعت بلیغ جسکے اعداد سے سمت بکرمی ظاہر ہوتے ہین لکھا ؎

چون محمد خان بہادر افسر اعلیٰ بساخت ✤ گلشن نو غیرت باغ ارم رشک بہار
ہاتفے گفتا بمن ای رمز در صنع بلیغ ✤ از پئے تاریخ سالش۔ باغ گفتم یادگار

حروف مادہ — ب ا غ

اعداد حروف مادہ لفظون مین — دو یک ہزار

اعداد بالا کے عدد پھر لفظون مین - چہار - شش - دہ - بست - پنج - ہفت - یک - دوصد

حروف بالا کے عدد ہندسون مین - ۲۰۹ - ۶۰۰ - ۹ - ۴۶۲ - ۵۵ - ۴۸۵ - ۳۰ - ۱۰۴

کل میزان - سمت ۱۹۵۴ بکرمی -

سنہ ۱۳۱۵ ہجری مین جو بعہد وکالت نواب محمد سلیمان خان اسد لکھنوی واقع چہاونی سیہور خرابی مقدمہ محمود خان تہانہ دار و مقتولی پھمنا باگری ڈاکو ساکن موضع محمود اعلاقہ کو روائی - نیوما رچ صاحب بہادر راجنٹ ریاست بھوپال کے ذہن مین یہ بات سماگئی کہ محمود خان تہانہ دار ضرور مرتکب خطا ہے بعد ازان تحریرات مرۃً بعد اُخریٰ وکیل صاحب موصوف حسب اجازت جناب وزارت مآب بہادر بالنفابہ بخیال درستی و تدبیر مقدمہ مذکور بالا صدر عالیقدر مین تشریف لائے۔ لیکن اتفاقات تقدیر و شدنی امر اسکو کہتے ہین کہ فیمابین رائے حضرت وزیر اعظم بہادر و وکیل صاحب کے اختلاف واقع ہوا اور سر دربار کچھہ گفتگو نیز رنجش آمیز آگئی کہ جسکی وجہ سے جناب نائب صاحب بہادر کو بھی ملال گذرا اور وکیل صاحب نے مقدمہ کو دست بر جانے سے انکار کیا۔ مگر اسکے دوسرے روز حسب ایمای حضور نواب صاحب بہادر وکیل صاحب کو بمصداق الامر فوق الادب

سیہور جا ہی پڑا بعد ازان بحکم سرکار روالا افتخار الشعراعتبار الملک وکیل اپیل مقدمہ مذکور مامور فرمائے گئے اور نسبت وکیل صاحب سیہور حکم بندگان عالی یون صادر ہوا کہ بمقدمہ مرقوم الصدر شریک سید افتخار حسین رہین چنانچہ وکیل صاحب بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ بتاریخ سوم ماہ مئی ۱۸۹۹ء مطابق دہم ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ ہجری بروز عید الضحیٰ فائز اندور ہوئے اور تا امکان ہر امر مین سید افتخار حسین کو مدد دی اور ہنگام ملاقات کالون صاحب بہادر کہ حسب منظوری نواب صاحب بہادر باجرت اپیل مقدمہ مذکور اٹھارہ ہزار روپیہ پر مامور ہو کر اندور آئے تھے خلاصہ کیفیت مقدمہ تھانہ دار مذکور جناب کالون صاحب بہادر کے ذہن نشین کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے فتحیابی و سرسبزی اپیل بعرصہ ظہور آئی بعد ازان وکیل صاحب بعد رہائی محمود خان تھانہ دار وغیرہ بخیال وجوہات چند در چند و بخدمت حضرت وزیر اعظم اطلاع دیکر سیہور سے ٹونک مین آگئے اور سید حبیب حسین صاحب وکیل سیہور مقرر ہوئے۔ لیکن حضور انور دام اقبالہ نے از راہ قدردانی و قدیم نوازی وکیل صاحب کو ٹھہرالیا اور یہ وعدہ فرمایا کہ ۱۸۹۲ء مین جوانکے بطور مشاہرہ مبلغ چالیس روپیہ جیب خاص سے مامور ہوئے تھے بدستور سابق مقرر ہو جائین گے۔ وکیل صاحب خاص مستحق و متوسل حضور والا ہین۔ بتاریخ بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق پانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۹ء سید افتخار حسین صاحب مضطر کو حضور انور سے خطاب مفصلۂ ذیل عطا ہوا اور حضور والا نے براہ قدردانی و قدر افزائی حضرت مضطر کو اپنا مشیر شعر و سخن قرار دیا چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب فضائل و شرائف مآب سید افتخار حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح ہو۔ چونکہ بوجہ حسن لیاقت و سخن گوئی تمہاری کے حضور بایدولت شعر و سخن مین تم سے مشورہ فرماتے ہین لہٰذا از راہ مزید مراحم تفضلات و بنظر قدر افزائی و توجہات بخطاب (افتخار الشعرا اعتبار الملک) تمکو معزز و ممتاز فرمایا جاتا ہے چاہیئے کہ پروانۂ ہذا کو سند اپنے پاس رکھو۔ فقط بستم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق پانزدہم ماہ دسمبر ۱۸۹۷ء بموجب حکم حضور دام اقبالہ زبانی شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ بقلم فیض احمد اہلمد دفتر دار الانشاء حضوری دربار ٹونک۔ بتاریخ بست و دوم دسمبر ۱۸۹۷ء صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ براہ جیپور سرونج کو صاحب اجنٹ بہادر قریب بارہ بجے کے روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کلو چوبدار و کلیان بخش سپاہی مع خریطۂ رئیس الور بطلب حضور انور بتقریب شادی رئیس فائز ٹونک ہوئے جنہی یومیہ ریاست سے مقرر ہوئی پھر خریطہ جوابی دیکر رخصت کیا گیا۔ ہنگام رخصت سرکار سے یہ خلعت دیا گیا۔

بنام کلو چوبدار			بنام کلیان بخش سپاہی		
دستار یک	سپید یک	نقد	دستار یک	دوپٹہ یک	نقد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بتاریخ پنجم ماہ جنوری ۱۸۹۹ء نواب حاتم علیخان رئیس محمد گڈہ مع بیگم خود ٹونک مین آئے چندی یومیہ مقررہ مبلغ بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر
نوابصاحب موصوف بنابر ملاقات حضور والا نظر باغ مین آئے حضور انور نے تا لب فرش مشایعت کی نوابصاحب نے مع ہمراہیان خود
نذر کی نوابصاحب نے ایک دینار دس روپیہ اور ماموں نوابصاحب نے پانچروپیہ کلدار اور قلعدار محمد گڈہ نے دو روپیہ اور میر منشی
نے دو روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سنہ مذکور نواب صاحب موصوف بنابر رخصت سرکار مین آئے بدین تفصیل خلعت دیا گیا

نواب صاحب لائق کشتی	اہل خانہ نوابصاحب	ماموں نواب صاحب	میر منشی	قلعدار	مصاحب نواب صاحب۔
لمالیعہ	مالیعہ	معہ	بیعہ	بیعہ	عہ

اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک مین فائز ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر
بنگلہ پر بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہاردہم ماہ جنوری سنہ مذکور سرکار بغرض ملاقات صاحب
کلان بہادر کہ جو بمقام چھرو پرگنہ علیگڈہ قیام پذیر تھے علاقہ روانہ ہوئے اور علیگڈہ مین پہونچکر بعد تناول خاصہ چھرو تشریف
لے گئے اور ہمراہی مین نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ تھین اور ہمرکاب یہ سرداران مفصلہ ذیل تھے۔ نائب الریاست
صاحب بہادر صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر شوکت جنگ صاحبزادہ عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمدیار خان
صاحب بہادر فتح جنگ صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب صاحبزادہ
محمد الیاس خان صاحب وصاحبزادہ ہدایت اللہ صاحب وصاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب وصاحبزادہ محمد
سعادت علیخان صاحب وصاحبزادہ محمد عبداللہ خانصاحب وصاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب پسران حضور پرنور۔ تاریخ
پانزدہم ماہ جنوری حضور نے چھرو مین قیام فرماکر دو ہرن شکار کئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر
کا چھرو مین پیش خیمہ آیا۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبکلان بہادر تشریف لائے پیشوائی معمولی عمل مین آئی
اور بعد ملاقات صاحب کلان صاحب بہادر جانب اونیارہ تشریف لے گئے بعد ازان حضور انور کوہ آملی پر تشریف فرما ہو
چہار روز تک حضور والا مشغول شکار رہے اسی مقام پر معتمدان اندرگڈہ آئے سرکار سے چندی اور خلعت دیا گیا۔
معتمدان | چوبدار وہرکارہ - بتاریخ بست ودوم ماہ مذکور حضور والا علی گڈہ مین تشریف لائے۔ بتاریخ بست وسوم
ماہ مذکور حضور انور فائز ٹونک ہوئے۔ بھیم جی پاسبان ریاست جودہپور باطلاع ولادت فرزند رئیس جودہپور ٹونک
مین آیا چندی دی گئی صاحب اجنٹ بہادر بتاریخ ششم فروری سنہ صدر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور

سلامی سرہوئی پیشوائی معمولی عمل مین آئی - بتاریخ [illegible] صدر حضور [illegible] صاحب بہادر کی ملاقات کو تشریف
لے گئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب [illegible] ملاقات کو نظر بانی مین آئے - بتاریخ بستم ماہ فروری
واپس دیولی گئے - بتاریخ ہشتم ماہ مارچ صاحب [illegible] بہادر دیولی سے ٹونک مین آئے سلامی ہوئی پیشوائی
نہین ہوئی - بتاریخ یازدہم ماہ مارچ جیل کو دیکھا - بتاریخ [illegible] ماہ مارچ سنہ مذکور حضور بنابر ملاقات بنگلہ پر تشریف
لے گئے بتاریخ بست ونہم ماہ شوال ۱۳۱۵ ہجری مطابق [illegible] مارچ ۱۸۹۸ء [illegible] صاحبزادہ محمد [illegible] علیخان صاحب بہادر
مہر پیشگاہ حضور انور دام اقبالہ سے بعہدہ نظامت علیگڈھ [illegible] ریاست ٹونک مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری
بجنسہ درج ذیل ہے - عزیز القدر سعادت نشان صاحبزادہ [illegible] بعد دعوات واضح باد مطالعہ نمایند - بوادید
ہوشیاری ولیاقت ذاتی واطاعت وفرمانبرداری پیشگاہ حضور [illegible] بنظامت پرگنہ علیگڈھ
معزز و مامور فرمایا گیا چاہئے کہ جلد علیگڈھ مین پہونچکر محمد [illegible] سے [illegible] پرگنہ مذکورہ لیکر کام
نظامت کا بمستعدی وہوشیاری انجام دیتے رہو اور اپنی [illegible] پیش رکھو - اور
آبادی پرگنہ مین کوشش بلیغ کرکے افزونی لگان پرگنہ کو ہر وقت پیش [illegible] تا ہو کر لگان مین روز بروز
افزونی ہوتی رہے اور چوری وڈکیتی وسرقت مویشی ورہزنی اور [illegible] ایسا انتظام کیا جائے کہ جس سے
رعایا سرکار کو امنیت حاصل ہو اور دار وگیر مجرمان وبدمعاشان [illegible] کسی پر جو قصور ثابت ہو سزا قانونی سے
وہ شخص محفوظ نہ رہے اور جو کوئی اپنا رکھہ [illegible] عرض کرے اوسکا [illegible] آئے از تاریخ لینے چارج سے
تمکو تنخواہ مقررہ ملیگی فقط ۲۹ شوال ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۹۸ء [illegible] حکم حضور فیض گنجور [illegible] الارشاد بقلم
فیض احمد اہلمد دفتر دارالانشا سرکار ٹونک - اور اسی تاریخ [illegible] صاحبزادہ [illegible] محمد اسحاق خان
بہادر سطوت جنگ عہدہ نظامت مال پرگنہ ٹونک پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری [illegible] صاحبزادہ صاحب
موصوف بجنسہ درج ذیل ہے - برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز و اقرب [illegible] الامراء و نقاوۃ الملک
صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ طال عمرہ بعد دعوات [illegible] مطالعہ نمایند - [illegible] ناایندم
باطاعت وفرمانبرداری حضور ما بدولت خدمات ریاست مفوضہ اپنے کو بمستعدی ولیاقت ذاتی [illegible] انجام دیکر
طبیعت فیض طویت مابدولت واقبال کو کارکردگی مستعدانہ سے خوش [illegible] ابوادید ہوشیاری [illegible] کارکردگی

پیشگاہ حضور با دولت سے تمکو بشاہرہ دو سو روپیہ ماہوار کے جو پہلے سے ملتے تھے بعہدۂ نظامت مال پرگنہ ٹونک مامور فرمایا گیا
اور محکمۂ نزول بھی بدستور تمہاری سپردگی و تحتی مین رہا۔ چاہیے کہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ سے چارج نظامت
کا حسب قاعدہ لیکر کام نظامت کا بمستعدی و ہوشیاری آبادی کاشتکاران و افزونی آمدنی پرگنہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر
باحسن وجوہ انجام دیتے رہو اور خوشنودی مزاج فیض امتزاج مابدولت و اقبال کو سرمایۂ بہبودی اپنی کا تصور کرتے رہو
اور ایسا بندوبست کرو کہ رعایا پرگنہ کی تم سے خوش و خورم رہے اور مقدمات مرجوعہ نظامت کا بنظر احقاق حق فیصلہ واجبی کرتے
رہو کہ حضور با دولت کو دادرسی خلق اللہ ہر وقت ملحوظ خاطر رہے اور زر مال واجب سرکاری وقت مقررہ پر وصول ہوتا رہے
اور تحصیلداران اور گرداوران و پٹواریان کے کامون کی پوری نگرانی و سنبھال کیجاوے فقط ۲۰ شوال سنہ ۱۳۱۵ ہجری
مطابق ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شانہٗ۔ اور اسی تاریخ ممتاز الامرا معظم الملک جناب صاحبزادہ
محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ پیشگاہ حضور انور سے عہدۂ نظامت پرگنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے
چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہ صاحبزادہ صاحب موصوف بجنسہ درج ذیل ہے۔

برادر بجان برابر عزیز اللہ سعادت نشان بدل عزیز و افر تمیز ممتاز الامرا معظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ
طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ چونکہ تمنے از ابتدای شعور تا ایندم باطاعت و فرمانبرداری حضور با دولت کار خدمات
مفوضۂ ریاست متعلقہ نظامت ٹونک کو باحسن وجوہ بعنایت تمام انجام دیکر سرمایۂ خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور با دولت و
اقبال حاصل کیا لہذا بپاداش لیاقت و ہوشیاری و کارکردگی تمہاری کے پیشگاہ مابدولت و اقبال سے تمکو بشاہرہ پانسو روپیہ ماہوار
بعہدۂ نظامت پرگنہ سرونج مامور فرمایا گیا۔ چاہیے کہ جلد پرگنہ سرونج مین پہونچکر کار نظامت پرگنہ مذکور کو بمستعدی و ہوشیاری انجام
دیتے رہو اور اپنی کارروائی مستعدانہ سے ہمیشہ حضور با دولت کو رضامند و خوش رکھو اور آبادی پرگنہ مین کوشش بلیغ کرکے
افزونی پیداوار پرگنہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو کہ جسکی وجہ سے پرگنہ آباد ہوکر لگان مین روز بروز افزونی ہوتی رہے اور
چوری و ڈکیتی و سرقت مویشی و رہزنی و دیگر امور ناجائز کا پرگنہ مین ایسا انتظام کیا جاوے کہ جس سے رعایای سرکار کو
امنیت حاصل ہو اور دار و گیر مجرمان و بدمعاشان مین سرگرمی رہے اور جس کسی پر جرم قصور ثابت ہو سزای قانونی سے وہ شخص
ہرگز محفوظ نہ رہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم دکھ درد فریاد ہر ایک کا غور سنوگے اور سب
کام ایسے کروگے کہ پرگنہ مین آبادی کی ترقی ہو اور دست برد رہزنان سے رعایا کو پوری امنیت حاصل رہے اور جو

اپنا دکھہ دردعرض کرے اورسکا تصفیہ نظر بر احقاق حق عمل مین آئے اور واضح رہے کہ سرونج کے پرگنہ مین صدہا کھاتے ٹرت ہو گئے اور کاشتکار فرار ہو گئے ہین کاشتکاران قدیم وجدید کو علاقہ غیر سے بلا کر آباد کیا جائے اور ٹرت کھاتے آباد کیے جائین اس کام کو بہت سرگرمی اور اہتمام سے کیا جائے اور تین سو روپیہ جو اضافہ ہوئے ہین وہ اوسوقت سے ملین گے کہ جب تم سرونج پہونچکر کام نظامت کا انجام دو گے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ مشافہتہ۔ اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حنیف خان خلف اکبر شمس الامرا انتظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ عہدہ نظامت سائرات پر پیشگاہ حضور والا سے مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے

عزیز القدر سعادت و اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان طال عمرہ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ بلا دیدہ ہوشیاری و لیاقت ذاتی و اطاعت و فرمانبرداری پیشگاہ حضور پر بدولت سے تمکو بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار بعہدہ نظامت سائرات مقرر و مامور فرمایا گیا۔ چاہیے کہ سید عبد الرحمن ناظم سائرات سے حسب شقہ چارج نظامت لیکر خدمات مفوضہ اپنی کو مستعدی و ہوشیاری و نگرانی انجام دیتے رہو اور جو دہریان وقانون گویان مامورہ نظامت و نیز دیگر کارکنان متصرم و گرداور وغیرہ کا خیال رہے کہ جسکی وجہ سے ان لوگون کو موقع دست اندازی کا نہ ملے اور مفاد سرکاری کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر بانجام ہی کار مفوضہ بعمدیت تمام کارگزاری اپنی سے خوشنودی مزاج اقدس حضور پر بدولت حاصل کرتے رہو اور تاریخ لینے چارج سے تمکو تنخواہ ملیگی اور ہر سال دورہ پرگنہ صدر و دیگر پرگنات کا کیا جائے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور انور مشافہتہ۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والا مع نائب صاحب بہادر و صاحب اجنٹ بہادر مدرسہ ریاست ہذا مین تشریف لے گئے اور طلبا مدرسہ کو انعام دیا۔ بتاریخ بست و ششم ماہ مارچ صاحب اجنٹ بہادر حضور انور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر نے مع حضور انور و نائب صاحب بہادر بالقابہ والا شفاخانہ کو معائنہ فرمایا۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذبور وکیل جہالاواڑ پاٹن دربار کے سلام کو دربار مین حاضر ہوا اور پانچ روپیہ نذر کیے۔ سرکار والا سے بالعوض خلعت یک صد روپیہ نقد وکیل مسطور کو عطا ہوا۔ بتاریخ سی ویکم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہادر سرکار انور کی ملاقات کو آئے اور بعد ملاقات راہی چھاونی دیولی ہوئے۔ بتاریخ دہم ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر وارد ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشایعت و مدارات و ملاقات حسب معمول عمل مین آئی۔ بتاریخ یازدہم ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر نے شفاخانہ و جیلخانہ

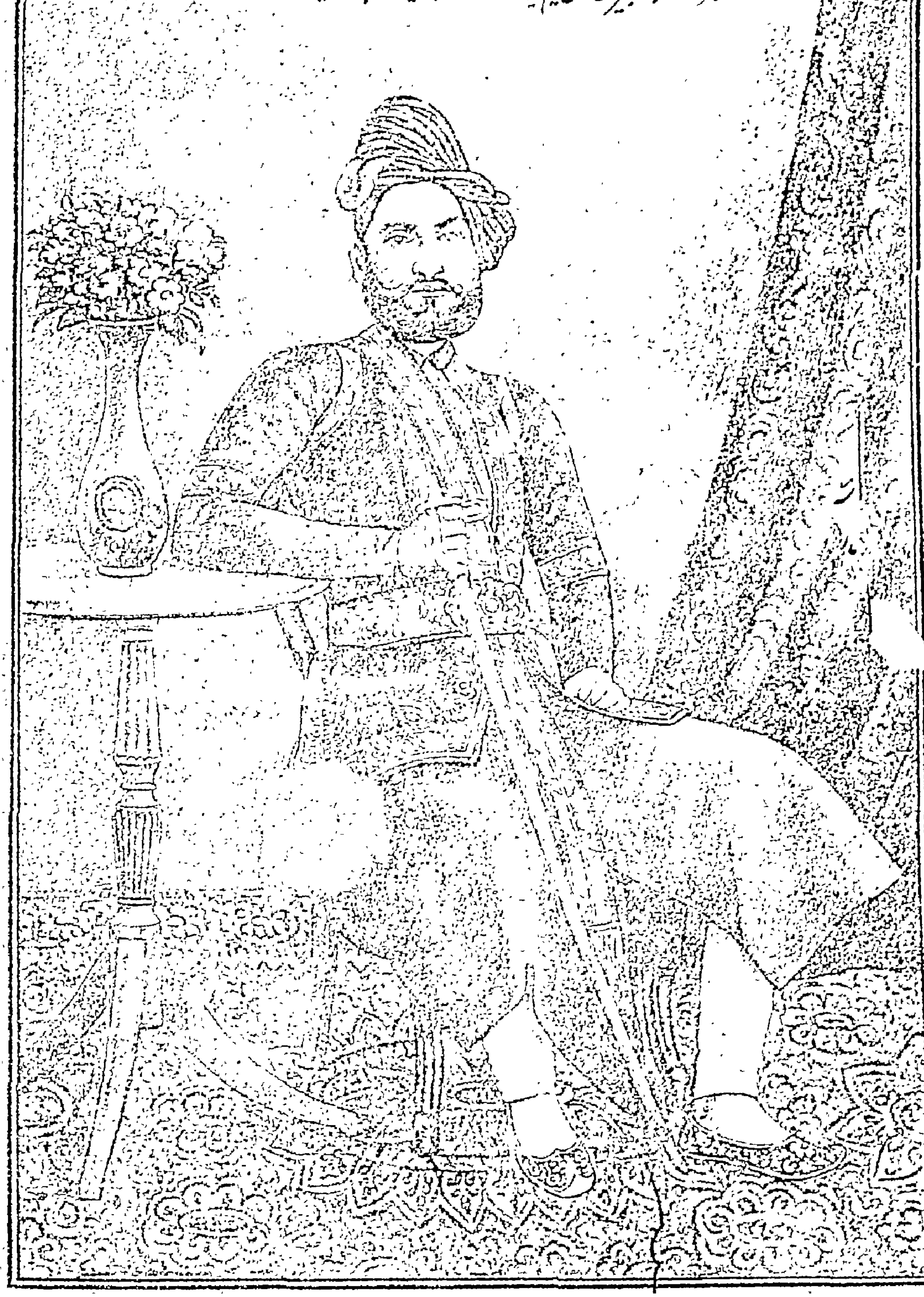
وغیرہ معائنہ کیا۔ اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر حضور انور کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف رکھے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ
مئی سنہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر برہماوڈ دیولی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق بست و چہارم
ماہ مئی جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہم بصد تزک و احتشام بعرض ظہور آیا۔ اسی ایام مین مشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب
دختر نیک اختر تولد ہوئی افتخار النسا بیگم نام رکہا گیا۔ افسوس اس دختر کا کم سنی مین انتقال ہو گیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مئی جشن
سالگرہ ملکہ معظمہ بنہایت دہوم دہام سے ہوا۔ بتاریخ دوم ماہ جون سنہ مذکور حضور دام اقبالہ مع نائب صاحب بہادر نواب صاحبزادہ
محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ بتقریب شکار بمقام آملی تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ ۱۸۹۵ء سید حمید الدین احمد
صاحب خلف اکبر فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب سرکار والا سے عہدہ سپرنٹنڈنٹی پولس پرگنہ نیماہیڑہ پر متعین ہوئے
اور پانزدہم ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۵ء تک اپنی فرض منصبی کو بکمال دیانت و امانت انجام دیتے رہے بوجہ نااتفاقی و نفاق باطنی منشی
رامچند رناظم پرگنہ نیماہیڑہ حسب ایمای حضوری سید صاحب موصوف حاضر دربار دولت ہوئے اور اس نااتفاقی اور ناچاقی کی کیفیت
آئندہ لکہی جائیگی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جون حافظ محتشم الدین تحصیلدار فیروز بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے پانچ روپیہ
نذر کئے اور تحفہ پیش کئے سرکار والا سے خلعت دو سو روپیہ کا معزی الیہ کو دیا گیا۔ بتاریخ سوم ماہ صفر سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق بست و دوم
ماہ جون سنہ ۱۸۹۵ء کپتان سید محمد پیشگاہ حضور والا سے عہدہ نظامت پرگنہ پڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل
پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ خلاصہ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی کپتان سید محمد سلامت۔ بعد سلام مسنون
واضح باد۔ پیشگاہ حضور با دولت و اقبال سے براہ پرورش و قدردانی تمکو بجای صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ بعہدہ نظامت
پرگنہ پڑاوہ مامور فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد پڑاوہ مین پہونچکر اور چارج نظامت کا حسب ضابطہ لیکر کار متعلقہ اپنے کو بکمال
مستعدی و عرقریزی و ہوشیاری و دیانت داری انجام دیتے رہو اور رعایا پرگنہ پڑاوہ کو کارروائی منصفانہ اپنی سے
رضامند و خوش رکہو اور جو کوئی بندگان خدا پر ظلم کرے اوسکی دادرسی بعد تحقیقات کامل بلا رعایت احدے عمل مین لاتے رہو
اور بخیال آبادی پرگنہ و افزونی لگان سرکاری حسب ضابطہ دیہات متعلقہ نظامت پڑاوہ کا دورہ کرتے رہو جس قدر
زمین پڑت ہو اوسکی آبادی مین کوشش بلیغ کرکے افزونی لگان سرکاری کا ہر وقت خیال رکہو اور دار و گیر سارقان و بدمعاشان
مین پوری پوری کوشش کرتے رہو اور زر بالواجب سرکار بلا تامل قسط بقسط وام و رقم داخل خزینہ عامرہ ہوتا رہے اور کام مال کا
بموجب تجویز بندوبست ہوتا رہے اوسکے خلاف نہو چونکہ پرگنہ پڑاوہ مین پہلے سے انتظام منوتی داران تہا اور زمینداران کا دادستد

اون سے ہوتا تھا اب بھی اوسی طور سے ہوتا رہے کہ منوتی دار کسی زمیندار و آسامی پر بے قاعدہ کارروائی نہ کرنے پاوے اور کوئی کام
پرگنہ کا کسی ماتحت کی رای پر چھوڑ کر غافل نہونا چاہیے بلکہ اوسکا سنبھال بمعائنہ مستعدی و ہوشیاری کے ساتھ اپنی ذات
خاص سے رکھنا چاہیے اور اگر کاشتکاران کیطرف سے ادای زر منوتی مین نادہندی و تمردی ہو اور وہ لوگ نظامت سے امداد چاہین
تو اون منوتی دارونکو مناسب مدد دیجاوے اور جو کاشتکار بالکل نادار ہین اور نہ اونکی کوئی منوتی داری کر سکتا ہو ایسے کاشتکار
کو کھاد تقاوی کے دینے مین نظامت سے مدد دیجاوے۔ اور جو کھاتہ پڑت ہین اونکی آبادی مین بکوشش بلیغ ایسا انتظام کیا جاے
کہ وہ کل کھاتہ آباد ہو جاوین اور واضح رہے کہ پرگنہ پیداوہ مین بہت بڑا عذر زیادتی لگان کا تھا وہ عذر رفع کر دیا گیا ہے اون لوگون سے
روپیہ جواب جمع تجویز ہوئی ہو حسب شستہ بلا عذر وصول کرتے رہو فقط مرقوم ۲ صفر ۱۳۱۶ھ ہجری ۲۲ جون ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور
پرنور دام اقبالہ مشاہرہ بقلم محمد زمان خان محافظ دفتر۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق چہاردہم ماہ اگست
۱۸۹۸ء بیشگاہ حضور پرنور سے صاحبزادہ محمد صابر علیخان صاحب وکیل سرکار عہدۂ مجسٹریٹی درجۂ دوم پرگنۂ سرونج علاقۂ ریاست
ٹونک پر ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ خصوصیت نشان شرافت عنوان صاحبزادہ
محمد صابر علیخان وکیل سرکار بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ بلحاظ حسن کارگزاری و امانت داری خدمات
ریاست کہ جو آجتک یوم ملازمت سے بعہدہای مختلف تمنے انجام دئے تقرری تمہاری اوپر عہدۂ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنۂ
سرونج بجائی صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ناظم پرگنۂ سرونج بدرماہا مبلغ ایکسو پانچ روپیہ کی گئی ہی تمکو چاہیے
کہ کار متعلقہ مجسٹریٹی درجہ دوم پرگنۂ سرونج کو بہت ہوشیاری و مستعدی سے بدیانت و امانت انجام دو تاکہ آئندہ باعث
بہبودی تمہاریکا متصور ہو اور تاریخ کارکردگی سے تنخواہ تمکو دیجاویگی فقط المرقوم ۲۵ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ہجری ۱۴ اگست ۱۸۹۸ء
بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی
نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ کونسل۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق سیزدہم ماہ ستمبر ۱۸۹۸ء
تقرری منشی رامچند ربعہدۂ نظامت پرگنۂ نیماہیڑہ علاقۂ ریاست ٹونک عمل مین آئی چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے
شرافت پناہ و نجابت دستگاہ منشی رامچندر بعافیت باشند۔ جو کہ تمنے معتمدی میو کالج کی عرصہ تک مستعدی کے ساتھ انجام دی
اور صدر مین بھی خزانہ و مال و جانچ کا کام خوش عنوانی کے ساتھ انجام دیا لہذا تمکو بلحاظ ہوشیاری و انجام دہی
خدمات سابقہ بجای محمد افضل یار خان ناظم پرگنۂ نیماہیڑہ بمشاہرہ ماہانہ ۱۸۰ بعہدۂ نظامت مامور و معزز فرمایا گیا چاہیے کہ

بہت جلد بہ نظامت ٹپاہیڑہ پہونچکر میر محمد فضل الٰہی خانسے حسب سررشتہ چارج نظامت لیکر کار متعلقہ نظامت کو بہ مستعدی
ہوشیاری و دیانتداری و نگرانی کارروائی اہلکاران نظامت اس عمدگی سے انجام دیتے رہو کہ مزاج فیض امتزاج
حضور پرنور بدولت تمہاری کارگزاری سے خوش رہے اور دیہات متعلقہ نظامت ٹپاہیڑہ کا حسب قانون مال و ہدایت مجریہ
سابقہ دورہ کرکے جو زمین پڑت ہے اوسکی آبادی کی باسلوبی اس غور سے کارروائی کیجاوے کہ آراضیات پڑت سرکاری
بہت جلد آباد ہوجائین اور بابت ادای لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زر لگان
مقررہ قسطوار وصول ہوتا رہے۔ کسی کاشتکار کے ذمہ زر مالواجب سرکاری باقی نرہے اس کارروائی کو مقدم سمجھکر
آبادی و افزونی مال واجب سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش کرتے رہو اور اپنے ماتحتون کی کارروائی جانچ و پرتال
بموقع مناسب کرتے رہو۔ داروگیر سارقان و بدمعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے محفوظ
نرہکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین رعایا سرکاری پر منجانب اہلکاران نظامت و یا دیگر اشخاص کوئی قسم کا تشدد
و بیجا زیادتی نہو اور اگر کسی کی جانب سے ایسا وقوع مین آوے تو مستغیث کے استغاثہ کرنے پر نظر با حقاق فیصلہ واجبی
بلا رعایت عمل مین لاتے رہو اور اگر کام نظامت کا خوش اسلوبی و مستعدی کے ساتھ انجام دوگے تو تمہارے واسطے
نتیجہ اچھا ہوگا۔ و بحالت انجام دہی کار متعلقہ خود باسلوبی تمام متوقع بہبودی و ترقی رہو اور نگرانی میوکالج اجمیر کی تمہارے
ذمہ کی گئی اوسکی بھی سنبھال کرتے رہو بقایای سنین ماضیہ مین پوری کوشش کیجاوے اور جو ۱۳۰۵ فصلی مین پرگنہ مین
رقم باقی رہی ہے وہ بھی وصول کیجاوے جہانتک ممکن ہو پوری کوشش کیجاوے فقط المرقوم ۲۰ ربیع الثانی
۱۳۱۶ ہجری م ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور پرنور جناب نوابصاحب بہادر دام اقبالہ و اجلالہ مشافہتہً بقلم کرپانراین روزنامچہ
نویس دفتر دارالانشاء دربار ٹونک۔ اسی ایام مین اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ
ممبر کونسل و جنرل فوج نے بوجہ پیرانہ سالی و عارض ہونے امراض چند در چند اپنے عہدہ ممبری و جنرلی سے دست بردار
ہوکر حضور پرنور مین استعفا پیش کیا پیشگاہ حضور سے اونکی پیرانہ سالی پر خیال ہوکر استعفا منظور فرمایا گیا اور بلحاظ قدامت
صاحبزادہ صاحب بہادر کی یکصد روپیہ ماہوار پنشن مقرر فرمائی گئی۔ اور بتاریخ یکم جمادی الاول ۱۳۱۶ ہجری م ۱۸ ستمبر ۱۸۹۸ء
عہدہ ممبری و جنرلی صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر کو پیشگاہ حضور سے عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ
درج ذیل ہے۔ برادر بجان برابر عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز والا تمیز نجم الامراء احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان

بہادر صفدر جنگ طال عمرہ - بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند - تمنے روز نفقرری سے بعہدۂ نظامت بعدالت شرع شریف کار متعلقہ اپنے کو نہایت مستعدی و ہوشیاری سے نظر با حقاق حق انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ و انصافانہ سے ہمیشہ طبیعت فیض طبیعت حضور با بدولت کو خوش و رضامند رکھا لہذا ابواد یہ کارکردگی و ہوشیاری بجای اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ممبر صیغۂ فوج بعہدہ جرنیلی و ممبری فوج تمکو مامور و معزز فرمایا گیا چاہیے کہ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ سے چارج ممبری فوج و جرنیلی حسب سررشتہ لیکر کار سرکار متعلقہ اپنے کو بہ مستعدی و ہوشیاری انجام دیتے رہو اور تعداد مشاہرہ خدمت مفوضہ عنقریب اطلاع دیجاویگی فقط - یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ ہجری م ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور مشاہرہ والدۂ جناب نواب اسمعیل خان بہادر مرحوم رئیس جاورہ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کہ جو دختر صاحبزادہ عبد الغفور خان خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار یاب ہوئی تھی بتاریخ سیزدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء گلشن آباد عرف جاورہ سے مع برات داخل ٹونک ہوئین اور وہ برات صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب کے مکان مین ٹھہرائی گئی ریاست سے مدارات بعرض ظہور آئی پیشگاہ حضور لامع النور سے مولوی سید عبد الرحمن صاحب مہتمم جنیدیخانہ بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق بست ونہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء عہدۂ نظامت پرگنہ علی گڈہ علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - سیادت مآب شرافت انتساب سید عبد الرحمن مہتمم جنیدیخانہ بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - تمنے روز ملازمت سے خدمات مختلف ریاست کو ہوشیاری و مستعدی و دیانت داری کے ساتھ انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ و خیر خواہانہ سے مزاج فیض امتزاج حضور با بدولت کو خوش رکھا اس لئے بوادید ہوشیاری و کارکردگی پیشگاہ حضور سے براہ پرورش و قدر دانی تمکو بمشاہرہ نو صد روپیہ بجاے صاحبزادہ شیر علیخان ناظم پرگنہ علیگڈہ بعہدۂ نظامت مامور فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد پرگنہ علیگڈہ مین پہونچکر اور چارج نظامت حسب سررشتہ لیکر کار سرکار متعلقہ نظامت کو بہ مستعدی و ہوشیاری و عرق ریزی و دیانت داری و نگرانی اہلکاران نظامت عمدہ طور سے انجام دیتے رہو اور دیہات متعلقہ نظامت پرگنہ علیگڈہ کا حسب قانون مال و ہدایات مجریہ سابقہ دورہ کر کے ہر ایک موضع کے متعلق جسقدر زمین ہے اوسکو دیکھو کہ اوسمین کسقدر مزارعان کاشت کرتے ہین اور کسقدر پڑت ہے جو زمین پڑت ہو اوسکی آبادی مین بہ تدبیر مناسب اس طور سے کارروائی کیجاوے کہ وہ آراضیات سرکاری جلد آباد ہو جاوین اور بابت ادائے زر لگان سرکاری کہ جسکے ادا کرنے مین قسط پر بعض بعض کاشتکار عذر کرتے ہین ایسا انتظام

صاحبزادہ محمد عبید الکبیر خان تخلص شمیم پسرِ حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر ریاست ٹونک



کر دیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زر لگان مقررہ قسطوار وصول ہوتا رہے کسی کاشتکار کے ذمہ زر مال واجب سرکاری
باقی نرہے اس کارروائی کو لازم و مقدم سمجھکر آبادی پرگنہ و افزونی مال سرکاری مین زنتاً فوقتاً کوشش کرتے رہو۔ دیگر
سارقان و بدمعاشان و رہزنان کا کہ جنکے ظلم و تعدی سے مخلوق خدا کو نقصان پہونچتا رہتا ہو ایسا انتظام کامل رکھو کہ اس قسم کے
لوگ گرفتار ہو کر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین اور ہر ایک معاملات متعلقہ نظامت مین بلحاظ ضابطہ مقررہ ہوشیاری سے کارروائی
کرتے رہو اور رعایای سرکار پر منجانب اہلکاران نظامت و یا دیگر اشخاص کوئی قسم کا ظلم و بیجا زیادتی نہونے پاوے اگر کسی
کی جانب سے ایسا وقوع مین آوے تو مستغیث کے استغاثہ پیش کرنے پر تحقیقات کامل تصفیہ واجبی بلا رعایت عمل مین لاتے رہو فقط
المرقوم ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ و ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۸ء بموجب حکم حضور پر نور دام اقبالہ مشافہتہً بقلم محمد فصیح اللہ نائب میرمنشی - باخط و
دستخط نائب صاحب بہادر = نواب اسمٰعیل خانصاحب مرحوم رئیس جاورہ بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کہ جو دختر
صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان کے خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار پائی ہوئی تھی بتاریخ سیزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء
گلشن آباد عرف جاورہ سے والدۂ نواب مرحوم مع برات داخل ٹونک ہوئین اور صاحبزادہ ہدایت اسد خانصاحب کے مکان مین
ٹھہرائی گئی ریاست سے مدارات بمعرض ظہور آئی - بتاریخ دہم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء والدۂ نوابصاحب مرحوم بعد الفراغ شادی
جاورہ کو روانہ ہوئین - بتاریخ بست و سوم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء مطابق ۸ رجب ۱۳۱۶ھ صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سائرات کو
خطاب عطا ہوا چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - عزیز القدر سعادت و اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سائرات
طال عمرہ - بعد دعوات واقیات مطالعہ نمایند حسب منظوری درخواست تمہاری کے تمکو بفور مراحم خسروانہ بخطاب (احسن الامرا
محسن الملک بہادر رفعت جنگ) پیشگاہ حضور بادولت سے معزز و ممتاز فرمایا گیا چاہیئے کہ اس قدردانی و پرورش حضور انور کو ذریعہ
بہبودی خود سمجھکر پروانہ ہذا بسند آ اپنے پاس رکھو فقط ۸ رجب ۱۳۱۶ھ م ۲۳ نومبر ۱۸۹۸ء یوم شنبہ ناصیہ عرض عارض - بتاریخ دوازدہم ماہ
جمادی الثانی ۱۳۱۶ ہجری مطابق بست و ششم ماہ نومبر ۱۸۹۸ء حضور پر نور بجانب پرگنہ نیماہیڑہ روانہ ہوے نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ
ہمراہ تھین اور صاحبزادگان مفصلۂ ذیل ہمرکاب تھے - صاحبزادہ عبدالحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب و صاحبزادہ
عبدالواحد خانصاحب و صاحبزادہ سعادت علیخانصاحب صاحبزادگان حضور پر نور و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خانصاحب
بہادر تہور جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ وغیرہ بتاریخ بست و ہفتم نومبر
سنہ صدر حضور پر نور بسواری ریل پرگنہ نیماہیڑہ مین رونق افروز ہوے سلامی بدستور سر ہوئی - بتاریخ بست و ہشتم ماہ نومبر سنہ مذکور

جملہ ملازمان و رعایا سرکاری نے نذرین پیش کین حضور انور نے راؤ جیوت کو سرو قد تعظیم دی اور دربار مین نائب صاحب بہادر کے برابر بیٹھے۔ بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ مذکور حضور انور نے جیل و شفاخانہ وغیرہ ملاحظہ فرما کر سات قیدی رہا کئے۔ بتاریخ ششم دسمبر صاحب اجنٹ بہادر ہیڈکوارٹر مین داخل ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ مذکور حضور پر نور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ دسمبر صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ دسمبر بسواری ریل صاحب اجنٹ بہادر بیکانیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ دسمبر حضور پر نور بجانب ٹونک روانہ ہوئے اور قریب مغرب نائزد الخیر اجمیر ہوئے اور سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر ٹھہرے اور پانچ بجے صبح کے بنا بر زیارت درگاہ تشریف لے گئے اور خادمان درگاہ کو تعدادی الاشرفی تقسیم کیا اور بتاریخ بست و ششم حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنا بر ملاقات پیچار رسانی اسسٹنٹ کمشنر اجمیر تشریف لے گئے وہان سے حضور والا بنا بر تعزیت سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر تشریف لائے اور اسی روز اسسٹنٹ کمشنر اجمیر حضور والا کی ملاقات کو آئے اور کمشنر اجمیر دورہ پر تشریف لے گئے تھے اس لئے ملاقات نہین ہوئی۔ بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور حضور پر نور ٹونک مین داخل ہوئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء صاحبزادہ محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ کو جاگیر حسب تفصیل ذیل سرکار والا سے عطا ہوئی۔

سونوان خاص۔ محمد نگر مزرعہ سونوان۔ گوہر پورہ۔ بینڈواس۔ احمد نگر عرف جرپورہ۔ عثمان پورہ۔ اسد پورہ

بتاریخ یازدہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سرکار والا بنگلہ پر بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر واسطے ملاقات حضور انور کے نظر باغ مین آئے۔ بتاریخ ہیجدہم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء گورنر جنرل راجپوتانہ مع میم صاحب وغیرہ داخل ٹونک ہوئے بتاریخ نوزدہم ماہ جنوری سنہ مذکور صاحب کلان بہادر بنا بر ملاقات حضور پر نور نظر باغ مین تشریف لائے حسب معمول عطر و پان ہو کر دربار برخاست ہوا گیارہ بجے سرکار والا بنا بر ملاقات بازدید صاحب کلان بہادر تشریف لے گئے بعد دربار برخاست ہوا چار بجے صاحب کلان بہادر نے شفاخانہ و جیلخانہ و مدرسہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا طلبا مدرسہ کو انعام دیا نائب صاحب بہادر بھی ہمراہ تھے شب کو منجانب حضور دعوت ہوئی اس دعوت مین حضور والا و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ شریک تھے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء بمقام متصل علاقہ جیپور تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوم ماہ فروری ڈپٹی پوسٹماسٹر ڈاکخانہ جات فائز ٹونک ہوئے اور سرکار سے ملاقات کو آئے حسب معمول عطر و پان ہوا پھر رخصت ہوئے بتاریخ ہشتم فروری

کپتان ہنگ بستند صاحب اجنٹ بہادر ہاڑوتی و ٹونک وارد ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ حضور انور سے ملاقات کی حضور والا
بنا بر ملاقات صاحب موصوف تشریف لے گئے۔ بتاریخ نہم ماہ فروری صاحب اجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ بست و یکم شوال
۱۳۱۶ھ مطابق چہارم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء سید محمد سعید الدین احمد صاحب کو پیشگاہ حضور انور سے پروانہ خوشنودی مزاج اقدس
عطا ہوا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے - سیادت مآب شرافت انتساب سید محمد سعید الدین سلامت - بعد سلام مسنون واضح باد
ازانجا کہ حضور بادولت نے بدین خیال کہ تمہارے آبا و اجداد نے ہمیشہ معزز عہدہ ہائے ریاست پر مامور رہکر نہایت دیانت و امانت
سے کارہائے مفوضہ انجام دیئے ابتدا سے تمکو خاص اپنی خدمت مین مامور کیا گیا چنانچہ تم نے حسب خیال حضوری اپنے زمان ماموری کو
اوسی دل آویز ثابت قدمی اور خیر آمیز ہوا خواہی کے ساتھ جیسا کہ حضور بادولت نے خیال فرمایا تھا بسر کیا - اور بعد اسکے بلحاظ خوش
افعالی و نیک خصالی تمکو خدمات تحصیلداری و سپرنٹنڈنٹی پولیس ریاست پر یکے بادیگرے مامور فرمایا جا کر کار مفوضہ لیا گیا کہ اوسکو بھی
تم نے پوری دلجمعی اور کامل اطمینان کے لائق انجام دیا اس آخر دورہ ماموری عہدہ سپرنٹنڈنٹی پولیس نظامت نیامہیرہ مین جو
الزام حصول اجر ناجائز معرفہ دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند بمقدمہ خزانہ موضع آرنودہ منجانب رامچند ناظم نیامہیرہ بذریعہ رپورٹ تاربرقی
مرسلہ ۵ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء ڈالا گیا تھا اوسکی تحقیقات پیشگاہ حضور بادولت سے بتقرر کمیشن فرمائی گئی تو ثابت ہوا کہ تم ویسے ہی نیک کردار ہو
جیسا کہ حضور بادولت نے تمکو تصور فرمایا تھا اور تمہارا دامن عزت الزام استعمال مابہ الاحتفاظ کے بدنما داغ سے بالکل کورا اور
صاف ہے - نظر بران پیشگاہ حضور بادولت سے یہ پروانہ متضمن خوشنودی مزاج تمکو مرحمت ہوتا ہے کہ بطور سند برأت اپنے پاس
رکھو اور ہمیشہ اپنے معزز اکابر کے خوشنما طریقون اور واجب الاعزاز اصول کی پابندی مدنظر رکھکر اپنی عمر کو نازیبا امور واجب الحقارت
سے محفوظ گذرانو فقط المرقوم ۱۲ شوال ۱۳۱۶ھ م ۴ مارچ ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شاہنشہ بقلم کرپا ازین روزنامچہ
نویس دفتر دارالانشا رت = ۵ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء کو منشی رامچند صاحب ناظم نیامہیرہ نے بذریعہ تاربرقی حضور انور دام اقبالہم کو یہ اطلاع
دی کہ قصبہ ارنودہ مین کسی بہاگیرتھ کے مکان مین بڑا خزانہ نکلا اگر سید سعید الدین پولیس سپرنٹنڈنٹ و عبداللہ خان کوتوال نے تین سو پچاس
روپیہ رشوت کے لیکر تمام دولت کو پوشیدہ کر دیا اور بہاگیرتھ ایک حصہ دولت کے نکلنے اور مبلغ ۲۵ رشوت کے دینے کا مقر ہوا اس
مقدمہ نے نہایت طول پکڑا اور آپس مین نہایت ناچاقی ہوئی بعد تحقیقات جو نتیجہ برآمد ہوا اور جسپر عدالت نے حکم نافذ کیا اوسکی
نقل درج ذیل ہے - حکم ہوا کہ ملزم نمبر ۱ و ۲ و ۳ در وجہ عدم اثبات وجود خزانہ و حصول اجر ناجائز جرم دفعہ (۱۶۱) مجموعہ تعزیرات ہند
سے بغیر طلب برأت بلا جواب بری کئے جاوین اور مال محصلہ ناظم نیامہیرہ حسب افراد مشمولہ مثل شناختہ وارثان ذاتی مستدعیہ عدالت کو بعد اخذ

رسیدات ضابطہ واپس دیا جاکر جملہ اسامیان موجودہ کو رخصت کیا جائے۔ اور مسمی نگ جی ساکن ٹرولی گھاٹہ کا مکان جسکو ناظم نے بلا وجہ مقفل کر رکھا ہے بعد دئے جانے ارسکے ذاتی مال شناختہ کے کہلوا دیا جائے اور بہ ترتیب یادداشت اظہارات گواہان شمولہ مثل عزیز اللہ خان تہانہ دار زیر دفعہ (۱۰۹) مجموعہ تعزیرات ہند بحیثیت مجسٹریت طلب کیا جاکر تحقیقات ضابطہ عمل مین آوے اور تجویز نسبت منشی رامچند ناظم نیماہیڑہ زیر دفعہ (۳۲۷) مجموعہ تعزیرات ہند مرضی و منشائی اعلیٰ حضرت حضور انور دام اقبالہم پر منحصر رکھی جائے۔ تجویز ہذا مجوزہ عدالت کمیشن مع مثل مقدمہ بغرض صدور حکم پیشگاہ حضور انور دام اقبالہم مین پیش ہوئے از پیشگاہ حضور انور دام اقبالہم۔

حکم ہوا کہ۔

تجویز کمیشن بابت برائت بہاگیرتہ و سید سعید الدین و عبد اللہ خان در وجہ عدم اثبات جرائم متعلق الذات و واپسی مال متحصلہ ناظم بہ اشخاص مستحقین منظور ہے۔ نسبت رامچند ناظم کہ اوس نے اس عہدہ نظامت کا کام ابتدا اختیار کیا تہا اور اس سے پہلے کوئی ایسی خدمات مالی و فوجداری انجام نہین دی تہی و نیز وہ مسئلات قانونی سے محض ناواقف ہے پیشگاہ حضور پرنور بدولت سے اسی قدر کافی سمجہا جاتا ہے کہ وہ اپنی خدمت سے علیحدہ کیا جاکر عہدہ سابقہ معتمدی میو کالج اجمیر پر بہیجدیا جائے۔ لہذا النقل افراد شمولہ مثل ہذا و نقل حکم و نقل تجویز بنا بر تفویض تخمین مال بعد اخذ رسیدات ضابطہ پاس افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ کونسل کرسل ہو مثل مقدمہ نمبری (۱۰۲) مرجوعہ ۶ ر اپریل مرتبہ نظامت واپس کیجاوے اور مثل عدالت کمیشن نمبر باقیات سے خارج ہوکر داخل دفتر ہو۔ فقط المرقوم ۱۶ ر شوال ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق ۲۷ ر فروری ۱۸۹۹ء۔ دستخط نائب صاحب بہادر۔

بتاریخ بست و دوم ماہ شوال المکرم مطابق دوم ماہ مارچ سنین صدر عقد نکاح مسماۃ فخر النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد نور الدین خان خلف جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور با صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان خلف حضور انور دام اقبالہم بمہر تعدادی یک لاکھ روپیہ مؤجل بعرض ظہور آیا۔ بتاریخ ہفتم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء صاحب ایجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ مارچ حضور پرنور بنا بر ملاقات صاحب ایجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے شام کو صاحب ایجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مارچ صاحب ایجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ دہم ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق بست و سوم ماہ مارچ ۱۸۹۹ء پیشگاہ حضور انور سے افتخار الشعرا اعتبار الملک سید محمد افتخار حسین صاحب منتظر عہدہ نظامت پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ریاست ٹونک پر مامور فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب

فضائل و شرائف مآب افتخار الشعرا اعتبار الملک سید افتخار حسین بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ و
حضور بابدولت سے برابر بہ ہوشیاری و کارکردگی و لیاقت ذاتی کر جو تمنے سابق ازین بعہدہ وکالت ریزیڈنسی میواڑ و نیز ریزیڈنسی
راجستان کار سرکار نہایت ہوشیاری و دیانت داری سے باظہار لیاقت ذاتی و خیرخواہانہ عمدہ طور پر انجام دیکر اپنی
کارکردگی خیرخواہانہ سے ہمیشہ مزاج فیض امتزاج حضور بابدولت کو خوش و رضامند رکھا تمکو بعہدہ نظامت پرگنہ نیماہیڑہ مشاہرہ
ایک سو اسی روپیہ ماہانہ معزز و ممتاز فرمایا گیا ہے کہ بہت جلد بہ نظامت نیماہیڑہ پہونچکر اور حسب گشتی چارج لیکر کار متعلقہ
نظامت کو بمستعدی و ہوشیاری و دیانت داری و نگرانی کارروائی اہلکاران نظامت اسی اسلوبی سے انجام دیتے رہو
کہ مزاج فیض امتزاج حضور بابدولت تمہاری کارکردگی سے خوش رہے علاوہ ازین دیہات متعلقہ نظامت نیماہیڑہ کے حسب
قانون مال و ہدایات مجوزہ کاربند ہو اور دورہ کرکے جو زمین پڑت ہے اوسکے آباد ہونے کی باسلوبی اس طور سے کارروائی
کیجاوے کہ اراضیات پڑت سرکاری جلد آباد ہوجائے اور بابت ادائی لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ
کاشتکاران سے زر لگان تقررہ قسطوار وصول ہوکر داخل خزینہ ہوتا رہے کسی کاشتکار کے ذمہ زر مال واجب سرکاری
باقی نرہے اس کارروائی کو مقدم سمجھکر آبادی دیہات و افزونی مال واجب سرکاری مین وقتاً فوقتاً کوشش بلیغ کرتے
رہو اور اپنے ماتحتون کی کارروائی کو بہ موقع مناسب جانچ و پڑتال کرتے رہو پولیس کی پوری نگرانی رہے کہ کسی
بندگان خدا پر زیادتی نکرے دار و گیر سارقان و بدمعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے
محفوظ نرہکر اپنی کردار کی سزا پاتے رہین رعایا سرکاری پر منجانب اہلکاران نظامت و دیگر اشخاص کوئی قسم کا تشدد
و بیجا زیادتی نہو اور اگر کسی کی جانب سے ہو تو مستغیث کے استغاثہ کرنے پر نظر باحقاق حق فیصلہ اوسکا بلا رعایت عمل مین
لاتے رہو اور تنخواہ عہدہ نظامت تاریخ لینے چارج سے تمکو ملیگی فقط المرقوم ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق ۲ مارچ ۱۸۹۹ء
بموجب حکم حضور پرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ۔ زبانی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر
فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و والیس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل بقلم محمد فصیح اللہ نائب میر منشی۔ بتاریخ ہجدہم
ماہ اپریل ۱۸۹۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر
بنگلہ پر بنا بر ملاقات تشریف لے گئے۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور پرنور کی ملاقات کو نظر باغ مین آئے
اور اسی تاریخ ٹونک سے دیولی واپس گئے بتاریخ سوم مئی ۱۸۹۹ء جشن سالگرہ حضور انور دام اقبالہ الصمد بتزک و احتشام

بعرض رقوع آیا۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مئی جشن سالگرہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بعرض ظہور آیا۔ بتاریخ بستم ماہ جون ۱۸۹۹ء عیسوی حضور پرنور مع صاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وصاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب علیگڈہ علاقہ ریاست تشریف لے گئے قریب گیارہ بجے رات کے فائز علی گڈہ ہوئے بتاریخ بست ویکم ماہ جون بعد تناول خاصہ بموضع دیولی تشریف لے گئے وہان سے نو بجے واپس تشریف لائے اسی تاریخ مرزا محمد علیخان صاحب ممبر کونسل معینہ حضرات ٹونک سے آکر شرفیاب ملازمت اقدس ہوئے۔ بتاریخ بست ودوم ماہ جون ۱۸۹۹ء حضور پرنور بسواری فیل بموضع کرواڑیہ تشریف لے گئے اور ہمراہی مین صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خانصاحب وصاحبزادہ سعادت علیخانصاحب وصاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب وصاحبزادہ عبداللہ خانصاحب فرزند حضور پرنور دام اقبالہ وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وصاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب ومرزا محمد علیخانصاحب ممبر کونسل بہ نسبت ہمراہیان حضور کے حکم ہوا کہ آملی جائین یہ دوسرا سوار آیا کہ علیگڈہ مین اور خود بدولت نے آملی مین قیام فرمایا۔ بتاریخ بست وسوم ماہ جون حضور انور انتظام رکھت شکار وغیرہ کرکے واپس علیگڈہ تشریف لائے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ جون حضور نے دربار فرمایا بعد برخاست دربار وانفراغ نماز وغیرہ آرام فرمایا۔ بتاریخ بست وپنجم ماہ جون علیگڈہ سے روانہ ہوکر مع الخیر داخل ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ نوغوے گھاٹ دریاے بناس مین کشتی غرق ہوئی سرکار روالا یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی فورا دریای بناس پر تشریف لے گئے مگر مشیت ایزدی سے کیا چارہ عجب کشتی الٹی کوئی تدبیر نہ بن پڑی کچھ آدمی صحیح سالم نکلے باقی غرق ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی ۱۸۹۹ء منجانب سرکار روالا حکیم موسی رضا خلف حکیم علی حسن صاحب امروہوی حسب الطلب مہاراجہ اندرگڈہ مع چوبدار بھیجے گئے دو روپیہ روز چندی اندر گڈہ سے تا واپسی ملتے رہے بعد صحت راجہ موصوف واپس آئے مہاراجہ اندرگڈہ نے خلعت بدین تفصیل دیا۔

خلعت حکیم صاحب					خلعت چوبدار				
دوشالہ یک	سیلہ پلودار یک	دستار یک تہان	چکن کمخواب نصف تہان		سیلہ یک	دستار یک تہان	رنیا مدانی یک تہان	نقد کلدار [illegible]	یابو یک راس	ایک دستار چار روپیہ نقد راجہ صاحب نے دیئے
یک سیلہ ململی یک تہان	نقد کلدار [illegible]								

بتاریخ چہاردہم ماہ جولائی صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے سلامی ہوئی پیشوائی نہین ہوئی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ جولائی حضور پرنور بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات سرکار روالا نظر باغ مین تشریف لائے۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور شفاخانہ کو دیکھا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مزبور مدرسہ کو

معائنہ کیا۔ بتاریخ بستم ماہ مرقوم الصدر سیٹھ امید مل بن ساہوان اجمیر ٹونک آئے سید احمد نائب بخشی الملک مع چہ سوار
اور ایک ہرکارہ بسواری بگھی پیشوائی کو گئے اور اونکو لاکر اونکی کوٹھی مین جو ٹونک مین واقع ہے پہنچایا سیٹھ جی کے واسطے ایک
بگھی ریاست سے بنابر سواری تقرر ہوئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جولائی سیٹھ جی بغرض سلام دربار مین حاضر ہوئے ایک اشرفی
پانچ روپیہ نذر رکئے اور سری مل نے ایک اشرفی پانچ روپیہ نذر رکئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب
داخل ٹونک ہوئے حافظ محمد یوسف میر منشی کے مکان مین ٹھہرائے گئے چندی دربار سے ایکو قت دی گئی۔ بتاریخ
بست و سوم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض سلام سرکار مین آئے دس روپیہ نذر رکئے۔ بتاریخ پنجم ماہ اگست ۱۸۹۹ء
صاحب اجنٹ بہادر دیولی گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ ششم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض رخصت سرکار مین آئے
سرکار سے رخصتانہ بعوض خلعت مبلغ پانصد روپیہ نقد اور ایک فیل مادہ عنایت ہوئی بتاریخ دہم ماہ اگست ۱۸۹۹ء سید
سعید الدین احمد صاحب بمزید پرورش و قدردانی افسر کارخانہ جات مثل بگھی خانہ و رتھ خانہ و فیلخانہ و اصطبل خاص وغیرہ
مقرر ہوئے بتاریخ چہاردہم ماہ اگست سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ پانزدہم
ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات نظر باغ مین آئے سرکار والا نے بوجہ ناسازی مزاج استقبال نفرمایا۔ بتاریخ بست
یکم ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف براہ جیپور بجانب دار الخیر اجمیر روانہ ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء احمد اسد خان پسر
فیض اسد خان حاضر دربار ہوئے دربار سے براہ قدردانی تعظیم دی خان مذکور نے پانچ روپیہ نذر رکئے اور دو روپیہ نچھاور کئے
بتاریخ بست و ہفتم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۷ہجری مطابق چہارم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء پیشگاہ حضور سے مولوی سید عبد الرحمن صاحب
ناظم پرگنہ علیگڈہ عہدہ نظامت سائرات پر ممتاز فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ سیادت مآب شرافت انتساب
سید محمد عبد الرحمن ناظم پرگنہ علیگڈہ بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ چونکہ تمنے قبل ازین کار سرکار متعلقہ نظامت سائرات
کو نہایت ہوشیاری و مستعدی و دیانت داری سے انجام دیکر مزاج فیض امتزاج حضور ما بدولت کو اپنے حسن تدبیر و دیرینہ
چاکری خیر خواہانہ سے خوش رکھا لہذا بوادید ہوشیاری و کارکردگی پیشگاہ حضور ما بدولت سے تمہارا تبادلہ از نظامت علیگڈہ
بعہدہ نظامت سائرات فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد حاضر صدر ٹونک ہوکر اور صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ ناظم
سائرات سے چارج نظامت حسب ضابطہ لیکر کار متعلقہ خود کو بکمال ہوشیاری و دیانت انجام دیتے رہو اور چودہریان
نظامت و ناکہ داران وغیرہ کا ایسا انتظام رکھو کہ کسی کارکن کو کوئی موقع تغلب کرنے رقم سرکاری کا نہ ملے اور کارروائی

عمدہ نظامت و نیز منصرم سائر کی وقتاً فوقتاً جانچ و پڑتال کرتے رہو کہ اسمین ہر نوع اسلوبی کار سرکار متصور ہے فقط المرقوم ۲۰ رجمادی الاول ۱۳۱۷ھ مطابق چہارم اکتوبر ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ مشبتہ ناصیہ عرضداشت افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی نائب الریاست و والیس پریزیڈنٹ کونسل بقلم فیض احمد اہلمد دفتر دار الانشا دربار ٹونک۔ اور اسی تاریخ پیشگاہ حضور سے صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر کو عہدہ نظامت عدالت دیوانی عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ عزیز القدر سعادت و اقبال نشان احسن الامرا محسن الملک صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ ناظم سائرات طول عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ تمنے مدت ایک سال پانچ ماہ تک خدمات نظامت سائرات ریاست کو پسندیدہ طریق سے انجام دیا ہے لیکن چونکہ مولوی عبد الرحمن ناظم سابق سائرات نے قحط سالی ۱۸۹۶ء مین علاوہ اپنی خدمت مفوضہ کے امور انتظامی قحط سالی مین کافی مدد دی تھی اور اب بمشیت ایزدی پھر وہی موقع انتظام ضروریات قحط سالی درپیش ہے اس لئے مولوی عبد الرحمن کا تبادلہ نظامت سائرات پر مناسب متصور ہو کر تمہارا تبادلہ از راہ وفور عنایت و انشراح خاطر بعہدہ نظامت عدالت دیوانی فرمایا گیا چاہیے کہ مولوی عبد الرحمن کو کہ جنکی تقرری بعہدہ نظامت سائرات فرمائی گئی ہے چارج نظامت کا دیکر اور چارج نظامت عدالت دیوانی حسب سررشتہ نائب ناظم عدالت دیوانی سے لیکر کار سرکار متعلقہ نظامت دیوانی کو بہ ہوشیاری و مستعدی بہ پابندی ضوابط مقررہ انجام دیتے رہو اور جو مقدمات کہ پہلے سے زیر تحقیقات ہین یا آئندہ دائر ہون اونکی تکمیل باضابطہ کیجاکر بعد تحقیقات کامل و سماعت عذرات فریقین مقدمہ بروئداد محققہ نظر بر احقاق حق تصفیہ مقدمات عمل مین لاکر مورد تحسین و آفرین کرتے رہو فقط ۲۷ رجمادی الاول ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۴ راکتوبر ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور مشبتہ ناصیہ عرضداشت نائب صاحب بہادر۔ اور اسی تاریخ پیشگاہ حضور سے حکیم عبد المجید ناظم عدالت دیوانی کو عہدہ نظامت پرگنہ علیگڈھ پر مامور فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنسہ درج ذیل ہے۔ شرافت انتساب حکیم عبد المجید ناظم عدالت دیوانی بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد پیشگاہ حضور مابدولت سے بوادیہ ہوشیاری و کارکردگی و دیرینہ چاکری از نظامت عدالت دیوانی تمہارا تبادلہ بعہدہ نظامت پرگنہ علیگڈھ فرمایا گیا۔ چاہیے کہ بہت جلد پرگنہ علیگڈھ مین پہونچکر اور مولوی عبد الرحمن ناظم سے چارج نظامت کا حسب سررشتہ لیکر کار نظامت متعلقہ خود کو بکمال ہوشیاری و سرگرمی و دیانت داری انجام دیتے رہو اور بموجب ہدایات مجریہ صیغہ مال پرگنہ علی گڈھ کا دورہ کر کے حالت کاشتکاران و آراضی مزروعہ و غیر مزروعہ کو دیکھو اور جو آراضی قابل زراعت پڑتی ہو اوسکی

آبادی کا بہ تدبیر مناسب ایسا انتظام کرو کہ جسکی وجہ سے اراضی پرت آباد ہو جاوے بیگان سرکاری مین افزونی واقع ہو اور حالات متعلقہ مال مین بموجب دستورالعمل مال کارروائی کرتے رہو۔ کارروائی عملۂ نظامت کی جانچ پڑتال وقتاً فوقتاً کرتے رہو اور رعایاے پرگنہ علیگڈھ کو اپنی کارروائی انصافانہ سے ہمیشہ رضامند و خوش رکھو۔ کہ مخلوق خدا کا خوش و رضامند رکھنا باعث خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور ہے بدولت ہے اور اگر کسی اہلکار نظامت وغیرہ کیجانب سے کسی پر بیجا تشدد و زیادتی وقوع مین آوے تو اوس مظلوم کی دادخواہ ہونے پر بعد تحقیقات کامل بلا رعایت فیصلہ واجبی کرتے رہو اور جو لوگ اہزن و بدمعاش پرگنہ مین موجود ہون اونکی گرفتاری کا ایسا انتظام رکھو کہ وہ لوگ گرفتار ہو کر اپنے کردار بد کی سزا پاتے رہین اور چونکہ یہ وقت قحط سالی کا ہے رعایاے پرگنہ کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھو کہ وہ لوگ پریشان نہو کر باطمینان اپنی بسر کرین۔ اور چوکیداران دیہات کو بنا بر گشت و گردآوری کہ جسکی وجہ سے سارقان باشندگان دیہات کو نقصان پہنچانے سے خائف رہین بتاکید اکید وقتاً فوقتاً ہدایت کرتے رہو۔ فقط، ۲۸ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ ہجری مطابق ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء شبقہ تاصیہ عرضداشت نائب صاحب بہادر۔ بتاریخ پنجم اکتوبر ۱۸۹۹ء نراین داس مالک کارخانہ پنج پنبہ واقعہ نیماہیڑہ کو خلعت سرکار والا سے عطا ہوا دوشالہ یک۔ سپید یک۔ دستار سفید یک۔ تھان چکن۔ نراین داس مذکور نے گیارہ روپیہ نذر کئے جو قبول ہوئے۔ اسی تاریخ محمد سلیمانخان عرف اچھے صاحب بھوپال سے بنا بر شادی خود کہ دختر شیخ محمد نذیر اتالیق سے قرار پایا ہوئی تھی وارد ٹونک ہوئے اور سرکار مین بغرض سلام مع ہمراہیان خود حاضر ہوئے بعد سلام نذرین پیش کین۔

محمد سلیمان   مولوی عبدالہادی خان قاری   لطیف اللہ خان   مولوی ظہور علی احمد

ایک اشرفی تاریخ روپیہ نچھاور   عـ۵   عـ۲   عـ۲

سرکار سے چندی دی گئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ اکتوبر محمد سلیمان خان نے سرکار کی دعوت کی حضور نے دعوت کو کہ طریقہ سنت تھی منظور کیا اور مبلغ چار صد روپیہ نقد بطور رخصتانہ سرکار سے محمد سلیمانخان کو دیا گیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ ہفدہم ماہ اکتوبر سنہ صدر حضور پرنور بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے شام کو صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور تشریف لائے۔ بتاریخ بستم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو واپس گئے۔ بتاریخ دہم ماہ نومبر سنہ مذکور صاحب ایجنٹ ویلجڑن کو پ سنہ صاحب بہادر کمشنر محکمۂ سالٹ وارد ٹونک ہو کے سرکار والا شام کو بغرض ملاقات بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ یازدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر مع صاحب

کمشنر قحط سالی بنا بر ملاقات حضور انور نظر باغ مین آئے اور اسی تاریخ کمشنر قحط سالی بجے پور کو روانہ ہوئے اور صاحب اجنٹ بہادر جانب دیولی گئے۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ نومبر ۱۸۹۹ء عبدالعزیز خان بارکزئی ساکن کوئٹہ بلوچستان بنا بر ملاقات سرکار مین آئے نذر نہین پیش کی نشست معمولی ہوئی سرکار سے چندی یومیہ مقرر کی گئی تین سو روپیہ بطور رخصتانہ سرکار سے دئے گئے مہر خان مرقوم الصدر نے صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات کر کے اپنے وطن کی راہ لی۔ بتاریخ بست و ہشتم ماہ نومبر ۱۸۹۹ء نصیر محمد چوبدار منجانب رئیس محمد گڈہ مع خریطہ موسومہ حضور انور دام اقبالہم دربارہ شرکت شادی دختر رئیس موصوف دربار مین حاضر ہوا سرکار سے چندی یومیہ مقرر کی گئی اور ہنگام رخصت بیس روپیہ اور ایک دستار اور ایک دوپٹہ چوبدار مذکور کو دیا گیا اور منجانب ریاست ہذا غلام غوث خان جاگیردار سرونج کو مع چار صد روپیہ نقد و خریطہ بنام رئیس محمد گڈہ بھیجا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ دسمبر ۱۸۹۹ء لفٹنٹ ایل ایچ ہورڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر قحط سالی فائز ٹونک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے۔ بتاریخ بستم ماہ مذکور سنہ صدر مسٹر اسٹارڈ ایجر راج جیپور بغرض ملاقات حضور انور دام اقبالہم نظر باغ مین تشریف لائے نائب صاحب بہادر بالقابہ اسوقت دربار مین حاضر تھے اسی ایام مین عقد نکاح صاحبزادہ محمد ضیاء الدین خان خلف صاحبزادہ محمد نور الدین خان کا مسماۃ وحید الزمانی بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان مرحوم خلف صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب بمہر تعدادی پنجہزار روپیہ منعقد ہوا انہین دنون مین مشکوی صاحبزادہ محمد خان خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول۔ دخت تولد ہوئی۔ اور اختر برج عصمت کا نام رضیۃ النساء بیگم رکھا اسی زمانہ مین بخانۂ خاکسار مولف فرزند تولد ہوا محمد علی نام رکھا۔

بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۹۰۰ء صاحب اجنٹ بہادر چھاؤنی دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ مشایعت و سلامی حسب معمول عمل میں آئی بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنا بر ملاقات حضور انور دام اقبالہم نظر باغ مین تشریف لائے سرداران و اہلکاران مفصلۂ ذیل موجود تھے۔ افتخار الامراء فخر الملک[1] جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمۂ عالیہ کونسل۔ امیر الامراء امین الملک[2]۔ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان بہادر غالب جنگ۔ جناب[3] صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ۔ جناب[4] صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ۔ جناب[5] صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ۔ جناب[6] صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ جناب[7] صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔ جناب[8] صاحبزادہ عبد الحمید خان۔ صاحبزادہ[9] محمد خان بہادر شمشیر جنگ۔ صاحبزادہ[10] محمد خان صاحب ماموں حضور انور دام اقبالہ۔ صاحبزادہ[11] محمد الیاس خان صاحبزادہ[12] محمد عبد السمیع خان۔ صاحبزادہ[13] عبد الوحید خان۔ صاحبزادہ[14] عبد الحمید خان۔ صاحبزادہ[15] عبد التواب خان۔ صاحبزادہ[16] عبد المجید خان۔ صاحبزادہ[17] محمد حنیف خان

بہادر رفعت جنگ۔ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد رضا خانصاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ
حافظ محمد عبدالرؤف خان۔ صاحبزادہ محمد لیاقت خان۔ صاحبزادہ نظام علیخان۔ خانصاحب محمد نجف خان ممبر کونسل۔ بخشی الملک بہادر۔
سید احمد نائب بخشی الملک۔ مولوی عبدالرحمن سکریٹری۔ مرزا محمد نواب علیخان صاحب۔ فخرالزمان محمد قاسم۔ سید ارشاد حسین خانصاحب بعد عطر و پان برخاست ہوا
اسی تاریخ بوقت شام حضور والا مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ صاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر
مظفر جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ
و صاحبزادہ محمد خان مامون حضور بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے بعد اختتام کلام اشتیاق عطر و پان
عمل مین آکر دربار برخاست ہوا۔ بتاریخ چہارم جنوری ۱۸۹۷ء دربار کی جانب سے صاحب اجنٹ بہادر کی دعوت ہوئی
حضور والا و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ
شریک دعوت تھے آتشبازی وغیرہ کا تماشا رہا گیارہ بجے رات کے جلسہ موقوف ہوا۔ بتاریخ پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء
صاحب اجنٹ بہادر براہ موضع لوا دیوندی کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور چھوگالال پسر امرچند کو ریاست
سے بتقریب نکاح خلعت ہوا۔ دوشالہ یک۔ سیلہ یک۔ دستار یک۔ تھان جامدانی یک۔ اور نائب صاحب بہادر
امرچند کے مکان پر تشریف لے گئے چھوگالال نے گیارہ روپیہ نذر کئے جو نذر پر ہاتھ رکھکر معاف کئے گئے۔ بتاریخ
پنجم فروری سنہ صدر ہمائی تاجدار بیگم وارد ٹونک ہوئین چندی وغیرہ نہین دی گئی اور پیشوائی بھی نہین ہوئی کانپی مین
نواب خاتون زمانی بیگم صاحبہ کے ہان مہمان رہین۔ بتاریخ ششم ماہ فروری سنہ صدر کپتان الیف ای ہنگ ہسنڈ
صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک مین آئے پیشوائی نہین ہوئی سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حضور انور
مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تہور جنگ بنگلہ پر بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے
بتاریخ نہم فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بغرض ملاقات حضور انور نظر باغ مین تشریف لائے و بتاریخ دہم فروری
سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو واپس گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ چہاردہم فروری سنہ صدر سردار
مہتاب سنگہ عرف شمس الدین خان جاگیردار علاقہ ریاست منڈی داخل ٹونک ہوکر نائب صاحب بہادر کے مکان پر ٹھہرے
سرکار سے چندی مقرر ہوئی۔ بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ریاست سے جاگیردار مذکور کو سو روپیہ خرچ خانہ
دئے گئے حضور سے ملاقات نہین ہوئی اسی تاریخ حضور والا نے بغرض ملاحظہ حال قحط زدگان رعایائی نیماہیڑہ

دسمبر دن کو چہترہ ٹونک سے روانہ ہوکر بمقام کھیڑہ قیام فرمایا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ مذکور سنہ مذکور کھیڑہ سے روانہ ہوکر
قریب اسٹیشن علاقہ جیپور پونہچے صاحب اجنٹ بہادر نے مع دیگر صاحبان پیشوائی کی اور بگھی سے اوترکر حضور سے ہاتھ
ملایا پھر بگھی مین سوار ہوگئے پھر قریب ساڑھے دس بجے کے دیولی پونہچے۔ اور بنگلہ ٹونک واقع دیولی مین قیام کیا
نائب صاحب بہادر وصاحبزادہ محمد الیاس خان ہمرکاب حضور انور تھے دیولی کی فوج نے سلامی دی حضور نے پچاس روپیہ
انعام فوج کو دیا۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور بعد رسم
عطر و پان واپس تشریف لائے قریب تین بجے کے کرنیل نیروز صاحب کمان افسر واجنٹ ڈوگری صاحب اجیٹن
فوج دیولی برای ملاقات دربار تشریف لائے بعد رسم عطر و پان رخصت ہوئے قریب ساڑھے چار بجے کے حضور
انور بنابر ملاقات کرنیل موصوف تشریف لے گئے قریب پانچ بجے کے واپس تشریف لائے پھر حضور بعد ادائے نماز
مغرب شب ہفتدہم فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو دیولی سے نصیرآباد روانہ ہوئے دو بجے شب کے گوئیلہ پونہچے ڈاک بنگلہ مین
قیام فرمایا گیا صبح کو ہنگام روانگی دس روپیہ تہانہ دار کو انعام دئے پھر دس بجے دن کے اسٹیشن نصیرآباد پونہچے
اسٹیشن پر سلامی حضور کی ادا ہوئی وہین حضور انور نے خاصہ تناول فرمایا اسی اسٹیشن پر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان
صاحب بہادر مظفر جنگ وصاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ وصاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان
توپخانہ نمبر اول وصاحبزادہ محمد حمید اسد خانصاحب آکر شرفیاب خدمت ہوئے گیارہ بجے دن کے حضور انور بسواری
ریل نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل اسٹیشن چتورگڈہ پر پونہچی مسٹر مارٹنڈیل صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے تاقیام گاڑی ملاقات کی نائب صاحب بہادر بہی شریک ملاقات تھے پہر اسی وقت حضور انور ریل پر سوار ہوکر نیماہیڑہ
روانہ ہوگئے اور بعد مغرب اسٹیشن نیماہیڑہ پر داخل ہوئے پیشوائی حسب معمول عمل مین آئی۔ اور اسی سال ۱۳۱۸ ہجری
مین خانصاحب رحیم اسد خان جاگیردار نے بمرض ذات الصدر اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا۔ اور
بماہ رجب ۱۳۱۸ھ مین جناب صاحبزادہ محمد خانصاحب ماموں حضور کی والدۂ ماجدہ نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی
کوچ کیا۔ اسی ایام مین مولوی محمد عبدالصمد خان صاحب رشکی ہمشیرہ زادہ مولوی محمد عبدالملک خان صاحب
مرحوم نے بامراض چند در چند انتقال کیا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ ۱۹۰۱ء حضور انور نے محتاج خانہ کو ملاحظہ
فرمایا نائب صاحب بہادر وصاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب مظفر جنگ وصاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب رفعت جنگ

ناظم سائرات و ناظم نیماہیڑہ ہمرکاب تھے تصدیق دکان مین سے چار آدمی کو امدادی کام کے تعلق کئے گئے اور نسبت تالاب نیماہیڑہ
یہ حکم نافذ ہوا کہ کام اختتام کو پونہچا دیا جائے - اور قبل غروب حضور انور خیام گاہ پر واپس تشریف لائے - بتاریخ بستم فروری
سنہ صدر دربار نے جیل کو ملاحظہ فرمایا سی ویک کس قیدی رہا کئے اور بعد ملاحظہ جیل اسی تاریخ دربار ہوا جسمین ملازمین متوسلین و
رعایا و براہلکار نے جمع ہوکر نذرین پیش کین جو قبول ہوئین - بتاریخ بست و یکم فروری سنہ حال حضور انور نے ہنگرول کا محتاج خانہ
معائنہ فرمایا وہان سے قریب دس بجے کے واپس تشریف لائے اور اسی تاریخ کپتان ایف ای ہنگ ہسنڈ صاحب بہادر اجنٹ
دیولی نیماہیڑہ مین داخل ہوئے نائب الریاست بہادر و ناظم نیماہیڑہ دست فارم تک استقبال گئے سلامی کا توپ سر ہوئین بتاریخ
بست و دوم ماہ فروری سنہ ۱۹ء صاحب اجنٹ بہادر و جیکب صاحب بہادر و سٹر دکفیلڈ صاحب اسسٹنٹ اجنٹ بہادر مع نائب صاحب بہادر و ناظم
نیماہیڑہ بغرض ملاحظہ محتاجخانہ و کار امدادی ہانگرول کو تشریف لے گئے اور بعد گیارہ بجے کے واپس تشریف لائے چار بجے
شام کے حضور پرنور مع نائب صاحب بہادر صاحب اجنٹ بہادر کے فرودگاہ پر بنا بر ملاقات تشریف فرما ہوئے اور قریب ساڑھے
سات بجے کے صاحب اجنٹ بہادر مع صاحبان مسبوق الوصف واسطے ملاقات حضور والا کے تشریف لائے صاحب اجنٹ بہادر
ساڑھے گیارہ بجے کی ریل پر سوار ہوکر اودے پور تشریف لے گئے اور وہان سے دیولی گئے توپین سلامی کی معمولی سر ہوئین
بتاریخ بست و سوم ماہ فروری سنہ ۱۹ء دربار نے شفاخانہ کو ملاحظہ فرمایا - بتاریخ بست و چہارم ماہ فروری سنہ حال سرکار والا اقتدار
موضع اونچہ تشریف لے گئے وہانکا کام ملاحظہ فرماکر بموضع باڑی بغرض شکار تشریف فرما ہوئے - نائب صاحب بہادر و ناظم نیماہیڑہ
موضع اونچہ تک ہمرکاب رہے پھر وہان سے دربار کے ہمراہ صاحبان مفصلہ ذیل ہوئے - صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب
مظفر جنگ صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب و صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب
فرزندان حضور قریب شام سرکار والا واپس تشریف لائے کچھ شکار نہوا - بتاریخ بست و پنجم ماہ فروری دربار منعقد ہوا کاغذات پیش ہوئے
اور محمد حسین خان جو مقام جاورہ سے آئے تھے بغرض سلام دربار میں حاضر ہوئے حضور اون سے بغلگیر ہوکر ملے اوس کے
بعد سیتارام معتمد بلرام پور ملک اودہ و بھیرون سنگھ و پرتاب سنگھ مع خریطہ راوت ناہر سنگھ ٹھکانہ دار کانوڑ علاقہ میواڑ
حاضر ہوئے نذرین پیش کین جو قبول ہوئین اور اسی تاریخ فیض احمد چوبدار جو جاورہ سے کچھ تحفے لایا تھا حاضر دربار ہوا
سرکار سے چندی مقرر ہوگئی اور اسی تاریخ دربار ریل پر سوار ہوکر بطریق سیر رتلام تشریف لے گئے اور سیٹھونکی کوٹھی پر قیام پذیر
ہوئے چونکہ سیٹھ جی از حد بیمار تھے سلام کو حاضر نہوسکے حضور عیادت کو خود تشریف لے گئے - بدین تفصیل نذرین پیش ہوئین

سبیجہ دیپ چند ایک اشرفی پنجرو پیہ - ملازمان سیہ ایک اشرفی عہ اور علاوہ اسکے پنصد روپیہ سرکار کے پاؤن کے نیچے رکھے گئے جو قبول ہوئے شام پختہ سا ہوان رتلام کے ہان سے آ گئی۔ تفصیل اسمای ہمراہیان حضور یہ ہے - جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خانصاحب مظفر جنگ - صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب وصاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر رفعت جنگ وصاحبزادہ عبدالحمید خانصاحب کپتان سید محمد ناظم پیادہ وسید احمد نائب بخشی الملک وحافظ محمد یعقوب داروغہ توشک خانہ حضوری و حافظ صفی اللہ خدمتگار - پہر اسٹیشن سے واپس نیاہیڑہ آئے - بتاریخ بست وششم ماہ فروری سیتارام ساکن بارام پور کو خلعت حسب تفصیل ذیل دیا گیا - دوشالہ یک - پگڑی یک - سیلہ یک - نقد

۱۲۵			
مالیتی عسہ	دعہ	صہ	سعہ

بعد عطای خلعت معلوم ہوا کہ یہ شخص جعلی ہے چنانچہ اوسی وقت گرفتار کیا گیا - اور فیض احمد چوبدار جاورہ کو بہ رخصتانہ دیا گیا - چوبدار - کہار - ہرکارہ - بتاریخ بست وہفتم ماہ فروری حضور نے دربار منعقد فرمایا استمرار داران پرگنہ نیاہیڑہ حاضر ہوئے اور نذرین پیش کین اور سی تاریخ محمد حسین خان ساکن جاورہ کو سو روپیہ رخصتانہ عنایت کئے گئے - بتاریخ دوم ماہ مارچ سرکار والا معہ اونچہ کے تالاب پر بنا بر ملاحظہ نصب سنگ تشریف لے گئے ہمراہی مین مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر وجیکب صاحب بہادر ونائب صاحب بہادر وصاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ وصاحبزادہ محمد حنیف خانصاحب بہادر رفعت جنگ وصاحبزادہ محمد الیاس خانصاحب وناظم نیاہیڑہ وسید وحیدالدین پیشکار ومرزا امجد علی پیشکار ومرزا واجد علی بیگ کمپل - ونیز دیگر معززین ریاست تھے اور مسٹر ویکفیلڈ نے پتھر بنیادی موجب حکم نصب کیا اور تالاب کا نام ویکفیلڈ ساگر رکھا اور وقت شام حضور انور نیاہیڑہ مین تشریف لائے اور ناظم نیاہیڑہ کو بدین تفصیل خلعت دیا - دوشالہ - سیلہ - تہان کمخواب - دستار - تہان جامدانی اسکے بعد حضور انور معہ لشکر بسواری ریل چہبرہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل جاورہ کے اسٹیشن پر پہونچی صاحبزادہ شیر علیخان و صاحبزادہ اصغر علیخان پسران نواب محمد اسمعیل خان مرحوم رئیس جاورہ وصاحبزادہ محمد خان سلام کیلئے حاضر ہوئے جبتک ریل ٹھہری رہی وہ موجود رہے - بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ ۱۹۰ جسوقت ریل سیہور کے اسٹیشن پر پہونچی تو میجر جونسل صاحب کمان افسر فوج چھاونی سیہور بنا بر ملاقات حضور انور اسٹیشن پر آئے جبتک ریل ٹھہری رہی صاحب موصوف موجود رہے بتاریخ چہارم ماہ مارچ گیارہ بجے دن کے حضور پر نور رونق افزای چہبرہ ہوئے صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر وشہر ناظم چہبرہ و پیشکار وغیرہ نے پیشوائی ادا کی اور سلامی سر ہوئی حضور پر نور رفادری باغ مین فروکش ہوئے - بتاریخ ہفتم ماہ اپریل سنہ ۱۹

املکاران و معززین سے نذرین پیشکش کین قبول ہوئین - بتاریخ ہشتم و نہم ماہ مارچ حضور انور بنا بر شکار تشریف لے گئے ایک نیل اور تین نیل گائی شکار ہوئین - بتاریخ دہم ماہ مارچ سرکار والا جناب گوگو شکار کیواسطے تشریف لے گئے ایک تیندوا شکار ہوا - اسی تاریخ لیڈی استھ کی کتخدائی کی خبر پہنچی اس خوشی مین دربار منعقد ہوا آپ پیدہ ہی گئی فیرین ہا ہوئے - بخدمت حضور وبیرای کشور ہند تار مبارکباد کا دیا گیا - بتاریخ یازدہم ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مسٹر ویکفیلڈ صاحب افسر قحط سالی نیاہیڑہ سے چھبڑہ مین آئے اور بنگلہ مین فروکش ہوئے - بتاریخ دوازدہم صاحب موصوف بغرض ملاقات حضور انور رقاوری باغ مین تشریف لائے - بتاریخ چہاردہم ماہ مارچ دربار منعقد ہوا بتاریخ پانزدہم ماہ مذکور سرکار والا بنا بر ملاقات مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے اور شام کو واپس آئے - بتاریخ شانزدہم ماہ مسطور چند کاغذات ملاحظہ فرمائے اور صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شمشیر ناظم پرگنہ چھبڑہ کو خلعت بتفصیل ذیل عطا فرمایا - سرپیچ - مالای مروارید - وشالہ - شالی رومال - سیلہ - مندیل - کمخواب - چوغہ - نیمان جامدانی

قبضہ ۱ عدد ۱۲ دستہ ۱ ۴۵ ۲۵ ۲۰ عدد ۲۵ عدد ۱

علاوہ اسکے پانصد روپیہ دینے کا آئندہ حکم دیا - مولف نے یہ قطعہ تاریخ عطائے خلعت کہا

خلعت فاخرہ با شیر علیخان شمشیر	مرحمت گشت ز سرکار حضور انور	آبرو باد و سال چو کرد ی مفہوم
	لازم اینست بگو - خلعت اقبال لزوم	
	١٧ ١٣ ١ ٣	

اور اسی تقریب عطای خلعت مین مولف نے یہ اشعار کہے

بلطف شیر علیخان زمان بیارائی
ہمیشہ قامت والا ازان بیارائی
چو گل ز باد بہاران شگفتہ خاطر باش
کہ عالمی بگلِ زعفران بیارائی
وگر تو بر صفتِ اعدا خدنگ اندازی
بمہر و لطف جہان آنچنان بیارائی
ہزار سال ترا ہمچنین مبارک باد

بجشن بزم ہمایون جہان بیارائی
چو آفتاب برای بخلق سایہ فگن
برنگ و بوی خوش بوستان بیارائی
اگر دل تو کند میل بزم افروزی
شکارگاہ بہ تیر و کمان بیارائی
ترا بجود و کرم آفریدہ رب عباد
بلبسِ خلعتِ خلعت ہمچنان بیارائی

بروش پاک تو زیباست خلعت نواب
بمہر بزم گہہ آسمان بیارائی
جہان بخندہ شادی بسر بری اوقات
جہان بجام مئے ارغوان بیارائی
ز رنج ہیچ نماند بدہر آثارے
بہ نیل ساحت کون و مکان بیارائی
دعای عمر تو پیران دیرسال کنند

تو بزم عیش بہ بخت جوان بیارائی | ہمین دعا بشب و روز آبرو سازد | بعیش و عشرت دائم جہان بیارائے
تو در حفاظت حق باش و در حفاظت خود | جمیع خاطر وابستگان بیارائے

اور اسی سال مین صاحبزادہ صاحب موصوف کے اہتمام سے پرگنہ چھبڑہ مین سرای خوش قطعہ تعمیر ہوئی چنانچہ مولف نے یہ دو قطعات تاریخ کہے ؎

کرد و بنا سرای عجب حضرت شرر | واجب کند جزای ہمین واجب الوجوب | چون فکر سال آبرو بنمود خاستفے
برگفت - جانفزا سرای عجب خوب

شررنے بنائی یہ طرفہ سرا | مسافر کو راحت ہوئی بالنصیب | ایضاً | عبث آبرو فکر تاریخ ہے | یہ کہدو کہ جای عجیب غریب

بتاریخ ہفدہم ماہ مارچ جواہرل کو بوجہ قائمی دکان بقصبہ چھبڑہ خلعت دیا گیا - دو شالہ - یک رسیلہ - یک دستار - جامدانی دو تھان اسی تاریخ قریب آٹھ بجے دن کے حضور انور ریل پر سوار ہوکر سرونج کو روانہ ہوئے اور تین بجے شب کے اسٹیشن باسورہ پر پونہچے صاحبزادہ محمد صدیق خانصاحب دلیر جنگ ناظم سرونج وپیشکار موجود تھے - بتاریخ ہیجدہم نو بجے دن کے سرکار والا داخل سرونج ہوئے - بتاریخ بستم ماہ مارچ دربار نے دربار منعقد فرمایا معززین و اہلکاران پرگنہ مذکور نے نذرین پیش کین وہ قبول ہوئین - بتاریخ بست و ہفتم سرکار والا نے کاغذات سنکر حکم مناسب صادر فرمائے - بتاریخ بست و ہشتم ماہ مارچ پھر دربار منعقد ہوا - بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ حضور پر نور بجانب ٹونک روانہ ہوئے - بتاریخ سی و یکم مارچ حضور انور داخل ٹونک ہوئے اتواپ سلامی سر ہوئین - بتاریخ بست و سوم ماہ اپریل ۱۹۰۰ء جشن سالگرہ حضور پر نور دام اقبالہ بصد تزک و احتشام بمعرض ظہور آیا - اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹونک آئے پیشوائی نہین ہوئی سلامی ہوئی حضور پر نور بنا بر ملاقات صاحب موصوف بنگلہ پر تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر کی دعوت منجانب دربار عمل مین آئی - بتاریخ بست و چہارم اپریل صاحب اجنٹ بہادر دربار کی ملاقات کو نظر باغ مین تشریف لائے - بتاریخ بست و ششم اپریل صاحب اجنٹ بہادر نے شفاخانہ کو دیکھا بتاریخ بست و ہشتم ماہ اپریل صاحب اجنٹ بہادر دیولی کو روانہ ہوئے - اور اسی سال مین شیخ کریم بخش میر سامان نے اس جہان فانی سے بملک جاودانی کو چ کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ؎

از دہر برفت میر سامان صد حیف | تاریخ وفات او نوشتم سر دست | شنبہ نوزدہ بست و ششم بد شوال

اندر مشاہد تقصیر جنت بنشست — ای آبرو بے شک - زہر اے فانی — سامانِ حیات میر سامان بربست

بتاریخ ہشتم ماہ مئی سنہ ۱۹۱۰ء مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر بغرض ملاقات دربار نظر باغ میں آئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور صاحبزادہ محمد مسعود علی خان
کہ جو ٹونک میں قیام پذیر تھے بنا بر ملاقات دربار نظر باغ میں آئے اور دس روپیہ نذر کئے چندی معمولی سرکار سے مقرر ہوئی۔ بتاریخ ہفتدہم
ماہ مئی سنہ صدر مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر بنا بر ملاقات دربار نظر باغ میں تشریف لائے اور اسی تاریخ اودے پور کو روانہ ہوگئے اور بجائے صاحب موصوف
مسٹر ایل ایجر لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر تشریف لائے اور بنگلہ پر فروکش ہوگئے۔ بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور کپتان لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر
بغرض ملاقات دربار نظر باغ میں آئے۔ بتاریخ بست وچہارم ماہ مذکور جشن سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند منعقد ہوا دربار معمولی ہوکر برخاست ہوا۔ بتاریخ
یازدہم ماہ جون بوجہ اس کے کہ نوح پرنس انڈیا پیدا ہوا میں داخل ہوگئی تعطیل ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ جولائی لفٹنٹ ایبٹ صاحب بہادر بغرض
ملاقات دربار نظر باغ میں تشریف لائے۔ بتاریخ ہفتم ماہ اگست دربار نے عدالت دیوانی میں اجلاس فرمایا۔ بتاریخ دہم ماہ اگست دربار ٹونک سے
روانہ ہوکر قریب چار بجے دن کے سانگانیر کے اسٹیشن پر پہونچے اور وہیں فروکش ہوئے بعد ادائے نماز عشا بسواری ریل نیماہیڑہ کو روانہ ہوگئے
بتاریخ یازدہم ماہ اگست حضور انور دار الخیر اجمیر پہونچے سیٹھ امید مل ہیرمل موجود تھے امید مل نے ایک اشرفی پانچ روپیہ اور ہیرمل نے پانچ روپیہ
نذر کئے حافظ محمد حسین برادر کلاں منشی عبدالرحیم سکرٹری دربار نے حاضر ہوکر دو روپیہ نذر کئے جو قبول ہوگئے پھر حافظ محمد حسین و سیٹھان اجمیر کی جانب سے
حضور کی دعوت ہوئی سرکار نے قریب ۹ بجے کے خاصہ تناول فرمایا بعد دس بجے کے ٹرین پر سوار ہوکر نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے اور چھ بجے
شام کے نیماہیڑہ کے اسٹیشن پر پہونچے پلیٹ فارم پر کپتان ایف ای ہنگ ہسنڈ صاحب بہادر اجنٹ دیولی کہ جو ایک روز قبل نیماہیڑہ آگئے تھے
اور افتخار الشعرا اعتبار الملک سید محمد افتخار حسین صاحب ناظم نیماہیڑہ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ ناظم سرونج کہ بموجب حکم دربار
بہ نیماہیڑہ آئے تھے وغیرہ دیگر معززین شہر موجود تھے حضور انور صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات کرکے بسواری بگھی نیماہیڑہ کو روانہ ہوئے۔
اول صاحب اجنٹ بہادر کو بنگلہ پر پہونچا کر حضور انور شہر میں تشریف لائے تفصیل ہمراہیان حضور یہ ہے۔ صاحبزادہ محمد عبدالحفیظ خان صاحب
صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب و صاحبزادہ عبدالرشید خانصاحب و صاحبزادہ عبداللہ خانصاحب فرزندان حضور پرنور و صاحبزادہ
محمد حنیف خان صاحب رفعت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالمجید خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب کپتان توپخانہ نمبر اول
و منشی عبدالرحیم پرایوٹ سکرٹری دربار و سید احمد نائب بخشی الملک و محمد فصیح اللہ نائب میر منشی وغیرہم۔ بتاریخ سیزدہم ماہ اگست سنہ ۱۹۱۰ء
حضور انور بنگلہ پر صاحب اجنٹ کی ملاقات کو تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹرین پر سوار ہوکر روانہ دیولی ہوگئے
بتاریخ چہاردہم ماہ اگست سرکار والا مع جیکب صاحب بہادر و ناظم صاحب نیماہیڑہ بنا بر معائنہ تالاب مانگرول تشریف لے گئے

ای دریغا از جہان شد نوجوان | ابن صاحبزادۂ ایوب خان | از سرِ افسوس واگفت آبرو | موتِ صاحبزادۂ الیاس خان

اسی ایام مین بشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی محمد سماحت اللہ خان۔ رکھا گیا۔
بتاریخ سی ویکم اگست سنہ ۱۹۰۰ء جشن جوبلی اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بڑی دہوم دہام سے قسطنطنیہ مین بمعرض ظہور آیا۔ مولف نے محض ہمدردیٔ اسلام اشعار بطور تاریخ جشن یون موزون کرے ؎

ای عالمے بسایۂ فرِ ہماے تو
در عالم است شہرۂ خوف و رجای تو
از مغربستان نیز بستان و سیستان
روشن بود جہان زفروغ و ضیای تو
نبود زشور ہمت تو خالی سپہر
ہر ذرہ ہست نیز زفیضِ لقاے تو
چون مس تہی برم سوی اکسیر التجا
این خاص از برای من آن براے تو

در روز بانِ خلق دعا و ثنا ے تو
برکن چہ سرکشی کند و پیرس و چہ روس
فرمان پذیر ہمتِ کشور کشای تو
باد فرنگ قہر تو چون در فرنگ شد
لبریز خاکدانِ جہان از ہواے تو
نہ کو رسکے ز حاتم و نوشیروان کند
امیدوارم از نظر کیمیاے تو
این سال بست و پنج جلوس مبارکت

سلطانِ روم نامِ تو عبد الحمید خان
اقبال و بخت تابع فرمانِ راے تو
جشن تو آفتاب صفت ذرہ پرورست
لندن ز مہر شد بدعاے لقای تو
چشمک بمہر می زند از راہِ افتخار
آسودہ است ہر کہ زعدل و سخاے تو
کارم دعا و شیوۂ تو دستگیریست
جز و سلامت ست بشرط جزاے تو

با فرد خرمی ز سرِ جشن آبرو | تاریخ گفت ۔ جشن جمیعت فزای تو

اسی تقریب مین صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب کرنیل تخلص افسر خلف اشرف الامرا عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ داماد حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک شاگرد مولف نے یہ اشعار بطور مبارکباد کہے ؎

شادی و راجشن ملوکانہ مبارک باشد
فرحت و عیشِ امیرانہ مبارک باشد
باد و ردستِ تو ہمہ دم دلِ اہلِ عالم

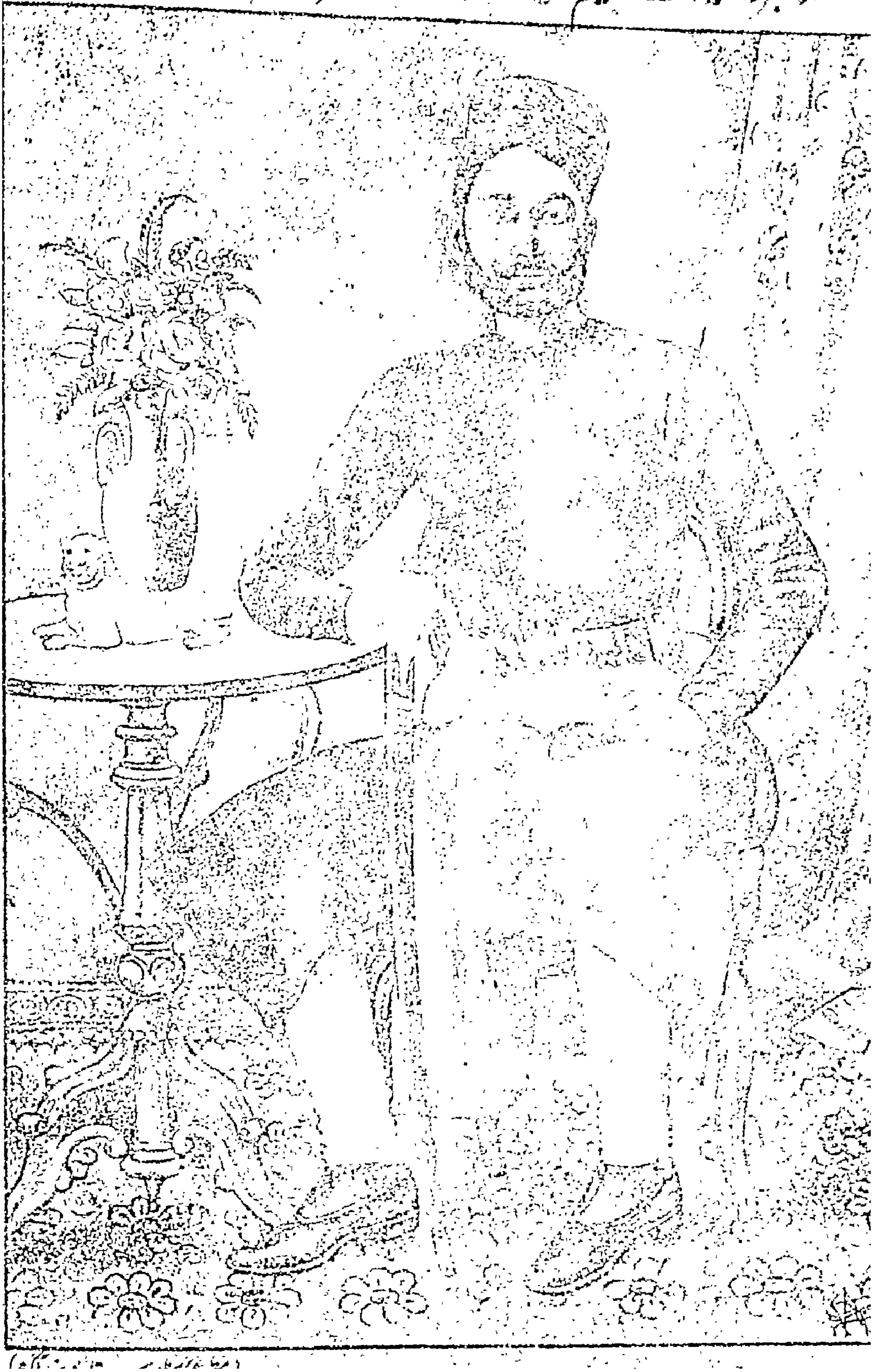
توزک و عشرتِ شاہانہ مبارک باشد
شہرۂ شانِ تو بودست بروس و بفرنگ
برکفت این چنین پیمانہ مبارک باشد

این چنین جشن بصد سال ہمایون بادا
این ہمہ شوکتِ مردانہ مبارک باشد
خواہی افسر مہر خود داشت بیاسے سلطان

این ارادت چو مریدانہ مبارک باشد

بتاریخ ششم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق دوم ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء سید اصغر علی خلف مولوی عبد الرحمن صاحب ناظم سائرات شاگرد و ہمنام مولف عہدۂ پیشکاری پرگنہ علیگڈہ و علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانۂ حضوری درج ذیل ہے

صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب [illegible] وزیر اعظم ریاست ٹونک



سیادت مآب شرافت انتساب سید اصغر حسن بعافیت باشند۔ بعد سلام مسنون واضح باد۔ در ینولا جسکو حضور ما بدولت بلا پرورش و اعزاز افزائی نظر بر قدامت نکوبعہدہ پیشکاری نظامت پرگنہ علیگڈہ بمشاہرہ للعہ روپیہ ماہوار معزز و مامور فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد بہ نظامت پرگنہ علیگڈہ پہونچکر اور کام متعلقہ کا بضابطہ چارج لیکر بماتحتی ناظم پرگنہ کار سرکار متعلقہ اپنے کو بستعدی و ہوشیاری و دیانت داری باظہار لیاقت ذاتی انجام دیتے رہو اور کار روائی پیمائش و سیاق سے جلد تر حصول قفیت حاصل کرو کیونکہ عرصہ چند ماہ تک اس عہدہ کی تنخواہ تیس روپیہ ماہوار ملیں گے بعد انقضای میعاد ششماہ بحالت قفیت از کار پیمائش و سیاق چالیس روپیہ ماہوار ملتے رہینگے فقط المرقوم ششم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۸ ہجری مطابق دوم ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء مثبتہ ناصیہ نصرت نائب صاحب بہادر۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۸ ہجری مطابق بستم ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ تین بجے دن کے حضرت وزارت مآب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی۔ وائس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل نے بمرض اسہال کبدی اس جہان فانی سے عالم جاودانی انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بعوث نے یہ قطعۂ تاریخ وفات کہا ؎ نائب ذیشان عبید اللہ خان ٭ رفت زین خمخانہ بے بود و ماند ٭ گفت سال رحلتش این آبرو آن قدح بشکست آن ساقی نماند ٭ یہ قطعۂ تاریخ وفات نائب الریاست مرحوم حضرت اسد لکھنوی سے یادگار رہے ؎

آہ فیروز جنگ فخر الملک ٭ نائب ٹونک صاحب رتبا
چھوڑ کر اس جہان فانی کو ٭ ہوئے رونق فزای ملک بقا
بست و پنجم جمادی الاول ٭ پنجشنبہ کا پہر بھر دن تھا
اس قلق مین جوادا اسد مجکو ٭ بہر تاریخ کچھ خیال ہوا
بے کم و کاست کاتب قدرت نے ٭ داخل خلد ہوگئے لکھا
۱۳

اور عبارت (فخر الملک بجنز انشد) سے بھی تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ چونکہ صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب خلف اکبر حضرت وزیر اعظم غفران پناہ بسبب نااتفاقی پدر بزرگوار خود چند عرصہ سے بھوپال مین قیام پذیر تھے بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و ہفتم ماہ ستمبر سنہ صدر روز چہارشنبہ فائز ریاست ہذا ہوکر شرفیاب ملازمت حضور پر نور ہوئے حضور انور نے براہ تفضلات و خداوندی پروانۂ خوشنودی مزاج بعطائے خطاب معزز و مفتخر فرمایا چنانچہ نقل پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ یادر عزیز القدر عزیز از جان سعادت نشان بدل عزیز و افر تمیز صاحبزادہ عبد العلیم خان طال عمرہ۔ بعد دعوات وافیات مطالعہ نمایند۔ پیشگاہ حضور ما بدولت سے بلا پرورش خسروانہ و عنایت شاہانہ تمکو بعطای الفاظ خطابیہ (فخر الامرا افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ) معزز و ممتاز فرمایا گیا۔ چاہئے کہ اس عنایت و نوازش حضوری کے بدل شاکر ہوکر ہمیشہ باطاعت و فرمانبرداری و رضامندی حضور ما بدولت

مستعد ہ گرم بکہ پیدا نہ اسنداً اپنے پاس کہو فقط بموجب حکم حضور پرنور مشتہ نامہ بہ عرضی عارض - شانزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ
مطابق یازدہم ماہ اکتوبر ۱۹۰۰ء - واضح ہو کہ حضرت وزارت مآب غفران ایاب نے نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ
محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ کو اپنی بیماری کی حالت میں اپنا انچارج کر دیا تھا چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب
ہدایت حضوری اولوالعزمی کے ساتھ کار نیابت کو انجام دیا اور بعد انتقال نائب صاحب بہادر منجانب حضور پرنور دام اقبالہ عہدۂ نیابت
پر مستقل فرمائے گئے - کیوں نہو - حضور والا ہی خدا پرست - (حق آگاہ و مناسل ابراہیم خلیل اللہ) ہیں اور نائب الریاست (حاکم با دب
صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر) (رحم دل درویش دوست) ہیں بمصداق شعر ہذا ؎ وزیرے چنین شہریارے چنان ؛ جہان چون نگیرد
قرار چنان - پھر نائب الریاست بہادر نے برطبق حکم حضوری عہدۂ جرنیلی اپنے برادر معظم صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان (اہل داد) کو تفویض
فرمایا - بتاریخ سوم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۸ ہجری مطابق بست و نہم ماہ اکتوبر ۱۹۰۰ء چار بجے دن کے جناب جہان آرا بیگم صاحبہ والدۂ ماجدہ
جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان بہادر نے بمرض لقوہ اس جہان فانی سے بملک جاودانی انتقال کیا بعد چندے اونکی دختر یعنی اہلیہ
جناب محمد عبدالعلیم خان بہادر فیروز جنگ نے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی رفاقت اختیار کی - اور اسی اثنا میں صاحبزادہ محمد کمال الدین خان
صاحب ابن اخوند محمد ایاز خان بہادر ثابت جنگ خسر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ اور اونکے فرزند و دختر یعنی صاحبزادہ محمد احمد خان
و اہلیہ جناب صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ نے انتقال کیا - اسی ایام میں خلف صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ابن اعظم الامرا
وقار الملک جناب صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ و خلف و دختر صاحبزادہ حافظ حامد خان ابن جناب صاحبزادہ احمد خان
بہادر شوکت جنگ و خلف صاحبزادہ امین الدین خان صاحب ابن جناب صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم و خلف صاحبزادہ
محمد عبدالمجید خان ابن جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان بہادر دلاور جنگ نے سفر آخرت اختیار کیا - بتاریخ پنجم ماہ رجب ۱۳۱۸ھ
مطابق سی ام ماہ اکتوبر ۱۹۰۰ء سید نصیر الدین احمد منصرم سائر صدر خلف فصیح الملک کپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب منجانب
سرکار دولتمدار بعہدۂ نائب ناظم سائرات مقرر فرمائے گئے چنانچہ پروانۂ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے - سیادت مآب شرافت انتساب
سید نصیر الدین احمد منصرم سائر صدر بعافیت باشند - بعد سلام مسنون واضح باد - جو کہ تم کارسرکار متعلقہ صدر منصرمی نظامت سائرات کو
از یوم ماموری عمدہ طور سے انجام دے رہے ہو اس لئے بپاداش ہوشیاری وکارکردگی پیشگاہ حضور با دولت سے تمکو بعہدۂ نائب
ناظم سائرات معزز و مامور کیا مگر کار سرکار متعلقہ صدر منصرمی نظامت سائرات بدستور تم سے لیا جائیگا دوسرا منصرم نہوگا چاہیے کہ کار متعلقہ
اپنے کو جسکا انجام دینے کے تم ہر طور ذمہ دار ہو ہمیشہ مستعدی و ہوشیاری و دیانتداری انجام دیکر خوشنودی مزاج فیض امتزاج

حضور کو بہ ذات خاص کرتے تھے مواد ریپروانہ جو کہ مکوست فرمایا گیا سند ایک ہی کرکے قصد الرقوم ہے مورخہ گیارھویں ۱۹ شعبان ۱۳۲۱ھ ہجری بموجب حکم حضور پر نور دام اقبالہ منقبت آصفیہ جو ہند کے نام الامرا معتمد الملک صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان بہادر صمصام جنگ۔ بتعلم کرایا برین روزنامچہ نویس دفتر دارالانشاء دربار ٹونک۔ بتاریخ ہشتم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر رحمۃ علیہ نے جمعین مولف نے انتقال کیا۔ جدائی صغیر ما دۂ تاریخ وفات ہے ۱۳۱۹ھ۔ اسی ایام عبرت التمام میں معتمد خاص فخر الزمان جناب حاجی مولوی محمد ارشاد حسین خانصاحب و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب ستیاب و جناب مولوی سید علی احمد صاحب مراد آبادی و منشی محمد شجاع الدین صاحب رغیرہ وغیرہ مرقوۂ بعد اخری رہگرای منزل ناگزیر ہوئے۔ علاوہ انکے اور بہت سے اشخاص نو عمر۔ نوجوان پیران دیرین سال بدانش جوان رفتگان ملک عدم کے پیچھے ہولیے۔ الحاصل ایک مدت تک بازار ممات گرم رہا اس قافلۂ رفتنی کا تانتا بندھا رہا سلسلہ توجہ تفصیل کو ایک دفتر درکار ہے اور یہان نظر باختصار ہے۔ الحمد للہ در ہمو الفضل بفضل حقیقی قحط سالی ارزانی سے بدل گئی اور شب تکالیف خلق اللہ مبدل بصبح نورانی راحت تازہ ہوئی۔ اب چند قطعۂ تاریخ وفات مرحومین نامی و گرامی اس موقع پر درج کیے جاتے ہین ؎

ان سید و مولوی و حاجی — ارشاد حسین خان مکرم
چون سنگ نمودم از پئے سال — ہاتف گفتا کہ احمد بگو شم

شد سوی ارم ز دار فانی — غم داد بدوستان ہمدم
حرف از مہنت مصرع برگیر — تاریخ نشات کن فراہم ۱۳۱۹ھ

دیگر

دریغا حسرتا زین دہر بگذشت — شجاع الدین کہ منشی بود مشہور
بفکر سال ہستی آبرو گر — مشو چندان ز شورش شو نہ مجبور

چہ آئین داشت آن پابند ملت — چہ خلقے داشت آن مرحوم و مغفور
ہمانا از لب افسوس تاریخ — بگو۔ منشی شجاع الدین ہبرور ۱۳۱۹ھ

اسی ایام مین جناب صاحبزادہ حافظ محمد امان خان صاحب برادر خرد اشرف الامرا عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ نے موضع ارنیان مین یک دہن چاہ کندہ کرایا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ کہا ؎

آبرو جو کنوین کا پانی ہے — ہر زمان وہ امان مین حق کی رہے
دل انہار سے لکھو تاریخ — چشمہ رنسیض جاودانی ہے

بتاریخ بست و یکم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر روز جمعہ تقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول باد ختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر

دلیر جنگ۔ بمعرض ظہور آئی۔ بتاریخ بست و ششم ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء صاحب کلان بہادر و ائلی صاحب فائز دار الریاست ہوئے
حسب دستور شایعت و ملاقات و مدارات عمل میں آئی۔ بعد ازاں صاحب کلان بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ
فرمایا۔ صاحبان مفصلۂ ذیل ہمرکاب حضور والا تھے۔ نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر
صفدر جنگ۔ نائب الریاست اعتبار الامرا مدبر الملک صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ۔ کرنیل فوج۔ مرزا
محمد علیخان صاحب ممبر کونسل صیغہ حسبات و جنگات وغیرہم۔ روبروئے صاحبکلان بہادر موصوف طلبای مدرسہ نے
یہ اشعار پڑھے ؎ آج ہوں علم و ہنر دو نو فدای مدرسہ ؛ وائلی صاحب ہوئے رونق فزای مدرسہ ؛ آفتاب شان و شوکت جب ہوا
سایہ فگن ؛ بڑھ گئی خورشید تاباں سے ضیای مدرسہ ؛ اب ہوا خواہان دولت ہیں ہوا خواہان علم ؛ بندہ گی ہے آج عالم میں ہوای مدرسہ
خاک پائے حضرت نواب والاجاہ سے ؛ غیرت خورشید ہے نور و بہائی مدرسہ ؛ یا الٰہی دولت و اقبال روز افزوں رہے
اپنے آقا کے لئے یہ ہر دعای مدرسہ ؛ مدرسہ یارب یونہیں پایدار ہے رونق مدام ؛ اوج عزت پر رہے ہر دم لوای مدرسہ
حاکمان وقت جب ہوں قدر دان علم و فن ؛ کیوں نہ بڑھ جائے بہا عز و علای مدرسہ = تاریخ بست و دوم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۹ھ
شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبد الشکور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان باسماۃ الیاس بیگم دختر نیک اختر
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول حسب آئین اہل خاندان بمعرض ظہور آئی۔ تاریخ
بست و نہم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر تقریب شادی صاحبزادہ محمد عبد الصبور خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب
باسماۃ عصمت النسا بیگم دختر فرخندہ نجم الامرا احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ
نائب الریاست حسب آئین اہل خاندان منعقد ہوئی بعد ازاں عقد نکاح حسب ارشاد سامی حضور انور دام اقبالہم بہ تفصیل ذیل
بمعرض وقوع آئے۔ عقد نکاح صاحبزادہ محمد افتخار علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ شمس النسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان
بہادر غالب جنگ۔ تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد تراب علیخان خلف حضور انور دام اقبالہ
باسماۃ حمید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب۔ تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد بشیر علیخان
خلف حضور انور دام اقبالہ باسماۃ لطیف النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد مسعود خان مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ
تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ احمد نور خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ۔ باسماۃ
رفیقۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد نور خان خلف اکبر

صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب باسماۃ حمید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ=
[۷] عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبد الباسط خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان باسماۃ وحید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو تعداد مہر پنجہزار روپیہ= [۸] عقد نکاح صاحبزادہ محمد جعفر یار خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو باسماۃ سعید النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خانصاحب بہادر افسر جنگ تعداد مہر پنجہزار روپیہ= عقد نکاح صاحبزادہ محمد اکبر یار خان خلف اصغر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو باسماۃ زکیۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب تعداد مہر پنجہزار روپیہ=
[۹] عقد نکاح صاحبزادہ حافظ محمد احمد نور خان خلف الکبیر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا باسماۃ صدیقۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خانصاحب آرزو۔ تعداد مہر پنجہزار روپیہ= اسی ایام مین جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نمبر اول بعطای پروانۂ خوشنودی مزاج حضور انور وخطاب (زبدۃ الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر ناصر جنگ) معزز وممتاز فرمائے گئے۔ اور انہین دنون مین جناب صاحبزادہ محمد شبیر علی خان بہادر کو پیشگاہ حضور والا سے پروانۂ خوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور اقدس وخطاب مستطاب (بدر الامرا اختیار الملک صاحبزادہ محمد شبیر علیخان بہادر سرور جنگ) عطا ہوا۔ تاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ ہجری مطابق سی ام ماہ دسمبر ۱۹۰۰ء احمد علیخان تخلص شاگرد ڈپٹی ساکن ٹونک ملازم ریاست جیپور شاگرد رشید مؤلف فائز ریاست ہوکر مؤلف سے ملاقی ہوئے اثنای گفتگو مین انطباع تاریخ ٹونک کی گفتگو آئی معزی الیہ گویا ہوئے کہ برٹش گورنمنٹ تاریخ کی قدردان ہے چونکہ آج کے دن عیسوی صدی تمام ہوئی ہے آج آپ بہی (تاریخ ٹونک) اختتام کو پہونچائین۔ اور کل کی تاریخ عیسوی صدی شروع ہو گی آپ بہی تاریخ وکٹوریہ کی ترتیب شروع فرمائین۔ خاکسار نے مومی الیہ سے جواباً یہ کہا کہ مؤلف بعد انطباع مؤلفۂ خود یہ چاہتا تہا کہ شغل فن طبابت مین مشغول ہوکر اوقات ستعار بسر کرے کیونکہ پیشۂ طبابت میرے خاندان مین قدیم سے چلا آتا ہے اور میرے والد ماجد کے بڑے بڑے نامی گرامی شاگرد علی الخصوص بریاست رامپور وعلی العموم بریاست ہذا گذرے ہین چنانچہ پیش ازین ایک نامہ مہری میرے نام حکیم غلام احمد صاحب قادری کا آیا تہا جسکی نقل درج ذیل ہے۔ سید صاحب والامناقب عالی مناصب خلاصۂ خاندان مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو سلمہ اللہ تعالی۔ بعد سلام سنت الاسلام واضح رای شریف باد۔ فقیر غلام احمد قادری شاگرد والد ماجد آن برگزیدۂ بارگاہ صمدیت نسخہای مجرب خطیبہ والد آن مکرم کہ این خادم تجربہ کردہ اما تا نزد خود دارد واین معتقد دیرینہ چراغ سحری ست زود از زود تشریف ارزانی فرمودہ

ودیعت رابہر نذر زیادہ والسلام مع الاکرام فقط راقم الحروف ۔ فقیر غلام احمد قادری عفی عنہ ۔ معزی الیہ نے اس نامہ کو پڑھکر یہ جوابدیا کہ آپ تاریخ وکٹوریہ کو تو کچھ دنوں میں مرتب کر سکتے ہیں بعد اختتام تاریخ ہذکو یہ جواہر کو زخاطر عاطر ہے عین مناسب و مصلحت وقت ہے چنانچہ مولف نے حسب ارشاد معزی الیہ آجکی تاریخ کہ نہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ء و یکم ماہ جنوری ۱۹۰۱ء ہے تاریخ وکٹوریہ کو قلم برداشتہ لکھنا شروع کردیا ہے رب العالمین بطفیل خاتم النبیین یہ تاریخ بھی تاریخ ٹونک کیطرح اختتام کو پہونچائے ۔ آمین ثم آمین ۔

شکر خدای کریم کہ این کتاب (مطلع فیض ابراہیم) درین ایام میمنت التیام کو الف انصرام ماند و بود آغاز رو نمید و انجام صورت اختتام پذیرفت ۔ ابتدای طبع اسم تاریخی آن (تواریخ محمد آباد) نہادم و (حدیقۂ راجستان ٹونک) اسم تاریخی اختتام طبعش کردم و این قطعہ تاریخ برگفتم

خاص دربہار امین الدولہ جی سی آئی ای	فخر راجستان و فخر ہند و فخر کل دول
آشکار اگشت جملہ صورت حسن امل	ملہم غیب آبرو گفتا بیک مصرع دو سال
ساختم آئینۂ تاریخ دراردو ۔ کرو	واردات خاندان ۔ و ۔ وانتخاب شش عمل

قطعہ تاریخ من نتایج افکار گہربار شاعر مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی ۔

کتاب بے بدل ہمو تصنیف	بلاشک آبروی صاحب فن	برای سال طبع او دم فکر
اسد گفتیم ۔ تاریخ مزین		

ایضاً

رقم سکے ہیں جو حالات ٹونک ان بزرگان	تو آبرو نے بڑی محنت و مشقت کی	بسال طبع قلم کرکے گردن خامہ
اسد یہ کہدو کہ ۔ تاریخ لاجواب لکھی		

تقریظ تاریخ ٹونک ۔ منجانب منشی محمد سعید خان سعید ولد حافظ عظیم اسد خان ساکن ٹونک ملازم نظامت سائرات صدر شاگرد فخر الشعرا معتمد الملک میر پنجہ کش جواہر رقم خان جناب مولوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو خلف اصغر عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما مولانا حکیم سید محمد انور علی صاحب استاد و معالج خاص حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ ۔

سبحان اللہ کتاب تاریخ ٹونک کہ جسکا تاریخی نام ۔ حدیقۂ راجستان ٹونک ہے تہذیب نفس و سیاست مدن کے لئے ایک دستور العمل سترگ ہے جسکا ہر ادنیٰ فقرہ ایک تذکرۂ کارآمد بزرگ ہے ۔ عروس استعداد کی آرائشگی و پیراستگی کیواسطے زیور گرانبہائے قابلیت ہے ۔ اور شوکت و عظمت فرمانروایان نامدار کے لئے ایک معقول صورت ہے ۔ تاریخ دانی و انشا پردازی میں اسناد مسلم الثبوت بلیغ و ادیب کا حصہ ہے ۔ اور تعریف بیرون از قیاس لکھنا محض قصہ ہے ۔ تاریخ ہذا میں متانت برملا ہے

بقول شخصے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ قطعہ تاریخ طبع عرض کرتا ہوں اس مختصر سے مطول کا کام لیتا ہوں۔

نوشتہ چہ تاریخ اوستادِ من — کہ در شرح مت بست نامی گرامی
چو شد فکر تاریخ طبعش ستعید — بگفتا خرد گو۔ تو اریخ نامی

تقریظ تاریخ ٹونک۔ منجانب منشی شیخ احمد صاحب متوزا ہلمدیشی محکمہ سیاہ دار الریاست ٹونک خلف منشی شیخ محمد عبدالکریم صاحب کارپرداز اشرف الامراعمدۃ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خانصاحب بہادر فتح جنگ شاگرد مصنف تاریخ ٹونک۔

ماشاءاللہ کتاب تاریخ ٹونک جسکا تاریخی نام (مطلع فیض ابراہیم) ہے۔ فی الواقع اسم باسمی لطبع سلیم ہے۔ کیا کہنا ہے چہار رؤسا ذو الاقتدار کے حالات مختصر مطول کی کیفیت دکھلا رہے ہیں بلاغت و معانی کی اس دریا سے آبرو میں موجیں جوش زن ہیں کیوں نہو میرے اوستاد مسلم الثبوت المخاطب بہ فخر الشعرا معتمد الملک جواہر رقم خان بیر پنجہ شکن۔ ہیں جسقدر توصیف و تعریف لکھی جائے بجا ہے جسقدر مدح سرائی میں مبالغہ کیا جائے روا ہے بقول شخصے یہی قول صادق آئیگا کہ چھوٹا منہ بڑی بات اسی بات سے تقریظ میں کچھ تقریر نہیں کر سکتا ہوں قطعہ تاریخ عرض کرتا ہوں ؎

چہ تاریخ اوستادِ من رقم کرد — سزد گویم چو مہرِ عالم افروز
چو کردم فکر سال ای سوز دل گفت — بگو تاریخ این۔ تاریخ دلسوز

قطعہ تاریخ من نتائج افکار گہربار جناب سید محمد عبدالرزاق صاحب کلامی خلف اکبر جناب سید محمد سعید صاحب مرحوم اہلکار ریاست ٹونک۔ مصنف صمصام الاسلام ترجمہ فتوح الشام۔

میری مشفق آبرو نے یہ کتاب — خوب اور عمدہ لکھی بے قیل و قال
واہ کیا انشا ہے کیا انشاد ہے — آنکھ سے دکھلا دیا لکھا جو حال
اس سے جو مردہ تھے وہ زندہ ہوئے — آبِ حیوان اسکے آگے کیا ہے مال
نثر طائر نثر پریون کی صدا — نظم کے قالب میں ہے اہلِ کمال
یہ کوئی تاریخ ہے یا جامِ جم — کیوں نہ اسیر جانِ خسرو ہو نہال
ای کلامی شاد میں اس سے ہوا — اور یہ چاہا کہ لکھئے اس کا سال
بولا ہاتف از سرِ بامِ فلک — واہ یہ تاریخ ہے بس بے مثال

قطعہ تاریخ در صنعت نادر و توشیح از نتائج طبع موزون رموزدانِ عواطف عمر منشی محمد ابراہیم خان المتخلص بہ رمز خلف ڈاکٹر منشی محمد خان صاحب مرحوم داروغہ سائر ریاست ٹونک شاگرد جناب سید نیاز احمد صاحب خرد شاگرد حضرت اسد لکھنوی

تردد بھلا کیوں نکر ہونگی اب تو اریخ جہان — غور اسمین کا ہے کی ہے رمز تمکو اسقدر
قول ہر اک اسکا اونکو باعث تشبیح — حق جو کہنا ہے تو کہدو۔ بے بہا تاریخ ہے

(حروف مادہ) ب ی ب ہ ا ت ا ر ی خ ہ ی۔

(اعداد بحروف) دو دو دو پنج یک چہارصد یک دو صد ده شش صد پنج دو

(اعداد) ۴-۶-۴-۵-۴-۶-۲-۵-۲-۱۰-۲۰-۳-۵-۱-۲۰۰-۹۰-۴-۱۰-۱-۲۰-۴-۶-۹۰-

۴-۴-۵-۲۰۰-۴۰۰-۹۰-۴-۲-۵-۳-۴-۵ - میزان کل ۱۳۱۸ ہجری

ایضاً در صنعت توشیح معنوی

تاریخ ٹونک کا جو ہوا اختتام طبع	ثابت ہوا یہ مجھکو کہ تاریخ ہی بہی
ارشاد سے مصنف نیکو خصال کے	غور و فکر میں تو تاریخ کی ہوئی
ناگاہ آسمان سے مسیحا نے یوں کہا	اصدیے عدیل ہے تاریخ ٹونک کی

۱۳۱۹

قطعہ تاریخ من نتائج افکار گہربار جناب مولوی عنایت حسین خانصاحب متخلص عنایت شاگرد حضرت اسد لکہنوی سلمہ الله القوی۔

مولوی اصغر علی تصنیف این تاریخ کرد	کاندران درج ست حال بزم و رزم و غزو ٹونک
فکر سالش کرد عنایت از سر ادراک و فہم	این بگفتا۔ در یا مجموعہ حالات ٹونک

۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ موزون کردہ گوپال لال نرائن متخلص شوق ملازم سرکار ریاست ٹونک شاگرد مصنف تاریخ ہذا

اسکا پرتو نہ کیوں ہو مولیٰ یہ تو ہے آفتاب ہند تاریخ	شوق نے بھی سرورق سے لکھی واہ کیا لاجواب ہے تاریخ

۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ طبع از نتائج فکر جناب منشی بہاری لال صاحب جمع خرچ نویس نظامت مال صدر پرگنہ ٹونک شاگرد منشی ابراہیم خان رند۔

دیکھا جو ہم نے اسکو تو یہ ہے سراسر انتخاب نایاب	تم شاد ہو اسکا سال کہدو تاریخ لاجواب نایاب

۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ طبع از نتائج فکر جناب سید محسن حسین صاحب سخی امروہوی برادر جناب ناطق الملک سید حسن حسین صاحب صفی

آبرو سا ہو لکھنے والا جب	کیوں نہ ہو انتخاب یہ تاریخ
اے سخی تم بھی سال طبع لکھو	چھپ گئی لاجواب یہ تاریخ

۱۳۱۹ھ

خاتمہ

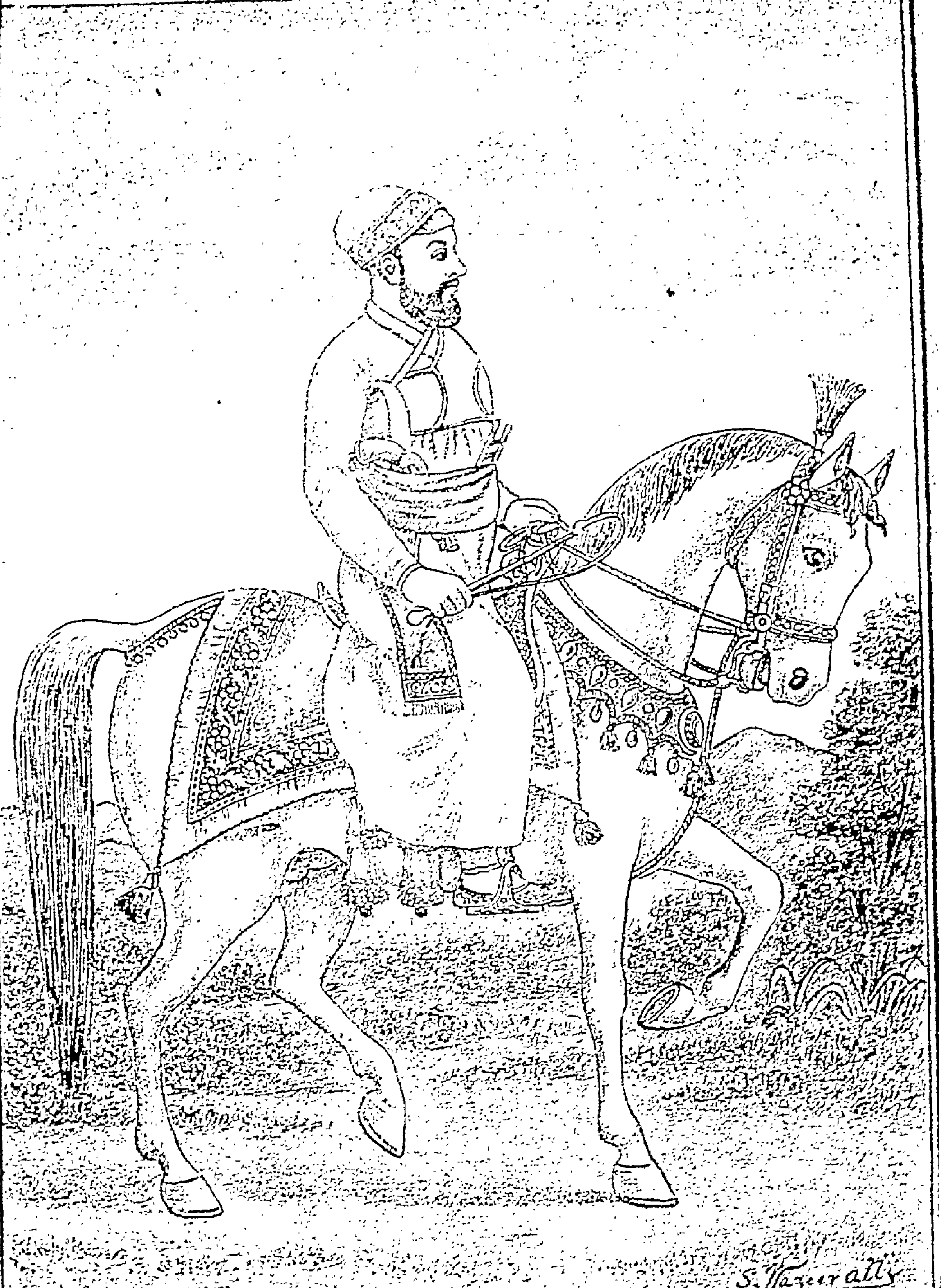
الحمد للہ کہ کتاب تاریخ ٹونک تالیف فخر الشعراء معتمد الملک جواہر رقم خان میرزا شکن سخنور نامجو جناب سید محمد اصغر علی صاحب آبر مطبع ستارہ ہند واقع شہر آگرہ مین باہتمام کارپردازان مطبع ۲۵ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۹ ہجری مطابق ۱۳ جون ۱۹۰۱ء خیر و برکت کے ساتھ چھپ کر باعث فرحت قلوب ناظرین ہوئی۔

Nawab of Tonk



S. Nazeerally

تصویر نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیب جنگ والی ملک روہیلکھنڈ ❖



وزیر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ جنرل فوج حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ



S. Wazeer Ali

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان مرحوم خلف الصدق حضرت نواب امیرالدولہ بہادر جنت آرامگاہ



تصویر صاحبزادہ محمد اکرم خان مرحوم خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ جنت آرامگاہ



S. Nazeerally

تصویر وزیرالدولہ امیرالملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ والی ریاست ٹونک



Nawab of Tonk



Nawab of Tonk

شبیہ جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای والی ٹونک دام اقبالہ



مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

آنریبل مسٹر وزیر اعظم میجر جنرل افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبداللہ ... نواب ... بہادر سی ایس آئی ... پریزیڈنٹ محکمہ کونسل



(مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ)

تصویر عمدة الامرا فخر الملک جناب صاحبزادہ نواب محمد سعید خان صاحب بہادر ظفر جنگ سی ایس آئی نائب آنریبل وائسریگل کونسل خلف نواب ... فردوس

(ایام جوانی)



مطبع شمس ستارہ ہند آگرہ

صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف اکبر حضرت وزیر اعظم - ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مرحوم خلف اصغر حضرت وزیر اعظم ۔ ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)



تصویر صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)



تصویر صاحبزادہ عبدالحمید خاں صاحب برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک

صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خانصاحب بہادر دلیرجنگ برادر خورد نواب صاحب بہادر والی ٹونک دام اقبالہ



مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

تصویر صاحبزادہ محمد صفی اللہ خاں صاحب تخلص صفی برادر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)



تصویر صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان صاحب بہادر سطوت جنگ برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک دام اقبالہ

مسیح ستارہ ہند آگرہ



تصویر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ برادر حقیقی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ



تصویر صاحبزادہ محمد حفیظ خان صاحب بہادر خلف اکبر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ

تصویر صاحبزادہ محمد سعادت علیخان صاحب خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک



تصویر صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب بہادر خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دام اقبالہ



تصویر صاحبزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب خلف حضور نواب صاحب والی ٹونک



تصویر صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب خلف حضور نواب صاحب بہادر والی ٹونک



تصویر صاحبزادہ محمد عبد الکریم خان مرحوم خلف الصدق حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

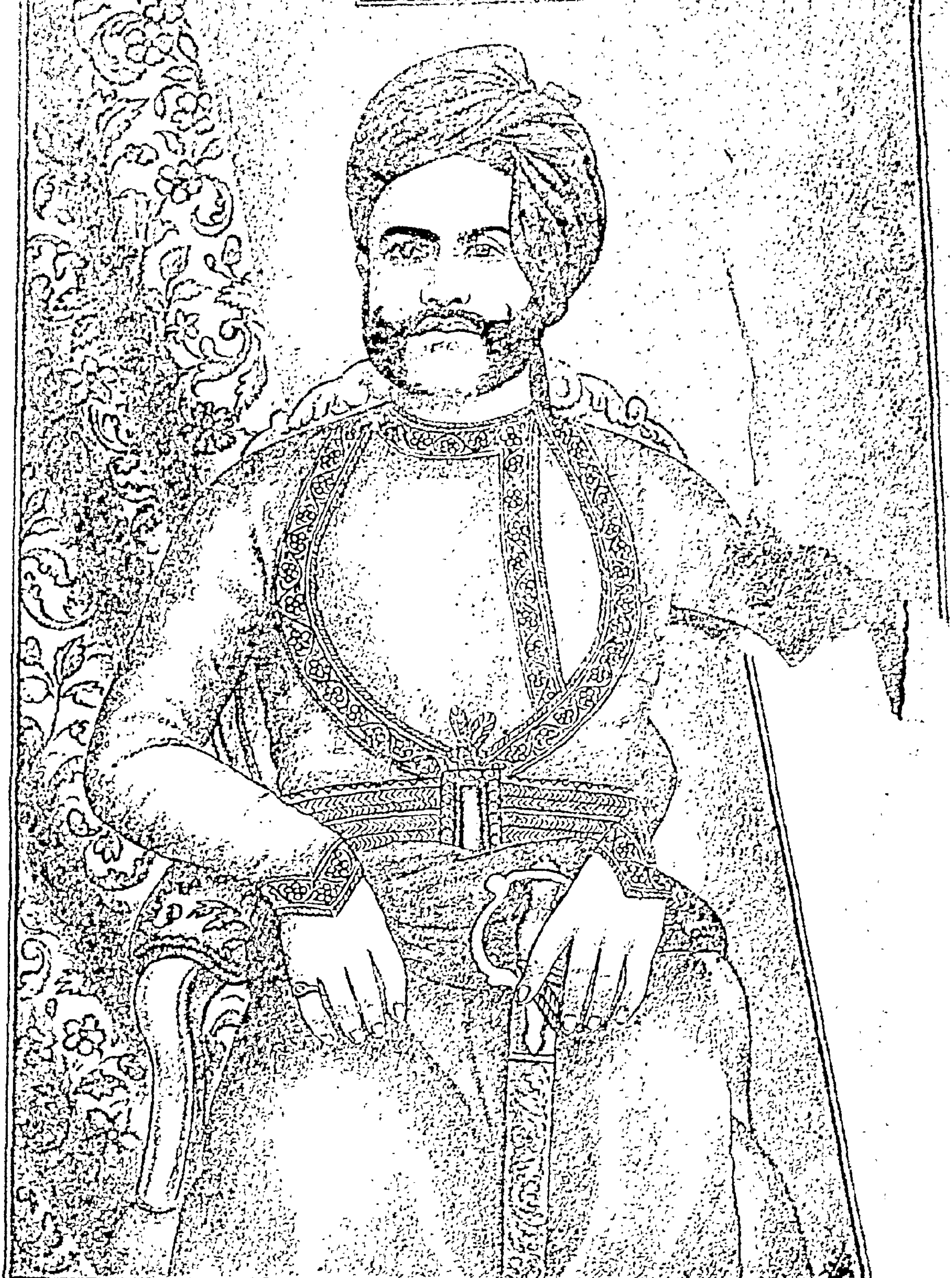


تصویر صاحبزادہ محمد خان صاحب ماموں حضور نواب صاحب بہادر ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ حامد خان صاحب خلف الرشید صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم



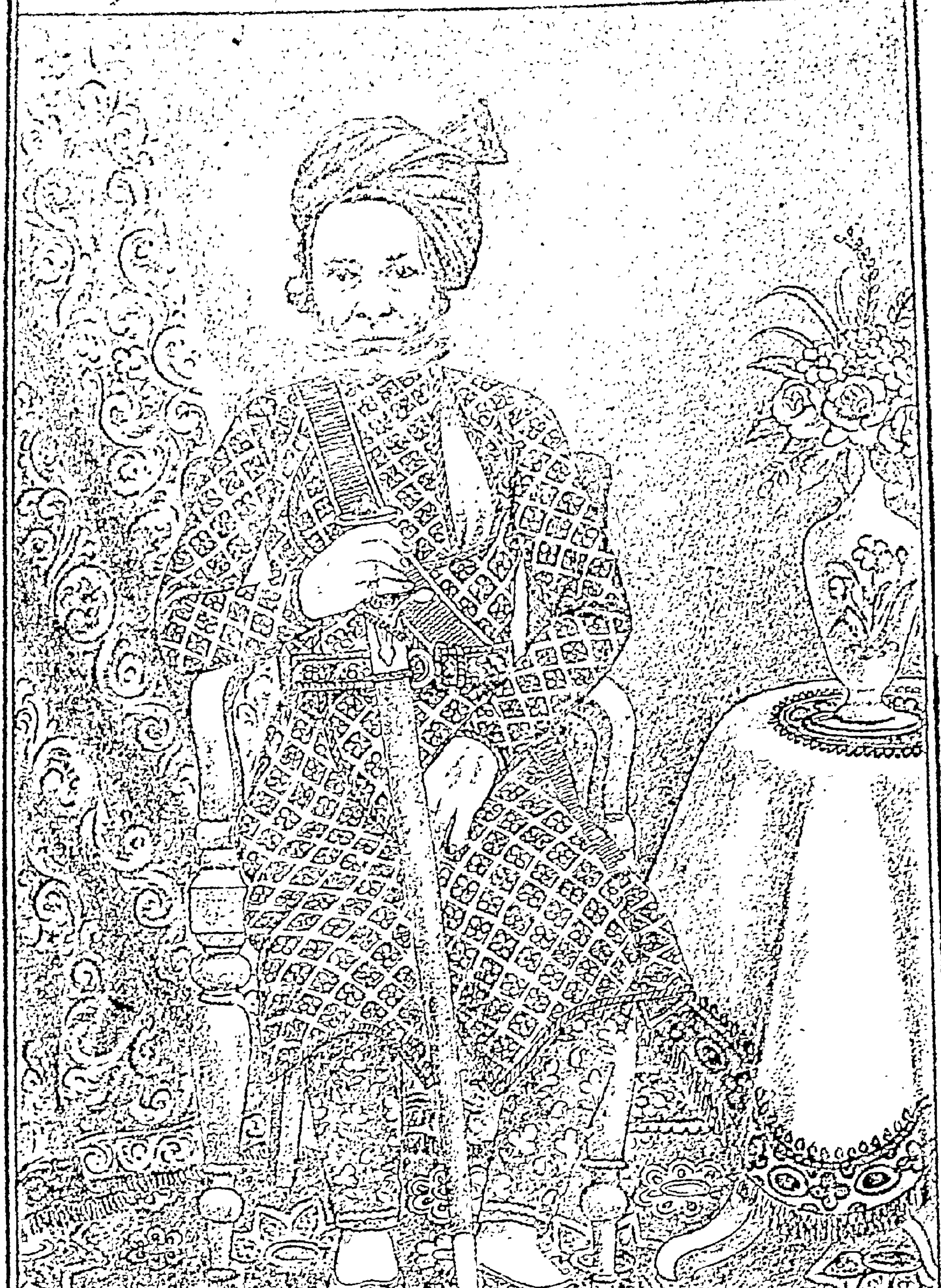
(مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ)



تصویر صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب مرحوم ریاست ٹونک

(مطبوعہ پریس ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ محمد اکرم خان مرحوم خلف اصغر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نصرت جنگ جنت آرامگاہ



S. Nazeerally

تصویر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب خلف اصغر نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ



سید محمد صاحب نائب بخشی الملک ریاست ٹونک



مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

کرنل محمد عبدالرزاق خان صاحب ریاست ٹونک



مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ



تصویر صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ

تصویر سرآمد شعرا مستند نواب سلیمان خان صاحب بہادر اسد لکھنؤ



تصویر افتخار الشعرا اعتبار الملک دہلوی سید محمد افتخار حسین خان بہادر افتخار جنگ استاد شعر و سخن [illegible] ریاست [illegible] تونک



تصویر صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ جنرل لشکر ریاست ٹونک خلف صاحبزادہ اسفندیار خان بہادر



S. Nazeer Ali

تصویر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جنرل فوج ظفر موج ریاست ٹونک برادر صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر اشرف الامراء عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خاں صاحب بہادر فتح جنگ - ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ)

تصویر صاحبزادہ محمد الیاس خان خلف صاحبزادہ ایوب خان صاحب ابن صاحبزادہ حافظ حاجی محمد امان خان صاحب



مطبوعہ در مطبع ستارہ ہند

تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شہید خلف صاحبزادہ محمد سیف یار خان بہادر



تصویر صاحبزادہ عبدالرحیم خان خلف صاحبزادہ عبدالرحمن خان مرحوم بن صاحبزادہ محمد بخت بلند خان مغفور



تصویر صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خانصاحب خلف الصدق اشرف الامراء عمدۃ الملک جناب صاحبزادہ امیر یار خانصاحب بہادر فتح جنگ



مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

تصویر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو خلف اصغر صاحبزادہ محمد سیف یار خان صاحب جنرل فوج



تصویر صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب شہید اخلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر



تصویر صاحبزادہ محمد خان ثانی اکبر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ ریاست ٹونک





تصویر صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ ریاست ٹونک

صاحبزادہ [illegible] خاں صاحب ریاست ٹونک





تصویر صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب مرحوم و ہمشیرزادہ و داماد حضور پُرنور والیٔ ٹونک

مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ

تصویر جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خاں صاحب حسرت خلف الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خاں صاحب حسرت ابن جناب نواب محمد فخر ... محمد جلال ... خاں صاحب ...



مطبوعہ مطبع ستارہ ہند آگرہ



صاحبزادہ محمد عبدالکبیر خان تخلص شمیم پسر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر ریاست ٹونک



(مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ)

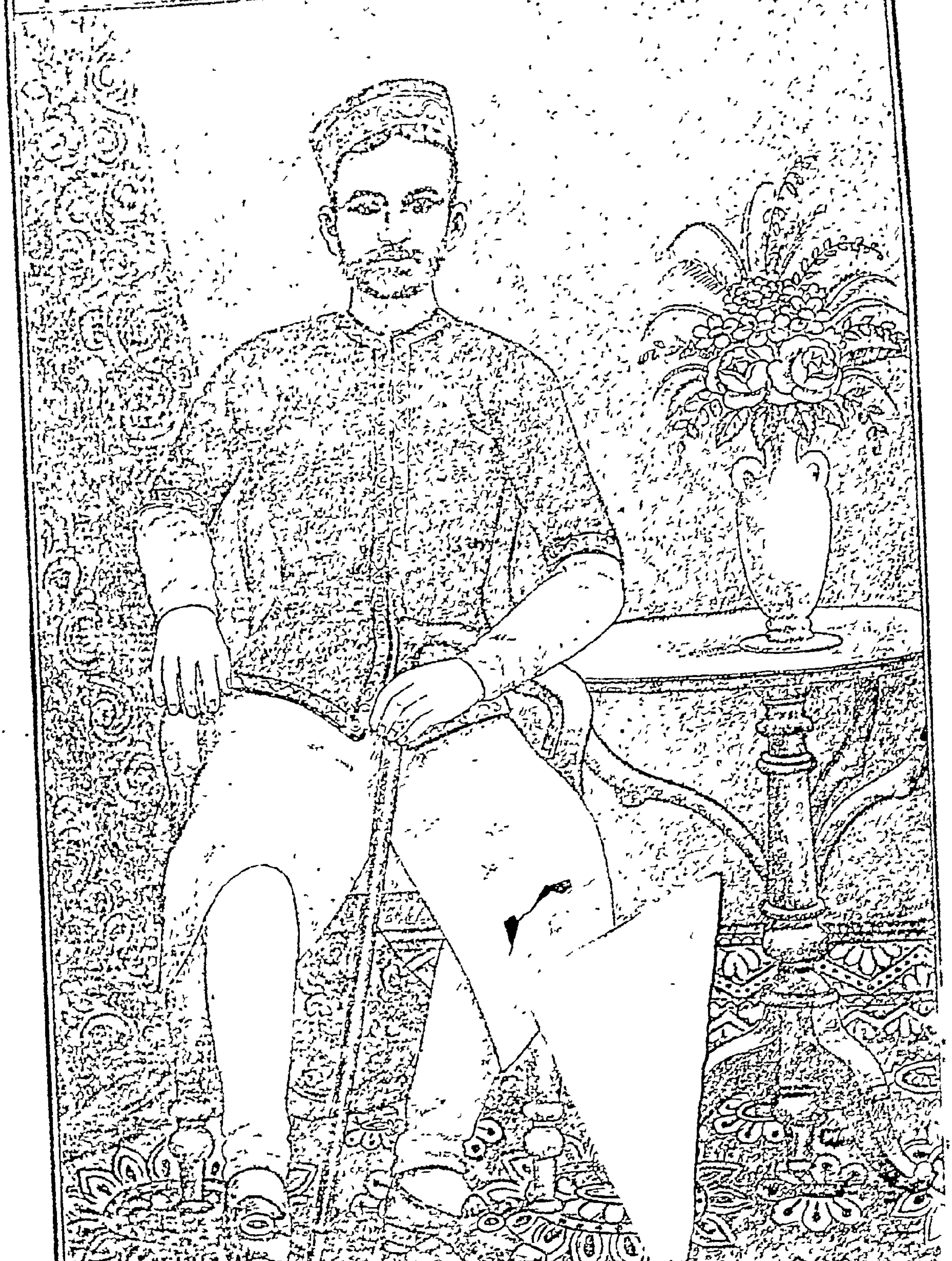


تصویر صاحبزادہ محمد شاہ زمان صاحب مرحوم برادر خرد صاحبزادہ حمید یار خان صاحب بہادر فتح جنگ



S. Nazeerali

تصویر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد شاہ زمان خان صاحب کپتان توپخانہ



S. Nazeer Ali

تصویر جناب سید اصغر علی صاحب متخلص بہ آبرو مصنف تاریخ ہذا



مطبوعہ مطبع ستارۂ ہند آگرہ

نقشہ اسمائے اہل خاندان امیریہ مع تاریخ حیات و ممات وغیرہم

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد مع تفصیل اناث و ذکور	کیفیت
۱	حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شیر جنگ	سنہ ۱۱۸۲ ہجری	۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری	چہار دہ پسر و ہفت دختر و دو دختر زادہ جملگی بست و سہ کس بموجب تفصیل ذیل۔ از نمبر ۲ تا نمبر ۲۴	
۲	حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ	۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۳ ہجری	۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ ہجری	ہفت پسر و ہشت دختر جملہ پانزدہ کس بموجب تفصیل ذیل۔ از نمبر ۲۵ تا نمبر ۳۹	
۳	صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب	۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۳ ہجری	۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۶ ہجری	سہ پسر و ہفت دختر جملگی دہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۹۹ تا نمبر ۱۰۹	
۴	صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب	سنہ ۱۲۲۷ ہجری	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۴ ہجری	یک پسر یعنی صاحبزادہ احمد اللہ خان و تفصیل اولاد آن از نمبر ۶۷ تا نمبر ۹۸ نہ پسر و دو دختر	
۵	صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب	سنہ ۱۲۲۹ ہجری	۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری	سہ پسر و سہ دختر جملگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۰۹ تا نمبر ۱۱۴	
۶	صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب	سنہ ۱۲۳۰ ہجری	۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۴ ہجری	دو پسر و سہ دختر جملگی پنج کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۱۵ تا نمبر ۱۱۹	
۷	صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب	سنہ ۱۲۳۱ ہجری	۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۴ ہجری	+	لاولد فوت ہوئے

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸	صاحبزادہ احمدیار خان صاحب تخلص آنی	سنہ ۱۲۳۳ ہجری	۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۹ ہجری	یک پسر و دو دختر ہمگی سہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۰ تا نمبر ۱۲۲	
۹	صاحبزادہ احمد علیخان صاحب	۲۸ رجب سنہ ۱۲۳۴ ہجری	سنہ ۱۳۰۰ ہجری	سہ پسر و سہ دختر ہمگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۳ تا نمبر ۱۲۸	
۱۰	صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب	سنہ ۱۲۳۵ ہجری	۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری	پنج پسر و چہار دختر ہمگی نہ کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۲۹ تا نمبر ۱۳۷	
۱۱	صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب	سنہ ۱۲۳۶ ہجری	۱۹ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ ہجری	یک پسر و یک دختر جملہ دو کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۳۸ تا نمبر ۱۳۹	
۱۲	صاحبزادہ حافظ محمد اکرام صاحب	۱۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۳۹ ہجری	سنہ ۱۳۱۰ ہجری	یک پسر و پنج دختر ہمگی شش کس مفصلہ ذیل از نمبر ۱۴۰ تا نمبر ۱۴۵	
۱۳	صاحبزادہ محمد ہدایت اسد خان صاحب	+	+	+	انہوں نے صغر سنی میں روبروے والد ماجد خود انتقال کیا -
۱۴	صاحبزادہ محمد جہانگیر خان	+	+	+	ایضاً
۱۵	صاحبزادہ فتح میر خان	+	+	+	ایضاً
۱۶	حیات بیگم عرف رحم بی بی منکوحہ صاحبزادہ بخشی محمد کریم اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ بخشی صالح محمد خان صاحب مرحوم	+	۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۲۷۲ ہجری روز پنجشنبہ	یک پسر و یک دختر یعنی صاحبزادہ محمد کفایت اسد خان جانی بیگم المخاطب بہ نواب ہو بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب مرحوم	نواب ہو بیگم لاولد فوت ہوئیں

کیفیت	تعداد اولاد	تاریخ وفات	تاریخ ولادت	تفصیل اسماء	نمبر شمار
الٰہ بیگم کے اولاد نہ تھی دونون نے ایک دختر تبنیٰ کرکے اکرام النسا بیگم نام رکھا اور ادریس دختر نیاز اختر کی شادی صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب کی انکے بطن سے دو پسر یعنی صاحبزادہ محمد ادریس خان و الیاس خان تولد ہوئے افسوس ہے عین شباب مین دونون راہی ملک بقا ہوئے انکی پیدایش کی تاریخ پہلے تاریخ ہذا مین آچکا ہے سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین صاحبزادہ محمد الیاس خان کی شادی صفیۃ النسا بیگم دختر صاحبزادہ محمد یعقوب خان سے ہوئی انکے بطن سے دو لڑکیان عالم وجود مین آئین صاحبزادہ محمد ادریس خان کی شادی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین سعیدۃ النسا بیگم بنت صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان تعداد سے بعرض ظہور آئی انکے بطن سے کوئی اولاد نہین ہوئی۔	اکرام النسا بیگم متبنیٰ منکوحہ صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد امین خان صاحب	+	+	فیض بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ایمان خان بہادر فتح جنگ مرحوم	۱۸

نمبرشمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۸	فاطمہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد اسفندیارخانصاحب مرحوم	÷	÷	صاحبزادہ محمد امداد اللہ خان صاحب مرحوم ۔ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خانصاحب اعتبارالامراء مدارالمہام صاحبزادہ ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خانصاحب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو بلقیس زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبدالغفور خان ۔ فیاض زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خانصاحب ۔	
۱۹	گلشن بیگم منکوحہ محمد نادرشاہ خان صاحب مسرور	÷	÷	صاحبزادہ شاہ احمد شاہ خان مرحوم	صاحبزادہ احمد شاہ خان کو انکے والد نے بسبب نافرمانی کے عاق کیا انکی ایک دختر مسماۃ محمد زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ حامد خان صاحب اصغر خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان بہادر یادگار ہے
۲۰	اشرف بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امیر شاہ خان صاحب مغفور			صاحبزادہ محمد یوسف خان ۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان ۔ صاحبزادہ محمد یعقوب خان مرحوم ۔ فردوس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خانصاحب ادریس جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد صفی اللہ خانصاحب خلف دومی صاحبزادہ احمد اللہ خانصاحب ۔	
۲۱	رحمت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد قاسم علیخانصاحب قلعہ دار مرحوم	÷	سنہ ۱۳۱۶ ہجری	صاحبزادہ محمد نظام علیخانصاحب صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان صاحب	
۲۲	بشارت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ابراہیم علیخانصاحب قلعہ دار	÷	سنہ ۱۳۱۰ ہجری	دو پسر سہ دختر ہوئی تھیں ۔ بدین تفصیل صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان قلعہ دار صاحبزادہ محمد عبدالعلیخان ممتاز بیگم منکوحہ صاحبزادہ امداد اللہ خان مرحوم براتی بیگم نامزد صاحبزادہ محمد نظام علیخان انور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان صاحب قلعہ دار ۔	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۲۳	گلبوتہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب	+	+	سہ پسر و پنج دختر یعنی ہشت کس بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحبزادہ محمد طلا خان مرحوم بہادر ... محمد نصر اللہ خان تجلی بیگم - آمنہ بیگم - نواب بیگم - بادشاہ بیگم - سکندر بیگم	
۲۴	عمدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب	+	سنہ ۱۲۸۴ ہجری	+	یہ بیگم لاولد فوت ہوئیں
	اسمائے فرزندان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر				
۲۵	صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب	۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۴ ہجری	۲۵ رجب سنہ ۱۲۶۲ ہجری	شمس الامراء نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر ... جنگ - اعزاز الامراء اعزاز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ مرحوم	
۲۶	صاحبزادہ محمد نذیر خان صاحب	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۶ھ	۴ جمادی الاخری سنہ ۱۲... ھ		لاولد فوت ہوئے -
۲۷	صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب	۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۵ ہجری	یکم صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری	یک پسر و دو دختر یعنی صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم - صدیقہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ مغفور - شیریں بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ مرحوم	
۲۸	نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ	۵ رجب سنہ ۱۲۴۴ھ	سنہ ۱۳۱۳ ہجری	دوازدہ پسر و پنج دختر یعنی ہفدہ کس منفصلہ ذیل از نمبر ۴۲ تا نمبر ۵۸	
۲۹	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۸ ہجری	۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۲ ہجری	دو پسر و دو دختر یعنی صاحبزادہ محمد نور الدین خان ۱۲۷۲ صاحبزادہ محمد ... خان مرحوم - روشن آرا بیگم زبدۃ النساء بیگم عرف علائی بیگم	روشن آرا بیگم صاحبزادہ حبیب اللہ خان کے عقد نکاح میں آئیں - زبدۃ النساء بیگم وقار الامراء اعتماد الملک محمد عبدالحسین خان بہادر ... جنگ کے عقد نکاح میں آئیں
۳۰	صاحبزادہ محمد عبیداللہ خان بہادر فیروز جنگ	۲۳ شوال سنہ ۱۲۶۳ ہجری	۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۸ھ روز پنجشنبہ	سہ پسر و یک دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان بہادر فیروز جنگ - صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مرحوم - صاحبزادہ امانت اللہ خان - از بطن دیگر -	[illegible]
۳۱	صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر ... جنگ	۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۲..ھ	+	یک دختر مسماۃ آمنہ بیگم عرف اختر بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد رفیع خان صاحب بہادر حضور انور -	
۳۲	عالیہ بیگم المخاطب نواب بیگم منکوحہ نواب غوث محمد خان بہادر رئیس جاورہ	+	۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۹ھ روز چہارشنبہ		لاولد فوت ہوئیں

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۳۳	نور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب	÷		دو دختر یعنی معصوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد جہان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خانصاحب آوم - دختر دوم کلثوم بیگم مرحومہ لاولد فوت ہوگئیں -	
۳۴	آفتاب بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب	÷	سنہ ۱۳۱۴ ہجری	یک پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ عالی احمد خان - کیسر آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ذو الفقار علیخان - کشور آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر	
۳۵	سکینہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب	÷	÷	دو پسر و چہار دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خان صاحب صاحبزادہ محمد عالمگیر خانصاحب انفس جہان بیگم جہانگیر بیگم - فاروق زمانی بیگم - اختر جہانی بیگم	
۳۶	فاطمہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبد المجید خانصاحب نونہ یان	÷		دو دختر بدین تفصیل ذیل زبیدہ بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الکبیر خانصاحب میمونہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد العلیخان قلعہ دار -	
۳۷	ولایتی بیگم منکوحہ صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب	÷		یک پسر و یک دختر بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد سعید خانصاحب مرحوم - جہان بیگم المخاطب بہ ملکہ علی زمانی بیگم محل اول حضور نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ فرمانروای دار الاسلام ٹونک	
۳۸	زینب بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب	÷	÷	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد عبد القیوم صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان مرحوم کے دو پسر ہیں یعنی صاحبزادہ خان مرحوم و داماد جناب صاحبزادہ محمد حسام الدین خان داماد حضور امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان حافظ محمد اکرم خان صاحب بہادر صولت جنگ صاحبزادہ احمد الدین خان ناظم الاوراد ملک مغفور صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ -	
۳۹	مریم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امان خان صاحب	÷		[illegible]	صاحبزادہ محمد امان خانصاحب کی دوسری شادی انفس جہان بیگم دختر صاحبزادہ محمد منیر خان صاحب مرحوم سے بغرض ظہور آئی ان سے چار فرزند اور دو دختر تولد ہوئیں بدین تفصیل - صاحبزادہ محمد ایوب خان - صاحبزادہ محمد یعقوب خان صاحبزادہ حافظ محمد یوسف خان - صاحبزادہ محمد عبد الغفار خان مغفور - بشیر بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان - خدیجہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب مرحوم

ے

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
	فرزندان نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ				
۴۰	امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم خان بہادر صولت جنگ جی سی آئی ای	۲۲- ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۵ھ	÷	چہار دہ پسر یک دختر و دوازدہ دختر فرخندہ بیگم یعنی بست و شش کس بموجب تفصیل از نمبر ۵۷ تا نمبر ۸۲	
۴۱	اعظم الامراء وقار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ	۲۰- شوال سنہ ۱۲۶۸ ہجری	÷	چہار پسر و پنج دختر بدین تفصیل- صاحبزادہ محمد الیاس خان داماد حضور انور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد ادریس خان مرحوم صاحبزادہ محمد لیاقت علیخان مغفور- صاحبزادہ سردار محمد خان حسین بیگم مرحومہ حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ محمد سعادت علیخان حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ احمد الدین خان خلف صاحبزادہ عبد القیوم خان مرحوم	
۴۲	افضل الامراء منتظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ	۲۱- رجب سنہ ۱۲۷۱ ہجری	÷	چہار پسر و سہ دختر بدین تفصیل- صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان- صاحبزادہ رضاء الدین خان مرحوم صاحبزادہ عبد الستار خان مغفور- صاحبزادہ محمد عبد النعیم خان- عالم آرا بیگم- سردار آرا بیگم- شوکت آرا بیگم-	
۴۳	نجم الامراء احتشام الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ	۲۰- ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری	÷	دو پسر چہار دختر بطن قمر الزمانی بیگم مرحومہ سے عالم وجود میں آئے بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد الوحید خان داماد حضور انور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد عبد التواب خان داماد صاحبزادہ عبد الرؤف خان آفریدی- ہر چہار دختر ناکتخدا ہیں-	پھر جناب صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ نے دوسری شادی حمیدہ بیگم دختر صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ سے کی- ان بیگم کے بطن سے ایک فرزند اور دو دختر عالم وجود میں آئے ان کے یہ نام ہیں صاحبزادہ عبد الباقی خان شہزادی بیگم- دیگر دختر خرد سال-
۴۴	ممتاز الامراء معتمد الملک صاحبزادہ محمد صدیق حسن خان بہادر دلیر جنگ	۲۵- جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ ہجری	÷	سہ فرزند و سہ دختر بدر الزمانی بیگم سے عالم وجود میں آئے بدین تفصیل صاحبزادہ عبد الشکور خان صاحبزادہ عطاء اللہ خان صاحبزادہ عبد المنعم خان کلثوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ رضیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان- آسیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرب خان صاحب	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۴۵	وقار الامرا عماد الملک صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان بہادر دلاور جنگ	۳۰- رجب سنہ ۱۲۷۴ ہجری	÷		ایک فرزند اور دو دختر بطن زبدۃ النسا بیگم سے تولد ہوئے بدین تفصیل - صاحبزادہ عبد المجید خان عرف آغا میرزا کیہ بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ عبد القدوس خان ملکہ شمس تاجدار بانو بیگم منکوحہ صاحبزادہ سردار محمد خان ابن صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ - اور صاحبزادہ صاحب موصوف کے چند اولادین بطن چند عورات سے عالم وجود مین آئین - بدین تفصیل ذیل صاحبزادہ محمد عبد المعید خان صاحبزادہ محمد عبد الشہید خان - صاحبزادہ محمد حامد سعید خان - احسن النسا بیگم منکوحہ محمد گوہر علیخان جاگیردار پرگنہ پڑاوہ -
۴۶	صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان بہادر غضنفر جنگ	۲۱- ذی قعدہ سنہ ۱۲۷۵ ہجری	÷		یک فرزند بطن فاروق زمانی بیگم سے پیدا ہوا یعنی صاحبزادہ محمد عبد الرشید خان اور صاحبزادہ عبد القدوس خان بشکم دیگر عورت سے عالم وجود مین آیا -
۴۷	صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب	۱۹- رمضان المبارک سنہ ۱۲۷۶ ہجری	÷		دو فرزند بطن حمیرا بیگم سے تولد ہوئے یعنی صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان صاحبزادہ محمد سمیع اللہ خان -
۴۸	~~صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ~~	سنہ ۱۲ ھ	÷		
۴۹	صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب	۵ شوال سنہ ۱۲۸۱ ہجری	÷		یک فرزند بطن آئینہ بیگم سے عالم وجود مین آیا یعنی صاحبزادہ محمد عتیق خان دو فرزند اور ایک دختر عزیزیہ بیگم مرحومہ سے پیدا ہوئے - ایک دختر بطن بانو بیگم سے عالم وجود مین آئی -
۵۰	صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن خان مرحوم	یکم رجب سنہ ۱۲۸۲ ہجری			ان تینون صاحبزادون نے کم سنی مین انتقال کیا -
۵۱	صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب مغفور	÷	÷		ایضاً
۵۲	صاحبزادہ محمد محسن خان صاحب مبرور	÷	÷	÷	ایضاً

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
بنات نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ					
۵۳	قدسیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ	+	+	یک فرزند یعنی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان تخلص احسان داماد حضور انور دام اقبالہ	صاحبزادہ احسان اللہ خان صاحب کی اولاد کی تشریح کتاب ہذا مین موجود ہے۔
۵۴	کافیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امیر الدین خان صاحب	+	+	دو پسر و چہار دختر	
۵۵	امۃ اللہ بیگم منکوحہ شاہزادہ ثریا جاہ بہادر دہلوی	+	+	+	یہ بیگم لاولد ہین انہون نے اپنے ہمشیرہ کافیہ بیگم کے فرزند کو متبنی کیا تھا افسوس وہ بھی سنہ ۱۳۱[illegible]ھ مین بمرض ہیضہ فوت ہو گیا۔
۵۶	امۃ الرحمن بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ	+	سنہ ۱۳۱۸ھ	+	لاولد فوت ہوئین
۵۷	رخشی جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان صاحب رامپوری	+	+	یک دختر ناکتخدا المسماۃ بیگم	
فرزندان حضرت امیر الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ					
۵۸	صاحبزادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب فرزند اکبر و ولیعہد	۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۳ ہجری	+		صاحبزادہ صاحب کے دو [illegible] ہو کر فوت ہوئین
۵۹	صاحبزادہ محمد سعادت علی خان صاحب	۲۰ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۶ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کے کوئی اولاد نہین ہے۔
۶۰	صاحبزادہ محمد عبد الرشید خان صاحب	۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۷ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کی ابھی تک کوئی اولاد نہین ہوئی ہے۔
۶۱	صاحبزادہ محمد فاروق علیخان صاحب	۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری	+	+	ایضاً

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ فوت	تعداد اولاد	کیفیت
۶۲	صاحبزادہ محمد عثمان علیخان صاحب	۱۹- رجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کی ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہے
۶۳	صاحبزادہ محمد عبدالواحد خانصاحب	۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری	+	+	ایضاً
۶۴	صاحبزادہ محمد مسعود علیخانصاحب	۱۳- ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے۔
۶۵	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب	۱۱- ربیع الثانی ۲- ذی [illegible] سنہ ۱۲۹۶ ہجری	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی فخرالنساء بیگم بنت صاحبزادہ محمد نورالدین خان سے بتاریخ بست و دوم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ھ بمعرض وقوع آئی۔
۶۶	صاحبزادہ محمد افتخار علیخانصاحب مرضا	سنہ ۱۲۷۔ ہجری		+	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۸ ہجری شمس النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ سے بمعرض ظہور آئے
۶۷	صاحبزادہ محمد تراب علیخانصاحب	۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۴ روز پنجشنبہ	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ حمیدالنساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب سے بمعرض وقوع آئی۔
۶۸	صاحبزادہ محمد زبیر علیخانصاحب	۹- شوال سنہ [illegible]ھ	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی بتاریخ دہم ماہ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ لطیف النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد مسعود خان مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمد [illegible] خان بہادر تہور جنگ سے ہوئی
۶۹	صاحبزادہ محمد یونس علیخان مرحوم	سنہ ۱۲۸۔ ہجری	سنہ ۱۲۹۔ ہجری	+	یہ صاحبزادے کم سنی میں فوت ہوئے۔
۷۰	صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان مغفور	سنہ ۱۲۹۱ھ	سنہ ۱۲۹۲ھ	+	ایضاً
۷۱	صاحبزادہ محمد علاؤالدین خان مبرور	سنہ ۱۲۹۲ھ	۱۰ شعبان سنہ ۱۲۹۳ھ	+	یہ صاحبزادے صغر سنی میں فوت ہوئے۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۷۲	اختر النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب	۵ شعبان سنہ ۱۲۹۰ھ	+	+	انکے ایک فرزند ہوا تھا سنہ ۱۳۱۲ھ میں عمر انکی چند روز چندرا ہی ملک بقا ہوا۔
۷۳	ابرار النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب	۷ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری	+	الطاف علیخان مرحوم ۱۳۰۸ھ صاحبزادہ محمد تقی احسان خان صاحبزادہ ۱۳۰۹ھ صاحبزادہ مستفید اللہ خان ۱۳۱۱ھ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان ۱۳۱۲ھ صاحبزادہ محمد رشید اللہ خان ۱۳۱۴ صاحبزادہ محمد سلطان اللہ خان ۱۳۱۸ھ افتخار النساء بیگم ۱۳۱۵ھ بتول ۱۳۱۹ھ	صاحبزادہ الطاف علیخان دو مہینے کے ہوکر گئے افتخار النساء بیگم سنہ ۱۳۱۶ھ میں عمر کم سال فوت ہوگئیں باقی اولاد بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے
۷۴	احمر النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان صاحب مرحوم	۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ھ	+	صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان روبرو ہوئے والد ماجد لاولد فوت ہوئے	انکے کوئی اولاد نہیں ہے
۷۵	حمیدۃ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الوحید خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ	۱۷ صفر سنہ ۱۲۹۵ھ	+	یک پسر	
۷۶	سعادت النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب	۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ ہجری	+	یک دختر مسماۃ رفیعۃ النساء بیگم	
۷۷	زکیۃ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان صاحب خلف صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ	۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری	+		
۷۸	افخر النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ	۲۲ رجب المرجب ۱۳۰۲ھ	+	یک دختر	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۷۸	صدیقۃ النساء بیگم - ناکتخدا	۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ	+		ان بیگم کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے
۷۹	صبیہ ناکتخدا				
۸۰	صبیہ ناکتخدا				
۸۱	ابصار النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ	۳- ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ		دو دختر مثلِ دو بیگم	
۸۲	رشید النساء بیگم عرف بوٹہ بیگم	۲۲ ذی القعدہ سنہ ۱۳۰۱ھ	+		
۸۳	عزیز النساء بیگم مرحومہ	۴ شوال سنہ ۱۲۹۷ھ	یکم شعبان سنہ ۱۳۰۲ھ		کم سنی میں فوت ہوئی
۸۴	افضل النساء بیگم	۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۹ھ	+		
۸۵	صاحب النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حسام الدین خان خلف صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان صاحب مرحوم	۲ ذی القعدہ سنہ ۱۳۰۲ھ	+		
۸۶	صفیۃ النساء بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمود علی خان خلف صاحبزادہ علی احمد خان ابن صاحبزادہ محمد عمر خان صاحب		+		

فرزندان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع اولادِ شان

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸۷	صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب مرحوم	سنہ ۱۲۵۵ھ	+	نہ فرزند و سہ دختر جملگی دوازدہ کس تفصیل مفصلہ ذیل از نمبر ۸۷ تا نمبر ۹۷	
۸۸	صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب از بطن امراؤ بیگم گوالیاری	۱۵ رجب سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۳۱۸ھ	یک پسر مسمی مجید اللہ خان داماد افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست مرحوم۔	

نمبر شمار	تفصیل اسمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸۹	صاحبزادہ محمد حسن خان خلف اصغر صاحبزادہ احمد یار خان صاحب ایضاً	سنہ ۱۲۷۹ھ	+	دو پسر از بطن حوریتا دیگر	
۹۰	صاحبزادہ محمد عبداللہ خان مرحوم از بطن دیگر	سنہ ۱۲۸۹ھ	سنہ ۱۳۱۰ھ	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد وحید اللہ خان	انکی شادی دختر صاحبزادہ فخر الدین خان گوالیاری سے ہوئی تھی چند مہینے بعد زوجہ نے عین ایام شباب میں انتقال کیا۔
۹۱	صاحبزادہ احمد خان ایضاً	سنہ ۱۲۹۳ھ	+	انکی شادی بھی دختر صاحبزادہ فخر الدین خان گوالیاری سے ہوئی	
۹۲	صاحبزادہ احسان اللہ خان ایضاً	ابتدائے سنہ ۱۲۹۵ھ	+	انکا عقد بتاریخ ۲۲ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ حمیدہ بیگم بنت صاحبزادہ حبیب اللہ خان [illegible] سے بمہر دو ہزار روپیہ معرض ظہور آیا۔	
۹۳	صاحبزادہ اسد اللہ خان ایضاً	آخر سنہ ۱۲۹۷ھ	+		
۹۴	صاحبزادہ محمد رفیق اللہ خان از بطن صفرا بیگم دختر حکیم محمد حسین خان مرحوم ابن حکیم مظفر حسین خان مغفور دہلوی	سنہ ۱۳۰۹ھ	+		
۹۵	صاحبزادہ محمد صدقۃ اللہ خان از بطن خورشید بیگم بنت حسب مختار خان ولد غلام دستگیر خان رسالدار مرحوم	سنہ ۱۳۱۳ھ			
	صاحبزادہ عزیز اللہ خان از بطن دیگر	سنہ ۱۳..	+		
۹۶	معصوم بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد [illegible] صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب مختار مرحوم از بطن نور جہان بیگم مغفورہ	سنہ ۱۳۰۰ھ	+		
۹۷	کلثوم بیگم مرحومہ ایضاً	سنہ ۱۲۷۲ھ	سنہ ۱۲۸۳ھ		

نمبر شمار	تفصیل سرکار	تاریخ ورود	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۹۸	ایک دختر از بطن دیگر منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان خلف اکبر صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان صاحب مرحوم		+	دو پسر بدین تفصیل۔ صاحبزادہ محمد نعیم خان۔ صاحبزادہ محمد سلیم خان۔	
۹۹	ضیاء السحر بیگم دختر صغریٰ بیگم بنت حکیم احمد حسین خان خلف حکیم محمد مظفر حسین خان تخلص صمصام مرحوم	سنہ ۱۳۱۱ھ	+		
فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان صاحب مغفور					
۱۰۰	صاحبزادہ محمد خان صاحب تخلص فدا	سنہ ۱۲۶۲ھ	+	چہار فرزند و دو دختر ہوئی شش کس صاحبزادہ عباس خان و دو صاحبزادی نامعلوم الاسم فوت ہوئے مگر اسامہ میاں موجود ہیں۔ ہر دو دختر کا انتقال ہو گیا۔	معصوم بیگم سے صرف ایک دختر قدسیہ بیگم ہوئی تھی اس دختر نے کم سنی میں انتقال کیا باقی اولاد عورت دیگر کے بطن سے ہوئی تھی منجملہ انکے اسامہ میاں موجود ہے
۱۰۱	صاحبزادہ حامد حسن خان صاحب	سنہ ۱۲۶۶ھ	+	یک پسر و یک دختر ہوگی دو کس بدین تفصیل صاحبزادہ محمد حیات خان حمیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر نوبت جنگ خلف اکبر شمس الامراء بہادر تہور جنگ۔	
۱۰۲	صاحبزادہ محمد سعید حسن خان صاحب تخلص سعید	سنہ ۱۲۶۱ھ	+	شش پسر و چہار دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد سعید خان تخلص عاشق۔ صاحبزادہ محمد افضل خان۔ صاحبزادہ محمد عبد القدوس خان۔ صاحبزادہ محمد [illegible] خان صاحبزادہ محمد اشرف خان صاحبزادہ محمد اختر خان مرحوم۔ مظفر الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد یعقوب خان ابن صاحبزادہ محمد امان خان صاحب۔ قمر الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ عزیز الرحمن خان شمس الجہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ حبیب الرحمن خان۔ سعید الجہان بیگم ناکتخدا	

نمبر شمار	تسمیتین سب	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۳	عشرت بیگم المخاطب بہ نواب خسرو زمانی بیگم منکوحہ اولین صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم		٭	چہار دختر - دو دختر از صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم یکے مسماۃ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد خان بہادر شوکت جنگ دیگر شیرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد حسن خان بہادر منصور جنگ - دو دختر از نواب محمد سلیمان بہادر صولت جنگ یکے امۃ اللہ بیگم منکوحہ شاہزادہ ثریا جاہ بہادر دہلوی - دیگر بخشی جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد رضا خان رامپوری -	
۱۰۴	خورشید بیگم المخاطب بہ ملکہ زمانی بیگم مرحومہ منکوحہ نواب محمد علیخان بہادر مغفور			شش فرزند ارجمند و دو دختر فرخندہ اختر ہمگی بشکم منتصاوین نمبر ۹۷ تا نمبر ۹۹ و از نمبر ۱۵۲ تا نمبر ۱۵۳ -	
۱۰۵	آبادی بیگم المخاطب فیروز زمانی بیگم مغفورہ منکوحہ اولین شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تہور جنگ			یک دختر مسماۃ خجستہ بیگم مرحومہ	یہ بیگم لاولد فوت ہوئیں
۱۰۶	زبیدہ بیگم المخاطب یوسف زمانی بیگم منکوحہ دومین نظام الملک بہادر تہور جنگ			دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد حنیف خان بہادر رفعت جنگ داماد صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ - صاحبزادہ محمد عبد المجید خان داماد حضور پر نور دام اقبالہ - سعیدہ بیگم منکوحہ دومین جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر صفدر جنگ نائب الریاست - منورہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد السمیع خان صاحب خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ جرنیل فوج ظفر موج حضور پر نور دام اقبالہم و اجلالہم -	
۱۰۷	محمدی بیگم المخاطب نواب زمانی بیگم منکوحہ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ			یک فرزند ارجمند یعنی فخر الامرا افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان بہادر فیروز جنگ داماد نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ مرحوم -	
۱۰۸	حجاب بیگم المخاطب مظفر زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب مرحوم دختر نواب زین بیگم			یک دختر مسماۃ النسا بیگم منکوحہ وقار الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ عبد الحمید خان بہادر دلاور جنگ -	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۹	امانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد علیم اللہ خان صاحب خلف اکبر خان صاحب محمد عظیم اللہ خان بہادر از بطن دیگر			یک پسر و یک دختر یعنی محمد حمید اللہ خان عرف بہورا خان - دختر ناکتخدا مرحومہ	یہ دختر عین ایام شباب میں بامر چند در چند راہی ملک بقا ہوئے -
۱۱۰	زہرانی بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان صاحب بنات صاحبزادہ محمد عظیم اللہ خان مغفور از بطن دیگر			دو پسر محمد حفیظ اللہ خان و محمد سعید اللہ خان	محمد حفیظ اللہ خان نے بمرض تپ دق انتقال کیا
	فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم				
۱۱۱	معتمد الامراء ممتاز الملک صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ	سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۲۹۹ھ	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان مخاطب احسان الدولہ حضور انور دام اقبالہ -	بطن عورت دیگر سے فرزند ہیں بدین تفصیل صاحبزادہ انعام اللہ خان صاحبزادہ اکرام اللہ خان صاحبزادہ عزیز اللہ
۱۱۲	معتمد الامراء انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر منصور جنگ	سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۳۱۸ھ	یک دختر ناکتخدا -	بطن شیرین بیگم منکوحہ صاحبزادہ صاحب موصوف سے کوئی اولاد نہیں ہے بطن عورت دیگر سے ایک دختر ناکتخدا
۱۱۳	صاحبزادہ محمد حنیف اللہ خان صاحب از بطن دیگر	سنہ ۱۲ھ	+	پنج فرزند و یک دختر بطن خدیجہ بیگم دختر محمد علی خان قلعہ دار سے تولد ہوئے بدین تفصیل صاحبزادہ عزیز اللہ خان صاحبزادہ ہدایت اللہ خان صاحبزادہ حبیب اللہ خان صاحبزادہ سعید اللہ خان صاحبزادہ کرامت اللہ خان حمیرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ محمد بشیر خان صاحب -	
۱۱۴	مہرامی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم خلف معتمد الامراء اعظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غضنفر جنگ			چہار فرزند و سہ دختر تولد ہوئی بدین تفصیل صاحبزادہ امیر الدین خان - صاحبزادہ محمد سعید الدین خان - صاحبزادہ محمد ابو سعید خان - صاحبزادہ محمد اسمٰعیل خان - گیتی آرا منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ ملکہ آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان بہادر دلاور جنگ حسن آرا بیگم منکوحہ صاحبزادہ بہادر ... خان -	

نمبر شمار	تفصیل نام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۱۵	عظیمی بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان ... بنت ... صاحب مرحوم		سنہ [illegible]ھ	دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عزیز الرحمن خان، صاحبزادہ محمد حبیب الرحمن خان، حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان، ... منکوحہ اعتبار الامرا مہر الملک صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان بہادر افسر جنگ۔	
۱۱۶	بنیادی بیگم منکوحہ افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان بہادر فیروز جنگ ... نائب الریاست [illegible]			ایک پسر یعنی صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مرحوم داماد حضور پر نور دام اقبالہ	

فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب مغفور

نمبر شمار	تفصیل نام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۱۷	صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان صاحب مغفور	سنہ ۱۲۵۶ھ	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۴ھ	پنج فرزند و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان۔ صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان۔ صاحبزادہ محمد شفیع خان۔ صاحبزادہ اشرف احمد خان۔ صاحبزادہ ظہور احمد خان۔ صالحہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان ... سعیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ نورالدین خان	صاحبزادہ عبدالعلیم خان کے دو فرزند ہیں صاحبزادہ عبداللطیف خان کے دو فرزند ہیں صاحبزادہ محمد شفیع خان کے دو فرزند اور ایک دختر ہو کر فوت ہو گئی صاحبزادہ اشرف احمد خان کے دو لڑکیاں ہیں صاحبزادہ ظہور احمد خان کے ایک فرزند ہے۔
۱۱۸	صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب مبرور	سنہ ۱۲۵۷ھ	۵ شعبان سنہ ۱۳۱۰ھ	پنج فرزند و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ بہاء الامرا ضیاء الملک محمد شیر علی خان بہادر سرور جنگ ناظم پرگنہ چھبڑہ گوگور۔ صاحبزادہ دلیر محمد خان مرحوم۔ صاحبزادہ عبداللہ خان مرحوم۔ صاحبزادہ عبدالحکیم خان مرحوم۔ صاحبزادہ احتشام علی خان مرحوم۔ طاہرہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خان۔ منیرہ بیگم المخاطب بہ نواب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ	الہی بیگم از بطن دیگر عورت منکوحہ صاحبزادہ رحمت اللہ خان خلف صاحبزادہ امیر شاہ خان صاحب مرحوم

نمبر شمار	اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۱۹	محمد زمانی بیگم منکوحہ نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ	سنہ ۱۲۴۵ھ	✣	دو فرزند ارجمند بسان دو پیکر نیک اختر بدین تفصیل محمد ممتاز الامرا معظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔ صاحبزادہ محمد رفیق اسد خان صاحب۔	
۱۲۰	عنایت بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد شاہ زمان خانصاحب ابن بخشی محمد زمان خانصاحب مرحوم	سنہ ۱۲۵۹ھ	✣	یک پسر رشید یعنی زبدۃ الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر نامور جنگ کپتان توپخانہ نمبر اول داماد جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب مرحوم	صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر کے دو فرزند اور دو لڑکیاں ہیں۔ تفصیل صاحبزادہ محمد خان داماد حضور دام اقبالہ۔ صاحبزادہ حافظ احمد خان دلیر جنگ۔ زاہدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ شیر علیخان بہادر الیاس بیگم منکوحہ صاحبزادہ عبد الشکور خان ابن صاحبزادہ عبد الغفور خان صاحب۔
۱۲۱	کفایت بیگم منکوحہ خانصاحب احمد حسین خانصاحب برادر خرد خانصاحب نیاز محمد خان خسر مؤلف تاریخ ہذا و نبیرہ عبد اللہ خان قندھاری	سنہ ۱۲۶۲ھ	✣	سہ فرزند بدین تفصیل محمد حسین خان۔ فضل حسین خان۔ عنایت حسین خان۔ ہر دو داماد بخشی محمد زمان خان صاحب مرحوم والد ماجد صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ۔	

فرزندان صاحبزادہ احمد یار خان صاحب مرحوم متخلص آفی

نمبر شمار	اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۲۲	صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب متخلص عرانی	سنہ ۱۲۶۹ھ	✣	یک دختر مسماۃ سرور جہاں بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد التواب خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ۔ نائب الریاست	
۱۲۳	زبیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب مرحوم			یک پسر و سہ دختر بدین تفصیل صاحبزادہ ابو سعید خان۔ صبیہ منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب عرف کلو میاں صبیہ منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد یوسف خان خلف صاحبزادہ محمد امان خان صاحب دختر سوم منکوحہ محمد علیخان سنبھلی۔	

تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد
شہزادی بیگم منکوحہ نواب احتشام الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صفدر جنگ			دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان داماد منصور اور نام اقبال صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان عرف تنا آغا اکرام النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ ادریس علیخان ناظم صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان عرف تنا منصور دار ۔

فرزندان صاحبزادہ احمد علیخان صاحب مرحوم تخلص رونق

تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد
صاحبزادہ علی احمد خان صاحب	سنہ ۱۲ھ	+	از اکرام النسا بیگم مرحومہ منصور یک دختر یعنی قدسیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ نور الدین خان خلف صاحبزادہ قمر الدین خان مرحوم کو بیاہی از بطن حاجرہ بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان عرف تنا مرحوم چہار فرزند یک دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمود علیخان صاحبزادہ حامد علیخان صاحبزادہ اسد علیخان صاحبزادہ فدا احمد خان محمود النسا بیگم ۔
صاحبزادہ علی محمد خان صاحب	سنہ ۱۲ھ	+	از بطن فردوس جہان بیگم مرحومہ دختر صاحبزادہ ارشاد خان عرف تنا یک دختر یعنی نوشابہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد ارشاد خان خلف صاحبزادہ محمد یعقوب خان مرحوم ابن صاحبزادہ امیر شاہ خان صاحب منصور ۔
صاحبزادہ ولی محمد خان صاحب مرحوم	سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۲	لاولد فوت ہوئے
حمیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ یعقوب علیخان قلعہ دار			دو فرزند یک دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمود علیخان صاحبزادہ یونس علیخان سعیدہ قمر النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد الیاس خان مرحوم
نفیسہ بیگم مرحومہ منکوحہ صاحبزادہ فدا حسین خان صاحب ابن امراؤ مرزا الملک صاحبزادہ احمد حسن خان بہادر نصرت جنگ		سنہ ۱۳۱۵ھ	یک فرزند و یک دختر بدین تفصیل ۔ صاحبزادہ یسین محمد خان طاہرہ بیگم ۔
زینب بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد یوسف خان ابن صاحبزادہ شیر محمد خان صاحب مرحوم			یک فرزند و یک دختر بدین تفصیل صاحبزادہ احمد شاد خان ۔ سعیدہ بیگم ۔

فرزندان صاحبزادہ محمد بخت بلند خان صاحب مرحوم

تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد
صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب از بطن حجاب بیگم دختر حافظ پائندہ شاد خان مرحوم	سنہ ۱۲ھ	+	دو پسر و سہ دختر بدین تفصیل صاحبزادہ عزیز الرحمن خان صاحبزادہ حبیب الرحمن خان حبیبہ منکوحہ صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان عرف تنا بیبی منکوحہ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان افسر جنگ ظفر النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد دین خان خلف صاحبزادہ نور الدین خان
صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان عرف تنا تخلص رسا ایضاً	سنہ ۱۲ھ	سنہ ۱۲ھ	یک فرزند از بطن یعنی صاحبزادہ محمد عبدالمجید خان داماد صاحبزادہ محمد احمد سعید خان عم خود
صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عرف ولایتی میاں ایضاً	سنہ ۱۲ھ		یک پسر و سہ دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد ابو سعید خان حبیبہ کلان منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان عرف کلو میاں حبیبہ دوم منکوحہ صاحبزادہ حافظ محمد یوسف خان خلف صاحبزادہ محمد یار خان عرف تنا دختر سوم منکوحہ محمد یحییٰ خان عرف تنا سنبھل
صاحبزادہ محمد عبدالعزیز خان صاحب منصور از بطن دیگر		سنہ ۱۳ھ	دو پسر و یک دختر بدین تفصیل صاحبزادہ عبدالوحید خان صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان یک دختر منکوحہ جہانگیر خان ابن حافظ محمد نذیر خان مرحوم ۔
صاحبزادہ حافظ محمد سعید خان عرف تنا یعنی سیاہ مبرور		سنہ ۱۳ھ	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد شیر خان داماد صاحبزادہ امین الدین خان خلف صاحبزادہ محمد کمال الدین خان منصور
صفیہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان صاحب مرحوم		+	دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان داماد صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان داماد صاحبزادہ محمد خان منصور جنگ صالحہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان غالب جنگ سعیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد الدین خان خلف صاحبزادہ عبدالمجید خان مرحوم

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۳۷	[illegible] بیگم منکوحہ نواب [illegible] مرزا [illegible] صاحبزادہ محمد [illegible] خان بہادر صولت جنگ		+	لاولد ہیں ۔	
۱۳۸	زبیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ حشمت محمد کفایت اللہ خان صاحب ۔ از بطن دیگر		۱۳۱۵ھ	لاولد فوت ہوئیں	صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان مرحوم کے فرزند صاحبزادہ سعید الدین خان [illegible] دیگر عزیزوں سے جائداد پر قابض ہیں ۔
۱۳۹	مہر [illegible] بیگم منکوحہ خان اللہ اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شمشیر جنگ از بطن دیگر		+	دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد یوسف خان ، صاحبزادہ محمد حسن خان ، [illegible] النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد سعید مرحوم خلف صاحبزادہ محمود خان بہادر [illegible] جنگ [illegible] بیگم منکوحہ میر محمد یوسف علی خان سردار بڑودہ	

فرزندان صاحبزادہ محمد بشیر خان صاحب مرحوم

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۴۰	صاحبزادہ محمد بشیر خان صاحب	۱۲[illegible]ھ	+	یک پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد عبد القیوم خان ، [illegible] بیگم منکوحہ صاحبزادہ ہدایت اللہ خان ، زبیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ حبیب اللہ خان اخلاف صاحبزادہ حفیظ اللہ خان ۔	
۱۴۱	مہر جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد العزیز خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد حشمت اللہ خان صاحب			دو پسر و یک دختر بدین تفصیل صاحبزادہ عبد الوحید خان ، صاحبزادہ عبد الغفار خان تخلص [illegible] منکوحہ محمد جہانگیر خان ابن حافظ محمد نذیر خان مرحوم ۔	

فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحمٰن خان صاحب مغفور

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۴۲	صاحبزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب	۱۲۷[illegible]ھ	+	دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ عبد الشکور خان ، صاحبزادہ عبد الصبور خان ، عزت النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ فیروز محمد خان صاحب بہادر ، [illegible] النسا بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد [illegible] علی خان خلف حضور انور دام [illegible]	
۱۴۳	مختار بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب مرحوم خلف صاحبزادہ محمد حشمت اللہ خان صاحب [illegible]	+	+	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان عرف کلو میاں ۔	
۱۴۴	[illegible] بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد امداد اللہ خان صاحب مرحوم خلف اکبر صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان صاحب مغفور	+	+	یک دختر مسماۃ ہدایت بیگم منکوحہ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ احمد علی خان صاحب مغفور ۔	
۱۴۵	[illegible] بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الرؤف خان صاحب [illegible] خلف صاحبزادہ احمد یار خان صاحب [illegible] مرحوم	+	+	یک دختر مسماۃ سرور جہان بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد التواب خان خلف اصغر صاحبزادہ عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ نائب الریاست ۔	
۱۴۶	[illegible] زمانی بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان صاحب مرحوم خلف صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب	+	+	دو پسر و دو دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد حسام الدین خان داماد حضور انور دام اقبالہم ، محمد دین خان داماد صاحبزادہ حافظ محمد اسحٰق خان بہادر سطوت جنگ ۔	
۱۴۷	حمیدہ بیگم منکوحہ صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب خلف نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ ۔			دو پسر سہ دختر بدین تفصیل صاحبزادہ محمد شفیع اللہ خان ، صاحبزادہ محمد سمیع اللہ خان ۔ و ہر سہ دختر ناکتخدا ۔	

...ت نامہ مقالہ اوّل تاریخ ٹونک

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	...مرمنقو	۵	۱۲	قائز	فائز	۳۳	۱۱	پورشع	پورشس
	...کان	″	۱۴	قبل	قیل	″	۱۲	و مین	و آمینا
	...بخشش	۱۰	۱۵	سیاکنج	سیکنج	۳۱	۱۴	موصوف نے خبر	موصوف خبر
	اتفاع	۱۱	۱۳	مزاد	مزار	۳۴	۲	[illegible]	[illegible] ۱۹
	کوزر	۱۲	۶	المیرکنج	امیرگنج	۳۶	″	وکمدنہ	اوکملانہ
ہ	سالارخان	″	۹	چاہِ بناباخت	چاہے بناساخت	″	۷	مجیدیہ نگر	محمود نگر
ں	یوسف خان	۱۴	۱	بنفغل	بنفضل	″	۱۶	مراد پورہ	میر پورہ
سے	افعتر	۱۶	۱۴	دوصدوہشت	دوصدوہشت	۴۱	۱۲	برکھیڑی	برکھیڑی ۱۵۶
ور	ناحور	″	۷	عباداللہ صاحب	عباداللہ خان صاحب	۵	۱۴	ہت کھیڑہ	بہت کھیڑہ
[illegible]	ساروغ ابن ارعو	۱۶	۱۴	محادی	محاذی	″	۱۵	دوکھیڑی	دوکھیڑی
	فرلنگ	۱۶	۶	۶۰ ت	۵۸۰ ت	۵	۱۱	[illegible]	[illegible]
یلہ	بنارسلیہ	″	۱۳	سید اصغرعلی	محمد اصغرعلیخاں	″	۱۶	[illegible] کھیڑی	مانس کھیڑی
صور ہوئی	متصور ہوئی	″	۲۱	ٹونک سے برآمد ہوکر	ٹونک میں آکر	۴۴	۳	کونڈرا کھیڑا	کونڈلا کھیراج
[illegible]	تعتت بلاد	۲۰	۱۹	پیش	بیش		۵	نادرپور	نادرپورہ
تولدان	تونزون	۲۱	۵	تمیاش	تمثیاش	″	۴	کرالیاادساؤ	کراریاادسانہ
ٹونکرے	ٹونکرہ	۲۲	۱۱	درایہ	دادیہ	″	۱۹	نھل	انھل
مانسنگہ	مانسنگھ	۲۲	۱	سمت ۱۸۲۵	سمت ۱۸۳۵	۴۷	۳	ساگور	ساگورہ
ڈونگر	ڈونگر	″	″	سمت ۱۰۲۶	سمت ۱۸۳۶	۵۰	۱	مبیتوتہ	مبتوتہ
ٹونکرے	ٹونکڑے	۲۲	۷	بابوجی	بالوجی	۵۱	۴	مرحومہ	مرحوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	
۵۱	۱۰	انبروا	ائیمر	۶۱	۱۲	لاہورہ	لدہورہ	۱۳	۱۲	الدین خان
۵۲	۳	سانبلیاداس	سانبہایا داس	صحت نامہ مقالہ دوم تاریخ ٹونک				״	۱۵	پریس
۵۳	۱۲	راہہ	راجہ	۲	۱	یعنی حضرت	یعنی والد ماجد حضرت	۱۴	۱۹	بجناب صاحبزادہ
״	۱	چاندکھیڑ	چاندپورہ	״	۹	انقیاض	انقباض	۱۷	۷	نوازد مہر
۵۴	۴	مالوہ گرفتار	مالوہ کو گرفتار	۳	۱۲	درویتش	درویش	״	۱۶	صاحبزادہ
״	۰	اسد	رسد	۵	۱۷	مہیسرادردہار	مہیسر اور دہار	״	۱۹	صاحب
״	۲۰	میجرکاٹ	میجر برکاٹ	۶	۲۱	ہولکربنظر	ہولکر بہ نظر	۱۸	۶	صاحب الله
	۱۸	مرزا	میرزا	۷	۷	قیض	قبض	״	۲۰	بجنال
	۳	مہیری	مہیسری	۸	۱۱	مہلیسر	مہیسر	۲۱	۲	کمال الدین
	۴	بندرامی	بندی رامی	״	״	دولت راؤسیندر	دولت راؤ سیندھیہ	״	۳	جوہرہ
	۶	داوربیگ	قادر بیگ			سیندھیہ		۲۴	۲	بصد بو سرد
״	۱۴	اوریٹی	اوریٹی	۱۳	۸	شاہ	شاہپورہ	״	۱۲	آواز
۵۵	۱۱	سیرنجتہ	سیرخام	۱۸	״	ہولکر متعین	ہولکر بر تعین	۲۵	۴	مراد منزل
״	״	سیرخام	سیرنجتہ	״	۵	لولین	لوکین	״	۱۳	کوس فاصلہ بر
۵۹	۱۷	حسرت کھیڑی	بسرت کھیڑی	۲۰	۹	معیت	بمعیت	۳۰	۱	یکتا
۶۰	۷	سمری امیر	سمری امیر	۲	۱۰	عبیداللہ خان	عبداللہ خان	״	۱۸	غلام حیدر
״	۱۰	نادرپور	قادرپور	۴	״	بوانی سنگھ	بھوانی سنگھ	۳۲	۲۰	باز گشت
״	۱۳	کہیر بارکھیڑہ	کہریا کھیڑی	۱۱	۱۶	بالاراسیٹھ	بالارام سیٹھ	״	۳	ہجری بین دعوی
״	۱۵	صفدرپور	صفدرپورہ	۱۲	۱۹	الحاج	الحاج	۳۶	۱۱	بکمال
	۱۸	علی گدہ	عیسی گدہ	۱۳	۶	جہبڑہ	چھبڑہ			